دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت

الٰہی کر مرا سینہ بہشت آباد حکمت کا
کھلے اسمیں تو گل جائے گلوں باغ صحت کا

الٰہی کر تو نورانی مرا دل نور حکمت سے
مرے دل کے سویدا کو کر آئینہ طبابت کا

الٰہی تیری رحمت سے نہیں کچھ دور یہ ہرگز
کہ سورج سا چمکے میرا ہر ذرہ طبیعت کا

نہیں آتی سمجھ میں انتہا تیری صنایع کی
فقط سمجھے تو یہ سمجھے کہ تو موجد ہے خلقت کا

عناصر اور اجرام سماوی اور ارضی پر
بجا کرتا ہے ڈنکا رات دن تیری حکومت کا

ہر اک صنعت ہی تیری عین انداز مناسب
مری آنکھوں میں ہے نقشہ ہیولے اور صورت کا

بھری ہے قدرتی گل میں منافع تو نے یا قوتی
ادا و سہر قطرہ شبنم ہے چھینٹا آب زینت کا

بہار آکر کرے سو بار گر صد تحلیہ سائی
بڑھے جاتا جنون ہر دم ہے یا بندان وحشت کا

بشر کو تو نے عقل و معرفت سے سرفرازی دی
ازل میں تھا ملا یہ مستحق اس خاص خلعت کا

وہ صحت سقم کو ہی نبض سے محسوس کر لیتی
کیا ہے تو نے عالی رتبہ انگشت شہادت کا

فلک قا ورہ اور چاند تارے ہیں سبب اسمیں
بتاتا حال ہے ہر دم زمانہ کی طبیعت کا

نہیں دیتا ہے رہنے اسکو ہرگز جو عشرہ
مریض افلاس کا محتاج ہے دنیا شربت کا

ترا اقلیم ارکان و طبایع پر تسلط ہے
تو ناظم ہے ہر اک حیوان کی صحت و علت کا

تڑپتا آبلوں سے رات بھر تھا چرخ نیلی گون
رکھا سینہ پہ پھاہا اوسکے مہر نو طلعت کا

مزاج بارد مخلوق کو اصلاح پر لائی
عجب یہ معجزہ ہے نہر یا آن کی حرارت کا

زمین نے پایا استفراغ فضلات نباتی سے　　نطول اسکو دیا جب چرخ نے باران رحمت کا
بنایا خاک سے ہمکو دہن اور نطق بھی بخشا　　زبان دی اور بنایا اوسکو آلہ اپنی مدحت کا
ہوالسید لاثانی سب سے منیر انسان ہے　　شرف اوسکو دیا وہم و خیال و حس و حرکت کا
ہماری رہنمائی کو **محمد** تو نے ہے بھیجا　　جبین پر جسکے تابان تارا ہے ختم نبوت کا
کیا سامان خذلان دفع مسہل سے شریعت کے　　کیا اس طرح سے کم جوش خون جاہلیت کا
کہاں پایا جگہ عرش برین پر جسکے ظل ابد　　بلا گردان اگر ہوتا نہ طوبے اوسکے قامت کا
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر چار ارکان ہین　　تصدق اوسکے مشید کاخ ہے تیری خلافت کا
مین ہون **احمد علی** جو ہون تیرا آل کا بیر　　شرف دارین مین کافی ہے مجھکو تیری نسبت کا

تراپا خاک ہون اور تجھپہ ہر دم جان دیتا ہون
مین حاجت مند ہون روز جزا تیری شفاعت کا

اے عالم السر و الخفیات جس نسخہ پر تیرا نام ہو الشافی زیب عنوان ہو وہ پنساریون کی پڑیون کیسے بھی کام نہ آئے تو محل تعجب نہین ہے وقت سارے ممکنات و ممتنعات جبتک سیماے اعراض پر تیرا اسم مبارک ہو الکافی مشتمل نہو کرنے جسکے ممکن نہین کہ دفع اسقام و آلام ظہور مین آوے خالق السموات والارض آمر کن فیکون تیرا نام ہے نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرنا تیرا کام ہے۔ نباتات و جمادات تیرے حکم کے تابع فرمان ہین کہین نوش ہین کہین نیش کہین فادہر کہین ضار۔ تیری ذات پاک کے ادراک کنہ مین مرکب عقل و دہن کہنہ لنگ ہے۔ تیری صنایع و بدایع کے اوصاف مین عرصۂ بیان تنگ ہے بان تنا **قصر** تو دہی تو آری ارزو ل تنگت آتش لعل و لعل آتش رنگ **درود نا محدود** برگزیدہ عالم و بہترین اولاد آدم پر جسنے ابدان کی تربیت علم شریعت سے کی اور قلوب کا معالجہ حکمت معرفت سے فرمایا۔ اوسکے چہرہ نورانی کا خال مریضان غفلت کو حب شفا ہے مسلولان جہل و بدعت کو اوسکے معجزات کا شربت اعجاز دوا۔ اوسکا کلام معجز اسقام روحانی کے لئے قانون شفا۔ اوسکے بشارات آلام ابدانی کے واسطے منہاج اعتبار۔ اوسکے نعلین مبارک کی گرد کحل الجواہر چشم عبادت + اوسکے پاؤن کی خاک مقدس توتیائے دیدہ عنایت **فرد** اے شرف منظر روح الامین + عرش اقبال تو کرسی نشین **تحفہ منقبت** نثار رفیق چار یار کبار جو حکماے مشفقین و اطباے حاذقین امراض قلوب و علل ذنوب مین **فرد** سلام قوی ہوا الدنیا + ہر درد کی ہی دوا ہے اونکے

سبب تالیف کتاب

خاکسار سراپا عصیان **حکیم احمد علیخان** المخاطب بہ **زبدۃ الحکما** ابن الہ دیا خان بن محمد خان بن محرم خان ذات راجپوت بھٹی المعروف بہ نون اصل متوطن **شہر چنیوٹ** ضلع جھنگ الحال مقیم لاہور متصل مسجد نواب وزیر خان اصحاب فن کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ دنیا ناپائدار ہے اسکی ہر چیز آنی جانی ہے **شعر** اِنَّمَا الدُّنْیَا کَظِلٍّ زَائِلٍ ✤ اَوْ کَضَیْفٍ بَاتَ لَیْلًا فَارْتَحَلْ ✤ **شعر** دنیا پہ مت فریفتہ ہو گر شعور ہے ✤ یہ خواب ہے یہ سایۂ بال طیور ہے ✤ معہذا چند روزہ بقا سے نام کو ہی ارباب ہمت پسندیدہ جانتے ہین اور اس طریقہ مرضیہ کو مسلم مانتے ہین اسی واسطے نہر کھدواتے ہین گنج بساتے ہین باغ لگاتے ہین پل کاروانسرا و مسجد تعمیر کراتے ہین منارے اور اہرام بنواتے ہین لیکن اس خاکسار کو اسقدر جاہ و حشمت دنیا سے کہان بہرہ ہے کہ ان امور مین جسارت کر سکے اور اس دشوار گزار راہ مین پاؤن دہر سکے ناچار دل مین آیا اور خاطر مین سمایا کہ کتب سابقہ کے بعد کوئی ایسی کتاب لکھون جو علاوہ مفید عام ہونے کے میرے نور بصر لخت جگر قرہ باصرہ سعادت و نور حدیقہ رشادت برخوردار **محمد علیخان** و سعادت اطوار **ممتاز علیخان** سلمہما اطالہما اللہ قدراً و سناً کے ہاتھ مین میری ایک دائمی یادگار رہے کیونکہ اس دار ناپائدار مین اس سے بڑھکر کوئی یادگار نہین کسی تجربہ کار بزرگ کا قول ہے اور فی الحقیقت بہت ہی ٹہیک ہے **شعر** رہتا ہے نام نیک سخن سے ابد تلک ✤ اولاد سے بہت جو رہا تین چار پشت ✤ یہی وجہ ہے کہ اہل سخن سخن کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز جانتے ہین **ملا ہاتفی** این خوان کہ پُر از غذای جان است ✤ از مایدہ ہای آسمان است ✤ الحمد للہ کہ محنت شبانہ روزی و ہزار عرقریزی کے بعد یکم اگست ۱۸۹۷ء کو تسوید کتاب **تکمیل البحرین** سے فراغت حاصل ہوئی باری تعالیٰ قرۃ العینین موصوفین کو توفیق رفیق کرے کہ وہ اس سے مستفید ہون ناظرین والتمکین سے استدعا ہے کہ اس سے مستفید ہو کر حقیر کو دعای مغفرت و خاتمہ بالخیر سے یاد فرماوین **فرد** یارب این آرزوی من چہ خوش است ✤ تو بدین آرزوم برسان ✤

اسکی تصنیف کا دوسرا سبب یہ ہوا کہ ۱۸۹۰ء مین خاکسار نے فن جراحی مین ایک بہت بڑی وسیع کتاب لکھی جسکا نام **معمول احمدیہ** ہے اور یہ تین جلدون مین ختم ہوئی ہے اسکے لکھنے کا سبب یہ تہا کہ متبعان طب جدید یونانیون پر طعن کرتے تہے کہ انکے ہان فن جراحی نہین ہے خاکسار نے

ثابت کردیا کہ یہ طعن بیجا ہے بیان سب کے سمجھنے کے لیے انگریزی و یونانی دونوں طرح کے مسایل لکھے اور معالجات بھی دونوں طرح سے بتلائے اور اس طعن کے رفع کرنے میں معمول احمدیہ کی دستاویز پیش کی ۱۸۹۵ء میں ممد حسیات لکھی یہ حفظان صحت میں ہے اور انگریزی خیالات کے علاوہ اسمیں بہت سے ذاتی تجربات بیان کیے جو اپنے ملک کے مناسب حال تھے پھر ۱۸۹۶ء میں **قرابادین احمدیہ** لکھی اسکی یہ غرض ہے کہ ہمارے دیسی دوا ساز بھی دیسی دوائیں تیار کرسکتے ہیں جیسی کہ انگریزی ہیں اس کتاب میں دواؤں کے ہندی فارسی عربی انگریزی اور لاطینی نام دیے ہیں ہر دوا کی ماہیت و فواید نظم و نثر میں بیان کیے ہیں انکے بنانے کی ترکیب بتائی ہے اور یہ کہ کن کن امراض میں یہ کارآمد ہے اور کس کس طرح استعمال کی جاتی ہے۔ پھر ہر دوا کے ہندی یونانی نسخے دیے ہیں جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ علماء عرب و ہند کن امراض میں انکو استعمال کرتے ہیں اور ڈاکٹر کیا کیا اجزا شامل کرکے انکو کام میں لاتے ہیں ۱۸۹۷ء میں میری ایک اور کتاب چھپکر شایع ہوئی جسکا نام **اسرار التصوف** ہے اسمیں طب روحانی کے کل جزئی مسایل بیان کیے ہیں طب جسمانی میں ادویات و آلات سے کام لیا جاتا ہے طب روحانی میں بجاے ادویات کے ریاضات و مجاہدات سے اور بجاے آلات کے جنود الٰہی یعنی تجلیات و مشاہدات سے طب روحانی کا فایدہ یقینی ہے اور طب جسمانی کا فایدہ ظنی جن صاحبوں نے میری ان تصانیف کو ملاحظہ فرمایا انکے طرز بیان و طریق استدلال کو بہت پسند کیا اور بڑے اصرار سے درخواست کی کہ اگر اسی طرز پر مدیسن و معالجات میں کوئی کتاب لکھی جاے تو بیشک ملک کو بہت فایدہ پہونچے۔ ہرچند کثرت مشاغل و دیگر موانعات سد راہ تھے مگر بحکم شکستہ دل دوستان جلسہ ولفارہ میں سہل سمجھا کام لیکر قلم اوٹھایا اور طب و یابس جو کچھ سمجھ میں آیا حوالہ قلم کیا اور اس کا نام **تکمیل البحرین** اسلیے رکھا کہ اسمیں طب یونانی و انگریزی دونوں کے مسایل ملے جلے ہوئے ہیں اور ایک کی دوسرے سے [illegible] ہوتی ہے اور ایک کو دوسرے سے فروغ حاصل ہوتا ہے۔

ایسا ظرین کی خدمت بابرکت میں یہ ظاہر کردینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ زمانہ کی رفتار آجکل بوقلمون ہے اور تازہ کاریوں و نیرنگیوں سے مشحون اسی طرح اہل زمانہ کے حالات بھی مختلف و گوناگون ہیں پرانی لکیر کے فقیر طب یونانی کو اپنا حرز جان سمجھتے ہیں جدت پسند تعلیمیافتہ اسکو تقویم پارینہ سمجھکر طب انگریزی پر جان دیتے ہیں لیکن یہ مقولہ بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ ہر گلے را رنگ و بوے دیگرست [illegible] ہر گز یہ کہنے کی جرات نہیں کرسکتے کہ طب یونانی [illegible] ناکارہ ہے اور تقویم پارینہ ہوگئی ہے [illegible]

شک نہیں کہ کمسٹری و آلات ایجادات کی مدد سے جو اہل یورپ نے ایجاد ہیں فن طب نے نہایت ہی فروغ
و عروج پایا ہے یہان تک کہ اس سے بڑھکر ترقی کرنا ہمارے قیاس مین نہین آسکتا لیکن انصاف مقتضی
نہین کہ طب یونانی کو بالکل نظرانداز کر دیا جاوے کیونکہ ایجاد کا سہرہ اسی کے سر ہے۔ یہہ سستی ہے
اسکی دوائین بھی سستی ہین سب سے بڑی خوبی انمین یہہ ہے کہ یہہ کئی صدیون سے ہماری طبایع کے
ساتھہ مانوس ہے۔ خواہشمند طبیعتین اب بھی اسپر جان دیتی ہین یہہ امر بھی مسلم ہے کہ ایک ایجاد کو
ترقی دینے والا بسا اوقات موجد و مخترع پر سبقت لیجاتا ہے۔ سکندر نے فولادی آئینہ بنایا تہا ترقی دینے
والون نے پتھر چونہ وغیرہ سے وہ کام لیا کہ آئینہ سکندر گرد ہوگیا پس انصاف اس امر کا مقتضی نہین کہ
اہل یورپ کی جانکاہیون و عرقریزیون کو جو انہون نے طب کی ترقی مین کین فراموش کر دیا جاوے
بلکہ ضروریات زمانہ پر نگاہ کرکے دونون مین جو چیز پسندیدہ ہو لے لینی چاہئے متاع نفیس جس دکان
سے ملے بسر و چشم قبول کرنی چاہئے کیا ضرورت ہے کہ ہم زنک سلوشن چھوڑکر کحل الجواہر کی تلاش
کرین یا اپنے ایک دو مرصع زیورون کی جگہ بتیس دانتون کے بتیس فارسیس خریدین۔ یہی وجوہات ہین
جنہون نے مجھے تکمیل البحرین کے لکھنے پر آمادہ کیا۔ اپنی دوسری تصانیف کی طرح اسمین بھی یہی التزام کیا
گیا ہے کہ ہر ایک بیماری کا نام پہلے عربی مین دیا ہے پھر انگریزی۔ گریک اور لاٹن وغیرہ مین اسکے بعد
مرض کی کیفیت تشخیص اسباب علامات علامات فارقہ جو اشتباہ بین المرضین کو رفع کرتی ہین پھر انجام
مرض و مدت مرض بیان کئے ہین اسکے بعد انگریزی و یونانی طور پر علاج بتایا ہے اور انگریزی و یونانی
دونون طرح کے سہل الحصول اور مجرب نسخے دئے ہین ترتیب مین حکماے عرب کا اتباع کیا ہے یعنی
سر سے پیر تک ترتیب وار بیماریان بیان کی ہین۔ اہم اور زیادہ تر قابل قدر وہ علمی حصہ ہے جو ابتدا
کتاب مین بطور اصول و کلیات کے لکہا گیا ہے یہہ حصہ ایسا ضروری ہے کہ اسکے بغیر علم طب و عمل مین
طبیب کو کمال حاصل نہین ہوسکتا۔ جس عضو کی کسی بیماری کا ذکر کیا ہے اسکی مختصر مگر معنی خیز تشریح
اور فعال الاعضا بھی بیان کر دئے ہین گویا عضو ماؤف یا اوسکے خاص حصہ کو آئینہ کی طرح سامنے
رکھہ دیا ہے۔ امور متذکرہ بالا کے ضمن مین اگر یونانیون اور ڈاکٹرون مین تشریح یا محل وقوع مرض
مین اختلاف ہوگیا ہے تو اوسپر محاکمہ کیا ہے اور تشریح و فعال الاعضا وغیرہ مین جو لغزشین یونانیون
کو پیش آئی ہین انکو بالتشریح ظاہر کر دیا ہے اور بعض مسایل کی توضیحات تمام تشریح کر دی ہے جو

یونانیون نے صرف قیاسی طور پر بیان کئی ہین اور ڈاکٹرون نے اونکے برخلاف برای العین مشاہدہ کئی ہین تا
یہہ معاملہ مختلف مقامات مین بکثرت مذکور ہوا ہے اب مضامین مندرجہ بالا اور اونکی طرز بیان کو مد نظر رکھکر
سوچنا چاہتا ہون کہ آیا یہہ کتاب بہ نسبت اہل ملک کے لئے کتب موجودہ کی نسبت زیادہ تر مفید ہے یا نہین
واضح ہو کہ آجکل طبیبون کے دو فرقے ہین ایک وہ جو سرکاری کالجون سے سند حاصل کرکے ڈاکٹر کہلاتے ہین
دوسرے وہ جو [illegible] پر تعلیم پاکر طبیب بنتے ہین یہہ دونون ایک دوسرے کی زبان ادویات اور طریق
عمل سے محض ناواقف ہین کچھہ بہت عرصہ نہین گزرا کہ گورنمنٹ ذمہ دار تہی کہ کسی میڈیکل کالج کے سند یافتہ کو ضرور
نوکری دیگی لیکن اب انکی کثرت کے سبب گورنمنٹ نے یہہ ذمہ داری چھوڑ دی ہے اور سند یافتہ ڈاکٹر اکثر بیکار نظر آتے
ہین کوئی ایک اپنے خرچ کے طور پر مطب نکال لئے ہین اور دیسی طبیبون کی طرح عام معالجہ کرتے ہین اور عنقریب وہ دن آنے
والا ہے کہ انگلستان کی طرح ہر ایک شہر اور قصبہ مین انہی لوگون کے مطب نظر آئین گے تاہم سند کے لحاظ سے
گورنمنٹ کے نزدیک وہ [illegible] اگرچہ صاحب کمال لائق تجربہ کار یونانی حکما گورنمنٹ کے نزدیک ویسے معزز و موقر
نہین مگر عام الناس کے نزدیک صاحب عزت و ہر دلعزیز ہین چونکہ انگریزی طب مین باریکیان بہت ہین اور
نیز ڈاکٹری مین روز افزون مشاہدات اور جدید تجربات اور تشخیص امراض کے سہل قواعد اور دواؤن کے ست
سریع التاثیر موجود ہوتے ہین اسلئے آجکل کے بید اور طبیب بڑی آرزو کے ساتھہ اس سے فائدہ اوٹھانا
چاہتے ہین اور اپنے معلومات کو ترقی دینا چاہتے ہین مگر اس وجہ سے اپنے مدعا پر کامیاب ہونے سے قاصر ہین
کہ ڈاکٹری کتابون مین باوجودیکہ اردو مین ہین سر تا پا انگریزی بہری ہوئی ہے نام ادویات نام امراض
حتے کہ مشہور طبی اصطلاحات سب انگریزی یا لاطینی مین ہین فارسی خوان انکو دیکھکر گھبرا جاتے ہین اور
ڈاکٹرون کا یہہ حال ہے کہ وہ علم تشریح - افعال الاعضا کیمیا - علم الادویہ - تشخیص الامراض علاج الامراض
وغیرہ امور طبیہ مین مہارت تو بخوبی رکہتے ہین لیکن بعض ناگہانی و اتفاقی امور ایسے پیش آجاتے ہین
کہ وہ اپنے کمال کا جوہر دکہلانے سے قاصر رہجاتے ہین اور کرتے دہرتے کچھہ بن نہین پڑتا مثلاً کبھی
ایسا موقع پیش آجاتا ہے کہ اپنی ڈسپنسری سے دور کسی گاؤن مین وہ علاج کرنا پڑتا ہے مگر انگریزی
دواؤن کی عدم موجودگی سے کچھہ بہی بن نہین پڑتا اور مریض کی جان ضایع جاتی ہے ڈاکٹر [illegible] صاحب
جو ہاپوڑ ضلع میرٹھہ کے سرکاری ذخیرہ اسپتال کے مہتمم ہین اکثر لاہور ویٹرنیری کالج کے آخری امتحان
مین ممتحن مقرر ہوا کرتے ہین - پریکٹس کے متعلق اونکا اخیر سوال یہی ہوا کرتا ہے کہ اگر تم ایسی ڈسپنسری

سے دور ہو اور جانور بیمار ہو جاے تو تم کیا کروگے؟ اگر اوسنے وہ تدبیرین بنا دین جو وہان لوگ عمل
مین لایا کرتے ہین اور جنکی طرف اونکے طبی سلسلہ تعلیم مین اشارات کئے گیے ہین تو وہ ضرور ہی اوسکو پاس
کردیا کرتے ہین خواہ دوسرے مضامین مین نمبرون کی کسیقدر کمی ہو اونکا یہہ خیال صحیح ہے کہ تعلیم سے مریض
کی جان بچانا مقصود ہے نہ توتے کی طرح کتابون کا رٹنا) یا ایسا اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ مریض غایت
اجتناب سے مرجانا قبول کرتا ہے لیکن انگریزی دوا کو منہ نہین لگاتا ان حالات مین لازم ہے کہ یونانی
دواؤن سے کام لیا جاوے جو ہر جگہ باسانی دستیاب ہو سکتی ہین اسی طرح یونانی طبیب کا بھی فرض ہے کہ
اگر نفاست طبع کی وجہ سے مریض دوا کی قدح نہین پی سکتا تو اوسکے لئے انگریزی دواؤن کے ست تجویز
کرے۔ یہہ دونون مقصد اوسوقت پورے ہو سکتے ہین جبکہ دونون طبون کی مصطلحات معالجات و ادویات
سے واقفیت ہو تکمیل البحرین یہہ غرض بوجہ احسن پوری کرسکتی ہے۔ **انتباہ** زمانہ کی رفتار ہمین
بتارہی ہے کہ اگر زمانہ کی رفتار یہی اور یقیناً رہے گی تو انگریزی طب گورنمنٹ کی قدردانی اور ذاتی خوبیون
کے سبب یونانی طب کو رفتہ رفتہ نیست و نابود کردے گی اور دیسی طبیبون کی حالت بالکل ردی ہو جائیگی مگر اہل ملک
کو بھی اسکے ساتھہ نقصان ضرور اوٹھانا پڑیگا جسکی ادنے مثالین یہہ ہین کہ وہ طب جو قدیم زمانہ سے مانوس
طبایع تھی ہاتھہ سے جاتی رہے گی انگریزی دواؤن کی گرانی قیمت کے سبب یا مذہبی نفرت کی وجہ سے اکثر لوگ علاج
سے محروم رہین گے۔ ڈاکٹری فیس جو عدالت کے ذریعہ سے بھی وصول ہو سکتی ہے ادا کرنی دشوار ہو جائگی ایسی ہی
اور بھی کئی نقصان اوٹھانے پڑینگے۔ اسکے مقابل ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ انگریزی طب کا حاصل کرنا بہت
مشکل ہو جائیگا۔ اسمین داخل ہونے کے واسطے انٹرنس و ایف اے سے گزرکر ایم اے اور ایچ اے پاس کرنا شرط ہوگا
طلبا کے وظائف بند ہو جائینگے اور اسکے عوض گرانڈیل فیسین ادا کرنی ہونگی (جیساکہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب نے ۱۸۹۵ء کے جلسہ تقسیم انعامات مین صاف فرمادیا ہے) گویا اس فن کا حاصل کرنا ویسا ہی گران قیمت
ہوگا جیساکہ بلیڈری ہے۔ ان خیالات کو مدنظر رکھکر بعض ہمدردان ملک و دلدادگان طب یونانی کو
خیال پیدا ہوا ہے کہ اس نیم جان علم کو سہارا دیکر تازہ و توانا کیا جاوے اور ملک کو اس سے فائدہ
اوٹھانے کا موقع دیا جاوے چنانچہ دہلی مین فخرالاطبا جناب **حکیم عبدالمجید خان** صاحب کی
سعی و کوشش سے ایک طبی مدرسہ جاری ہوا ہے جسمین طب یونانی کی علمی و عملی تعلیم دیجاتی ہے طلبا کو
وظائف وغیرہ سے بھی مدد دیجاتی ہے حکیم صاحب ممدوح کی حسن سعی سے چند ماہ ہوئے کمیٹی کے ذریعہ

آمدنی بھی خاطرخواہ ہے لیکن تعلیم کے اصول اون خیالات کے لحاظ سے جو ہمنے ظاہر کیے ہین ہرگز قابل اطمینان نہین ہین کیونکہ زمانہ کی رفتار پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسوقت نری یونانی طب کی امداد نری طبیب و مریض دونون کے لیے کچہہ فایدہ نہین دیتی بلکہ فایدہ اسمین ہے کہ انگریزی و یونانی ملی جلی تعلیم دیجائے پنجاب یونیورسٹی مین ویدک اور یونانی دونون کی تعلیم دیجاتی ہے اسکے لیے وہی قدیم مروجہ کتابین ہین مگر اسکے ساتھہ ویدون اور طبیبون کو مقررہ لکچر بہی ضرور ہی سننے لازمی ہوتے ہین اور انہین بہی امتحان پاس کرنا ہوتا ہے جبتک اغسران میڈیکل کالج پاس نکردین حکیم حاذق و زبدۃ الحکما وغیرہ کی سند حاصل نہین ہو سکتی بمبی اور کلکتہ مین بہی ویدک اور ہومیوپیتھک کی تعلیم ہوتی ہے وہ بھی انہی اصول پر مبنی ہے۔ اگر جناب حکیم عبد المجید خان صاحب بہی انہین اصول پر تعلیم دین تو بیشک اونکا مدرسہ بہی فوائد مین پنجاب یونیورسٹی کی طبی شاخ کی ہمسری کرسکتا ہے اونکے لیے سہل طریقہ یہی ہے کہ اس قسم کی کتابین تدریس مین داخل کرین جو دونون طبون کے مسایل پر حاوی ہون۔ بالجملہ فواید و نقایص مذکورہ بالا کو مدنظر رکھکر مینے یہہ کتاب لکہی ہے اور حتے المقدور اسکے عام فہم و آسان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اصطلاحات انگریزی کو اس ڈہنگ سے ادا کیا ہے کہ ایک دفعہ انگریزی لفظ لکھکر اوسکا ترجمہ دیدیا ہے پہر جہان موقع پیش آیا ہے ترجمہ ہی سے کام لیا ہے اصل لغت سے سروکار نہین رکہا ڈاکٹر اس سے اپنا مطلب نکال لین گے اور طبیب اپنے مدعا پر کامیاب ہونگے۔ طب انگریزی و یونانی دونون مین عام دستور ہے کہ پہلے ایک مرض کا بیان کرتے ہین پہر اوسکے مفید ایک دو نسخے دیدیتے ہین اور اون نسخون کا تغیر و تبدیل اور کمی بیشی اوزان معالج کی رائے پر چہوڑ دیتے ہین اسکا ثبوت یہہ ہے کہ ہسپتالون کے مریضون کے رجسٹرون کو ملاحظہ کیجیے اونہین وہ نسخے نہ پائیگا جو مدلسین مین درج ہونگے پس ڈاکٹر اور طبیب کی امداد کے واسطے ہر ایک مرض اور اوسکی مختلف صورتون مین مینے متعدد انگریزی و یونانی نسخے دیدیے ہین تاکہ کسی کو قرابادینون اور بیاضون کی حاجت نہ پڑے اور بلا دقت اپنے مطلب مین کامیاب ہون۔ ناظرین خود خیال فرماسکتے ہین کہ انگریزی کے مقابل عربی اصطلاحات طبیہ کو تلاش کرنا۔ فریقین کے بعض مسایل پر محاکمہ کرنا انگریزی اور یونانی متعدد نسخون کا بہم پہونچانا اور پہران سب کو ایسے طرز سے ادا کرنا کہ فریقین اون سے بآسانی تمام یکسان فایدہ اوٹہا سکین کسقدر مشکل کام ہے۔ اس کتاب مین ایک تمہید اور ایک مقدمہ (مشتمل برچند مقالجات) اور کئی ابواب ہین جو کئی فصلون پر مشتمل ہین

تمہید

اسمین دو فصلین ہین **فصل اول تاریخ علم طب** قبل اسکے کہ کسی علم کے مسائل کی تحقیقات کی جانب توجہ کی جاے اوسکے تاریخی حالات سے واقفیت پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہہ واقفیت ترقی کی کامل رہنما ہے اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کسی علم کی ابتدا مین کیا حالت تھی اور کس کس زمانہ مین اسنے ترقی کی اور جن لوگون نے اسکی ترقی مین سعی کی اونکے کیا مدارج تھے اور اونکو کس قسم کے وسایل میسر تھے اور کونسے ایسے وسایل تھے جو اونکی ترقی کے سد راہ تھے۔ جو حکما فن طب کو ترقی دینا چاہتے ہین اونکو حکماے متقدمین کے حالات سے واقف ہونا ضروریات سے ہے تاکہ معلوم ہوجاے کہ اونکے پاس کس قسم کے ذریعے تھے جنسے وہ کامیابی حاصل کرسکے پھر یہہ معلوم کرکے خود بھی ویسے ہی وسایل بہم پہونچائین جو اونکو ترقی کے شاہراہ پر رہنمون ہون۔

جب علم طب کی قدیم تاریخ پر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ علم نہایت ہی قدیم ہے اور یہہ کہنا بیجا نہین کہ دنیا کی پیدایش کے ساتھہ ہی یہہ بھی وجود مین آیا۔ ہرچند اوسوقت اسکو کوئی علمی درجہ حاصل نہ تھا لیکن اسمین شک نہین کہ اسکے اصول موجود تھے جو قدرت نے انسان کو عطا کئے تھے گو یہہ تدوین و تحریر مین نہ آئے تھے۔ جب ہم بالکل جاہل اور وحشی قومون کے حالات و عادات پر غور کرتے ہین جو تعلیم و تربیت کی بو سے بھی آشنا نہین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدرت نے ابتداے آفرینش سے ہی انسان کو اس علم کی تربیت کی ہے۔ جب کسی انسان کو خواہ وہ جاہل ہو یا تعلیم یافتہ کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنی آسایش کے واسطے اسکے دفعیہ کی ضرور کوشش کرتا ہے مثلاً کسی کے پاؤن مین کانٹا چبھہ جاے تو وہ اپنے آرام کے واسطے اوسکے نکالنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جسطرح بن پڑے اوسے نکالتا ہے۔ مکھی بھڑ اور بچھو کاٹے تو جلن رفع کرنے کے واسطے اوس جگہ کو کھجاتا ہے کہین زخم لگ جاتا ہے تو خون بند کرنے کے واسطے اوسپر پٹی باندہ دیتا ہے۔ پھوڑا پھنسی ہو تو اوسپر کسی درخت کا پتا یا مٹی وغیرہ باندہ دیتا ہے۔ عضو شکستہ کی درستی کے لئے بھی چند ناقص تدبیرین کام مین لاتا ہے۔ اوسکو تجربہ اور مشاہدہ سے یہہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ بافراغت اجابت اور صاف پیشاب آنے سے طبیعت آسایش مین رہتی ہے تو وہ خود بخود بغیر کسی تعلیم کے مسہلا دو د را

کی تلاش کرتا ہے اور اوسکے دستیاب ہوجانے پر خوش ہوتا ہے۔ امتلاے معدہ کی صورت مین قے کرتا ہے
اس قسم کی خاصیت کئی حیوانون مین بھی پائی جاتی ہے مثلاً بلی کتا جب انکے جسم پر کوئی زخم آجاتا ہے تو
اوسکو اپنی زبان سے چاٹتے ہین اور وہ بہت جلد اچھا ہوجاتا ہے۔ امتلاے معدہ کی حالت مین بھی وہ قے
کرتے ہین ورنہ تلاش کرکے ایسی بوٹیان کہاتے ہین جنسے قے آجاے۔ اکثر پرندون کی بھی یہی خاصیت
ہے۔ میرے ایک دوست کو شکار کا شوق تہا اور طبیعت مین قدرتی امور کی تحقیقات کا بھی ذوق تہا اونہے
ایک تیتر دیکھا جو جہاڑیون مین گہبرایا ہوا پہرتا تہا اسنے بندوق اوٹہائی مگر پہر تامل کیا۔ تیتر کو دیکھا کہ ایک
بوٹی کے کئی پتے کہاکر تر و تازہ ہوکر اوڑ گیا۔ میرے دوست نے بھی اوس بوٹی کے چند پتے کہائے اوسکی پیاس
رفع ہوگئی اوسنے نتیجہ نکالا کہ یہہ بوٹی مسکن عطش ہے تیتر پیاسا ہوکر اسپر گرا تہا۔ ان مثالون سے ثابت
ہوتا ہے کہ علم طب بہت قدیم ہے اور انسانون نے اوسکو رفتہ رفتہ ترقی دی ہے اور تمدن اس ترقی
کا اعلے درجہ کا حامی مددگار رہا ہے کیونکہ ایک سن رسیدہ آدمی نے اپنی عمر بہر کے تجربون سے جوانون
کو اطلاع دی اور جوانون نے اوسمین اپنے ذاتی تجربے شامل کرکے دوسرون کو اطلاع دی اس طرح
معلومات ترقی پذیر ہوتے گئے۔ مگر یہہ نہین کہا جاسکتا کہ یہہ علم تحریر و تدوین مین کس زمانہ مین آیا
اور کس زمانہ سے علم کے درجہ مین داخل ہوا۔ اکثر لوگون کا قول ہے کہ سب سے پہلے مصر کے باشندون مین سے
راہبون کاہنون اور شیخون نے جو دوسرے علوم مین بھی صاحب فضل و کمال تہے طب کے چند تجربے
جمع کرکے اسکو ایک علم قرار دیا مگر اونہون نے اپنی منفعت و عظمت اور بزرگی قایم رکہنے کے لئے ایسی
مفید چیز کو صرف اپنی ہی ذات مین محدود رکہا اور عام مین نہ پہیلنے دیا اور خفا کی غرض سے منتر جنتر
کو اسمین شامل کرلیا تاکہ لوگ یہہ خیال کرین کہ بیماری کو رفع کرنا کسی دوا کا خاصہ نہین بلکہ منتر جنتر
کا اثر ہے۔ بعض کا یہہ قول ہے کہ اہل چین و مصر نے علم تشریح ایجاد کیا ہے۔ اگر یہہ تسلیم کرلیا جاوے
تو یہہ بھی ماننا پڑیگا کہ علم جراحی کے موجد بھی یہی دونون قومین ہین کیونکہ علم تشریح کے بغیر جراحی ناممکن
ہے۔ بعض لوگ اس علم کو اہل ہند کی طرف منسوب کرتے ہین جیسا کہ کتب تواریخ اہل ہنود مین تحریر ہے
کہ برہما جی نے ایک لاکہہ اشلوک بیدک شاستر کے فرمائے ہین جسکو تین لاکہہ پچاس برس کا عرصہ گزر
چکا ہے اور بیدک کے ان جملہ اشلوکون کو یاد کرکے اشونی کمار دیوتاؤن کا حکیم مشہور ہوا اور اشونی کمار
سے اندر نے اور اندر سے بہردواج نے سیکہہ کر انکو بخوبی رواج دیا۔ انکے تین شاگرد بڑے مشہور

حکمای فارس
حکمای یونان

صاحب تصنیف ہوئے چنانچہ چرک نے افعال الاعضا سسرت نے عمل طب اور باگبھٹ نے تشریح کی کتابیں
تصنیف کیں - چار ہزار آٹھ سو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ بید دہنتر نے بیدک میں بخوبی نام پایا - اسکی
میں مادہ ہے کہ [illegible] اور رسا رنگ [illegible] دہرنے دواسازی اور رقوا بازی پر کتابیں لکھیں - بعض اہل فارس
کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ اس علم کے موجد ہیں - یونان میں یونانیوں نے علم طب کو خاطر خواہ
ترقی دی چنانچہ ایجاد کی عزت سب طرف سے سمٹ کر انہی کے حصہ میں آگئی اگرچہ فی الواقع انہوں نے
اہل مصر و اہل فنیشیا سے یہ علم حاصل کیا لیکن کمال ترقی دینے کی وجہ سے ایجاد کا سہرا انہی کے سر آگیا - یونانیوں
میں سب سے پہلا شخص جسنے اس علم کو ترقی دی اسقلیدس ہے یہ اس علم میں اسقدر مشہور ہوا کہ بعد
وفات کے لوگ اسکو خدا ماننے لگے اور اسکا بت بنا کر اسکو سجدہ کرتے تھے اسکے نام پر کئی بتخانے بنائے
گئے - اسکے دو بیٹے ان بتخانوں کے پجاری مقرر ہوئے - یونان کے نامور شاعر ہومر نے جو رزمیہ
نظم لکھنے میں آج تک یگانہ مشہور ہے اور عیسی علیہ السلام سے ۷۶۳ برس پہلے گزرا ہے ان دونوں کی علم طب
اور جراحی میں بہت تعریف لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے خاندان میں یہ علم موروثی ہے
لوگ دور دور سے انکے پاس معالجہ کو آتے تھے جب کوئی بیمار صحت پاتا تھا تو اپنے مرض کی تمام کیفیت
سونے یا چاندی کی تختیوں پر لکھ کر بتخانہ میں لٹکا دیتا تھا بقراط نے اپنے زمانہ میں ان تختیوں سے بہت کچھ
فائدہ اوٹھایا حکیم تھیلز نے جو بلاد یونان کے شہر ملیسیا میں رہتا تھا فلسفہ اور علم ہیئت کی بنیاد
ڈالی اور نیز سال شمسی کا رواج دیا یہ حضرت عیسیٰ سے ۷۴۱ برس پہلے پیدا ہوا - حکیم سولن چیلو پٹیکس
بائیس کلیوبوس پیری انڈر و غیرہ ہمعصر حکما میں یہ ممتاز تھا اور ۹۲ برس کی عمر پا کر شادی کیے بغیر
مرگیا - ٹھیک تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا کہ یونانیوں نے کس زمانہ میں اس علم کی طرف توجہ کی اور انسان
کے اقوال و افعال دریافت کرنے میں سعی مبذول کی لیکن تخمینًا کہا جاسکتا ہے کہ مسیح سے چھ سو برس
پیشتر کا زمانہ ہے - اس زمانہ میں مشہور حکیم فیثاغورث تھا جسنے تشریح حیوانات کے علاوہ ۲۸۰ رسالے
مختلف علوم میں لکھے اور اسی نے علم موسیقی ایجاد کیا اور اپنے شاگردوں کو علانیہ طور پر علم طب سکھایا
اور انکے ذریعہ سے دور دور ملکوں میں یہ علم پھیلایا - اسکے شاگردوں میں سب سے زیادہ مشہور دیمقراطیس تھا
اسنے انسان کے جسم کی تشریح ایجاد کی - ہم اس مشکوک زمانہ کو چھوڑ کر اوس زمانہ کا ذکر کرتے ہیں جسمیں طب نے
علم کا حقیقی درجہ حاصل کیا اور اوس جلیل القدر شخص کا ذکر کرتے ہیں جسکے نام ازل سے یہ دولت لکھی تھی

اگرچہ اس سے پیشتر ہی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اس علم کے غیر مستقل مسایل موجود تھے چنانچہ خود
اوسکی تصانیف سے انکا پتہ ملتا ہے مگر اسنے انکی تکمیل و تدوین مین سب سے بڑھکر ناموری حاصل کی اسلیے بعد
کے تمام حکما اسکو اپنا رہنما و پیشوا مانتے ہین اس جلیل القدر عقیل فہیم اور تجربہ کار موجد شخص کا نام نامی
بقراط ہے جو پیرتقلیسی صدی مین ۴۶۰ برس مسیح سے پیشتر جزیرہ قاس مین پیدا ہوا تھا۔ یہہ صدی
پیرتقلیس سے منسوب ہے جو قدیم یونان مین ایک مشہور فصیح ادیب تھا یہہ وہ صدی تھی جسمین سقراط
قدیم زمانہ کا سب سے بڑا ادیب اور تھیوسیدائیڈیس سب سے بڑا مورخ اور افلاطون معلم اول علم الٰہیات
اور فیدیاس سب سے بڑا سنگتراش اور اسقائیلس اور سوفوقلیس اور یوریفائیڈیس اور ارسطوفانیس وغیرہ
حکما موجود تھے۔ یہہ وہ زمانہ تھا کہ جبتک علم و فضل اور انشا اور تاریخ اور فلسفہ اور ریاضی و حکمت
کا دنیا مین چرچا ہے کوئی اسکو فراموش نہین کرسکتا۔ اسوقت اگرچہ بقراط کی تعلیمات منسوخ
سمجھی جائین مگر منصف مزاج لوگ تسلیم کرتے ہین کہ جو شخص علم طب کے روح افزا بہشت مین داخل
ہونا چاہے اوسکے لیے بقراط کی تصانیف کے سوا کوئی دروازہ نہین ہے۔ بقراط ایک متمول
آدمی تھا افلاطون اپنی تصانیف مین کئی جگہ اسکا ذکر کرتا ہے۔ ارسطوفانیس بھی اسکا اور افلاطون
کا اپنی تصانیف مین حوالہ دیتا ہے۔ بقراط ایک ایسے خاندان کا رکن تھا جو طبابت کے لئے مشہور تھا
یہی خاندان تھا جسکی سرپرستی مین قونیہ کے مدرسے نے اعلے درجہ کی عظمت و عزت حاصل کی تھی بقراط
نے اوس طب پر جو بغیر کسی قواعد و کلیات کے فقط تجربہ پر منحصر تھی اکتفا نہ کی اور ہیروڈیقس اور
دوسرے اطبا سے جو اوسوقت مشہور تھے تعلیم حاصل کرنی شروع کی اور ۱۶ برس کی عمر مین فارغ
التحصیل ہوگیا مگر ترقی پسند طبیعت نے فقط استادون ہی کی تعلیم پر حصر نہ رکھا بلکہ خوض و فکر سے
کام لیا اور ہر ایک مسئلہ کی تحقیقات کی اور اون اصولون کو تسلیم کیا جو کسی دلیل و برہان پر مبنی تھے
بقراط نے علم طب کی تلاش مین بہت سفر کیے۔ اسکے دو بیٹے تھے یہہ بھی اپنے نامور باپ کے پیشہ
کے پیرو ہوئے۔ اسکی ایک بیٹی بھی تھی جسکی شادی اسنے اپنے شاگرد پولیبس سے کردی تھی
یہی شخص تھا جسنے بقراط کی تصانیف کو فراہم کرکے مشتہر کیا۔ اسکے اور بھی بہت سے شاگرد تھے اسکی
وفات کے بعد اسکے نام کے مندر اور بت بنائے گئے۔ بقراط علم تشریح سے مجبوراً قاصر رہا کیونکہ
اوسوقت انسان کے جسم کی چیر پھاڑ کی سخت ممانعت تھی اسی وجہ سے وہ علم افعال الاعضا کے

مسایل بھی صحیح طور پر بیان نکر سکا۔ بقراط خیال کرتا تھا کہ جسم مین چار خلطین ہین یہی خیال آجتک
یونانی طبیبون مین چلا آتا ہے۔ نضج مواد کا مسئلہ بھی اسی نے ایجاد کیا۔ بحران کی اصلیت بھی اسی نے
دریافت کی۔ اسنے وہ قواعد باندہے ہے جنسے مرض کا حال ماضی و استقبال یعنی انجام مرض معلوم ہو سکتا
ہے۔ اسنے علامات ممیزہ کے بیان کرنے مین نہائیت کوشش کی۔ اسکے خیال مین امراض کی پیدائش
صرف خون کے تغیر و تبدل سے تہی۔ اسنے نبض کی حالت پر غور کرنے مین زیادہ تر توجہ نہین کی۔ یہہ طبیعت کے
فعل کو تقویت دینے پر نہائیت زور دیتا تہا۔ یہہ اوسکا قوی خیال تہا کہ طبیعت ایک نہ ایک روز خرابی رطوبت
فساد مادہ کو اسہال ہیضہ یا پسینہ وغیرہ کی راہ ضرور خارج کریگی اسلئے مسہلات مدرات معرقات فصد
جونک حقنہ وغیرہ اعمال کو فعل طبیعت کا معاون سمجھکر استعمال مین لاتا تہا اور یہی طریق آجتک ہمارے ہان
مروج ہے۔ علم الادویہ سے وہ بخوبی واقف تہا مگر معدنی ادویات کے خواص کا چندان معتقد نہ تہا اسلئے
صرف نباتی ادویات سے علاج کرتا تہا۔ بیمارون کو پرہیز کی حد سے زیادہ تاکید کرتا تہا اسکی تصانیف کی
تعداد ۷۲ تک مشہور ہے۔ جالینوس بہی اون حکیمون مین اعلے درجہ کا نامور گزرا ہے جنہون نے علم طب کو
ترقی دی۔ یہہ ۱۳۱ء مین پیدا ہوا۔ اسنے علم طب اور اوسکے متعلقات کی تحقیقات مین بہت سے سفر اختیار کئے
سمرنا۔ کورنتہ۔ قونیہ اور اسکندریہ مین بہت مدت تک تحصیل علم طب و تجربہ مین مشغول رہا۔ کہتے ہین کہ اسنے اپنی
ذاتی تحقیقات پر سات سو پچاس رسالے لکہے۔ جالینوس معالجات مین تجربہ اور قیاس دونون سے کام
لیتا تہا۔ جو اصول و قواعد کلیہ تشریح کے مطابق اسنے مقرر کر رکہے تہے اونہی کے مطابق علاج کرتا تہا۔ اسکے
یہہ معنی ہین کہ وہ علم تشریح کو علم طب کا اصل الاصول قرار دیتا تہا۔ جالینوس بقراط کا سب سے بڑا پیرو اور
معتقد تہا اور اوسکے نوشتہ کو نوشتہ آسمانی سمجہتا تہا۔ اسکی اکثر تصانیف بقراط کے مسایل کی تشریح مین
ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ اس تشریح کو نہائیت ہی لیاقت کے ساتھہ ادا کیا ہے بلکہ کمال کر دکہایا ہے۔
باوجودیکہ اسکے مشاہدات سور اور بندر کی اندرونی ساخت کے ساتھہ زیادہ تر مطابقت رکہتے ہین تاہم اسنے
آنکھہ کی تشریح بہت ہی عمدہ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے گوسالہ کی آنکھہ کو زیر مشق رکہا ہے کیونکہ
اسکی تشریح مین بدن انسان کی چیر پہاڑ معلوم نہین ہوتی۔ پہر بہی سولہوین صدی عیسوی تک کسی نے
اوسپر اعتراض نہین کیا اگر کوئی معترض ہوا بہی تو وہ خود ہی بے وقعت ہوا چنانچہ سولہوین صدی
مین ڈاکٹر ویسالیس نے یہہ ثابت کرنا چاہا کہ جو مسایل علم تشریح مین جالینوس نے بیان کئے ہین تشریح

جالینوس

انسانی سے بالکل مطابقت نہین رکہتی اس اعلے درجے محقق علم تشریح کو دو بڑی جماعتون سے مقابلہ
کرنا پڑا ایک جماعت نے تو باوجود تجربہ و مشاہدہ کے آنکھون پر پٹی باندہکر کہدیا کہ ویسالیس ہر غلطی
پر ہے جالینوس کا ہر ایک مسئلہ صحیح ہے۔ دوسرے گروہ کے حکما اگرچہ مشاہدہ سے تو منکر نہوئے مگر انکو
یہہ یقین تہا کہ جالینوس سے غلطی کا سرزد ہونا ناممکن ہے اور یہہ لایعنی حجت پیش کرتے تھے کہ [illegible]
کے بعد انسان کے بدن مین تغیر و تبدل عظیم واقع ہوا ہے اور یہہ لوگ ان ہی خیالات پر [illegible]
دلون مین جالینوس کے طبی اصول و مسایل کی وہ وقعت و عظمت ہی کہ اگر اوسپر [illegible]
گستاخ سمجہا جاتا اور یہہ گستاخی قابل عفو و چشم پوشی تصور نہ کی جاتی چنانچہ ۱۵۵۹ء [illegible]
جالینوس کی تصنیف پر کچہہ اعتراض کئے تو اس حرکت پر لندن کے حکما اوسکے ساتہہ بے سلوکی سے
پیش آئے اور عوام مین اوسکی تشہیر کی اور اوسکو مجبور کیا کہ خاص و عام کے روبرو اپنے عقیدہ کے بطلان
کا اقرار کرے متوسط زمانہ کی تصانیف مین خواہ یہہ عربی تہین یا انگریزی وغیرہ جالینوس کا حوالہ ضرور
دیا جاتا تہا اور یہہ وہ زمانہ تہا جبکہ روما کی سلطنت کی آخری تباہی ہوئی اور جبکہ محمد ثانی نے ۱۴۵۳ء مین
قسطنطنیہ کو برباد کیا جالینوس کی عظمت کا ثبوت اس بات سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ مامون الرشید کے
زمانہ مین جب یونانی طب کا عربی مین ترجمہ ہوا اور بغداد کے بیت العلوم مین اسکی تعلیم و تدریس
شروع ہوئی تو بہی جالینوس ہی کے خیالات و مسایل معمول بہ رہے جب اندلس مین مسلمانون نے
بیت العلوم جاری کئے تب بہی اوسی کی تصانیف کے ترجمے درس مین داخل رہے یورپ کے ہر ایک حصہ
کے حکما یہین سے تعلیم پاکر اپنے اپنے ملک مین اسی کو رواج دیتے رہے یہان تک کہ جیسا کہ ہم اوپر بیان
کر چکے ہین سولہوین صدی کے اخیر تک کسی کو اسکے مسایل پر اعتراض کرنے کی جرات نہوئی۔

یونان کے بعد روم کے باشندون نے یونانیون کی تقلید پر کمر ہمت باندہی مگر اس قوم کے اکثر حکما غلام اور
ادنے درجہ کے تہے اسوجہ سے انمین اس فن شریف نے ترقی و کمال کا درجہ حاصل نکیا اس قوم مین مشہور
حکیم اتفاقاً قلیدس ہوا ایسلس نامی حکیم نے طبیعت کے بارہ مین ایک کتاب لکہی جو آجتک موجود ہے
پلی نی حکیم نے چند ادویات کی تاثیر کو ظاہر کیا اسکے بعد ڈی سکاٹوس نے ادویات کے خواص پر ایک عمدہ
کتاب لکہی عیسے علیہ السلام سے ۱۰۰ برس پیشتر سلسس حکیم رومی بڑا مشہور زمانہ مصنف ہوا جسنے
سفر و مشاہدہ کرکے علم حکمت حاصل کیا اور اپنی خداداد عقل و دانش سے بہت سی باتین ایجاد کین اور اس علم

مین یہ مشہور کتاب لکھی جسمین منافع الاعضا بیان کئے اور تشریح دانی مین شہرہ آفاق ہوا جنکے حالات
عضلات اور حرکات مزاج اور نبض اور مرض کی اصلیت سے بھی بخوبی واقف تھا۔ قوم کا شریف
عزت دار ہونیکے باعث اسکی طبابت کا چرچا دور دراز ملکون مین پہیل گیا۔ جب حکماے روم نے
اس علم مین کمال حاصل کر کے کسیقدر نام پیدا کر لیا تو ۲۲۶ء اور ۶۳۶ء مین اہل عرب کو علم طب کے حاصل کرنے
کا شوق دامنگیر ہوا اور بقراط جالینوس کی تصانیف وغیرہ مشہور کتب کا ترجمہ عربی زبان مین کیا لیکن
جسم انسان کے چیرنے سے تشریح بدن ناکامیاب ہے مگر ریوند چینی فلوس خیار شنبر شیر خشت کو خود اور
مفردات دیگر ادویات ہندی فارسی عربی وغیرہ کے خواص و فوائد کے دریافت کرنے مین بہت
زور دیا۔ کیمیاگری کی تلاش مین بیشمار ادویات معدنی و نباتی کی ترکیبین اور خواص معلوم کر لئے
اگرچہ کیمیا کی تلاش کا خیال خام تھا مگر اس خیال کی بدولت علم الادویات مین ایسی ترقی ہوئی کہ علم طب
مین جان تازہ و رونق بے اندازہ آگئی۔ حکماے عرب مین سب سے پہلا حکیم ہارون باشندہ سکندریہ تھا (ہارون)
جسنے چیچک کی ماہیت بخوبی ظاہر کی۔ اسکے بعد ۲۸۸ھ یا ۹۰۰ء مین حکیم فخرالدین رازی ساکن عراق (فخرالدین رازی)
نے چیچک کی تشریح نہایت وسعت کے ساتھ کی اور نیز علم جراحی کو خاطر خواہ ترقی دی اور بہت سی
ادویات کے خواص و فوائد ظاہر کئے خلیفہ مامون الرشید کے عہد مین حکیم حنین بن اسحاق بغدادی بڑا (حنین بن اسحاق)
نامی گرامی طبیب ہوا جسنے ارسطو اور افلاطون کی بہت سی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا۔ ۳۷۰ ہجری ۹۸۰ء
شیخ الرئیس ابو علی بن سینا ساکن بخارا عرب مین جملہ حکماے عرب مین سے مفتخر و ممتاز ہوا اس نامور (شیخ الرئیس)
حکیم نے بڑی جستجو و تلاش سے ہر جگہ سے علم طب کو فراہم کیا اور بہت سی کتابین تصنیف کین مگر سب سے
بڑھکر اوسکی کتاب قانون نے بہت بڑا فروغ پایا جو اوسکی زندگی ہی مین دور دراز ملکون مین پہیل گئی
اور مدت دراز تک مشرقی و مغربی حکما کا عملدرآمد اسی قانون پر رہا۔ اسکے بعد ابو القاسم طبیب نے فن (البکاسس)
جراحی مین اعلے درجہ کا نامور ہوا ۱۱۰۰ء کے بعد عرب مین کسی طبیب نے نام نہ پایا اور اس شریف
فن کو کسی نے ترقی نہ دی۔ یہہ بھی انصاف کی بات ہے کہ شیخ الرئیس وغیرہ کو ایجاد کا فخر حاصل نہین
ہوا البتہ اونکو یہہ افتخار ضرور حاصل تھا کہ اونہون نے ترجمہ کے سقم دور کر دئے اور جالینوس و بقراط
کے مسایل کی عمدہ تشریح کر دی جالینوس کی طرز تحریر ایسی تھی کہ وہ اپنے مسایل مین منطقی دلایل
سے زیادہ کام لیتا تھا جس سے اوسکا بیان بہت مغلق اور ادق ہو جاتا تھا۔ شیخ الرئیس نے اس

اخلاق کو اور بھی ترقی دی اور منطقی دلایل سے کام لیتے لیتے اصل مسایل کو ہیچ در ہیچ کر دیا۔

ما ہندو ایران کی طب — جب سے یہ بقراطی و جالینوسی طب ایران و ہندوستان مین آئی اسکی ترقی کا دروازہ بالکل مسدود ہو گیا ان ملکون کی زبان مین جسقدر مصنف گزرے ہین سب نے ترجمہ پر اکتفا کی یا عبارت کو تغیر و تبدیل دیکر ایک نئی تصنیف آپنے نام سے منسوب کر دی۔ ترجمہ کرنے والون مین سب سے زیادہ مشہور طبیب حکیم محمد ابن زکریا

محمد ارزانی — معروف بہ محمد ارزانی تھا عبارات کو تغیر دینے والے تو بیشمار طبیب گزرے ہین کس کس کا نام لیا جائے

ما سے یورپ — جب سے یورپ کی زبانون مین اس بقراطی و جالینوسی طب کا ترجمہ شروع ہوا اسکی بالکل کایا پلٹ گئی اور یہ دور سولہوین صدی عیسوی کے بعد سے شروع ہوا۔ اس سے پہلے یورپ کے مشایخون کے سوا دوسرے آدمی علم کمسٹری (کیمیا) کے بغیر دوسرے علوم سے بالکل بے بہرہ تھے اور فن کیمیا بھی صرف سونا چاندی بنانے کی امید پر عربون سے حاصل کیا تھا۔ اسکے بعد لاطین یونانی اور عربی طب سے یورپ کی حکمت نے روز افزون ترقی شروع کی اور یورپ مین بڑے بڑے نامور طبیب ایسے پیدا ہوئے جنھون نے بقراط و جالینوس کی طب کی شہرت کو گرد کر دیا۔ لاطین طبابت کی کچھ کتابین تو پہلے ہی اہل انگلینڈ و فرانس کے پاس موجود تھین یونانی و عربی طب کی کتابین کچھ تو وہ قرطبہ اور اندلس کی یونیورسٹیون سے نقل کرکے لیگئے جہان وہ تعلیم پانے کو آیا کرتے تھے اور کچھ کتابین انھین صلیبی لڑائی مین ہاتھ آئین۔ جنگ صلیبی کا وہ زمانہ تھا جبکہ ۴۸۸ھ سے ۶۹۰ھ ہجری تک تمام اہل یورپ متفقہ کوشش سے بیت المقدس (یروشلم) چھین لینے کے واسطے مسلمانون سے لڑتے رہے اور کوئی کامیابی حاصل نکر سکے۔ ایک زمانہ تھا کہ جب شہر قسطنطنیہ یورپ کا مرکز اور حصن حصین خیال کیا جاتا تھا محمد ثانی نے جسکی نسل آجتک حکمران ہے جب قسطنطنیہ کو فتح کیا تو بہت سے عالم فاضل پادری اس علم کی بہت سی کتابین اپنے اپنے وطن کو لے گئے۔ اسی اخیر زمانہ سے اہل یورپ نے تینون ملکون کے علم سیکھنے شروع کیے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی زبان مین اکثر تینون زبانون کے الفاظ تا حال مستعمل ہین۔ ۷۱۶ھ ہجری اور ۱۳۱۶ء مین شہر ملپونا اور پیرس مین طب کے مدرسے

بسم سوڈینا — قایم ہوئے۔ اسی اثنا مین حکیم سوڈینا نے علم تشریح پر ایک کتاب تیار کی جسپر آجتک ڈاکٹرون کا عملدرآمد ہے۔ اسی زمانہ سے متاخرین کی حکمت و طبابت متقدمین سے جدا ہوئی اور متقدمین کی حکمت کا فروغ چراغ روز کی طرح بے نور ہو گیا۔ اسکی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ ۱۴۳۰ء مین جان گٹنبرگ

باشندہ هارلم نے چھاپے کی صنعت کو اس طرح ایجاد کیا کہ ایک دفعہ ایک درخت کی چھال پر کچھہ لکھکر اسکو ایک کاغذ پر رکھدیا اور وہی حروف کاغذ پر معکوس ہو گئے۔ پھر اسنے لکڑیون پر نقوش کھودکر تصویرون کی ایک کتاب چھاپی یہہ عمل بعینہ ویسا ہی تھا جیسا کہ ہمارے ملک مین چھینٹ و رزائیون کے چھاپنے کے سانچے ہین فرق اگر تھا تو یہی کہ ہمارے ملک کے سانچے جب سے ایجاد ہوئے آجتک ایک ہی کیفیت پر چلے آتے ہین اور جان کیسٹر نے اس ایجاد کو اپنا رہنما سمجھکر اسکو ترقی دی چنانچہ ۱۴۳۸ء مین ایک قسم کی روشنائی ایجاد کی جو چھاپہ کی صفائی کو ترقی دینے والی تھی۔ ۱۴۴۲ء مین جان فاسٹ نے چند چیزین ایجاد کر شہر مینٹس علاقہ جرمنی مین اس صنعت کو بخوبی رواج دیا اور شیفر نے ۱۴۵۷ء مین سیسہ کے حروف ڈھالنے شروع کیے اور سیسہ کی نرمی کی وجہ سے اوسمین کسیقدر سرمہ ملایا جس سے حروف سخت ہو گئے اسکے بعد مینٹس سے شہر وینس۔ روم۔ فلورینس وغیرہ ملکون مین بتدریج اسکا رواج ہوتا گیا مگر انگلینڈ مین اس فن نے بڑی مشکل سے رواج پایا چنانچہ شاہ انگلینڈ نے اس فن کی تعریف سنکر اپنے ایک امیر لارڈ کوسٹن کو زر کثیر دیکر شہر ہالینڈ مین بھیجا۔ یہان کے صناع یہہ فن کسیکو بتاتے نہ تھے مگر امیر مذکور نے حکمت عملی سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے کرسلس نامے ایک کاریگر کو بھگا لیا اور اوسکی مدد سے آکسفورڈ مین ایک مطبع بنایا چنانچہ ۱۴۷۲ء مین انگلینڈ کے اندر یونانی زبان کی بہت سی کتابین چھاپی گئین اور ۱۵۸۸ء مین اخبار چھاپنے کی تدبیر کی گئی اور ۱۷۰۹ء مین چھاپنے کی ایک بہت عمدہ کل ایجاد ہوئی اور ۱۷۹۶ء مین پتھر کا چھاپا ایجاد ہوا اسکا موجد ایک شخص فلڈر نام تھا۔ ۱۶۳۹ء مین اس صنعت کا رواج ملک امریکا مین ہوا اور ۱۸۰۰ء مین ہندوستان مین اسنے قدم رکھا۔ اس چھاپہ کی بدولت حکماے یورپ نے جو ترقی علم طب مین کی وہ آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ تر روشن ہے۔

القصہ یورپ مین ابتدا مین صرف دس مدرسے علم طب کے جاری ہوئے رفتہ رفتہ انمین ترقی ہوتی گئی جب متاخرین یورپ نے متقدمین کی کتابون کو رہنمائی مین کافی نہ پایا تو اپنی عقل خداداد سے سب سے پہلے یہہ کام کیا کہ طبی مسایل کو منطقی دلایل سے پاک وصاف کیا اور قیاس و دلیل کو چھوڑکر مشاہدہ و تجربہ پر ہر ایک مسئلہ کی بنیاد قایم کی یہہ تو نہین کہا جا سکتا کہ جالینوس کی تشریح بالکل نیست و نابود ہو گئی یا سرتا پا غلط قرار دی گئی البتہ اوسکی ایسی اصلاح ہو گئی کہ اوسمین کوئی سقم باقی نہ رہا ۱۶۲۰ء مین علم طب اور علم تشریح علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور سب سے زیادہ علم تشریح کو ترقی ہوئی ۱۶۱۹ء مین

ڈاکٹر ہارو ؔے نے دوران خون کی حقیقت دریافت کی اور اسی اثنا مین بعض حکمانے افعال الاعضا کا بیان کیا جسمین جسم کی پرورش رطوبات کا خروج - دوران خون حرکت تنفس قوت ہاضمہ قوت جاذبہ قوت تولید انسان اور بید ائش اعضا اور ہر ایک کے افعال وغیرہ کا ذکر بخوبی پایا جاتا ہے ۱۶۶۰ء مین ایک نامی طبیب سٹال نے لکھا کہ کیمیاوی اور ترکیبی تبدیلات نے تاثیرات سے جاندار اجسام کے افعال کا ظہور نہین ہوتا بلکہ ان سب افعال کا فاعل روح ہے - اس سے یہہ مطلب ہے کہ اگر کسی عضو کے فعل کو روح مدد نہ دیگی اور ہم اوسکو کسی مصنوعی ترکیب سے قایم رکھنا چاہین گے تو یہہ ممکن نہوگا -

جب سے یورپ مین آلہ خوردبین ایجاد ہوا ایسی موشگافیان شروع ہوئین کہ بلامبالغہ بال کی کھال کھینچنے لگی اب ہم کہہ سکتے ہین کہ علم تشریح کی موشگافی انتہا کو پہونچ گئی اس سے بڑہکر اسکی ترقی ناممکن ہے اگر ہو بہی تو صرف تفنن طبع خیال کیا جاویگا ورنہ معالجات کے واسطے جسقدر اسکی ترقی ضروری تہی وس سے بڑہکر ہوچکی ہے اگر اسکے بعد بہی ترقی کا خیال دامنگیر ہو تو وہ غیر ضروری ہے - یورپ مین کمسٹری کی ترقی نے معالجات و علم الادویہ کی ترقی کو بنظیر مدد دی اب کوئی معدنی و نباتی دوا ایسی نہین پائی جاتی جسکا جوہر یا ست موجود نہو- یہہ جواہرات تاثیر مین حکمی طاقت رکہتے ہین ان جواہرات مین کلورا فارم کی ایجاد خاص ذکر کے قابل ہے فن جراحی کو اس سے وہ تقویت ہوئی کہ اوس سے بڑہکر خیال مین آنی ناممکن ہے جب اہل یورپ نے اپنے تجربات و مشاہدات سے علم طب کو یہہ ترقی دی تو قدیم یونانی طب جسکا کچہہ اوپر دو ہزار برس سے چار دانگ عالم مین ڈنکا بج رہا تہا اس آفتاب اوج عروج کے سامنے چراغ سے بہی زیادہ تر بے فروغ ہوگئی اسوقت امریکا افریقہ ایشیا وغیرہ مین جہان جہان علم کا چرچا ہے اسی ترقی یافتہ طب کا رواج ہوتا جاتا ہے ٹرکی اور مصر مین تو قریبًا ہر ایک شاخ علم طب کا ترجمہ عربی یا ملکی زبان مین ہوچکا ہے اور سرکاری اور پنچ کے مدارس مین اسی کی تعلیم ہوتی ہے. ہندوستان مین بہی اسکا ملکی زبان مین ترجمہ ہوچکا ہے - سرکاری کالجون مین تو اس ترقی یافتہ طب کی تعلیم لازمی طور پر دیجاتی ہے مگر پنچ کی درسگاہین اور مطب بہی اس سے خالی نہین ہین چونکہ عام لوگون کا میلان طبع اس طرف روز بروز بڑہتا جاتا ہے اسلئے یونانی طبیبون مین بہی وہی اصحاب زیادہ عزت و تعظیم کے مستحق سمجہے جاتے ہین جو قدیم طب (یونانی) کے ساتہہ اس جدید طب (ڈاکٹری) کی چاشنی بہی رکہتے ہین - بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین انگریزی ادویات کی دکانین بہی بکثرت موجود ہوگئی ہین ان اسباب کے ملاحظہ سے

قیاس کیا جاسکتا ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ طب جدید کا رواج عام ہوجائیگا اور اسکے ساتھ ہی تصنیف و تالیف کی بھی ہیئت بدل جائیگی یعنی یا تو یہہ تصانیف بالکل طب جدید کا ترجمہ ہونگی یا طب قدیم و جدید دونون ملی جلی ہونگی۔ اگر معزز ناظرین مجھے اجازت دیں تو مین اپنے تجربہ سے یہہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہون کہ ملک کے حالات پر غور کرنے سے ثابت ہوگیا ہے کہ ملی جلی تصانیف زیادہ تر ملک کے حسب حال ہین اسلئے کہ اہل ملک کے دو فریق ہین ایک یونانی کو پسند کرتا ہے دوسرا ڈاکٹری پر جان دیتا ہے ملی جلی تصانیف سے دونون کا مدعا بخوبی بر آتا ہے مین اپنے دعوے کے ثبوت مین اپنی تصانیف کو پیش کرتا ہون میری سب سے پہلی کتاب فن جراحی مین **معمول احمدیہ** ہے جسمین جراحی کے متعلق دونون قسم کے مسایل و ادویات و نسخجات ہین دوسری **ممد حیات** حفظان صحت پر ہے ماہران فن پر روشن ہے کہ یونانیون کا ستہ ضروریہ ہماری ضروریات کے لئے کافی نہین ہے۔ اسکے مقابلہ مین انگریزی حفظ صحت کے دس مسایل ہین سے اکثر مسلے ہماری طبایع کے ناموافق ہین کیونکہ انگلستان سرد ملک ہے اور ہندوستان گرم۔ جو مسایل دونون مین اپنے ملک کے مناسب تھے وہ لے لئے اور کچھہ ذاتی تحقیقات سے مسایل ایزاد کئے۔ تیسری کتاب **قرابادین احمدیہ** ہے اسمین انگریزی ادویات کے مقابل یونانی و دیسی ادویات مفردہ و مرکبہ ہین مین بڑے فخر سے خدا کے شکریہ کے بعد کہتا ہون کہ مذکورہ بالا میری کتابین مقبول خاص و عام ہوچکی ہین اور کئی قدردان اصحاب نے میرے حوصلے سے بڑھکر انکی قدردانی فرمائی۔ یہہ کتاب **تکمیل البحرین** علم طب کے متعلق چوتھی تصنیف ہے مین خدا سے امید کرتا ہون کہ یہہ بھی تصانیف اولیہ کی طرح مقبول خلایق ہوگی کیونکہ اسکی طرز تحریر بھی وہی ہے جو پہلیون کی ہے۔ **غرض** مینے ملک کے حسب حال طب مین ترقی کا ایک زینہ قائم کردیا ہے شاید میرے بعد جو میرے ہم پیشہ اصحاب تشریف لائین پچھلی قومون کی رفتار ترقی کو مدنظر رکھکر اسمین کچھہ اور رنگ آمیزی کرین کیونکہ یہہ رسم قرار پاچکی ہے کہ **سعدی**

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت و منزل بدیگرے پرداخت

معذرت - مینے تاریخ علم طب کے لکھنے مین حتی المقدور سنین کی مطابقت مین بہت کوشش کی ہے مگر قدیم تاریخ پر کچھہ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ اس امر میں بڑے بڑے مورخ ٹھوکرین کہا گئے ہین اگر کہین سہو ہوگیا ہو تو مین منصف مزاج ناظرین سے معافی کا خواستگار رہون۔

فصل دوم۔ فرائض الاطبا

یون تو خالق مطلق کی بنائی ہوئی ہر ایک شے مین ہزار در ہزار صنعتین موجود ہین جو اوسکی حکمت بالغہ و قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہین مگر انسان اشرف المخلوقات اور ایک عالم صغیر ہے جو کچھ تمام جہان مین ہے وہ سب اسمین موجود ہے اور جو صنعتین و حکمتین اسمین پائی جاتی ہین انکی کیفیت حال انسانون کو بھی معلوم ہو چکا ہے۔ علم تشریح کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعات الہیہ مین سے جسم انسان بھی ایک اعلی درجہ کی عجیب و غریب صنعت ہے جو اسباب محللہ اخلیہ و خارجیہ سے ہمیشہ تحلیل پاتا رہتا ہے اور پھر بھی اصراف کے مطابق غذا کے استعمال سے عوض معاوضہ کا کام خود بخود ہمیشہ ہوا کرتا ہے اور یہہ سلسلہ تا بقاے حیات جاری رہتا ہے۔ اگر قواعد حفظان صحت کی پابندی کیجاے یا آلات الہضم کی خرابی سے سوء ہضمی کی شکایت ہو یا دیگر مضر صحت امور وقوع مین آوین تو خرابی خون کے باعث جسم کمزور و ناتوان ہو جاتا ہے اور طبیعت مختلف امراض کی طرف مایل رہتی ہے اور انہی سبب سے مختلف مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہین اسلیے حکیم علی الاطلاق نے چند آدمیون کو علم طب کے سیکھنے کی طرف مایل کیا تاکہ وہ ہر ایک مرض کے دور کرنے مین کوشش اور رفع تکلیف کی تدبیر کرکے انسانی ہمدردی کا فرض ادا کرین پس جب قادر مطلق نے ایسا عظیم الشان کام طبیب کی سپرد کیا ہے تو اوسکو بھی لازم ہے کہ خدا کا شکر ادا کرے اور یہہ شکر دو طرح سے ادا ہو سکتا ہے اول یہہ کہ اگر انسان کو اس علم کے حاصل کرنے کی ضرورت پیش آوے تو وہ اسباب مہیا کرے جو اسکو درجہ کمال تک پہونچاوین دوم بعد تکمیل کے اسکا استعمال نہایت ایمانداری سے کرے۔ پس ہر ایک طبیب کے لیے دو حالتین پیش آتی ہین ایک طالب علمی کا زمانہ۔ دوسرا بعد تکمیل کے مطب کرنے کا زمانہ ہمین ان دونون حالتون کے فرایض بیان کرتا ہون۔

زمانہ طالب علمی ۔ طالب علمی کے زمانہ مین علم طب کے حصول کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو کر کمال پیدا کرین کیونکہ جب اس شریف فن کے ساتھ انسان کی موت زندگی کی ذمہ داری متعلق ہے تو استعداد کامل کے بغیر اس عظیم الشان کام مین ہاتھ ڈالنا سراسر نادانی ہے۔ علم تشریح اور افعال الاعضا کی تعلیم سے ساخت جسم اور اوسکے افعال کا حال معلوم کرین علم الادویہ کی واقفیت سے

دواؤن کے خواص و فوائد سے آگاہ ہون۔ علم کیمیا سے اجسام کی ماہیت پہچانین۔ علم طب و فن جراحی کے مسائل کو ذہن نشین کرین یونانی طبیبون نے علم طب کو ایجاد کیا بیشک اونکو ایجاد کا فخر حاصل ہے لیکن زمانہ کی رفتار کے ساتھہ یہہ علم بہی ترقی کرتا گیا چنانچہ آج اسکو یہہ رتبہ حاصل ہے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ ترقی کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکا ہے۔ اہل یورپ نے اسکو کئی شاخون مین تقسیم کردیا ہے اور ہر ایک شاخ مین سیکڑون مجلد لکہہ ڈالے ہین کئی ایسی بیماریان بیان کی ہین جنکا یونانی طب مین کہین پتہ بہی نہین ملتا۔ ایسے امراض بہی بیشمار ہین جنمین محل مرض و اسباب مرض مین یونانیون کی تشخیص کچہہ اور تہی حکماء یورپ کی تحقیقات مین کچہہ اور ثابت ہوئی۔ پس طالب کمال کا فرض ہے کہ صرف یونانی طب پر قناعت نکرے بلکہ زمانہ حال کی تحقیقات جدیدہ بہی پر نظر رکہے تاکہ فن طب کے ہر ایک شعبہ مین واقفیت حاصل ہو اور کسی امر مین قاصر نہ رہے۔ اثناے تعلیم مین استاد کی خدمت مین مطب کے وقت ضرور حاضر رہا کرین اور اوسکے طریق عمل و تشخیص مرض پر بخوبی غور کیا کرین اور مریض کا خود مشاہدہ کرکے مرض کی تشخیص کرین اور اپنی تشخیص کی کیفیت استاد سے بیان کرین جو اصلاح وہ اسمین کرے اوسپر بخوبی غور کرین مریض سے گزشتہ و موجودہ حالات دریافت کرکے اوس سے نتیجہ نکالین پہر اپنی تشخیص اور استاد کی تجویز و اصلاح کو کتاب سے جو سبقاً استاد سے پڑہی ہو مقابل کرین اگر اسپر بہی کوئی امر دریافت طلب ہو تو استاد سے دریافت کرین اسی طرح ہر ایک مرض کے مریض کو متعدد دفعہ مشاہدہ کرین اور اپنی مشق اور استاد کے وسیع تجربہ سے فایدہ اوٹہائین بسا اوقات ایسی بیماریان مشاہدہ مین آئینگی جو ایک دوسرے کے مشابہ ہونگی انمین بدون کثرت تجربہ و مشورہ استاد تمیز مشکل ہے۔ استاد کے روبرو مریض سے گزشتہ و موجودہ حالات دریافت کرکے تعیین کے متعلق حالات و علامات کو ہاتہہ سے ٹٹولین اور حسب موقع آلات کے ذریعہ سے علامات کو دریافت کرین اور کامل تشخیص کے بعد نسخہ تجویز کرین اور نسخہ مین اصول و ارکان اور اونکے اوزان کا لحاظ رکہین۔ غرض زمانہ طالب علمی کو ایک نعمت غیر مترقبہ جانکر اوس سے علماً و عملاً فایدہ اوٹہائین اور موجودہ وقت کو رائیگان نہ کہوئین کیونکہ اسوقت کتاب۔ مریض اور استاد تینون میسر ہوتے ہین مشاہدہ مریض کے وقت مشتبہ علامات وغیرہ مسائل استاد سے حل ہو سکتے ہین مطب کہولنے کے بعد کتابین اور مریض تو بہتیرے ملینگے مگر استاد نہین مل سکے گا پس جو شخص طالب علمی کے زمانہ مین اچہی طرح نہین سیکہتا اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد ترقی نہین کرتا وہ ہرگز لایق طبیب نہین بن سکتا

مطب کا زمانہ۔ فارغ التحصیل ہونے اور لیاقت کامل حاصل کرنے کے بعد مطب جاری کریں وشافی مطلق اور حکیم حقیقی کو اصل معالج سمجھکر اپنے تئیں صرف ایک ذریعہ سمجھیں زہد و ریاضت و اتقا کے پابند رہیں عشق الٰہی و محبت خدا میں سوز و گداز پیدا کریں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے سلسلہ کو مضبوط پکڑیں خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہیں حسب مقدور سخاوت کریں اکثر باوضو رہیں لباس لطیف اور شریفانہ پہنیں بغیر مطلب کے زیادہ گفتگو نکریں بن بلائے کسی مریض کے مکان پر نجائیں اسمیں اپنی ہلکی کے علاوہ مریض کا اعتقاد طبیب کی نسبت سست ہوجاتا ہے تمکنت اختیار کریں مگر نہ ایسی کہ غرور خود پسندی کے رتبہ کو پہونچ جاوے چال چلن ہمیشہ نیک رکھیں دیانت داری کو اپنا شعار بنائیں خواہشات نفسانی و امور شہوانی سے پرہیز کریں عوام الناس خصوصًا ارذل و کمینہ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کریں جس مریض کے معالج بہت ہوں اوسکے علاج سے کنارہ کش ہوں بیمار کا علاج کشادہ پیشانی اور مہربانی سے کریں مریض کا حال خوش خلقی سے دریافت کریں تاکہ وہ اپنا حال اطمینان کے ساتھ بیان کرسکے اگر مرض طبعًا مایل باصلاح ہورہا ہو تو خواہ مخواہ دوا کا استعمال نکریں کیونکہ علاج سے اصل مدعا صحت قایم کرنا ہے اور وہ خود بخود حاصل ہے نبض اور قارورہ کو خوب غور سے معائنہ کریں تاکہ مریض اور اوسکے لوحقین کو طبیب پر اعتبار جم جاوے کہ یہہ اعتبار بھی دفع مرض میں بڑا بھاری مؤید ہے تزاید خلط موجب مرض کو دریافت کریں مرض کو بڑے غور و تامل سے تشخیص کریں کیونکہ ایک مرض کا حال مختلف حالات کے بموجب مختلف ہوتا ہے حتی الوسع کوشش کریں کہ مریض جلد شفایاب ہو اگر صحت کے بعد مرض دوبارہ عود کرے تو اوسکی علامات کی شدت کے تخفیف کرنے میں کوشش کریں بخار وغیرہ معینہ اوقات کے متروک المرض میں طاقت مریض کو قایم رکھنے کی کوشش کریں اور یہی ضروری نہیں کہ صرف مرض موجودہ کے علاج پر اکتفا کریں بلکہ مریض کو حفظ ما تقدم کی تدابیر سے بھی مطلع کریں تاکہ اونکی پابندی سے مرض دوبارہ عود نکرے اور یہہ بھی خیال رکھیں کہ موجودہ مرض کے برے نتائج سے دوسرا مرض پیدا ہوجاوے اور نیز کسی موروثی مرض کے ظہور کا بھی خیال رکھیں متعدی مرض سے تندرست تیماردار آدمیوں کو بیماری سے محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں مریض کے روبرو ایسی باتیں نہ کہیں جس سے اوسکا حوصلہ پست ہوجاوے اگر کسی خوفناک حالت کا اظہار منظور ہو تو مریض کے کسی عقلمند رشتہ دار سے جو مؤتمن ہو علیحدہ ہو کر کہیں حتی الامکان دوا کی اصلیت سے مریض کو آگاہ نکریں اور نہ دوا کی زود اثری کی

شیخی کرین ورنہ دعوے کرین کہ مریض کو میرے ہی مجوزہ نسخے سے فایدہ ہوا ہے کیونکہ بعض وقات مریض پر دوا کا اثر قطعاً نمایان نہین ہوتا یا اوسکا نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے یا دوائے مجوزہ کو مریض نے استعمال ہی نہین کیا پس ندامت کے علاوہ مریض کا اعتقاد فاسد ہو جاتا ہے اور وہ طبیب کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے مرض کو لا علاج سمجھکر اوس سے دستبردار ہو جانا مناسب نہین بلکہ تکلیف دہ علامات کے خفیف کرنے کے درپے ہونا چاہیئے۔ علاج مین اس امر کا خیال ضرور رکھین کہ مریض کے مکان کی ہوا کیسی ہے اور مریض کا لباس عادت مزاج اور قواعد حفظان صحت کے موافق ہے یا نہین۔ مکان اسباب باترتیب ہے یا نہین۔ صفائی ہوا کی آمد و رفت بستر کی نرمی سختی کیسی ہے اور یہہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ہدایت کے بموجب عملدرآمد ہوتا ہے یا نہین دوا غذا وقت معینہ پر حسب مقدار مجوزہ ملتی ہے یا لم وبیش خدمتگار دلسوز قابل خدمت بیمار ہے یا بے پروا۔ اگر امور مذکورہ مین سے کسی مین نقص ہو تو حتی الامکان اوسکی اصلاح مین کوشش کرین آب و ہوا کی خرابی کی صورت مین تبدیل آب و ہوا ضروری سمجھین بیمار پرسان کی آمد و رفت روشنی شور و غل وغیرہ کی نسبت بھی مناسب ہدایت کرنی چاہیئے جس امر کی نسبت ہدایت کرنی منظور ہو اوسکو مفصل سمجھادین مثلاً غذا کے بارہ مین صرف یہی کہدینا کافی نہین ہے کہ فلان چیز کہاؤ بلکہ یہہ کہنا چاہیے کہ اس قسم کی غذا اتنی مقدار مین اتنے عرصہ کے بعد کہاؤ ترکیب دوا اور اوسکے استعمال کے وقت سے بھی پورے طور پر ہدایت کرین یا نسخہ کے نیچے لکھدین اور نسخہ صاف اور نستعلیق حروف مین لکھین مناسب دوا کا مناسب مقدار اور مناسب اوقات مین تجویز کرنا طبیب کی لیاقت کا اظہار کرتا ہے ورنہ اتنا تو پنساری بھی جانتے ہین کہ اس دوا سے دست آتے ہین اس سے قے اور اس سے پسینہ لیکن یہہ صرف حکیم ہی کو معلوم ہے کہ اس مرض مین اس دوا کا استعمال مناسب ہے یا نہین اور اس سے آرام کی امید ہے یا ضرر کی اور نیز نسخہ مین چار چیزون کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ یہہ دوا اصل ہے اور یہہ معاون و مصلح و بدرقہ مثلاً نسخہ مسہل مین سلفٹ آف مگنیشیا ۴ ڈرام اصل دوا ہے اور ٹنکچر سنا ۴ ڈرام اسکا معاون اور ٹنکچر زنجبیل ۳ بوند مصلح اور عرق کافور ایک اونس بدرقہ ان سب باتون کے تشخیص و فراز کا خیال مین رکھنا حکیم ہی کا فرض ہے نہ پنساری اور عطائی معالج کا جن اشیا کے کہانے پینے سے مریض کو نفرت ہو اونکے استعمال پر اصرار نکرین ورنہ نتیجہ برعکس ظہور مین آویگا۔ ترقی معلومات و تجربہ کے لیئے ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی اکثر کتابین پر نظر رکھین طبی رسالجات کو ہمیشہ مطالعہ مین رکھین

انسے نئے نئے تجربات اور بہت سی امراض کے دقایق حل ہوتے ہین اور ہم پیشہ ہم عصرون مین سبقت حاصل ہوتی ہے ورنہ تجربہ کار طبیبون مین ہرگز وقعت و عزت نہوگی۔ نئی تصانیف و رسالجات کو ہرگز حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور یہہ خیال نہ کرین کہ جو کچھہ ہمین معلوم ہے وہ کافی ہے اور جسوقت ایسے رسالجات کو دیکھین اپنے معلومات کو بالاے طاق رکھکر بنظر استفادہ دیکھین اور اپنے علم و تجربہ کو ہمیشہ کم دیکھین بدون اسکے کسی کتاب یا رسالہ کے مطالعہ سے کچھہ بھی حاصل نہین ہوسکتا۔ ایک شخص علم نجوم مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا سفر دور و دراز طے کرکے حکیم کوشیار کے پاس نجوم سیکھنے کو آیا مگر اسکے دماغ مین یہہ بات سمائی ہوئی تھی کہ مین اس علم مین کامل ہون میرے برابر کوئی نہین حکیم کوشیار نے اوسکے سکھلانے پڑہانے مین ہرچند کوشش کی مگر وہ ویسے کا ویسا ہی رہا۔ آخر حکیم نے کہا کہ جبتک تیرا یہہ غرور باقی ہے کہ میرے برابر کوئی نہین تجھے تعلیم دینا لاحاصل ہے کیونکہ جو برتن بھرا ہوا ہوگا اوسمین دوسری شئے کی گنجایش نہین ہوسکتی۔ طبیب کا فرض ہے کہ اپنی لیاقت کی بڑہانے مین ہر دم کوشان رہے۔ نالائقی کی حالت مین مریض کے تلف ہوجانے کا اندیشہ ہے جس سے حاکم مجازی و حاکم حقیقی کی بازپرس کے علاوہ بدنامی کا احتمال ہے اور اس سے معاش و معاد دونون کا نقصان متصور ہے طبابت ایک عام پسند اور ہر دلعزیز پیشہ ہے اور طبیب کو سب لوگ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور ہر فرقہ کے لوگ بغیر کسی نفرت و کراہت کے اوسکی طرف رجوع لاتے ہین پس طبیب کو بھی لازم ہے کہ بغیر کسی تعصب کے ہر ایک مذہب و ملت کے آدمیون کا دل لگاکر علاج کرے گو مریض دشمن ہی کیون نہو اوسکے معالجہ مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے۔ طبیب کا فرض ہے کہ کسی کے ساتھہ دلمین نفاق نرکھے خصوصًا ہم پیشہ اصحاب کے ساتھہ رابطہ اتحاد قایم رکھے اور اونکے معلومات سے فایدہ اوٹھائے اور اپنے معلومات اونکے روبرو پیش کرے اور اونکو حیض کے لتّون کی طرح نہ چھپائے کیونکہ غرض حصول علم طب سے بنی نوع انسان کو فایدہ پہونچانا ہے خواہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔ غریب خستہ حال غلیظ بدبودار اور میلے کچیلے مریض سے نفرت نکرین کیونکہ یہہ طبیب کے اخلاق سے بہت بعید ہے بلکہ ایسے مریض کے علاج مین دل و جان سے متوجہ ہونا چاہیئے۔ اکثر بیماری کی حالت مین مریض کی طبیعت مین تعصب و سواس و رفاسد توہمات پیدا ہوجایا کرتے ہین جسکی تلافی حکیم پر ضروری ہے۔ نسخہ تجویز کرنے سے پہلے مریض کی حالت کو ضرور دیکھہ لین اگر مریض میدان اور

ہوادار مکان میں ہے تو مدرات کا استعمال کرائیں اور گرم مکان میں معرقات دیں۔ برعکس عمل سے
نتیجہ خراب ظہور میں آئیگا نسخہ میں متضاد دوائیں نہ لکہیں ورنہ ایک دوا کی تاثیر دوسری سے زایل یا
متغیر ہوجائیگی یا دونون کا اثر باطل یا ناقص ہوجائیگا۔ جس دوا کی ماہیت سے پورے طور پر آگاہی ہو
اوسکا استعمال نہ کرائیں دوا ایسی ترکیب سے دینی چاہیئے کہ مریض بآسانی کہا سکے۔ بچون کو دوا ہمیشہ
شیرینی میں ملا کر دینی چاہیئے۔ جب کسی دوا مثلاً سنکھیا افیون کسنین اپکاکوانا وغیرہ کا اثر مریض
پر خلاف معمول زیادہ ہونے لگے تو اسکا استعمال ترک کردین جب ایک ہی اثر کی چند دوائیں موجود
ہون تو مریض کے لیئے وہ دوا منتخب کرین جو تاثیر مین قوی اور کہانے مین سہل ہو۔ اس شریف پیشیہ
مین اگرچہ تکلیف بہی ہوا کرتی ہے لیکن مریض کے شفا پاجانے پر وہ تکلیف مبدل برحت ہوجاتی
ہے۔ اس پیشیہ مین معاش اور معاد دونون کا فایدہ متصور ہے بشرطیکہ اسکو محض تجارت کا ذریعہ
نہ بنایا جاوے ورنہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہوگا۔ چونکہ بعض ادویہ مختلف مقدار مین مختلف
تاثیر پیدا کرتی ہین لہذا دوا تجویز کرنے مین ان امور کو مدنظر رکہنا نہایت ضروری ہے (اول) عادت
مریض جس دوا کا مریض عادی ہو نسخہ مین اوسکی مقدار زیادہ کردین تاکہ پورا پورا اثر ہو ورنہ دوا بے اثر
رہے گی مثلاً افیونی کو افیون زیادہ مقدار مین دین (۲) مرض۔ امراض سوزش صفاق سایل گنگرین مین
افیون کی مقدار کثیر دیر تک دیتے رہین تاکہ دوران خون کے سست ہونے سے سوزش کے عوارضات
کم ہوجائین (۳) آب وہوا۔ گرم ممالک مین ادویات مسہلہ بہت جلد عمل کرتی ہین بعض اوقات معمولی
مقدار کے استعمال سے بہاری نقصان عاید ہوتا ہے موسم گرما اور گرم ملک مین پسینہ بکثرت آنے سے مرکبات
سیماب مقدار کثیر مین ہی استعمال کراسکتے ہین اور کوئی ضرر وقوع مین نہین آتا کیونکہ سیماب پسینے کے رستے
خارج ہوجاتا ہے اگر مریض کے دماغ کی جانب خون کا میلان ورجوع زیادہ ہو تو افیون اور شراب کے
استعمال سے قطعی پرہیز کرین کیونکہ انکی مقدار قلیل سے بہی ضرر کا احتمال ہے (۴) خیال۔ دوا کی تاثیر مین
خیال کو بہی زیادہ تر دخل ہے جب دوا پلائین تو مریض کو ہدایت کرین کہ دوا کی تاثیر کا منتظر رہے اس سے
دوا کا اثر خاطر خواہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ مسہل دینے کے بعد مریض کو سونے سے روکا جاتا ہے (۵)
قوم۔ اہل ہند کو اہل یورپ کی نسبت اکثر دوا کی کم مقدار زیادہ اثر کرتی ہے مثلاً اہل ہند کیلیے ایک گرین
اگر ہین وہی فایدہ دیتی ہے جو اہل یورپ کو ۲ گرین دیگی (۶) خصوصیت مزاج۔ بعض اشخاص دوا کی

قابل ترین مقدار سے جلد اور زیادہ تر موثر ہو جاتے ہین مثلاً سیماب کی صرف ایک دو خوراک سے منہ آجاتا ہے کنپٹیون سے حلق مین درد ہوتا ہے اور بدن پر پھنسیان نکل آتی ہین اور افیون کہانے سے دست لگ جاتے ہین اور اپیکا کوانا سے زکام اور کہانسی ہو جاتی ہے ان امور کا لحاظ رکہین۔ یہہ مختصر بیان ہے جو فرائیض الاطبا کی نسبت تحریر مین آیا اسکے علاوہ اور بہی بہت سی باتین ہین جنکی نگہداشت اطبا کے لیے ضروری ہے اور سب سے زیادہ اور مقدم وہ جوابدہی ہے جو ایک روز خدا کے سامنے کرنی ہوگی۔

مقدمہ

اصول و کلیات طب کے بیان مین

اسمین چند مقالے ہین اور ہر مقالہ مین کئی فصلین۔

مقالہ اول صحت و مرض مین اسمین دو فصلین ہین فصل اول صحت

جبتک صحت کی کیفیت سے کما ینبغی آگاہی نہو مرض کی حالت کو پہچاننا مشکل ہے اسلئے سب سے پہلے صحت کی تعریف کی جاتی ہے **تعریف صحت**۔ صحت بدن انسان کی اوس حالت کا نام ہے جسمین کل افعال بدنی مجرے طبعی پر ہون یعنی جمیع اعضا اپنا اپنا معمولی فعل باقاعدہ کرین دوسرے الفاظ مین اسکو یون بیان کر سکتے ہین کہ یہہ جسم کی وہ حالت ہے جسمین تمام افعال طبعی و حیوانی و نفسانی جنپر زندگی کا مدار ہے اپنے مجرائے طبعی پر بدون کسی خلل و نقصان کے جاری رہتے ہین اور جن اجزا سے بدن مرکب ہے اونکے مخصوص فعلون اور ساختون کے درمیان عین قدرتی و ذاتی مناسبت و موافقت پائی جاتی ہے۔ علم تشریح و افعال الاعضا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اعضا کے مخصوصہ افعال اور اونکی ساختون کے درمیان باہمی ارتباط و مناسبت و تعلق ہے جسکے سبب سے اونکی درستی و پایداری متصور ہے۔ برخلاف اسکے اگر بدن کے تمام یا بعض افعال مین کسی نوع کی آفت سرایت کر گئی ہے اور متفرق اجزا کے خواص نقصان پذیر ہو گئے ہین تو اس حالت کا نام **مرض** ہے۔ اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ جسم کی کامل صحت اسکے تمام افعال کی سلامتی اور اندرونی اعضا کی عین موافقت اور جسمی ساختون کی خاص درستی پر موقوف ہے چنانچہ جسم کا مناسب مقدار پر رہنا اور دوران خون کا باقاعدہ ہونا اور استنشاق تنفس کا باقاعدہ ہونا۔ حرارت برودت یبوست

اور رطوبت کا اعتدال پر رہنا یہہ سب حالات صحت ہین علامات جیّدہ اشکال مناسبہ جسمانی سے بہی
صحت موجودہ کی شناخت بخوبی ہو سکتی ہے لیکن کامل درجہ کی صحت مین معدودے چند اشخاص
ہی بالبداہت شریک پائے جائینگے جنکے جمیع افعال وغیرہ امور مین سلامتی موجود ہو اسلئے صحت
حاصلہ سے جو ہماری روزمرہ کی بول چال ہے یہہ مراد ہے کہ ہم مرض کی عملی و وقوعی حالت سے (جس سے
ہمارے کل یا بعض افعال مین ضرر لاحق ہوتا ہے) نجات پا دین اور وہ افعال حسب عادت اپنے سیاق
طبعی پر ہین مگر وہ علامات جنسے صحت کی تشخیص ہوتی ہے ہر ایک شخص مین یکسان نہین ہوتین
بلکہ حسب اطاعت آلات و قوے صحت کے مدارج علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین مثلاً بچون اور بوڑہون اور کم
طاقتون کی صحت جوانون اور طاقتورون کی صحت کی نسبت مرض قرار پا سکتی ہے لیکن نہین ہم
اونکے احوال و قوے طبعی پر نظر کرکے اسکو صحت ہی کہینگے کیونکہ ان اشخاص مین بہی صحت کی
علامات ہین اگرچہ انکے بالمقابل شخصون مین بہی ضعف و مرض کے نشان ہین۔ اسی طرح ہم جوانون
مین بہی بعض کو بعض سے افضل و اقوے پاتے ہین چنانچہ اکثر جوان آدمیون مین صحیح نبض کی رفتار
کی اوسط فی منٹ ۷۰ سے ۸۰ ہوتی ہے اور اسی سن مین بعض اشخاص کی نبض کی حرکت ۹۰ سے
۱۰۰ دفعہ فی منٹ ہوتی ہے۔ باوجود اس تفاوت کے بہی نبض صحیح ہے اور دونون صاحب نبض
سلیم ہین نہ سقیم پس بلحاظ ایک کی قوت کے ہم دوسرے کو صحت سے خالی قرار نہین دے سکتے۔ اسی
طرح عضلانی طاقت اور عصبی قابلیت حس اور دماغی قوے ہم سن افراد مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین
لیکن باوجود اس اختلاف کے ان اشخاص کی صحت مین کوئی خلل وقوع مین نہین آتا۔ اگر ایک عضو
مبتلائے مرض ہو اور دوسرے اعضا صحیح و سالم ہون تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک عضو مریض ہے اور باقی
اعضا صحیح ہین لیکن صاحب اعضا کو البتہ مریض کہہ سکتے ہین اسلئے کہ صحت کی تعریف مین داخل نہین
ہو سکتا۔ اکثر امراض ایسے ہوتے ہین کہ ابتدائی حالت مین چندان خطرناک معلوم نہین دیتے لیکن رفتہ رفتہ
نہایت مہیب و خطرناک ہو جاتے ہین پس جب اقل درجہ کے درد اس انسانی کل کے کسی نہ کسی جزو مین
خلل ڈالتے ہی رہتے ہین تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی شخص تہوڑے سے عرصہ کے لئے بہی مرض کے پنجہ سے
رہائی نہین پا سکتا کسی نہ کسی قسم کا مرض اسکو لاحق رہتا ہے۔ یہان یہہ سوال ہو سکتا ہے کہ
کبہی ایک خفیف شکایتین جو باوجود صحت کے ہماری موجود عافیت کی مخل رہتی ہین ایسی ہین کہ

مریض اونکے رد کرنے کی طرف توجہ نہین کرتا اور وہ خود بخود اصلاح پر آجاتی ہین کیا اس حالت کو
مرض کہہ سکتے ہین اسکا جواب یون ہوگا کہ اطبانے جو صحت کی تعریف کی ہے اوسکے موافق
یہہ حالت مرض قرار دیجائیگی کیونکہ عضو مریض کا فعل مجرے طبعی پر نہین لیکن ہماری بول چال مین
یہہ مرض نہین کیونکہ ایسی خفیف شکایتین بدن انسان مین روزمرہ پائی جاتی ہین اور انکے بدون علاج
کے رو با صلاح آجانے کی وجہ یہہ ہے کہ صانع قدرت نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک قوت مدبر مصلح
بدن پیدا کی ہے جسکو اطبا اپنی اصطلاح مین **طبیعت** کہتے ہین اسی کے سبب سے بدن کی ہئیت
ترکیبی قایم رہتی ہے اور جسم کے کمالات کی حفاظت اسی پر موقوف ہے اسی طبیعت کا میلان بہت سی
بیماریون کو بدون کسی خارجی تحریک کے دور کردیتا ہے اسی طبیعت کا میلان ہے جو شکستہ ہڈی کو
ایک زمانہ کے بعد درست کردیتا ہے اور بڑے بڑے عمیق زخمون کو رفتہ رفتہ بھر دیتا ہے۔

فصل دوم مرض۔ یہہ حالت حالتِ صحت کے بالکل برخلاف ہے جس سے افعال بدن کو
ضرر پہونچتا ہے چنانچہ جب اعضاے بدن مین سے کسی عضو کی ساخت بگڑ جاوے یا اسکے
فعل مین صحت کی نسبت زیادہ تیزی یا سستی و کمزوری پائی جاوے یا عضو مفقود الفعل ہوجاے
تو اوس عضو کو حالت صحت کے مقابلہ مین بیمار کہا جاویگا۔ بعض اطبانے مرض کی تعریف یون
کی ہے کہ مرض اوس حالت کو کہتے ہین جسمین حیوانی ڈہانچہ کے مختلف حصون اور اوصاف کے
درمیان میزان کی مناسبت قایم نرہے یعنی جسم کے کل افعال یا تمام ساخت یا بعض مین صحت
کی نسبت تغیر و تبدل واقع ہو و فعل و انفعال کے درمیان اس طرح پر تغیر پیدا ہو کہ وہ نسبت صحت
کی سریع التاثیر یا سست و کمزور یا بالکل مفقود ہو جائین۔ امراض افعال وہ ہین جو اپنی
صحیح علامات یا قاعدہ معمول سے جو علم افعال الاعضا مین مقرر کیے گئے ہین منحرف ہوجاتے
اور ساخت کے امراض وہ ہین جو اون علامات سے جو علم تشریح کے رو سے قرار دی گئی ہین منحرف
ہون مگر یہہ دونون قسم کے امراض عمومًا ایک ہی حالت مین موجود ہوتے ہین کیونکہ ساخت
کے امراض شاذ و نادر ہی ہونگے جنسے اون اعضا کے افعال مین فتور پیدا نہوا ور فعلی امراض
کے اکثر یہہ حالات ہے ساخت اعضا کے اندر تغیر عظیم پیدا ہوجاتا ہے۔
مرض کے اقسام بہت ہین بعض مین عضو کی ساخت بگڑ جاتی ہے بعض مین صرف

عضو کے فعل مین فتور پڑ جاتا ہے بعض امراض کبھی رفع ہی نہین ہوتے بعض ایک عضو کو چھوڑ کر دوسرے
مین سرایت کر جاتے ہین بعض مہلک ہوتے ہین بعض خود بخود مستقل طور پر پیدا ہوتے ہین
بعض دوسرے کی شراکت سے جیسا کہ قلب جگر اور گردہ کی بیماری سے مرض استسقا پیدا ہو جاتا ہے
بعض لازم ہوتے ہین یعنی اونمین ابتدا سے انتہا تک علامات کا قیام یکسان رہتا ہے بعض
نوبتی ہوتے ہین بعض مین علامات کا ظہور بلحظہ بلحظہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے مگر بالکل رفع نہین
ہوتین بعض حاد شدید العلامات قلیل المدت ہوتے ہین بعض مزمن خفیف العلامات کثیر المدت
بعض متعدی اور عالمگیر ہوتے ہین بعض محدود حسب تقسیم حکماے متقدمین مرض مفرد ہے یا
مرکب اور پھر مفرد کی تین قسمین ہین سوء المزاج مرض الترکیب تفرق الاتصال پھر سوء مزاج مستوی
ہے یا مختلف پھر ان دونون مین سے ہر ایک مادی ہے یا سادج۔ مرض الترکیب کی پانچ قسمین ہین
مرض الخلقت مرض المقدار مرض العدد مرض الوضع۔ پھر مرض الخلقت کی پانچ قسمین ہین
مرض الشکل مرض المجاری مرض الاوعیہ مرض الخلو مرض الصفائح۔ مرض المقدار کی دو قسمین ہین
عظم و صغر۔ مرض العدد کی چار قسمین ہین زواید طبعی و غیر طبعی نقصان طبعی و غیر طبعی۔ مرض الوضع
مین عضو کے قرب و بعد کی ہیئت مین فساد ہو جاتا ہے۔ تفرق الاتصال کا وقوع عضو مفرد اور
مرکب دونون مین ہوتا ہے اور اسکی بہت سی اقسام ہین جنکی تفصیل مطولات مین موجود ہے
مرض مرکب چند امراض مفردہ کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہے مثلاً ورم مین سوء مزاج مادی
تفرق الاتصال اور زیادتی مقدار ہوتی ہے **تنبیہ** ہر ایک مرض مین بلحاظ اوقات چار درجے
پائے جاتے ہین ابتدا۔ تزاید۔ انتہا۔ انحطاط۔

مقالہ دوم اسباب الامراض (ایٹیالوجی)

مرض کے پیدا کرنے والی چیزون کو اسباب کہتے ہین اور سبب بالذات ہمیشہ مرض پر مقدم ہوتا
اور موجب مرض ٹھیرتا ہے اور وہ بعض اوقات بدن مین اپنا عمل ذاتی یا عارضی طور پر کرتا
ہے جیسا کہ خون ردی خلط کہ یہہ سبب ذاتی ہے اور تعفن اسکا سبب عارضی ہے کیونکہ عفونت
ایک عرض ہے جسکا قیام ذات کے ساتھہ ہے اور بعض اوقات بدن کے باہر سبب داخلی

کی مانند ذاتی اور عارضی عمل دکھاتا ہے جیسا کہ خیالات فاسدہ - اقسام سمیات وغیرہ اغذیہ غیر معتدلہ
سبب ذاتی اور گرمی آفتاب سردی ہوا اور تغیرات فصول وغیرہ ذالک سبب عارضی ہوتا ہے - اور
ہر ایک سبب کے عمل کی تاثیر یکسان نہین ہوتی بلکہ کبھی کم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ اور کبھی بالکل ہی
نہین ہوتی - اسکی وجہ یہہ ہے کہ اگرچہ سبب تو موجود ہے لیکن طبیعت مدبر بدن کی درستی اور قوی
طاقت بدن اوسکے برے اثر کو روکتی ہے - سب سے پہلے بیماری کا سبب دریافت کرنا طبیب کے لئے
اسلئے ضروری ہے تاکہ تشخیص مرض اور دریافت انجام مین دقت نہو اور علاج مین خاطر خواہ مدد ملے
لیکن سبب کے دریافت کرنے کے لئے جودت طبع - لیاقت معقول تجربہ - قیافہ شناسی اور صفائی
قلب درکار ہے - بعض اوقات ایک سبب سے متعدد عوارض لاحق ہوجاتے ہین مثلاً ملیریا ہوا کے
باعث نوبتی بخار اسہال پیچش وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہین کبھی متعدد اسباب سے صرف ایک ہی
مرض پیدا ہوتا ہے مثلاً سبب موروثی - کمزوری - سردی وغیرہ متعدد اسباب کے جمع ہونے سے صرف
ایک ہی مرض سل پیدا ہوتا ہے کبھی طبیعت مزاج - ملک اور پیشہ وغیرہ کے اختلاف سے ایک ہی
قسم کی بیماری ایک ہی سبب سے مختلف آدمیون مین علیحدہ علیحدہ طور سے بلحاظ خفت و شدت پیدا
ہوتی ہے - انہی اختلافات کے لحاظ سے اسباب تین قسم کے ہین سابقہ و اصلیہ اور بادیہ - **اول**
اسباب سابقہ (پری ڈسپوزنگ کاز) جنکے وقوع سے کل جسم یا جسم کا کوئی خاص حصہ مرض
کی طرف مایل رہتا ہے - ان اسباب کو اسباب مستعدہ بھی کہتے ہین اور یہہ چہہ قسم کے ہین **قسم اول عمر**
(ایج) تشخیص مرض دریافت انجام اور تجویز علاج کے لئے زمانہ عمر کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ
عمر کے ہر ایک زمانہ مین اعضائے جسم کی مختلف حاجات و ضروریات سے جداگانہ امراض لاحق ہوتے ہین
اور عمر کے زمانے کئی ہین **سن طفولیت** مین فعل تنفس کے بخوبی سرانجام نہ پانے سے ذراسی سردی
بھی زیادہ تر ضرر رسان ہوتی ہے اس عمر مین تشنجی امراض زیادہ پیدا ہوتے ہین **سن صبی** مین چونکہ
طلوع دندان کا زمانہ ہے اسلئے ہر ایک عضو کا فعل اور دوران خون تیز ہوتا ہے اور نیز تحریک اعصاب
کے سبب سے تغیر و تبدل سے بچہ کی طبیعت امراض سوزشی کی طرف زیادہ مایل رہتی ہے اور بچہ اس عمر
مین بہت جلد تھک جاتا ہے اور پھر بہت جلد تکان سے رہائی پا جاتا ہے - ان دونون زمانون مین
امراض معدہ کرم امعا اور امراض دماغ کے وقوع کا اکثر احتمال رہتا ہے اور دودھ کے دانت نکلتے

کے بعد برابر چھہ برس تک اکثر بخار اور جلدی امراض کا زور رہتا ہے **سن ترعرع** کے بعد **سن رہاق و بلوغ** تک برابر تندرستی رہتی ہے اگر شاذ و نادر بیماری کا ظہور ہو بھی تو کم مہلک ہوتا ہے اکثر اس سن مین رعاف وغیرہ امراض دموی خصوصاً عورتون کو تقلیل الدم اختناق الرحم و دیگر امراض رحم وقوع مین آتے ہین سن بلوغ سے **سن فتی** تک نشو و نما کا کام ختم ہو جاتا ہے اس زمانہ مین جسم کی ترکیب اور روح کی قوت کمال کے درجہ پر ہوتی ہے امراض رطبی اور عصبی کم پیدا ہوتے ہین مگر بخار سیلان خون اور سوزشی امراض بکثرت وقوع مین آتے ہین مردون کو شدائد کے باعث کسر و خلع کے صدمات اور عورتون کو حیض کے باقاعدہ نہ آنے سے دماغی و عصبی امراض لاحق ہو جاتے ہین اسی زمانہ مین مرض سل کی طرف زیادہ تر میلان طبع رہتا ہے۔ اور **سن وقوف** مین اکثر عارضی طور پر جسیم و شحیم ہونے کی طرف جسم کا میلان رہتا ہے۔ اور **سن کہولت** مین طبیعت اعتدال پر رہتی ہے اگر عمر کے ان زمانون مین قواعد حفظ صحت کی بخوبی پابندی کی جاوے تو یہہ عمر اور نیز عمر کا آیندہ زمانہ بڑی آسایش سے بسر ہوتا ہے ورنہ کبھی نہ کسی مرض مین مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ عدم پابندی قواعد حفظان صحت سے عورتون کو فتور حیض کے سبب آلات تناسل کے امراض عارض ہو سکتے ہین قصور باصرہ نقرس فالج حصاۃ سکتہ اور امراض دماغ اکثر ظہور مین آتے ہین **سن شیخوخت** مین عورتون کا حیض بند ہو جاتا ہے اور جسم کی ساخت مین تغیرات پیدا ہونے لگتے ہین اعضاے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہین عضلاتی طاقت گھٹ جاتی ہے حواس مین فتور آجاتا ہے قوت حافظہ درست نہین رہتی آخرالامر رفتہ رفتہ سب اعضا جواب دیدیتے ہین اور انسان چل دیتا ہے **فائدہ** موافق علاج سے بچون کی بیماریان بہت جلد رفع ہو جاتی ہین اور بڑھاپے کی نسبت عالم شباب مین بیماری کی برداشت زیادہ ہو سکتی ہے سن شیخوخت مین اعضاے رئیسہ کی کمزوری اور جسمی ساختون کے بگڑ جانے سے بیماری کا رفع ہونا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ غرض جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے انسان جسمانی اور روحانی محنت کی طرف زیادہ مائل اور تفکرات دنیوی مین بہت مبتلا ہوتا ہے جس سے گوناگون امراض مین مبتلا ہونا اور اونکے لئے مستعد رہنا پڑتا ہے **قسم دوم جنسیت** ([illegible]) جیسا مرد و عورت کی ظاہری بناوٹ مین فرق نظر آتا ہے ویسے ہی اونکے امراض مین بھی تفاوت ہے

ہوا کرتی ہے مرد بنسبت عورتون کی زیادہ مضبوط ہوا کرتے ہین قوت جسمانی و طاقت روحانی
انمین زیادہ قوی ہوتی ہے مگر سخت محنت اور اکثر نشہ بازی و دیگر بے احتیاطیون کی وجہ سے سیلان
خون سوزشی امراض مفاصل و دماغی امراض مین مبتلا ہونیکی طرف زیادہ مایل ہوتے ہین اور
صدہا طرح کے صدمات اوٹھاتے ہین اور اکثر وبائی و دیگر مہلک امراض مین بھی زیادہ مبتلا ہوتے
ہین اور عورتین نازک اندامی کے سبب سے عضلات و حس تیز رکھتی ہین جس سے امراض کمزوری
عصبی کی طرف زیادہ مایل رہتی ہین اور چونکہ رکے رہنے کے سبب جگہ کھلم کھلا نہین جا سکتین اسلیے
متعدی اور وبائی امراض مین کم مبتلا ہوتی ہین اگرچہ کمزوری کی وجہ سے فتور رحم کی اکثر شاکی
رہتی ہین مگر مردونکی نسبت کم ہلاک ہوتی ہین سن بلوغ سے ایام یاس تک فعل رحم نہایت
جوش مین ہوتا ہے اور حیض کے باقاعدہ رہنے سے تندرست رہتی ہین ورنہ سن شباب مین قلت الدم
اختناق الرحم رعشہ وغیرہ اور سن یاس مین سوزش مزمن سرطان اور رحم و پستان قولون و امعاے
مستقیم کے امراض مین مبتلا ہو سکتی ہین **قسم سوم خاصہ طبیعت** (کانسٹی ٹیوشنل کانڈیشن)
ہر ایک شخص کی طبیعت از روے اصول طب یکسان نہین ہوتی کسی مین خون کی زیادتی کسی مین کمی
اور کسی کے خون مین مختلف مواد کی آمیزش ہوتی ہے بعض لوگون کی طبیعت معمولی تراوشون
کے کم و بیش نکالنے کی طرف زیادہ مایل رہتی ہے بعض مین کسی خاص عضو کی ساخت بگڑی ہوئی ہوتی
ہے اسیوجہ سے طبیعت کا میلان مختلف امراض کی جانب رہتا ہے مثلاً جب چند آدمی
بارش کے پانی مین یکسان بھیگین تو کسی کو زکام کسی کو وجع مفاصل کسی کو سل ہو جاتا ہے
کسی کو کچھ بھی نہین ہوتا اچھا خاصہ تندرست رہتا ہے کسی کو ایسی معمولی خوراک یا اس سے بھی کم
مقدار مین نشہ آجاتا ہے بعض کو زیادہ مقدار سے بھی کچھ اثر نہین ہوتا بعض کو ترید کے استعمال
سے قبض اور افیون کے کھانے سے دست لگ جاتے ہین بعض کو صرف گوشت و دودھ مچھلی وغیرہ
معمولی اشیا کے استعمال سے بھی دست و قے آنے شروع ہو جاتے ہین دموی مزاج کو سوزشی امراض
اور کمزور مزاج کو قلت خون کی بیماریان ستاتی ہین نقرس وجع مفاصل خنازیر سرطان آتشک وغیرہ
کئی بیماریان میراث کے طور پر والدین سے اولاد کو ملتی ہین اکثر شدید بخار کے بعد پھیپھڑے کی
کوئی بیماری ہو جاتی ہے اور آتشک کے بعد وجع مفاصل وغیرہ جلد کے امراض ہو جاتے ہین

اکثر شدید مرضوں سے افاقہ ہو جانے کے بعد دوسرے امراض کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے
بعض آدمیوں کی طبیعت مرگی رعشہ دیوانگی مراق سکتہ وجع العصب استرخا و دیگر عصبی بیماریوں
کی طرف مایل رہتی ہے بعض نقص تولید کے باعث اندھے اور بہرے مادرزاد ہوتے ہیں
بعض کو معمولی عادت کے خلاف عمل کرنے سے کئی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً حسب معمول
دعادت پاخانہ کے نہ آنے سے آدمی مریض ہو جاتا ہے بعض میں شریانوں کی دیواریں
یا کسی معدنی شئے میں تبدیل ہو جانے سے جریان خون بکثرت ہوتا ہے بعض کو خون آنے کا
عادی رعاف طوبت ناسور وغیرہ کے یکدم رک جانے سے فالج سکتہ اور استسقا و امراض قلب و
جگر لاحق ہو جاتے ہیں **قسم چہارم مزاج** (ٹمپرمینٹ) وسیع تجربہ سے پایا جاتا ہے کہ
ہر ایک فرد بشر کا مزاج مختلف ہوا کرتا ہے اور مزاج ہی کے موافق امراض میں مبتلا ہونا
پڑتا ہے اور مزاج چار ہیں دموی بلغمی صفراوی عصبی (سوداوی) ہر ایک کا مختصر بیان
کیا جاتا ہے **اول مزاج دموی** (سنگوئینس ٹمپرمینٹ) اس قسم کے مزاج کا آدمی اکثر
قوی جسم مضبوط عضلات حرکات میں چست در ہر بات میں چالاک غصہ ور اور پرجوش
ہوتا ہے ایسے شخص کی جلد ملایم اور پتلی چہرہ سرخ وصاف دوران خون تیز نبض ممتلی اور سریع
ہوتی ہے۔ اس مزاج کے آدمی اکثر شدید بخار سوزشی امراض سیلان خون و زیادتی خون وغیرہ
امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں **دوم مزاج بلغمی** (لمفٹک ٹمپرمینٹ) اس قسم کے
مزاج والے آدمی کا بدن فربہ گوشت ڈھیلا ملایم جسم شحیم چہرہ بھولا بھالا دوران خون سست
ہوتا ہے ذہنی اور جسمی افعال بہت سست پائے جاتے ہیں بال بھورے آنکھیں سرمئی یا گربہ چشم
ہوتی ہیں توند نکلی ہوئی جلد کی رنگت پھیکی لب موٹے نبض بطی ہوتی ہے اور اکثر جسمی
کمزوری آماس جسم مرض خنازیر اور دیگر غددی امراض مزمن میں مبتلا ہوا کرتا ہے **سوم مزاج
صفراوی** (بلیس ٹمپرمینٹ) اس قسم کے مزاج والے آدمیوں میں اوروں کی نسبت
صفرا کی پیدایش زیادہ ہوا کرتی ہے جس سے بدن کی بناوٹ مضبوط تنی ہوئی عضلات
سخت اور چہرہ سے مطالب دلی نمایاں ہوتے ہیں دوران خون باقاعدہ نبض ممتلی سخت
اور متوسط درجہ پر چلتی ہے بال اور آنکھیں سیاہ جسم کی رنگت زرد سیاہی مایل ہوتی ہے

اور پیر دبی ہوئی ہوتی ہیں خوب نمایاں ہوا کرتی ہیں اس قسم کے آدمی جسمی اور ذہنی کام کرنے میں نہایت مستعد اور محنت کے متحمل ہوا کرتے ہیں مغموم اور خاموش رہنے کی وجہ سے سوداوی مزاج کہلاتے ہیں اور اکثر مراق معدہ امعا اور جگر کے امراض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں **چہارم عصبی مزاج** (نروس ٹیمپریمنٹ) یونانی ایسے شخص کو سوداوی مزاج کہتے ہیں اور حکمائے یورپ ایسے شخص کو عصبی مزاج اسلئے کہتے ہیں کہ یہہ ادنے سبب سے عصبی افعال سے متاثر ہو جاتا ہے اس قسم کے آدمی دبلے پتلے کوتاہ قد خوش مزاج عقیل فہیم سمجھدار مگر ڈرپوک دل رحیم ہوتے ہیں اور ادنے صدمہ سے زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں انکی آنکھیں روشن چمکدار عضلات ملایم ہوتے ہیں جسم کی رنگت ہلکی سرخی مایل ہوتی ہے دلی خیالات اور جسمانی حرکات بہت تیز رکھتے ہیں دوران خون سست اور نبض بطی ہوتی ہے مگر ادنے سبب سے دوران خون اور نبض سریع ہو جاتی ہے دیوانگی عصبی اور تشنجی امراض کی طرف ہمیشہ میلان طبع رہتا ہے **فایدہ** بعض اوقات دموی صفراوی اور صفراوی عصبی وغیرہ مرکب امزجہ بھی پائی جاتی ہیں جنہیں امراض مرکبہ کے لاحق ہونے کا احتمال رہتا ہے **قسم پنجم وراثہ** (ہری ڈیٹری ٹنڈینسی) وسیع تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بچہ کی اکثر شکل و شباہت غصہ رحمدلی وغیرہ ظاہری علامات اور اخلاق باپ یا والدین کے متشابہ ہوتی ہیں مجامعت کے وقت والدین کے خیالات اور ایام حمل میں حاملہ کی حالت بچہ کی طبیعت پر ضرور ہی اثر کرجاتی ہے اور والدین کے پشتینی امراض کی تاثیر بھی جنین میں ضرور ہی آجاتی ہے جسکا اثر بعد پیدایش کے فوراً یا دیر کے ظہور میں آتا ہے مثلاً مسلول ماں یا باپ کا بچہ ضرور خنازیری مزاج پیدا ہوگا نہ مسلول الجسم لیکن بعد میں سبب ضعف کے لاحق ہونے سے مرض سل میں ضرور مبتلا ہو جائیگا۔ جذام آتشک وغیرہ بھی موروثی امراض ہیں مگر اس قسم کے کہ انکا اثر کبھی تو بچہ پر پیدا ہوتے ہی ظاہر ہو جاتا ہے اور کبھی انہی دیر دبا رہتا ہے کہ دوسری تیسری پشت میں جاکر ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی والدین کی بیماری کا بعینہ اثر بچہ پر نہیں ہوتا بلکہ اسی قبیل یا جنس کا دوسرا مرض ہو جاتا ہے مثلاً اگر باپ مرگی کے مرض میں مبتلا ہو تو بچہ پر دیوانگی کا اثر غالب ہوگا کیونکہ یہہ دونوں مرض دماغی تعلق میں شریک ہیں قرب قرابت کے امراض اسوجہ سے شدید ہوتے ہیں کہ اگر والدین دونوں ایک ہی خاندان

ہون اور کسی موروثی مرض مین مبتلا ہون تو سبب کی قوت کی وجہ سے مرض مذکور کا غلبہ بچہ پر حسب
موقع صحت ہوگا۔ اگر والدین جداگانہ خاندان کے ہین تو والد کا موروثی مرض والدہ مین نہونے
کے سبب سے موروثی مرض کا اثر بچہ مین نہایت خفیف ہوگا کیونکہ والدہ بالکل صحیح و سالم ہے اور صرف
والد کے نطفہ کا اثر ہے اور سبب مین وہ قوت موجود نہین ہے جو دونون کے یکسان طور پر بالطبع
ہونے مین ہوتی۔ اکثر کم عمر والدین اور مختلف العمر زن و مرد کی اولاد امراض حادہ مین مبتلا ہونے
کی مستعد رہتی ہے کیونکہ جب نطفہ ایک یا دونون طرف سے کمزور ہوتا ہے تو کما حقہ پرورش نہ
ہونے سے بچہ کمزور ہوا کرتا ہے اگر اس وقت مین کوئی موروثی اور خاندانی سبب موجود ہو تو
ظہور شدت مرض کے لئے خوب موقع ملجاتا ہے۔ مسلمانون مین قرابت قریبہ مین رشتہ کرنے کا
زیادہ رواج ہے جس سے اکثر نسلین موروثی امراض مین مبتلا ہونے پر مستعد رہتی ہین اہل ہنود
مین بہت چھوٹی عمر مین بچون کی شادی کرنے کا زیادہ رواج ہے انکے بچے اکثر کمزوری
کی وجہ سے ابتدائے عمر مین ہی ضایع ہوجاتے ہین اگر زندہ بھی رہین تو عمر بھر دکھ درد مین مبتلا
رہتے ہین انگریز لوگ خوب جوان ہوکر شادی کرتے ہین اسی وجہ سے انکے بچے خوب تنومند اور
قوی ہیکل ہوتے ہین جن موروثی امراض کی جانب میلان طبع رہتا ہے اکثر اوقات ان مین سے یہ ہین
امراض متعلقہ خون۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ ذیابیطس۔ سرطان۔ آتشک۔ سل۔ امراض گردہ وغیرہ
امراض متعلقہ اعصاب۔ مرگی۔ رعشہ۔ دیوانگی۔ مراق۔ دردِ اعصابی۔ سکتہ۔ فالج وغیرہ۔ امراض متعلقہ
فتور عضو۔ نابینائی۔ بہرا پن۔ گنج۔ کم سنی مین بالون کا سفید ہوجانا وغیرہ۔ امراض متعلقہ جلد۔ جذام
جنبل وغیرہ۔ امراض متعلقہ آلات التنفس مثلاً دمہ وغیرہ۔ امراض متعلقہ آلات البول ریگ گردہ
سنگ مثانہ وغیرہ۔ امراض متعلقہ معائے مستقیم مثلاً بواسیر وغیرہ

قسم ششم پیشہ

(آکیوپیشن) مختلف پیشون کے سبب مختلف بیماریان غلبہ کرتی ہین چنانچہ حمال و دیگر سخت محنت
کرنے والے آدمی فتق اور سکتہ اور اوسی قسم کی بیماریون مین مبتلا ہوسکتے ہین محرر مصور خیاط
بقال وغیرہ جو ایک جگہ بیٹھکر کام کرنے والے ہین بدہضمی قبض اور بواسیر مین مبتلا پائے جاتے ہین
سنار لوہار گھڑی ساز جوہری گر باورچی کو ضعف بصارت و دیگر امراض چشم ستاتے ہین دھنیے اور
آٹا چھاننے والے اور سنگتراش آدمیون کا پھیپھڑا خراب ہوجاتا ہے اسی طرح دوسرے پیشہ

اپنے اپنے پیشہ کے متعلق کسی نہ کسی مرض کے شاکی رہتے ہین **دوم اسباب واصلہ**
(اکسی ٹیٹنگ کاز) انکو اسباب مشتعلہ بھی کہتے ہین انکے ظہور سے مرض پیدا ہوجاتا ہے انکے اقسام
پانچ ہین **قسم اول آب و ہوا** (کلائمیٹ) بیماری کی پیدائش اور اسکی ترقی و تنزل مین آب و ہوا
کو زیادہ تر اثر ہے مگر اسمین زمین اور آفتاب کی روشنی بھی داخل ہے جہان حسب قاعدہ مجوزہ اطبا
یہہ چارون چیزین درست پائی جائین وہان کی آب وہوا عمدہ ہوتی ہے ورنہ خراب ان چارون
چیزون کا مفصل بیان تو مین اپنی کتاب **ممد حیات** مین لکھہ چکا ہون جو حفظان صحت مین
لکھی گئی ہے یہان انکا بیان مختصر طور پر کیا جاتا ہے جو اصحاب تفصیل کے مشتاق ہون ممد حیات
کو ملاحظہ فرمائین **اول صحت مین** سطح زمین کے مستوی نہونے سے ہر ایک قطعہ
زمین کا تاثیر مین مختلف ہوتا ہے زمین کے ریتلی ہونے سے پانی اور آفتاب کی کرنین اور حرارت آسانی
سے سرایت کر جاتی ہین سخت اور کنکریلی زمین مین نہ پانی جذب ہوتا ہے اور نہ آفتاب کی کرنین سرایت کرتی
ہین ان دونون قسمون کی زمین اکثر صحت بخش ہوتی ہے بشرطیکہ نباتی مواد سے پاک ہو۔ تہہ دار
زمین پر اور پہاڑون کی چوٹیون پر رہنے والون کی نسبت نشیب و مرطوب زمین کے باشندے اکثر
کمزور اور ضعیف القوی ہوتے ہین اور نوبتی بخار ہیضہ اسہال پیچش مین مبتلا رہتے ہین۔ اگر ہوا
خراب ہو تو معتدل زمین کے باشندے بھی تپ لرزہ سل وجع مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہوسکتے ہین
زمین کی ترکیب چار اجزا سے ہے اور انہی اجزا کے لحاظ سے ہر ایک قطعہ زمین کا نام کہا جاتا ہے۔
اول معدنی زمین (منرل سوائل) جب پہاڑون اور چٹانون کے بوسیدہ ہونے سے مگنیشیا
چونا جو کہار یعنی الیومینم سلیکا گندھک وغیرہ اجزا پیدا ہوتے ہین تو باد سموم (کاربانک ایسڈ)
کے ساتھہ یہہ اجزا مل کر کاربونیٹ بنجاتے ہین جس سے کھریا مٹی سنگ جراحت بنتے ہین بعض نہرون
مین لوہا بکثرت ہوتا ہے جو نہایت نفیس ہوکے جزو اعظم او کسیجن (اکسیجن) سے زنگ مین
بدل جاتا ہے یہہ اجزا موسم برسات مین پہاڑون سے بہکر دریا اور سمندرون مین داخل ہوتے
ہین جس سے کئی صدیون کے بعد بڑی بڑی چٹانین گل کر ضایع ہوجاتی ہین اور دریا اور سمندر
کا کوئی حصہ خشک مٹی کی صورت بنجاتا ہے جسپر آبادی اور کاشت ہونے لگتی ہے
... اکثر کھنگار اور پتھری کی بیماری مین مبتلا رہتے ہین **دوم نباتی**

زمین جب گڑھے جھیل یا کسی اور نشیبی زمین کی تہ مین حیوانی اور نباتی اجزا جمع ہوتے رہتے ہین تو کچھ
عرصہ کے بعد گرمی نمی اور دباؤ کی وجہ سے سیاہ رنگ کی مٹی بنجاتی ہے جسکو دلدل کی مٹی کہتے ہین
ایسی زمین نہایت مرطوب ہوتی ہے جس سے نوبتی بخار اور خون کی بیماریان پیدا ہوتی ہین۔
سدا کا جھیل زمین جب دریا اور سمندر طغیانی پر آتے ہین تو کیچڑ مٹی (سلیٹ یا ایلیویم) کے ذریعے
بہت سے نئے نئے طبقات زمین ندیون اور سمندرون کے کنارے پیدا ہو جاتے ہین۔ اسکے
علاوہ موسم برسات مین زمین کی کثافتین دہل کر چھوٹی چھوٹی نالیون اور بڑے بڑے دریاؤن مین
جا ملتی ہین اور جب یہ نالے اور دریا طغیانی پر آتے ہین تو یہی کثافتین پانی مین ملکر اصلی کنارے سے
باہر دور دور تک پھیل جاتی ہین اور پانی خشک ہو جانے کے بعد ایک پتلی تہ مٹی کی جم جاتی ہے
جسکو بھیا یا باڑہ کہتے ہین اس قسم کی زمین کثرت رطوبت کے باعث پیداوار کے حق مین تو بہت
عمدہ ہے مگر صحت کے لئے سم قاتل ہے خصوصاً بارش کے بعد ملیریا ہوا کی کثرت بخار کا بڑا زور
رہتا ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ جس سال طغیانی کی کثرت سے فصل زراعت عمدہ
ہوگی اوس سال مہلک امراض سے آدمی بکثرت ضایع ہونگے **مصنوعی زمین** (سیڈ سیوائل)
اس قسم کی زمین کسی غار یا تالاب کو کوڑے کرکٹ سے بھر کر بنائی جاتی ہے اس سے بہت ہی ناقص اور
خراب ہوا پیدا ہوتی ہے۔ ان اقسام کے علاوہ سمندر کے کنارے کی زمین پانی کے انجرات کی وجہ
کے سبب دفعۃً سرد یا گرم نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ معتدل رہتی ہے کوہستان کے متصلہ مقامات کی زمین
بھی اسی قسم کی ہے۔ غرض جو زمین ردی مواد سے صاف ستھری ہو سکونت کے لئے بہتر ہے
خنازیری مزاجون کو سمندر کے کنارے کی زمین سکونت کے لئے نہایت عمدہ ہے اسلئے کہ اسکی ہوا
مین آیوڈین کا اثر ہوتا ہے۔ کھلی زمین اور وہ زمین جسپر سایہ دار درخت بکثرت ہون صحت کے
لئے اچھی خیال کی جاتی ہے چکنی زمین جسمین سردی و تری کی سرایت زیادہ ہوتی ہے مضر صحت ہے
اگر آبادی فراخ اور مکانات علیحدہ علیحدہ ہون اور صفائی کا انتظام بھی خاطر خواہ ہو تو اوسط
درجہ کی زمین بھی چندان مضر صحت نہین ہو سکتی **دوم خاصیت ہوا**۔ ہوا ایک عنصر
لطیف غیر مرئی ہے جسکے بہت سے خواص و فواید مین علم افعال الاعضا سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب باہر سے ہوا جسم پر لگتی ہے اور تنفس کے ذریعہ شش مین جاتی ہے تو خون مین کسی طرح

کے تغیرات پیدا ہوتے ہیں جنکا اثر تمام جسم پر ہوتا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ تنفس فعل معیشت اور صفائی خون کے واسطے ہوا کا خالص اور آلائشوں سے پاک وصاف ہونا ضروریات سے ہے اور جبتک ہوا صاف معتدل پاکیزہ اور کھلے میدان میں بے دیوار دن اور چھتوں میں بند نہیں ہے بخارات خانیہ وغیرہ منافی مزاج غریبہ شئے سے پاک ہے توبتک موجب صحت ہے۔ روزمرہ کی صاف معمولی ہوا کے سو حصہ میں ۲۱ حصہ **باد نسیم** یا حموضیہ ہوا (اوکسیجن) اور ستر حصہ **باد شوریہ** (نائیٹروجن) یہ دو خاص عنصر ہوتے ہیں اور انہی دونوں عنصروں کے ملنے سے ہوا صاف اور صحت بخش ہوتی ہے۔ ایسی ہواؤں میں اور بھی کئی چیزیں بصورت بخار (گاس) شامل ہو جاتی ہیں چنانچہ سات حصہ بخارات مائیہ (ہائیڈروجن) تین حصہ **باد سموم** یا **فحمیہ ہوا** (کاربانک ایسڈ گیس) ودیگر **معدنی اجزا** اور بہت سی قلیل مقدار میں **حیوانی ونباتی مادے** ملے جاتے ہیں اگر مذکورۃ الصدر مادے مقدار سے زیادہ ہو جائیں یا ہوا کے اندر سنگریزے اور دہانی ذرے تبخیر کئے ہوئے سیماب اور سم الفار کے انجرات۔ بھٹیوں کا خراب دہوان یا ہیضہ چیچک خسرہ اور مرض فیہ دیگر وبائی امراض کے مخصوص زہر اور نباتی اجزا کے سڑے ہوئے بخارات ہواؤں میں شامل ہو جائیں تو ایسی ہوا کو خراب اور مضر صحت سمجھنا چاہئے اگر ان زہروں کی مقدار کم ہے تو پھر بھی صحت عامہ میں اسقدر فرق ضرور آ جاتا ہے کہ انسان لاغر اور ناتوان ہو جاتا ہے۔ اگر کسی مقام کی ہوا میں بیس حصہ فی صدی باد نسیم کم اور فی صدی تین حصہ باد سموم زیادہ ہو جائے تو بھی اوسکے سونگھنے سے صحت میں فرق آ جاتا ہے اور مہلک بیماریوں کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ سوا مذکورہ اور ذکی کی بیشی کے علاوہ اور بھی کئی اسباب ہیں جو ہوا کو اعتدال کے درجے سے گرا دیتے ہیں مثلاً زیادہ گرم یا زیادہ سرد مقامات میں سکونت رکھنا یا سردی سے گرمی اور گرمی سے سردی کی طرف دفعۃً انتقال کرنا بھی مضر صحت ہے کیونکہ گرمی کی تاثیر سے دل کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے فعل جگر کے زیادہ ہونے سے صفرا کی ماہیت میں تغیر آ جاتا ہے اور فعل جلد کے زیادہ ہونے سے پسینا کثرت سے خارج ہوتا ہے غرضکہ زیادہ گرمی کی وجہ سے ہر ایک عضو کا فعل بڑھ جاتا ہے اور اوسکی صحت اور ساخت بگڑ جاتی ہے اور بہت سی جسمی تکالیف ظاہر

ہوتی ہیں بعض اوقات ضربۃ الشمس (سن سٹروک) سے انسان مر بھی جاتا ہے۔ اور سردی
کا اثر گرمی کے برخلاف ہوتا ہے یعنی زیادہ سردی میں ہر ایک عضو کا فعل گھٹ جاتا ہے دوران
خون کے سست ہوجانے سے جسم کا بیرونی حصہ سکڑ جاتا ہے اور جلد پر کانٹے نکل آتے ہیں
آلات تناسل کی طاقت کم ہوجاتی ہے اسوجہ سے نہایت سرد ممالک کے آدمی اور جانور کوتاہ قد
ہوتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد جسمی حرارت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جب تنفس کے ذریعہ سے سرد کثیف
ہوا جسم کے اندر داخل ہوتی ہے تو ہوائے **حموضیہ** (اوکسیجن) کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے
یہی ہوائے حموضیہ ہے جس سے جسمی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں سردی میں بھوک
زیادہ لگتی ہے اور لطیف غذا کے کھانے سے جسم میں گرمی پیدا ہوجاتی ہے مگر خیمہ و لباس وغیرہ
کا بندوبست پورے طور پر نہ ہو اور عرصہ دراز تک سردی میں رہنے کا اتفاق پڑے تو سردی کے
غلبہ سے جوارح بعیدہ سڑ جاتے ہیں اور نظام عصبی کے کمزور ہوجانے سے عقل میں فتور آجاتا ہے اور
چال مدہوشانہ ہوجاتی ہے بعض اوقات غلبہ خواب کی حالت میں انسان بیہوش ہوکر مر بھی
جاتا ہے۔ یکایک تبدیل موسم سے بھی چند امراض پیدا ہوجاتے ہیں خصوصاً بچوں بوڑھوں
کمزور مردوں اور عورتوں پر اس تبدیلی کا اثر زیادہ تر ضرر رساں ہوتا ہے۔ موسم یا ملک کی شدید
گرمی سے صفراوی اسہال پیچش ہیضہ بخار وغیرہ پیدا ہوجاتے ہیں موسم یا ملک کی شدید سردی سے
ذات الجنب ذات الریہ زکام سرفہ وغیرہ عارض ہوجاتے ہیں اور موت کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔
معتدل ملکوں میں موسم کے یکایک تبدیل و تغیر سے بخار محرقہ بخار وبائیہ بخار لرزہ سل سوزش
امراض وجع مفاصل زکام وغیرہ بیماریاں ہوجاتی ہیں **مؤلف** نے اکثر دیکھا ہے کہ پنجاب میں
کیسی ہی شدت کی گرمی ہو تاوقتیکہ مرطوب نہ ہو مذکورہ بالا امراض کا کبھی غلبہ نہیں ہوتا بلکہ
خشک گرمی نہایت صحت بخش ہوتی ہے اور جس سال بارش کی کثرت سے گرمی مرطوب ہوجاتی
تو تپ لرزی ہیضہ اسہال پیچش وغیرہ بیماریاں زور شور پر ہوتی ہیں **سموم پانی** ہے [illegible] اور
پانی [illegible] بے رنگ چمکدار اور نہایت شفاف پانی نہایت عمدہ ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] جس پانی میں یہ اوصاف پائے جائیں ہرگز پینے کے قابل نہیں

پانی میں تین قسم کی کثافتیں پائی جاتی ہیں ایک معدنی دوسرے حیوانی تیسرے نباتی - یہ تینوں قسم کی کثافتیں کبھی پانی میں حل ہو جانے کے بعد بالکل نظر نہیں آتیں اور کبھی عدم تحلیل کی وجہ سے پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہیں یا تہ نشین ہو جاتی ہیں - معدنی کثافت اکثر مٹی کی قسم سے ہوتی ہے جو دریاؤں نالیوں اور جھیلوں کے پانی میں بکثرت پائی جاتی ہے اسکے پینے سے اسہال پیچش وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں حیوانی اور نباتی کثافتیں زیادہ تر مضر صحت ہوتی ہیں جنکے سبب سے جونکیں وغیرہ چھوٹے چھوٹے کرم پانی میں بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں - خالص پانی میں دو قسم کے اجزا جو دیکھنے میں نہیں آتے بادنسیم (آکسیجن) اور بخارات مائیہ (ہائیڈروجن) جزو اعظم پائے جاتے ہیں اور علاوہ اسکے کسیقدر ہوا بخارات بادسموم (کاربانک ایسڈ گاس) اور چار سیر پانی میں ۲ سرخ نمکیات خصوصًا کلورائڈ آف سوڈیم اور ۲ سرخ کے برابر جاندار مادے بھی پائے جاتے ہیں اور اجزاے مذکورہ بالا کے سوا بہت سی مقدار میں چونا مگنیشیا فاسفورک ایسڈ اور نوسادر (امونیا) بھی موجود رہتے ہیں اور دریا کے پانی میں ۸ سرخ سے ایک ماشہ تک چار سیر پانی میں نمکین اجزا ہوتے ہیں جو کیمیائی عمل سے علیحدہ کیئے جا سکتے ہیں مثلاً اگر پٹاسیم کا ایک ٹکڑا کسیقدر پانی میں ڈالدیا جائے تو وہ فورًا پانی کا جزو ہوا بادنسیم میں آمیز ہو جاتا ہے جس سے آگ کے شعلہ کی مانند ہائیڈروجن علیحدہ ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آگ کی طرح جلتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس سے پانی کی ترکیب کا عمدہ ثبوت مل سکتا ہے - اگر تھوڑا سا الکحال یا کوئی دوسری چیز جسمیں ہائیڈروجن کی شمولیت ہو بوتل میں ڈالکر ہوا میں جلادیں تو اوسمیں سے پانی کے قطرات ٹپکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - قدرے ذرات نباتی اور حیوانی مادے - روئی کالی کے ریشے اور جانوروں کے بہت چھوٹے انڈے بھی پانی پر تیرتے ہوئے خوردبین کے ذریعہ نظر آتے ہیں جس پانی میں یہ اجزا زیادہ پائے جائیں اوسکا پینا مضر صحت ہے - جو چیزیں ہوا کو کثیف کرتی ہیں وہ پانی کو بھی خراب کر دیتی ہیں بعض خاص اسباب سے بھی پانی خراب ہو جاتا ہے - اکثر موسم برسات کے اخیر میں کنووں اور تالابوں کا پانی اوپر چڑھ آتا ہے رنگ بو اور ذائقہ میں تغیر واقع ہو جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ سطح زمین کی نجاستیں پانی میں حل ہو جاتی ہیں اور اوسکی مقدار زیادہ [illegible] آتا [illegible] کا پانی زیادہ تر اس موسم میں خراب ہو جاتا ہے

آبادی میں نجاستیں زیادہ ہوا کرتی ہیں ایسے پانی کے پینے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اسکا بیرونی استعمال جلدی بیماریاں پیدا کرتا ہے **انتباہ** ہوا اور پانی اگر گرد و غبار اور دیگر آلائشوں سے پاک صاف ہوں تو مصنوعی طور پر دونوں کی صفائی بخوبی ہو سکتی ہے تصفیہ آب و ہوا کے طریقے مفصل طور پر ہمنے اپنی کتاب **ممد حیات** میں بیان کر دیئے ہیں اس میں ملاحظہ فرمائیں **چہارم روشنی** تازہ ہوا کی طرح روشنی کی بھی سخت ضرورت ہے اندھیرے مکان میں رہنے والے آدمی بھوسلے رنگ کمزور پست حوصلہ اور کوتاہ قامت ہوتے ہیں جیسے کہ سایہ دار درخت کے نیچے کی زراعت ہمیشہ پژمردہ مرجھائی ہوئی اور بے ثمر رہتی ہے۔ درخت جو سایہ کے نیچے ہوتا ہے گو اوسکو کافی پانی دیا جاوے بخوبی نشو و نما نہیں پا سکتا جبتک کہ اوسکی شاخیں ترچھی ہو کر سایہ کے نیچے سے نکل نہ جائیں پھل پھول نہیں دے سکتا۔ سورج مکھی نیلوفر اور کئی قسم کے پھول صرف دھوپ میں کھلتے ہیں اور سورج کے غروب ہونے پر مرجھا کر بند ہو جاتے ہیں۔ اگر گملہ میں کوئی پودا لگا کر مکان کے اندر رکھدیں تو بہت جلد خشک ہو جائیگا۔ قطب جنوبی و قطب شمالی میں معینہ مہینوں میں آفتاب طلوع نہیں کرتا۔ اسوقت کوئی متنفس وہاں زندہ نہیں رہ سکتا اور نباتات بھی جل جاتے ہیں پس جسقدر مکان میں روشنی کم آویگی اوسیقدر رہنے والوں کا ضعف زیادہ ہوگا۔ مکان ایسی وضع کا بنانا چاہیئے کہ روشندانوں کے ذریعہ دنمیں ایک دفعہ دھوپ آفتاب کی روشنی ہر ایک کمرے میں ضرور پہونچا کرے ورنہ سیل کے سبب مکان کی ہوا بھی بگڑ جاویگی **قسم دوم صفائی جسم و مکان** (کلین لنس) اسباب اصلیہ میں سے دوسری قسم صفائی جسم و مکان ہے اگرچہ انسان کی جلد جسم کا بیرونی حصہ ہے مگر رتبہ اور ضرورت میں کسی اندرونی عضو سے کم نہیں جلد جسم کے اندرونی اعضا کی پوشش اور محافظت کا کام دیتی ہے اسکے ہر ایک مربع انچ میں ۲۸ ہزار کے قریب نہایت باریک مسام ہوتے ہیں اور کل جسم میں قریب ۷۰ لاکھ کے باریک سوراخ پائے جاتے ہیں جو خوردبین کے ذریعے دیکھے جا سکتے ہیں اور یہ بیفایدہ نہیں ہیں بلکہ ان سے موسم گرما خصوصاً گرم خشک ہوا میں بدبودار پسینا بکثرت نکلتا ہے جسکے ہمراہ کئی قسم کے تیزاب اور زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں اور نیز مساموں کے ذریعے جسم میں ہوا منجذب ہوتی ہے جس سے جسم کی اصلی حرارت معتدل رہتی ہے مسامات کی راہ ایک قسم کا روغن بھی خارج ہوتا ہے جس سے جلد

کے سبب خراب ہو جسم مین سرایت نہین کر سکتی تپ کی حالت مین انجرات کے نکلنے سے بدن
سرد ہو جاتا ہے مسامات کے سبب سے ہی انسان محفوظ رہتا ہے پس جلد کا فعل پہیپڑون اور
دوسرے اندرونی اعضا کے فعل سے کسی طرح کم نہین ہے۔ اگر جسم کی عدم صفائی سے مسامات میل سے
بند ہو جائین یا کمزوری یا کسی اور وجہ سے زہریلے مواد خارج ہونے سے رک جائین تو جسم اور پہنے ہوئے
کپڑون سے مردار کی سی بو آتی ہے اور خون کے گندہ ہونے سے اندرونی اعضا مین کثافت
بکثرت جمع ہو جاتی ہے جس سے طبیعت ہمیشہ زکام نزلہ اور پھوڑا پہنسی و دیگر امراض جلدی کی
طرف مائل رہتی ہے اسلیے جسم کو مواد مذکورہ سے پاک صاف رکھنا چاہیے تاکہ مسامات کے منہ کھلے
رہین اور عفونت پذیر پسینا باسانی نکلتا رہے جسم کی صفائی دو طرح سے ہو سکتی ہے ایک لباس
کے صاف ستھرا رکھنے اور جلد جلد بدلنے سے کیونکہ بدن کی رطوبت لباس کو بہت جلد خراب
کر دیتی ہے دوسرے صفائی کا موقوف علیہ غسل ہے۔ اس سبب کی دوسری شق صفائی
مکان ہے اسکے تو اور بہت وسیع و فراغ ہین مگر مین اختصار سے کام لیتا ہون۔ مکان اونچی خشک
اور معدنی زمین پر ہونا چاہیے اور اس وضع کا ہونا چاہیے کہ اسمین ہوا دہوپ اور روشنی
کی آمد ورفت بغیر کسی رکاوٹ کے ہو مکان کی تہ مین پختہ فرش ہو موریان اور نالیان پاخانہ
ہون غسل خانہ اور باورچی خانہ ایسی جگہ ہو کہ انکا پانی موریون کی غلاظت کو دہوتا ہوا باہر نکل
جائے اور یہ موریان بالکل صاف رہنی چاہئین مکان مین دو کش ہو۔ سکونتی مکان مین
مویشی نہ باندہین با وجود ان سب باتون کے ہر روز مکان کو جہاڑنا اور صاف کرنا چاہیے
اگر مکان پختہ ہو تو سال مین کم سے کم دو دفعہ سفیدی کرین اگر خام ہو تو جلد جلد جہان تک
ممکن ہو لیپ دیا کرین (ان دونون شقون کا مفصل بیان میری کتاب **محمد حیات**
مین ملے گا) **قسم سوم غذا (فوڈ)** غذا وہ شے ہے جسکے استعمال سے جسمی اصراف کے مطابق
عوض معاوضہ کا کام برابر جاری رہتا ہے یہ جب اسباب محللہ داخلیہ و خارجیہ سے جسم ہمیشہ
تحلیل ہوتا رہتا ہے تو بدل ما یتحلل کے لئے پوری مقدار مین عمدہ جید الکیموس غذا کا کہانا ضروری
ہے اگر چند روز تک غذا میسر نہ آوے یا خوراک کم ملے یا ردی قسم کی غذا استعمال کی جاوے
یا آلات الہضم کی خرابی سے سوء ہضمی کی شکایت پائی جاوے تو مقدار خون کے کم ہو جاتی ہے

جسم کمزور اور ناتوان ہوجاتا ہے اور طبیعت مختلف امراض کی طرف مایل رہتی ہے اور اوسکے سبب سے
کسی مہلک مرض مین مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ غذا خواہ کسی قسم کی ہو اوسمین مواد ثلثہ کا کم و بیش پایا
جانا نہایت ضروری ہے اگر ان اجزا مین سے کسی جزو کی کمی بیشی پائی جاوے اور یہ کمی بہی امی حد
تو جلد ہی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ باسی چیزین بیمار جانورون کا گوشت و دیگر ردی
الکیموس غذا کہانے سے فاسد اور خراب خون پیدا ہوتا ہے اور عدم پرورش جسم کے باعث
انسان لاغر اندام و نحیف البدن رہتا ہے جب آدمی کا بدن وزن مین تخمیناً ستتر سیر ہو اوسمین حسب
تحقیقات جدیدہ ۴۴ سیر پانی اور تینتیس سیر دیگر منجمد اجزا پائے جاتے ہین گردہ امعا اور پہیپہڑے
کے ذریعہ سے فضلات جسم بقدر چار سیر شبانہ روز مین خارج ہوتے ہین یعنی پیشاب پاخانہ
پسینہ اور تنفس کے ذریعہ۔ اسمین پانی کی مقدار پونے تین سیر اور دیگر منجمد اجزا بقدر سوا سیر نکلا
کرتے ہین اگر غذا کا استعمال خارج شدہ فضلات کے مساوی ہو یعنی خشک اجزا نیم سیر منجمد
اجزا مین اور پانی پونے تین سیر استعمال کئے جائین تو آمدنی و خرچ کے برابر ہوجانے سے انسان
کبہی کمزور نہین ہوسکتا۔ اگر وزن جسم کے بیسوین حصہ کے مساوی غذائے مطلوبہ کہائی
جاوے تو بہی بدل ما یتحلل کا کام پورا ہوسکتا ہے مثلاً جس شخص کا وزن پینسٹھ سیر ہو
اوسکو سوا تین سیر غذا مع پانی کے استعمال کرنی ضروری ہے مگر محنت کش آدمی کے لئے تین پاؤ
اور آرام طلب کے واسطے آدہ سیر خشک غذا اور دو سیر سے چار سیر تک پانی مع غذائے مائیہ وغیرہ
کہانی چاہئے۔ باد نسیم کے استنشاق سے بہی باقی صرف شدہ وزن کو پورا کرنا چاہئے کیونکہ
اسی سے حرارت غریزی قایم رہتی ہے۔ مکہن چربی اور شکر وغیرہ سے بہی روزانہ صرف کا معاوضہ
کرنا ضروری ہے امیر گہرانون مین مکہن چربی کا استعمال تو سالن یا کسی اور ذریعہ سے روزمرہ
ہوا ہی کرتا ہے مگر شیرین اجزا کے صرف کا بدل اسطرح کیا جاتا ہے کہ چہٹانک ڈیڑہ چہٹانک
مٹہائی فی نفر شام کے کہانے کے بعد تقسیم کی جاتی ہے یا کہانے کے ساتہہ ہی دسترخوان پر
رکہدی جاتی ہے اس سے جسم کی حرارت حد اعتدال پر رہتی ہے اور اعصاب و عروق
مضبوط ہوتے ہین۔ گوشت گیہون مٹر لوبیا وغیرہ کے استعمال سے گوشت پوست اور
ہڈیون کو بدل ما یتحلل ہوجاتا ہے اور کسی قسم کی کمزوری لاحق نہین ہونے پاتی

اگر صرف کسی موافق قابل تغذیہ غذا یا مقدار میں تھوڑی سی دیجائے تو گوناگون امراض میں مبتلا ہونا پڑتا ہے
اور انسان موسمی تغیرات کے مقابلے کے لائق نہیں رہتا بلکہ بزدل کمزور زرد رنگ اور زندگی سے بیزار
ہوجاتا ہے چربی کے تحلیل ہوجانے سے جسم نہایت دبلا پتلا ہوجاتا ہے بلکہ روزمرہ کی کمی سے چند ہی
روز میں جسم کی مجموعی ہیئت کا انتظام درہم برہم ہوجاتا ہے غرض غذا ہی ہے جو بدل ما یتحلل کرتی ہے
لیکن اگر غذا خراب ہے یا اسکے استعمال میں بے اعتدالی کی جاتی ہے یا غذا میں پرورش کرنے والے
اجزا کم ہیں تو اس سے بھی کئی امراض پیدا ہوجاتے ہیں خصوصاً بچوں کو ناموافق غذا کے باعث
کئی امراض ستاتے ہیں اکثر غربا کو اس کی وجہ سے غیر منہضم اور ایسی غذا میسر آتی ہے جسمیں محض
نشاستہ دار نمکین اجزا کم پائے جاتے ہیں بدن میں کافی خون کے نہ پیدا ہونے سے بیچارے بدہضمی
کمزوری عام قلاع سل اور جلدی امراض میں مبتلا رہتے ہیں اور وبائی امراض مبتلا ہونے کی زیادہ تر
استعداد رکھتے ہیں برخلاف اسکے اہل ثروت بہت لطیف اور مصالحہ دار غذائیں زیادہ کھاتے
اور محنت کچھ نہیں کرتے یا بہت ہی کم کرتے ہیں ایسے لوگ اکثر بواسیر نقرس سکتہ معدہ اور امعا
کے امراض میں مبتلا رہتے ہیں اگر ہمیشہ صرف سبزی پر گزارہ کیا جاوے تو وجع مفاصل و دیگر
امراض بلغمی پیدا ہوجاتے ہیں کیونکہ اس غذا کی مداومت سے خون فاسد ہوجاتا ہے۔ بیوقت غذا کھانے
اور اچھی طرح نہ چبا کر کھانے سے ہاضمہ میں فتور پیدا ہوجاتا ہے۔ اگرچہ دودھ عمدہ غذا ہے مگر دودھ
بگڑے ہوئے کا استعمال کئی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ سرد ملک کے باشندے چائے کو داخل غذا
سمجھتے ہیں مگر گرم ملک میں اسکی مداومت موجب بدہضمی و خفقان ہے قبل غذا یا غذا کے ساتھ
زیادہ مقدار میں پانی پینا ہاضمہ کو خراب کرتا ہے۔ اگرچہ **منشی اشیا** داخل غذا نہیں ہیں مگر انکے
عادی انکو غذا سے بھی زیادہ ضروری سمجھتے ہیں اسلئے انکا بھی مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے اگر انکی
تفصیل دیکھنا چاہو تو میری کتاب **ممد حیات** میں پڑھو گے **شراب** منشی اشیا میں سے
اول نمبر ہے اگرچہ بعض حالات میں ایک خاص مقدار میں اسکا استعمال مفید ہے مگر اسکا دائمی استعمال
بعوض فائدہ کے زیادہ تر ضررسان ہے شراب کی مداومت سے جسمی طاقت زائل ہوجاتی ہے ہاضمہ
بگڑ جاتا ہے جگر اور نظام عصبی کا فعل خراب ہوجاتا ہے شرابی کا چہرہ بھرا ہوا رہتا ہے اگر اسکو
ذراسی بھی چوٹ لگ جائے تو زخم کا اندمال مشکل ہوجاتا ہے اگرچہ ہر قسم کی شراب مضر ہے مگر

اسپرٹ پانی ملاکر خالی معدہ مین پینا نہایت ہی مضر ہے **افیون** بھی نقصان مین شراب سے کم نہین صرف اتنا فرق ہے کہ شراب جسمی افعال کو بڑہاکر نقصان پہونچاتی ہے اور افیون ابتدا ہی سے جسمانی افعال کو سست کمزور کردیتی ہے خصوصاً قوت باہ پر اسکا نہایت ہی مضر اثر پڑتا ہے قوت ہاضمہ بگڑجاتی ہے دماغ مین خلل آجاتا ہے۔ بعض حالتون مین تمباکو کا پینا اور سونگھنا بھی مضر ہے

قسم چہارم لباس ۔ لباس بھی آب و ہوا کی طرح ضروری ہے اس سے گرمی سردی سے جسم محفوظ رہتا ہے اگر لباس تغیرات موسم کے مطابق ہو تو اس سے حرارت غریزی بخوبی قایم رہ سکتی ہے موسم گرما مین سفید اور صاف کپڑے سے جسم پر لو اور گرمی کا اثر کم ہوتا ہے تجربہ سے ثابت ہے کہ اگر آتشی شیشہ کو آفتاب کے سامنے رکھین اور اوسکے مقابل سیاہ کپڑا رکھدین تو کپڑے مین جلد تر آگ لگ جاویگی مگر سفید کپڑے مین دیر کرے۔ موسم سرما مین روئی دار کپڑا یا اونی یا سیاہ کپڑا پہننا چاہیے جسقدر موٹا اور دبیز کپڑا ہوگا اوسیقدر زیادہ گرم ہوگا من کا کپڑا فلالین کی نسبت زیادہ گرم ہوتا ہے کیونکہ اسمین آفتاب کی شعاعین زیادہ منجذب ہوتی ہین گرم ممالک مین سوتی کپڑا زیادہ تر موزون ہے گرم موسم مین ململ وغیرہ باریک کپڑا پہنکر دہوپ مین چلنا پہرنا مضر صحت ہے کیونکہ اس سے خون جل جاتا ہے۔ لباس موسم و فصل کے موافق ہونا چاہیے۔ بعض بانکے ہندوستانی خصوصاً نازک مزاج عورتین سردیون مین بھی بالکل باریک اور چست لباس پہنتی ہین اور اکثر کہر کن پڑنے سے وجع مفاصل اور پھیپہڑون کی سوزش مین مبتلا ہوجاتی ہین بچون کے لباس مین خاص احتیاط کرنی چاہیے سردیون مین انکی ٹانگین کہلی نہ رکہنی چاہئین سینہ بھی کہلا نہ رکھین ورنہ سینہ کی بیماریان پیدا ہونگی چست کپڑے پہننا اور کمر پیٹی باندہنا انکے نشو و نما کو روکتا ہے میلے کچیلے لباس اور بھیگے ہوئے کپڑے سے بھی کئی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین

قسم پنجم ریاضت (اکسرسایز) ورزش سے جسم کی پرورش ہوتی ہے جسم مین زواید و فضلات جمع نہین ہونے پاتے خون اپنی طبعی حالت پر گردش کرتا ہے جسم خوش اور سڈول ہوجاتا ہے بدن مین چالاکی و چستی آتی ہے۔ کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہے ورزش کرنے والون کی اولاد قوی الجثہ اور دلاور ہوتی ہے بڑہاپے مین بھی اعضا قوی و چست رہتے ہین جسقدر ریاضت کے فواید ہین اوسیقدر اسکے ترک مین نقصان ہین مگر دونون صورتون مین حد اعتدال کو قایم رکھنا ضروری ہے اگر حد سے زیادہ محنت

کی جاوے یا ریاضت بالکل ترک کردیجاوے تو کئی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اکثر امیر لوگ آرام
وعیش مین رہتے ہین اور بجز عیاشی کے دل ہلانے کا کوئی شغل نہین رکھتے اسلیئے ہمیشہ گوناگون
امراض مین مبتلا رہتے ہین ہاضمہ کے فتور سے چھوٹی عمر مین ہی زندگی سے ہاتھہ دہو بیٹھتے ہین
جو لوگ محنت کے عادی ہون اگر وہ یکسخت کام چھوڑکر آرام طلب ہوجائین وہ بہی کئی بیماریون کے
شکار رہتے ہین۔ محنت کش دہقان کی صحت ایک آرام طلب امیر کی نسبت بہتر ہوتی ہے اور وہ
زیادہ عمر پاتا ہے جیسے کہ اغذیہ مقویہ کہانے اور محنت نکرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین ویسے ہی محنت
اورکم یا ناقص غذا کہانے سے ظہور مین آتے ہین دماغی محنت کی کمی بیشی سے بہی آدمی بیمار ہوجاتا
ہے کیونکہ بیشغلی مین بدچلنی کے خیالات پیدا ہوتے ہین جنکا انجام امراض ہے۔ دماغ پر زیادہ
زور ڈالنا کثرت سے مطالعہ کتب کرنا زیادہ تفکرات وخیالات کے باعث رات بہر نہ سونا خوشی
کی حالت سے یکایک غم مین جا پڑنا یہہ سب عصبی امراض کے اسباب ہین پردہ نشین ونازک اندام
عورتین جو اکثر زچہ خانہ مین تکلیف اوٹہاتی ہین اور چلنے پہرنے اور زور کے کام کاج سے چڑاتی ہین
اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اندر مکان کے بند رہتی ہین امیرزادیان امور خانہ داری کو کسرشان سمجھتی ہین
ایک تنکا بہی اپنے ہاتہہ سے نہین توڑتین اگر یہہ بہی ریاضت کرین تو یہہ سب تکلیفین رفع ہوسکتی
ہین انکی ریاضت یہہ نہین کہ شہرون پر دوڑتی پہرین یا وحشیانہ عادتین اختیار کرین بلکہ مکان کے
انگنائی مین یا چہت پر چہل قدمی کرلیا اور گہر کے کام مین بذات خود شریک ہون۔ اگر بچپن
ہی سے یہہ عادت اختیار کرلی جائے تو آسایش سے تمام عمر بسر ہو۔ ریاضت کی اگر تفصیل
دیکھنے ہون تو کتاب **محمد حیات** کے ملاحظہ فرمائین **سوم اسباب بادیہ**
(سپیشل کاز) اتفاقاً اور دفعۃً عارض ہونے کے باعث انکو اسباب مخصوصہ بہی کہتے ہین اور
اسکی تین قسمین ہین **اول صدمات خارجیہ**۔ چوٹ لگنا جسم کے کسی حصہ کا دیر تک دبتے رہنا
اور ایک کروٹ پر عرصہ تک پڑا رہنا جلد کے کٹنے کا وقوع ہونا۔ بہت سردی گرمی وغیرہ ودیگر غیر جنس
اشیا سے تکلیف اوٹہانا حیوانی یا نباتی چیزون کا خراش کرنا تنفس کے ذریعہ ذرات کا پہنچنا
مین جو اصل ہوتا یہہ سب اسباب ہے جیسے امراض ہین **قسم دوم متعلق آلات تناسل** کثرت
جماع جلق کم عمری مین آلات تناسل کی تحریک وغیرہ ان سبلیئے بڑی بڑی خوفناک بیماریان پیدا ہوتی

ہین قسم سوم سمیات سیاب فاسفورس سنکھیا تانبا وغیرہ زہریلی چیزین جب جسم مین داخل ہو جاتی ہین اور اپنا اثر کل جسم یا اوسکے کسی حصہ پر کرتی ہین یا افیون اجواین خراسانی کچلہ وغیرہ کہایا جاتا ہے یا ملیریا ہوا اور نباتی یا دوائی کے تعفن سے جسم موثر ہوتا ہے۔ یا سانپ بچہو ذراریح دیوانے کتے وغیرہ کا زہر سرایت کرتا ہے یا شکل کے کھینچے سے اور دوسرے کیڑے مکوڑے ستاتے ہین یا آتشک کا زہر سرایت کرتا ہے تو ان سب سے کئی ہلاک امراض پیدا ہوتے ہین۔ (ان سب کا مفصل بیان میری کتاب معمول احمدیہ مین ہے)

مقالہ سوم علامات الامراض سمٹم اٹالوجی)

مرض موجودہ کی نئی حالت کا نام علامت ہے جسکی شناخت طبیب کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اسی ذریعہ مقام مرض انجام۔ دورہ۔ اصلیت اور طریق علاج مشخص ہوتے ہین اسکے علاوہ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ موجودہ علامت سے پہلے کیا تھا اور نئی حالت پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے مخصوصہ علامت کی ابتدا کیسی تھی اور اسکو دوسری علامتون سے کیا تعلق ہے۔ علامات کے اقسام آٹھ ہین اول **علامات عامہ** جنکا تعلق تمام جسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے دوم **علامات مخصوصہ** جنکا تعلق جسم کے کسی خاص حصہ سے ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین اول **علامات عضوی** (ڈائرکٹ) اس قسم کی علامات خاص مقام مرض مین پائی جاتی ہے دوم **علامات شرکیہ** (ان ڈائرکٹ) اس قسم کی علامت مقام مرض سے فاصلہ پر پائی جاتی ہے جیسے درد گردہ اور خراش رحم مین قے ہوا کرتی ہے اور مرض جگر مین درد کا اثر بائین کندہے پر محسوس ہوتا ہے سوم **علامات مستظہرہ** (ابجکٹو) اس قسم کی علامات طبیب کے سوا دوسرے اشخاص بھی معلوم کر سکتے ہین جیسے سوزش کی صورت مین سرخی اور ورم کا ظہور چہارم **علامات مستبطنہ** (سب جکٹو) جیسے سوزش کی صورت مین درد اور کسی عضو کی سنسناہٹ ایسی علامات سوائے بیان مریض کے معلوم نہین ہو سکتین اور مریض کے بیان کے اعتبار پر معلوم کی جاتی ہین پنجم **علامات منذرہ** (پری مانی ٹری سمٹم) اس قسم کی علامات ظہور خاص مرض کے پہلے نمایان ہوتی ہین جیسے مرگی کی نوبت سے پہلے مختلف اشکال اور ظہور چیچک سے پہلے

اسہال پیدا ہوتے ہین **ششم علامات بحرانی** (پراگنا سٹک) انسے انجام مرض معلوم ہوتا ہے
ہفتم علامات استقرائیہ (پتھاگنو مونک) اس قسم کی علامات خاص مرض کے لئے
مخصوص ہوتی ہین جیسے سیسہ کی سمیت مین سوڑون کے گرد نیلی نیلی لکیرین پڑجاتی ہین **ہشتم**
علامات مجموعی (انکو متعدد علامات کے یکجا ہونے کے سبب علامات مرکبہ یا مختلطہ
بھی کہتے ہین) بعض امراض کی تشخیص چند علامات کے جمع کرنے سے ہوتی ہے کبھی جملہ علامات
مین سے ایک خاص علامت مستقل مرض بنجاتی ہے جیسے مرض استسقا۔ یرقان اور جریان خون۔
اس قسم کی علامت کا اصل سبب دریافت کرنا اشد ضروری ہے۔ چونکہ تشخیص مرض اور اوسکا نیک وبد
انجام معلوم کرنا شناخت علامات پر موقوف ہے تو طبیب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پہلے اس
قسم کی علامات کو ذہن نشین کرے۔ سہولت شناخت کے واسطے اس مضمون کو بارہ فصلون
مین بیان کیا جاتا ہے **فصل اول بشرہ** آدمی کا چہرہ ایک آئینہ ہے جسکے ذریعہ سے
بہت سے مخفی راز معلوم ہوسکتے ہین قیافہ شناسی کا علم تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے نہ
کتابون کے پڑہنے سے۔ اس علم کا حاصل کرنا طبیب کے لئے نہایت ضروری ہے بدون اسکے آدمی
فن مین کامل نہین ہوسکتا۔ دل دماغ شش اور شکم کی اکثر بیماریان خصوصًا بچون کے امراض بدون
مریض کے بیان کرنے کے صرف بشرہ سے پہچانی جاتی ہین اگرچہ مجلوق اپنی بدعادات کو اور
مریض آتشک اپنے مرض کو کتنا ہی چھپائے مگر قیافہ شناس اور کامل طبیب مریض کے چہرہ کو دیکھتے
ہی معلوم کرلیگا کہ یہ فلان مرض مین مبتلا ہے۔ اسی شناخت کی بدولت طبیب حکیم حاذق
اور زبدۃ الحکما کے معزز خطاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ امراض کے مختلف آثار جو بیمار کے چہرہ پر
نمایان ہوتے ہین احاطہ تحریر سے باہر ہین اور بیان مین ہی نہین آسکتے۔ عرصہ دراز کی مشق
اور غور وتفکر سے یہہ کمال قدرتی طور پر خودبخود بتدریج حاصل ہوجاتا ہے مین بھی انکے بیان
کرنے کا دعوے نہین کرتا صرف تمثیلاً چند بیماریون کے آثار بیان کرتا ہون چنانچہ
مالیخولیا مین مریض کے بشرہ سے مایوسی کے آثار نمایان ہوتے ہین اور چہرہ بے رونق اور
متفکر نظر آتا ہے۔ سادہ لوح کم عقل کا چہرہ بھولا بھالا ہوتا ہے۔ مریضہ اختناق الرحم کا چہرہ
کبھی اداس اور کبھی بشاش نظر آتا ہے۔ مریضہ کبھی باتون کی دلمین شکایت رکھتی ہے

ایک بھی نہین کرتی اور بظاہر تندرست نظر آتی ہے۔ شدت تکلیف کے بعد اگر چہرہ سے خوشی
کے آثار نمایان ہون تو علامت نیک ہے۔ کسی اندرونی سخت بیماری مین جو مایوسی کے درجہ کو
پہونچ چکا ہو اگر درد وغیرہ رنج کی علامات یکبارگی بند ہو جائین اور چہرہ پر بشاشت کے آثار نمایان
ہون تو انجام بد ہوگا۔ امراض مزمنہ مین چہرہ تا دم مرگ یکسان رونق پر پایا جاتا ہے۔ کمزوری
مین نہ بیمار ہونٹ ہلا سکتا ہے اور نہ آنکھہ اوٹھا سکتا ہے۔ سخت امراض مین قرب مرگ کے وقت
مریض کا چہرہ کلبھوان ہو جاتا ہے چہرہ پتلا ناک کی کونپل نکلی ہوئی آنکھین اندر کو گھسی ہوئی
پیشانی اور ٹھوڑی جہری دار خشک ہونٹ لٹکے ہوئے اور کان کہڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین
مذکورۃ الصدر علامات مین سے بعض اوسوقت بھی پائی جاتی ہین جبکہ بیخوابی کمال ہو یا مریض دفعتًہ
دہشت رنج وغم مین مبتلا ہو جائے۔ بہرحال اس قسم کی علامات ردی ہوتی ہین۔ قلت الدم مین
چہرہ کی رنگت پھیکی زیادتی خون یا سوزشی امراض مین سرخ سرطان مین سنگرہ یرقان مین زرد۔
اور مخنوق مین سیاہ ہو جاتی ہے۔ مصروع کا چہرہ ایک نرالی شکل کا ہوتا ہے خصوصًا نوبت کی
حالت مین بینگنی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ امراض گردہ اور سرخ باد مین پلک چشم سوج جاتی ہین اور بادگولہ
مین پھڑکتی ہین فالج مین پلکین گر جاتی ہین چشمخانہ مین خون کے اجتماع سے اور رسولی کے
باعث مقلہ چشم اوبھرا ہوا معلوم ہوتا ہے مصروع کلورافارم دوسری قسم کی بیہوشی مین مقلہ
چشم کی حس زائل ہو جاتی ہے۔ فاقہ کشی حبس سل وغیرہ امراض مین آنکھہ بیٹھہ جاتی ہے۔ بڑہاپے
ہذیان اور کامل دیوانگی مین قرنیہ کے گرد خاکی رنگ کا حلقہ خصوصًا دیوانگی مین چہرہ پر جوش ہو جاتا
ہے عصبی کمزوری اور دماغی امراض مین نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔ افیون کے زہر اور سوزش
دماغ مین پتلیان سکڑ جاتی ہین۔ موتیا بند ذہاب البصر سکتہ کے اخیر درجہ اور دہتورے کے زہر مین
پتلیان پھیل جاتی ہین لوسیرالانف اور آتشک کے زخم مین بدبودار رطوبت ناک سے نکلتی ہے۔
رقت خون دماغی امراض بخار اور سخت کھانسی مین نکسیر پھوٹ نکلتی ہے۔ اور بہت سے امراض مین
قوت سماعت خراب ہو جاتی ہے

فصل دوم حالت عام جسم

شدید بخار اور کمال تضعیف
امراض مین مریض نڈھال ہو کر چت پڑا رہتا ہے۔ دل اور پھیپھڑے کی بیماری مین عسر تنفس کے سبب
مریض تکیہ کے سہارے بیٹھا رہتا ہے لیٹ نہین سکتا۔ شدید وجع مفاصل اور فالج مین مریض کو

دانتوں یا بین کروٹ بدلنے کی طاقت نہیں رہتی عضلات کی تعطیل سے وقوع مرض کا احتمال ہوتا
ہے اور انکی ضعیف طور سے جسمی طاقت نمایان ہوتی ہے۔ سوزاک کی رطوبت یا منی کے بکثرت خارج
ہونے یا جریان لبو اسیر وغیرہ سے آدمی دبلا ہوجاتا ہے اگر اثناء مرض مین طاقت عضلات کی بتدریج ترقی
کرے تو علامت نیک ہے اور دفعتاً کمی قریب مین مرض سکتہ کے ہوجانے کا احتمال ہے۔ قلت الدم
مین صرف پانون پر اور دل سوزش و جگر کی بیماری مین ہاتھ پانون دونون متورم ہوجاتے ہین

فصل سوم کیفیت جلد

قیام حرارت غریزی کے لئے جلد کے ذریعہ سے ابخرات کا نکلنا نہایت
ضروری ہے۔ ایک جوان آدمی کے جسم سے شب و روز مین تخمیناً ۱۵ چھٹانک ابخرات خارج ہوتے ہین
کمی بیشی کی صورت مین کئی امراض کے ظہور کا احتمال ہوتا ہے مثلاً اسہال ذیابیطس ہیضہ استسقا وغیرہ
امراض مین جبکہ انکا سیال حصہ نکلنا شروع ہوتا ہے تو جلد خشک ہوجاتی ہے۔ بخار کی گرم اور
سرد اور بعض مقامات کی سوزش حاد کی صورت مین بھی جلد خشک سی معلوم ہوتی ہے۔ پسینہ
کے بکثرت خارج ہونے سے جلد مرطوب رہتی ہے اور جسم کمزور ہوجاتا ہے۔ جب کمزوری کی حالت
مین جسم کی حرارت کم ہوجاتی ہے اور پسینہ سرد نکلے اور بدن ٹھنڈا ہوجاے اور مریض بےچین و مضطرب
معلوم ہو تو یہہ علامت ردی ہے

فایدہ جلیلہ متعلقہ استعمال مقیاس الحرارت

(کلینیکل تھرمامیٹر) اکثر امراض کی حقیقت حرارت جسمی کے معلوم کرنے سے منکشف ہوتی ہے
بخار و بعض دیگر امراض مین بھی ہاتھ سے حرارت جسمی کا اندازہ کرسکتے ہین مگر یہہ اندازہ ہرگز ٹھیک
اور قابل اعتماد نہین ہوتا ٹھیک اندازہ مقیاس الحرارت سے ہوسکتا ہے اسلئے اسکا ذکر کرنا مناسب
سمجھا گیا اس سے حرارت غریزی کا اندازہ پورا پورا اور قابل اعتماد ہوسکتا ہے کیونکہ یہہ ایسا کارآمد
اور یقینی آلہ ہے کہ اسکے صحیح استعمال سے حالت مرض کی ترقی تنزل اور انجام کی ایک سچی تصویر
حکیم کے روبرو کھنچ جاتی ہے لہذا مرض کا علاج بھی ٹھیک ٹھیک ہوسکتا ہے اسلئے کہ جیسے
مرض کی حالت اور صورت وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے ویسے ہی علاج مین بھی کمی بیشی اور تغیر و
تبدل کیا جاسکتا ہے نیز اسکے استعمال سے اصلی اور مصنوعی بیمار کی کیفیت اندرونی اور مخفی
بیماری کی تشخیص اور اسکے انتقال کا درجہ بہت جلد اور یقینی طور پر منکشف ہوجاتا ہے یہہ آلہ واقعی
طبیب کے لئے آئینہ ہے پس ہر ایک حکیم کا فرض ہے کہ اسکے استعمال اور فواید سے کماحقہ

آگاہی حاصل کرے اور ہر ایک ضرورت کے موقع پر اسکو اپنا رہنما بنائے ماہیت مقیاس الحرارت یہہ ایک شیشہ کی باریک نلکی ۵ سے ۱۰ انچ تک طویل ہوتی ہے جسپر ۸۰-۹۰-۹۵ درجہ سے ۱۱۰-۱۱۵ درجہ تک نشانات کندہ ہوتے ہین کیونکہ حرارت غریزی کے یہہ انتہائی درجے ہین بڑی لکیرون سے مراد درجے اور چھوٹی لکیرون سے درجہ کے حصے مراد ہین ہر ایک درجہ کو پانچ مساوی حصون مین تقسیم کیا گیا ہے اور اس نلکی مین پارہ کی ہیئت ... قایم ہوتی ہے جو نہایت لطیف بلبلے ہوا کے ذریعہ باقی سیاب گھنڈی (بلب) والے ... ہوتی ہے

قلم سیماب
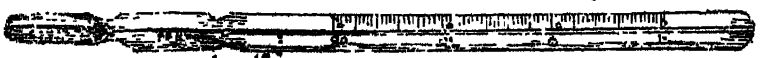
تصویر نمبر ...

اسکا فایدہ یہہ ہے کہ جب مریض کے جسم مین مقیاس الحرارت لگایا جاتا ہے تو جسمی حرارت کے باعث گھنڈی (بلب) کا پارہ نلکی مین چڑہتا ہے اور قلم کو آگے لے جاتا ہے چونکہ یہہ قلم ہل نہین سکتی اسلئے مقیاس الحرارت کو جسم سے علیحدہ کرنے کے بعد بھی نیچے نہین اترتی بلکہ اوسی جگہ پر قایم رہتی ہے جہان پر مقیاس الحرارت کے اندر جسم سے علیحدہ کرنے کے وقت تھی۔ مقیاس الحرارت کے لگانے کا مناسب موقع مقعد فرج دہن بغل وغیرہ ہے لیکن جب تمام جسم کی حرارت کا درجہ معلوم کرنا منظور ہو تو بہتر اور سہل مقام بغل ہے اسکے لگانے کے وقت پہلے بغل کو کپڑے وغیرہ سے پونچھ کر لینا چاہیے اگر بغل مین پسینا موجود ہو تو اوسکو بھی پاک کر لینا چاہیے۔ صحت کی حالت مین بغل کے اندر حرارت کا درجہ تخمیناً ۹۸٫۴ ہوتا ہے جسکو انگریزی مین نارمل ٹمپریچر کہتے ہین بعض اوقات ۹۷٫۳ درجہ سے ۹۹٫۵ بلکہ ۱۰۰ درجہ تک بھی ہو جاتا ہے منہ مین حرارت کا درجہ ۹۹٫۵ ہوتا ہے اگر اس سے کم و بیش ہو اور کئی دن تک یہی حرارت قایم رہے تو جان لینا چاہیے کہ کچھہ نہ کچھہ فتور ضرور ہے۔ اگر بیماری مین حرارت کا درجہ صحت کے درجہ کے قریب قریب ہو تو کچھہ اندیشہ کا مقام نہین علے ہذا القیاس حرارت کا اندازہ ہر مقام پر ہر عمر ہر ملک ہر وقت اور ہر حالت مین یکسان نہین ہو سکتا۔ چنانچہ مقعد اور فرج کی حرارت جسم کے دوسرے بیرونی حصون کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کھلے حصہ کی نسبت پوشیدہ مقام کی اور اطراف کی نسبت سینہ اور شکم کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ جوانون کی نسبت بچون اور بالخصوص نوزایدہ بچون مین حرارت

زیادہ ہوتی ہے بعض تجربہ کار ڈاکٹر کہتے ہین کہ بوڑہون مین بہی حرارت تیز ہوتی ہے گرم ملک مین
بنسبت سرد ملک کی ۱۰ درجہ تک حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ صبح سے شام تک بتدریج حرارت
ترقی کرتی رہتی ہے پہر شام سے صبح تک بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ گرم پانی کے ساتہہ غسل کرنے
اور ورزش کرنے سے حرارت بڑہجاتی ہے۔ شکم سیری کے بعد سرد پانی سے غسل کرنے اور دماغی
محنت اور فاقہ کشی سے حرارت کم ہوجاتی ہے مگر جون جون غذا ہضم ہوتی جاتی ہے حرارت بڑہتی
جاتی ہے۔ بعض اوقات حسب ضرورت آلہ مذکور منہ مقعد فرج اور بغل ان مین بہی لگایا جاتا ہے
اور ذات الریہ مین عضو ماؤف کی جلد پر استعمال کیا جاتا ہے مگر منہ مین رکہنا چندان مفید نہین ہے
کیونکہ تنفس کی سبب ہوا سے منہ کی حرارت کم ہوجاتی ہے۔ اگر منہ مین رکہنا ضروری ہو تو زبان
کے نیچے رکہین اور منہ بند کرکے ناک سے دم لین مقعد اور فرج مین بہی آلہ مذکور کا استعمال کرنا مناسب
نہین کیونکہ اول تو مقام مذکورہ مین لگانے سے بیمار انکار کرتا ہے دوسرے پاخانہ وغیرہ آلائش کے
خارج ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ افاقہ کی صورت مین روزمرہ روز شام کو حرارت بہت کم ہوتی
جاتی ہے مگر حرارت جسم کی کمی اور نبض کی تیزی سے احتمال نقصان کا ہے۔ البتہ اگر سوزش موقوف
ہوجاوے اور دوسری علامات مین تخفیف پائی جاوے تو انجام نیک ہے جیسا کہ نفث الدم مین حرارت
جسم کی کمی کی وجہ سے سوزش شش کا احتمال نہین ہوسکتا۔ بعض اوقات ظاہر مین مرض شدید
معلوم نہین ہوتا مگر آلہ مذکور کے لگانے سے اگر حرارت مین زیادتی معلوم ہو تو مرض ضرور شدید
وخوفناک ہوگا۔ بچون کی حرارت بمقابلہ جوانون کے طبیعی طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات
بچون کے امراض مین وہی علامات موجود ہوتی ہین مگر مقیاس الحرارت لگانے سے اطمینان
ہوجاتا ہے کہ مرض خوفناک نہین **طریق استعمال مقیاس الحرارت** (کلینیکل تہرمامیٹر)
جب تہرمامیٹر کا استعمال کرنا منظور ہو تو اس بات کا خیال رکہین کہ آلہ مذکور صحیح وسالم اور ایسا ہو
کہ کم سے کم ۹۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱۱۰ درجہ حرارت کا اوس سے معلوم ہوسکے۔ اگر موسم یا ملک
سرد ہو تو آلہ مذکور کو ہاتہہ مین ملکر اتنا گرم کرین کہ سیماب ۹۴ درجہ تک پہونچ جاوے اگر موسم
یا ملک گرم ہو تو سرد پانی مین اتنی دیر ڈبوئے رکہین کہ سیماب زیادہ چڑہتا ہوا نیچے آجاوے
اگر اس سے کام نہ نکلے تو گہنڈی کے پارہ کی قلم کو انگلیون کی گرمی پہونچا دین تاکہ وہ قلم گہٹے

قریب ایک انچ کے اوپر چڑہ جاوے پس آلہ کی نوک کو داہنے ہاتھ کے سرے سے پکڑین اور ہاتھ
کو گھنڈی تک اوٹھاوین اور پھر جھٹکے کے ساتھ نیچے گرادین دو تین دفعہ ایسا کرنے سے قلم
کا نشان ۹۵ درجہ کے خط پر آجاویگا۔ اگر اس سے بھی کام نہ نکلے تو آلہ کی نوک کو داہنے ہاتھ
سے پکڑکر بائین ہاتھ کی ہتیلی پر آہستہ آہستہ ٹھونکین اور یہہ عمل چند مرتبہ کرین اس سے نشان
کے سیماب کی قلم نیچے اوتر آویگی مگر نشان کے سیماب کی قلم کو زیادہ حرکت نہ دین۔ بعد ازان بغل
کو پسینہ وغیرہ آلایش سے صاف کرکے خشک کرین اگر ممکن ہو تو آلہ کے استعمال سے ایک گھنٹہ
پیشتر مریض کو لٹادین اور بازو کو پہلو پر لاکر بغل کو بند کرین مگر اس عمل مین دیر بہت لگتی ہے
اس سے بہتر ہے کہ صرف ہاتھ سے دباکر گرم کپڑے پر اکتفا کرین تا کہ گھنڈی کا سیماب ۸۵ یا
۹۰ درجہ تک پہونچ جاوے اگر آلہ مین قلم تلی ہوئی ہو تو اوسی ترکیب سے ۸۰ یا ۹۰ درجہ پر قایم
کرین بعدہ پکٹورل مسل کی جانب بغل مین آلہ کی گھنڈی کو داخل کرکے بازو کو پہلو کی جانب
لاکر قدرے سینہ کی جانب جھکا رکھہ دین اس سے گھنڈی بغل کی دیوارون سے بالکل ڈہکی رہیگی
اور خارجی ہوا سے محفوظ۔ مگر آلہ کی گنڈی اور بغل کے درمیان کسی کپڑے کی آڑ نہو۔ اگر مریض
کی بے چینی بیہوشی وغیرہ حرکات اضطراری سے آلہ مذکور اپنی جگہ پر قایم نہ رہ سکے تو طبیب اپنے ہاتھ
سے قایم رکھے۔ قایم رکھنے کے اثنا مین کبھی کبھی دیکھہ لیا کرین کہ آلہ مذکور اپنی جگہ سے کھسک تو
نہین گیا۔ دو تین منٹ کے بعد یہہ بھی دیکھہ لیا کرین کہ سیماب کسقدر جلد یا دیر کرکے چڑہتا ہے
اس سے مقدار حرارت کا تخمینہ بخوبی ہوسکتا ہے کیونکہ سیماب کا چڑہاو ایک دو منٹ مین خصوصاً
تپ کی حالت مین چند ہی سکنڈ مین معلوم ہوجاتا ہے۔ ابتدا مین سیماب کا چڑہاو بہت جلد ہوتا
ہے اور جب جسم کی اصلی حرارت کے درجہ کا دسوان حصہ باقی رہجاتا ہے تو باقی حصہ کو کئی منٹ مین
طے کرتا ہے۔ کم سے کم ۵ منٹ اور اگر ضرورت ہو تو ہم ۲ منٹ تک آلہ کو لگا رہنے دین کیونکہ ۵ منٹ
کے عرصہ مین دوران خون کامل طور پر ایک دفعہ ہوجاتا ہے غرض پارہ کے قایم ہوجانے کے تہوڑی
دیر بعد نکال لین کیونکہ زیادہ عرصہ تک رکھنے سے بیمار کو غیر معمولی حالت معلوم ہوتی ہے جس سے
جسم کی حرارت بڑہجاتی ہے اور پارہ کے زیادہ اوپر چڑہجانے سے حرارت کی تحقیقات مین
غلطی وقوع مین آتی ہے۔ پہر نکال کر آلہ کو معاینہ کرین کہ قلم کے اوپر کی نوک کس درجہ پر ہے

فصل چہارم علامات نظام عصبی یہ چار قسم کی ہین **قسم اول درد** اس قسم کی علامت
عصبی تحریکات زیادہ سوزش کمزوری خراش ورسری سے زیادہ ہوتی ہے اور مختلف کوائف کے
لحاظ سے اسکی کئی قسمین ہین مثلاً خفیف ہے یا شدید میٹھا میٹھا ہے یا گران سوزش مزمن مین کوٹنے کا
سا درد۔ نقرس اور وجع مفاصل مین چبہونے کا سا درد تشنج مین تشنجی سرطان مین نشتر چبہونے
کی طرح ہوتا ہے کبھی جلن کے ساتہہ ہوتا ہے کبھی نوبتی اور وقفہ سے کبھی دوامی اور برابر یکسان رہتا ہے
کبھی ورم پختہ مین عضو کے تناؤ سے درد کی ٹیس پڑتی ہے۔ اگرچہ ہر ایک مرض مین درد کی جداگانہ کیفیت ہوتی
ہے مگر ایک ہی عارضہ مختلف اعضا اور مختلف طبایع مین مختلف کیفیت پیدا کرتا ہے بعض قسم کا درد ایک جگہ
پر قایم رہتا ہے اور اکثر حالات مین انتقال کرجاتا ہے مثلاً جگر کی سوزش مین درد کا ظہور دائین شانہ
پر ہوتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کے حصاۃ مین درد کا موقع کمر اور قضیب ہے اور عورتون کو سوراخ نایزہ مین قایم
سوزش کے دبانے سے درد کی زیادتی اور قولنج وغیرہ عصبی تشنجی دردونمین دبانے سے افاقہ ہوتا ہے
اور بخار کی شدت مین ہاتہہ پانون اور سر اور پیٹہہ درد مین پکڑے جاتے ہین غرض کہ اکثر دردونکے
اقسام مین بیمار کی صحت مین فرق پڑجاتا ہے۔ اکثر سر کا درد دوسرے امراض کی علامت ہے۔ اگر خاص
دماغ کے مرض کی شدت سے ہو تو ایک ہی جگہ پر درد قایم رہتا ہے شور وغل اور سر اوپر اوٹہانے سے
درد زیادہ ہوتا ہے پاخانہ قبض سے آتا ہے اور مریض قے کرتا رہتا ہے۔ اگر دماغ مین اجتماع خون کے
سبب درد کی شکایت پائی جاوے تو گرانی سر خصوصاً سر نیچا کرنے سے زیادہ بہاری معلوم ہوتی ہے
کبہی شریانی تڑپ پائی جاتی ہے۔ ضعف معدہ مین غذا کی بدپرہیزی سے بہی سر مین درد ہوتا ہے۔
نحیف الجسم مرضعہ کو سر درد سے آنکہون کے سامنے شعلہ سا چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے دونون
ابرو۔ صدغین اور تیز آنکہونمین درد ہوتا ہے دراول درجہ کی سستی ہوتی ہے اور قے کرنے کے بعد نیند
آجاتی ہے اور بیدار ہونے کے بعد کچہہ عرصہ تک آرام رہتا ہے۔ بعض اوقات جسمی کمزوری خرابی خون
سیلان خون کرم دندان وغیرہ عصبی شراکت کی وجہ سے درد شقیقہ ہوجاتا ہے۔ آتشک وجع
مفاصل اور بائوگولہ کے سبب سے جو درد سر ہوتا ہے ایک جگہ قایم رہتا ہے اور دبانے سے زیادہ ہوتا
ہے مگر بائوگولہ مین کیل ٹہونکنے کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ چہاتی کے جانبی ٹیس وار درد سے ذات الجنب
اور اوسکے وسط سے مجاری الہوا کا مرض ثابت ہوتا ہے۔ عضلات الصدر کے درد کو دبانے سے

آرام ہوتا ہے مگر وجع الرّیہ اور حجاب الرّیہ کے درد مین دبانے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہی **درد عصبی**
ٹیس اور چھپک کی ساتھ مختلف مقامات کے عصب یا اوسکی کسی شاخ مین مختلف کوائف سے ہوا کرتا
ہے اور اکثر نوبتی ہوتا ہے چنانچہ عصب دماغی کی پانچوین جوڑی کے مبتلا ہونے سے درد عصابہ و عصب نسا
سے عرق النسا ہو جاتا ہے فتور ہضم زخم یا سرطان معدہ کے سبب سے اعصاب معدہ مین تشنجی درد ہوتا ہے
خراش رحم خصیۃ الرحم اور ایام حیض مین عورتون کو پستان کے عصب مین درد ہوتا ہے **قسم دوم**
فتور حس جب کچھ عرصہ تک ایک وضع پر بیٹھے رہنے یا سردی لگنے سے کوئی مقام سن ہو جاوے
تو حس لمس مین چندان فرق نہین آتا مگر دماغی امراض بیہوشی اور کمزوری کی حالت مین مقام بالکل
بےحس ہو جاتا ہے بعض اوقات عصب کے مبدا پر دباؤ پہونچنے سے جہان جہان اوس عصب کی شاخین
پھیلتی ہین وہ مقام ایسے سخت بےحس ہو جاتے ہین کہ چٹکی لینے اور سوئی چبھونے سے مطلق خبر نہین ہوتی
بدہضمی اور بخار کی حالت مین تھوڑے عرصہ کے لئے بینائی مین فرق پڑجاتا ہے۔ نشہ کی صورت مین
بصارت دھندلی ہو جاتی ہے ایک چیز کی دو چیزین یا اوسکا نصف دکھائی دیتی ہے آنکھون اور دماغ
کی سوزش مین مریض کو روشنی کی برداشت نہین ہوتی عصبہ مجوفہ کے مبدا پر دباؤ پہونچنے سے بصارت
بالکل زایل ہو جاتی ہے اور افیون کے استعمال سے آنکھون کی پتلیان سکڑ جاتی ہین جلق لگانے اور
دھتورہ کے استعمال سے پتلیان پھیل جاتی ہین اگر مقلہ چشم کو انگلی سے چھوا جاوے اور بیمار کو کچھ خبر نہو
تو تمام جسم کی حس کا زایل ہونا سمجھا جاتا ہے بعض شدید بخارون مین شنوائی باطل ہو جاتی ہے بعض دماغ
کی حاد امراض حالت مین باجا بجنے اور چلتی ہوئی گاڑی کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ قوت شامہ کی
مثل باصرہ و سامعہ کے فرق پڑجاتا ہے **قسم سوم** جب دماغ و حرام مغز سے حس و حرکت کی پیدائش
ہوتی ہے تو اونکے فتور سے حس یا حرکت یا دونون کی طاقت کم یا ناقص یا باطل ہو جاتی ہے جسم کے
کل عضلات کے فتور سے فالج تشنج کھچاوٹ ہو جاتی ہے اور فالج کی کئی قسمین ہین چنانچہ کل جسم کے فالج
سے آدمی فوراً مرجاتا ہے کبھی نصف جسم کا طول و عرض فالج کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے کبھی
کرم معا کے خراش سے بچون کے پاؤن اینٹھ جاتے ہین کزاز کے مرض مین عضلات پشت کے تشنج
سے جسم پیچھے کی طرف مثل کمان کی جھک جاتا ہے ام الصبیان اور مرگی مین تشنج کا عارضہ جلد
جلد ہوتا ہے غایت درجہ کی عصبی کمزوری مین ایک قسم کا تشنج ہو جاتا ہے جسمین مریض بستر

چیختا اور اپنے منہ ناک کو نوچتا ہے **قسم چہارم دوار** (ورٹیگو) جسمی کمزوری اتھاہٹ اور ضعیف
امراض قلب میں مریض کو سب چیزیں گھومتی اور چکر کھاتی معلوم ہوتی ہیں بھنگ کے نشہ میں بھی
یہی کیفیت پیش آتی ہے اس حالت میں جب مریض اپنے تئیں سنبھال نہیں سکتا تو نزدیک کی چیزوں
کو پکڑنا چاہتا ہے یا یکایک بیٹھ جاتا ہے۔ اس کیفیت کے قیام [illegible] کبھی
آنکھ بند کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور کبھی [illegible] بعض کو نوبت [illegible] اور بعض
کو مدامی ہوتا ہے کبھی بیٹھے بیٹھے گر پڑتا ہے جب قوی [illegible] دوار [illegible] اور بار بار ہو تو دماغ
میں کسی مرض کے حادث کی احتمال ہوتا ہے **فصل پنجم دماغی علامات** [illegible]
یہ پانچ قسم کی ہیں **قسم اول نیند**- قیام صحت کے لئے نیند کا آنا اشد ضروری ہے کیونکہ بیداری
کی حالت میں جسمی صرف برابر ہوا کرتا ہے اور اعضا اپنے اپنے مخصوص افعال کے جاری رکھنے سے تھک
جاتے ہیں اور آرام کی حالت میں صرف کا عوض بھی ہو جاتا ہے اور تکان بھی دور ہو جاتی ہے اگر
اسمیں بے اعتدالی ہو تو کئی امراض وقوع میں آتے ہیں اسکی پوری پوری کیفیت میری کتاب
معمار حیات میں ہے اسکو مطالعہ میں لاویں **قسم دوم رؤیا** بیداری کی حالت میں جو چیزیں
حواس خمسہ میں منقش ہوتی ہیں خواب کی صورت میں حواس کے معطل ہو جانے سے وہی خیالات
پیش آتے ہیں کبھی اگلی پچھلی باتیں مل کر ایک نئے پیرایہ میں ظاہر ہوتی ہیں چونکہ علی الصباح نیند کی کمی
اور قوت مدرکہ کی آمد کا وقت ہوتا ہے اسلئے آخیر شب میں اکثر خواب آیا کرتے ہیں مگر خواب کی سب
باتیں یاد نہیں رہا کرتیں اگر بوقت صبح نیم خوابی میں آدمی کے کان سے کان لگا کر کوئی پوشیدہ راز دریافت
کیا جائے تو بلا تامل ظاہر کر دیتا ہے کبھی دیرینہ خفیہ راز کو خود بخود خواب میں بڑبڑا کر عیاں کر دیتا ہے
جب بچہ خواب میں روتا ہے تو ماں کی آواز سے خاموش ہو جاتا ہے اور سوال کا جواب بھی دیتا ہے بلکہ
کھانے کو دیا جاوے تو کھا بھی لیتا ہے مگر بیدار ہونے پر مذکورۃ الصدر باتوں کو بیان نہیں کر سکتا
کرم معدہ اور بربر دندان کی حالت میں خواب زیادہ دکھائی دیتے ہیں خواب کے واقعہ کو اکثر لوگ صحیح
سمجھتے ہیں لیکن غور سے دیکھا جائے تو اسکی اصل بالکل بے بنیاد ہے۔ ہاں اگر خواب دیکھنے والے
کے میلان طبع کو پیش نظر رکھکر نفع و نقصان کی تعبیر کیجائے تو کبھی کبھی اتفاقی طور پر صحیح بھی نکل
آتی ہے جب خون کی خرابی کے سبب دماغ متاثر ہو جاتا ہے یا شکم سیری سے پیٹ پر دباؤ پہونچتا ہے

تو تنفس کی رکاوٹ سے مرض کابوس ہو جاتا ہے جسکی علامات مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ کوئی حالت خواب میں رونا اور چلاتا ہے کوئی اوٹھکر چلنے لگتا ہے اور ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے جو حالت بیداری میں نہیں کر سکتا جیسے لڑتے ہیں گر پڑنا چھت پر سے کودپڑنا وغیرہ اور غیر آدمی کی آواز سے ہوش میں آجاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جنگا مشکل ہوجاتا ہے بعض کو ایسا خیال پیدا ہوتا ہے کہ کسی نے اوپر سے نہایت زور سے دبایا ہے جس سے ایسا بیحرکت ہو جاتا ہے کہ گویا کسی نے جکڑ دیا ہے اس حالت میں تنفس دقت سے لیتا ہے اور غلبہ خوف کی سبب بول نہیں سکتا۔ اگرچہ خطرناک شکل کے دیکھنے سے ڈر کر بھاگنا یا بغرض استمداد کسیکو بلانا چاہتا ہے مگر کسی بات پر قادر نہیں ہوسکتا جب بیدار ہوتا ہے تو بدن کانپتا ہے دل تھرکنے کے باعث سانس جلد جلد لیتا ہے۔ بعض اوقات چت لیٹنے کی حالت میں جبکہ اتفاقًا سینہ کے مقام قلب پر دیر تک ہاتھ رکھا رہے تو قلب پر دباؤ پہونچنے سے بھی علامات مذکورہ ظہور میں آتی ہیں اور کروٹ بدلنے سے جب دباؤ دور ہوجاتا ہے تو علامات بھی رفع ہو جاتی ہیں **قسم سوم مغالطہ حواس خمسہ** کبھی انسان خیال کرتا ہے کہ درخت کی شاخیں آسمان تک پہونچی ہوئی ہیں کبھی غیر مخوف شئے کو مخوف سمجھتا ہے کبھی غیر موجودہ شئے کا وجود قرار دیتا ہے۔ اس قسم کے مغالطے بعض اوقات قلیل غور و فکر سے رفع ہوسکتے ہیں اور جب کسی قسم کا تغیر بصارت میں ہوتا ہے تو آنکھوں کے سامنے نقاط سیاہ یا شعلہ چمک یا کوئی خطرناک شئے نظر آتی ہے۔ منہ کا ذائقہ بغیر کسی کیفیت کے تلخ یا ترش ہوجاتا ہے۔ بدون کسی سبب کے ناک سے بو آتی ہے۔ کانوں میں طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں سردی گرمی بلاوجہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ سب مغالطے کی باتیں ہیں **قسم چہارم ہذیان** یہ عارضہ اکثر امراض حادہ بخار سوزش اعضاے حشا سخت چوٹ اور جل جانے کی صورت میں وقوع میں آتا ہے۔ افیون شراب بلادونا وغیرہ سمیت دار نشئی اشیا سے بھی ہو جاتا ہے۔ ظہور کیفیت کے لحاظ سے ہذیان دو طرح پر ہوتا ہے **اول** ابتدائے بخار سوزش دماغ۔ شراب کے نشہ میں طبیعت پر ایسا جوش ہوتا ہے کہ مریض دیوانوں کی طرح چلاتا اور اوٹھا وبیٹھ کر بھاگتا ہے اور زور کرتا ہے **دوم** بخار محرقہ وبائی بخار وغیرہ میں جب جسمی اور روحی طاقت کم ہوجاتی ہے تو مریض ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ کر غافل پڑا رہتا ہے بستر چھوتا ہے آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہے اگر اس حالت میں مریض کو زور سے ہلایا جاوے یا بذریعہ محرک ادویہ حواس میں جوش پیدا کیا جاوے تو بات ہمدان کر سکتا ہے اشارہ کرنے سے زبان نکال کر

دکھا دیتا ہے مگر پھر اوسی عالم بیہوشی مین چلا جاتا ہے۔ شراب کے نشہ مین ہاتھ پاؤن کانپتے ہین بیچوابی بیچینی خوف اور شک بہت ہوتا ہے۔ اکثر ہذیان اصلی جو بغیر کسی سمیت دار نشہ کے استعمال کے ہوریات کو زیادہ ہوا کرتا ہے **قسم پنجم بیہوشی** جب دماغ پر چوٹ لگتی ہے یا اجتماع خون یا رطوبت کا اخراج ہوتا ہے یا خون مین کسی قسم کی سمیت پائی جاتی ہے تو حرکت تنفس اور دوران خون کے علاوہ کل جسمی افعال بند ہو جاتے ہین حس و حرکت خیال وغیرہ قوتے زائل ہو جاتے ہین اور بیدا سے حرام مغز پر چوٹ لگتی ہے بباعث بند ہو جانے تنفس کے آدمی فوراً مرجاتا ہے

فصل ششم علامات امراض قلب اور یہہ دو قسم کی ہین **قسم اول** جو صرف مریض ہی کو معلوم ہون **قسم دوم** جو مریض کے علاوہ حکیم بہی معلوم کرسکتا ہے جیسا کہ درد خفقان دل کا ڈوبنا اور دوران خون مین کسی قسم کی رکاوٹ ہونا کیونکہ مقام قلب پر **درد** کا ہونا ایک عام علامت مرض کی ہے جو اکثر چہاتی کے بائین پہلو سے بازو تک پہیل جاتا ہے **خفقان** بہی ایک مرض ہے جو قلب یا اوسکے فعل کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر مرض قلب اکثر مردون کو ہوا کرتا ہے اور بتدریج بڑہتا ہے اگر ایکدم ہی بڑہی تو کچھ عرصہ تک دسکا زور برابر قایم رہتا ہے اسمین دل کے مقام پر ٹہکورنے سے صحت کی حالت کی نسبت ٹہوس جگہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی ہے یہہ مرض ورزش جسمانی سے بڑہتا اور آرام کرنے سے کم ہو جاتا ہے فعل قلب کی خرابی سے دل کا دہڑکنا اکثر عورتون مین پایا جاتا ہے اگرچہ دفعتًہ وقوع مین آتا ہے مگر علاج کرنے سے بہت جلد رفع ہو جاتا ہے دل جلد جلد اور بیقاعدہ دہڑکتا ہے دل کی ٹہوس جگہ حالت صحت کی طرح ہوتی ہے آرام کرنے سے تیز اور ورزش جسمانی اور مقوی ادویات کے استعمال سے کم ہو جاتا ہے **دل ڈوبنے** کی حالت مین دل کی دہڑکن کمزور اور سست ہو جاتی ہے بازو سرد اور چہرہ زرد رہتے ہین آنکھون کے آگے تارے سے دکھائی دیتے ہین کانون مین سنسناہٹ اور سر مین درد رہتا ہے بعض اوقات بیہوشی اور سکتہ بہی ہو جاتا ہے **دوران خون کی رکاوٹ** اکثر امراض شش اور دل کے کواڑون کے امراض مین ہوتی ہے جس سے داہنے بطن قلب کا خون پہیپہڑے مین نہین جاسکتا اور گردن کی وریدین پہول جاتی ہین اور زیادہ تڑپتی ہین لب نیلگون چہرہ متورم زبان میلی اور درد سر رہتا ہے حافظہ بگڑ جاتا ہے مریض اکثر بیٹہک مین رہتا ہے۔ استسقاے شکم کے باعث اشتہا کم ریاح کی زیادتی ہوتی ہے دایمی قبض کے باعث بواسیر ہو جاتی ہے

اور جگر کے بڑہجانے سے استسقا کا احتمال رہتا ہے اور گردون مین خون کے جمع ہونے سے پیشاب کم اور نہایت سرخ رنگ آتا ہے اور عورتون مین حیض بکثرت آتا ہے **فصل ہفتم علامات آلات الہضم** مین بہت سے اعضا شامل ہین جنکو علیحدہ علیحدہ تیرہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول لب** (لپ) سنا ورلب کے ملاحظہ سے دوران خون کی حالت بخوبی دریافت ہوتی ہے چنانچہ کمی خون مین لب ہلکے پڑجاتے ہین اور مرض قلاع مین سوج کر ہٹ جاتے ہین دم بند ہونے کی صورت مین نیلگون اور سل مین سرخ ہوجاتے ہین بخار اور زکام مین خشک اور سیلے ہونے کے علاوہ لبون پر ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے اور شفاف دانے نکل آتے ہین اور تشنگ کی سمیت مین یا چھون پر سفید رنگ کے زخم ہوجاتے ہین **قسم دوم لثہ** (گمس) مسوڑدون کے ملاحظہ سے دوران خون کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے چنانچہ خون کی زیادتی مین مسوڑے سرخ اور کمی مین پھیکے ہوتے ہین عسر تنفس مین نیلگون مرض قلاع مین سوجے ہوئے سیاہ اور دامیہ ہوتے ہین سیماب کے استعمال سے پھول جاتے ہین جنکے کنارون پر سرخ لکیرین دکھائی دیتی ہین اور سیسہ کے زہر مین نیلی لکیرین پڑجاتی ہین **قسم سوم دانت** (ڈینٹھ) مرض کے لاحق ہونے سے دانتون مین فرق پڑجاتا ہے چنانچہ بروز دندان کے موقع پر بچون کو بخار ہوجاتا ہے امعا و معدہ کے افعال بگڑجاتے ہین بعض اوقات ام الصبیان بہی ہوجاتا ہے جوانی اور جسم کی طاقت سے دانت مضبوط۔ قایم اور صحیح سالم رہتے ہین کمزور رخسار زیری مزاج آدمی کے دانت کمزور اور مردار پڑجاتے ہین خرابی ہاضمہ مین بہی دانت خراب ہوجاتے ہین شیرین ترش اور مرکبات سیماب کے زیادہ استعمال سے بہی دانت کرم خوردہ ہوکر خراب ہوجاتے ہین خصوصًا اکلہ لثہ اور سیماب سے دانت ہلنے لگتے ہین اور موروثی آتشک مین سامنے کے دانت گاؤدم کہندانہ دار ہوتے ہین مدامی بخار۔ کمزوری حصاة۔ نقرس وغیرہ امراض کی ردی حالت مین دانتون پر ایک بھوری یا سیاہ رنگ کی گاڑہی رطوبت جم جاتی ہے کرم معدہ امعا اور دماغی امراض کے سبب سے بروز دندان کے وقت اکثر بچے رات کو دانت پیستے ہین **قسم چہارم بزاق** (سلیوا) جب تھوک کے غدودن مین خراش ہوتا ہے تو تھوک کی پیدایش بکثرت ہوتی ہے سوزش دہن امراض دندان و دردچہرہ مین اوقت بروز دندان تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ سیماب آیوڈایڈ آف پوٹاسیم اور آیوڈین کی

کثرت استعمال سے بھی تھوک کی پیدایش زیادہ ہوتی ہے۔ دھتورہ جمالگوٹہ یا تنبول پان وغیرہ کے چبانے۔ فالج۔ خناق وغیرہ اور حلق کی بندش سے لعاب دہن بکثرت خارج ہوتا ہے۔ بدہضمی یا بعض حاملہ عورت کے منہ سے پانی زیادہ آتا ہے اور اکثر خارج ہوتا ہے بیوقوفی میں رال زیادہ بہتی ہے۔ مرگی میں رال کف دار خارج ہوتا ہے۔ بخار وغیرہ شدید امراض میں کم یا بیدار نکلتا ہے۔

تشخیص

زبان ڈھنگ زبان کے ملاحظہ سے تشخیص انجام مرض میں خاطرخواہ ملتی ہے۔ دوران خون۔ نظام عصبی و عضلانی و اخراج رطوبات کے حالات سے بخوبی واقفیت ہوتی ہے خصوصاً لعاب جبلی کے ارتباط سے آلات الہضم کی کیفیت اچھی طرح منکشف ہوتی ہے۔ حالت صحت میں کل آدمیوں کی زبان کا حال یکساں نہیں ہوتا بلکہ بعض میں سرخ یا سیلی کرخت یعنی صاف اور مضبوط ہے یا ڈھیلی۔ بعض آدمیوں کی زبان نکلتے وقت تھوڑی بہت ڈھیلی معلوم ہوتی ہے۔ بعض میں نوکیلی یا ناہموار۔ اور منہ کھول کر سونے سے خشک ہوجاتی ہے۔ بخار شدید۔ اعضاء اندرونی کی سوزش اور بلغمی غشا کی سوزش میں بھی زبان خشک ہوجاتی ہے۔ بعض کی زبان پر صبح کے وقت ایک سفید رنگ ملایم پتلی میل کی تہ سنمو کی مانند پائی جاتی ہے۔ بیماری کی حالت میں زبان کی کیفیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ بیماری کے سبب زبان کا حجم کم و بیش ہوجاتا ہے مگر حجم کی بہت کمی صرف لاغری میں پائی جاتی ہے۔ سوزش زبان چیچک سرخ باد اور آتشک میں زبان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ سیماب کے استعمال سے منہ آجانے میں اور کمی خون کی حالت میں زبان چوڑی اور کناروں سے ناہموار ہوتی ہے۔ بخار کی کمزوری اور امراض دماغی میں زبان باہر نہیں نکل سکتی بخار محرقہ اور تپ بائیہ کی ردی حالت میں زبان نکلتے وقت تھرتھراتی ہے اور مریض صاف گفتگو نہیں کرسکتا۔ فالج میں زبان میں لکنت آجاتی ہے۔ رعشہ میں مریض زبان کو نکالتا ہے اور پھر فوراً اندر کھینچ لیتا ہے۔ لقوہ اور فالج میں لوزتین چوڑی عصب کے مفلوج ہونے سے زبان نکلتے وقت جانب ماؤف کو جھک جاتی ہے اور عصب کو رکے نہ ماؤف ہونے سے زبان لقوہ فالج کی حالت میں صحیح و سالم قدرے جھکی ہوئی باہر نکلتی ہے جب بخار وغیرہ امراض حادہ میں زبان خشک سیاہ اور میلی ہوجاوے تو جاننا چاہیے کہ عدم اخراج رطوبت کے سبب خون میں سمیت کی آمیزش ہے کمال کمزوری ہوگئی ہے اگر زبان کے میلاپن اور خشک ہونے کے بعد وہ میت بنی آجاوے تو

علامت نیک ہے کیونکہ بخارین جیسے زبان کے کنارون پر بتدریج طراوت آتی ہے رفتہ رفتہ زبان کی کل سطح مرطوب ہوجاتی ہے - دموی مزاج ادیتا او حلق وغیرہ کی سوزش مین زبان بالکل سرخ ہوجاتی ہے - کمی خون ورم طحال اور امراض مزمنہ مین زبان کا رنگ پھیکا ہوتا ہے تکلیف تنفس امراض شش وقلب مین نیلگون یا بینگنی - صفراوی بخار اور بدہضمی مین صرف زبان کی نوک اور کنارے سرخ ہوجاتے ہین - مذکورۃ الصدر علامات کے علاوہ بہت عمدہ علامت جو جسم کی کیفیت ظاہر کرتی ہے یہہ ہے کہ ہر قسم کی جسمی سوزش بخار و دیگر امراض حادہ مین زبان کی سطح پر ایک ملایم بلغمی تہ (فر) مثل سمور کے جم جاتی ہے جس سے مختلف کوائف بخوبی نمایان ہوتے ہین مثلاً شدید بخار مین بلغمی دبیز تہ سے تمام زبان یکسان پوشیدہ ہوجاتی ہے - مرض جگر اور خون کی خرابی اور صفرا کی سرایت سے یہہ بلغمی تہ زرد ہوجاتی ہے - خونمین سمیت کی سرایت سے جب قوت نفسانیہ زایل ہوجاتی ہے تو بھوری یا سیاہ ہوجاتی ہے - سرخ بخار مین بالکل سفید ہوتی ہے اور اسمین سرخ رنگ کے دانے بخوبی نمایان ہوتے ہین اور بتدریج تہ مذکور کے دور ہونے سے دانے مثل شہتوت کی بخوبی نمایان ہوجاتے ہین زبان کی نوک اور کنارون پر سے بتدریج بلغمی تہ کے دور ہونے سے اندمال کی امید ہے - اگر زبان کی سطح پر سے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ ہوکر بیچ مین سے زبان سرخ ہموار نکل آوے تو صحت کامل دیر مین ہوتی ہے بلکہ بیماری کے عود کرنے کا اندیشہ ہے اور بیماری کے عود کرنے سے بلغمی تہ پھر بدستور جم جاتی ہے - اگر تہ مذکور یکدفعہ ہی دور ہوجاوے اور زبان کی سطح زخم کی طرح سیاہ اور چمکدار نکل آوے تو انجام خراب ہے - آتشک کے مرض مین زبان کی زیرین سطح اور کنارون پر چھوٹے چھوٹے زخم اور دراڑین پڑجاتی ہین اور بچون کے منہ آنے سے زبان پر سفید رنگ کے دھبے پائے جاتے ہین - زبان کی گرمی و سردی معلوم کرنے سے بھی فایدہ ہوتا ہے - تکلیف تنفس ہیضہ و غشی مین زبان کی حرارت کم ہوتی ہے سوزش زبان وغیرہ امراض مین حرارت زیادہ پائی جاتی ہے **قسم ششم ذایقہ** (ٹیسٹ) جس بیماری مین زبان خشک ہو اور اوسپر بلغم کی تہ جم جائے اوسمین ذایقہ بھی بدل جاتا ہے - یرقان بخار بدہضمی رنج فکر غم اور نا امیدی وغیرہ مین زبان کا ذایقہ تلخ ہوجاتا ہے بعض اوقات معدہ کی خرابی سے بدہضمی ہو تو ذایقہ ترش ہوجاتا ہے - سل مین نمکین پھیپھڑے کے سڑجانے

ہے نہایت گندہ خراب اور بدبودار ہو جاتا ہے۔ پارہ کی سمیت سے منہ آجاتا ہے تو ذائقہ کسیلا ہوتا ہے **قسم ہفتم تکلیف بلع** (دسفیجیا) سوزش لوزتین ورم اللہات اور قلاع حبشہ کی حالت میں نگلنے میں دقت ہوتی ہے۔ پھوڑے یا رسولی کے حدوث سے جب حلق پر دباؤ پہونچتا ہے تو نگلا نہیں جاتا۔ حلقوم کے پیچھے دمل کا ہونا یا مری کا رستہ کسی سبب سے تنگ ہونا۔ امراض دماغی کی وجہ سے حلق کے عضلات کا مفلوج ہونا موجب اس مرض کا ہیں **قسم ہشتم اشتہا** (ہنگر) بخار کی ابتدا و دیگر امراض شدیدہ میں بھوک زائل ہو جاتی ہے اور مریض کو غذا سے سخت نفرت ہوتی ہے برعکس اسکے جب بیمار رو بصحت ہوتا ہے تو سب سے پہلے بھوک کھلنے لگتی ہے اور یہ نیک علامت ہے جب نظام عصبی کے فتور سے بخار ہو جاتا ہے تو اوسمیں بھی بھوک زیادہ لگتی ہے لیکن یہ علامت ردی ہے۔ امراض مزمنہ اور سن ضعیفی میں بھوک کا کم لگنا علامت بد ہے۔ بعض اوقات بیماری کے بغیر بھی بھوک کم لگتی ہے بسبب کم ہوا خوری اور ورزش کے نکرنے اور رنج و غم میں مبتلا ہونے دہوپ میں بہت پڑنے ضعیفی اور زیادہ نشست کی عادت اور خراب ہوا میں سکونت رکھنے سے بھوک بہت کم ہو جاتی ہے۔ بدہضمی بھی بھوک کو زائل کر دیتی ہے۔ نشہ گانجہ کے اتر جانے خراش معدہ کرم امعا ذیابیطس میں بھوک زیادہ لگتی ہے۔ بچوں حاملہ عورتوں امراض رحم بادگولہ دیوانگی وغیرہا میں کوئلہ مٹی اینٹ و دیگر ردی اشیا کے کھانے کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے **قسم نہم تشنگی** (تھرسٹ) اکثر سخت امراض خصوصاً ان بیماریوں میں جنمیں سیال رطوبات کا اخراج زیادہ ہو پیاس بہت لگتی ہے چنانچہ شدید سوزش بخار سیلان خون اسہال پچش ہیضہ استسقا ذیابیطس آتشک جسیم ضرب شدید میں پیاس زیادہ ہوا کرتی ہے۔ مرض سل میں پسینہ بکثرت آنے سے پیاس کا زور ہوتا ہے۔ اور تندرستی میں ورزش کے بعد گرم مصالحہ دار غذا کھانے سے پیاس زیادہ ہوتی ہے کثرت شراب سے بھی پیاس زیادہ لگتی ہے۔ امراض مزمنہ میں اکثر پیاس کم لگتی ہے **قسم دہم غثیان** (ناسیا) قے کے ابتدا میں یا دماغی امراض بدہضمی اور خراب غذا کے کھانے سے جی متلاتا ہے اور غذا سے نفرت ہوتی ہے **قسم یازدہم قے** (...) جسم انسان میں معدہ ایک ایسا شریف عضو ہے کہ جسکے فعل انہضام طعام کے علاوہ دماغ قلب ششش رحم وغیرہ اعضا کو بھی زیادہ تعلق ہے [illegible] صحت معدہ ہی کی خرابی سے وابستہ نہیں ہے بلکہ [illegible] غذا کے بخارات [illegible]

نظام عصبی کے فتور سے بھی ہوا کرتی ہے چنانچہ زیادہ یا ناموافق غذا کے کھانے۔ خراش اور امراض ساخت معدہ و امعا کے سبب ہوتی ہے امعا کی رکاوٹ زخم گردہ خراش و سوزش دماغ و رحم اور سمیت خون کی سرایت میں بھی قے ہوتی ہے جب صفرا کی پتھری مرارہ سے اور حصاۃ گردہ حالبین سے گزرتا ہے تو بھی قے ستاتی ہے۔ نازک مزاج اور حاملہ عورتوں کو بھی اکثر بوقت صبح قے ہوا کرتی ہے مگر اسمیں غذا کم خارج ہوتی ہے۔ قی کی ابتدا میں کبھی غثیان ہی ہوا کرتا ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتا امراض دماغی کے شروع میں حرارت جسمی کے زیادہ ہونے سے ذرہ سی حرکت کرنے پر بلا غثیان قے ہوتی ہے حالانکہ معدہ میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ معدہ امعا اور جگر کے امراض میں غثیان ہوکر قے آتی ہے اور تیز دبانے سے معدہ میں درد ہوتا ہے۔ جھولا جھولنے کشتی اور جہاز پر سوار ہونے سے ایک شدید قسم کی قی ہوتی ہے۔ اگر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد قے آوے تو بیماری معدہ تصور کریں دو تین گھنٹہ کے بعد قے ہو تو فم اسفل یا اثنا عشری میں بیماری خیال کریں اس سے زیادہ عرصہ کے بعد قے ہو تو امعاء سفلیٰ میں مرض کی موجودگی سمجھیں **قسم دوازدہم مادہ قے** اکثر مادہ قے کے امتحان سے امراض کی تشخیص میں پورے طور پر مدد ملتی ہے چنانچہ ایام حمل سوزش معدہ اور زخم معدہ میں کھانا کھانے کے بعد بلا تبدیل کیفیت غذا فوراً باہر نکل آتی ہے۔ بدہضمی کی صورت میں غذا کھانے سے دو تین گھنٹے بعد شفاف پانی کے طور پر بے ذائقہ یا ترش رطوبت خارج ہوتی ہے قے الدم میں انشقاق الشریان کے باعث نہایت سرخ خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں امراض جگر میں وریدالباب کی رکاوٹ سے سیاہ رنگ کا منجمد خون غذا کے ہمراہ خارج ہوتا ہے جہازی سفر کی حالت اور سوزش صفاق میں بہت دیر تک کثیر المقدار قے ہونے سے زرد رنگ پت نکلتے ہیں جب امراض جگر میں اثنا عشری کے رستے صفرا معدہ میں آجاتا ہے تو قے صفراوی ہوتی ہے جب متصل کے کسی عضو کا دمل معدہ میں پھوٹ جاتا ہے تو پیپ کی قے ہوتی ہے مگر ایسا کم ہوا کرتا ہے جب ایک آنت میں دوسری آنت پھنس جاوے یا امعا کے زیرین حصہ میں رکاوٹ پیدا ہو جاوے یا معدہ اور قولون میں ارتباط کی صورت پیدا ہو جاوے جس سے پاخانہ بالکل بند ہو جاوے تو قے برازی ہوتی ہے جب معدہ میں حموضات کا غلبہ ہوتا ہے تو چھوٹے چھوٹے نباتی پیدائش کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں جنکی شکل بادیک میں میں
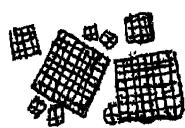
تصویر نمبر ۳

قسم سیزدہم براز جبتک صحت کی حالت مین قاعدہ قدرت کے موافق حرکت دودیہ امعاء اور مقدار پیدائش فضلہ معمولی طور پر اپنے معین اندازہ پر رہتی ہے مطابق تصویر نمبر ۳ دکھائی دیتی ہے تبتک کوئی نئی حالت پیدا نہین ہوتی۔ جب کسی وجہ سے فضلہ کی پیدایش زیادہ ہوجاتی ہے تو براز زیادہ آتا ہے۔ اگر خراش کے باعث حرکت دودیہ امعا بڑھجائے تو فضلہ کی مقدار کم اور براز کی حاجت پیچش کے ساتھ باربار ہوتی ہے۔ کرم امعا۔ بواسیر حصاۃ زلق الرحم اور امعاے مستقیم کے خراش مین بھی پاےخانہ کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ بیماری کی حالت مین پاےخانہ کی رنگت مقدار نرمی سختی مین فرق پڑجاتا ہے۔ براز کی رنگت مین غیرمعمولی تغیر آجانے سے کئی امراض کے وقوع کا احتمال ہوتا ہے چنانچہ صفرا کے نہ خارج ہونے سے براز سفید اور شیرین ہوتا ہے صفرا کی زیادتی سے زرد یا سبز ہوتا ہے اسی وجہ سے بچون کا پاےخانہ اکثر سبز ہوا کرتا ہے۔ مرکبات سیماب اور ریوند چینی کے استعمال سے ہلکا زرد۔ معدنی تیزابون اور بقولات سبز کے استعمال سے سبز۔ مرکبات فولاد کے استعمال سے اور نیز جب آنتون سے خون خارج ہوکر فضلہ مین ملجاوے تو سیاہ رنگ کا پاےخانہ خارج ہوتا ہے۔ اور ہیضہ مین چاولون کی پیچھ کی طرح۔ بواسیر اور زیرین حصہ امعا کے زخم مین انشقاق الشریان کی صورت ہوجاتی ہے تو براز سرخ خون آمیز خارج ہوتا ہے۔ پاےخانہ کی نوبت کی تعداد عمر اور عادت پر موقوف ہے چنانچہ شیرخوار بچون کو دن مین کئی بار جوانون کو ایک دفعہ بوڑھون آرام طلبون زیادہ نشست کی عادت والون کو ایک بار سے بھی کم آتا ہے۔ حرکت دودیہ امعا کی کمی یا خود فضلہ کی قلت متواتر استعمال ادویہ مسہلہ امعا کی رکاوٹ سمیت سیسہ کی سرایت اور دماغ وحرام مغز کے امراض مین پاےخانہ کم آتا ہے۔ غشاے بلغمی کی سوزش خراب غذا کے استعمال رنج وغم فکر وخوف درصدمۃ الشمس سے بھی کبھی کبھی دست لگ جاتے ہین جب سل مین امعا کے اندر زخم ہوجاتے ہین یا سرد ملک سے گرم ملک مین انتقال کیا جاتا ہے یا نشیب مقام سے بلند مقام پر جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو بھی دست زیادہ آتے ہین قبض کی صورت مین بڑے بڑے سخت گول یا طویل سدے خارج ہوتے ہین بدہضمی کے اسہال مین فضلہ کے ہمراہ غذا غیرمنہضم نکلتی ہے۔ سوزش امعا مین پیم آمیز خون درمختلف

قسم کے سڑے ہوئے ٹکڑے دانہ دار بھورے رنگ کے زردی مائل بدبودار یا سیاہ رنگ کے پائے
جاتے ہین وبائی ہیضہ مین سبزی مائل شوربا سے چاول کے مانند پانی آتا ہے جسمین غذا کے
غیر منہضم ٹکڑے بکثرت پائے جاتے ہین **فصل ششم علامات آلات التنفس**

انسان کے لئے فعل تنفس کی ضرورت ہر وقت ہوا کرتی ہے پس اس قسم کے اشد ضروری فعل
کی علامات سے واقفیت پیدا کرنی صرف ششں کی بیماریون کے سمجھنے کے لئے ہی ضروری
نہین بلکہ اسکی واقفیت سے عروق۔ دماغ۔ حشائی عضلات کے امراض کا حال بخوبی ظاہر ہوتا ہے فعل
تنفس مین دو کیفیتین پائی جاتی ہین ایک استنشاق تنفس (فرو بردگی دم) دوسری برآمدگی دم۔
اگرچہ ان دونون کیفیتون مین چندان فرق نہین مگر پھر بھی استنشاق مین برآمدگی کی نسبت بقدر
زیادہ عرصہ صرف ہوتا ہے استنشاق کی صورت مین مردون کے سینہ کا زیرین حصہ اور عورتون
کے سینہ کا بالائی حصہ زیادہ پھولتا ہے اور حجاب حاجز نیچے کو جھک جاتا ہے۔ برآمدگی دم مین
سینہ تنگ اور حجاب حاجز اوپر کو چلا جاتا ہے۔ بچے اکثر پیٹ کے ذریعہ سے سانس لیتے ہین
چونکہ تنفس کے متعلق سات باتون کا جاننا نہایت ضروری ہے اسلئے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ
بیان کیا جاتا ہے **اول تعداد تنفس** تشخیص مرض کے لئے تنفس کی حرکتون کا شمار کرنا نہایت
ضروری ہے۔ مگر مریض کا خیال تنفس کی طرف سے ہٹائے رکھین کیونکہ ممکن ہے کہ وہ طبیب کو اس طرف
متوجہ پاکر رعب یا خوف سے تنفس مین عجلت یا تہاون کر دے اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کا ہاتھ
اوسکے پیٹ پر رکھکر مریض کی نبض کو پکڑین اور اپنا خیال مریض کے ہاتھ کی طرف متوجہ کرین ایک منٹ
مین جتنی دفعہ ہاتھ تنفس کی حرکت سے اوٹھے اوسی قدر تنفس کی تعداد سمجھین اور اسی نبض کا
بھی شمار کرین اگرچہ چند بواعث سے حرکات تنفس و ضربات نبض مین فرق پڑ جاتا ہے لیکن
علی العموم صحیح جوان آدمی مین فی منٹ ۱۸ دفعہ حرکت تنفس ہوتی ہے اور نبض کی چار ضربات کے
عرصہ مین ایک دفعہ دم لیا جاتا ہے یعنی تنفس کی نسبت نبض کے ساتھ قریباً وہ ہے جو ایک کو
چار سے ہے لیکن بیماری مین یہ تناسب قایم نہین رہتا امراض ریہ و قلب مین تنفس کی تعداد
مقررہ حالت صحت کی نسبت کم و بیش ہو جاتی ہے اور دماغ کے بعض امراض مین رفتار نبض و
تنفس کی حرکات اکثر سست ہو جاتی ہے۔ بچوں اور عورتون مین تنفس کی تعداد کو زیادہ ہوتی ہے چنانچہ

تعداد حرکات نبض

عمر	مرد	عورت
بوقت پیدائش	۱۷ سے ۲۳	۲۷ سے ۲۸
۵ سال	" ۲۲	" "
۱۵ سے ۲۰ سال	۱۶ سے ۲۴	۲۰ سے ۱۹
۲۰ سے ۲۵ سال	۱۴ سے ۲۴	۲۷ سے ۱۷
۲۵ سے ۳۰ سال	۱۵ سے ۲۱	۲۷ سے ۱۷
۳۰ سے ۵۰ سال	۱۱ سے ۲۳	۲۷ سے ۱۹

اس نقشہ سے واضح ہوتا ہے جسم کو مختلف وضع پر رکھنے سے بھی تنفس میں فرق پڑجاتا ہے چنانچہ کھڑے ہونے کی حالت میں ۲۲ دفعہ نشست کی حالت میں ۱۹ دفعہ لیٹنے کی حالت میں ۱۳ دفعہ فی منٹ لیا جاتا اور خواب میں بیداری کی نسبت تعداد تنفس میں کمی ہوجاتی ہے - اگر پھیپھڑے کا کوئی حصہ بیکار ہوجاوے یا شش میں یکدم خون زیادہ بھر جاوے تو فی منٹ ۶۰ دفعہ تعداد تنفس کی بڑھجاتی ہے اور جن وسایل سے نبض سریع اور دوران خون تیز ہوتا ہے اون سے تنفس کی حرکت بھی زیادہ ہوجاتی ہے **دوم تکلیف تنفس** تکلیف سے دم لینے کے کئی اسباب ہیں **اول** جب مرض ہیضہ امراض یعنی تغیر ماہیت خون یا کسی شریان کے کٹ جانے سے خون کم ہوجاتا ہے یا شریان ریوی کی تنگی کے سبب سے ریہ میں خون کم آتا ہے یا امراض قلب کے سبب شش میں اجتماع خون ہوجاتا ہے یا نجار اور ذات الجنب کے وقوع سے پھیپھڑوں میں یکدم کثیر المقدار خون پہونچتا ہے تو حسب معمول خون کے نہ صاف ہونے سے سو تنفس عارض ہوجاتا ہے - فتور ہوا مزمن فخات الریہ اور سل میں جب پھیپھڑے کی ساخت بگڑجاتی ہے - یا مرض رسوعو بش حنجرہ کے سبب پھیپھڑے میں ہوا کی مقدار کم ہوجاتی ہے یا عضلات تنفس کے مفلوج ہوجانے سے استنشاق ہوا اچھی طرح نہیں ہوتا تو امراض شش اور قلب کے صدوث کا اندیشہ رہتا ہے جسکا انجام اکثر خراب ہوتا ہے **دوم** نزول الماء فی الصدر یا استسقاء امراض شکم اور بچوں کے شدید امراض صدر میں سو تنفس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں مریض بالکل سانس نہیں لے سکتا بلکہ بیٹھکر سانس لیتا ہے **سوم** جب عالم شباب میں ذات الجنب یا سکتہ ہوتا ہے تو سانس لینے میں حرکت شکم زیادہ ہوتی ہے اور بچے تو صحت کی حالت میں بھی پیٹ سے سانس لیتے ہیں جگر طحال استسقاء رجا سوزش پردہ صفاق اندر رحم کے بڑھ جانے سے تنفس کے وقت سینہ زیادہ پھول جاتا ہے - پھیپھڑے کے شدید مرض اور حنجرہ کی رکاوٹ میں تنفس کے وقت بالائی پسلیاں اور گردن کے عضلات کم

حرکت زیادہ ہوتی ہے **سوم آواز استنشاق تنفس** اکثر صحیح الجسم کے تنفس میں
کوئی آواز پیدا نہیں ہوتی لیکن بعض امراض میں دم کشی کے ساتھ ایک قسم کی خاص آواز پیدا ہوتی
ہے چنانچہ کوکھ کھانسی میں کھانستے کھانستے مریض ایک لمبی سانس اس قسم کی لیتا ہے جو
مرغ کے صبح کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے یا شان شان یا ہلکی سیٹی کی سی ہوتی ہے جب نیند کی
حالت میں تالو کا ملایم حصہ ڈھیلا ہو کر حرکت ہو جاتا ہے تو خراٹے سے آواز نکلتی ہے سکتہ فالج
امراض دماغ اور غفلت کی خواب میں بھی خراٹے کی آواز آتی ہے۔ شروع بخار عصبی امراض بیہوشی
کے بعد افاقہ کی صورت میں اور ماندگی دماغ کی حالت میں نیند سے پہلے جمائیوں کی صورت میں آواز
پیدا ہوتی ہے رنج و غم اور دلی مطلوب کے نہ میسر آنے اور تکان کے سبب اعضا کی کمزوری سے آہ سرد
کی صورت میں سانس لیا جاتا ہے جب جلدی سے لقمہ کھایا جاتا ہے تو ہچکیاں زیادہ تکلیف دیتی
ہیں زیادہ رونے اور زیادہ ہنسنے سے بھی ہچکیاں آتی ہیں جب بوڑھے ہوں اور بچوں کے دیا فرغما
معدہ۔ امعای اثنا عشری میں خراش ہوتا ہے تو بھی ہچکیاں ستاتی ہیں عورتوں کو خراش رحم
مرض یا گولہ جگر لبلبہ معدہ۔ حجاب حاجز سوزش پردہ صفاق میں بھی ہچکیاں بکثرت آتی ہیں۔
فتق قولنج۔ سیلان خون بخار وغیرہ امراض کے اخیر درجہ میں بھی ہچکیاں زیادہ آتی ہیں بعض وقت
مرض الموت میں ہچکیاں تا دم زیست پیچھا نہیں چھوڑتیں **چہارم آواز برآمدگی دم** سانس
کے باہر نکلنے کے وقت جو آواز آتی ہے وہ سرفہ اور عطسہ ہے۔ سرفہ کے ہمراہ جو بلغم خارج ہوتا ہے اوس کی
کیفیت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پس تینوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے **اول سرفہ**
جب کسی خارجی شئے وغیرہ سے ریہ میں خراش ہوتا ہے تو اسکے نکالنے کے واسطے وہ ایک حرکت عنیف
کرتا ہے جسکا نام کھانسی ہے سرفہ خشک و تر دو قسم کا ہوتا ہے۔ اکثر خشک کھانسی خراش معدہ۔ امعا
جگر۔ ذات الجنب امراض قلب اور عصب اختنائیہ کے ضرر میں آتی ہے۔ عام کمزوری۔ بادگولہ۔ استقا۔
رجا۔ ذات الریہ اور زکام میں بھی خشک کھانسی آتی ہے۔ بچوں کو بوقت بروز دندان۔
کرم امعا اور تیز مواد سے ہوائی نالیوں میں خراش ہو کر کھانسی آتی ہے۔ سل اور ذات الریہ کے
اخیر درجہ میں اور صدر کے امراض میں بھی سرفہ ہوتا ہے اور بلغم زیادہ خارج ہوتا ہے۔ دماغ اور
حرام مغز کے امراض میں بھی کھانسی آتی ہے **مؤلف** امتحان کے وقت مریض کو بہت آ

کرین کہ لمبی لمبی اور جلد جلد سانس لے اگر اس طرح کی سانس لینے سے تکلیف ہو یا کھانسی زیادہ آوے تو آلات التنفس کی بیماری کا یقین کریں **دوم عطسہ** جب چھینک آنے والی ہوتی ہے تو آدمی پہلے اندر کو خوب لمبی سانس لیتا ہے بعد ازاں چھینک کے ذریعہ ہوا اندرونی کو ناک کی راہ زور سے چھوڑتا ہے اور اوسکے ہمراہ بلغم یا کوئی اور خارجی چیز ناک کی لعابدار جھلی میں خراش کرنے والی خارج ہوجاتی ہے۔ اسکے علاوہ یہہ چیزیں بھی ناک کی لعابدار جھلی میں خراش پیدا کرکے چھینکیں لاتی ہیں نا س سونگھنا۔ زکام آلات التنفس کے امراض یا ڈگولیا در کرم امعا وغیرہ۔ آفتاب کی تیز شعاع کی طرف دیکھنے اور ناک کے نتھنے میں بتی چڑھانے سے بھی چھینکیں آتی ہیں **سوم خروج بلغم** کھانسی کے ذریعہ جو شے پھیپھڑے سے خارج ہوتی ہے اگر اسکو غور سے ملاحظہ کیا جاوے تو سینہ کے امراض کی تشخیص میں اس سے کامل مدد ملتی ہے مگر کھانسی کا کھنکار صرف بلغم ہی نہیں ہے بلکہ اسمیں لعاب دہن لعاب گلو اور رطوبات بینی اور بعض اوقات رطوبات معدہ بھی ملی ہوتی ہیں پس صرف بیمار کے بیان ہی سے ہم خاص مقام ماؤف کو معلوم نہیں کرسکتے مثلاً خون آمیز رطوبت یا صرف خون کے آنے سے شُش کو ماؤف نہیں بتا سکتے خواہ مریض کیا ہی بیان کرے بلکہ اسمیں طبیب کو خود خوض کرنا لازمی ہے بچے تو اکثر تھوک اور بلغم کو نگل جاتے ہیں مگر بڑی عمر کے آدمیوں میں جو بلغم خارج ہوتا ہے اوسکی مقدار کا معلوم کرنا کسقدر بلغم کسقدر عرصہ میں خارج ہوا ہے ضروری ہے جبکہ امراض سینہ میں تھوڑی سی کھانسی کے ہمراہ بلغم آسانی سے اور زیادہ مقدار میں خارج ہو تو علامت نیک ہے۔ اکثر اس قسم کا بلغم زکام کے اخیر درجہ اور سل کے دوم وسوم درجہ میں اور کوکر کھانسی میں آتا ہے برعکس اسکے شُش کے کل امراض شدیدہ کے ابتدا میں بلغم قلیل آتا ہے جب بلغم تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور یکدم کثرت سے آنا شروع ہوجاوے تو علامت نیک ہے اور جب کثرت کی حالت میں بلغم یکدم ہی قلیل مقدار میں آنے لگے تو بیماری کے دوبارہ عود کرنے کا احتمال ہوا کرتا ہے جب تھوڑا تھوڑا بلغم خون آمیز تکلیف سے خارج ہو تو سوزش شُش یا اسمیں اجتماع خون سمجھنا چاہئے۔ اگر دفعۃً بہت سا بلغم خارج ہو تو سمجھہ لینا چاہیے کہ پھیپھڑے کے غار سے آتا ہے یا بذریعہ شُش کسی قریب کے عضو سے بلغم کی صفات دریافت کرنے سے بھی از بس فائدہ ہوتا ہے چنانچہ زکام و ذات الریہ اور قصبۃ الریہ کی

سوزش میں بلغم کبھو گا۔ اور کبھی پتلا کثیر المقدار خارج ہوتا ہے۔ شدید سوزش قصبۃ الریہ اور سل
میں پیپ کی طرح نکلتا ہے۔ اگر پھیپھڑے کی ساخت میں کوئی دمل پھوٹ جاوے تو خالص پیپ
خارج ہوتی ہے۔ حجاب الریہ کی پیپ بھی ایسی ہی خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات سرفہ شدید میں بلغم
خون آمیز آتا ہے مگر امراض ششش اور قلب میں انشقاق العروق کے سبب خالص خون خارج ہوتا ہے
اور ششش کے سڑنے سے بدبودار بلغم نکلتا ہے **پنجم حرارت تنفس** بخار اور آلات تنفس کی شدید
سوزش میں برآمدگی دم کی ہوا گرم ہوتی ہے۔ بخار کے اخیر درجہ اور غشیہ میں کم گرم ہوتی ہے **ششم**
بوی تنفس صحت میں تنفس کی بو عمدہ ہوتی ہے مگر آلات الہضم کے امراض قلاع۔ بخار کے شدید
درجہ اور سوزش دہن میں ناگوار ہوتی ہے۔ منہ اور دانتوں کے نہ صاف کرنے سے بھی بدبو آتی ہے
ذیابیطس میں شیرین تر ہیں۔ پیاز۔ لہسن وغیرہ بدبودار غذا کے کھانے سے اوسی غذا کی بو آتی ہے
شراب کے استعمال سے شراب کی بو اور یوریمیا میں پیشاب کی بو آتی ہے۔ سل کے اخیر درجہ میں پھیپھڑے
کے سڑ جانے سے ایسی خراب بو آتی ہے کہ مریض کے پاس ٹھیرنا محال ہو جاتا ہے **ہفتم**
بحت الصوت جب حنجرہ میں حبل الصوت دونون کنارے کھلے رہتے ہیں تو تنفس کی آمد و رفت
میں کوئی کیفیت پیدا نہیں ہوتی مگر گفتگو کے وقت جب دونون حبل الصوت باہم قریب ہو جاتے
ہیں اور خارج ہونے والی ہوا لگتی ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے اور حبل الصوت کے زیادہ تن کر قریب
آنے سے آواز تیز اور بلند ہوتی ہے مگر یہ مہمل صدا ہوتی ہے اور جسوقت اسمین زبان۔ لب۔ دندان
اور تالو کی حرکت شامل ہوتی ہے تو الفاظ بامعنی بنتے ہیں۔ جب حنجرہ میں آتشک وغیرہ کے سبب شدید
سوزش ہو تو سیٹی سے آواز نکلتی ہے۔ جب سل کے سبب حنجرہ میں دانہ دار مادہ ابھر کر جم جاتا
ہے تو اس قسم کی آواز نکلتی ہے جسکا سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔ اسی آواز کا نام بحت الصوت ہے
بعض دماغی امراض میں مریض بالکل بول نہیں سکتا حالانکہ حنجرہ میں ظاہراً کوئی مرض پایا نہیں
جاتا۔ حبل الصوت کے امراض یا رسولی کے سبب جب حنجرہ پر دباؤ پڑتا ہے یا حنجرہ میں شدید سوزش
ہوتی ہے یا اوسکے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں تو آواز گلے سے بالکل نہیں نکلتی جبتک یہ
اصلی سبب رفع نہ ہو جاوے۔ واعظ۔ وکیل۔ گوئیے وغیرہ چلا کر بولنے والوں کے گلے اکثر درد کرنے لگتے
ہیں جس سے انکی آواز بیٹھ جاتی ہے **فصل نہم نبض** اسکا انگریزی میں پلس [illegible]

اور لسپیٹیم فارسی مین رگ جہندہ اور سنسکرت مین یہ کہتے ہین جسکے معنی شریان کا دہڑکنا ہے۔ رگون مین دوران خون کی رفتار کو معلوم کرنا تشخیص مرض مین بڑی مدد دیتا ہے اور یہہ کیفیت نبض کے ملاحظہ سے بخوبی منکشف ہوتی ہے۔ مریض کے علاج مین نبض کا دیکھنا مقدم اور ضروری ہے تاکہ تمام جسم کا حال اور اوسکے ساتھہ دل کا تعلق بخوبی معلوم ہو۔ دل مین انبساطی اور انقباضی دو مختلف حرکتین پائی جاتی ہین جب بائین بطن کے انقباض سے شرائین مین خون پہونچتا ہے تو پہلے شرائین منبسط ہوتی ہین بعدہ منقبض پھر ذرہ سے وقفہ کے بعد دوبارہ منبسط ہوتی ہین شرائین کی اسی حرکت کو نبض کہتے ہین نبض کی درستی۔ شریانی دیوار خون اور دل کے حالات سے تعلق رکہتی ہے مقام قلب پر کان لگانے یا ہاتہہ رکہنے سے حرکات قلب کی تعداد طاقت اور انتظام حرکات کا حال بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔ اور نیز دل کی حرکت سے شرائین مین خون کے پہونچنے کی مقدار اور دوران خون کے حالات بہی منکشف ہوجاتے ہین پس دوران خون کے امتحان کرنے کا یہہ عمدہ طریقہ ہے چونکہ نبض سے جسم کا احوال معلوم کرنا نہایت ہی مشکل ہے اسلئے اسکا حال دریافت کرنے کی غرض سے چار ضروری قاعدے مقرر کیئے جاتے ہین **قاعدہ اول احتیاط نبض بوقت ملاحظہ** اسکو بغرض سہولت دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول** جب طبیب یا مریض کہین سے چلکر آوے تو تہوڑی دیر توقف کرکے نبض کو ملاحظہ کرین خصوصًا عصبی مزاج ڈرپوک مریض کے خیالات کو پہلے بات چیت مین مشغول کرکے تسکین دین تاکہ وہ خوف اور دہڑکا جو طبیب کی صورت دیکہنے سے مریض کے دل مین پیدا ہوا ہو رفع ہوجاوے۔ دماغی خیالات محنت مشقت وغیرہ دلی صدمات کے بعد فورًا نبض نہ دیکہین کیونکہ ان باتون کی تاثیر سے دوران خون مین تغیر و تبدل عظیم واقع ہوتا ہے جس سے نبض بے قاعدہ چلنے لگتی ہے اور مرض کا ٹہیک حال معلوم نہین ہوسکتا اور ایسی صورت مین نبض کا دیکہنا قابل اطمینان نہین ہے اور نیز نبض کو ایک مرتبہ دیکہکر کچہہ عرصہ توقف کرکے دوبارہ ملاحظہ کرین خصوصًا شدید امراض مین تاکہ کیفیت مرض مین بخوبی اطمینان ہوجاوے **نوع دوم** مریض کو بٹہا دین اور اپنے ہاتہہ کی چار انگلیون کو بیمار کی شریان زند اعلی پر رکہکر بہت آہستہ طور پر یکسان دباکر پہر ڈہیلا کرین تاکہ ضرب کی تعداد سرعت بطی اور قوی و ضعیف معلوم ہوجاوے اور تشفی خاطر ہونے کے بعد دوسرے ہاتہہ کی نبض ملاحظہ کرین کیونکہ بعض

آدمیوں کی ایک طرف کی شریان بنسبت دوسری طرف کی بڑی ہوتی ہے خصوصاً عورتوں کے بائین ہاتھ کی نبض داہنے ہاتھ کی نسبت بخوبی نمایان ہوتی ہے مگر ملاحظہ نبض سے پہلے اس بات کا ضرور خیال کر لیں کہ کسی بندھن یا تنگی آستین یا بغل کی رسولی سے شریان پر کسی قسم کا دباؤ تو نہین ہے اگر شریان کی رفتار فی منٹ دریافت کرنی منظور خاطر ہو تو مقام شریان پر صرف ایک انگلی رکھکر جیبی گھڑی کے ذریعہ سے نبض کی ضربات کو شمار کرین مریض کو لٹا کر یا کھڑا کرکے نبض کا دیکھنا قبیح نہین ہے مگر زیادہ موزون اور احسن طریق وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے اور نیز مریض کے داہنے ہاتھ کی نبض بائین ہاتھ سے اور بائین ہاتھ کی نبض داہنے ہاتھ سے دیکھین **اشتباہ** نبض مین ذراعیہ شریان کا مخصوص کرنا چند فواید کے لحاظ سے ہے اول اس جگہ پر کوئی عضلہ یا چربی نہین ہے دوسرے مستورات پردہ نشین کو نامحرمون کے سامنے اس عضو کے ظاہر کر دینے مین کوئی عذر نہین ہے اگر کسی مانع قوی کی وجہ سے کلائی کی نبض کا دیکھنا ناممکن ہو تو کسی دوسری جگہ پر شریان کی ضربات وغیرہ کو دریافت کرین مثلاً سر و دماغ کے امراض مین شریان صدغین۔ ساعد کی عدم موجودگی مین شریان عضد۔ زیرین دھڑ کی بیماریون مین ٹخنہ کے نیچے اندرونی جانب کی شریان ملاحظہ کرین چونکہ بچون مین انکے رونے اور چلانے کے سبب کلائی پر سے نبض کی کیفیت بخوبی معلوم نہین ہو سکتی اسلئے انہین گود مین لیکر سینہ پر کان لگا کر حرکت قلب دریافت کرین اگر نبض ہی کا ملاحظہ کرنا ضروری ہو تو نیند کی حالت مین دیکھین **قاعدہ دوم حالت صحت مین دریافت نبض** اوسط درجہ کے جوان آدمی کی نبض حالت صحت مین منتظم مستوی اور کسیقدر منخفض اور قدرے ممتلی ہوتی ہے مگر جنسیت مزاج۔ عمر۔ وضع۔ اوقات۔ خواب۔ غذا۔ ورزش وغیرہ کے سبب سے نبض مین فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ تندرست جوان آدمی کی نبض کی اوسط رفتار فی منٹ ۷۲ ہوتی ہے کبھی ۹۰ بھی مگر یہ نادر الوقوع ہے اور بیماری کی حالت مین ۱۴۰ تک ہو سکتی ہے۔ اور جوان عورتون کی رفتار کی نبض ۸۰ ہوا کرتی ہے اور لڑکون اور لڑکیون کی نبض سات برس کی عمر تک اکثر برابر ہوتی ہے اور سات برس کے بعد لڑکیون کی نبض اپنے ہمعمر لڑکون کی نسبت تیز چلتی ہے۔ عورتون اور لڑکون کی نبض جوان مردون کی نسبت ۶ سے ۱۴ مرتبہ فی منٹ زیادہ حرکت کرتی ہے اور نیز کسیقدر صغیر اور سریع ہوتی ہے۔ مختلف مزاج کے ہمعمر آدمیون کی

نبض پر قطعی رائے دینا مشکل ہے مگر علی العموم دموی مزاج کی نبض ممتلی صلب سریع ہوتی ہے اور عصبی مزاج والون کی نبض بطی اور لین ہوتی ہے۔ یہ دونون مذکورہ بالا نوا لنبض بلغمی اور صفراوی مزاج والون کی نسبت سریع ہوتی ہین۔ بچون مین ضربات نبض کی تعداد زیادہ ہوتی پیدائش کے بعد برابر تین ماہ تک انکی نبض پر چندان اعتبار نہین کیا جا سکتا اور جون جون عمر بڑہتی جاتی ہے ضربات کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے مگر نہایت ضعیفی مین نبض کی ضربات کسیقدر بڑہجاتی ہے جیسا کہ نقشہ ہذا سے نمایان ہے۔ اس نقشہ کے بموجب بحالت تندرستی جوان مرد کی تعداد ضربات نبض کا اوسط ۷۲ ہوتا ہے۔ مختلف وضع مین جوان مرد کی نبض کی اوسط حالت مین بہت فرق ہوتا ہے چنانچہ کہڑے رہنے کی حالت مین نبض ۷۹ دفعہ چلتی ہے اور نشست کی حالت مین ۷۰ دفعہ اور اضطجاع مین ۶۷ دفعہ اگر غیر معمولی حالات کے سوا نبض کی ضربات کو شمار کیا جاوے تو کہڑے ہونے کی حالت مین ۸۱۔ حالت نشست مین ۷۱۔ اضطجاع مین ۶۶ ضربات نبض کی ہوتی ہین اور معمولی حالت مین جوان عورت کی اوسط نبض کہڑے رہنے مین ۸۹ نشست مین ۸۲ اور اضطجاع مین ۸۰ ضربات ہوتی ہین اور غیر معمولی حالت مین کہڑے ہونے مین ۹۱ نشست مین ۸۴۔ اضطجاع مین ۸۰ دفعہ فی منٹ نبض چلتی جب سر کو بنسبت جسم کی نیچے کیا جاوے تو نبض گہٹ جاتی ہے غرض کہڑے ہونے کی نسبت بیٹہنے مین اور بیٹہنے کی نسبت لیٹنے مین تعداد ضربات بہت کم ہوتی ہے کیونکہ اپنے سنبہالنے مین جسقدر عضلاتی حرکت زیادہ ہوتی ہے اوسی قدر نبض کی تعداد ضرور بڑہ جاتی ہے لیکن نشست کی حالت مین نبض قوی ہوتی ہے نہ سریع **صبح کے وقت** بنسبت شام کی نبض زیادہ تر جلد چلتی ہے اور جون جون دن چڑہتا جاتا ہے نبض گہٹتی جاتی ہے اور نیز اسباب خارجیہ کا اثر نبض پر صبح کے وقت بنسبت شام کی زیادہ ہوتا ہے **بوقت خواب** نبض گہٹ جاتی ہے۔ بیچوائی مین دوران خون کے تیز ہونے سے نبض سریع ہوتی ہے **بقولات** کے کہانے سے نبض کی ضربات بہت گہٹ جاتی ہین **اغذیہ حیوانیہ** کا اثر نبض پر زیادہ

نقشہ ضربات نبض بلحاظ عمر

تعداد عمر	تعداد ضربات فی منٹ
بحالت جنین	۱۴۰ سے ۱۵۰
بعد پیدائش	۱۳۰ سے ۱۴۰
بعمر ایک سال	۱۱۵ سے ۱۳۰
بعمر ۲ سال	۱۰۰ سے ۱۱۵
بعمر تین سال	۹۵ سے ۱۰۵
۴ سے ۷ سال	۹۰ سے ۱۰۰
۷ سے ۱۴ سال	۸۰ سے ۹۰
۱۴ سے ۲۱ سال	۷۵ سے ۸۵
۲۱ سے ۵۰ سال	۷۰ سے ۷۵
۵۰ سے اوپر	۶۵ سے ۸۰

ہوتا ہے **شراب** تنباکو وغیرہ گرم اشیا کے کہانے پینے سے نبض سریع ہوجاتی ہے **سرد عرقیات** کے استعمال سے نبض بطی ہوجاتی ہے **گرم ہوا** مین نبض سریع اور **سرد ہوا** مین بطی چلتی ہے **غذا** کہانے کے بعد برابر نصف گہنٹہ نبض سست رہتی ہے **ورزش** مین نبض زیادہ سریع ہوجاتی ہے بلکہ چند ضربہ بڑہجاتی ہے اور **تکان** کی صورت مین نبض بطی ہوتی ہے **غصہ عضب** سوزش بخار ہیجان جوش خون وغیرہ کے سبب نبض ۸۰ ضرب سے ۱۰۰ یا ۱۲۰ بلکہ ۲۰۰ ضرب تک فی منٹ ہوجاتی ہے برخلاف اسکے **سردی سکون** نیند خفیف تکان فاقہ کشی مایوسی وغیرہ کے سبب سے ضربات نبض کم ہوتے ہوتے فی منٹ ۶۰ بلکہ ۵۰ یا ۴۰ ضرب تک رہجاتی ہے **دموی مزاج** مین نبض سریع ہوتی ہے مگر جب کثرت خون کی وجہ سے فعل قلب پورے طور پر سرانجام نہ ہوسکے تو نبض ضعیف ہوجاتی ہے اور **قلت خون** مین بہی ضعیف ہوتی ہے مگر جسم مین خون کے بہت ہی کم ہونے سے نبض سریع ہوجاتی ہے جب کسی بیماری کے بعد جسم مین ضعف آجاتا ہے تو نبض گہٹ جاتی ہے اور نہایت ہی ضعف کی حالت مین نبض سریع ہوتی ہے **فائدہ جلیلہ** ضربات نبض کی تعداد ہمیشہ انقباض قلب کی تعداد کے مساوی ہوتی ہے اس سے زیادہ کبہی نہین ہوتی مگر کبہی کبہی مرض کی حالت مین ایک دو ضرب کم ہوسکتی ہین جیسا قلت الدم امراض القلب وغیرہ مین ظاہر ہے۔ جب خون کے بغیر قلب حرکت کرتا ہے یا شریان مذکور کسی سبب سے دب جاتی ہے جس سے انقباض قلب کا اثر شریان زند اعلی تک نہین پہونچتا تو نبض محسوس نہین ہوتی اور نیز غشی کی حالت مین ضربات قلب ضعیف ہوجاتی ہین جنکا اثر نبض تک نہین پہونچتا **قاعدہ سوم مرض مین دریافت حال نبض** چونکہ نبض مفرد اور مرکب ہوتی ہے اور امراض کی صورت مین زیادہ تر مرکب ہی پائی جاتی ہے اور نبض مفرد بہت کم اسلئے اسکو دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول نبض مفرد** بیماری کی صورت مین ضربات نبض اور اونکی کوائف و خواص مین بہت فرق پڑجاتا ہے لہذا اسکو دو صورتون مین بیان کیا جاتا ہے **صورت اول اختلاف ضربات نبض** جیسی رطوبات کے خارج ہونے اور بحران کے وقوع مین اور نیز بخار مین نبض اسقدر سریع ہوجاتی ہے کہ اوسکی ضربات کا شمار کرنا مشکل ہوجاتا ہے اگر بخار مین نبض یکدم سست ہوجاوے اور دیگر علامات

ردیہ بھی ظہور مین آوین تو خلل دماغ سے سکتہ یا فالج کے وقوع مین آنے کا احتمال ہے **صورت دوم اختلاف کوائف نبض** بتعداد حرکت قلب کے لحاظ سے نبض متواتر (فری کوئنٹ) اور متفاوت (ان فری کوئنٹ) ہوتی ہے۔ متواتر مین بتعداد ضربات نبض حالت صحت کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور متفاوت مین اسکے خلاف۔ اگرچہ ان دونون قسم کی نبض کا حال دیگر کوائف کی نسبت بہت آسان معلوم ہوتا ہے مگر گھڑی (واچ) کے سوا نبض کی ٹھیک تعداد کا معلوم کرنا مشکل ہے اور گھڑی مین دقیقہ (سیکنڈ) بتانے والی سوئی بھی لگی ہوئی ہو (۲) انتظام حرکت قلب کے موافق نبض مین بھی منتظم (ریگولر) اور غیر منتظم (ان ریگولر) یعنی دو مختلف حرکتین پائی جاتی ہین **نبض منتظم** کی صورت مین حرکت قلب کے سبب شرائین مین خون کے با انتظام جاری ہونے سے ضربات نبض یکسان وقوع مین آتی ہین **غیر منتظم** مین اسکے برخلاف ہوتا ہے یعنی ایک کوئی ضرب جلد اور کوئی دیر مین ہوتی ہے۔ اگر دونون مذکورہ بالا حرکتون کے مابین اتنا وقفہ ہو کہ ایک ضرب کے بعد دوسری ضرب کا بھی وقت گزر جاوے تو اوسکو متوقف اور مختلف (انٹرمٹنٹ) کہتے ہین **مختلف منتظم** مین ہر پانچ یا دس ضرب کے بعد وقفہ ہوتا ہے **مختلف غیر منتظم** مین پانچ یا سات ضرب کے بعد وقفہ ہوتا ہے۔ اکثر متوقف نبض کا وقوع دوران خون کی رکاوٹ یشش اور قلب کے امراض سکتہ دماغی سوزش اور کمزوری کے باعث جو بدہضمی سے ہوا کرتا ہے **فایدہ** مرض مین نبض کا منتظم ہونا نیک علامت ہے مگر بعض آدمیون کی نبض صحت مین بھی غیر منتظم اور متوقف پائی جاتی ہے (۳) **نبض قوی** (اسٹرانگ پلس) اس قسم کی نبض مین نابض کی انگلیون کو نہایت زور سے چوٹ لگتی ہے اور یہہ خون کی زیادتی و شروع ورم کی حالت مین پائی جاتی ہے **نبض ضعیف** (ویک پلس) اسمین انگلیون کو زیادہ دبانے سے حرکت شریان محسوس ہوتی ہے اور یہہ زیادہ تر کمزوری کمی خون اور مرض ہسٹیریا مین پائی جاتی ہے (۴) **نبض ممتلی** (فل پلس) اس قسم کی نبض مین حرکت قلب کے سبب خون کی تعداد کثیر شرائین مین پہنچتی ہے جس سے انگلی کے نیچے شریان کا حجم زیادہ معلوم ہوتا ہے اور امراض شدیدہ کے شروع مین پائی جاتی ہے **نبض خالی** (ایمٹی پلس) اسکے برخلاف ہوتی ہے اس قسم کی نبض مین انگلیون کا درمیانی فاصلہ بہت بڑھتا اور اکثر نہایت کمزوری کی حالت

اور سوزش صفاق مین پائی جاتی ہے (۵) **نبض مستوی** (ایکوئیل پلس یا ریگولر پلس) اس قسم کی نبض مین ہر انقباض قلب کے وقت خون کی مقدار شرائین مین یکسان اور برابر لگاتار پہونچتی ہے مقدار خون کم ہو یا زیادہ **نبض غیر مستوی** (انئی کوئل یا ان ایکوئیل پلس) اسکے برخلاف ہے یعنی اسمین نبض کی دوسری ضرب بنسبت اول کی اور تیسری بنسبت دوسری کے کمزور ہوتی ہے اور پھر مثل اول کی ضربات ہوتی ہین (۶) **نبض صلب** (ہارڈ پلس) اس قسم کی نبض شریانی دیوارون کے زیادہ سخت رہونے کے سبب ذرا سا دبانے سے انگلیون کو سخت معلوم ہوتی ہے۔ غلبہ خون مزمن امراض گردہ اور بڑھاپے کی وجہ سے جب شریانی دیوار مین تبدیلیاں لاحق ہوتی ہے تو یہی نبض صلب معلوم ہوتی ہے **نبض لین** (سافٹ پلس) صلب کے برخلاف ہے۔ اسمین شریانی دیوار کا تناؤ اور جسمی طاقت کم ہوجاتی ہے۔ عضلات ڈھیلے اور جسم کمزور ہوجاتا ہے (۷) **نبض مشرف** (ان کمپریبل) اس قسم کی نبض کا حال یون معلوم ہوسکتا ہے کہ حسب معمول چار انگلیان نبض پر رکھکر ایک انگلی کو ذرا سا دبا دین اس حالت مین باقی تین انگلیون کو نبض کی تڑپ بڑے زور سے معلوم ہوگی **نبض منخفض** (کمپریبل) مشرف کے برخلاف ہے (۸) **نبض صغیر** (تھریڈی پلس) اس قسم کی نبض قلت الدم اور نہایت کمزوری مین بہت باریک مثل سوت کے ہوتی ہے **نبض عظیم** (لارج پلس) صغیر کے برخلاف ہے یعنی اس قسم کی نبض سے انگلیون کا درمیانی فاصلہ بڑھجاتا ہے اور یہہ اکثر کثرت خون مین پائی جاتی ہے (۹) **نبض موجی** (واٹرہیمر پلس) اس قسم کی جھٹکے دار نبض مین انگشت نابض پر ابھری سی حرکت معلوم ہوکر پھر ہٹ جاتی ہے ایسی نبض ذیل کی حالت مین ہوتی ہے جبکہ اذن القلب کے کواڑ متشنج ہوتے ہین اور منفذ کے بخوبی بند نہونے سے وہ خون پھر کسیقدر لوٹ آتا ہے جو شریان کی طرف روان ہوچکا تھا۔ سن ضعیفی مین بھی جب کہ شریانی دیوار کی ساخت خراب ہوجاتی ہے تو نبض کی حرکت ٹیڑھی یا لہردار ہوتی ہے (۱۰) **نبض دودی** (وائری پلس) جب قلت خون کے سبب شریان کی دیوارین سکڑکر سخت اور باریک ہوجاتی ہین تو انگشت نابض کے نیچے نبض مثل تار کی معلوم ہوتی ہے۔ اس قسم کی نبض اکثر مزمن سوزش صفاق مین پائی جاتی ہے (۱۱) **نبض سریع** (کوئیک پلس) اسمین

ضربات نبض اپنے معمولی وقت کی نسبت جلد جلد ہوا کرتی ہین خواہ صحت کی نسبت نبض کی ضربات کی تعداد کم ہی ہو مگر اکثر فی منٹ ۹۰ سے زاید ضربات ہوتی ہین۔ اس قسم کی نبض اکثر قلت خون اور کمزوری مین پائی جاتی ہے اور نیز عصبی امراض مین جو چڑچڑا مزاج کے ساتھ مخصوص ہین بخار اور جوش دماغ مین بھی پائی جاتی ہے **نبض بطی** (سلو پلس) اسمین نبض کی رفتار فی منٹ ۶۰ سے کم ہوا کرتی ہے اور یہ سریع کے برخلاف ہے اور اکثر دماغی امراض مین پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات بطی کی کیفیت اسقدر کم ہوجاتی ہے کہ اوسکی تڑپ مین خون کی جست بڑی مشکل سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کیفیت کا نام یونانی مین لیبر نگ ہے (۱۲) **نبض مسطرقی** (ہوڈنگ پلس) اسمین کود کر چلنے کی کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے (۱۳) **نبض مضاعف** (ڈبلٹ پلس) اس قسم کی نبض سیلان خون مین دو ضربہ چلکر وقفہ کرتی ہے اور پھر دوبارہ دو ضربہ چلتی ہے (۱۴) **نبض مرتعش** (ترلنگ پلس) جب خون کی ماہیت مین کسی قسم کا فتور پڑجاتا ہے تو انامل کو نبض کی کیفیت تھرتھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

نوع دوم نبض مرکب امراض مین اکثر اسی قسم کی نبض پائی جاتی ہے اور اسکی نو صورتین ہین **اول** جب کثرت الدم کی صورت مین بطن قلب وسیع ہوجاتا ہے تو نبض متواتر ممتلی اور صلب چلتی ہے **دوم** ذات الریہ۔ سرخ بخار سرخ باد اور نیز دیگر حمیات کی ابتدا مین نبض متواتر ممتلی اور لین ہوا کرتی ہے **سوم** سوزشی بخار مین نبض متواتر ممتلی۔ صلب اور سریع ہوا کرتی ہے **چہارم** مردون مین مرض سل اور عورتون مین قلت خون اور باؤ گولہ کے باعث نبض متواتر خالی اور سریع چلتی ہے **پنجم** جب اذن اور بطن قلب کے کواڑون مین تشنج ہوتا ہے تو نبض غیر مستوی غیر منتظم ضعیف اور متواتر یا متفاوت ہوجاتی ہے **ششم** شدید وجع مفاصل مین نبض ممتلی مسطرقی۔ متواتر اور منخفض ہوتی ہے **ہفتم** پردہ صفاق کی سوزش مین نبض دوکی ممتلی صلب اور مشرف ہوتی ہے **ہشتم** نہایت کمزوری کی حالت مین نبض متواتر صغیر اور دوکی ہوتی ہے جسکی ضربات کا شمار بڑی مشکل سے ہوسکتا ہے **نہم** سکتہ نزول الماء نفخ الراس ضغطۃ الدماغ۔ تیانے منشی کے استعمال اور بطن ایسر قلب کے بڑھجانے سے نبض صلب ممتلی اور متفاوت ہوا کرتی ہے **قاعدہ چہارم آلہ تشخیص النبض** (اسفگمو گراف)

اس آلہ سے تعداد ضربات نبض تواتر۔ انتظام قوت رفتار وغیرہ کیفیات مس انامل کی نسبت نہایت ہی خوبی وخوش اسلوبی سے معلوم ہوتی ہے۔ ان کیفیات کی تشخیص کا مدار محض قوت فیصلہ پر ہے اور یہہ نہایت ہی اعلی درجہ کی طاقت بالکل دماغ کے ساتھہ تعلق رکھتی ہے اور اس امر سے کوئی دانشمند انکار نہیں کرسکتا کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہونگے جنکے دماغ بہمہ وجوہ صحیح وسالم ہونگے کیونکہ قوت واہمہ ومتخیلہ دو ایسی طاقتین ہین جو تمام قوائے دماغی پر غالب آجاتی ہین اور جبتک زندگی باقی ہے ان دونون قوتون کا انفکاک ناممکن ہے اور جب یہہ ناممکن ہے تو بطریق اولی تسلیم کرنا پڑیگا کہ صحیح قوت فیصلہ کا وجود بھی ناممکن ہے خصوصاً نبض جیسے دقیق اور اہم مسایل مین۔ ہم تسلیم کرتے ہین اور بلا عذر مانتے ہین کہ حکماء یونان وعرب نے کیفیت نبض کے متعلق جو دقایق منکشف کیے ہین عقل انسانی اس سے بڑہکر تجویز کرنے مین قاصر ہے چنانچہ خود منصف مزاج حکماے انگلستان جیسا کہ فصل ہذا کے بیان سے واضح ہے نبض کے متعلق انکے کمال کو تسلیم کرچکے ہین لیکن اگر ہم حکماے یورپ کی کوششون سے جو اس آلہ کے ایجاد مین ان سے ظہور مین آئین چشم پوشی کرین تو سراسر ظلم وجور وعدم انصاف ہے۔ اس آلہ سے بڑا فایدہ یہہ ہے کہ نبض کی ہر ایک کیفیت بعینہ کاغذ پر مرتسم ہوجاتی ہے جس سے طبیب اور مریض دونون پر نبض کی اصلی کیفیت پورے پورے طور پر منکشف ہوجاتی ہے اور یہہ لکھی ہوئی کیفیت مریض اور طبیب دونون کے لئے مدت العمر کارآمد ہوسکتی ہے۔ چونکہ آلہ مذکور کا استعمال اور اوسکے پرزون کی شناخت بغیر سمجہائے سمجہہ مین نہین آسکتی اسلئے دونون کیفیت جداگانہ دو فواید مین بیان کی جاتی ہے۔

فائدہ اول پرزون کی شناخت

چونکہ آلہ مذکور پرزون سے مرکب ہے اسلئے اسکو تین حصون مین تقسیم کیا جاتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲) حصہ مقدم یہہ اپنے دونون پہلوی فیتون سے

تصویر ۴

حصہ متوسط

کاغذ

۱۔ کمانی۔ یہہ دونون فیتون کے نیچے واقع ہے جو اس تصویر مین دکہائی دیتی ۲۔ لوہے کا عمود ۳۔ آہنی تار ۴۔ ڈہیلی ۵۔ سوئی جس سے نقش ہوتے ہین

۶۔ کل چلانے والا آلہ ۷۔ کنجی لگانے کا پیچ ۸۔ پیتہ ۹۔ بیلن ۱۰۔ پہرکیان ۱۱۔ نکسوا ۱۲۔ صندوقچہ
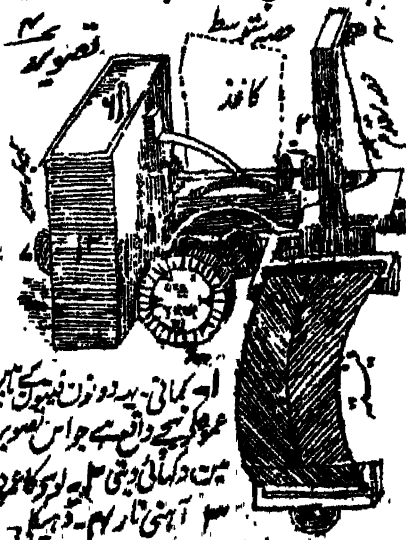
محدود ہے۔ انہی فیتون کے ذریعہ سے آلہ مذکور مریض کے ہاتھ پر قایم کیا جاتا ہے اور ان دونون
مین ایک کیسوا اسلئے لگایا گیا ہے کہ حجم زند کے موافق فیتون کو کشش دیجاسے۔ اور ان
دونون فیتون کے بیچ مین ایک بچکدار کمانی لگی ہوئی ہے اس کمانی کو مقام نبض پر رکھتے ہین اور
کمانی شریانی تڑپ کے سبب جنبش و حرکت کرتی ہے اور اپنے تار کے ذریعہ سے ڈھیکلی کو ہلاتی ہے
یہہ ڈھیکلی اوپر کی جانب کھڑی ہے اور ایک لوہے کے عمود مین لگی ہوئی ہے۔ ڈھیکلی کے متحرک
ہونے سے نبض کے مطابق سوئی حرکت کرتی ہے اور کاغذ پر کیفیت حرکت لکھتی جاتی ہے
حصہ مؤخر یہہ حصہ ایک مربع صندوق کی مانند بند ہے جسکے بالائی جانب ایک ہک لگا
ہوا ہے اس ہک کے ادہر ادہر کرنے سے کل مذکور چلتی اور رک جاتی ہے اور پیچھے کی طرف کنجی لگانے
کا پیچ ہے جسکے گہمانے سے کنجی لگ جاتی ہے **حصہ متوسط** یہہ مقدم اور موخر حصون کے
مابین ہے جسکی جانب پیہہ لگا ہوا ہے اوسکے پہیرنے سے نبض پر ایک اونس سے انہا اونس تک دباؤ
پڑتا ہے اور دوسری جانب ایک بیلن سے دو ہیر کیون کے لگا ہوا ہے اسکے اندر ایک سیاہ رنگ کا کاغذ
رکھا جاتا ہے جسپر نبض کی تمام کیفیت منقوش ہوتی چلی جاتی ہے **فایدہ دوم طریق استعمال**
آلہ اسکے استعمال کے وقت اس بات کا خیال رکہین کہ مریض کو غذا کہلائے ہوئے دو گہنٹے گزر گئے ہون
تکان اور ورزش کے بعد اور نیز کسی حالی صدمہ کی حالت مین اسکا استعمال نہ کرین لگانے کا طریق یہہ ہے
(دیکھو تصویر نمبر ۵) کہ کلائی پر سے نبض کے زیادہ تڑپدار مقام کو معلوم کر کے وہان پنسل یا سیاہی سے
نشان کرین پہر مریض کو لٹا کر اوسکا ہاتھ پہیلائین اگر مریض کو بٹھلانا منظور ہو تو اوسکا ہاتھ

تصویر نمبر ۵
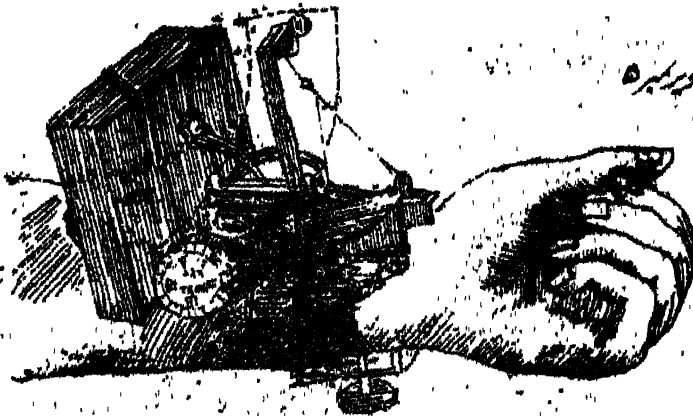
میز پر رکھکر آلہ لگادین تاکہ ہاتھ کو جنبش نہو بعد ازان آلہ مین کنجی لگا کر فیتہ کو ہاتھ مین پہنا دین اور کمانی کو ٹھیک نشان پر ٹکا کر آلہ کو قایم کرین جب کمانی ٹھیک شریان پر قایم ہوجاوے اور سوئی حرکت کرنے لگے تو جتنے اوزن کا دباؤ پہونچانا منظور ہو اوسی ہند سے پر پہیہ کو پھیر کر قایم کرین بعد ازان کاجل سے سیاہ کیئے ہوئے کاغذ کو بیلن اور پہیون کے درمیان رکھکر سوئی کو کاغذ پر لگادین اور ہک کو ایک طرف ہٹادین تاکہ کل چلنے اور کاغذ دوڑنے اور سوئی حرکت نبض کے مطابق اوسپر نقش کرنے لگے جب منقش ہونے کے بعد بیلن سے کاغذ نکل جاوے تو ہک کو دوسری طرف ہٹا کر آلہ کی رفتار کو بند کرین اور آلہ کو مریض کے ہاتھ سے علیحدہ کرین اور کاغذ مذکور پر تاریخ نام مریض اور روئداد کا حال لکھکر سند رجہ ذیل عرق مین ڈبو کر خشک کرین تاکہ لکیر دوام کے مٹ جانے کا اندیشہ نہ ہے **نسخہ عرق** ایک حصہ لوبان کو پانچ حصہ شراب مقطر مین حل کر کے بوتل مین بھر لین اور بوقت ضرورت کام مین لائین اسمین بھگویا ہوا کاغذ آئندہ تشخیص نبض مین بہت مدد دیگا **انتباہ** کاغذ مطلوبہ کو چراغ یا موم بتی یا جلتے ہوئے کافور کے دھوئین سے یکسان ہلکے طور پر سیاہ کرین تاکہ سوئی کی رفتار مین خلل واقع نہو اور نیز کاغذ مذکور کسیقدر چکنا ہی ہو اس کاغذ میں سے چہ انچ طویل اور بیلن کی طوالت کے موافق عریض لین کاغذ کے کاٹنے مین زیادہ تر احتیاط ہے کہ عرض مین بالبرابر ہی کم وبیش نہو اگر ٹین کی پٹری یا سانچہ بنوا کر اوسکے مطابق کاٹ لیا کرین تو بہتر ہے **قاعدہ تشخیص** در بیان **کیفیات مستخرجہ آلہ تشخیص النبض** اس آلہ کی حرکت سے جو کیفیت کاغذ پر کھینچ جاتی ہے اوسکو بالتفصیل چند اشکال مین بیان کیا جاتا ہے **اول مبدا الجداول** (دیکھیں لائن) خم نبض کے شروع سے معلوم ہوتا ہے کہ شریانی تناؤ معمولی حالت پر ہے **دوم خم اولی** دیرانیری دیو جب شرائین مین خون کے جاتے وقت یا کسی اور سبب سے بطن قلب سکڑ جاتا اور خون کی روانگی مین شرائین کو زور لگانا پڑتا ہے تو آلہ تشخیص النبض کی سوئی اوپر چلتی ہوئی ایک متوسط مستقیم القامت یا کسیقدر ترچھی لکیر بنا کر دائین جانب کو مڑتی ہے بعد ازان ایک نوکدار زاویہ بنا کر نیچے اوترتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اورطہ مین قلب سے خون کا آنا بند ہوگیا ہے اور اورطہ میں موجودہ خون کو عام شرائین مین پہونچا رہی ہے جب آلہ مذکور کی کمانی ٹھیک نبض پہ نہیں ہوتی تو نوک کم نوکیلا ہو کر کسیقدر دلو کے تنگ ہونے سے کونا چپٹا سا پیدا ہوتا ہے **سوم خم ثانیہ**

(سیکنڈری یو) جب خون کی آمد سے شریان میں جست پیدا ہوتی ہے تو سوئی نیچے اوتر کر دوسری چھوٹی
لہر پیدا کرتی ہے اور سوئی کے نیچے اوترنے سے ایک قسم کا کھندانہ اور قوس اور طہ (آرٹا ناچ) اور یہی
اور خم نمایاں ہوتے ہیں جنسے سمجھا جاتا ہے کہ اورطہ شریانی کی کواڑیاں بند ہوگئی ہیں اور انقباض قلب
ختم ہوگیا ہے۔ اس نمبر لہر کے پہلے خم کو بعض حکما آلہ مذکور کی حرکت تصور کرتے ہیں اور بعض کا خیال
کہ اورطہ شریان میں خون کی روانگی کا باعث ہیں اور دوسرا خم سے اورطہ کے کواڑوں کا بند ہونا خیال
کیا جاتا ہے اور تیسرا خم آلہ مذکور کی اپنی حرکت سے پیدا ہوتا ہے خم **مضاعف** (ڈائی کروٹک ویو)
یہ لکیر سیدھی یا لہردار ہوکر بجائے جداول تک اترتی ہے جس سے حرکت قلب کا اختتام معلوم ہوتا ہے
(دیکھو تصویر نمبر ۶) یہ تصویر نمبر ۷ کی نبض میں حالت صحت کی کیفیت پائی جاتی ہے مگر کبھی کبھی شریانی
تناؤ اور دباؤ کی کمی بیشی کے سبب بیقدر تغیر وقوع میں آجاتا ہے چنانچہ تناؤ کی صورت میں جب شریان کے
زیادہ سکڑنے سے جوف شریان تنگ ہوجاتا ہے تو نبض کی رفتار نہایت باریک یا تند تار کے ہوجاتی
اور انسداد عروق شعریہ کے باعث جب انقباض قلب زور سے ہوتا ہے تو شریانی تناؤ بنسبت صحت کی
زیادہ ہوجاتا ہے جس سے اتامل نا نبض کو نبض عظیم اور ممتلی محسوس ہوتی ہے اور تناؤ کے زیادہ ہونے
تم تانیہ اونچا اور خم مضاعف چھوٹا ہوا کرتا ہے جیسا کہ تصویر نمبر ۸ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن صلب
کی کیفیت دونوں حالتوں میں پائی جاتی ہے اور دباؤ کی کمی بیشی سے جو تغیرات نبض میں پائے جاتے ہیں
وہ تصویر نمبر ۹ کی لہروں سے ظاہر ہوتے ہیں جب بخار اور سیلان خون کی صورت میں شریانی تناؤ کم
اور انقباض قلب جلد اور کوتاہ ہوجاوے تو ضربات نبض مضاعف (ڈائی کروٹس) ہوجاتی ہیں دیکھو تصویر
ہمیں خم ثانیہ نا معلوم اور قوس اورطہ نیچے کی طرف اور خم مضاعف بہت زیادہ نمایاں ہے جب سیدا
جداول کی سیدھ میں قوس اورطہ ہوتو اوسے نبض ممتلی مضاعف (ڈائی کروٹک پلس) کہتے ہیں
(دیکھو تصویر نمبر ۱۱ و ۱۲) جب قوس نیچے اوترجاوے تو نبض سریع مضاعف (ہائپر کروٹک)
کہتے ہیں (دیکھو تصویر نمبر ۱۳) **نبض قوی** (مونو کروٹک) جب عصبی مزاج میں ادویہ کے سبب سے
اور حمیات میں نبض مضاعف کی رفتار بہت جلد ہوتی ہے تو متنزلہ لکیر میں خم مضاعف وغیرہ
معدوم ہوجاتا ہے اور اس قسم کی نبض میں تناؤ کے کم ہونے سے دباؤ بھی کم ہو نچا پایا جاتا ہے
(دیکھو تصویر نمبر ۱۴) **چہارم نبض غیر منتظم** آلہ مذکور سے نبض کا حجم اور اوسکے انتظام میں

بےقاعدگی بھی معلوم ہو جاتی ہے کبھی حسب دستور انقباض نبض درست رہتا ہے لیکن ایک ضرب میں حجم کی کمی بیشی محسوس ہوتی ہے جس سے نبض بےقاعدہ چلتی ہے اور وقفہ کے زیادہ ہونے سے نبض کی لکیر کا آخری حصہ طویل ہو جاتا ہے اس قسم کی نبض غیر منتظم تمباکو کے زیادہ استعمال اور بدہضمی میں پائی جاتی ہے اور دو ضرب کے بعد منتظم ہو جاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۱۵) جب وجع القلب میں نبض کی ضربات ۶۷ ہو جاتی ہیں تو ہر تین ضرب کے بعد نبض غیر منتظم ہو جاتی ہے (دیکھو تصویر ۱۶)

پنجم کیفیت نبض متعلق با مراض مصراع القلب جب تنگی سوراخ اورطی کی وجہ سے بایاں بطن قلب بڑھ جاتا ہے تو نبض صغیر اور صلب ہو جاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۱۷) جب قلب کے کواڑ کے خراب ہو جانے سے انبساط پیدا ہو جاتا ہے اور اورطہ سے خون بائیں بطن قلب میں بازگشت کرتا ہے تو نبض کی رفتار موافق تصویر نمبر ۱۸ کے ہوتی ہے جب بائیں اذن و بطن کے مابین کواڑ میں تنگی ہونے کے باعث خون بائیں اذن سے بائیں بطن قلب میں رک رک داخل ہوتا ہے تو نبض کی رفتار مطابق تصویر نمبر ۱۹ کے ہوتی ہے۔ جب انقباض کی صورت میں خون بائیں بطن سے بائیں اذن میں بازگشت کرتا ہے تو نبض کی قوت اور رفتار دونوں میں بےقاعدگی آ جاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۰ و ۲۱) جب صدمہ خون سے شریان کے کل طبقات پھیل کر یا بعض ہٹ کر اور بعض پھیل کر تڑپ کر گومڑی پیدا کریں اور محصور خون کا ارتباط عام دوران خون کے ساتھ پایا جاوے تو رفتار نبض درست رہتی مطابق تصویر نمبر ۲۲ اور رفتار نبض درست جب مطابق تصویر نمبر ۲۳ کے ہوتی ہے۔ غرض جب دل خون کو زور کے ساتھ شرائین میں پہنچاتا ہے تو متصاعدہ لکیر سیدھی کھڑی ہوتی ہے اور کمزوری کی حالت میں یہ لکیر ترچھی پائی جاتی ہے۔ جب کسی بیماری سے شرائین کی ساخت سخت ہو جاوے تو متنزلہ لکیر میں اکثر کوئی خم نہیں ہوتا۔ کبھی صرف دو خم پائے جاتے ہیں اور نبض کی صلابت انامل کو بخوبی محسوس ہوتی ہے جب شرائین کی ساخت بہت نرم ہوتی ہے یا خون سے خالی تو متنزلہ لکیر میں اکثر تین خم پائے جاتے ہیں اور انامل کو نبض کی ضربات نرم محسوس ہوتی ہیں پس مذکورہ بصدر رفتار نبض کو اگر تجربہ میں لانا منظور ہو تو ایک تندرست آدمی کو کچھ عرصہ تک سرد پانی میں بٹھائیں تاکہ حرارت غریزی کے کم ہونے سے عروق شعریہ سکڑ جاویں بعد ازاں آلہ تشخیص النبض لگائیں اس حالت میں متنزلہ لکیر میں کوئی خم نہ پایا جاویگا۔ اگر اسی آدمی

کو گرم پانی مین نہلا کر خون کی تر دق شعریہ کو سست و کیا جاوے تو آلہ موصوف سے لگانے سے
منزل لکیرین اکثر تین خم پائے جاتے ہین مگر عظم القلب کی صورت مین متصاعدہ لکیر قریبا لمبی ہوتی
ہے اور نوک تیز دل کی کمزوری مین اکثر متصاعدہ لکیر ترچھی ہوتی ہے اور خم کی نوک گول پائی جاتی ہے
اگر اورطہ کے کواڑون مین کاوٹ پائی جاوے جس سے خون کی رفتار بخوبی نہ مین ہو سکتی تو نبض
کے متقاعدہ ہونے سے جدول متصاعدہ بہت ترچھی پائی جاوینگی اور چوٹی گول جب ایا کے لیرچیا
تنٹ کی بیماری مین اورطہ کا خون بائین بطن قلب مین واپس آجاوے تو جدول متصاعدہ قریبا
سیدہی اور خم کے نشان تیز ہونگے - بائین اذن اور بطن قلب کے کواڑ مین جب کوئی بیماری لاحق
ہو جاتی ہے تو نبض کی جداول ہمیشہ ناہموار اور متقاعدہ ہوا کرتی ہین اور اورطہ کی ایسی بیماری
مین جدول متصاعدہ سیدہی اور چوٹی گول پائی جاتی ہے اور اترائی کی لکیر مین کسی قسم کا خم نہین ہوتا

فصل دہم علامات متعلقہ آلات بول

قارورہ کی کیفیت حالت صحت
مرض مین اور اسکے متعلق جمیع مسائل و قواعد کا مفصل و مشرح بیان تو ہماری **کتاب**
معمول احمدیہ مین ملے گا جو فن جراحی مین ہے لیکن مجملاً و مختصراً کچھ بیان یہی لکھا جاتا ہے تاکہ
کتاب ناقص نہ رہجاوے **قارورہ** واضح ہو کہ قارورہ اوس شیشہ کو کہتے ہین جو مثانہ کی صورت پر بنایا
جاتا ہے اور جسمین پیشاب بہر کر طبیب کو دکہایا جاتا ہے مجازاً اسکو پیشاب کے معنو مین استعمال کرتے ہین
حالت صحت مین پیشاب صاف شفاف بے رنگ یا قدرے زردی مائل کہربائی رنگ ذائقہ مین نمکین اور
غذا کے بعد کہاری ہوتا ہے تازہ پیشاب مین ایک خاص قسم کی بو بنفشہ کی مانند پائی جاتی ہے
تازہ پیشاب کو برتن مین رکہنے سے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی اور جسمی حرارت کی موجودگی سے
نہ رنگت مین تبدیلی آتی ہے اور نہ تیزابی اجزا تہ نشین ہوتے ہین ورنہ کیمیائی عمل سے منجمد ہو کر علیحدہ
ہوتی ہین مگر کچھ عرصہ کے بعد پیشاب ترش ہو جاتا ہے جسمین خفیف تیزابی کیفیت آجاتی ہے
بلغمی رطوبت کا ایک ہلکا طبق برتن کے پیندے پر جمع ہو جاتا ہے اگر پیشاب کو ایک دو روز رکہا
جاوے تو لعاب سی شے تہ نشین ہو جاتی ہے جسمین شحمی حامض یورک ایسڈ کی قلمین علیحدہ
دکہائی دیتی ہین اور قلمدار مادہ کا طبق برتن کے پیندے اور اطراف پر جم جاتا ہے اور بہت دیر تک
رکہنے سے پیشاب سڑ جاتا ہے جسمین بدبودار کہاری کیفیت پائی جاتی ہے اگر کچھ اور بھی زیادہ عرصہ

ٹاٹ کہا جاوے تو اسپر نیلے رنگ کی سیاہی مائل جھاگ آجاتی ہے آدمی اور کل گوشت خور حیوانات کے پیشاب میں تیزابی کیفیت اور گھاس پات کھانے والے جانوروں کے پیشاب میں کھاری پن کی کیفیت کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ پیشاب کے کوائف اور اونکے اوزان متناسبہ آلہ مقیاس البول (یوریناميٹر) کے ذریعہ سے بخوبی معلوم ہوسکتے ہیں تیز پیشاب کی کیفیت امتحانی کاغذ سے بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ یہہ کاغذ ہلدی یا نیلے نباتی رنگ سے رنگا جاتا ہے۔ اگر مشکوک پیشاب میں زرد کاغذ ڈالنے سے کاغذ کا رنگ بھورا سرخی مائل ہوجاوے تو پیشاب میں کھاری پن کی کیفیت پائی جاویگی۔ اگر کاغذ کے خشک ہوجانے کے بعد رنگ اوڑ جاوے تو نوسادر کا کھار تصور کرنا چاہیئے اگر خشک ہونے کے بعد رنگ قایم رہے تو کسی اور کھاری شئے کی کیفیت تصور کریں اگر پیشاب میں نیلا کاغذ ڈالنے سے کاغذ سرخ ہوجاوے تو حموضات کی تیزابی کیفیت کی زیادتی تصور کریں مگر اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ امتحان کے وقت مشکوک پیشاب کو بہت صاف گلاس یا چینی کے برتن یا قارورہ کے شیشہ میں لیں کیونکہ میلے برتن میں پیشاب کے بہت جلد سڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور پیشہ کا شیشہ وغیرہ برتن مستعمل ہی ہو کیونکہ سابقہ پیشاب کے تھوڑے اثر سے بھی تازہ پیشاب جلد تر خراب ہوجاتا اور سڑ جاتا ہے۔ **اجزاے پیشاب** پیشاب کی ماہیت میں دو قسم کے اجزا پائے جاتے ہیں **اول** حیوانی و نباتی اجزا (آرگینک) جسمیں شخاخیہ (شخاخی حامض (ہائی پیورک) اجزاے نوشادر (تیزاب لکٹک امونیا) تھوڑی سی کریٹن اور کریاٹینین پائے جاتے ہیں **دوم** معدنی اشیا کے اجزا (ان آرگینک) جنمیں سجی جو کھار اور چونے کے ہمراہ تیزاب تحمیضیہ تیزاب گندھک تیزاب نمک نوری حامض (فاسفورک ایسڈ) اور بہت تھوڑی مقدار میں سلیکا بھی پایا جاتا ہے۔ ان ہر دو اقسام کے علاوہ مثانہ کے لعابی رسوب اور تشوری کیسے بھی پیشاب میں پائے جاتے ہیں عمر وقت اکل شرب و ورزش کے اختلاف سے پیشاب کے پانی کی مقدار اور خشک اجزا میں اسقدر فرق پڑ جاتا ہے کہ ان اجزا کی ٹھیک مقدار معلوم نہیں ہوسکتی مرد عورت کے پیشاب میں بھی ان اجزا کی مقدار مختلف ہوتی ہے **کوائف مختلفہ** پیشاب کے ذریعہ سے تمام جسم خصوصًا آلات البول کے امراض کا کل حال بخوبی معلوم ہوسکتا ہے اسلئے مریض پیشاب کی کیفیت دریافت کرنے کے واسطے آپ

حالات کو بخوبی مد نظر رکھیں **اول** طریق خروج بول پیشاب صحت کی حالت میں دھار باندھ کر آتا ہے
اور کسی طرح کا وسیلہ رکاوٹ نہیں ہوتا لیکن بیماری میں رک رک کر آتا ہے یا بند ہو جاتا ہے **دوم**
مقدار بول سردی میں بنسبت گرمی کی اور مرطوب ہوا میں بنسبت خشک ہوا کی اور صبح کو بنسبت
شام کی اور رات کو بنسبت دن کی اور بعض سیال اشیا کے استعمال سے بھی زیادہ خارج ہوتا ہے امراض
آلات البول میں مقدار بول میں کمی بیشی ہو جاتی ہے **سوم** وزن تناسبہ۔ عمر۔ موسم۔ قسم غذا۔
جنسیت۔ جسم میں کیمیائی تبدیلی اور بیماری کے وقوع سے پیشاب کے وزن تناسبہ میں فرق آجاتا ہے
چہارم رنگ قارورہ۔ پانی پینے کے بعد۔ عصبی امراض کمی خون۔ ہیضہ۔ بادگولہ۔ مرگی۔ مزمن
امراض گردہ۔ ذیابیطس میں پیشاب کی رنگت پھیکی یا سفید صاف بیرنگ ہوتی ہے۔ پیاس۔ پسینہ
اور اسہال کی حالت میں پیشاب سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ لعابی مواد اور نوری خیرا کی آمیزش سے
دودھ کی مانند سفید آتا ہے۔ اسی طرح دوسرے امراض میں پیشاب کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ تبدیل
رنگت میں بعض اغذیہ کے اثر کو بھی دخل ہے **پنجم** بوئے پیشاب۔ جب تازہ پیشاب میں بنفشہ
کی سی بو آتی ہے اور سرد ہو جانے پر بے بو ہو جاتا ہے اگر مثانہ مفلوج ہو یا بول میں پیپ آمیز ہو تو سڑی
ہوئی بو آتی ہے۔ اعصابی امراض میں پیشاب خوشبودار ہوتا ہے اور امراض گردہ میں مچھلی کی سی بو آتی ہے
ذیابیطس میں مٹھاس کی سی بو آتی ہے۔ لہسن ہینگ روغن تارپین کے کھانے سے انہی چیزوں
کی بو آتی ہے **ششم** قوام قارورہ۔ مردوں کا پیشاب عورتوں کی نسبت گاڑھا ہوتا ہے اور یہ کیفیت
عہد طفلی سے جوانی تک بڑھتی جاتی ہے بڑھاپے میں رقیق ہو جاتا ہے۔ موسم گرما زیادہ محنت و ورزش
پسینے کی کثرت نشاستہ حیوانی غذا کے زیادہ استعمال سے اور تھکنے سے خواب میں پیشاب گاڑھا ہوتا ہے
اسکے برخلاف صورتوں میں رقیق اور صبح کو بعد بیداری کے اوسط درجہ کا **ہفتم** حرارت۔ تازہ پیشاب
میں جسم کی حرارت کے موافق ہوتی ہے اور سرد ہونے پر دور ہو جاتی ہے **ہشتم** ذائقہ۔ ذیابیطس
میں شیریں ہوتا ہے۔ شدید درد مفاصل میں تیزابی فالج مثانہ۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور
کھاری اشیا کھانے سے کھاری ہو جاتا ہے **نہم** رسوب۔ پیشاب کے رسوب اور تہ نشین کئی طرح کے
ہو سکتے ہیں بعض اجزا میں سے حرارت غریزی کی وجہ سے پیشاب کے اندر حل ہو کر بہتے ہیں اور خروج
بول کے بعد سردی کے سبب سے موٹا منجمد ہو جاتے ہیں اور بعض قشور اور پیپ کے اجزا سے بھی

غیر منحل ہونے مین مگر خارج ہونے کے بعد سردی لگنے سے فوراً جم جاتے ہین اور بعض انہین سے وہ ہین کہ جب کچھ عرصہ کے بعد انمین کیمیائی تغیرات واقع ہوتے ہین تو چند اجزاتہ نشین ہو جاتے چنانچہ شخاخیہ کے تبدیل سے نوسادر (امونیا) کے اجزاتہ نشین ہوتے ہین یہہ رسوبی اجزاجو کثیر الوقوع ہین ۵ اقسم کے ہین **اول رسوب شخاخیہ** (یوریا) یہہ ایک ثقیل قلمدار بیرنگ چیز ہے مزہ مین نمکین قدرے تلخ اور شورہ کی مانند سرد ہوتی ہے۔ تیزاب اور کھاری عرقیات کے ملانے اور نیز حرارت سے متفرق الاجزا ہو جاتی ہے اور اسکی کیمیائی ترکیب مین حموضیہ شورجیہ فحمیہ ہر ایک دو حصہ اور مائیہ ۴ حصے ہوتے ہین اگر صحت کی حالت مین مختلف قسم کی غذا کھائی جاوے تو شخاخیہ بقدر ڈہائی تولہ روزمرہ پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے اور نباتی غذا کی کہانے سے تخمیناً ساڑہے چار تولہ اور حیوانی غذا کے استعمال سے تخمیناً سات تولہ محنت مشقت مین اس سے بہی زاید۔ غرض جسم کے جسقدر شورجیہ اجزا خارج ہوتے ہین اوسیقدر شخاخیہ زیادہ پائی جاتی ہے۔ بچون مین کیمیائی تبدلات کے جلد جلد ہو جانے سے شورجیہ اشیا کے اجزا متفرق ہوتے رہتے ہین اسلئے انکے پیشاب مین بنسبت جوانون اور بوڑہون کی شخاخیہ زیادہ مقدار مین پائی جاتی ہے اور مرد کے پیشاب مین عورت کی نسبت زیادہ۔ فربہی جسم۔ فکر شدت تپ سوزشی امراض ذیابطیس وجع مفاصل مین بہی بکثرت خارج ہوتی ہے اور برخلاف اسکے صغر کبد یرقان استسقا مرگی اور امراض گردہ مین شخاخیہ اجزا بہت کم خارج ہوتے ہین **دوم رسوب شخاخی حامض** (یورک اسیڈ) بعض حالات مین پیشاب کا ذائقہ کھاری اور بعض اوقات ترش ہوتا ہے اور پیشاب کے ترش مادہ کو شخاخیہ یعنی پیشاب سے منسوب کر کے شخاخی حامض کہتے ہین اسمین حموضیت بہ نسبت شخاخیہ کی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر گردہ کے مقام نقصا یا نالی برنج یا مثانہ مین پیشاب سے جدا ہو نہ پاوے تو ریگ جمع ہو کر پتہری بنجاتی ہے اور حالت صحت مین شب و روز کے پیشاب مین بمقدار اوسط ۸ سرخ ہمیشہ خارج ہوتی رہتی ہے مگر نقرس وجع مفاصل نقصان فعل جگر اور ثقیل و حیوانی غذا کی کثرت استعمال سے اسقدر خارج ہوتی ہے کہ پیشاب کے ظرف کے پیندے یا کنارون پر سرخ رنگ کے ذرات کے طور پر جم جاتی ہے بعض اوقات سرخ یا زرد رنگ کی ریگ یا کنکر بنکر بہاریکے پیشاب کے خارج ہوتی ہے بخار اور سوزشی امراض اور عظم الطحال مین زیادہ ہوتی ہے قلت الدم ذیابطیس

اور ہر ایک قسم کے ترشی امراض اور نباتی غذا کے استعمال میں بہت کم مقدار میں پائی جاتی ہے
سوم رسوب شخاخی نوسادر اگین (یوریٹ فاسفیٹیا) اس قسم کے رسوب تندرست
آدمی کے گرم پیشاب میں حل ہو جانے کے بعد بے معلوم ہوتے ہیں مگر سرد ہو جانے پر پیشاب کے
برتن کے کناروں پر سفید داغ کی طرح نظر آتے ہیں ثقیل غذا زیادہ کھانے اور پسینا زیادہ آنے
اور سیال اشیا کے کم استعمال سے پیشاب گاڑھا اور قلیل المقدار خارج ہوتا ہے جسمیں شخاخی نوسادر آتے
بکثرت جمتا ہے اور سرد موسم میں بھی بلا لحاظ رقت و غلظت کے پیشاب زیادہ جمتا ہے جس سے
پیشاب لیسدار ہو جاتا ہے اور پیشاب ڈالنے سے منجمد اور گرم کرنے سے حل ہو جاتا ہے حالت [illegible]
کمزوری اور بدہضمی میں منجمد نوسادر کا رنگ پھیکا اور بخار و وجع المفاصل میں سرخ اور سل و امراض جگر
میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر وجع المفاصل کو آرام ہو جاوے اور اجزا کم یا بالکل خارج نہوں تو جان لینا چاہئے
کہ کسی دوسرے عضو میں مرض نے رخ کیا ہے **چہارم رسوب تیزابہائیپورک** اگرچہ اس قسم کا
تیزاب گھوڑے بیل وغیرہ محنت کش چوپایوں کے پیشاب میں زیادہ پایا جاتا ہے مگر سیر تلخ یا دام اور
لوبان وغیرہ نباتی اشیا کے زیادہ استعمال کرنے والے اشخاص کے پیشاب میں بھی کم و بیش ہوا کرتا ہے بعض
اوقات شوربہ اجزا کے زیادہ تحلیل و تبدیل ہونے سے بھی پیدا ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہوتا ہے بخار
التہاب الکبد اور ہیضہ میں بھی بکثرت پیدا ہو کر خارج ہوتا ہے یرقان میں بالکل نہیں ہوتا گرم پانی
میں حل ہو جاتا ہے۔ اکثر سفوف کم ہوتا ہے بلکہ چونا سبحی کے ہمراہ پایا جاتا ہے اگر اس قسم کا پیشاب متعفن
ہو جاوے تو کیفیت لوبان میں تبدیل ہو جاتا ہے **پنجم رسوب مخاطی قشور** (میوکس ایند
اپی تھیلیم) اس قسم کا رسوب آلات البول کے مخاطی پرت کی سوزش سوزش غدہ قدامیہ اور پتھری
پیشاب میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ میلا زرد رنگ کا لیسدار رسوب تہ نشین نہیں ہوتا بلکہ پیشاب کے
اوپر ابر کی طرح تیرتا پھرتا ہے اور ہلانے سے پیشاب گدلا ہو جاتا ہے **ششم رسوب کالسیم
ریباس اگین** (آگزالٹ آف لایم) یعنی کلس یعنی چونا اور ریباس حامض (آگزالک ایسڈ) کا مرکب ہے
ریباس ترشی پیشاب بوٹی کو کہتے ہیں جو اکثر مرطوب زمینوں میں خودرو ہوتی ہے اسکا ذائقہ ترش ہوتا ہے
یہ نمک سفید رنگ چمکدار دانوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ بدہضمی سوزش جگر حدبہ اور تپ محرقہ سے
نجات پانے کے بعد خنازیری مزاج کے بچوں میں کبھی ہیضہ سے صحت پانے کے بعد پیشاب کے

ہمراہ زیادہ خارج ہوتا ہے جب نقرس اور امراض آلات تنفس مین خون اچھی طرح صاف نہین ہوتا ہے
تو شحاتی حامضین اور تیزاب فحمیہ کی تبدیلی نمک مذکور مین ہو جاتی ہے - پیاز ریوند چینی بینگن وغیرہ اشیا
نفخ ضعیف معدہ کہانے سے اس نمک کی باریک باریک ہشت پہلو نہایت چھوٹی قلمین پیشاب مین
پائی جاتی ہین حالت صحت کے پیشاب مین یہہ رسوب قلیل المقدار ہوتے ہین مگر بہ نسبت جوانون کی
بچون کے پیشاب مین خصوصاً جو شکری کی بیماری مین مبتلا ہون زیادہ پائے جاتے ہین پیشاب
کا رنگ ہمیشہ سبزی مائل یا گہرا کہربائی تیزابی کیفیت مین ہوتا ہے جسکی سطح پر ایک ہلکی ابر کی مانند
جم جاتی ہے اور سطح مذکور پر کہین کہین چمکدار نقطے بہی نظر آتے ہین **ہفتم رسوب بیضیہ**
(البیومن) انڈے کی سفیدی کو انگریزی مین البیومن کہتے ہین یہہ نام لاطینی لفظ (البس) سے
ماخوذ ہے - البیومن جسم کے مختلف حصون مین خصوصاً آب خون (سیرم) مین بکثرت ہوتا ہے
اور قلب ششش جگر کے امراض مین رسوب بیضیہ بقدر ۲ حصہ پیشاب کے فی ہزار حصہ مین پائے جاتے
ہین جب اس قسم کے رسوب کچہہ عرصہ تک پیشاب مین پائے جاوین تو مرض گردہ کے حدوث کا احتمال
ہوتا ہے خون کی خرابی اور اوسکی رقت یا پیپ یا خون نفاس یا منی کے زیادہ خارج ہونے یا رحم اور مثانہ
اور نایزہ کے امراض مین رسوب کو بہ زیادہ خارج ہوتے ہین **ہشتم خون** (بلڈ) گردہ مین شدید اجتماع
خون - سوزش مرض سنگ مثانہ اور سرطان وغیرہ امراض آلات البول کے کسی مقام پر ہونے سے نایزہ کی
راہ خون نکل سکتا ہے لیکن گردہ سے نکلا ہوا خون پیشاب مین بخوبی آمیز ہوتا ہے جس سے پیشاب کا
رنگ دہوئین کی طرح ہوتا ہے اگر پیشاب مین خون کی مقدار کم ہو تو چاے کے ہلکے رنگ پر ہوتا ہے
اور زیادتی مین پورٹ وائین کے ہمرنگ اور بہت ہی زیادتی مین خون کے رنگ کا **نہم رسوب پیپ**
یہہ گردہ یا مثانہ یا نایزہ کی سوزش مین پیدا ہوکر پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتا ہے پیشاب گدلا ہوتا
ہے جب کچہہ عرصہ کے بعد پیپ تہ نشین ہو جاتی ہے تو زرد سبزی مائل یا سفید رنگ کی دکہائی دیتی ہے
اور ہلانے سے پیپ ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور ٹہیرانے سے پہر جم جاتی ہے اس وقت کی پیشاب
کیفیت تیزابی اور خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے **دہم صفرا** (بائیل) جب پتہ کی نالی کے مسدود
ہو جانے سے جگر کا صفرا امعا مین نہ آوے تو خون مین جذب ہوکر فضول اشیا کی طرح گردہ کی راہ
سے خارج ہوتا ہے - اگرچہ بحالت صحت موسم گرما مین بہی قلیل المقدار صفرا پیشاب کے ہمراہ خارج

ہوتا ہے لیکن جھاگ سرخ بخار سنجار زرچہ ذات الریہ - شدید سوزش جگر - صغر جگر اور یرقان
کے مریضوں کے پیشاب میں بکثرت پایا جاتا ہے جس سے پیشاب کا رنگ زرد سیاہی مائل ہوتا ہے
یہاں تک کہ سفید کپڑا اسمیں ڈبوئیں تو وہ بھی زرد ہو جاتا ہے **یازدہم شکر** حالت صحت کے
پیشاب میں شکر کی مقدار بہت ہی تھوڑی خارج ہوتی ہے مگر جبکہ شکر یا نشاستہ دار شے زیادہ کھائی جاتی
تو پیشاب کے ہمراہ زیادہ خارج ہوتی ہے دماغی محنت سے بھی شکر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے مرض
ذیابیطس کے پیشاب میں انگوری شکر کثیر المقدار ملتی ہے جو گنے کی شکر سے کم شیریں ہوتی ہے اور
پانی میں کم حل ہونے والی ہے مگر ڈیڑھ حصہ سرد پانی میں اسکا ایک حصہ حل ہو جاتا ہے اور
شکر آمیز پیشاب کا رنگ پھیکا نظر آتا ہے اور بہت دیر تک رکھنے سے نہیں سڑتا اگر گرم جگہ پر
پیشاب کو کئی روز رکھا جاوے تو اوسکے اوپر سفید جھاگ آجاتی ہے اس [illegible]
کے ذریعہ مختلف نظر آتی ہیں **دوازدہم مثلوثی رسوب** - یہ [illegible]
بعض امراض میں بوقت خروج مائیت خون [illegible] کے اندر جم کر باریک یا موٹی نالیوں کے
ڈھلے ہوئے سانچے بن جاتے ہیں اور رسوب کے ٹکڑوں کی طرح پیشاب کے ہمراہ [illegible]
خارج ہوتے ہیں اگر قلیل المقدار ہوں [illegible] پیشاب [illegible]
ہو یہ ڈھلے ہوئے سانچے مختلف ہوتے ہیں یعنی (الف) رسوب قالب تشری (اپی تھیلیل کاسٹ)
(ب) رسوب قالب حبوبی (گرانیولر کاسٹ) (ج) رسوب قالب مومی (د) رسوب قالب خون
سیزدہم کیلوسی رسوب (کائیل) اس قسم کے پیشاب کا رنگ سفید دودھ کی مانند اور
قدرے خون کی آمیزش سے اودے رنگ کا ہوتا ہے اگر اسمیں ایتھر ملا یا جاوے تو شفاف ہو جاتا ہے
اور تھوڑی دیر تک رکھنے سے فالودہ کی طرح جم جاتا ہے جسپر بالائی کی طرح ایک شے نمایاں ہوتی ہے
اسمیں چربی اور بیضیہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے **چہاردہم مثانیہ رسوب** - بعض [illegible]
مزاج کے پیشاب میں شخاخی نوسادر [illegible] کی مانند تہ نشین قلمیں پائی جاتی ہیں جو گرم پانی میں
حل نہیں ہوتیں مگر نوسادر کے ڈالنے سے جلد اور کسی معدنی تیزاب کے ملانے سے بتدریج حل
ہو جاتی ہیں اور تیزاب سرکہ کے ملانے سے منجمد ہو جاتی ہیں اس قسم کی شے کو لاطینی زبان میں
سسٹین کہتے ہیں اور اسمیں کئی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں جو سسٹس یعنی مثانہ سے منسوب

منسوب کی گئی ہیں جس پیشاب میں مثانیہ رسوب پائے جاتے ہیں وہ گدلا اور سبز زردی مائل
ہوتا ہے اوسمیں بو مثل گلاب کی سی بو اور خفیف تیزابی کیفیت پائی جاتی ہے **پانچ**
بھی ہے جسمیں کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب انتقال کے بعد پیشاب آتا ہے تو تازہ ہی میں جو
ملی ہوتی ہے وہ اس پیشاب کے ساتھہ ڈھلکر نکل جاتی ہے **علاوہ** کوائف مذکورہ کے
ہیں کبھی اور خارجی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً روئی کا ریشہ بال پر ہن کا ریشہ
روغنی کیسہ نشاستہ گندم۔ نشاستہ آلو۔ نباتی ساخت۔ نشاستہ برنج۔ عضلاتی ریشہ

پیشاب کا امتحان۔ ٹھیک امتحان تو آلہ خوردبین یا تیزابوں کے ذریعہ ہوتا ہے
جسکی مفصل کیفیت میری **کتاب معمول احمدیہ** میں پاؤ گے لیکن ایک تیز نظر آدمی جسکی
قوت فیصلہ صحیح ہو اور خطا نکرے صرف قوت نظری سے بھی پیشاب کی ہر ایک کیفیت
تمیز کرسکتا ہے بشرطیکہ مندرجہ ذیل قواعد کو زیر نظر رکھے **اگر** پیشاب کا درد قلموں کی شکل
تو اوسمیں اما ریا ترشی کی کیفیت پائی جاتی ہے **اگر** تہہٹ سفید سفوف کے طور پر ہو تو
کلسیہ نور الگین (فاسفیٹ آف لائم) کی موجودگی تصور کریں **اگر** درد کی رنگت اودی
ترش ہوگا جسمیں شخاخیہ اور نوری نوسادرالگین کے اجزا موجود ہونگے **اگر درد** زردی مائل
یا بھوری رنگت پر تو شخاخیہ نوسادرالگین (یوریٹ آف امونیا) یعنی بجی اور نورے کی موجودگی
پیشاب میں ثابت ہوگی **اور** پیشاب کے درد کی بھوری رنگت اور سرخی مائل یہ شخاخ الگین یوریٹ آف
سوڈا کی موجودگی پر دال ہے **اگر** پیشاب کا درد سرخ قلموں کی شکل پر ہو تو اوسمیں شخاخی حامض
کی ترشی زیادہ پائی جاتی ہے **اور** پیشاب میں خون کے ذرات۔ پیپ اور بلغم بھی پائے جاتے ہیں
جنکی شناخت کی آسان ترکیب یہہ ہے کہ قارورہ کو ہلاکر قدرے آنچ دیں اگر اس سے درد حل ہوجائے
تو کہار ہی اجزا شخاخی نوسادرالگین کے پائے جاتے ہیں۔ اگر یہی قارورہ گرم کرنے سے گدلا ہوجائے
تو علاوہ اجزائے مذکورہ کے پیشاب میں پیپ اور بلغمی مواد کی آمیزش بھی ضرور ہوگی جسمیں اس طرح فرق
کیا جاتا ہے کہ قارورہ میں تیزاب نمک ملادیں اس سے نوریہ کے اجزا حل ہوجائینگے اور پیپ و بلغم
ویسی ہی قایم رہے گی **اور** جس پیشاب میں نوریہ شخاخیہ کی آمیزش ہوتی ہے وہ گرم کرنے سے
پہلے صاف اور پھر گدلا ہوجاتا ہے

فصل دوازدہم علامات متعلقہ آلات تناسل

چونکہ عورت اور مرد کے اعضاے مخصوصہ مین اور نیز انکے امراض مین بہت فرق ہے اسلئے دونون
کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے **علامات متعلقہ ذکور** صحت کی صورت مین قضیب اور خصیتین
کا نشو و نما خاص اندازہ پر ہوا کرتا ہے اور فوطون کے سکڑے رہنے سے بیضے کھنچ جاتے ہین قضیب پر بار بار
خارش اور خیزش ہونے سے احتمال جریان کا ہوتا ہے۔ گردہ مثانہ اور نایژہ کی سوزش سوزاک امراض
نخاع۔ تاپ، پیشاب مین فرابیج کی کثرت استعمال مرگی کی نوبت۔ بینائی کی کمزوری۔ ذیابیطس اور شدید امراض
کے ابتدائی درجہ مین بھی خیزش قضیب و رشور سے ہوتی ہے۔ کثرت جماع اور جلق کے خراب نتائج سے
قضیب ٹیڑھا ہوجاتا ہے فوطے ڈھیلے ہوجاتے ہین اور خصیے لٹک پڑتے ہین اور قوت باہ کم یا زائل ہوجاتی
ہے جلق کی بدعادت مین علاوہ ان قباحتون کے بلا مباشرت خود بخود جریان منی ہونے لگتا ہے
یہانتک کہ بغیر خواب کے پاخانہ کے وقت کونتھنے۔ ذرا سا بیہودہ خیال کرنے۔ قضیب کو چھونے۔ گھوڑے پر
چڑھنے اور پیشاب کے بعد قدرے تندی ہوکر یا بغیر تندی کے بے اختیار پانی کی مانند پتلی منی نکل جاتی ہے
کبھی کبھی خون آمیز بھی خارج ہوتی ہے اور اسمین منی کی بو نہین پائی جاتی اور نہ کرم منی نظر آتے ہین اگر
ہون بھی تو غیر مکمل ہوتے ہین اس جریان کے سبب سے کمزوری عصبی ناطاقتی مزاج چڑچڑا جسمی اور ذہنی
کامون مین سستی قوت حافظہ مین کمی۔ خوف مایوسی۔ فتور قوت متخیلہ قبض بدہضمی خفقان صرع۔ فالج دیوانگی
ضعف باہ۔ نامردی وغیرہ علامات نمایان ہوتی ہین ایک بار کی مجامعت سے صحیح الجسم جوان آدمی کی منی
تخمیناً سوا تولہ خارج ہوتی ہے جسمین قریباً نصف حصہ اوعیہ منی کی رطوبت پائی جاتی ہے۔ شدید امراض
سے افاقہ کے بعد اور مجرد رہنے سے تین چار ہفتہ مین بلا تعین اوقات احتلام ہوجاتا ہے **منی** اسمین
جب منی پیدا ہوکر خصیتین سے خارج ہوتی ہے تو اوسکے ساتھ اوعیہ منی۔ غدہ قدامیہ اور نایژہ کی
رطوبت بھی مل جاتی ہے۔ تندرست آدمی کی تازہ منی لیسدار نیم شفاف سپال ہوتی ہے جسمین خاص
قسم کی بو تکلیف بالی اور ردور لوتھڑے سے پائے جاتے ہین مگر خارج ہونے کے بعد رقیق ہوجاتی ہے
اور سرد ہونے پر اسمین سے اجزاے ارضی تہ نشین ہوجاتے ہین جو خشک ہونے پر شفاف نشیبی یا لکل
اور سخت نظر آتے ہین منی مین پانی کے علاوہ ہیڈروکسائڈ آف پروٹین چونہ میگنیشیا۔ فاسفیٹ آف سوڈا
کلورائیڈ آف سوڈا و دیگر قسم کے نمکیات پائے جاتے ہین اگر خوردبین کے ذریعہ سے منی کو ملاحظہ کیا
جاوے تو اسمین ایک قسم کے کرم (اسپرمیٹوزوا) دم ہلاتے سمجھے کو سینکتے اور آگے کو تیرتے ہوئے

نظر آتے ہیں اگر عند الحرکت سامنے سے کوئی روک ہو تو ذی عقل حیوان کی طرح دوسری طرف ہٹ جاتے ہیں گرم پیشاب میں رکھنے سے بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں **علامات متعلقہ اناث** مردوں کی نسبت عورتوں کے اعضائے تناسل میں زیادہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ جوانی میں ۲۸ دن کے بعد بغیر درد اور تکلیف کے مہینے میں ایک دفعہ خون حیض سرخ سیاہی مائل اور جسم کے دوسرے خون کی نسبت ہلکا اور خاص قسم کی بو کا جاری ہوتا ہے اور تین دن کے بعد خود بخود بند ہو جاتا ہے اور منجمد نہیں ہوتا۔ پس حیض کی بے انتظامی سے کل عصبی عوارض ظہور میں آتے ہیں چنانچہ جسم میں جب خون کم ہو جاتا ہے یا بہت ہی زیادہ ہوتا ہے تو حیض بند ہو جاتا ہے اور بعض اقسام کی دیوانگی میں بھی حیض بند ہو جاتا یا تکلیف سے آتا ہے جب خون حیض مقدار میں کم اور درد کے ساتھ آتا ہے یا خارج ہوتا ہوا یکبارگی بند ہو جاتا ہے تو اسے عسر الحیض کہتے ہیں اور زیادہ خارج ہونے کی حالت میں کثرت حیض۔ اگر دونوں عوارض کے مابین سفید رنگ کی رطوبت خارج ہو تو اسے سیلان الرحم (سفید پانی) کہتے ہیں وضع حمل کے بعد سرخ سفیدی مائل رطوبت نفاس برابر ۱۲ دن یا مہینے تک خارج ہوتی رہتی ہے

مقالہ چہارم تشخیص امراض (ڈائگنوسس)

طبیب کا مقدم اور پہلا فرض یہ ہے کہ زیر علاج مریض کے مرض کا خاص مقام اور حدود مرض دریافت کرے اور درجات مرض۔ اصلیت مرض کے دریافت کرنے اور مفرد و مرکب امراض میں تمیز کرنے کی کوشش کرے تاکہ علاج میں آسانی ہو طالبان فن کی سہولت کے واسطے یہ مقالہ آٹھ فصلوں میں ختم کیا جاتا ہے **فصل اول عام تشخیص** بعض اطبا تشخیص علامات میں ایسے کامل ماہر ہوتے ہیں کہ مریض کی صورت دیکھتے ہی بیماری کی شدت و خفت دیگر عوارض کو فوراً سمجھ جاتے ہیں مثلاً سل۔ ذات الریہ نفخ الریہ اور ورم کلیہ کے آثار مریض کے چہرے پر ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ سمجھ دار طبیب ان امراض کی پوری پوری کیفیت معلوم کر لیتا ہے۔ گو بعض اوقات بڑے بڑے طبیب تشخیص مرض میں غلطی کر جاتے ہیں مگر حتے المقدور مرض کی اصلیت دریافت کرنے میں کوشش کرنی ضروری ہے۔ مقام ماؤف کی خاص جگہ اصلیت مرض اور دریافت حدود مرض کے بغیر صرف علامات

علامت کو دیکھکر مرض کا نام رکہہ لینا صریح غلطی ہے مثلاً آنسو بہنے کو دیکھکر مرض کا نام قرار دیدینا
یا استسقا اور یرقان وغیرہ کسی ابتری علامت کو مستقل مرض قرار دیتا اور اوسکی اصلیت کی طرف
رجوع نکرنا طبیب کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ یہہ عوارض کبہی امراض کی علامات ہین نہ مستقل
امراض لہذا مرض کی اصل حقیقت دریافت کرنے مین کوشش کرنی چاہئے جس سے مرض کی خاص
نوعیت شمولیت امراض اور اوسکے درجات وغیرہ مدارج پورے پورے حسب تشریح و افعال الاعضا تحقیق ہوجائین
چنانچہ پہلے مریض کا عام حال دریافت کرکے عضو ماؤف کی موجودہ علامت کو دیکہین پہر اسباب
مرض مزاج جسمی خاصیت عقیدہ اور عادات مریض سے واقف ہون کیونکہ بعض آدمیون کی
عادت ہوا کرتی ہے کہ صرف طبیب کی آزمایش کے واسطے کسی مرض کا نام پیش کردیا کرتے ہین ورنہ
اصل مین انہین کوئی شکایت نہین ہوتی بعض کے مزاج پر وہم غالب ہوتا ہے اور وہ ہر وقت
اپنے تئین مریض خیال کرتے ہین اور فی الواقع انہین سوا وہم کے کوئی مرض نہین ہوتا لیکن جب
مریض بیماری کے واسطے پیش ہو تو صرف اوسکے بیان پر اعتماد کرکے علاج کے درپے نہو جائین بلکہ
مریض سے تمام درد پر ہاتھ رکھوائین پہر تشخیص مرض کرین اگر دل کے مقام پر مریض ہاتھ رکھے
تو دونون طرف سے مقام اور آلات تنفس و دیگر اعضاے متعلقہ کا امتحان کرین ابتدا سے مرض اور
مدت مرض کا حال مریض کی زبانی نہایت خوش خلقی سے معلوم کرین تاکہ غلطی کا احتمال نرہے۔
چونکہ بعض وہمی موروثی یا دیگر شرمناک امراض مین اخفا کو زیادہ پسند کرتے ہین اسلئے نرمی اور
خاطرداری سے کام نکالین اگر حال چلن بھی معلوم کیا جاے تو بہت سی باتون مین پوری مدد مل سکتی ہے
اگر مریض بیوقوف یا درشت خو ہو تو بھی نرمی سے کام لین اگر مریض بیہوشی کی حالت مین ہو
تو اوسکے اقربا سے حال مریض و مرض دریافت کرین کہ یہہ بیماری کب سے اور کس طرح شروع ہوئی
دفعۃً یا بتدریج۔ حاد ہے یا مزمن نوبت سے آتی ہے یا لازمی ہے۔ موروثی اور خاندانی عوارض کی
بہی تحقیقات حاصل کرین شدید مہلک امراض مین یہہ بھی دریافت کرین کہ مریض کے والدین
کس عارضہ سے اور کس عمر مین فوت ہوئے تھے اگر بچہ ہے تو اوسکے پیدائش اور ہین کی بابت
دریافت کرین حمی وبائیہ چیچک وجع مفاصل امراض شش وغیرہ مین معدہ اور امعاکے
فعل کا حال دریافت کرین اور عورتون مین حیض کی بابت معلوم کرین اور سابقہ علاج کے

نفیر لفقدان سے بہی واقفیت پیدا کریں سینہ میں وغیرہ آلات کے ذریعہ سے سینہ کا امتحان کریں اور قارورہ کو پہچانیں ان سب باتون کے دریافت کرنے سے مریض کا اعتقاد طبیب کی لیاقت و شفقت پر زیادہ ہوجاویگا اور یہہ اعتقاد بہت جلد صحت حاصل کرنے مین خاطرخواہ مدد دیگا۔

فصل دوم تشخیص مخصوصہ (اگزیمینیشن) مرض کی حالت مین مقام ماؤف کے علاوہ گرد و نواح کی ساخت مین بہی فرق آجاتا ہے اور اس قسم کی تبدیلیان صرف عضو ماؤف کے فعل ہی تک سے متعلق نہین بلکہ اوسکی ذاتی صفات کے تغیر سے وقوع مین آتی ہین چنانچہ جب مصمت عضو مین فرق آجانے کی وجہ سے متعلقہ طبیعی آوازین متغیر ہوجائین تو عضو کی اصلی ساخت مین تغیرات کا ہونا بخوبی پایا جاتا ہے بلکہ یہہ بہی معلوم ہوجاتا ہے کہ عضو ماؤف کسقدر اور کہان تک مرض مین مبتلا ہوگیا ہے پس امتحان سینہ اور شکم کے لئے پانچ فرضی خطوط کہینچے جاتے ہین تا کہ اندرونی اعضا کے امراض کی تشخیص مین سہولت ہو (دیکہو تصویر نمبر ۲۴ سند رجہ صفحہ ۹۹) اسمین پہلا خط الف الف عظم الترقوہ کے برابر ہے اور دوسرا خط ب ب حلمتی الثدی کے اوپر ڈیڑہ انچہ تیسرا خط ت ت غضروف الخنجری کی زیرین نوک کے برابر چوتہا خط ث ث سوین پسلی کی غضروف کے برابر پانچوان خط ج ج کولہے کی ہڈی کے بالائی کنارہ پر کہینچا گیا ہے اور دو سیدہے خط جو دائین بائین بن ران کے درمیانہ حصہ سے شروع ہوکر خط الف الف مین جا ملتے ہین اب ہر ایک مقام کی حدود اور اوسکے محصورہ اعضا کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول حدود صدر** بجانب خلف فقرات جانبین مین اضلاع مقدم عظم القص نیچے کی طرف ڈایافرغما سمت فوق چہاتی اور گردن ہوتی ہے اس قسم کو چودہ مقامات مین بیان کیا جاتا ہے **مقام اول فوق الترقوہ** یہہ ایک سہ گوشہ وسعت ہے جسکے اندر قصبۃ الریہ نیچے عظم الترقوہ باہر اور اوپر فرضی خطوط ہین اور اسکے اندر پہیپہڑے کا بالائی کنارہ شریان سباتی شریان اور ورید تحت الترقوہ ودجین وغیرہ اعضا پائے جاتے ہین **مقام دوم ترقوہ** یہہ ترقوہ کے درمیانی نصف حصہ کے نیچے ہے جسکے اندر بالائی حصہ ریہ اور دائین جانب کی وسعت مین شریان لا اسم لہ بائین طرف شریان تحت الترقوہ اور شریان سباتی پائی جاتی ہین **مقام سوم تحت الترقوہ** یہہ چہ گوشہ جگہ ہے جسکی اندرونی حد عظم القص باہر کی حد فرضی سیدہی لکیر اوپر عظم الترقوہ اور نیچے کی حد تیسری پسلی کا زیرین حصہ ہوتا ہے جسکے اندر بالائی حصہ ریہ اور عظم القص کے

پاس مجاری ہوا دائین جانب عظم القص کے قریب بالائی ورید اجوف اور کچھ حصہ قوس اورطہ - بائین جانب مین شریان الریہ (پلمونری آرٹری) عظم القص کے نزدیک اور تیسری پسلی کے مابین قاعدہ قلب پایا جاتا ہے **مقام چہارم الثدی** اوپر تیسری پسلی اور نیچے چھٹی پسلی کا وہ مقام جو غضروف خنجری سے چڑہتا ہے اندر عظم القص اور ڈیڑہ انچ حلمتی الثدی کے باہر اور بیرونی جانب کی فرضی لکیر سے محدود ہے۔ اسمین دائین جانب پھیپھڑے کا کل حصہ بالائی اور درمیانی مضغہ ریہ کے مابین کا شگاف جو چوتھی پسلی کے متقابل واقع ہے۔ درمیانی اور زیرین مضغہ ریہ کے مابین کا شگاف جو پانچوین پسلی کے مابین واقع ہے۔ عظم القص کے نزدیک تیسری پسلی سے لیکر پانچوین پسلی تک دائین اذن القلب اور دائین بطن القلب کا بالائی حصہ پایا جاتا ہے اور بائین مین پھیپھڑا چوتھی پسلی تک سیدہا بعدازان خمیدہ ہے جسمین دل کا کچھ حصہ چوتھی پسلی تک سیدہا بعدازان زیرین جانب کو جھک کر پانچوین پسلی تک پہونچتا ہے پھر اندر کی جانب رجوع کرتا ہوا چھٹی پسلی تک آتا ہے جسکے سبب سے دل کا زیرین حصہ پھیپھڑے سے پوشیدہ نہین رہتا عظم القص کے نزدیک تیسری پسلی سے پانچوین تک دائین بطن القلب کا زیرین حصہ اور بایان اذن القلب و بطن القلب پایا جاتا ہے **مقام پنجم تحت الثدی** یہہ چھٹی پسلی سے بارہوین تک سمجہا جاتا ہے جسکے اندرونی جانب عظم القص بیرونی طرف فرضی لکیر اوپر پانچوین اور چھٹی پسلی نیچے کاذب پسلیون کا کنارہ ہوا کرتا ہے جسکے دائین جانب جگر اور زیرین حصہ ریہ۔ بائین طرف مین معدہ اور اگلا کنارہ طحال کا پایا جاتا ہے **مقام ششم فوق عظم القص** اسمین قصبۃ الریہ اور شریان لا اسم لہ پائی جاتی ہے **مقام ہفتم متوسط عظم القص** یہہ تیسری پسلی کے پاس ہے جسکے بائین جانب ورید لا اسم لہٗ متصعد حصہ قوس اورطہ اورطے اور شریان الریہ کے کواٹرا اور دوسری پسلی کے پاس کسیقدر قصبیہ مع ہر دو شاخ اور پیچھے درمیانی حصہ پھیپھڑے کے درونی کنارے وغیرہ غشا پلئے جاتے ہین **مقام ہشتم تحت عظم القص** یہہ تیسری پسلی سے نیچے ہے جسمین زیادہ حصہ دائین بطن القلب و جگر کا ہے بعض اوقات اسمین معدہ بھی پایا جاتا ہے عظم القص کے درمیانی حصہ کے مقابل دل کے حمام التاجی اور حمام الثلثہ نامے کواٹریان پائی جاتی ہین **مقام نہم بغل** جسکے حدود بغل کی بالائی نوک سے مقام تحت الترقوہ کی زیرین آڑی لکیرون تک سامنے مقام الثدی اور تحت الثدی کی لکیر فرض کی گئی ہے اور پیچھے عظم الشانہ کا اگلا کنارہ

ہوتا ہے اسمین بالائی حصہ ریہ اور مجاری الہوا اور نکیل شعوب پائے جاتے ہین **مقام دہم تحت الغبل** یہ اوپر مقام الغبل اور بارہوین پسلی کے مابین محدود ہے جسکے داہنی جانب جگر اور بائین طرف طحال معدہ اور پھیپھڑے کی زیرین جانب کا کچھہ حصہ واقع ہے **مقام یازدہم حفرہ فوق الشوکیہ** (سوپرا اسپائنس ریجن) یہہ وہ مقام ہے جو عظم شانہ حفرہ فوق الشوکیہ پر واقع ہوا ہے اسمین صرف بالائی حصہ ریہ کا رہتا ہے **دوازدہم مقام تحت حفرہ فوق الشوکیہ** اسمین صرف ریہ کا زیرین لوتھڑا ہوتا ہے **مقام سیزدہم وسط الکتف** عظم شانہ کے درونی کنارے اور پشت کی دوسرے مہرہ سے چھٹے مہرہ تک محدود ہے جسمین مجاری الہوا کسیقدر ریہ۔ بائین جانب مری اور محراب ورطہ کا اوترنے والا حصہ پایا جاتا ہے **چہاردہم مقام تحت الکتف** یہہ عظم شانہ کے زیرین کونے سے کاذب پسلیون تک ہوتا ہے اسمین پھیپھڑے کی بیس پائی جاتی ہے **قسم دوم حدود شکم** جوف شکم جسم کے تمام جوفون سے بڑا اور اوپر سے نیچے کی نسبت چوڑا اور عرض کی نسبت طول مین زیادہ ہے اسمین جگر طحال لبلبہ معدہ امعا گردہ وغیرہ اعضا پائے جاتے ہین جنکا مفصل بیان میری کتاب **معمول احمدیہ** کے حصہ سوم مین ہے اور یہہ نو مقام ہین الف مقام سرا شیفی

ب مقام مراق الیمین
ج مقام مراق الیسار
د مقام متوسط السرہ
ہ قطن الیمین
و مقام قطن الیسار
ز مقام تحت السرہ
ح مقام حرقف الیمین
ط مقام حرقف الیسار

تصویر نمبر ۲۴

دونون سیدھے خط
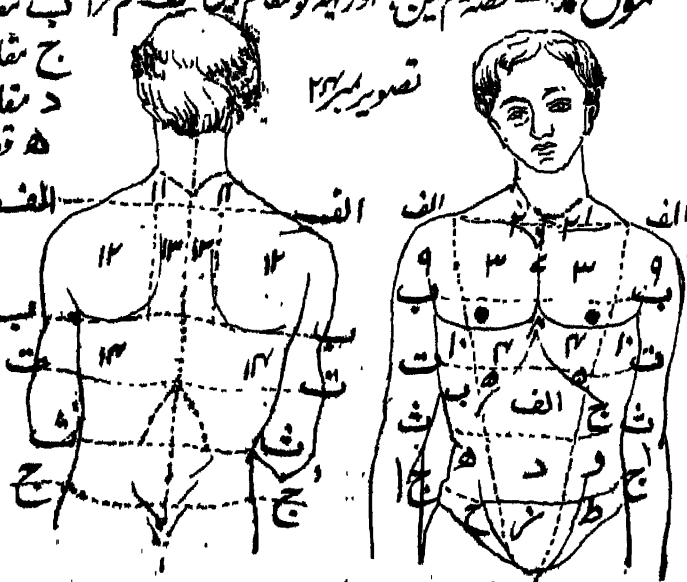
ان تصویرون مین جہان جہان ہندسے دیئے گئے ہین اون مقامات کا نشان دیتے ہین جنکی وضاحت مینے چودہ مقامات کی سرخیون کی ذیل مین کی ہے۔ یہہ بات بہی ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ امتحان

تھکم کے وقت مریض کو چت لٹا کر گدے سے ہٹا دین شانے اور سر اونچا اور پانون سکیڑ کر رکھین اور مریض کو ہدایت کرین کہ گہرا سانس لے یا اوسکے خیال کو دوسری طرف متوجہ کرین تاکہ شکم مین تناؤ نہ ہونے پاوے اسکے بعد ہاتھ سے ٹٹولین

فصل سوم تشخیص متعلقہ رویت

بعض امراض مین خاص مقام کو اور بعض مین تمام جسم کو ملاحظہ کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے لہذا ہم اس فصل کو دو قسم مین بیان کرتے ہین

قسم اول ملاحظہ جسم بذریعہ آلات

آلات سے باریک اور نظر سے پوشیدہ چیزون کا مشاہدہ ہوا کرتا ہے اور آلات کئی قسم کے ہین **اول آلہ ثقبہ بین** (اسپیکولم) اس آلہ سے ناک سقف فرج وغیرہ کے اندرونی اعضا کے حالات معائنہ کئے جاتے ہین **دوم آلہ چشم بین** (اوفتھلمسکوپ) اس سے آنکھ کے اندر کا حال مشاہدہ کیا جاتا ہے **سوم آلہ حنجرہ بین** (لیرنگسکوپ) اس سے حلق اور حنجرہ کی اندرونی کیفیت معلوم کی جاتی ہے اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ پہلے مریض کو روشنی کی جانب پشت کرکے ایک چوکی پر اس وضع سے سیدھا بٹھاوین کہ سر کسیقدر پیچھے کی جانب جھک جاوے اور معالج مریض کے سامنے روشنی کے مقابل بیٹھے اسکے بعد آئینہ عکسی (ریفلکٹنگ مرر) کو بذریعہ فیتہ ٹھیک درمیان اپنی پیشانی پر قائم کرے مگر آلہ کا شیشہ کسیقدر مجوف ہو تاکہ اشعۂ معکوسہ کا غایت الشعاع (فوکس) ذرا زیادہ فاصلہ تک جاتا ہے اور مریض کے منہ کے بہت قریب نہونا پڑے پس جب

دیکھو تصویر نمبر ۲۵

تصویر نمبر ۲۵

پھر مریض کا منہ کھلوا کر تولیے کپڑے کے ذریعہ زبان کو بائیں ہاتھ کی چٹکی سے پکڑ کر قائم کریں پھر دائیں ہاتھ میں آئینہ حنجرہ نما (لیرنجیل مرر) کے دستہ کو پکڑ کر ذرہ گرم کر کے مریض کے منہ میں بآرام و احتیاط بقدر داخل کریں کہ نرم تالو کے اخیر تک لہات کے قریب پہونچ جاوے اور زبان کی جڑ سے علیحدہ رہے اور عامل کے ہاتھ کو جنبش بھی نہو پھر آئینہ عکسی کے ذریعہ آفتاب کی شعاع آئینہ حنجرہ نما پر پہونچائیں اور مریض کو ہدایت کریں کہ قاف یا عین وغیرہ حروف حلقی ادا کرے تا کہ حنجرہ کھل جاوے اور لہات اور نرم تالو اوپر کو ہٹ جاوے اور حنجرہ کی اندرونی کیفیت عامل پر بخوبی منکشف ہو جاوے اس عمل سے سب سے پہلے زبان کا اخیر حصہ پھر غضروف لبی بعد ازاں ترجہالیہ غضروف نظر آوینگے مگر لبی غضروف کے حایل ہونے کی وجہ سے حبل الصوت بخوبی نمایاں نہیں ہوتے البتہ غضروف مذکور اگر آگے کو کھنچ آوے تو حبل الصوت کا نظر آنا ممکن ہے اس قباحت کے رفع کرنے کے لئے مریض کو ہدایت کریں کہ طویل آواز سے حرف اے (A) یا عین ادا کرے اس سے زبان اور غضروف لبی آگے کو کھنچ آوینگے اور آواز کے رباط تو سفید عصب کی شکل میں تمام نظر آجاوینگے اگر اس سے مطلب نہ نکل سکے تو بڑی طویل آواز سے حرف ای (E) یا ہمزہ کے ادا کرنے کی ہدایت کریں اس عمل سے رباط مذکور ضرور ہی نظر آوینگے کئی عکسی آئینے ایسی طرح بنائے جاتے ہیں کہ انکے عین مرکز میں ایک باریک سوراخ ہوتا ہے اور سوراخ کو ٹھیک پتلی (مردمک چشم) کے مقابل رکھکر آنکھ پر لگاتے ہیں اس سے آئینہ کا عکس آلہ حنجرہ نما پر پڑتا ہے اور عامل کی آنکھ کی بینائی سوراخ مذکور کے رستے سے گزر کر حلق کے اندر پہنچتی ہے جس سے حلق کی اندرونی کیفیت بخوبی دریافت ہو جاتی ہے۔ **انتباہ** چونکہ آلہ حنجرہ نما کے داخل کرنے سے حلق میں گدگدی پیدا ہو کر ابکائی آتی ہے اسلئے عمل سے پہلے دو تین گھنٹے مریض کو غذا نہ کھلانے دیں یا عمل کے وقت کوکین سلوشن فیصدی پانچ گرین والے سے مریض کے حلق اور تالو کو بھیگیں کریں یا تین چار دفعہ برومائڈ آف پوٹاسیم بقدر بیس بیس گرین کھلا دیں یا دس منٹ تک برف چوسنے کی ہدایت کریں تا کہ حلق کی حس کم یا زایل ہو جاوے اگر عمل سے پہلے تین چار روز تک حلق کو پر سے کھجلایا جاوے تو حلق میں سرسراہٹ کی عادت ہو جائیگی اور ابکائی نہ آئیگی گرم ملکوں میں ہر وقت اور موسم سرما میں صرف صبح کے وقت آفتاب کی شعاع سے حلق کا امتحان کر سکتے ہیں ایام گرما میں چونکہ مریض حرارت کے سبب آفتاب کی تیز شعاع کی برداشت نہیں کر سکتا اسلئے لیمپ یا چراغ کی روشنی کے ذریعہ ملاحظہ کریں۔

قسم دوم معاینہ جسم اس سے موٹی اور ظاہری چیزیں معلوم ہوتی ہیں اور یہہ معاینہ دو نوع پر ہے **نوع اول معاینہ صدر** (انسپکشن) سینہ میں دل اور شش دو عضو نہایت عظیم الشان ہیں زیادہ تر انہی دونوں کے امراض میں صدر کا امتحان کیا جاتا ہے۔ پس جب امتحان کرنا منظور ہو تو مریض کو کھلی ہوا اور روشن مکان میں اپنے سامنے کھڑا کرکے یا کرسی یا چارپائی پر چھاتی کھولکر بٹھلا دیں اور بازؤں کو چھاتی سے علیحدہ رکھیں اور مریض کا منہ روشنی کی طرف کرکے خود اوسکے سامنے کھڑے ہوں اور سینہ کے دونوں جانب کو ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ جانبین باہم مطابق ہیں یا نہیں ہموار ہیں یا ناہموار بیڈول ہیں یا سڈول سینہ کے عضلات اور تنفس کی کمی بیشی کو بھی بغور دیکھیں اور معلوم کریں کہ سینہ کی کونسی جگہ جلد جلد اوٹھتی یا دبتی ہے اور یا اپنے معمول پر حرکت کر رہی ہے۔ یہہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک تندرست جوان آدمی کی چھاتی اوپر کی طرف مخروطی شکل کی ہوتی ہے مگر فربہی اور حسیات کے باعث استخوان سینہ اوپر سے دبی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سینہ کی حرکت سے نشیب و فراز کم پایا جاتا ہے اگر کسی کا مزاج مایل بہ سل ہو تو اوسکی چھاتی تنگ اور دونوں کتف سامنے کی طرف نکلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور چھاتی کا عمق عرض کی نسبت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ مرض صدر بہ مقدم میں چھاتی لقتے کبوتر کی طرح عظم القص سامنے کو نکلی ہوئی اور پسلیاں اندر کی طرف دبی ہوئیں ہوتی ہیں اور بعض اشخاص کی عظم القص کا بالائی سرا پسلیوں کی نسبت دبا ہوا بقاعدہ ہوتا ہے اور یہہ کیفیت یا توپیدائشی ہوتی ہے یا مرض عظم القلب میں پائی جاتی ہے۔ اگر کمربند زیادہ کسکر باندہا جاوے تو غضروف خنجری کے زیریں اضلاع اور اونکے غضروف اندر کی طرف کو چلے جاتے ہیں عظم الطحال عظم القلب دگون کی رسولی نزول الرباح فی الصدر (نیموتھوریکس) اور بعض دیگر امراض میں چھاتی کے ہر دو اطراف میں زیادہ تر فرق پایا جاتا ہے۔ ایک طرف کے پھول جانے سے دوسری جانب ضرور ہی سکڑ جاتی ہے اور چھاتی کا سکڑ جانا اکثر سل کے چوتھے درجہ میں پایا جاتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کے گلے ہوئے یا صلب حصہ میں ہوا داخل نہیں ہو سکتی اور عام کمزوری یا خاص عضلات جانب ماوف کے کمزور ہونے سے بھی چھاتی سکڑ جاتی ہے۔ جب ذات الریہ۔ ذات الجنب کی حادصورتوں میں پھیپھڑے کے کنارے چھاتی سے پیوست ہو جاتے ہیں تو بھی چھاتی نہیں پھیل سکتی۔ پتلے دبلے آدمیوں میں پسلیوں کی درمیانی جگہ صاف معلوم ہوتی ہے اور مضبوط آدمیوں میں نامعلوم۔ فربہی میں پسلیوں کے برابر البتہ حجاب الریہ میں مواد کے جمع

ہونے سے ابہری ہوئی اور نمایاں ہوتی ہے۔ صحت کی حالت مین چہاتی کا انبساط و انقباض فی منٹ
۱۸ دفعہ ہوا کرتا ہے اور مختلف امراض مین کم و بیش چنانچہ حمیات و امراض شش مین زیادہ لوز
مزمن امراض دماغی مین کم۔ اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو کشید دم کی نسبت بر آمدگی مین زیادہ وقت صرف
ہوتا ہے خصوصًا سرفہ مزمن اور نفخ الریہ مین دوگنا۔ مگر حنجرہ اور مجریٰ الہوا کے امراض و دوسری
قسم کی رکاوٹون مین بر آمدگی دم کی نسبت کشید مین زیادہ دیر لگتی ہے۔ استنشاق تنفس کی حالت
مین دیافرغما نیچے کو دبتا ہے جس سے پسلیان ہٹ اور ناف اوپر کی طرف ابہر آتے ہین اور بر آمدگی دم
مین عضلات مذکورہ کے نیچے چلے جانے سے پسلیان دیگر ایک دوسرے کے نزدیک آجاتی ہین اور ناف
اور پیٹھ کے عضلات بیٹھ جاتے ہین استنشاق تنفس کے وقت بچون مین شکم اور جوانون مین
زیرین اور عورتون مین بالائی پسلیان زیادہ تر حرکت کرتی ہین جیسا کہ تصویر نمبر ۲ سے ظاہر ہے کہ
عورت کے کشید دم پر ہندسہ نمبر ۲۔ اور زیادہ دم کھینچنے سے ہندسہ نمبر ۳ کی کیفیت صدر پائی جاتی
اور تصویر نمبر ۲ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون
کے کشید دم پر ہندسہ ۲۔ اور زور سے دم لینے پر
ہندسہ ۳ کی کیفیت صدر پائی جاتی ہے اور نمبر
نمبر ۱ سے چہاتی کی حد نمایان ہوتی ہے۔ مرد و
تصویر کے ہندسہ ۲ سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے کہ
کہ کشید دم کے وقت عورت کی بالائی اور مرد کی
زیرین پسلیان زیادہ حرکت کرتی ہین غرض
نفخ شکم اور مجریٰ الہوا کے مسدود ہونے اور دوسرے

مرد ۳ ۱ ۲ عورت ۳ ۴ ۱

تصویر نمبر ۲

امراض شش مین چہاتی مین حرکت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ذات الجنب وجع مفاصل سوزش صفاق
عضلات الصدر کے فالج حنجرہ اور مجریٰ الہوا کے امراض مین چہاتی کی حرکت کم ہو جاتی ہے۔ دبیلہ
الصدر قرحہ ال[illegible] فی الصدر وغیرہ امراض مین ریہ کی عدم تحریک سے صرف اضلاع اور چہاتی ہلتی
ہے۔ سوزش صفاق وغیرہ مختلف امراض مین چہاتی اور پیٹھ کے چند حصے بہ نسبت دوسرے حصون
کی زیادہ حرکت کرتے ہین اور سل مین زیرین حصہ صدر زیادہ حرکت کرتا ہے۔ سوزش حنجرہ حبہ یا

اور سرفہ سیاہ میں شدید دم کے وقت صدر کا زیرین حصہ اندر کو دب جاتا ہے سوجی وغیرہ پیشہ ور آدمیوں کی چھاتی بیٹھی ہوئی ہے۔ حجاب القلب میں پانی پیپ یا خون کے جمع ہونے سے مقام قلب ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے عظم القلب اور رسولی کی پیدایش سے بھی مقام قلب اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے برے نتایج سے پانچویں چھٹی ورساتویں پسلی کے مابین کا مقام قدرے دبا ہوا معلوم ہوتا ہے بعض اوقات یہ حالت ورم کی صورت میں دیواروں کے ساتھ حجاب القلب کے چپٹ جانے سے بھی ہو جاتی ہے جب صحت کی حالت میں آدمی کھڑا ہو کر دم لیتا ہے تو حرکت قلب عظم القص کے بائیں جانب پانچویں اور چھٹی پسلی کے مابین اور بائیں حلمتی الثدی کے دو انچ نیچے اور ایک انچ اندر کی طرف معلوم ہوتی ہے مگر مختلف امراض میں دل کی حرکت اصلی مقام سے مختلف طرف ہو جاتی ہے جب شکم میں رسولی ہو جاتی ہے یا کثرت ریاح سے شکم پھول جاتا ہے تو دل اپنی اصلی جگہ سے اوپر ہو جاتا ہے اور نیز ورم حجاب القلب اور استسقا میں نفخ الریہ سوزش حجاب القلب اور بطون قلب کے انبساط کی صورت میں دل کی ترب اپنی اصلی جگہ سے نیچے ہو جاتی ہے۔ بائیں حصہ حجاب الریہ میں ریاح، پانی خون پیپ وغیرہ رطوبات کے بھر جانے سے دل کی حرکت اصلی جگہ سے دائیں طرف کو ہو جاتی ہے اور نیز ذات الجنب میں دیواروں کے ساتھ بائیں حصہ ششش کے چمٹ جانے سے۔ اگر دل کے سامنے کسی قسم کی رسولی یا پھیپھڑے کے مقدم حصہ میں نفخ پیدا ہو جاوے تو دل کی حرکت قطعی معلوم نہیں ہوتی۔ اگر رسولی وغیرہ کسی قسم کی رکاوٹ دوران خون میں پائی جاوے تو گردن کی وریدیں خون سے پُر اور پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہیں نیز پھیپھڑے اور کواڑ قلب کی خرابی سے۔ اگر کواڑ قلب کی خرابی سے انقباض قلب ہو اور بطن الیمین قلب کا خون دائیں اذن قلب میں لوٹ جاوے تو بھی گردن کی وریدیں پھولی ہوئی اور شرائین کی طرح تڑپتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ مرض وہیت سینہ کی ایک طرف زیادہ پھول جاتی ہے اگر کہیں سے سینہ اونچا معلوم ہو تو دیکھنا چاہیے کہ یہ اونچائی کثرت چربی کے باعث ہے یا ورم کی وجہ سے۔ اور اگر نیچا پن ہے تو کسی مرض کی وجہ سے ہے یا کسی دوسری وجہ سے۔ کیونکہ مرض سل میں پھیپھڑے کے ماؤف حصہ میں ہوا کے نہ داخل ہونے سے یہ حصہ دبا ہوا اور ٹھوس نظر آتا ہے **فائدہ** حالت صحت میں دائیں ہاتھ سے زیادہ کام کرنے کے باعث دائیں جانب بنسبت بائیں طرف کی نصف انچ بڑی ہوتی ہے مگر بائیں ہاتھ سے زیادہ

کام کرنے کی عادت ہو تو صورت برعکس ہوتی ہے **نوع دوم معائنہ شکم** صحت کی حالت مین شکم کی صورت قدرے محدب بچون مین اکثر ادبھری ہوائی - عالم شباب مین کسیقدر چپٹی ہوئی ہموار ہوتی ہے - عورتون مین زیرین حصہ چوڑا ہوتا ہے اور بتحریک تنفس کے سبب نیچے کا حصہ شکم اونچا نیچا ہوتا رہتا ہے - مرض کی صورت مین شکم کی ہیئت مین اکثر فرق پڑجاتا ہے چنانچہ حمل مین پہلے رفتہ رفتہ یکسان بعد ازان درمیان سے زیادہ بڑھجاتا ہے استسقائے مرض خصیۃ الرحم مین پہلے دائین یا بائین جانب سے بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر پانی کے بھرجانے سے رفتہ رفتہ چارون طرف سے برابر بڑھتا ہوا نظر آتا ہے اور پیٹ کی بالائی وریدین ادبھری ہوئی اور بخوبی نمایان ہوتی ہین جگر کے بڑھنے سے دائین طرف اور طحال کے بڑھنے سے بائین جانب بڑھجاتی ہے - فاقہ کشی بیچش اور امراض دماغی مین تمام پیٹ اندر کو دبجاتا ہے - آنتون کی گانٹھ مین پیٹ خاص جگہ سے اندر کو گھس جاتا ہے - حرکات شکم سے تشخیص مرض مین بہت مدد ملتی ہے چنانچہ سوزش صفاق اور درد شکم مین مریض پاؤن سکیڑ کر رکھتا ہے اور شکم کو ہرگز حرکت نہین دیتا اور سانس صرف سینہ کی حرکات سے لیتا ہے - عضلات صدر اور دوا یا فرغما کے درد مین تنفس شکم کے عضلات سے لیا جاتا ہے **فصل چہارم تعییش** (پالپیشن) اگر جسم کو ہاتھ سے ٹٹولا جائے تو اوسکی حس و حرکت کی کمی بیشی - حرکت اعضا - اوسکا حجم - لاغری فربہی اور چکیلاپن وغیرہ بخوبی دریافت ہوسکتا ہے - نیز درد کی کیفیت تھرتھری اور کرکراہٹ کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہوتی ہے یہہ عمل حسب موقع صرف انگلیون کے سرے یا ایک ہاتھ یا دونون ہاتھون سے مریض کو لٹا کر یا بٹھا کر یا جھکا کر یا سیدھا کھڑا کر کے کیا جاتا ہے چنانچہ پھوڑے اور رسولی کی صورت مین دونون ہاتھون سے دیکھا جاتا ہے - اگر کسی مقام کی تڑپ کو معلوم کرنا مدنظر ہو تو مریض کو لٹا کر ملاحظہ کرین سوزشی درد دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور عصبی درد کم - اگر کسی جگہ کی حس جاتی رہے تو چٹکی لینے یا سوئی چبھونے سے کچھہ درد معلوم نہین ہوتا - چونکہ اس موقع پر صرف سینہ اور شکم کا امتحان کرنا مدنظر ہے اسلیئے اس عمل کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول تعییش سینہ** جب سینہ کے پھیلاؤ کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو سینہ کے دونون پہلوؤن پر دونون ہاتھہ آہستگی سے پھیلا کر اسطرح سے رکھین کہ دونون انگوٹھے عظم القص پر ملجائین بعد ازان تنفس کے وقت دیکھین کہ انگوٹھے کسقدر ہٹتے

گئے ہیں مردوں میں بمقام سراسیفی اور عورتوں میں بمقام ترقوہ کے نیچے ہاتھ رکھکر تنفس کی کیفیت دریافت کریں۔ اگر صحت کی حالت میں سینہ پر ہاتھ رکھکر آدمی کو بولنے کی ہدایت کی جاوے تو سرسراہٹ اور تھرتھری (وو کل ٹریمی ٹس) کی آواز محسوس ہوتی ہے اور اس قسم کی آواز بہ نسبت بچوں کی جوانوں میں اور عورتوں کی نسبت مردوں میں اور فربہ آدمیوں کی نسبت لاغر آدمیوں میں اور بائیں کی نسبت دائیں جانب اور بیٹھکر شدت اشتیاق تنفس کی نسبت کھڑے ہونے کی حالت میں نہ ور سے براآمدگی دم کے ساتھ زیادہ پائی جاتی ہے۔ نیز نفخ المعدہ۔ جگر و طحال کی عظمت۔ حجاب القلب اور دل کے امراض میں آواز مذکور بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ پھیپھڑے کے سخت ہونے اور دیوار سینہ کے پتلی پڑجانے کی حالت میں بڑے زور سے۔ اور بوقت سرفہ غایت درجہ کی کمزوری بہ ہیئت اور نیز قلب کے مرض میں کم محسوس ہوتی ہے اور ساخت قلب کی چربی میں تبدیل ہونے سے سینہ میں ہوا یا پانی کے بھر جانے سے بالکل معلوم نہیں ہوتی اگر دل کی کواٹروں میں کسی قسم کی خرابی وقوع میں آوے تو مقام ماؤف پر ہاتھ رکھنے سے ایک ایسی حرکت تھرتھرانے کی معلوم ہوتی ہے کہ جیسی بلی کے سینہ سے اوسکے پچکارنے اور پشت پر ہاتھ پھیرنے کے وقت ہوا کرتی ہے اور یہہ حرکت کبھی کمزور اور کبھی تیز ہوجاتی ہے اور حجاب القلب کے ورم میں خدش دفرکش ہترل یعنی رگڑ کی سی آواز آتی ہے۔ جب کواڑوں کی خرابی سے بائیں بطین القلب کا خون بائیں اذن القلب میں لوٹ جاوے تو بلی کے ممیانے دپرر نگ ٹریمر) کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ اگر بائیں بطین القلب کا پھیلاؤ زیادہ ہوجاوے تو بائیں طرف کی چوتھی در پانچویں پسلی کے درمیان دل کی حرکت دہی معلوم ہوتی ہے **قسم دوم تعیینٹ شکم** اس سے چربی۔ آماس درد۔ رسولی شکم اور اوسکے عضلات کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ اگر باقی جسم کی نسبت پیٹ زیادہ گرم معلوم ہوا اور دبانے سے درد بھی اور سنجا بھی پایا جاوے تو اس سے سوزش صفاق اور ورم سوزش احشا کا احتمال ہوتا ہے اگر سنجا رہتو تو صرف شکم کے عضلات کا درد تصور کریں۔ اگر آہستہ دبانے سے درد معلوم ہو تو قدرے زور سے دبا دیں۔ معدہ اور امعا کے غشا ے بلغمیہ کی سوزش میں درد خفیف ہوتا ہے اور قولنج میں دبانے سے درد کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ دبانے کے وقت مریض کے چہرہ کو بھی معاینہ کریں جس سے مرض کی کیفیت عمدہ طور پر معلوم ہوجاویگی۔ اگر شکم میں رسولی چربی وغیرہ خرابیوں کا معلوم کرنا مد نظر ہو تو مریض کو چت لٹا کر سر کو قدرے اونچا اور سلتھے کو کسیقدر جھکا ہوا رکھیں اور دونوں ہاتھوں کو جانبین میں

دراز کرین اور رانون کو شکم کی طرف سکیڑ کر دونون گھٹنون کو ادہر ادہر جدا کر دین اور بیمار کو ہدایت کرین کہ عضلات شکم کو ڈہیلا چھوڑ دے اس ہیئت سے شکم کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہو جائیگی۔

فصل پنجم کمیال الجسم (مینسوریشن) اس سے سینہ اور شکم کی دونون جانب کا حجم ہمواری ناہمواری۔ انفتاح بوقت استنشاق اور دب جانا بوقت برآمدگی دم بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اسکو حسب مقتضائے مقام دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول پیمائیش صدر**۔ سینہ کی گولائی جانبین۔ پس و پیش اور آڑا پن مین ناپا جاتا ہے اور یہہ جملہ اقسام کی پیمائیش فیتے کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے چنانچہ گز گز بہر کے دو ٹکڑے فیتے کے لیکر ۲۶-۳۰ انچ تک نشان کر دین اگر انچ کا پیمانہ موجود نہو تو ڈبل پیسے کے قطر سے خط کہینچین پہر دونون ٹکڑون کو سی دین بعد ازان مریض کو سیدہا کھڑا کر کے دونون ہاتہہ پیچھے کو اور سینہ سامنے کو نکلوا کر مریض کو ہدایت کرین کہ دم روک کر سانس اندر کو لے پہر فیتے کے درمیانی جوڑ کو ریڑہ پر رکھین اور دونون سرون کو حلمتی الثدی کے مقابل سے لاتے ہوئے عظم القص کے درمیانی خط پر ملا دین اس سے سینہ کے دونون جانب کا فرق بخوبی معلوم ہو جائیگا اور جو ناپ آوے اسکو لکھہ لین تاکہ آئیندہ مرض کی ترقی و تنزل کا حال معلوم ہوتا ہے۔ صحت کی حالت مین جوان آدمی کے سینہ کی گولائی حلمتی الثدی کے مقابل ۳۴ انچ بحساب اوسط ہوتی ہے اگر تنفس کی آمد و رفت پورے طور پر اور باقاعدہ ہو تو ڈہائی انچ کا فرق پڑ جاتا ہے اگر معمولی طور پر تنفس کی آمد و رفت ہو تو ناپ مین صرف چوتہائی انچ کا فرق پڑتا ہے۔ اگر سینے کی گولائی ناپنی منظور ہو تو ستون مہرہ کے جنجرے سے غضروف خنجری کے مقابل حلمتی الثدی سے دو انچ نیچے کر کے ناپین اور یہہ ناپ بہت ٹہیک ہوتا ہے کیونکہ بعض اشخاص مین عضلات الصدر کے زیادہ فربہ ہونے سے حلمتی الثدی کی پیمائیش ٹہیک نہین آتی۔ فتور پیدائیش اور محنت کی کمی بیشی کی وجہ سے بہی بعض آدمیون کے سینہ کا محیط و قطر یکسان نہین ہوتا بعض آدمیون کا سینہ طول مین زیادہ اور عرض مین کم ہوتا ہے پسلیان بہت ترچہی اور درمیانی وسعت معمول سے زیادہ کشادہ اور شانہ کی ہڈیان پشت کی جانب سے چڑیون کے شہپر کی مانند اوٹہی ہوئی ہوتی ہین بعض آدمیون کے سینہ کی شکل مثل سینہ کبوتر کی ہوتی ہے یعنی صادقہ پسلیان پہلو پر دبی ہوئین اور معمولی پسلیون کے مطابق گولنے کے پاس سے بغیر خم کہائے کے سیدہی عظم القص سے جا ملتی ہین اس قسم کے سینہ کی شکل پیمائیش مین سہ گوشہ ہوتی ہے سینہ

کی شکل و شباہت اور حجم دریافت کرنے کے لئے کئی قسم کے آلے بھی بنے ہوئے ہوتے ہین چنانچہ ایک آلہ **سرٹوسٹیر** ہے اور یہ اس طور سے بنایا جاتا ہے کہ سیسے یا جست کے موٹے تار کے دو ٹکڑے لیکر اونکے دونون سرون کو ربر کے ذریعہ سے جوڑ دیتے ہین پھر ربر والے حصہ کو ستون مہرہ کے اینچہ پر رکھکر ایک طرف کے تار کو یا ہتھیلی سے دبا کر جسم سے ملاتے ہوئے عظم القص پر لاتے ہین بعد ازان دوسری طرف کے تار کو حسب دستور با لاعظم القص پر لاکر زاید سرون کو کاٹ دیتے ہین پھر خمیدہ تار کو جسم سے علیحدہ کرکے اور اوسکو ایک سادہ کاغذ پر رکھکر پنسل سے نشان کر دیتے ہین اس نشان کے دیکھنے سے دونون جانب کا فرق اور سینہ کی بیڈولی کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے **دوسرا پرکار تکمیال** (کلپیر) اس آلہ کے استعمال کے وقت ہر دو جانب کے متقابل مقام پر نشان کیکرنا ہین بعد ازان نشان مذکور سے دونون جانب کا فرق معلوم کرین (دیکھو تصویر نمبر ۲۴) جب پیمایش سے کسی طرف کا سینہ ابھرا ہوا معلوم ہو تو رسولیہ یا نزول الماء فی الصدر کا گمان ہوتا ہے پھیپھڑے مین سولی کے ہونے سے بھی یہی صورت وقوع مین آتی ہے **فایدہ جلیلہ** حالت صحت مین جوان آدمی کا سینہ عموماً گاؤدم یعنی اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ سامنے سے چپٹا اور پشت کی جانب سے دبا ہوا ہوتا ہے جس سے دباؤ کے باعث اگلا پچھلا قطر جانبین کی نسبت ایک تہائی کم ہوتا ہے۔ مگر بچون مین دونون قطر قریباً برابر ہوتے ہین **قسم دوم پیمایش شکم**۔ بعض امراض شکم مین پیمایش سے اونکے بڑھنے اور گھٹنے کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اس عمل سے علاج مین نہایت عمدہ مدد ملتی ہے شکم کی پیمایش ہر جگہ پر خصوصاً ناف سے اوپر یا نیچے یا جس جگہ زیادہ ابھار معلوم ہو گولائی مین کر سکتے ہین اور ایک جانب کی
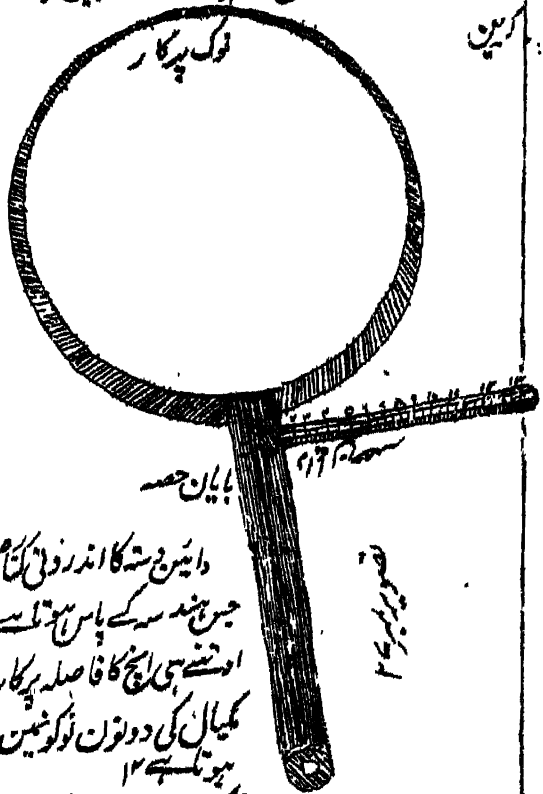
نوک پرکار

بایان حصہ

سیمی ۱ ۲ ۳

دائین دستہ کا اندرونی کنارہ جس جگہ سر کے پاس ہوتا ہے اوتنے ہی انچ کا فاصلہ پرکار تکمیال کی دونون نوکون مین ہوتا ہے ۱۲

(تصویر نمبر ۲۴)

نصف گولائی کو ناپ کر دوسری طرف کا مقابلہ کیا جاتا ہے اوپر کو ناف سے غضروف خنجری تک
اور نیچے سے موے زہار تک اور پہلوؤں پر کولہے کے سامنے شوکۃ المقدم العلیا تک ناپا جاتا ہے

فصل ششم اندقاق

(پرکشن) ٹھوکنے سے عضو کی نرمی یا سختی کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے
عمل اندقاق دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک بلا واسطہ اور یہ صرف ہاتھ سے ٹھونک کر عضو کو دیکھا جاتا ہے
لیکن اس سے اکثر مریض کو تکلیف ہوتی ہے خصوصاً نازک مزاج کو۔ دوسرا بالواسطہ اسمین ہاتھ اور مقام
اندقاق کے درمیان بائیں ہاتھ کی انگلیاں یا کوئی آلہ حائل ہوتا ہے اور اس عمل کے لئے زیادہ تر مروج
(پلیکسی میٹر) ہے جسمیں ہاتھی دانت کی دو انچ طویل اور ایک انچ عریض تختی ہوتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۸)

ہتوڑی

دوسرا پیتل کا مطرقہ (ہیمر) جسپر ربر لگا ہوا ہوتا ہے اور گرفت کے واسطے
سرے پر لکڑی کا دستہ ہوتا ہے۔ جس مقام کا امتحان منظور ہو وہاں تختی
کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور سبابہ سے خوب جما کر اور دائیں ہاتھ سے مطرقہ کو
نہایت آہستگی سے یکساں ضرب لگائیں۔ اگر انگلیوں سے ٹھونک کر امتحان
کرنا منظور ہو تو پہلے مردوں میں کپڑا ہٹا کر اور عورتوں میں بہت باریک کپڑا
پھیلا کر بائیں ہاتھ کی انگشت وسطے اور سبابہ کے سروں کو ملا کر ہموار کر کے
مقام امتحان پر خوب جمائیں پھر دائیں ہاتھ کی انہی دونوں انگلیوں کو اسی ہیئت سے ہموار کر کے کلائی
کے زور سے ٹھونکیں بازو اور ساعد کو حرکت میں نہ لائیں تا کہ ضرب یکساں پڑے اور ضرب لگانے کے وقت باقی
دونوں انگلیوں کو سیدھا رکھیں اور آواز ضرب کو خوب غور سے سنیں۔ اگر کسی اندرونی عضو کی حدود دریافت
کرنی منظور ہوں تو پہلے عضو مطلوبہ کے درمیانی مقام پر ٹھونک کر آہستہ آہستہ کنارے تک ٹھونکتے جاویں جہاں
آواز میں فرق معلوم ہو وہاں ایک نقطہ سیاہی کا لگائیں اسی طرح عضو کی حدود اربعہ معلوم کر کے سیاہی
کے نقطے لگائیں اخیر میں تمام نقاط کو ملا کر ایک لکیر کھینچیں جس سے عضو کے حدود اربعہ بخوبی معلوم ہو
جاوینگے۔ اگر اس خط کو کچھ عرصہ تک قایم رکھنا منظور ہو تو خط کھینچنے کے واسطے کاسٹک کی بتی کو کام میں
لاویں۔ بعض اصحاب عضو مطلوبہ پر بائیں ہاتھ کی دو تین انگلیاں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے رکھکر
بترتیب ٹھونکتے اور آواز سنتے جاتے ہیں اور آواز میں فرق آجانے سے حدود اربعہ دریافت کر لیتے ہیں
چونکہ تشخیص امراض سینہ و شکم کے لئے عمل اندقاق کی ضرورت زیادہ تر ہوا کرتی ہے اسلئے ہر دو مقام
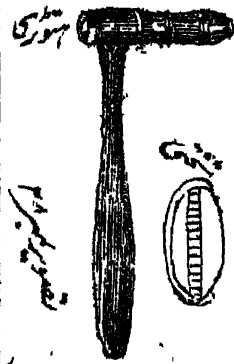
کے امتحان کی جداگانہ ہم صورتین بیان کی جاتی ہین **صورت اول امتحان صدر** سینہ کے
امتحان مین مریض کو مختلف وضع پر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ جب سامنے عمل کرنا منظور ہو تو ہوادار کھلے
کمرہ مین مریض کو پشت کی جانب کسی دیوار یا آدمی کا سہارا دیکر کھڑا کرین اور دونون ہاتھ پاؤن کی طرف
لٹکا کر عمل شروع کرین اگر پشت پر عمل کرنا منظور ہو تو مریض کو ہدایت کرین کہ اپنے دونون ہاتھ سینہ پر رکھکر
موڑ دے اور قدرے آگے کو جھک جاوے تاکہ پیٹھہ بخوبی تنجاوے۔ پہلو پر ٹھونکنا ہو تو اوسکا ہاتھ سر پر رکھوا کر
عمل کرین اس طریق سے عامل کو سہولت ہوتی ہے کیونکہ موقع امتحان کو خوب تنا ہوا رکھنا ضروری ہے
گردن اور دونون کندہون کے اینٹھنے سے چہاتی کا سامنا حصہ تن جاتا ہے اور گردن کو ایک طرف جھکانے
سے دوسری جانب کا پہلو تن جاتا ہے اور بازو کو سر کی طرف اوٹھانے سے بغل تن جاتی ہے۔ اگر مریض کھڑا
نہو سکے تو بٹھا کر یا لٹا کر عمل اندقاق کرین پھیپھڑے کے امتحان مین جس طرف عمل مذکور کرین دوسری جانب
بھی ٹھیک اوسی جگہ پر کرین تاکہ دونون طرف کی آواز کا فرق معلوم ہو جائے جس جگہ کی آواز مین فرق معلوم
ہو وہان مکرر سہ کرر عمل کر کے شک رفع کرین اگر پھیپھڑے کے دونون جانب صحیح ہونگے تو ٹھونکنے سے
آواز صاف و یکسان نکلے گی عمل اندقاق سے عموماً دو آوازین پیدا ہوتی ہین ایک ٹھس دوسری صاف
چنانچہ حالت صحت مین پھیپھڑے پر ٹھونکنے سے صاف آواز آتی ہے خصوصاً زیرین حصہ مین سے زیادہ
حجم ہونے کی وجہ سے زیادہ صاف ہوتی ہے اور عظم الترقوہ پر بھی آواز صاف آتی ہے مگر تنفس کی صورت
اور بیماری کی حالت مین آواز مین فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ زیادہ استنشاق کی صورت مین ہوا کے زیادہ بھر جانے
سے آواز صاف آتی ہے اور اسی مقام بر آمدگی دم سے کم صاف اور ٹھس آواز آنے لگتی ہے۔ نفخ الریہ اور
تہیج (امفیسما) مین صاف آواز مثل ڈھول کے آتی ہے جب ریہ کی ساخت اندر سے سخت اور بالائی سطح
مسامدار ہو تو زور سے ٹھونکنے مین آواز ٹھس اور آہستہ ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے عمر رسیدہ آدمیون اور
عورتون مین جنکی استخوان صدر پستان وغیرہ سے دبی ہوئی ہوتی ہے ٹھونکنے سے آواز ٹھس آتی ہے جب
حجاب الریہ مین رطوبت یا پیپ بقدر ڈیڑھ چھٹانک کے بھر جاوے تو چت لیٹنے اور بیٹھنے کی صورت مین اوپر ٹھونکنے
سے آواز صاف آتی ہے کیونکہ پہلی صورت مین رطوبت پشت کی طرف اور دوسری صورت مین نیچے
کی طرف چلی جاتی ہے مگر زیادہ رطوبت کے ہونے سے کچھہ فرق نہین آتا جب پھیپھڑے کے کسی حصہ
مین جو مسامدار نہو ہوا اندر نہ جاسکے یا غار مین رطوبت بھر جاوے یا بیرونی دباؤ کی وجہ سے

پھیپھڑا دب جاوے یا کسی خارجی چیز کے انجماد سے پھیپھڑے کی ساخت سخت ہو جاے تو ٹھونکنے سے آواز سخت آتی ہے۔ اجتماع خون اور ابتدائی سوزش میں بھی پھیپھڑے سے آواز ٹھس آتی مگر سوزش کے دوسرے و سوم درجہ اور سیلان خون میں آواز بہت ہی ٹھس ہوتی ہے۔ عظم القص کے نصف زیرین حصہ اور بائیں طرف کی پانچویں چھٹی پسلی کی کریوں پر بر آمدگی دم کے وقت ٹھونکنے سے ٹھس آواز آتی ہے کیونکہ یہاں مقام قلب ہے مگر جب کسی مرض کے سبب دل بڑھ جاوے یا حجاب القلب میں پانی بھر جاوے تو دور تک ٹھس آواز آتی ہے ٹھس اور صاف کے علاوہ سینہ پر اندقاق کرنے سے اور بھی بہت سی آوازیں مسموع ہوتی ہیں جب پھیپھڑے کی ساخت میں چھوٹے چھوٹے غار پڑ جاویں یا کوئی سخت و ٹھس چیز مجرے الہوا و دیوار صدر کے مابین پھنس جاوے یا مجاری الہوا حالت طبعی سے زیادہ پھیل جائیں تو مقام قصبۃ الریہ پر ٹھونکنے سے ایسی صاف آواز نکلتی ہے جیسے خالی بجلدار نلی پر ٹھونکنے سے نکلا کرتی ہے جب مرض سل اور تقیح الریہ میں دیوار صدر کے قریب پھیپھڑے میں بڑے بڑے غار پڑ جائیں مگر غاروں کی دیوار سخت اور پتلی ہو جنمیں سے ہوا گھوم سکے تو ٹھونکنے سے ایسی آواز جیسے منہ بند کرکے اور گال کو ذرہ پھلا کر انگلی کے ساتھ بجانے سے نکلتی ہے جب سل میں اس قسم کے غاروں کا ارتباط مجاری الہوا کے ساتھ ہو تو ایسی آواز نکلتی ہے جیسی ٹوٹے ہوئے برتن کے بجانے سے آتی ہے مگر اس قسم کی آواز اسوقت نکلتی ہے جبکہ عمل کے وقت معمول کا منہ کھلا رکھیں کیونکہ جب ناک منہ بند کیا جاتا ہے تو مجرے الہوا کی راہ سے ہوا کے باہر نہ نکلنے سے آواز مذکور نہیں آتی **صورت دوم**

امتحان شکم جب معدہ امعا رحم اور مثانہ کے بعض امراض اور استسقا وغیرہ کا حال دریافت کرنا ہو تو مریض کو چت لٹا کر اوسکے پانوں سکیڑیں اور سر کے نیچے تکیہ دیں طحال کے لئے مریض کو دائیں کروٹ اور گردوں کے لئے پٹ لٹا دیں جگر کے امراض کے لئے یہ عمل بٹھا کر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ شکم پر بھی بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں طرح حسب دستور عمل اندقاق کیا جاتا ہے چنانچہ پیٹ کی شحمی رسولی (سسٹک ٹیومر) میں جب حرکت موجی معلوم کرنی منظور ہو تو بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں رسولی پر جما دیں اور دائیں ہاتھ کی انگشت وسطے سے تینوں مذکورہ انگلیوں سے صرف بیچ کی انگلی پر ٹھونکیں اس سے بیچ کی انگلی کے نیچے تھرتھراؤ کی حرکت محسوس ہوگی اگر استسقا وغیرہ میں ایک ہاتھ شکم کے ایک پہلو پر رکھکر دوسرے ہاتھ سے دوسری طرف ٹھونکیں تو حرکت موجی بخوبی معلوم ہوگی

مگر بال جیسی کئی سے حرکت موجی میں فرق پڑجاتا ہے۔ پیٹ پر چربی ہے جو فربہی ہو اسمیں بھی
حرکت موجی کا شبہہ پایا جاتا ہے مگر دیگر علامات کے وجود سے یہ شبہہ دور ہو سکتا ہے۔ ٹھس اور
صاف آواز کے سننے سے امراض شکم کی تشخیص میں پوری پوری مدد مل سکتی ہے چنانچہ جب معدہ
اور امعا میں ریح کی زیادتی ہو تو آواز صاف ڈھول کی سی نکلتی ہے مگر جب معدہ میں پانی اور غذا۔ اور
امعا میں غذا اور فضلہ ہو تو ٹھونکنے سے ٹھس آواز نکلتی ہے۔ نیز جگر طحال وغیرہ شکم کے ٹھس اعضا سے ٹھس
آواز آتی ہے اور نیز خصیۃ الرحم کے بڑھجانے سے ٹھس آواز آتی ہے۔ اگر کوئی ٹھس عضو بڑھجاوے تو
زیادہ دور تک ٹھس آواز نکلتی ہے **فرائض الطلبا**۔ طالب علم کو چاہیئے کہ ہمیشہ تندرست آدمیوں
کے سینے ٹھونک ٹھونک کر مختلف مقامات کی آوازوں سے اپنے کانوں کو آشنا کیا کرے تاکہ بیماری
کی صورت میں سینہ کی آواز کا فرق بخوبی دریافت ہو جاوے۔ اگر ٹھس آواز کی کیفیت دریافت کرنی
منظور ہو تو مقام جگر اور طحال پر عمل اندقاق کرے۔ چونکہ سختی اور نرمی کے اختلاف سے ٹھس آوازیں مختلف
ہوجاتی ہیں اسلیئے میز کتاب لکڑی پتھر دیوار وغیرہ اشیا پر ٹھونک کر سب آوازوں کو ذہن نشین کرے۔
اگر حالت صحت کی آوازیں دریافت کرنی منظور ہوں تو دائین حلمۃ الثدی سے ذرہ اوپر ٹھونکیں
اس سے صاف آواز آویگی اور بائیں جانب میں موجودگی قلب کے باعث ٹھس آواز آویگی۔

فصل ہفتم استماع الاصوات (آسکلٹیشن) اس سے تنفس کی غیر معمولی آوازوں
کی کیفیت اور معمولی تنفس کے ساتھہ دوسری آوازوں کا حال دریافت ہوتا ہے۔ سرفہ اور تکلم کی صوت
کے ہمراہ تبدیلی اور غیر تبدیلی اور دل کی آوازوں کی کیفیت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ کبھی اندرونی اعضا کی
آواز صرف مریض کے جسم پر کان لگا کر سنی جاتی ہے جیسا کہ بچوں کے امراض میں کیونکہ وہ آلہ کو دیکھکر
ڈرجاتے ہیں عورتوں کے جسم پر آلہ لگا کر آواز کی کیفیت سنی مناسب ہے کیونکہ انکے جسم پر کان لگا کر
آواز کو سننا خلاف تہذیب ہے۔ جس مقام پر آلہ لگایا جاتا ہے وہاں کی آواز آلہ میں سے گزر کر سننے والے
کو بخوبی مسموع ہوتی ہے۔ آلہ کا استعمال کئی وجوہ سے بہتر ہے جیسا کہ عنقریب ذکر کیا جاویگا۔ غرض
سینہ کا امتحان آلہ سے کیا جاوے یا بغیر آلہ کے ہر حال مریض اور طبیب دونوں کو ایسی وضع سے
بیٹھنا یا کھڑا رہنا چاہیئے کہ جس سے معمول یا حائل دونوں میں سے کسیکو تکلیف نہو اور اصلی حالت
کے اکتشاف میں خلل نہ آوے چنانچہ امتحان سینہ پشت پہلو کے لئے خاص خاص وضع پر مریض کو

کرسی یا چارپائی پر بٹھلایا جاتا ہے یا کھڑا کرکے امتحان لیا جاتا ہے اگر سامنے حصہ کا امتحان کرنا
ہو تو مریض کے دونوں ہاتھ نیچے لٹکا کر سر کو کسیقدر پیچھے جھکا دین تاکہ سینہ کے تن جانے سے شکن
باقی نہ رہین پشت کا امتحان کرنے مین مریض کے دونون ہاتھ سر پر رکھوا دین اور سر کو آگے کی طرف
جھکانے کی ہدایت کرین اگر کسی پہلوی حصہ کا امتحان کرنا منظور ہو تو اوسی طرف کا ہاتھ اوٹھوا کر
سر پر رکھو ہین اور مقابل جانب پر قدرے جھکنے کی فہمایش کرین در عمل کے وقت مریض کو سیدہی طرح
پر سانس لینا چاہیئے کوئی تکلف نہین کرنا چاہیئے ناک سے آواز نکالنا یا جھٹکے سے سانس لینا قطعا
ممنوع ہے۔ طبیب کو بہی چاہیئے کہ امتحان سینہ کے وقت ایک ہاتھ مریض کی پشت پر اور پشت کے
امتحان مین سینہ پر رکہے تاکہ آلہ سینہ بین پر اپنے زور دینے کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور نیز مریض کو
کسیقدر سہارا ملے جس سے وہ پیچھے یا آگے کو جہک نہ جاوے۔ اگر لٹا کر امتحان کرنا ہو تو عامل اپنا خالی
ہاتھ کسی چیز پر ٹیک کر اپنے تمام جسم کا بوجھ اسی ہاتھ پر ڈالے اور امتحان کرنے والے ہاتھ پر بالکل
بوجھ نہ ڈالے ورنہ زیادہ دباؤ کے باعث تنفس کی آواز اور اوس کی سماعت مین فرق آ جائیگا۔ اگر مریض کے
سینہ پر بال زیادہ ہون تو بھگو کر ملایم کر لین یا منڈوا دین تاکہ بالون کی رگڑ کی آواز نہ آوے۔ اگر آلہ
کے قیف دار سرے پر ربر لگا ہوا ہو تو مذکورہ بالا احتیاطون کی کچھ ضرورت نہین سینہ بین کے استعمال
کے وقت حتی المقدور طبیب کو لازم ہے کہ اپنا منہ مریض کے منہ سے دور رکہے تاکہ مریض کے برآمدگی
دم کی خراب ہوا استنشاق مین نہ آوے یا اثنائے امتحان مین اپنے سانس کو بند رکہے اور بہت دیر تک
ایک ہی جگہ کی آواز کو سننا بجز تضییع اوقات کے کچھ فایدہ نہین البتہ زیادہ امتحان کے لئے چند آن
مضایقہ نہین۔ اگر طالب علمون کو امتحان کا شوق ہو تو ایک ہی مریض کو تختہ مشق نہ بنا دین کیونکہ
مریض کے تنگ آ جانے سے آواز مین فرق پڑ جاتا ہے **آلہ سینہ بین** (اسٹتھسکوپ) یہ مختلف
صورت کے ہوتے ہین اور جو زیادہ تر مروج ہے وہ یہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۹)
یہ ایک ہلکی پہلکی لکڑی کی بے جوڑ نلی ۷ سے ۸۔ انچ تک طویل اور ½ انچ قطر مین
ہوتی ہے۔ اسکا کان پر لگنے والا سرا بڑا اور کسیقدر محدب در چپٹا ہوتا ہے
جس سے ٹھیک طور پر کان کے اوپر جم جاتا ہے اور مریض کے جسم پر رکھنے والا دوسرا
سرا چھوٹا ہے اور قطر مین قریب سوا انچ شکل قیف کے ہوتا ہے۔ دونون سرون کے درمیان تنگ

نلکی ہوتی ہے - اگر درمیان مین سوراخ نہو تو بھی چندان مضایقہ نہین **طریقہ استعمال** جب طبیب کا رعب مریض کے دل سے رفع ہو جاوے تو اطمینان کی حالت مین بیمار کے جسم پر سے کپڑا ہٹا دین مگر کچھ نہین بلا وساطت ہونا چاہیئے - اگر عورتون مین بلا وساطت امتحان کیا جاے تو ایک باریک کپڑا درمیان رکھکر انگشت اور دو انگلیون سے آلہ کو پکڑکر آلہ کے چھوٹے سرے کو مریض کے جسم پر جما دین اور کان لگانے والے بڑے سرے پر کان لگا کر انگلیان علیحدہ کر دین بلکہ کپڑا وغیرہ بھی آلہ سے نہ چھونے دین اور خیال رکھین کہ آس پاس شور وغل نہونے پاوے بیدلی اور دماغی خیالات دور کر کے خوب یہان لگا کر آواز کو سنین اور جس جگہ پر کسی آواز مین فرق معلوم ہو وہان کئی بار غور سے امتحان کر کے دل کا شبہہ مٹا دین مگر یہہ یاد رکھین کہ کامل تجربہ کے سوا ان آوازون مین تمیز و تفرقہ نہین ہو سکتا بعض اطبا ڈبل سینہ بین کو استعمال مین لاتے ہین اس سے ایک ہی وقت مین حکیم دونون کانون سے چھاتی کی اندرونی آوازون کو سن سکتا ہے اور یہہ آلہ اکثر ربر کا ہوتا ہے (دیکھو تصویر ۳۰) فی زمانا ایک قسم کا آلہ مروج ہے جسکو انگریزی مین **فلکسی بل استھی تس کوپ** کہتے ہین اسکے دونون سرون پر دو ٹکڑے لکڑی کے اور درمیان مین دو فیٹ لمبی نلی ربر کی لگی ہوتی ہے اور کان مین لگانے والا سرا گول اور باریک ہوتا ہے جو کان کے سوراخ کے اندر تک پہونچ سکتا ہے اور مریض کے جسم پر لگانے والا دوسرا سرا گول قیف دار اور چپٹا ہوتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳۱)
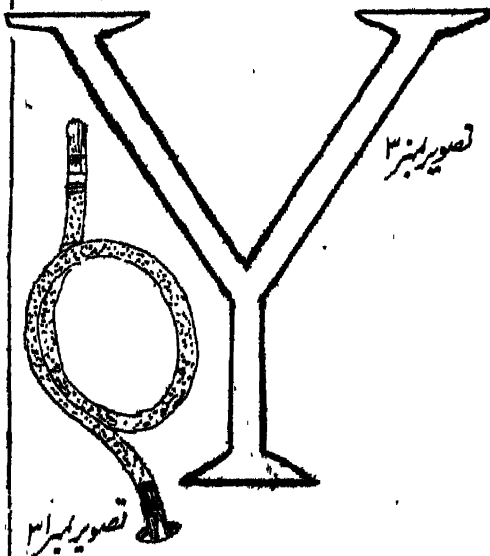
تصویر نمبر ۳۰

تصویر نمبر ۳۱

اور اس آلہ کو دوہرے غلاف کے بکس مین بہت احتیاط کے ساتھ رکھتے ہین صرف ضرورت کے وقت نکال لیتے ہین تاکہ گرمی سے محفوظ رہے ورنہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے

اور اس آلہ سے تین فایدے متصور ہین

فایدہ اول غلیظ اور کثیف آدمیون کے جسم پر طبیب کو کان لگانے کی ضرورت نہین پڑتی اور نہ بہت قریب ہونے کی حاجت پڑتی ہے اور طبیب مریض کے

کے تنفس کی بو سے بھی محفوظ رہتا ہے بلکہ دور ہی سے مطلب نکل سکتا ہے اور طویل ہونے کی وجہ سے طبیب اور مریض کو جھکنے جھکانے کی حاجت نہیں پڑتی اور آواز سننے کے علاوہ طبیب مریض کے بشرہ کو بھی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور نیز خاطر خواہ دباؤ کی وجہ سے محل امتحان کی آواز بھی بخوبی سنائی دیتی ہے **فایدہ دوم** مستورات پردہ نشین جو امتحان سینہ کو معیوب سمجھتی ہیں وہ خود ہی پردہ کے اندر قیف دار سر کو سینہ پر رکھ سکتی ہیں اور دوسرے سر کو پردہ کے باہر طبیب اپنے کان میں رکھکر آواز مریض کو سن سکتا ہے۔ بچے اور عصبی مزاج کے آدمیوں پر بھی اسکا استعمال بخوبی کیا جا سکتا ہے **فایدہ سوم** طبیب اپنے سینہ کی آواز اس آلہ سے خود بھی سن سکتا ہے۔ علاوہ انکے اور بھی کئی فواید متوقع ہو سکتے ہیں۔ ایک نئے قسم کا آلہ سینہ بین ایجاد ہوا ہے جسکی ڈنڈی کو دبا کر چھوٹا کر لیتے ہیں اور چیٹے سرے کو گھما کر پہلو پر لے آتے ہیں اور جیب میں ڈالکر جہاں چاہیں لیجا سکتے ہیں (دیکھو تصویر نمبر ۳۲) آجکل ایک اور آلہ ایجاد ہوا ہے جو استماع الصوت کے علاوہ قطر نما پیچ کا بھی عمدہ کام دیتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳۳)

تصویر نمبر ۳۲

تصویر نمبر ۳۳
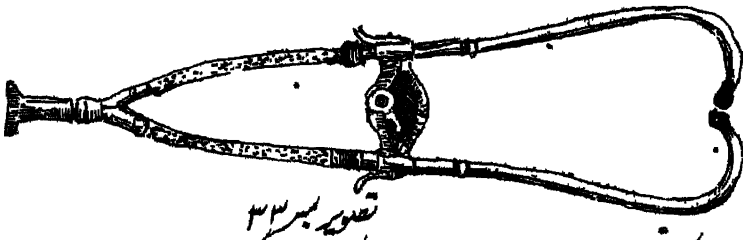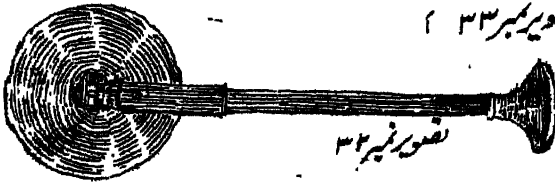
چونکہ آواز سننے کی ضرورت زیادہ تر امراض صدر میں ہوا کرتی ہے اور کبھی کبھی شکم میں بھی اتفاق پڑتا ہے اسلئے آواز کی کیفیت دو قسم میں بیان کی جاتی ہے **قسم اول آواز صدر** حسب وضع بدن منقسم کو رکھکر سینہ و پشت و پہلو پر اندقاق کیا جاتا ہے بعینہ اوسی وضع پر سماعت الصوت بھی بخوبی ہو سکتی ہے صوت التنفس بحالت صحت یا مرض اور صوت التکلم بحالت صحت یا مرض دو قسم پر ہوتی ہے یعنی خشک و تر۔ چونکہ آواز مرض کی شناخت بغیر اسکی ناممکن ہے کہ پہلے صحت کی آواز کو شناخت کیا جائے اسلئے دونوں کو علیحدہ علیحدہ دو نوع میں بیان کیا جاتا ہے **نوع اول صوت تنفس بحالت صحت** صحت کی صورت میں جیسا مقام حنجرہ اور قصبۃ الریہ پر ایک جانب کے ترقوہ کے نیچے درمیانی

جگہ مین پھر ہنسلی اوسی کے مقابل دوسری جانب کے ترقوہ کے نیچے بعدازان تمام سینہ اور پشت پر سے
آواز کو سننا منظور ہو تو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے تک آواز کو سینے اور پھیپھڑون پر کان رکھنے وقت آمد و
تنفس اور سرفہ اور آواز تکلم مین تمیز کرین ان دونون صورتون مین مختلف آوازین ہوتی ہین آمد و رفت
ہوا کے سبب صوت الحنجرہ (لیرنجیل مرمر) اور صوت العصبیہ (برنکیل مرمر) کی خشک آوازین اس قسم کی
معلوم ہوتی ہین جیسے خالی نلی مین پھونکنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ اگر صحت کی حالت مین ریہ کے
ٹکڑے مجری الہوا پر تنفس کی آواز سنی جاوے تو اوسکو صوت مجری الہوا (ویسکیولر اسپریشن) کہتے ہین اور یہ
آواز تیز اور کھوکھلی ہوتی ہے مگر استنشاق کی نسبت برآمدگی تنفس کی ہوا کی آواز طویل اور بلند ہوتی ہے
اور آمد و رفت تنفس کے مابین وقفہ کے طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے مسموع نہین ہوتی ان دونون آوازون مین
فرق یہ ہے کہ صوت العصبیہ کی آواز تیز اور کھوکھلی نہین ہوتی مگر سخت پائی جاتی ہے اور آمد و رفت تنفس کا وقفہ
کم اور برآمدگی دم بنسبت استنشاق کی کوتاہ ہوتی ہے اور یہ آواز عظم القص کے بالائی حصہ پر داہنی یا بائین
طرف اور پشت کی جانب ہر دو شانہ کے مابین سنائی دیتی ہے اور ریہ کے چھوٹے چھوٹے مجری الہوا مین ہوا کی آہستہ
آہستہ آمد و رفت سے اس قسم کی ملایم آواز پیدا ہوتی ہے جیسے فراش یا پھر و درخت پر ہلکی ہوا چلنے سے اوسکے
پتون مین سے نکلتی ہے اور برآمدگی دم کی نسبت استنشاق مین قدرہ زیادہ طویل ہوتی ہے اور نیز آمد و رفت تنفس
کے مابین وقفہ بہت ہی کم ہوتا ہے ایسی آواز غطیطہ یا خرخرہ (ویسیکولر اسپریٹری مرمر) یعنی خراٹے کی آواز
کہتے ہین۔ اس قسم کی صاف آواز کے سنے جانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجری الہوا مین کسی قسم کی رکاوٹ ہے
جس سے پھیپھڑون مین ہوا بخوبی داخل نہین ہو سکتی عمر اور جنس کے اعتبار سے بھی تنفس مین فرق ہو جاتا ہے
چنانچہ بچون کے تنفس کی آواز جلد جلد سانس لینے کے سبب سے قدرے بلند اور طویل ہوتی ہے جسکو پیورایل اسپیریشن
کہتے ہین اس قسم کی آواز جوان آدمی مین اوس موقع پر وقوع مین آتی ہے جبکہ ہوا شش کے بیمار حصہ مین پورے
طور پر داخل نہین ہو سکتی اور یہی ہوا تندرست حصہ کی ہوا کے ساتھ بڑے زور سے باہر نکلتی ہے۔ بڑہاپے
مین کمزور مگر برآمدگی دم کی آواز طویل ہوتی ہے اور عورتون مین بلند جیسے کہ دارہ۔ خاموشی کی حالت مین بھی آوازین
آتی ہین مگر تکلم کی صورت مین آوازون کی کچھ اور ہی کیفیت ہوا کرتی ہے چنانچہ گفتگو کی صورت مین صوت
العصبیہ کے سننے سے الفاظ صاف سنائی دیتے ہین جسے انگریزی مین برنکیافنی کہتے ہین اور حنجرہ کی آواز کو
لیرنگافنی کہتے ہین اور پھیپھڑے کے مجری الہوا کی آواز صرف تیز ہوتی ہے مگر کوئی لفظ سمجھ مین نہین آتا

اسے انگریزی زبان مین برنگا فنی کہتے ہین **نوع دوم صوت تنفس بحالت مرض** جب نفخ الریہ اور نزول الماء فی الصدر دیگر امراض صدر کے سبب پھیپھڑے کے بعض حصہ مین ہوا کم جائے یا بالکل نہ جائے تو دوسرے سالم حصہ کا فعل زیادہ ہو جاتا ہے جس سے مقدار ہوا کے زیادہ آنے سے تنفس کی آواز تیز (انگریزی مین یا پیورائیل ایسپریشن ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت مین ہوا کی آمد سالم حصہ ریہ کے کیسون مین مقدار سے زیادہ اور زور زور سے ہوتی ہے اس قسم مین برآمدگی دم کی آواز طویل اور خفیف ہوتی ہے مگر تنفس کی آمد و رفت سختی کے ساتھ پائی جاتی ہے **دوسری صوت جبل الغراب** (کاگڈ ہیل ایسپریشن) جب پھیپھڑے کی ٹیوبے مجری الہوا رطوبات لزجہ سے بند ہو جاتے ہین تو انکو ہوای تنفس بڑے زور سے کھولتی ہے جس سے آواز مین یکسانی اور ہمواری بالکل نہین پائی جاتی بلکہ استنشاق تنفس کی صورت مین جھٹکے جھٹکے سے معلوم ہوتی ہے اور برآمدگی دم مین یہہ صورت نہین ہوتی جب دمہ کے سبب سانس دقت سے لیا جاتا ہے توبھی اسی قسم کی آواز پیدا ہو جاتی ہے جب سل ذات الریہ اور سرطان وغیرہ کے امراض مین پھیپھڑے کی ساخت سخت ہو جاتی ہے تو مجری الہواے ریہ کی آواز غیر معمولی جگہ پر مسموع ہوتی ہے اور یہہ آواز بمثل اوس آواز کے ہوتی ہے جو تالو مین زبان لگاکر تنفس جاری کیا جاتا ہے **تیسری آواز صوت الصراحیہ** (کورنس ایسپریشن) جب پھیپھڑے کی ساخت مین بڑے بڑے غار پڑجاتے ہین تو غار ہاے مذکورہ پر ہواے تنفس کے گزرنے سے اس قسم کی تیز المبدا اور کھوکھلی آواز سنائی دیتی ہے کہ جیسی خالی بوتل یا نالی مین پھونکنے سے آتی ہے اور استنشاق تنفس کے وقت زیادہ تر پدید ہوتی ہے **چوتھی آواز صوت المنشاری** (ذرکش ہونڈ) جب ورم زش کے باعث حجاب القلب و حجاب الریہ خشک ہو جاتے ہین تو تنفس کی آمد و رفت و قلب کی حرکت سے دونون مذکورۃ الصدر سطوح باہم رگڑ کھاتے ہین جس سے مثل آرہ چلنے کی آواز پیدا ہوتی ہے جب ہوا کی نالیون کے تنگ ہو جانے یا ادنمین کم و بیش رطوبت کے پیدا ہونے کے سبب سے نئی نئی آوازین پیدا ہوتی ہین تو یہہ صوت یابس اور مرطوب دونون قسم کی ہوا کرتی ہے **آواز یابس** یہہ تین قسم کی صوت ہوا کرتی ہے **اول صوت الصفیر** (سیبیلنٹ رنگس) جب مرض دمہ سوزش باریک مجری الہوا یا رطوبت کی تراوش اور تشنج سے ہوا کی نالیان تنگ ہو جاتی ہین تو ایک قسم کی تیز باریک اور خشک آواز پیدا ہوتی ہے جیسے سیٹی کی سان سان اور سانپ کے پھنکارے کی ہوا کرتی ہے **دوم صوت الغطیطیہ**

اسنورس ٹنگس) جب اوسط درجہ کے مجری الہوا سوزش و تشنج کی وجہ سے تنگ ہو جاتے ہین
یا اونکی دیوارون پر مخروجہ رطوبت جم جاتی ہے تو مختلف قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین چنانچہ
کبھی **صوت غنہ** (ہمنگ رنگس) یعنی مکھیون کے بھنبنانے کی سی آواز ہوتی ہے کبھی **صوت
الحمام** (کوئینگ رنگس) یعنی کبوتر کے غٹرغون کی سی اور کبھی نیند کے خرانٹے کے موافق ہوتی ہے
کبھی اسمین تھرتھرانے کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے اگر اسکے ساتھہ صوت الصفیر بھی شامل ہو جاوے
تو آوازیں خطرناک ہو جاتی ہے **سوم صوت انقاض** (ڈرائی کراکل) جب تہیج الریہ (امفیسما)
کے مرض مین ریہ کی بیتہ الہوا کم و بیش خشک ہو جاتے ہین تو اونمین ہوا کے یکسان نہ پہونچنے سے
اس قسم کی چرچرانے اور چٹخنے کی آواز آتی ہے جیسے کہ ناتہہ مین باریک مگر سخت کاغذ کے ملنے سے
نکلتی ہے **آواز مرطوب** یہہ بھی تین قسم کی صوت ہوتی ہے **اول صوت الحباب**
(ڈلارج کرے پولٹیشن) جب سوزش کی وجہ سے مجری الہوا مین یا پھیپھڑے مین خون یا صرف خون یا بلغم یا
پیپ بھر جاتی ہے تو ہواے تنفس کے گزرنے سے بلبلہ پھوٹنے کی سی آواز مسموع ہوتی ہے مگر مجری الہوا کی
جسامت کی کمی بیشی کے سبب سے آواز مختلف طور پر ہوتی ہے **دوم صوت الریق** (فائین کری
پی ٹیشن) جب ذات الریہ کے شروع مین باریک مجری الہوا اور بیتہ الہوا خفیف سی رطوبت سے بند ہو جاتے ہین
تو چرچراہٹ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے جیسی کہ مجمع الشعر (جوڑے) کے ملنے سے ہوتی ہے یا آگ مین
نمک کے ڈالنے سے نکلتی ہے **سوم صوت القنینہ** (گرگلنگ) اسکو صوت الصراحیہ بھی کہتے
ہین جب دانہ دار مادہ (ٹیوبرکل) کے پھٹنے سے پھیپھڑے کی نوک پر خفیف سا زخم اور اوسکے درمیان بڑے بڑے مغاک
پڑ جاتے ہین یا مجری الہوا کی فراخی سے رطوبت جمع ہو جاتی ہے تو ہواے تنفس کے گزرنے سے بڑے بڑے
بلبلون کے پھوٹنے کی سی آواز آتی ہے اور یہہ آواز اوس آواز سے مشابہ ہوتی ہے جو چاول پکانے کے
اخیر مین تھوڑا سا پانی باقی رہجانے اور بلبلون کے پھوٹنے سے نکلتی ہے کبھی ہتیلی کے گھسنے کی سی آواز بھی
پیدا ہوتی ہے **صوت التکلم** اگر صحت کی حالت مین کسی شخص کی چہاتی پر سینہ بین لگا کر اوسکی
گفتگو مین آواز سنی جاوے تو تین قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین **اول صوت المہمل** (ووکل ریزونینس)
اس قسم کی آواز خفیف بھن بھن کی سی معلوم ہوتی ہے اور نہ سمجھنے کی وجہ سے ہم اوسکے کسی لفظ
سے مستفید نہین ہو سکتے **دوم صوت مجری الہوا** (برنکافنی) اکثر عظم القص کے مقام پر

ٹھیک طور پر الفاظ سنے جاتے ہیں مگر تشخیص کرنے میں نہایت دقت ہوا کرتی ہے **سوم**
صوت الصدور (الکٹوریل وکوسی) عظم النحجری اور عظم القص کے مقام پر سینہ میں کے لگتے
سے آواز کی سماعت بخوبی ہو سکتی ہے اور پہچانی بھی جاتی ہے خواہ کیسے ہی آہستہ آہستہ الفاظ منہ سے
نکالے جاویں مگر مؤخر الذکر دونوں آوازیں ذات الریہ سل اور حجاب الریہ میں پانی کے اجتماع کی
صورت میں بھی سنائی دیتی ہیں علاوہ اسکے مرض کی صورت میں سینہ کی تین آوازیں نہایت
معتبر شمار کی جاتی ہیں اول **صوت الجفر** (ایگافنی) جب حجاب الریہ میں قلیل رقیق رطوبت
جمع ہو جاتی ہے تو عظم الکتف کے کونے پر کسیقدر پہلو کی طرف بوقت گفتگو بکری کے بچہ کے ممیانے کے
مطابق آواز مسموع ہوتی ہے۔ شاذ ونادر سامنے کے حصوںمیں حلمتی الثدی کے پاس بھی یہ آواز
سنائی دیتی ہے **دوم صوت الطنبور** (امفورک برزونینس) جب پھیپھڑے کے بڑے بڑے
غاروں میں ہوا اور رقیق رطوبت پائی جاوے اور تیز ادنمین مجری الہوا کی راہ سے آمد و رفت تنفس کی
ہوا دورہ کرے تو بات کرتے وقت اس قسم کی تیز آواز سنائی دیتی ہے جیسے کہ دھاتی برتن میں بولنے
سے دوسروں کو سنائی دیتی ہے اور جب ہوا کے جھونکے سے رقیق رطوبت اوچھلتی ہے تو اس قسم کی آواز
مسموع ہوتی ہے جیسے گلاس پر سلائی کی چوٹ لگانے سے ٹن ٹن کی آواز آتی ہے **سوم**
صوت الجرس (امفورک ایکو) جب نفخ الصدر اور مرض سل میں پھیپھڑے کے بڑے بڑے غار
ہوا سے بھر جاویں تو تنفس سرفہ اور تکلم کے وقت گونجنے کی سی آواز آتی ہے خصوصاً مرض سل
میں گھنٹہ بجنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے **قسم دوم آواز شکم** امراض شکم کی چند حالتوں میں
استماع الصوت کی ضرورت ہوا کرتی ہے چنانچہ حاملہ عورتوں میں حمل پر قلب جنین اور دوران خون مشیمہ
کی آواز کے سننے کے لئے سینہ میں سے امتحان کیا جاتا ہے۔ امراض قلب کے بعض حالات میں فم معدہ سے
حرکت قلب معلوم کی جاتی ہے۔ جریان خون شکم میں نفخ (ایلو مرمر) یعنی دھونکنی کی سی آواز اور امعا
میں بحالت موجودگی آب وہوا غرغراہٹ کی سی آواز مسموع ہوتی ہے **فصل ہشتم تحریک**
المریض (سکسشن) جب حجاب الصدر وغیرہ امراض میں آب و ہوا یا ریم دونوں بھر جاتی ہے تو مریض
کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلایا جاتا ہے جس سے مرض کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کبھی کروٹ پر
لٹانے سے کھل کھل کی سی آواز آتی ہے جیسی نصف بھری ہوئی مشک کے ہلانے سے آیا کرتی ہے

نار شکم کے امراض مین مریض کو ہلا کر مرض کا حال دریافت کرنا موجب اذیت مریض ہے اسلئے مناسب نہین

مقالہ ہفتم انجام مرض (پرگنوسس)

ہمیشہ سے مریض کے خویش و اقربا کا وتیرہ چلا آتا ہے کہ طبیب سے اپنے رشتہ دار مریض کا نیک و بد انجام ضرور ہی دریافت کرتے رہتے ہین پس ایسے موقع پر طبیب کو جواب دینے مین بڑی احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اگر بغیر کامل امتحان کے کچھہ کہدیا اور نتیجہ اوسکے برعکس نکلا تو حکیم کی لیاقت اور شہرت مین فرق آجاویگا اور اوس سے لوگون کا اعتقاد جاتا رہیگا خصوصًا بد انجام کے ظاہر کرنے مین اگر مریض بچ گیا تو اوسکے اقارب حکیم کی منحوس صورت دیکھنا ہی نہین چاہتا پس تا وقتیکہ بیمار کا سر سے پاؤن تک اچھی طرح سے امتحان نہ کرلیا جاوے اور مرض کی ہر ایک علامت کو اچھی طرح سے ذہن نشین نہ کرلیا جاوے انجام مرض کو ہرگز ظاہر نکرین اگر امراض قلب مین مریض کے اقربا کو یہہ کہدیا جاوے کہ اس عارضہ سے مریض یکایک مرجاتا ہے تو مضایقہ نہین ہے مگر پھر بھی نہایت ہوشیاری سے اس قسم کی مشتبہ بات کہنی چاہیے کہ جس سے موت اور زندگی صاف صاف مفہوم ہوسکے۔ خاص میرا طریقہ یہی ہے کہ جب مین کسی مریض کے ہان جاتا ہون تو مرض کا انجام دریافت کرنے پر صاف کہدیتا ہون کہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ مرض نہایت سخت اور مہلک ہے اور علامات بھی شدید درجہ پر ہین مگر خدا پر بھروسا رکھنا چاہیے مین حتی المقدور بہت کوشش وسعی کرونگا خدا شفا دینے والا ہے اوسکو مردون کے زندہ کردینے کی طاقت ہے یہہ تو بہرحال زندہ ہے اس مشتبہ بات مین اگر مریض بچ جاتا ہے تو اعتقاد بڑھجانے کے سبب مستحق انعام کا ہوتا ہون۔ اگر مرجاتا ہے تو بھی یہی کہتے ہین کہ حکیم صاحب نے تو صاف کہدیا تھا کہ مرض مہلک ہے۔ جیداطبا کو امراض کی کیفیت سے بخوبی واقفیت ہے کہ بعض اوقات ظاہر مین علامات مرض سخت اور نہایت شدید ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کو زیادہ صدمہ نہ پہونچنے کے سبب انجام مرض کسیقدر نیک ہوجاتا ہے۔ کبھی ظاہر مین علامات خفیف ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کی ساخت بگڑ جانے سے انجام مرض برا نکلتا ہے۔ البتہ مریض کو بہرحال تشفی دینی ضروری ہے اگرچہ مرض مہلک ہی ہو خصوصًا ذرہ سے آرام کے ظاہر ہونے مین صحت کا مژدہ دینا عین مصلحت ہے تاکہ بیمار کا حوصلہ بڑہے اور مواد موجب مرض کے دفع کرنے مین طبیعت جد و جہد کرے ورنہ پست ہمت ہوجانے کے سبب مریض جلد ہلاک ہوجاویگا۔ اگر بخوبی معلوم ہوجاسکے کہ مرض مہلک ہی

اور اسکا انجام ضرور ہی خراب نکلیگا تو اوسوقت مریض کے اقربا کو آگاہ کر دینا چاہیے اگر مناسب ہو تو مریض کو بھی منعیے کے طور پر سمجھا دینا چاہیے تاکہ مریض کوئی وصیت کرے اور از بس سامان ہم پہونچا لیں چونکہ مرض کے انجام نیک و بد کو دریافت کرنا ایک مشکل امر ہے اسلئے چند ہدایتیں لکھی جاتی ہیں تاکہ اظہار نتیجہ کے وقت طبیب انکو زیر نظر رکھے یقین ہے غلطی سے محفوظ رہے گا۔ **ہدایت اول** پہلے مقام مرض اور بیماری کی قسم دریافت کرنی چاہیے اور نیز مریض پر مرض کے اثر کا اندازہ کرنا اور دوره مرض میں علامات کی تبدیلی کا حال دریافت کرنا چاہیے اور یہہ بھی سوچنا چاہیے کہ ایک علامت کے خفیف ہو جانے سے کسی شدید بیماری کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ تو نہیں ہے۔ افاقہ کے بعد مرض کا کچھہ بقیہ رہیگا یا نہیں اور باقی رہنے کی صورت میں یہہ دیکھنا چاہیے کہ مریض اسمین صرف چند ہی روز مبتلا رہیگا یا عمر بھر اور آرام کی صورت میں رفتہ رفتہ افاقہ ہوگا یا دفعتہً اور مرض دوبارہ عود کریگا یا نہیں اور موجودہ مرض سے آرام ہو جانے کی صورت میں کسی دوسرے مرض کے پیدا ہو جانے کا احتمال تو نہیں جیسا کہ خسرہ و دیگر امراض شدیدہ کے بعد اکثر کوئی نہ کوئی مرض ہو جایا کرتا ہے اور مہلک امراض میں مریض کو کس طرح موت آئیگی یکدم یا آہستہ آہستہ۔ علاج کے اثر پر بھی خیال کرنا چاہیے کیونکہ تخفیف کی صورت میں اکثر انجام بخیر ہوتا ہے ورنہ برا **ہدایت دوم** دیکھیں کہ اصل مرض کے ساتھہ کسی دوسرے مرض کے ظہور کا احتمال ہے یا نہیں جیسا کہ اکثر امراض میں دوسری بیماریاں عارض ہو جایا کرتی ہیں اگر ہے تو اصل اور عرض کا ایک ہی سبب ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ جیسا کہ مرض سل میں اسہال کا ہونا صرف از دیاد ماده (ٹیوبرکل) کی خرابی ہے۔ بعض اوقات اصل مرض کی کمزوری سے یا کسی دوسری غیر متعلقہ بیماری سے کوئی مرض پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ سل کے اخیر درجہ میں کمزوری کی وجہ سے اسہال لگ جاتے ہیں اور مرض جیچک میں ذات الریہ ہو جاتا ہے **ہدایت سوم** بعض امراض ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہو جاتے ہیں جیسا کہ وجع مفاصل میں ظاہر ہے بعض امراض کا زور پسینہ دست وغیرہ کے خارج ہونے سے گھٹ جاتا ہے جیسا کہ ذات الریہ اور بعض حمیات وغیرہ یا دوری امراض میں ایام معہودہ پر رطوبت کے خارج ہونے سے آرام ہو جاتا ہے پس میلان طبیعت کو مد نظر رکھنا بھی طبیب کیلئے ضروری ہے۔ غرض مذکورۃ الصدر باتوں کی واقفیت سے انجام مرض کے بیان کرنے میں زیادہ تر مدد ملتی ہے کیونکہ بعض امراض میں قطعی آرام ہو جاتا ہے بعض میں فتور عضو یا طبیعت میں کمزوری باقی رہجاتی ہے۔

بخار فالج وغیرہ شدید امراض مین کمزوری کی وجہ سے مریض دیر مین اچھا ہوتا ہے۔ پتھری قولنج وغیرہ خارجی اسباب سے پیدا ہونیوالے امراض ایکدم مین آرام پا جاتے ہین اور صحت کے بعد چندان کمزوری باقی نہین رہتی

مقالہ ہشتم موت (ڈیتھ)

زندگی کا قیام دوران خون پر موقوف ہے اور دوران خون کا انتظام فعل قلب کی درستی پر منحصر ہے اور دل کی صحت کا قیام دماغ و ششش کے صحیح سالم ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ نخاع مستطیل کی صحت پر عضلات تنفس کی حرکت قائم ہے۔ خون کی صفائی پر نخاع مستطیل کی صحت کا مدار ہے۔ خون کی صفائی تنفس اور دوران پر موقوف ہے پس اگر مذکورۃ الصدر اعضا مین سے کسی ایک مین بھی خرابی پیدا ہو جاوے تو بیارکہ موت آن موجود ہوتا ہے۔ موت طبیعی مین آدمی بوڑھا ہو کر رفتہ رفتہ مرتا ہے لیکن اس قسم کی موت بہت کم وقوع مین آتی ہے کیونکہ بڑھاپے مین بھی موت کا وقوع بغیر مرض کے نہین ہوتا۔ اتفاقی صدمات اور ظہور امراض کے سبب موت کا لاحق ہونا مختلف طور پر ہوتا ہے مثلاً سکتہ قطع شریان عظیم ناگہانی صدمات بچوں مین امراض ششش وغیرہ سے مرگ مفاجات ہوتی ہے کسی شخص کی موت نہایت آسانی سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا مرنا کسی کو معلوم بھی نہین ہوتا۔ کسی کے مرتے دم تک ہوش و حواس قائم رہتے ہین کوئی قبل از موت کچھ مدت تک بیہوش و بدحواس رہتا ہے۔ حالات موت کو ضروری سمجھکر ہم تین فصلون مین بیان کرتے ہین **فصل اول در بیان موت متعلقہ دل** دوران خون کے لئے رگون مین خون کا مناسب مقدار مین ہونا ضروری ہے تاکہ اونکا تناؤ اصلی حالت پر قائم رہے پس جب زیادہ سیلان خون مین مقدار خون کے کم ہونے سے شرائین اور اوردہ کا تناؤ کم ہو جاتا ہے تو قلت حرکت قلب کے باعث رگین دب جاتی ہین اور دوران خون مین فرق پڑ جاتا ہے بعض اوقات رگون کے زیادہ فراخ ہو جانے سے معمولی مقدار خون کی کافی نہین ہو سکتی جس سے دوران خون بند ہو جاتا ہے۔ تناؤ کی کسی حالت میں سے قلب مین پائی جاوے یا خون کی رگون مین یا دونون مین کیونکہ انقباض قلب کی حالت مین خون شرائین کے اندر جاکر اونکے تناؤ کو قائم رکھتا ہے اگر ساخت قلب کے فتور سے دل کا سکڑنا بند ہو جاوے تو دوران خون کے بند ہونے سے موت ظہور مین آتی ہے۔ کبھی سر کی چوٹ لگنے

رنج و غم کے ہونے اور خوشی مفرط وغیرہ سے بھی دوران خون بند ہو جاتا ہے اگر غذا کھانے کے بعد شکم پر کسی قسم کی ضرب لگے یا سکپور وغیرہ زہریلی ادویات کے اثر سے معدہ کے حسی اعصاب میں دفعتہً خراش پیدا ہو یا بدن کے گرم ہونے کی حالت میں دفعتہً زیادہ مقدار میں سرد پانی پیا جاوے تو عصب کی معکوس تاثیر سے اعضای مذکورہ کی رگیں بہیں کر اسقدر کشادہ ہو جاتی ہیں کہ تمام موجودہ خون ان ہی میں سما جاتا ہے پس شرائین کے خالی ہونے سے دوران خون بند ہو جاتا ہے بغرض فعل قلب کے یکا یک بند ہونے سے مرکز دماغ میں خون کم پہونچتا ہے جس سے بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور بدون کسی علامت کے ظاہر ہونے کے جان نکل جاتی ہے اکثر شکم کی چوٹ میں مریض بیہوش ہو جاتا ہے اگر بیہوشی رفع بھی ہو جاوے تو پھر بھی چہرہ اور لب پھیکے۔ بدن سرد عضلات ڈھیلے۔ پتلیان کشادہ اور سرد پسینہ آتا ہے۔ سدر۔ دوار اور عارضہ طنین میں مریض مبتلا ہو جاتا ہے۔ آہ سرد بھرتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے بےچینی سے ادھر اودھر ہاتھ پاؤں دے دے مارتا ہے آخر ہذیان میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے **تشریح بعد وفات** جب ساخت قلب کی خرابی سے موت لاحق ہوتی ہے تو عدم انقباض قلب کی صورت میں دل خون سے پُر ہو جاتا ہے۔ اگر فعل قلب کے بند ہونے سے موت وقوع میں آوے تو دل خون سے خالی پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں اکثر انبساط قلب کی حالت میں موت واقع ہوتی ہے اگرچہ مرگ کے بعد انبساط کی کیفیت زایل ہو جاتی ہے مگر دل کے سکڑنے سے خون نکل جاتا ہے۔ بیہوشی کی موت میں بھی دل خون سے خالی پایا جاتا ہے اور عضا احشائیہ میں خون کا اجتماع بکثرت ہوتا ہے۔ اگر سیلان خون کی وجہ سے موت آوے تو تمام عضا اندرونی پھیکے اور وریدین خون سے خالی پائی جاتی ہیں اگر سیلان خون اندر ہی کی جانب ہو تو جملہ اعضا خون سے بھرے ہوئے ملینگے محلل العضلات کے امراض اور فاقہ کشی وغیرہ روحانی طاقت کم کرنے والی بیماریوں میں بیمار کے ہوش و حواس اخیر دم تک قایم رہتے ہیں اور دم نکلتا معلوم ہی نہیں ہوتا **فصل دوم سبب موت متعلق ریہ** تنفس (اسفکسیا) سے موت کا وقوع دو وجہ سے ہوتا ہے **اول سبب خارجی** جب خارجی اشیا سے مجری الہوا بند ہو جاتے ہیں یا انیوہ مردم میں سینہ دب جاتا ہے یا مٹی اور پانی سے سینہ بھر جاتا ہے تو موت وقوع میں آتی ہے۔ گلا گھٹنا۔ پھانسی لگنا بھی اسی قسم سے ہیں نائٹروجن۔ نائٹرس و جن اور کاربانک اوکسائیڈ وغیرہ کے سونگنے سے بھی موت وقوع میں آتی ہے **دوم سبب داخلی** جب تخاع

مستطیل پر چوٹ لگتی ہے یا بیش اور کچلہ کے استعمال سے عضلات تنفس سخت اور مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے تنفس کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے یا پھیپھڑے کی بیماری میں سینہ کے نہ پھولنے سے خون صاف نہیں ہوتا۔ شرائین و وریدی کے رستے بند ہو جاتے ہیں یا تشنج حنجرہ کے باعث قصبۃ الریہ سکڑ جاتا ہے تو ان تمام صورتوں میں چہرہ نیلگون آنکھیں نکلی ہوئی سر بھاری اور کانوں میں سنساہٹ ہوتی ہے بعد ازاں تمام جسم کے تشنج سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتا ہے اور تہا ہے تشنج میں مریض کچھ عرصہ تک چپ چاپ رہتا ہے پتلیاں کشادہ اور بےحرکت ہو جاتی ہیں عضلاتی حرکت کے بند ہونے سے مریض تنفس لینے کی کوشش کرتا ہے جس سے خون کی رگیں ننگی نمایاں ہو جاتی ہیں اور موت کی قریب ہونے پر سانس غیر منتظم اور کم ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں پھیل جاتے ہیں پٹھے سیدھے ہو جاتی ہے سر پیچھے کو جھک جاتا ہے منہ اور نتھنے کشادہ ہو جاتے ہیں مگر دل کی حرکت برابر جاری رہتی ہے اور انبساط قلب کی صورت میں جان نکل جاتی ہے **تشریح بعد وفات** بطن ایمن قلب و وریدین اور شریان وریدی (پلمونری آرٹری) خون سے پر پائی جاتی ہیں مگر بطن ایسر قلب بالکل خالی ہوتا ہے یا اس میں نہایت ہی کم مقدار میں سیاہ خون پایا جاتا ہے اور جسم کے مختلف مقامات پر سیاہ دھبے پائے جاتے ہیں سیاہ اور سیال خون کے لوتھڑے کم بنتے ہیں کبھی کبھی پھیپھڑے میں اجتماع خون کے ہونے سے سرخی معلوم ہوتی ہے اور مجری الہوا کے غشائے مخاطی میں اجتماع خون کے سبب سرخ جھاگ پائی جاتی ہے اور اکثر اعضائے احشائیہ میں خون کا اجتماع پایا جاتا ہے

فصل سوم سبب موت متعلق دماغ

(ڈیتھ بائی کوما) جب طربت۔ رسعلی اور شکستہ ہڈی سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے تو دل اور تنفس کے مخصوصہ اعصاب کی طاقت کی زائل ہو جانے سے پہلے بیہوشی ہوتی ہے اور عضلات تنفس کے مفلوج ہونے سے خون صاف نہیں ہوتا اور مریض خراٹے سے سانس لیتا ہے آخر دوران خون کے بند ہو جانے سے ہلاکت وقوع میں آتی ہے

مقالہ نہم علاج (ٹریٹمنٹ)

تعلیم علم طب سے یہی غرض ہے کہ حفظ ما تقدم کے طور پر امراض سے محفوظ رہنے کی تدبیر اور امراض کے دور کرنے یا انہیں تخفیف کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی کوشش کا نام علاج ہے اور ہم

اسکو آٹھ فصلوں مین بیان کرتے ہین **فصل اول علاج بالضد** (ریشنل ٹریٹمنٹ) جب مریض کو مشاہدہ کرنے کے بعد مرض کی اصلیت اور دوا کی خاصیت سے واقف ہو کر بیماری کا علاج حسب قواعد طب کیا جاوے تو اسکو باقاعدہ علاج کہتے ہین چنانچہ کسی خاص مقام پر ورم ہو اور خون کی زیادتی مقصود ہو تو جونک لگا کر خون نکالا جاتا ہے اگر زیادتی خون کی عام طور پر علامات پائی جاوین تو فصد لیا جاتا ہے مسہلات معرقات وغیرہ سے خون صاف کیا جاتا ہے۔ اگر عام جلد مسوڑے اور زبان کی رنگت پھیکی ہو اور ہونٹ سفید نظر آوین تو خون مین سرخ دانون کی کمی ثابت ہوتی ہے اور اس کمی کے پورا کرنے کے لئے مرکبات فولاد وغیرہ مولد خون دوائین دیجاتی ہین اور یہہ علاج دو طرح پر ہوتا ہے۔ **اول داخلی** مثلاً جوشاندہ خیساندہ۔ قرص سفوف۔ مکسچر۔ ٹنکچر۔ مٹھنی۔ مسہل وغیرہ **دوم خارجی** خارجی بھی دو قسم ہے **ایک عام** جسکی تاثیر تمام جسم مین پائی جاوے جیسے پچکاری زیر جلد غسل بالا دویہ۔ شموم۔ حقنہ۔ فصد وغیرہ **دوسرا خاص** جسکی تاثیر خاص جگہ پر محدود ہو جیسے تکمید لوبیری۔ مالش مرہم استعمال برق۔ غرارہ۔ بزل عمل ثقبہ قصبۃ الریہ وغیرہ۔ چونکہ بعض اعمال متعلقہ جراحی **کتاب معمول احمدیہ** مین بوضاحت تمام بیان کئے جاچکے ہین اسلئے انکا اعادہ مناسب نہ جانکر صرف راقہ زیر جلد اور استعمال برق کا بیان جو اسموقع پر ضروری ہے اختصار کے ساتھ علیحدہ قلمبند کیا جاویگا **فصل دوم علاج بالمثل** (ہومیوپیتھک ٹریٹمنٹ) اس قسم مین تکلیف کی کیفیت کے موافق دوا دیجاتی ہے جیسے کہ مرض کزاز مین جوہر کچلہ اسٹرکنیا وغیرہ متشنج دوائین اور قے کے روکنے مین اپکاک کوانا وغیرہ مقئی نہایت کم مقدار مین دیجاتی ہے اس علاج مین بہت قباحتین ہین چنانچہ یہہ علاج تمام مواقع پر ناموافق آنے کے سبب اصول علاج کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ قلیل المقدار دوا کے کھانے سے فائدہ کی امید رکھنا بالکل بے فائدہ ہے اگر اتفاقاً اوس سے مریض کو فائدہ ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہہ صرف طبیعت مدبرہ بدن کی قوت کا اثر ہے نہ دوا اور علاج کا۔ باوجود اسکے اس فرقہ کے اطبا علاج بالضد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین اور دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ کم مقدار دوا کی تاثیر ویسی ہی ہے جیسی کہ چیچک کے ذرہ سے مادہ کے جسم مین پیوست کرنے سے تمام بدن مین تاثیر ہو جاتی ہے مگر یہہ خیال تعیین کرتے کہ تا پانچ پانچ دس دس منٹ مین دوا کا استعمال کرانا ہی تو اسی کے منافی ہے کہ چار یا چھ گھنٹہ کے بعد کوئی دوا کافی مقدار مین دیجاوے علاوہ اسکے اسمین مریض کی طمانیت و صفائی کا بھی

زیادہ خیال کیا جاتا ہے ورنہ دوا کی کمی مقدار مین صحت کی کوئی خصوصیت نہین پائی جاتی۔ باوجود ان قباحتون کے جو علاج بالمثل کا رواج زیادہ ہوتا جاتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ اسمین چندان لیاقت و محنت درکار نہین ہوتی برخلاف اسکے علاج بالضد مین کئی دقیق مسایل حل کرنے اور بہت سی علوم واقفیت پیدا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور علاج بالمثل مین صرف چند باتون کا جان لینا کفایت کرتا ہے کسی بڑی لیاقت اور دماغی محنت کی ضرورت نہین پڑتی اسی لئے ہیومیوپیتھک طبیب جو سستے بنجاتے ہین سستے ہی حق الخدمت پر اکتفا کر لیتے ہین اور کم مقدار دوا استعمال کرانے کی وجہ سے مریض کو بھی دوا کی قیمت کم دینی پڑتی ہے خواہ فایدہ ہو یا نہو۔ اور پھر یہہ لوگ علاج بالضد کی مذمت اور علاج بالمثل کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہین کہ ہم دبل اور ناسور کو بدون دستکاری کے صرف دوا کھلانے سے اچھا کر دیتے ہین حالانکہ مہینون دوا کھلاتے ہین اور اثر خاک بھی نہین ہوتا البتہ یہہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دبل کا ناسور اور ناسور کا کچھہ اور ہی بنجاتا ہے۔ ہیومیوپیتھک طبیب اکثر کم مقدار دوا کے ساتھہ شکر کا استعمال زیادہ کراتے ہین جس سے اکثر لوگ خصوصاً عورتین اور بچے بڑی خوشی سے دوا کھا لیتے ہین اور شکر کے سبب ذائقہ تلخ معلوم ہوتا ہے اور نہ جی متلاتا ہے پھر علاج بالضد مین تلخ بدبودار دوا کے کھانے سے گو کیسی ہی مفید ہو نفرت کیون نکرین غرض علاج بالمثل کی ترقی کا باعث صرف وہ سہولت ہے جو طبیب اور مریض دونون کو حاصل ہے نہ امید فائدہ و منفعت

فصل سوم علاج عطائی (امپریکل ٹریٹ منٹ)

اسمین بغیر واقفیت اصلیت مرض اور بدون دریافت خاصیت دوا انکل پچو علاج کیا جاتا ہے اگرچہ ہر ایک ملک مین کم و بیش عطائی طبیب ہوا کرتے ہین مگر ہندوستان مین بکثرت پائے جاتے ہین جیا اس قسم کے طبیب طویل طوال قصون سے اپنی دوا کا مجرب ہونا اور کسی کامل سناسی فقیر سے اوسکا بڑی محنت کے بعد دستیاب ہونا بیان کرتے ہین تو بڑے بڑے عقلمند دہوکے مین آجاتے ہین اور آخر کار بھاری نقصان اوٹھاتے ہین کیونکہ ہر ایک شخص مین قدرت نے ایک قوت مدبرہ طبیعت پیدا کی ہے جو ہمیشہ اصلاح بدن و قیام صحت و دفع مرض مین کوشان رہتی ہے۔ حالت مرض مین اطبا اسی قوت کی امداد مین مصروف رہتے ہین مگر عطائی لوگ بغیر دریافت مرض زیادہ مقدار مین دوا دیدیتے ہین جسکا نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے اور دوا کی زیادہ مقدار سے وہ قوت مدبرہ اپنے فعل مین قاصر ہو جاتی ہے اور مریض کو سخت تکلیف

اونہائی تیزی ہے یا تلف ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مریض مایوسی کی حالت مین علاج کو چھوڑ کر خدا پر بھروسا کر کے بیٹھہ جاتا ہے اور قوت مدبرہ کی طاقت سے چند روز مین خود بخود نوبتو ہو جاتا ہے **فصل چہارم علاج بالدعا** (چارمس اینڈان کنیٹشنس) اکثر ہندوستانی خصوصاً عورتین عصبی مزاج اور جاہلیت کے اعتقاد کے بموجب مبالغہ آمیز باتون پر بہت جلد اعتقاد کر بیٹھتی ہین خصوصاً بچون کے امراض مین تو انکا یہی اعتقاد ہے کہ گنڈا تعویذ اور جہاڑ پہونک کے سوا انکا کوئی علاج ہی نہین ہے۔ چونکہ بعض امراض مین اس عمل سے آرام بھی ہو جاتا ہے اسلیئے جہلا کا اعتقاد اسکی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے مگر فی الحقیقت یہہ وہی قوت مدبرہ کا اثر ہے اس سے یہہ نسمجھنا چاہیئے کہ ہم دعا کے اثر کا قایل نہین ہون بلکہ میرا یہہ مطلب ہے کہ آجکل ایسے عامل صاحب تاثیر جنکی باطنی توجہ سے ظاہری و باطنی امراض دور ہو جاتین کبریت احمر کا حکم رکھتے ہین اگر میری کتاب **اسرار التصوف** کے حصہ دوم مین "سلب امراض و جلب منافع دنیوی" کا مطالعہ کیا جاوے تو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ فی زماننا عامل محض ڈھکوسلے ہی ہین انسے سوائے ہلاکت مریض کے اور کچھہ حاصل نہین ہوتا **فصل پنجم علاج بالماء** (ہائیڈروپیتھک ٹریٹمنٹ) اسمین ہر ایک مرض کا علاج پانی سے کیا جاتا ہے کسی مرض مین پانی بہت پلایا جاتا ہے کسی مین کم۔ کسی مرض مین سرد پانی کا استعمال کیا جاتا ہے کسی مین گرم کا اور کسی مین پانی سے غسل کرایا جاتا ہے **فصل ششم استعمال الزراقہ تحت الجلد** (ہائپوڈرمک سرینج) اس پچکاری کے ذریعہ سے ادویات بجائے کہلانے پینے کے جلد کے اندر داخل کی جاتی ہین یہہ عام پچکاریون کے موافق چہوٹی سی کانچ کی نلی ہوتی ہے جسپر قطرات کے نشانات کندہ ہوتے ہین اور اسکے دونون سرے چاندی سے منڈہے ہوئے ہوتے ہین اور سلنڈر پیچ کی طرح پیرنے سے اوپر نیچے ہوتا ہے اور دو کہوکہلی سلائیان اسکے ہمراہ ہوتی ہین ایک موٹی دوسری باریک سوئی کی مانند (دیکھو تصویر نمبر ۳۴)

تصویر نمبر ۳۴
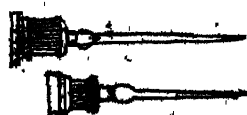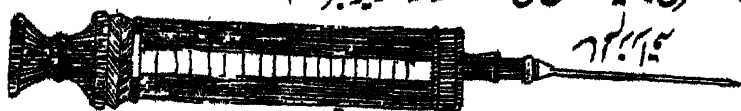
رزاقہ کے پرزے

جب اس آلہ کے ذریعہ سے دوا خون میں پہونچتی ہے تو فوراً تمام جسم میں سرایت کر جاتی ہے علاوہ اسکے
اس عمل میں دوا بہت کم صرف ہوتی ہے اور فایدہ بہت ہوتا ہے۔ جب بیہوشی کی وجہ سے دوا کھانے
سے مریض معذور ہو یا خود معدہ ہی دوا کو قبول نہ کر سکے تو اس عمل سے دوا کی تاثیر بہت جلد اور آسانی
بہ نہیں پہونچ جاتی ہے۔ درد شقیقہ عرق النسا اور وجع المفاصل وغیرہ امراض میں خاص اعضا کے اندر
مخصوصہ دوا کی تاثیر پہونچائی جاتی ہے اور مختلف امراض میں مختلف عرقیات کی پچکاری کی جاتی ہے
چنانچہ سرطان وجع مفاصل درد اعصاب وغیرہ اوجاع شدیدہ میں اسی ٹیٹ و رسلوشن ہائیڈروکلوریٹ
آف مارفیا ہر ایک دو بوند رکتی فایڈر اسپٹ حسب ضرورت پانی ملانے سے تیار ہوتا ہے۔ ابتدا میں
¼ گرین سے زیادہ نہ دیں اور پچکاری سے پیشتر بیمار کو تھوڑی دیر لٹائے رکھیں اور استعمال زراقہ کے بعد
کچھ عرصہ تک مریض سے علیحدہ نہوں کیونکہ اکثر اوقات اس سے بیہوشی ہو جایا کرتی ہے۔ اگر اسکے ہمراہ
اٹروپیا بقدر ¹⁄₁₀ گرین ملا کر استعمال کیا جاوے تو بیہوشی اور قی لاحق نہیں ہوتی (۲) جب مرض
سل میں پسینا بکثرت آتا ہے یا کزاز میں تشنج بشدت ہوتا ہے یا کولرے کے امراض میں شدت درد
سے بیمار بیقرار ہو جاتا ہے تو سلفیٹ آف اٹروپیا کی پچکاری سے بہت فایدہ ہوتا ہے اور یہہ دوا پانی
میں فوراً حل ہو جاتی ہے پس بقدر ¹⁄₁₅₀ سے ¹⁄₁₀₀ گرین تک صرف پانی میں تیار کرکے پچکاری دیں اور
دفعیہ زہر افیون کے لیے نصف گرین تک اسکی پچکاری کی جاتی ہے (۳) جریان خون نفث الدم
رحم معدہ مثانہ وغیرہ میں ارگوٹین بقدر ۲ گرین پانی میں حل کرکے پچکاری کرتے ہیں (۴)
بخارات سن اسٹروک وغیرہ امراض میں کونین بقدر دو گرین تیزاب دو بوند پانی حسب ضرورت میں
حل کرکے پچکاری کرنے سے بہت فایدہ ہوتا ہے (۵) ہیضہ سقوط حرکت قلب بیہوشی جنون
شراب و دیگر مختلف اوجاع میں ہائیڈریٹ آف کلورل بقدر ۲ یا ۳ گرین پانی میں حل کرکے پچکاری
کرنا ازبس مفید ہے مگر اس سے اکثر پچکاری کے مقام پر دمل یا زخم ہو جاتا ہے (۶) اگر سانپ کے کاٹتے
ہی فوراً پرمینگنٹ آف پوٹاس بقدر ایک گرین پانی میں حل کرکے پچکاری کی جاوے تا کہ اوسکا
دوران زہر کے ساتھ ہی خون میں ہو تو کمال فایدہ ہوتا ہے (۷) نہایت ضعف اور بیہوشی
میں خالص ایتھر کی پچکاری کی جاتی ہے اور کچلہ کے زہر میں جوہر تمباکو کی۔ اگر عصبی دردوں میں
ایک دفعہ کی پچکاری سے فایدہ نہو تو کئی بار عمل میں لاویں **طریق استعمال** جب پچکاری کو

استعمال میں لانا منظور ہو تو پہلے سلائی کو لگا کر پانی میں کہیں اور پیچ کو دائین جانب سے بائین طرف کو پھیرین اگر پانی پچکاری کے اندر آجاوے تو سمجھیں کہ درست ہے ورنہ قابل استعمال نہین اور نیز چکنی چیز زنگ میل وغیرہ داغ پچکاری سلائی پر نہ لگنے دین اور استعمال کے بعد ہمیشہ خشک اور صاف کر لیا کرین اور جس دوا کی پچکاری کرنی منظور ہو اسکا عرق نہایت صاف اور مقطر ہو اور ضرورت کے وقت تازہ تیار کیا جاوے دیرینہ عرق اکثر گدلا اور ناقص ہو جاتا ہے عمل کے وقت پچکاری پر سلائی لگا کر عرق مطلوب کے چند قطرے داخل کرین اور سلائی کو اونچا کر کے پیچ کو ایک دو مرتبہ پھیرین تا کہ سیال نوک تک آجاوے اور مدخولہ ہوا باہر نکل جاوے پس مقام ماؤف کی جلد کو چٹکی مین پکڑ کر ذرہ اوپر اوٹھا ئین اور سوئی کو جلد مین ترچھا داخل کر کے پیچ کو بتدریج پھیرین یہان تک کہ تمام عرق جلد کے اندر چلا جاوے پھر سوئی کو نکال کر مقام مذکور کو انگلیون سے ذرہ مل دین اگر بیمار کو اس عمل سے درد کا خوف ہو تو برف کے ٹکڑے یا کسی اور مخدر شے کے رکھنے سے مقام ماؤف کی حس کو کم کر دین سوئی کے داخل کرنے کے وقت اس بات کا خیال بھی کہین کہ سوئی سے کوئی عصب یا شریان نہ کٹ جاوے۔ جو یہ آئین طریق استعمال مین بتائی گئی ہین ان مین سے کسی ایک کی فروگذاشت ہونے دین ورنہ عمل کے لا حاصل ہونے کے علاوہ مریض کو خواہ مخواہ کی تکلیف ہوتی ہے اور اکثر اوقات عرق مطلوب کے زیادہ تیز یا گدلا ہونے سے یا ہوا مدخولہ کے خارج نکرنے یا ایسی ہی کسی اور بے احتیاطی سے پچکاری کے مقام پر دمل یا سرخ باد ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ہوا کے داخل ہونے سے آدمی مر بھی جاتا ہے ڈاکٹر بارتھالی میو اور یورپ امریکہ کے بعض حکما پچکاری کی سوئی کو بجاے زیر جلد ترچھا داخل کرنے کے عمیق یا گوشت کے اندر دور تک پہنچاتے ہین جس سے دوا کی تاثیر خاص عصب پر پہونچ جاتی ہے خصوصًا عصبی درد مین کلوروفارم۔ فالج مین جو ہر کچلہ سرخ باد مین کاربالک ایسڈ زیادہ تر استعمال کرتے ہین **فایدہ** چونکہ پچکاری مین ادویات کی مقدار نہایت قلیل استعمال کی جاتی ہے اور اوسکا ناپ تول دشوار ہوتا ہے اسلئے سہل طریق یہ ہے کہ اگر اٹروپیا کے ۱/۱۰۰ حصہ گرین کی پچکاری کرنی منظور ہو تو ۱ گرین کو ۲۵ بوند پانی مین حل کرین بعد ازان حسب موقع بقدر ضرورت پانی مین ایک بوند ڈالکر پچکاری کرین کیونکہ ہر ایک قطرہ مین اٹروپیا ۱/۱۰۰ ہوتا ہے

فصل ہفتم بیان مادہ برق (الکٹرسٹی)

تجربہ سے ثابت ہے کہ مادہ برقی کی طاقت کا وجود کم و بیش تمام اشیا مین پایا جاتا ہے مگر ظاہر مین اسکا وجود نظر نہین

طریقہ بالا تیار کرکے تار کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو ملا دین چہارم جب بیٹری مین یکسان دو دو
ذرے تو یہ ترکیب ہے کہ مٹی کے چھوٹے برتن مین تیزاب شورہ بھرکر ایک طبق پلاٹینم کا رکھ دین
بعد ازان مٹی کے ایک بڑے برتن مین رکھدین جسمین گندھک کا تیزاب بھرکر جست کے ٹکڑے
ڈالے گئے ہون پس اس سے پانی کے ہائیڈروجن نائیٹرک کے ایسڈ الیحدہ ہے مگر پانی بنتا ہے اور
تیزاب شورہ کا دھوان نکلتا ہے لیکن یہ بیٹری تیز ہوتی ہے اور جسم پر لگانے کے قابل نہین ہوتی
البتہ دستکاری وغیرہ مین کام آتی ہے کیونکہ معالجات مین اسی قسم کی بیٹری کام مین آتی ہے جسکی ترکیب
ضرورت زور پیدا کر سکین اور اوسکا بند کرنا اور مادہ برقی کے رخ کو پھیر دینا بھی اپنے اختیار مین ہو اور
ہر جگہ لیجا بھی سکین اور مریض پر تاثیر کا اندازہ بھی معلوم ہو سکے پس اس بیٹری سے مذکورہ بالا
باتین حاصل نہین ہو سکتین بلکہ اشیاے مذکورہ کی موجودگی مین اثر برابر پیدا ہوتا رہتا ہے اور
بتدریج کمزور ہوکر بند ہو جاتا ہے اور نہ مادہ برقی نہ سیلان دوسری طرف کیا جا سکتا ہے

سوم فراڈک الکٹرسٹی جب کائل کو قوت مقناطیس سے یکایک مقابل مین لانے اور ہٹا
لینے سے مادہ برقی پیدا کیا جاوے تو اوسکو فراڈک صاحب کا مادہ برقی کہتے ہین جب قوت مذکورہ
کے پیدا ہونے سے کائل اور مقناطیس کا باہمی وصل اور تفرقہ ہوتا ہے تو اوسے انٹرپٹیڈ کرنٹ
کہتے ہین اسمین کائل کے اندر کے آہنی ٹکڑے مادہ برقی کے ذریعہ عارضی طور پر مقناطیس بنجاتے ہین
جن سے تحریکی قوت اور بھی بڑھجاتی ہے جب مقناطیس اور کائل کے ذریعہ سے مادہ مذکور حاصل کیا
جاوے تو اوسکو مگنیٹو الکٹر مشین کہتے ہین بیٹری مین دو کائل ہوتے ہین چنانچہ جب اندرونی
کائل کے اندر سے تحریک برقی شروع ہو تو اوسے پرائمری انڈیوسڈ کرنٹ کہتے ہین اور جب تحریک
مذکور درمیانی کائل سے شروع ہوکر بیرونی کائل مین پہونچکر قوت برقی پیدا ہو تو اس طاقت کو
سکنڈری انڈیوسڈ کرنٹ کہتے ہین اور اکثر یہی مادہ برقی معالجات مین کام آتا ہے اسمین جب
ضرورت زور پیدا کرنا اور طبعی سیلان کو پھیرنا اور مریض پر اعمال اثر کا اندازہ معلوم کرنا وغیرہ
سب امور حاصل ہوتے ہین اور اسکے چوکھٹے کے بالائی سرے والے دونون پیچ سے دو اضداد تعلق
دو تار ریسی کے ذریعہ سے ملائے جاتے ہین اور اس بیٹری کے کثیر التعداد پرزے دیکھنے کے بغیر
اچھی طرح ظاہر نہین ہو سکتے لیکن اسمین مقدم شے تانبے کے دو تار ہین جو پھیلانے سے طول

مین کئی سیل بہیں جاتے ہین اور دوسری ریلوں پر لپٹے ہوئے ہوتے ہین جو ایک ریل دوسری کی اندر رکہدی جاتی ہے اور اسی کو کایل کہتے ہین اس سے یہہ مطلب ہے کہ ایک تار کو دو الیکٹ ٹیرز سے ملا دیا جاوے تو باوجود ملیں ہونے لکڑی کے دوسری ریل کے تار پر بہی بجلی کا اثر ہو کر زور پیدا ہوتا ہے اصل مین یہی انڈیوسڈ کرنٹ ہوتا ہے **چہارم مگنیٹو الکٹرک مشین** اسمین ایک پیچ گہمانے والا ہوتا ہے جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے چونکہ اسکا طریق استعمال بہت آسان ہے اور قیمت بہی بہت ارزان ہے اسلیئے اکثر ہندوستان مین زیادہ تر رایج ہے لیکن نئی بیٹریون کے ایجاد ہونے سے اسکی کچہہ قدر و منزلت نہین رہی کیونکہ اسمین ایک مددگار گہمانے کے واسطے چاہیے اگر گہمانے مین کمی بیشی ہو جاوے تو اثر یکسان نہین پہونچ سکتا اور دیگر بیٹریون کی تاثیر جلد عضلات و اعصاب و اندرونی آلات پر بخوبی ہوتی ہے اور اسکا اثر صرف جلد پر محدود ہو کر تاثیر اور نیز مریض کو اس سے ایک جہٹکا بہی لگتا ہے **پنجم** زمانہ حال کی بیٹریون کے چند پرزون کا بیان بیان کیا جاتا ہے جو علاج سے تعلق رکہتی ہین ایک دہاتی یا شیشہ کا گول چونگا (سلنڈر) ہوتا ہے اور ہینڈل کہلاتا ہے جسکو تار کے ذریعہ سے بیٹری کے ساتہہ لگایا جاتا ہے اور اسمین ایک بہیگا ہوا اسفنج کا ٹکڑا رکہکر کام مین لاتے ہین اور اسمین ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے تاکہ پکڑنے والے کو بجلی کا اثر معلوم نہو اور ہینڈل کا سلنڈر مختلف صورت کا ہوتا ہے جسکی موٹائی ½ انچ اور لمبائی ڈیڑہ انچ ہوتی ہے اور اسفنج اوسکے اندر اچہی طرح رکہا جاتا ہے اگر اس سے زیادہ طویل ہوگا تو نہ اسفنج رکہا جاویگا اور نہ زور زیادہ ہوگا بعض ہینڈل ایسے ہوتے ہین کہ کہال جلتی پر چڑہا سکتے لیتے ہین اور جہان دباؤ پہونچانا ہو اوسے بیگو کر اوس جگہ استعمال کرتے ہین ایک ہتوائی ہوتی ہے جسکے نیچے مقناطیس ہوتا ہے جس پر بجلی کے زور سے ور کتی رہتی ہے زور زیادہ ہوتا ہے اور اسکو پکیو لیور کے ذریعہ سے اونچا نیچا کر سکتے ہین بعض بیٹریون مین پیتل کی ایک سلاخ ہوتی ہے جسپر نمبر کندہ ہوتے ہین اور اسکے اوپر نیچے کرنے سے بیٹری کا زور زیادہ ہو جاتا ہے اور نیز مریض پر بجلی کی تاثیر کا اندازہ معلوم ہو جاتا ہے بعض مین ایک سوئی (گلیونومیٹر) ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے بجلی کے رنج کو بدلنا اور اوسکے اثر کو مریض پر پہونچانا اور روکنا اپنے اختیار مین رہتا ہے **ششم**
فوائد تار برقی کے استعمال مین فواید و نقصانات دونون متصور ہین مگر احتیاط سے فواید کثیر ہوں

ین آتے ہین۔ آتے ہین چنانچہ جہان برق کا استعمال کیا جاسے اوس جگہ خون زیادہ آتا ہے اور وہ
جگہ گرم ہوجاتی ہے اور اوسکی پرورش بہی زیادہ ہوتی ہے جس سے وہ عضو لاغر نہین ہوتا اور بیماری
رک جاتی ہے اور عضو سُکڑنے سے محفوظ رہتا ہے اور اعصاب حس پر لگانے سے جلن اور کانٹے
چبہنے کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے طبقہ شبکیہ پر اثر پہونچانے سے چمکتے ہوئے شعلے نظر آتے
ہین کان پر لگانے سے تیز آوازین آتی ہین اور ناک پر لگانے سے ایک قسم کی بو آتی ہے۔ زبان پر
لگانے سے ذایقہ کسیلا ہوجاتا ہے اور دماغ پر متوسط درجہ کے ساتھ لگانے سے دوران سر ہوتا
ہے اور تیز زور سے آدمی گر پڑتا ہے جیسے لاٹھی کے صدمہ سے ہو گرتا ہے اعصاب کی حرکت پر
بجلی کے لگانے سے عضلات سکڑتے ہین اور اس قسم کی حرکت کا عضلات مین پیدا ہونا کسی
دوسری تدبیر سے غیر ممکن ہے اسواسطے مرض فالج مین لگانے سے اکثر آرام ہوجاتا ہے تشنج اور
کھچاوٹ کا عارضہ دور ہوسکتا ہے۔ اگر قطعی طور پر آرام نہو تو مرض مین تخفیف ضرور ہوجاتی ہے
مسلوب الحرکتہ عضو اپنی معمولی حرکت کرنے لگتا ہے اور عرصہ تک بجلی کے استعمال سے دماغ اور نخاع
کے اوس حصہ کی بہی پرورش ہوسکتی ہے جہان سے مقام ماؤف کے عصب کا خروج ہوتا ہے
مگر بہت دنون تک اندازہ معین سے زیادہ اسکا اثر پہونچانا عضلاتی طاقت کو دور کر دیتا ہے جس سے
ازبس نقصان متصور ہے۔ مقدار معینہ کا خیال رکہنا ضروری امر ہے چنانچہ دس منٹ سے پندرہ منٹ
کا عرصہ ایک بار کے لئے کافی ہے۔ فالج مین بیس روز تک لگا کر بند کردین پہر دو چار دن کے بعد
شروع کرین اس طرح وقفہ کے ساتھ لگانا ازبس مفید ہے اور جس فالج کی قسم مین عضلات تحلیل
نہ پائین اور حرکت کی عدم موجودگی کے باعث عضلاتی فتور ثابت ہو بلکہ عضلات سخت ہین اور
اسکے علاوہ دماغ اور حرام مغز کی شدید علامات موجود ہون تو ۶ سے ۱۸ ماہ کے بعد بجلی لگاوین
خصوصًا افاقہ کی صورت مین بہت ہی فایدہ ہوتا ہے بلکہ چند ہی دنون مین فالج کا مریض اپنے ہاتھ سے
نوالہ اوٹہا کر کہانے لگتا ہے اور فالج سفلی کا مریض لکڑی کے سہارے چل پہر سکتا ہے البتہ عضلات
کے تیلا پڑ جانے سے آہستہ آہستہ فایدہ ہوتا ہے جب فالج کے ابتدائی حالت مین بچہ کی حرارت
کم ہوجاوے تو اوسے گرم کپڑے پہناوین گرم اسفنج ہنڈل مین رکہکر مقام ماؤف پر لگاوین اس سے
مریض کو فورًا آرام ہوجائیگا مگر عضلات کے تیلا پڑ جانے اور عضو کی محض بیکاری مین کچہ فایدہ نہین

ہوتا۔ اگر بچون کے فالج مین نخاع مستطیل کی رطوبت خارج ہونے سے عضلات سخت ہو جائین
تو چہرے سے سینڈ یا ہوا دیا تی ہنڈل لے کر ہر دو آنکہون کو لگا رہی فاسد مین [illegible] یا پانچ منٹ تک
اس سے نخاع الطویل کی رگین کشادہ ہو کر رطوبت منخرجہ کو جذب کر لینگی اور مریض بہت جلد
اچھا ہو جائیگا بیہوشی مین بہی بجلی کا لگانا بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ فالج سفلی مین اگر پیٹ پر بجلی لگائی
جاوے تو قبض رفع ہو جاتی ہے سلسل البول مین اگر سرا بیٹری کا عظم عانہ پر اور دوسرے سرے مین در
اسفنج باندہکر ایک عظم العجز اور دوسرا بریتون یعنی غشاء زلالی شکم پر لگایا جاوے تو کمال فایدہ ہوتا ہے
اختناق الرحم اور المشی علی غیر الترتیب کے مرض مین تار کا برش لگانا جادو کا اثر رکہتا ہے۔ لقوہ کے مریض مین
اس طور سے بجلی لگائی جاتی ہے کہ چہرے کے تمام عضلات مین یکسان اثر پہونچے اگر کسی مین کم اور کسی مین
زیادہ اثر پہونچیگا تو کوئی عضلہ کم اور کوئی زیادہ سکڑیگا اور چہرہ بیڈول اور بدوضع ہو جائیگا وجع الاعصاب
بیٹری کا استعمال اکثر عصبی درد مین زیادہ تر مفید ہے تسکین وجع کے واسطے اس طرح لگائی
جاتی ہے کہ مقام درد یا عصب یا عصب کی کوئی شاخ ہر دو ہنڈل کے درمیان آجاوے اور اوسکے اثر کو
حسب برداشت مریض تیز کرکے برابر ۵ سے ۱۰ منٹ تک لگاتے رہین مگر یہہ کارروائی نوبت کی حالت مین
کرنی چاہیے۔ اگر درد سر مین کنپٹی پر ہر دو ہنڈل رکہکر بجلی کا کمزور اثر برابر ایک دو منٹ تک پہونچائین
تو بعض اوقات شدید درد کو بہی آرام ہو جاتا ہے جب عصبی درد کی وجہ سے گردن سخت ہو جاوے اور
ہل نہ سکے تو بہی اسکے استعمال سے فایدہ ہوتا ہے جب زیادہ محنت کے سبب عضلات تہک جاوین تو
انمین طاقت آجاتی ہے اور تکان رفع ہو جاتی ہے جب عروقی رسولیون پر اونکی تحلیل کے فایدہ کے لحاظ
سے بجلی کا استعمال کیا جاوے تو پہلے باریک ولایتی دستہ دار سوئی سے عروقی رسولی کو چہید دین اور
آدہ گہنٹہ سے ایک گہنٹہ تک سوئی پر بجلی کا اثر پہونچا دین پہر سوئی کو نکال کر کلوڈین مین لتہ تر کرکے
سوراخ پر رکہکر باندہ دین اس سے نہایت فایدہ ہوتا ہے مگر جس جگہ رسولی پر دبانے سے بجلی پہونچ سکے یا
نشتر سے رسولی نکل سکے تو یہہ علاج مناسب نہین۔ جب ذہنی امراض کے سبب آدمی سست ہو جاوے
تو سو قلم کے ذریعہ سے بجلی کا اثر پہونچانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے اگر اس سے تحریک کی زیادتی ہو جاوے
تو بعض تسکینی بجلی لگائین جب وضع حمل کے بعد جریان خون زیادہ ہو اور مریضہ قریب المرگ ہو جاوے
تو فوراً داہنا ہاتہ رحم مین داخل کرکے بائین ہاتہ سے بیٹری کا ایک سرا پکڑ کر بیرون رحم کے مقابل

شکم پر وستہ دار سے تو لگا کر دوائین پہ پشت کی جانب مقام کمر پر یہی عمل کرین تا بیچہ رحم کی دوا مین
سکڑ جاوین اور تھوڑا مدا فتح ہی اس سے دردزہ کی بندش اور اخراج حمل کی تکلیف بھی دور ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ
[illegible] بجلی کے استعمال کے [illegible] سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ بعد پیدایش کے سانس نہ لے سکے تو
[illegible] سانس لینے لگتا ہے نقرس و اوجاع مفاصل [illegible] بھی اس سے مفید ہے [illegible]
[illegible] امراض کو فایدہ اکثر ہوتا ہے

تشخیص امراض بذریعہ مادہ برقی

اگر حالت صحت مین اعصاب اور عضلات پر مادہ برقی کی تاثیر کم و بیش پائی جاوے تو مرض سمجھنا چاہیے
اس امتحان کی صورت یہ ہے کہ جسم کے ایک جانب لگا کر دوسری طرف بھی اوسی کے مقابل لگا وین تاکہ عضلات
کی کیفیت معلوم ہو جاوے اگر عضلات زیادہ سکڑین تو حس یا خون کی زیادتی جانین ورنہ کمی اگر فالج
سفلی مین بجلی کے اثر سے پانوؤن کے عضلات ہاتھون کی طرح نہ سکڑین تو پانوؤن کو مفلوج سمجھین جب بجلی
عضو پر برق کے لگانے سے سکڑ جاوے تو اوسکے عصب اعلیٰ کی کسی شاخ پر بھی لگا دین اگر عصب مین بھی
کی کیفیت پائی جاوے تو عضلہ و عصب دونون کو صحیح و سالم جانین ورنہ سقیم عضلہ بہتے لوگون کے بیکار
پڑے رہنے سے بھی بہت کم سکڑتا ہے خواہ حالت صحت مین ہو یا مرض مین گرد و چار دفعہ کے استعمال برق سے
اصلی حالت پر آجاتا ہے اگر امراض دماغی یا زور کی رنج و فکر کے سبب فالج کا مرض ہو جاوے تو سکڑنے مین
عضلات کی کیفیت حالت صحت کی طرح ہوتی ہے مگر جب دماغ اور حرام مغز مین اجتماع خون ہوتا ہے تو
مفلوج عضلات زیادہ سکڑتے ہین عضلات کے سکڑنے اور نہ سکڑنے سے اصلی و نقلی فالج مین تمیز
ہو جاتی ہے سردہ مین عضلات کے سکڑنے کی کیفیت نہین پائی جاتی

طریق استعمال مادہ برقی

اگر ایک بیٹری کا استعمال کرنا منظور ہو تو پہلے اپنی پشت دست پر اگر فیراڈک الکٹرک
کو لگانا ہو تو پہلے اپنے انگوٹھے کے عضلات پر لگا کر اوسکی طاقت کو آزمالین اور جو سر پر لگانا ہو تو پہلے اپنے
چہرہ پر لگا کر آزمایش کرین بہت نہایت کم مقدار مین لگا دین خصوصاً نئے مریضون پر چہرہ گردن اور سر
کی بیماریون مین اتنی کم مقدار سے شروع کرین کہ صرف عضلات ہی سکڑین برق کے اچانک لگانے اور
چھڑانے سے مریض کو صدمہ پہونچتا ہے اور ہر دفعہ ہینڈل کو ذرہ ہٹا کر لگا دین ورنہ مقام توصیل سرخ ہو
جائے گا اگر مادہ برقی کی تاثیر تمام جسم پر پہونچانی منظور ہے تو ایک برتن مین تھوڑا نمک ملا ہوا
گنگنا پانی بھر کر بیٹری کا تار لگا دین بعد ازان مریض کے دونون پانوؤن یا ہاتھ یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤن

برتن مذکور مین رکہدین اگر مادہ برقی سے غسل دینا ہو تو چار گلاس ایندسے کرکے اونکے اوپر ایک
ٹب رکہکر ۹ سے ۱۰۰ درجہ کے گرم پانی سے بہردین اور تانبے کے دو طبق برتن مذکور کی دیوارون
لگا کر برقی تار سے ملادین پہر مریض کو پانی مین بٹہا کر ہدایت کرین کہ طبقات مسی کے ساتھ جسم کو
نہ چہونے دے **طریق دیگر** مریض کو تانبے یا ایک چادر پر بٹہا کر اوسکے کنارے پر برقی کا ایک سرا لگا دین اور
اوسکا دوسرا سرا طبیب اپنے بائین ہاتھ مین لیکر دائین ہاتھ کو ذرہ نم دیکر مریض کے بدن پر پہیرے اس سے
مریض پر اثر پہونچنے کا اندازہ طبیب کو خود معلوم ہوجاتا ہے **اگر خاص رحم** کے مقام پر برق کا اثر
پہونچانا منظور ہو تو جس طرح مقعد مین مادہ برقی کو استعمال کیا جاتا ہے اوسی طرح یہان بہی عمل کرین
یعنی ایک دہاتی ڈنڈی کو فم رحم تک پہونچا دین اور بیٹری کے دوسرے سرے مین دو ٹکڑے اسفنج کے باندہکر
ایک مقام کمر پر پشت کی جانب اور دوسرا شکم پر لگا دین **اگر جلد پر** اثر پہونچانا مطلوب ہو تو ایک
باریک اور ملایم دہاتی تارون کے بنے ہوئے برش یا ہنڈل مین جو ریعتا بیٹری لگا دین بعد ازان اوسکو
آہستہ آہستہ جسم پر پہیرتے جاوین یا مریض کے زیادہ ذی حس مقام پر ہنڈل لگا دین اور دوسرا ہنڈل
عامل اپنے بائین ہاتھ مین لیکر دایان ہاتھ خشک ہی مقام مطلوبہ پر پہیرے **اگر عضلات پر**
اثر پہونچانا مد نظر ہو تو ایک ہنڈل عظم القص پر لگا دین اور دوسرا اوس عصب حرکت پر لگا دین جو عضلہ
ماؤف مین منتشر ہو۔ اگر چہوٹے چہوٹے عضلات مین اثر پہونچانا منظور ہو تو دہاتی مکہی کا چہوٹے سے
ہنڈل کا ہوا ہنڈل عضلہ کے کنارہ پر رکہکر دبادین **اگر امعاء مستقیم یا مقعد** مین مادہ برقی
لگانا منظور ہو تو پہلے مقعد کو صاف کرین اور ایک ہنڈل جسمین بہیگا ہوا اسفنج بندہا ہو مقعد کے
نزدیک لگا کر رکہین اور ایک دہاتی ڈنڈا جسمین برق کا تار شامل ہو اور نیز پکڑنے والا دستہ لگا ہوا
مقعد کے اندر داخل کرین **اگر مثانہ مین** برق کا اثر پہونچانا ہو تو پہلے اوسکو پیشاب سے خالی
کرکے ایک ڈنڈا جسکا مذکور ہوا مقعد مین اور ایک دہاتی سلائی جسکا دستہ لکڑی کا ہو اور تار کے
ذریعہ برق کے ساتھ مرتبط ہو مثانہ مین داخل کرین **اگر دماغ مین** برقی مادہ کے لگانے کی
اشد ضرورت ہو تو دو ہنڈل دونون کانون کے پیچہے یا صدغین پر یا ایک سرا پیشانی پر اور دوسرا سر کے
پچہلے حصہ پر نہایت ہوشیاری کے ساتھ لگا دین اور نہایت کم مقدار مین اثر پہونچاوین جب
درد سر اور دوران سر اور متلی پیدا ہو تو فوراً بند کردین **اگر حرام مغز پر** اثر پہونچانا منظور ہو تو

ایک ہنڈل عمود الفقری پر لگا دین اور دوسرا عمود الفقری کے نزدیک ایک جانب یا کسی خاص عضلہ یا عصب پر پہیرین نخاع کے کامل فالج مین جب بجلی کے استعمال سے عضلات تحریک مین آ دین تو اس قسم کے علاج سے چندان فایدہ ظہور مین نہین آتا۔ البتہ مثانہ امعاے مستقیم اور اعضاے تناسل کا فعل اصلی حالت پر آسکتا ہے اور ناکامل صورت مین جب عضلات بالکل مفلوج ہوجاوین تو بجلی کے استعمال سے عضلات اپنی اصلی حرکت پر آسکتے ہین اور مزمن فالج مین بجلی کے استعمال سے ضرور فایدہ ہوتا ہے اور شدید حالت مین نقصان ہے **اگر طبقہ شبکیہ پر** اثر پہونچا وین تو آنکھ بند کرکے ایک ہنڈل کا اسفنج اوسکے اوپر اور دوسرا اوسی جانب کے **کان کے** پیچھے لگا دین **اگر کان مین** لگا وین تو ایک دستہ دار سلائی کے سرے پر اسفنج لگا کر کان کے اندر داخل کرین اور دوسرا ہنڈل مریض کی مخالف جانب کے ہاتھ مین دیوین یا گدی پر رکھین بعد ازان ربر کے قتاطیر کو ذرہ سا سرے پر سے کاٹ کر شکل ستارہ (اسٹیلیٹ) بنا دین پہر گنگنا پانی کان مین بہر کر اسٹیلیٹ کی نوک لگا دین اور تار کے ذریعہ بیٹری سے ملا دین **اگر حنجرہ پر** اثر دینا منظور ہو تو ایک ہنڈل سامنے کی جانب خاص حنجرہ پر اور ایک گدی پر رکھین اگر حنجرہ کے اندر اثر پہونچانا ہو تو ایک ہنڈل گدی پر اور دوسرے ہنڈل کے سرے مین دستہ دار سلائی لگا کر جسکے سرے پر اسفنج باندہا گیا ہو اندر لگا دین مگر پہلے آلہ حنجرہ بین سے بخوبی دیکھ بہال لین غرض جب کسی خاص مفلوج مقام کے جملہ اعصاب بالکل بیکار ہوجاوین تو بجلی کے استعمال سے ہرگز فایدہ نہین ہوتا البتہ اس عصب کی خرابی دور ہوجاتی ہے مگر جب عرصہ تک مقام ماؤف کے بیکار پڑے رہنے سے فالج کی شکایت کسیقدر باقی رہجاوے تو بجلی کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے اور فایدہ کی صورت مین اس عمل کو عرصہ دراز تک جاری رکھین سیسہ سردی وغیرہ قسم کے فالج مین تار بجلی کے استعمال سے عضلات بہت جلد طاقت مین آجاتے ہین

فصل ہشتم مصطلحات

جو اطبا معالجات کے ذکر مین کثرت سے استعمال کیا کرتے ہین **شموم** اطبا کی اصطلاح مین اوس عمل کا نام ہے جسمین کوئی خشک یا تر دوا ناک مین سنگہائی جاوے خواہ یہہ دوا عطسہ آور ہو یا نہو لیکن جب دوا عطسہ آور ہوگی تو اوسے **عطوس** یعنی چھینک لانے والی کہتے ہین ہندی مین **ہلاس** یا **ناسوار** **تحلخہ** کوئی عتیق خوشبودار شے جو شیشی مین ڈالکر سنگہاتے ہین کبھی یہہ شے نفط نشاک

فصل ہشتم مصطلحات

مین مڑ دلتی ہے۔ اس عضلہ کے وسط مین بھی ایک دوسرا ریشہ دار غشا ہے۔ دونون کانون کے اوپر بھی تین عضلے ہوتے ہین جنسے کانون کو تحریک پر قدرت حاصل ہوتی ہے انکی باریک جڑ کانون کی طرف اور چوڑے سر اوپر کی جانب مائل ہوتے ہین اور اس قسم کے طویل قوی الحرکۃ عضلے اون حیوانون مین پائے جاتے ہین جنکے کان باہر کی طرف ہوتے ہین اسیواسطے اس قسم کے جمیع حیوانات کانون کو زیادہ حرکت دیکر کھڑے کر سکتے اور ہر طرف موڑ سکتے ہین شاذ ونادر انسان مین بھی اس قسم کے قوی الحرکۃ عضلے ہوتے ہین ورنہ عموماً اکثر مین ضعیف الحرکۃ اور چھوٹے ہوتے ہین اور عضلہ مذکور کے اوپر ایک بڑا عضلہ جاذب الاذن ہوتا ہے جسکے دونون گوشے جبڑے تک پہیلے پہونچے ہوتے ہین جو مضغ غذا کے وقت حرکت کرتے ہوئے بخوبی محسوس ہوتے ہین پہر اس عضلہ کے نیچے ایک ریشہ دار غشا بطور شبکہ کے پایا جاتا ہے جس سے استخوان اور سر کی جلد ہاتھ لگانے سے حرکت کرتی ہوئی بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ پہر غشاے شبکیہ کے نیچے اور استخوان سر کے ساتھ ملا ہوا ایک اور غشا ہوتا ہے اور اسی سے استخوان سر کو خارجی جانب سے غذا ملتی ہے کیونکہ سر کی ہڈیون مین سختی اور نرمی دونون پائی جاتی ہین یعنی ہڈی کی بیرونی اور اندرونی دونون سطحین نہایت سخت اور دونون سطحون کا درمیانی حصہ نرم ہوتا ہے جو تشریح کے وقت جوانون مین بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ بچون مین یہ ہڈیان بالکل نرم اور بوڑہون مین نہایت سخت ہوتی ہین **شرایین سر** شریان سباتی قلب کی اورطہ سے نکل کر گردن کے دونون طرف اوپر کو چڑہتی ہوئی دماغ کے باہر صدغین تک پہونچکر شریان سباتی مستظہرہ اور شریان سباتی مستبطنہ مین منقسم ہو جاتی ہے اور شریان سباتی مستظہرہ سر اور چہرہ کی دیوارون پر پہیلتی ہوئی فک اسفل کی گردن اور شحمۃ الاذن کے مابین دو شاخین ہو جاتی ہے پہر انہین سے شاخ در شاخ ہو کر چہرہ ناک اذن صدغین آنکھین فکین شفتین منہ مسوڑے تالو زبان حلق آوازہین حنجرہ وغیرہ مین جاتی ہین گردن اور گدی کے عضلات کو بھی شاخین دیتی ہین اور بعض شاخین وریدالوداجین کی راہ اور بعض کاسہ سر کے سوراخون سے سر کے جوف مین جاتی ہین اور حسب مقام خاص نام سے موسوم کی جاتی ہین شریان سباتی مستبطنہ چار شاخون مین منقسم ہو کر دماغ کے مخ و نخاع۔ کان کے غشاے طبلی مصفاۃ غشاے شبکیہ عین غدد دمعی وغیرہ مین جاتی ہین اور اسکی بعض شاخین پیشانی حنجرہ اور مری پر پہیلتی ہین۔ اور کئی شاخین

شاخ درشاخ ہوکر سر کی تمام جلد میں ریشہ دار غشا کے ذریعہ پھیلتی ہیں اور اسی طرح ایک شریان
دماغ کے اندر سے سوق الکبر کے سوراخ سے نکلکر سر کی جلد میں پھیل جاتی ہے۔ انہی شرائین کے سبب سے
دماغ کے اندر سے باہر تک رستہ کھلا ہے اور اس سے جلد میں خون پہونچتا ہے۔ اگر بڑی شریان میں
جو خارج دماغ سے نکلکر سر کی جلد میں جاتی ہے کچھہ نقص واقع ہو جاوے تو داخل دماغ کی اوپر کی شریان سے
سر کی جلد کو خون پہونچتا ہے جو سوق الکبر سے نکلکر جلد میں پھیلی ہے۔ اس حالت میں یہہ چھوٹی شریان
بڑی ہو جاتی ہے **اوردہ سر** جس طرح سر کی جلد میں شرائین پھیلی ہوئی ہیں اسی طرح وریدین
بھی پھیلی ہوئی ہیں اور جس طرح شرائین دل سے خون لیکر جلد دماغ وغیرہ مقامات میں پہونچاتی ہیں اسی
طرح وریدین جلد وغیرہ اعضا سے سیاہ خون لیکر ورید الوداجی ستطرہ کے ذریعہ دل میں پہونچاتی ہیں جو ورید
دماغ کے اندر سے نکلی ہے وہ پیشانی پر گوشہ چشم کے قریب جانب انسی سوق الکبر کے اوپر دماغ کی خارجی بڑی
ورید سے مل جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اگر اس مقام کا فصد لیا جاوے یا جونکین لگائی جائیں تو دماغ
کا خون زیادہ آتا ہے خصوصًا مرض سرسام اور سکتہ میں اس موقع کا فصد لینا زیادہ تر مفید ہوا کرتا ہے

استخوان سر کاسہ سر میں آٹھہ ہڈیاں ہیں انمیں سے چار بڑی ہیں چنانچہ اول عظم الجبہہ جو سامنے
کی طرف موقع پیشانی پر ہے دوم وسوم عظم القحف بطور چھت کے واقع ہیں اور یہہ دونوں سب سے زیادہ
طویل و عریض ہیں اور زیادہ تر سخت و مضبوط ہیں چہارم عظم قمحدوہ جو پیچھے کی طرف واقع ہے اور قاعدہ
دماغ کے ساتھہ شمولیت کرتی ہے اور اسی استخوان کے اندر ایک بڑا سوراخ ہے جس سے نخاع نکل کر
گردن اور پشت کے مہروں میں جاتا ہے اور یہہ ہڈی عظم الجبہہ کی نسبت زیادہ تر سخت ہے۔ اور چہار
ان ہڈیوں کے باہم متصل ہونے سے جوڑ بنتا ہے اوسکو درز اور شیون کہتے ہیں اور حسب موقع
علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم کئے گئے ہیں چنانچہ سامنے پیشانی اور تالو کی ہڈیوں کے جوڑ کو
درز اکلیلی (تاج) کہتے ہیں اور یہہ درز قوس کی مانند ہوتی ہے اور تالو کی دونوں ہڈیوں کے جوڑ
کو درز سہمی (تیر) کہتے ہیں اور یہہ درز سر کے طولانی وسط میں مستقیم طور پر واقع ہے۔ استخوان قمحدوہ
اور تالو کی دونوں ہڈیوں کے پچھلے جوڑ کو درز لامی کہتے ہیں اسلئے کہ یہہ درز ہئیت میں حرف لام
یونانی اور دال عربی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور چار ہڈیاں چھوٹی ہیں دو انمیں سے نہایت سخت
عظم حجرین ہیں جو تالو کی دونوں ہڈیوں کے نیچے بطور دیوار کے قائم ہیں اور انہی میں دو دو کان

[illegible] واقع ہیں اور باقی [illegible] چھوٹی ہڈیوں [illegible] ہیں اور انمیں سے ایک عظیم
[illegible] ہے جسکو [illegible] دماغ بھی کہتے ہیں [illegible] کے درمیان
[illegible] سر کے جوف [illegible]
[illegible]
[illegible] استخوان مشاشی [illegible] اتصال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پایا جاتا ہے اور یہہ نشان اوس [illegible] زیادہ تر پایا جاتا ہے حیوانات [illegible]
بائیں طرف ادہا پایا جاتا ہے پس اگر [illegible] ضرورت کی وجہ سے دماغ کو برہنہ کرنا منظور ہو تو [illegible]
[illegible] کہ [illegible] کی شریانیں قطع ہونے [illegible]

استخوان سر چونکہ استخوانوں کا ذکر پورا ہو چکا ہے اسلئے اب اونکی ترتیب بیان کی جاتی ہے تاکہ تعلیم و تعلم میں سہولت ہو۔ واضح ہو کہ سر کی ہڈیوں میں سب سے پہلے عظم الجبہت ہے جسمیں پیشانی اور انکھیں پائی جاتی ہیں اور اس ہڈی کے وسط میں پیچھے کی طرف عظم مشاشی ہے اور اسکے پیچھے عظم وتدی ہے اسکے بعد سر کے داہنے بائیں استخوان حجریہ ہیں جنمیں کان واقع ہیں ان ہڈیوں کے بعد عظم متحدوہ ہے۔ استخوان پیشانی اور گدی کی ہڈی کے اوپر دو بڑی ہڈیاں چھت کی طرح عرض طول میں بچھی ہوئی ہیں اور انہیں کو تالو ہوا کرتا ہے۔ یہہ سب ہڈیاں سر کی اساس اور بنیاد ہیں **سوراخ استخوانہائے سر** اب یہہ معلوم کرنا چاہئیے کہ سر کی کن کن ہڈیوں میں سوراخ پائے جاتے ہیں اور سر میں جسقدر سوراخ ہیں سب کے سب بند ہیں واضح ہو کہ عظم مشاشی میں زیادہ تر سوراخ ہیں اور ان سوراخوں میں شظایائے عصب حس شم جو دماغ سے نکلے ہیں آتے ہیں اور یہہ سوراخ ان اعصاب سے مملو اور بند ہیں۔ عظم وتدی میں بھی چند سوراخ ہیں چنانچہ جب یہہ ہڈی استخوانہائے جبہہ عظم مشاشی استخوان متحدوہ اور استخوانہائے اذن سے اتصال پاتی ہے تو متعدد سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں لیکن وہ سوراخ جو استخوانہائے اذن اور استخوان متحدوہ کے ساتھ اس ہڈی کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں اونمیں سے

اسی غشاسے صلب سے ایک شاخ عظیم قاعدہ دماغ کے وسط سے شروع ہوکر دماغ کبیر کے نیچے اور دماغ صغیر کے اوپر پہیل گئی ہے تاکہ دماغ کبیر کے بوجھ سے دماغ صغیر محفوظ رہے غشاے صلب کی اس مخصوصہ شاخ سے ایک شاخ شروع ہوکر دماغ صغیر مین چلی گئی ہے جس سے دماغ صغیر بہی مثل دماغ کبیر کے دو بخش ہو گیا ہے اور اسی اخیری شاخ سے دو ٹکڑے علیحدہ ہوتے ہین ایک ٹکڑا اعظم الوتدی کے مقدم سوراخ سے نکل کر چشم خانہ مین اور دوسرا ٹکڑا ثقب البصر کی راہ سے آنکھ کے مقلہ پر پہونچتا ہے **مجاری اربعہ دماغ** (سائنیس) جب غشاء الصلب کا دماغ کے وسط مین مین و یسار کی جانب سے داخل ہونا معلوم ہو چکا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ اسکی دونون شاخین دماغ کے اندر باہم متصل ہو کر جس جگہ ▽ اس کی صورت اختیار کرتی ہین ان صورت ▽ اس کے کنارون پر نیچے اور اوپر پوشیدہ طور پر مجری پیدا ہوتے ہین اور یہہ مجاری دماغ کے کئی جگہ مین پائے جاتے ہین چنانچہ دماغ کبیر کے دونون حصون کے وسط مین درز سہمی کے نیچے دو مجرے ہوتے ہین انہین سے ایک مجری صورت ▽ اس کی پشت پر اور دوسرا مجری صورت ▽ اس کے نیچے آبدار کنارہ پر واقع ہے اور اسی غشا سے تیسرا مجرے دماغ صغیر کے مقام انقسام پیدا ہوتا ہے جہان اسکے دو حصے ہو جاتے ہین چوتھا مجرے اوس مقام پر ہے جہان قاعدہ دماغ کبیر اور صغیر کے گرد غشاء الصلب محیط ہو گیا ہے اور دماغ کی بڑی بڑی وریدون سے خون پہلے چھ مجاری مین آتا ہے پہر اس آخری خزانہ سے گردن کی دو بڑی وریدین وداجین مین آکر دل مین چلا جاتا ہے اور یہی سلسلہ دم زیست برابر جاری رہتا ہے اور یہہ بڑی وریدین بذات خود دماغ مین داخل نہین ہوتین اور نہ مستقل طور پر دماغ سے خون حاصل کرتی ہین بلکہ انہین وہ دماغ مین یہی مجاری وسیلہ ہین **دماغ کا خون مجاری مذکورہ مین کیونکر آتا ہے** جب دماغ کی چھوٹی چھوٹی وریدین ملکر بڑی وریدین بنکر دماغ اور دماغ کی جھلیون پر پہیلی ہوئی ہین تو اپنے دہانے ملفوفہ غشاء الصلب سے خون سیاہ مجاری مین گراتی ہین اور اپنے آپ کو خالی کر دیتی ہین تاکہ انفجار و انشقاق سے محفوظ رہین کیونکہ دماغ کی رہایش ایسی سخت اور مضبوط ہڈیون سے گہری ہوئی ہے کہ اوسمین خارجی ہوا کا دخل ہرگز نہین ہو سکتا جو دماغ کی وریدون پر دباؤ ڈالکر خون کو حرکت دے اور اوسکو دہکیل کر دل مین لے جاوے۔ برخلاف دیگر اعضاء ظاہری کے

اور نیز ہوا کے بوجھ کے سبب خون پر دباؤ پڑتا ہے اور خون وریدون کے اندر حرکت کر کے
بسہولت دل مین چلا جاتا ہے اسی وجہ سے ظاہر بدن پر وریدین پھولی ہوئی دکھائی نہیں دیتین
مگر ہوا محیط کے رقیق اور لطیف ہونے سے جسم کی وریدین پھولی ہوئی نظر آتی ہین جس سے کبھی
ناک منہ اور مسامات سے خون جاری ہو جاتا ہے بعض اوقات دو سبب سے خون دماغ مین
نیچے اوتر کر قلب مین چلا جاتا ہے **اول** جب دماغ مین خون زیادہ ہو جاتا ہے تو اپنے ہی بوجھ
سے نیچے کو کھسک آتا ہے **دوم** قلب اپنی انبساطی حالت مین خود خون کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے
اگر دماغ کی وریدون کو اونکی اپنی حالت پر چھوڑ دیا جاتا تو غوطہ لگانے اور سانس بند کرنے وغیرہ
حالتو نمین قلب کے منبسط ہونے سے دماغ مین خون زیادہ ہو جاتا تو دماغ کی نہایت رقیق ملایم
اور نازک عروق پھٹ جاتین اور فوراً انسان ہلاک ہو جاتا پس حکیم مطلق نے اپنی حکمت کاملہ
و صنعت بالغہ سے اوردہ دماغ کی حفاظت کے واسطے مجاری کو خزانہ دماغ مقرر کیا ہے جو غشاء الصلب
کی صلابت کے سبب دیگر عروق کی نسبت خون غلیظ کے بوجھ کی برداشت زیادہ دیر تک کر سکتا
ہے اور منقبض نہین ہوتا اسی سبب سے بار دیگر مجاری مذکورہ مین گرتا ہے اور عروق خالی رہجاتی ہیں
اور انفجار سے محفوظ رہتی ہین جب مجاری مذکورہ مین خون کی زیادتی ہو جاتی ہے تو بوجھ کے
سبب خود بخود خون نیچے کو آکر قلب مین داخل ہو جاتا ہے جس سے وریدون پر کسی قسم کی آفت اور
صدمہ نہین پہونچتا **فرق درمیان مجاری و اوردہ** وریدون اور مجاری کے
علیحدہ علیحدہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وریدین مین غشا اور عضلات دونون موجود ہوتے ہین اور مجاری
مین صرف غشا ہوتا ہے عضلات نہین پائے جاتے کیونکہ مجاری غشاء الصلب سے پیدا ہوتے ہین
علاوہ اسکے مجاری مین عضلات کی ضرورت ہی نہین ہے کیونکہ مجاری مین خون عضلات
کی اعانت سے نہین آتا بلکہ مذکورہ بالا دو سبب سے آتا ہے اور اسی غشاء صلب کے وسیلہ سے شرائین
اور وریدین خوردہ لعاب پیدا کرنے والے مجاری اور عصب شرکی (سمپیتھٹک) اسکے انتہاؤن
تک پہونچتے ہین اور غشا سے مذکور مین عصب شرکی کے موجود ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب معدہ
وغیرہ کسی اعضا مین کسی قسم کی خرابی وقوع مین آتی ہے تو اونکی مشارکت سے دردسر پیدا
ہو جاتا ہے کیونکہ اس عصب کے شعبہ یا معدہ رحم گردہ وغیرہ اعضا مین ہی جاتے ہین اور غشا کی

صلب مین بھی یہی صداع شرکی کے پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے نہ صعود بخارات - غشاء مذکور مین شرائین اور وریدون کی موجودگی کی یہہ دلیل ہے کہ جب تشریح کے وقت غشاء مذکور کو استخوان سر سے جدا کیا جاتا ہے تو اوس جانب سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے اور نیز غشا مین خون کی موجودگی مشاہدہ مین آتی ہے کیونکہ اسی غشا سے استخوان سر کو خون پہونچتا ہے اور نیز جب زندگی کی حالت مین سر پر اس قسم کی ضرب لگے کہ جس سے غشاء صلب استخوان سر سے جدا ہوجاوے تو استخوان راس مردہ ہوجاتی ہے کیونکہ غذا دہندہ کی عدم موجودگی سے ہڈی کا مردار ہونا ضروری ہے جیسا کہ ایک شیرخوار بچہ کو مرضعہ کے پستان سے جدا کیا جاوے تو خشک ہوکر مرجاتا ہے - غرض جدائی اور انفکاک کی حالت مین غشاء مذکور سے رفتہ رفتہ خون جاری ہوکر نفس دماغ مین اسقدر بہر جاتا ہے کہ دماغ کے دب جانے سے بیمار فوراً ہلاک ہوجاتا ہے دوم **غشاء ام الرقیق** غشاء الصلب کے نیچے ایک اور غشا دماغ کے اوپر پہیلا ہوا ہے جو رقیق اور نسیج عنکبوت کے مشابہ ہے جسکو یونانی مین ارکنائڈ کہتے ہین جسکے معنی ہین مشابہ نسیج عنکبوت (مکڑی کا جالا) فی الواقع یہہ غشا جسم لین اور صلب کی باہمی ملاقات کا واسطہ ہے علاوہ اسکے اس غشا مین قدرے پانی بہرا ہوتا ہے جس سے دماغ مین لینت و ملائمت ہمیشہ رہتی ہے اور خشونت نہین آسکتی اور بطون و تعاریج دماغ مین جو رطوبت (آب) پائی جاتی ہے یہی غشا سے پیدا ہوکر مجتمع رہتی ہے اور غشاء مذکور بھی غشاء صلب کے ہمراہ دماغ کے اندر سے نکلکر نخاع کے ہمراہ فقرات العنق اور فقرات الصلب مین چلا گیا ہے اور یہان بھی حفاظت نخاع کے لئے مائیت پیدا کرتا ہے سوم **غشاء ام الدماغ** (دیا یا مٹر) یہہ غشا بہت نازک اور رقیق ہے جسکے ذریعہ سے خاص دماغ کو غذا پہونچتی ہے اسکی بناوٹ چہوٹی چہوٹی شرائین اور اوردہ سے ہوئی ہے اور دماغ کے تمام اجزا پر محیط ہے اور ان اجزا کے ہمراہ نیچے اوپر جاتا ہے **جسم اسود و جسم ابیض دماغ** - دماغ مین موجودہ جسم اسود و جسم ابیض کی پرورش اسی غشاء ام الدماغ سے ہوا کرتی ہے اور جسم اسود جو دماغ مین موجود ہے خاص ہر ان کی حس و حرکت کا مادہ ہے اور جس شخص کے دماغ کی بناوٹ مین جسقدر جسم اسود زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر وہ قوی الحس اور سریع الحرکت اور زیادہ تر صاحب عقل اور ذی ہوش ہوا کرتا ہے اور

جسم اسود کے کم ہوجانے سے بدن کی قوت بہی کم ہوجاتی ہے گو دماغ کے جسم مین فتور واقع ہو مگر جسم اسود کے قایم رہنے سے بدن کی قوت بحال رہتی ہے لیکن بر نہین جاری نہین ہوتی کیونکہ جسم ابیض فی الواقع ایک قسم کا قوت پہونچانے والا عصب ہے جو عصب کے شظایا اور ریشون سے مرکب ہے اور انمین سے ہر ایک محل و مخزن قوت ہے اور ہر ایک کے سبب سے قوای حسیہ و حرکتیہ نکلکر اعصاب کے ریشون کے ذریعہ سے اعضای بدن مین جاتے ہین جسم اسود کو لاطینی زبان مین کارپس سینٹریای اور انگریزی مین کارنگل سب اسٹنشس کہتے ہین جالینوس کا قول ہے کہ جس شخص کے دماغ مین چین (جھنٹ) زیادہ ہونگے وہ زیادہ صاحب عقل و ذی فراست ہوگا اور جسقدر چین کم ہونگے اوسیقدر ابلہ اور بیوقوف ہوگا **دماغ کا بیان** اغشیہ مذکورہ کے نیچے دماغ و مخ ہے اور یہہ عدد مین دو ہین ایک دماغ کبیر اور دوسرا دماغ صغیر پس جب تشریح کے وقت دماغ کی ہڈیون کو علیحدہ کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے دماغ کبیر محسوس ہوتا ہے اور یہہ مستدیر بائل بہیئت بیضوی ہے۔ قاعدہ دماغ غلیظ اور سر کسیقدر رقیق ہے اور اسکے دو حصے باہر سے محسوس ہوتے ہین اور انمین چین بکثرت پائے جاتے ہین لیکن دونون حصون کے چین صورت اور ہیئت مین مختلف ہین اور ہر ایک چین پر جسم اسود کا باریک ریشہ پایا جاتا ہے اور اسکے اندر جسم سفید سدّر غلیظ محسوس ہوتا ہے اور دونون حصون کے درمیان ایک جسم مستطیل مثل عمود سیاہ نظر آتا ہے لیکن جب دونون حصون کو جدا کیا جاوے تو یہہ جسم متوسط بیچ نباتات کی طرح ریشہ ریشہ نظر آتا ہے۔ اور یہہ بہی معلوم ہونا چاہیے کہ جسم متوسط دونون حصونمین باہم شریک ہے۔ جب کاسہ سر کو کہول کر دیکھا جاتا ہے تو دماغ کبیر کا سامنا حصہ عظم الجبہہ مین موقع پیشانی پر پایا جاتا ہے اور کانون کی دونون ہڈیون کے گڑہے مین دماغ کا وسط حصہ مستقر ہے اور استخوان قفی وہ مین غشاے صلب کے اوپر دماغ کا پچھلا حصہ قایم ہے اور اسی ہڈی مین غشاے صلب کے نیچے دماغ صغیر رہتا ہے اور جب دماغ کو بعمق کی طرف سے کاٹکر دیکھا جاوے تو داخل دماغ مین چین محسوس نہین ہوتے جیسا کہ ظاہر دماغ پر محسوس ہوتے ہین اور دماغ کے اطراف پر چین مذکورہ کے کنگورون کے نشان دکہائی دیتے ہین اور اسکے وسط مین سطح مستوی سفید ہوتی ہے اور سفیدی مذکور مین خطوط صغیرہ اور نقطہ ہاے سیاہ محسوس ہوتے ہین اور یہہ نقاط سیاہ عروق و شرائین مختتمہ کے دہانے ہوتے ہین **دماغ کا وزن**

دماغ کا وزن بحساب اوسط سینتالیس[۴۷] اونس ہوتا ہے کبھی کم و بیش بھی جو شخص بہت عقیل ہوتا ہے
اوسکا دماغ اکثر چونسٹھہ[۶۴] اونس ہوتا ہے اور بے عقل انسان کا دماغ صرف بیس اونس ہوتا ہے مثل
مشہور ہے کہ "سر بڑے سرداروں کے پیر بڑے گنواروں کے"۔ مگر یہہ مثل ہر جگہ صادق نہین آسکتی
کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شخص کا دماغ صغیر الحجم و قلیل الوزن ہو اور باوجود اسکے وہ اعلے درجہ کا عقیل
بھی ہو پس حکما کا یہہ قول راست ہے کہ "زیادہ عقل کا وجود دماغ کی کمی بیشی سے متعلق نہین بلکہ چینوں کی
زیادتی اور اونکے زیادہ عمق کے ساتھہ علاقہ رکھتا ہے"۔ یعنی جسکے دماغ مین چینین (جُنبٹ) زیادہ
عمیق اور تعداد مین زیادہ ہونگی وہ بیشک زیادہ تر عقیل و دانشور ہوگا **بطون اربعہ دماغ**
جب جسم عمودی متوسط کو تمام و کمال نکال لیا جاوے تو بطون دماغ ظاہر ہوتے ہین دماغ کبیر کے بطون
کی شکل مربع مستطیل ہے جسکی موخر جانب مقدم جانب کی نسبت زیادہ عریض ہوتی ہے اور جانبی
ساقین مقوس ہوتے ہین جنکا تقوس (خم) داخل کی طرف ہوتا ہے۔ قاعدہ بطون دماغ کی جانب ایک
خط عرضی مثل نصف دائرہ کی ہوتا ہے جو دونوں ساقوں کے سروں کے ساتھہ متصل ہوکر زاویہ حادہ
پیدا کرتا ہے جسکی شکل ہلالی بنجاتی ہے اور جب قاعدہ بطون دماغ کے دوسری جانب عرضی مستقیم خط
دونوں ساقین کے ساتھہ متصل ہوتا ہے تو قوسین کے سروں پر دو زاویہ منفرجہ پیدا ہوگئے
ہین اور ان دونوں زاویوں کے اوپر قرن کو ملک کی صورت بنجاتی ہے اور اسکے طول مین عین
درمیان ایک فاصل خط مستقیم جسم عمودی کے طور پر واقع ہے جسکے جانبین مین دو بطن ہین یا
پیدا رہوتے ہین اور یہہ دونوں بطن دماغ کے دوسرے بطون کی نسبت زیادہ تر بزرگ ہین اور یہہ
جسم عمودی متوسط بذات خود بطن ثالث ہے مگر بنسبت دونوں مذکورۃ الصدر بطون کی بہت
تنگ اور چھوٹا ہے (دیکھو دیر تصاویر صفحات ۱۵۰ تا ۱۵۸) اور اس عمودی بطن کے نیچے بطن رابع بہت صغیر
اہلیلجی صورت پر واقع ہے۔ بطن ثالث اور رابع کے درمیان مین ایک باریک سوراخ مثل
بال کے ہوتا ہے اور جملہ بطون مین ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہے جسکا اتصال رطوبت نخاع
کے ساتھہ ہوتا ہے اور اسی رطوبت کی موجودگی سے دماغ کا مماس استخوان تک پھیلا رہتا ہے
اور جب دماغ مین خون زیادہ آجاتا ہے تو ان بطونوں کی رطوبت کم ہو جاتی ہے اور خون کی
کمی کی صورت مین رطوبت مذکور بڑھ جاتی ہے ورنہ خلا کی صورت مین دماغ کی مقدار کم ہوجاتا

اور ایام پیری مین یہہ رطوبت زیادہ ہوجاتی ہے جس سے مرض فالج کے ہوجانے کا کثیر احتمال رہتا ہے۔ دماغ کے ہر دو بطن کبیر مین دو جسم سفید ہوتے ہین جنکے اندر ریتیا سی مثل دماغ کبیر کے جبین کی ہوا کرتی ہے

کیفیت تولد نخاع دماغ کبیر کے نیچے سے دونون بڑے بطون مین سے نخاع شروع ہوکر استخوان قمحدوہ کے بڑے سوراخ سے غشائی صلب کے ہمراہ خارج ہوتا ہے اور گردن و پشت کے فقرات مین نیچے کو چلا جاتا ہے اور عظام فقرات کے اندر اغشیہ مین ملفوف رہتا ہے اور جسقدر فقرات نیچے کی طرف چھوٹے ہوتے جاتے ہین اسیقدر نخاع بھی چھوٹا ہوتا جاتا ہے حتٰے کہ اخیر مین جاکر ایک کوچک عصب کی صورت مین ہوجاتا ہے۔ تشریح کے وقت دماغ کی طرح نخاع بھی دو حصون مین منقسم ہوا معلوم ہوتا ہے ایک جانب یمین دوسرا جانب یسار۔ اور ہر ایک فقرہ مین نخاع کی صورت مثل دانہ مغز اخروٹ کے ہے اور دماغ کی طرح نخاع مین بھی جسم اسود پایا جاتا ہے لیکن اسکی صورت ہر ایک حصہ مین بشکل خط میم عربی ہوتی ہے اور اسکے وسط مین ہر دو صورت میم کی پشت باہم متصل ہوتی اور میم کا سر نخاع کے کنارے کی طرف ہوتا ہے۔ یہہ جسم اسود دماغ کبیر کے جبین پر رہتا ہے اور جسم سفید اوسکے اندر۔ اور دونون جسم مذکورہ دماغ صغیر مین اسکے برعکس۔ اور دماغ صغیر نخاع کے اوپر ہوا کرتا ہے۔ اور دماغ صغیر بھی دو حصے ہوتا ہے مگر اسکے وسط مین کوئی بطن نہین ہوتا ہے البتہ اس سے بہت سے ریشے پیدا ہوکر پشت نخاع کی طرف سے آکر نخاع کی ترکیب مین شامل ہوجاتے ہین جنکی تاثیر اعصاب محرکہ نخاعیہ پر ظاہر ہوتی ہے جو عضلات مین گئے ہین اور انہی سے انسان کے دونون جانب سے حرکت صادر ہوتی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ جب کسی قسم کا صدمہ دماغ صغیر پر واقع ہوتا ہے تو ماؤف جانب سے انسان کبھی حرکت نہین کرسکتا

اعصاب دماغ دماغ کبیر کے نیچے سے اعصاب کے نو زوج (جوڑے) پیدا ہوتے ہین۔ انہین سے ہر ایک زوج کا ایک فرد جانب یمین سے اور ایک جانب یسار سے چہرہ اور اوسکے اعضا مین آتے ہین چنانچہ **زوج اول** مقدم دماغ سے نکلکر عظم مشاشی کے سوراخون کی راہ ناک کے دونون جانب مین آگئے ہین اور ناک کے تمام جوف مین منتشر ہوگئے ہین اور مبدا کے مقام پر جو پستان سے شبیہ ہین بلحاظ شکل کے حلمتی الثدی ہین اور وہ قوت شامہ کہلاتے ہین اور انہی

کے ذریعہ سے تمام مشمومات کا ادراک ہوتا ہے جب انمین کسی قسم کا فساد واقع ہوتا ہے تو قوت مذکورہ فاسد ہو جاتی ہے جس سے مشمومات کے ادراک مین نقصان یا بطلان ظہور مین آتا ہے **زوج دوم** عصبتین مجوفتین کے نام سے مشہور ہین اور زوج اول کے ذرہ پیچھے سے نکلے ہین ان سے قوت باصرہ آنکھون مین آتی ہے۔ انکا ایک فرد یمین سے نکلکر جانب یسار مین آتا ہے اور ایک فرد جانب یسار سے نکلکر جانب یمین مین آتا ہے جس سے تقاطع صلیبی پیدا ہوتا ہے اور کچھ ریشے اپنے مبدا کے موافق ہی آنکھو ںمین آتے ہین اور تقاطع صلیبی نہین بناتے۔ اور یہہ دونون عصب عظم الوتدی کے سوراخون سے آنکھون مین آتے ہین **زوج ثالث و زوج رابع** اوس شلث طویل ثقبہ سے آنکھون مین داخل ہوتے ہین جو عظم الجبہہ اور عظم الوتدی کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے۔ زوج ثالث کا فعل آنکھ مین یہہ ہے کہ عضلہ جفن اعلے مین آکر جفن کو اوپر کی طرف اوٹھاتا ہے اور اس عصب کے مفلوج ہونے سے پلک منغمز و مسترخی رہتی ہے اور پلک کا اوٹھانا بیمار کے امکان سے باہر ہوتا ہے اور دیگر عضلات چشم جنسے چشم مین حرکات صادر ہوتی ہین اسی زوج ثالث کا فعل ہے کیونکہ اسی کے شظایا عضلات مذکورہ مین آکر تحریک چشم کا موجب ہوتے ہین چنانچہ ایک عضلہ چشم کو اعلی اور اسفل کی طرف اور دوسرا عضلہ چشم کو انسی کی جانب اور تیسرا عضلہ آنکھ کو بجانب وحشی حرکت دوری دیتا ہے **زوج رابع** کا یہہ فعل ہے کہ عضلہ محرکہ چشم مین آکر عضلہ چشم کو داخل کی جانب حرکت دوری دیتا ہے **زوج خامس** دماغ سے نکلکر چہرے کے اکثر اعضا مین حس پہونچاتا ہے جب اپنے مبدا سے ایک فرد جانب یمین اور دوسرا فرد جانب یسار کو نکلکر ثقبہ عظام سے دماغ مین نفوذ کرتا ہوا عضلے ظاہر یہ مین پہونچتا ہے تو تین شاخون مین منقسم ہوکر دو شاخین اوس ثقبہ سے نکلتی ہین جو عظم الوتدی اور عظم الحجری کے ملنے سے پیدا ہوا ہے۔ بعد ازان بالائی اور زیرین دانتون کی قطار اور زبان پر آکر قوت حس پہونچاتے ہین جسکی وجہ سے ذائقہ تلخ و شیرین معلوم ہوتا ہے بعد ازان فک اعلی کی شاخ لثہ اور اصول دندان سے گزر کر اوس ثقبہ سے نکلکر رخسارہ مین آکر قوت حس پہونچاتی ہے جو فک اعلے مین قریب بینی کے ہے اور فک اسفل کے دانتون کی شاخ۔ لثہ اور بیخ دندان سے گزر کر

گزرکر اوس ثقبہ سے باہر نکلکر لب زیرین اور زنخ مین قوت حس پہونچاتی ہے جو فک اسفل
ہے۔ اور تیسری شاخ اوس مثلث طویل ثقبہ سے نکلکر آنکھہ مین داخل ہوتی ہے جو عظم الجبہہ
اور عظم الوتدی کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے بعد ازان چشم کے اندر اور باہر قوت حس پہونچا کر
شریان صغیر دماغی کے ہمراہ دونون دائین بائین جانب کی سوق اکبر کے پاس استخوان پیشانی
کے سوراخ سے نکلکر پیشانی پر منبسط ہوکر چہرہ کے عضا مین حس پہونچاتی ہے اور عضلات
پیشانی کو بہی کسیقدر حرکت دیتی ہے۔ بعد ازان دونون عصب سر کی جلد مین پہیل جاتے ہین
اگر ان دونون عصبی شاخون مین سے کسی مین فتور واقع ہوتا ہے تو درد نیم سر پیدا ہوجاتا ہے
اور ایک ہی جانب مین درد پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے کہ اس عصب کی دو مدا گانہ شاخین ہین
جو سر کی جلد مین جاکر منتشر ہوتی ہین **زوج سادس** بہی عظم الوتدی اور عظم الحجری کے
اتصالی ثقبہ مذکورہ کی راہ سے بیرونی عضلہ چشم کے ذریعہ آنکھہ کو بجانب وحشی حرکت دیتا ہے
زوج سابع اسکی اصل سے دو فرد نکلتے ہین گویا ہر ایک فرد بمنزلہ شعبہ کے ہے ان دونون
مین سے ایک شاخ عظم حجری کے ثقبہ سے نکلکر ترب پس گوش کے زائدہ حصہ اور مقام اتصال
فکین پر بصورت پنجہ پا کے بطاہر ہوا ہے اور یہان سے ریشہ ہوکر چہرہ کے تمام عضلات مین
پہیل گیا ہے پس جس طرف کے عصب مذکور مین فالج ہوجاتا ہے اوسی طرف کے چہرہ اور دہان
مین کجی پیدا ہوجاتی ہے اور اسی کا نام لقوہ ہے اور مفلوج جانب کی آنکھہ کشادہ رہجاتی
ہے اور مریض کے منہ سے پہونک کی ہوا برابر خارج نہین ہوتی اور جانب ماؤف کے نتہنے کے
بند ہونے سے مریض پورے طور پر استنشاق نہین کرسکتا۔ یہہ عصب دماغ سے صرف
حرکت کی قوت لاتا ہے اسمین قوت حس ہرگز نہین ہوتی۔ دوسری شاخ بہی اسی ثقبہ
عظم حجری سے نکلکر کان مین گئی ہے اور غشائے اذن کے ہمراہ ثقبہ اذن مین منبسط ہوتی
ہے بعد ازان ریشہ ریشہ ہوکر کان کے اندر ہر آب جوف اور حوض مین منتشر ہوجاتی ہے اور
اوسمین تیرتی ہے اور آب جوف کے تموج کے ذریعہ سے اصوات خارجیہ کا ادراک ہوتا ہے اور
دماغ سے قوت سامعہ لاتی ہے **زوج ثامن عصب احشائی** (یا نیمو گیا سٹرک)
یہہ عصب اوس ثقبہ سے خارج ہوتا ہے جو عظم ممتدہ اور عظم حجری کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے

اور اسی ثقبہ سے ورید کبیر و دہین دماغ سے نیچے اترتی ہین فی الحقیقت اس عصب کی تین
شاخین اور ایک اصل ہے۔ ایک شاخ زبان مین آتی ہے اور دوسری شاخ ورید کبیر کے ہمراہ سینہ
مین جاکر دل اور شش مین منتشر ہوتی ہے۔ پھر تمام حشا مین شاخ در شاخ ہوکر شرکی عصب کے
ساتھ متصل ہو گئی ہے۔ تیسری شاخ عضلۂ عنق مین جو مقابل اذن کے واقع ہے داخل
ہوکر بازو تک پہونچی عضلات عنق اور پشت مین منتشر ہوتی ہے اور عضلات مذکورہ کو تحریک
دیتی ہے جسکے سبب سے گردن ہر طرف پھرتی ہے اور تنفس کو بھی اس سے مدد ملتی ہے **زوج
تاسع** یہہ جوڑا مخرج نخاع کے بڑے سوراخ کے متصل استخوان متحدوہ کے باریک ثقبہ سے
نکلکر زبان مین جاتا ہے جس سے زبان کو حرکت ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ زوج سابع و ثامن و
تاسع ظاہر مین ابتداے نخاع سے نکلے ہین لیکن انکی جڑ دماغ تک پہونچی ہوئی ہے اسوجہ سے
انکو اعصاب دماغیہ مین شمار کیا جاتا ہے گو بظاہر یہہ اعصاب نخاعیہ ہین **نخاع کے
اعصاب** نخاعی اعصاب تعداد مین ۳۱ زوج اور ایک فرد ہے چنانچہ گردن سے آٹھہ۔
پشت سے بارہ۔ کمر سے پانچ۔ عظم العجز اور عصعص سے چھہ اور دمچی کے منتہی حصہ سے ایک فرد
نکلتا ہے اور ہر ایک زوج دو حصہ ہوکر آغاز ہوتا ہے اور سامنے کے حصہ سے اعصاب حرکت
اور پچھلے حصہ سے اعصاب حس شروع ہوتے ہین آخر عصب حرکت اور عصب حس دونون باہم
ملکر تمام بدن مین منتشر ہوتے ہین اور عصب حس جسم اسود نخاعی اور عصب حرکت جسم
ابیض نخاعی کے متصل ہوتا ہے غرض اعصاب نخاعیہ محرک ہون یا حس پیدا کرنے والے
تمام اعضاے بدن کو سواے سر کے حرکت و حس دیتے ہین۔ جب کسی فقرہ اور اوسکے نخاع مین کوئی
نقصان پہونچتا ہے تو اعضاے متعلقہ فقرہ ماؤف اور نیز اوسکے زیرین فقرات کے متعلقہ اعضا
مین فالج اور استرخا پیدا ہوجاتا ہے اور جس عضو مین اعصاب مسترخیہ جاتے ہین وہ عضو بھی مسترخی
اور مفلوج ہوجاتا ہے مثلاً جب زیرین کمر کے فقرات عصعص پر ضربہ یا کوئی اور آفت پہونچتی
ہے جس سے فقرات مع نخاع ماؤف ہوجاوین تو دونون ٹانگین اور مثانہ مسترخی اور بیکار رہ جاتے
ہین جس سے حبس بول اور سلس البول کا عارضہ ہوجاتا ہے۔ اگر ضربہ یا کوئی اور آفت فقرات
عنق پر پہونچتی ہے تو ماؤف فقرہ کے ماتحت کل اعصاب حرکت و حس بیکار ہوجاتے ہین

جس سے ہاتھ پاؤں پہلو اور پشانہ سب کے سب بیکار ہو جاتے ہین اور فالج و استرخای عام
ہو جاتا ہے کیونکہ فقرات عنق کی نخاع کے ریشے فاسد اور بیکار ہو جاتے ہین تو دماغ سے
حس و حرکت کے آنیوالا رستہ مسدود ہو جاتا ہے لیکن باوجود اس قباحت کے حرکت قلب اور تنفس
کی آمد و رفت برابر قایم رہتی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ تنفس کی حرکت دیافرغما کے ذریعہ سے ہوتی
ہے اور دیافرغما اور دل کو حرکت دینے والے عصاب دماغی ہوتے ہین نہ نخاعی اور دماغی عصاب
سالم ہین **اعصاب شرکی** (سمپتھی ٹک) اعصاب دماغیہ و نخاعیہ کے افعال بیان
ہو چکے چونکہ زوج ثامن کے بیان مین لکھا گیا ہے کہ عصب الرئیہ المعدہ بطن مین جاکر عصب
شرکی کے ساتھہ متصل ہو جاتا ہے اسلئے ان اعصاب کا بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا
تاکہ طالب فن کو فایدہ تامہ حاصل ہو۔ واضح ہو کہ اعصاب مذکورہ تعداد مین ۲۸ زوج اور ایک
فرد ہے جنکی ابتدا مختلف مقامات کے عقود سے ہوتی ہے خصوصًا جسم اسود کے متصل ہے
جو قوت مدبرہ کا مادہ ہے چنانچہ کھوپڑی کے انتہا حصہ سے چار۔ گردن سے تین۔ پشت سے
بارہ۔ کمر سے چار۔ عظم العجز سے پانچ۔ اور عصعص سے ایک فرد نکلتا ہے۔ اور گرہ ہاے مذکورہ سے
دو قسم کی شاخین پیدا ہوتی ہین ایک **مستطراق** (کمیونی کی ٹنگ) جو دماغی اور نخاعی
اعصاب کے ساتھہ مختلف مقامات پر جا ملتی ہین دوسری **منقسمی شعب** (ڈسٹری بیوٹنگ)
جو متفرق اعضا و احشا مین جاکر جال بناتی ہین یہہ تو اصل عصب کا بیان تھا اب اوسکی شاخون
اور فعل کا بیان کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ رستہ مین اس سے کئی شاخین نکلی ہین اور تمام اعضاے
صدر اور بطن مین منتشر ہوتی ہین خصوصًا دل ریہ۔ معدہ۔ جگر۔ طحال۔ امعا۔ رحم۔ گردہ اور
مثانہ ہے۔ اور نیز ٹانگون مین کئی شاخین گئی ہین۔ چونکہ اسکی شاخین دونون طرف سے
آکر آپسمین متصل ہو گئی ہین لہذا یہہ اعصاب ہر طرف سے جمیع اعضا پر شامل و محیط ہین
جس سے تمام اعضا کا فعل انہی کے حکم سے صادر ہوتا ہے چنانچہ قلب کی حرکت انہی کے
حکم و تحریک سے ہوتی ہے اور جب کسی عضو مین ضرر و آفت عارض ہوتی ہے تو انہی اعصاب
کے ذریعہ سے دوسرے عضو پر اثر پہونچتا ہے چنانچہ گردہ کے ماؤف ہونے سے دل کو
ضرر پہونچتا ہے اسیواسطے ان اعصاب کو سمپتھی ٹک یعنی ہمدرد و شرکی کہتے ہین اور

انکا فعل زیادہ تر اور واضح طور رحم مین ظاہر ہوتا ہے چنانچہ جب مدت حمل تمام ہوجاتی ہے تو اسی عصب کی مدد سے رحم کو تحریک ہوتی ہے جس سے بچہ خود بخود باہر آجاتا ہے۔ جب مثانہ مین بول جمع ہوجاتا ہے تو انہی اعصاب کی تحریک سے خارج ہوتا ہے۔ غرض یہہ عصب حرکت کا معین اور محرک عضلہ ہے اور یہہ بھی واضح ہو کہ بدن کے عضلات کی تحریک دو طرح پر ہوتی ہے ایک **ارادی** جیسا کہ ہاتھ اٹھانا اور رکھنا۔ پاؤن پھیلانا اور سکیڑنا یہہ سب کی حرکات اعصاب دماغیہ ونخاعیہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے دوسری **حرکت غیر ارادیہ** جیسے کہ حرکت قلب وغیرہ۔ یہہ بھی اسی عصب مشترکی کی قوت و اعانت سے ہوتی ہے **فوائد اعصاب** دماغ کو تمام امور سے مطلع و آگاہ کرنا صرف اعصاب کا کام ہے جسکے ذریعہ سے انسان موافق طبع چیز کو اختیار کرلیتا ہے اور غیر موافق ومضر شے سے اجتناب کرتا ہے۔ پس اگر دماغ موافق اور ملایم چیز کا ادراک کرتا ہے تو اوسکا نام **قوت شوقیہ** مضر اور مخالف شے کے ادراک کو **قوت غضبانیہ** کہتے ہین جسکی تعبیر درد والم سے کی جاتی ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جگہ ضرر پایا جاتا ہے مگر الم وہان محسوس نہین ہوتا جیسا کہ کبھی سوزش و ورم مین خاص مقام ورم پر درد محسوس نہین ہوتا بلکہ مثانہ اور عضلے کے اوپر الم معلوم ہوتا ہے۔ کبھی ورم ورک مین پایا جاتا ہے اور درد گھٹنے کے جوڑ مین محسوس ہوتا ہے خصوصا اطفال اس صورت مین ہمیشہ گھٹنے کے درد کی شکایت کرتے ہین۔ کبھی بدہضمی معدہ کے باعث تمدد کے طور پر درد سر مین محسوس ہوتا ہے کبھی تفرق الاتصال (ٹیس) کے ساتھ ہوتا ہے۔ غرض درد اوسی جگہ معلوم ہوتا ہے جہان عصب پایا جاتا ہے بغیر عصب کے درد ہرگز نہین ہوتا اور یہہ امر غضروف ناخن اور بالون مین بخوبی مشاہدہ کیا گیا ہے کیونکہ عصب کی عدم موجودگی کے باعث انمین درد نہین ہوتا **محاکمہ مؤلف** کتب طبیہ مین لکھا ہے کہ پانچ قوتے مدرکہ باطنیہ اس ترتیب سے پائے جاتے ہین کہ **حس مشترک** بطن مقدم کے سامنے ہے اور **خیال** جسکو **قوت مصورہ** بھی کہتے ہین بطن مقدم کے موخر ہے اور **قوت متصرفہ** جو **خزانہ خیال** کا ہے بطن اوسط کے سامنے اور **قوت واہمہ** بطن اوسط کے موخر ہے اور **قوت حافظہ** بطن آخر مین پائی جاتی ہے اور قوائے مذکورہ کے مواضع کا تعین اس طرح

۱۔ شگاف طویل۔
۲۔ شگاف سلویس۔
۳۔ عصب شامہ۔
۴۔ جسم مثلب۔
۵۔ بلغمی غدود۔
۶۔ انفنڈ بیولم۔
۷۔ ٹیوبر سائنیریم
۸۔ لوکس پرفوریٹیس انٹاگیس
۹۔ جسم ابیض۔

۱۰۔ لوکس پرفوریٹیس پوسٹاگیس
۱۱۔ عصب بصارت
۱۲۔ عصب محرک مقلہ
۱۳۔ پیتھیٹک عصب
۱۴۔ زوج ثالث عصب الوجہ
۱۵۔ حصہ جسر
۱۶۔ ایڈوسنٹ ٹیکولر عصب
۱۷۔ عصب چہرہ
۱۸۔ عصب سماعت

۱۹۔ عصب احشائی۔
۲۰۔ عصب لسان و بلعوم
۲۱۔ عصب متحددہ
۲۲۔ راس النخاع

دماغ کی بالائی سطح کی تصویر جسمیں جسم صلب (کارپس کالوسم)
دکھایا گیا ہے

۱- شگاف طویل
۲- جسم صلب
۳- بیضوی مرکز کبیر (سنٹرم اویلی میجس)

بطن ایمن
۱- شگاف طویل
۲- قرن مقدم
۳- قرن مؤخر
۴- قرن متوسط
۵- محراب کے اگلے ستون
۶- عروقی جھالر

کیا گیا ہے کہ مقامات مذکورہ میں سے جس مقام پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے اوسی کے متعلق قوت
کا فعل ناقص یا باطل ہو جاتا ہے۔ یہ سب باتیں تشریح اور تجربہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتیں بلکہ
جملہ قوے جسم اسود میں مرکوز ہیں خواہ کسی جگہ پر آفت نازل ہو افعال مذکورہ ناقص یا باطل ہو جاتے
ہیں علی ہذا القیاس بعض اور جگہ بھی طب علمی میں حکماے قدیم سے لغزشیں ہو گئی ہیں مثلاً
اکثر بخارات و ریاح کو سبب امراض قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رطوبات بدن و اغذیہ سے بخارات
پیدا ہوتے ہیں خصوصاً امراض دماغیہ شرکیہ میں مشارکت کو سبب بخار قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ مشارکت خود بخارات ہی ہیں اور کچھ نہیں ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ معدہ سے دماغ کی طرف بخارات
کے صعود کرنے کا طریقہ بہت ہی وسیع ہے حالانکہ تشریح بدن پر غور کرنے سے یہ قول بالکل لغو ثابت
ہوتا ہے کیونکہ صعود بخارات کے صرف تین ہی ذریعے مقرر کئے جا سکتے ہیں شرائین اور اوردہ
اعصاب اور ان تینوں کا حال سن لیجیے کہ شرائین خون سرخ سے پر ہیں اور اوردہ خون سیاہ سے
علاوہ اسکے وریدیں دماغ سے خون وریدی لاکر داہنے بطن قلب میں پہونچاتی ہیں نہ دماغ میں
لے جاتی ہیں اور شرائین خون مصفا کو بائیں بطن قلب سے دماغ میں لے جاتی ہیں پس ان
دونوں میں کسی طرح بخارات معدہ نفوذ نہیں کر سکتے۔ اور اعصاب خود صامت و مصمت ہیں جنمیں
بخارات کا جذب ہوکر دوسری جگہ پہونچنا غیر ممکن ہے۔ غرض یہ تینوں رستے تو یوں مسدود
ہوئے۔ اب بتائیے اور کونسا رستہ ہے جس سے بخارات صعود کر سکتے ہیں علاوہ ازیں دماغ
اغشیہ سے محجوب اور حصن عظام میں محصور ہے دماغ میں کوئی رستہ کشادہ نہیں جس سے بخارات
نفوذ کر کے دماغ میں پہونچ سکیں کیونکہ عظم مجدوہ کا ثقبہ کبیر نخاع سے مملو ہے اور ثقوب کوچک
جو دماغ کی عظام میں موت کے بعد تشریح کرنے سے معلوم ہوتے ہیں زندگی کی حالت میں
سب کے سب اعصاب حس و حرکت سے مملو ہوتے ہیں ممکن نہیں کہ ان سے ریح یا بخار دماغ میں
پہونچے یا کوئی فضلہ دماغیہ ان ثقبوں کی راہ سے خارج ہو سکے۔ اور کیونکر ہو سکتا ہے پہلو
کہ حکیم مطلق نے دماغ کو بدن کا بادشاہ بنایا ہے اور عظام الراس کے مضبوط قلعہ میں سلطنت
بدن کے تخت پر جلوہ افروز فرمایا ہے اور افواج خیل و حشم اعصاب و شرائین و اوردہ کو اوس کا
مطیع و فرمانبردار کیا ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ ایسے جلیل القدر بادشاہ کے قلعہ کو [illegible]

دریا کے یونہی چھوڑ دی اور روا رکھے کہ باغیان سرکش بے بنیاد دخل ہوکر اوسکے انتظام
سلطنت کو خراب برباد کردیں اور جو کچھ **زکام و نزلہ** کی تفریق مین بیان کیا گیا ہے
کہ جب دماغ سے مادہ بینی کی طرف گرتا ہے اوسکو زکام کہتے ہین اور جب حلق کی طرف گرتا
ہے تو اوسکو نزلہ کے نام سے موسوم کرتے ہین - یہہ بیان صریحاً غلط ہے کیونکہ ثابت ہو چکا
ہے کہ دماغ سے بدن کی طرف کوئی رستہ مکشوف نہین ہے پھر کیونکر دماغ سے حلق کی طرف مادہ
گریگا - اس بیان مین کہ بخارات معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین سبب غلطی کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
جب حکماے متقدمین نے دیکھا کہ اکثر امراض و اوجاع دوسرے امراض کی تبعیت و سبب سے پیدا
ہوتے ہین اور اصل مرض کی کمی بیشی سے کم و بیش ہو جاتے ہین اور کبھی بعض امراض ایسے
دیکھے جو بطور نوبت کے پیدا ہوتے اور زایل ہو جاتے ہین تو گمان کرلیا کہ مشارکت کا سبب فقط یہی ہے
کہ عضو اصلی سے بخارات نکلکر عضو مشترک مین چلے جاتے ہین اور نیز اسوجہ سے کہ اعضاے مشترکہ
کے امراض کو ثبات نہین ہوتا اور تھوڑے ہی عرصہ مین شدت یا خفت ظہور مین آتی ہے
اور ثقل نہین ہوتا تو گمان کرلیا کہ یہہ سب امور مواد غیر قوام دبخار و ریح کے خواص مین سے ہین
اور اسی سبب سے مرض فوراً پیدا ہوکر شدت پکڑ جاتا ہے اور جلدی ہی رفع بھی ہوتا ہے - یہہ
باتین بیخبری کا نتیجہ ہین - اصل مین یہہ ہے کہ اکثر امراض کا نوبتی ہونا اور ایک عضو کے مریض
ہونے سے دوسرے عضو کا مریض ہونا اعصاب کے ریشون کے سبب سے ہے کہ ایک عضو کے ماؤف ہونے
کے سبب دوسرا عضو جسمین اس عضو کے عصب کے ریشے جاتے ہین ماؤف ہو جاتا ہے اور جب
اصل عصب کی ایذا کم ہو جاتی ہے تو دوسرے عضو کو بھی تسکین ہو جاتی ہے - اور بطور مسلمات
طبیعی یونانیون کا قول ہے کہ **عناصر** چار ہین اور اسمین کسیکو خلاف کلام نہین ہے - حالانکہ
علماے انگلستان کی تحقیقات سے آجتک کہ سنہ ۱۸۹۰ ع ہے اڑسٹھ عنصر ثابت ہوچکے ہین اور
امید ہے کہ تحقیقات سے آیندہ اور بھی ثابت ہون - اسی طرح تسلیم کرتے ہین کہ **اخلاط**
چار ہین اور **سودا** کا منبع طحال کو قرار دیتے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ طحال اپنے وجود کے
سودا معدہ مین ڈالتی ہے جس سے اشتہاے طعام پیدا ہوتی ہے - حقیقت مین سودا کا
کوئی وجود بالکل ہی ثابت نہین ہوا اور اسی طرح از روے تشریح کوئی رستہ طحال سے معدہ

پیدا ہونا ثابت نہیں ہوا صورت سے واطوال ہے کیونکہ معدہ کی طرف منتقل ہو جاوے
اور خون سے بھرا ہوا صفرا کا رہنا ہی ثابت نہیں ہوتا کہ خون سے صفرا جگر میں پیدا ہوتا ہے
اور خون کے ساتھ عروق میں ثابت نہیں رہتا مگر بعض امراض میں جیسا کہ یرقان ہے۔ ایسے
ہی بلغم بھی عروق میں نہیں ہوتا بلکہ جہاں جہاں غشائے مولد مائیت ہیں بلغم کو پیدا کرتے
ہیں۔ [illegible] کے بیان میں لکھتے ہیں کہ شرائین دل سے پیدا ہوتے ہیں
اور [illegible] سے سو یہ بھی ثابت نہیں ہوا بلکہ منبت عروق مطلقاً قلب ہے اور قلب
سے [illegible] شرائین پیدا ہوتی ہیں اور جب شرائین منتہائے اعضا پر پہونچتی ہیں
تو وہ [illegible] باز گشت کرتی ہیں اور وہ اوردہ ہیں جو قلب میں واصل ہو کر اس سے متصل
ہو جاتی ہیں اور کبد سے کوئی ورید پیدا نہیں ہوتی۔ پھر ان دو بعض ایام باحوری ہیں
یہی کچھ طول کلامی کی ہے فی الحقیقہ یہ بنا ہے فاسد پر فاسد ہے کیونکہ اونکے نزدیک
یہ تاثیر کواکب کی فرع ہے اور یہ تجربہ سے ثابت نہیں نبض کے بیان میں بھی بہت
زور مارا ہے پھر بھی نبض کی اصلیت کو پہونچ نہیں سکے کیونکہ اونکا اس امر پر اتفاق ہے کہ
دل جذب یا نسیم کے واسطے ایک حرکت کرتا ہے۔ پھر فضلہ محترقہ ہوائیہ کے دفع کرنے کے
لئے دوسری حرکت کرتا ہے حالانکہ اسمین ہوا ہرگز نہیں جاتی اور نہ ہوا کا وہان کچھ کام ہے
وہ تو خون کو تقسیم کرنے والا ہے الحاصل حکمائے یونان اور اونکے پیرون کو اس قسم
کی غلطیان اس وجہ سے پیش آئی ہیں کہ وہ علم تشریح سے قاصر تھے اسلئے اونہون نے سماعی
اور غیر حقیقی دلایل اختیار کر لئے اور اقوال و کتب متقدمین کو صحف سماوی سمجھکر تحقیق سے
دست بردار ہو گئے تقلید و تتبع پر اکتفا کر کے خود کچھ نہ کیا۔ تا تو نادانی کا تمام کمال علم طب قرار
دیا۔ جو شخص کتب عربیہ کے معنی سمجھتا اور کلام قدما و کتب خصوصاً قانون کی تشریح کر سکتا
تھا اور قانون بوعلی سینا کے موجب علاج و تشخیص مرض کر سکتا تھا اوسکو اکمل الاقران
وافضل الاطبا تسلیم کرنے لگے۔ اور اقوال متقدمین کی تاویل و اصلاح سے اسقدر بے پروا ہو گئے
کہ تحقیقات جدیدہ کا دروازہ مسدود ہو گیا اور یہ نہ سمجھے کہ یہ علوم نقلیہ آسمانی نہیں ہیں
کہ انمین بغیر نبی کے دوسرے کا کلام معتبر نہو بلکہ یہ علوم عقلی اور مخترعات انسانی ہیں

ایسی حالت مین ہمین بقراط اور بوعلی کی پیروی کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی انسان تھے اور ہم بھی انسان ہین جو کچھہ وہ کرسکتے تھے اونہون نے اپنی جد وجہد سے کر دکھایا۔ جو کچھہ ہماری طاقت مین ہو ہمین بھی کرنا چاہئے اگر ہم مین تحقیق کا مادہ نہو اور تقلید پر ہی اکتفا کرنا چاہین تو یہہ لازم ہے کہ ایسے طبی مسایل کی پیروی کرین جو صریحی غلطیون سے پاک ہون اور ایسی طرز سے بیان کیے گئے ہون کہ تشخیص مرض مین کسی قسم کی دقت نہو اور علاج بھی سریع الاثر ہو۔ حاشا وکلا ہم یہہ ہرگز نہین کہتے کہ طب یونانی سرتاپا غلط ہے بلکہ یہہ فیصلہ کرتے ہین کہ علوم عقلیہ کیسے ہی اعلے رتبہ کو پہونچے ہوئے ہون غلطی سے پاک نہین ہوسکتے اسی طرح طب یونانی بھی غلطیون سے پاک نہین ہے اور نہ طب انگریزی پاک ہے جب غلطیون مین دونون مساوی ہین تو ہمین وہ اختیار کرنا چاہئے جسمین غلطی کم ہو اور اسانی تمام ہمین اپنے مقصد پر کامیاب کرسکے۔ تجربہ ہمین بتاتا ہے کہ ایسی طب طب انگریزی ہے۔ انگریزی طب کی اصل کوئی نئی نہین ہے بلکہ وہی ہے جو اہل یورپ نے **غرناطہ** اور **قرطبہ** کی یونیورسٹیون مین مسلمانون سے حاصل کی ہے مگر حکماے یورپ نے اپنی تحقیقات سے اسپر ایسے پیوند لگائے کہ کم قیمت ترنج سے نارنج بن گئی اسوقت یہہ کہنا بہت مشکل ہو گیا ہے کہ یہہ وہی طب ہے۔ ابتدا مین طب کا علم یورپ مین عربی زبان مین مروج تھا اور اسی زبان کی کتابین داخل درس تھین رفتہ رفتہ ترجمہ کا اسقدر رواج ہوا کہ عربی زبان کی کتابین مفقود ہوگئین اور ساتھہ ہی اسکے مسایل بھی تبدیل ہوگئے۔ آج یورپ مین ہزارون ڈاکٹر موجود ہین جو بقراط اور بوعلی سے بڑھکر کام کررہے ہین۔ جبتک اسلامی سلطنت کو بغداد مین عروج رہا حکماے عرب اپنی تصنیفات مین برابر ترقی کرتے رہے اور سلطنت کے ساتھہ ترقی کا آفتاب غروب ہوگیا یہانتک کہ اب متوسطین کی تحقیقات کے سمجھنے والے لوگ بھی بہت کم رہ گئے ہین آج اسلامی ممالک مین علم طب از سرنو زندہ ہورہا ہے۔ ترکی اور مصر کے طالب علم فرانس اور انگلستان مین جاکر تعلیم پاتے ہین مگر فرانس کی تعلیم کو انگلستان کی تعلیم پر ترجیح دیتے ہین فرانسیسی زبان کی کتابین عربی مین ترجمہ ہورہی ہین آج اہل ہند کو بھی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے **مردہ علم** کو زندہ کرنا چاہیے۔ ہم یہہ نہین کہتے کہ قدیم طب یونانی

بالکل نیست و نابود ہو کر اوسکی جگہ طب جدید قایم کی جاوے بلکہ ہمیں تو کہ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ دونوں میں جو باتیں اچھی ہوں اختیار کرلینی چاہئیں میں نے سر کی تشریح جو جدید لکھی ہے اوسکے اصل مسایل انگریزی میں اور مصطلحات زیادہ تر کتب یونانیہ عربیہ سے اونکو تعبیر کیا ہے اسلیئے یقین ہے کہ دیدہ ور منصف مزاج احباب اسکو بخوبی دیکھینگے۔ اگر اسکو تشریح یونانی کے ساتھ مقابل کریکے دیکھینگے تو یقین ہے کہ زیادہ تر محظوظ ہونگے۔ اب میں اسی طرز پر سر اور تمام جسم کی بیماریاں بیان کرونگا۔ اگرچہ یہہ مسایل ایسے نہیں جنپر میں اپنی تحقیقات کا دعوے کرسکوں لیکن ترتیب و انتخاب میں میری محنت قابل قدردانی و ہمدردی ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

فصل اول در صداع

(ہیڈ ایک) سکولاٹن زبان میں قیفال الجیا کہتے ہیں ہیڈ اور قیفال کے معنی سر اور ایک اور الجیا کے معنی ہیں درد۔ واضح ہو کہ درد سر بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ بعض امراض کی علامت ہے لیکن چونکہ ضروری ہے اور اسکی زیادتی خود موجب مرض ہے لہذا اسکے علاج میں نہایت مبالغہ کرنا چاہیئے۔ صداع دو قسم ہے ایک اصلی دوسرا شرکی۔ **صداع اصلی** وہ ہے جسکا خاص سبب باطنی ہو یعنی جو امراض کہ اسکا سبب خاص دماغ میں پائے جاویں۔ پھر یہہ دو قسم ہے ایک **مدامی** جیسے سرسام وغیرہ امراض دماغیہ میں ہوا کرتا ہے اور درد بڑی شدت کے ساتھ ہوتا ہے جسکی زیادتی گرمی شور و غل اور سر نیچا رہنے کی حالت میں ہوتی ہے اور نیز درد ایک جگہ قایم رہتا ہے اور پاخانہ قبض سے آتا ہے دوسرا **سریع الزوال** جیسے دماغ میں خون کی زیادتی ہو اور حرارت آفتاب وغیرہ سے گرم ہو کر درد سر پیدا کرے اور ظاہر ہے کہ اگر یہہ سخونت خفیف ہو گی تو ادنےٰ تبرید سے زایل ہو جاتی ہے۔ شرکی درد سر وہ ہے جسکا سبب ابتدا میں دماغ میں نہ پایا جاوے بلکہ کسی اور عضو میں ہو اور اس عضو کے ماؤف ہونے سے درد سر پیدا ہو جاوے جیسے بدہضمی سے درد سر عارض ہوا کرتا ہے۔ اور درد سر کے اقسام مدارج سبب کی کمی و زیادتی کے اعتبار سے مختلف ہیں کبھی شدید اور حاد ہوتا ہے کبھی ثقیل۔ لین اور مزمن کبھی درد جلد راس میں یا داخلہ۔ خاص جگہ یا تمام سر پر محسوس ہوتا ہے کبھی استخوان سر کے نیچے گہرا پایا جاتا ہے کبھی مقام مخرج اعصاب دماغیہ وغیرہ چھوٹے چھوٹے مقامات پر درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی سر کے بڑے بڑے حصوں میں درد پایا جاتا ہے

کبھی درد سر اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس میں تپ نہ زیادہ آتی ہے کبھی ہچکی آتی ہے [illegible]
کان میں آوازیں سے طنین سنائی دیتی ہیں [illegible]
ہیں اب ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ دو قسم ہے کیا جاتا ہے [illegible]
جسکو آٹھ نمبر میں تحریر کیا جاتا ہے [illegible]
میں چلنے یا لو لگنے یا آگ کے قریب بیٹھنے سے پیدا ہوتا ہے اسکا [illegible]
حرارت سے خون جوش میں آکر دماغ کے اندر رگوں میں چڑھ جاتا ہے جس سے عصبی دباؤ کے سبب
سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے جسکی علامات تقدم سبب اور نیز حرارت مزاج کے آثار نمایاں
ہوتے ہیں اس قسم کے درد میں پہلے مقیاس الحرارت کے ذریعے حرارت کا امتحان کریں جب
آلہ کو پانچ منٹ تک منہ میں رکھنے سے سیماب ۹۸ درجہ پر پہونچ جاوے تو معمولی [illegible]
درجہ ہے اگر اس سے زیادہ ہو تو زیادتی حرارت کی دلیل ہے اگر ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاوے تو
شدت حرارت و ہلاکت کی دلیل ہے **علاج** اول سبب مرض دریافت کریں اگر دھوپ میں چلنے سے
ہو تو فوراً مریض کو سرد مکان اور سایہ میں لے جاویں اگر آگ کے قریب بیٹھنے سے ہو تو ایسی جگہ
لے جاویں جہاں پانی جاری ہو یا سرد تر مکان ہو۔ سرد پانی سے غسل کرا دیں اور سرد پانی میں
کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں۔ صندل کافور کاہو کشنیز وغیرہ سرد تر اور مطیب اشیا کو شموم میں لاویں
نیلوفر بنفشہ تراشہ کدو وغیرہ سرد اشیا کے ضماد کو برف سے تر کرکے قدرے سرکہ آمیز کریں
اور بطور نطول عمل میں لاویں اور ترش اشیا پینے کو دیں **نسخہ** گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی
نیلوفتہ ہر یک ۶ ماشہ تمر ہندی ۳ تولہ آلو بخارا سات دانہ نبات ۲ تولہ سب کو کچھ عرصہ تک
بھگو کر صاف کریں اور نبات سے شیریں کرکے پلا دیں **دیگر** سکنجبین لیموی ۴ تولہ بنفشہ
۵ تولہ عرق کاسنی عرق نیلوفر ہر یک ۸ تولہ سب کو ملا کر پلا دیں پاشویہ بھی تسکین صداع
کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ پاشویہ** آرد جو سبوس گندم برگ بید تراشہ کدو دو
دو کف گل خطمی ۶ تولہ نمک طعام ۵ تولہ سب کو ملا کر ۸ سیر پانی میں جوش دیں اور حسب دستور استعمال
میں لاویں۔ اور سعوط سے بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** کافور افیون ہر یک بقدر یک سرخ گل روغن
شیر دختر میں حل کرکے سعوط کرنا صداع شدید کے لئے سریع الاثر ہے۔ اگر درد کی شدت سے

نسخہ ضماد [illegible] کا لیپ کرین [illegible] مریض کو آرام [illegible]
[illegible] سرخ زعفران ۱ م سرخ افیون [illegible] ماشہ [illegible]
[illegible] **نسخہ صداع حار سادج** یہ [illegible] ذکر ہین [illegible]
[illegible] بہت فایدہ ہوتا ہے۔ اگر ان [illegible]
[illegible] **نسخہ مسہل** گل بنفشہ گل نیلوفر ہر یک ۶ ماشہ عناب ۵ دانہ
تمر ہندی ۳ تولہ آلو بخارا ۱۰ دانہ برگ سنا ۲ تولہ سب کو بوقت شب بھگو کر صبح کو صاف کرین
اور مغز فلوس خیار شنبر [illegible] ۲ تولہ شکر تری سے شیرین کرکے استعمال مین لاوین۔
[illegible] دونون کو ملا کر استعمال مین لاوین کبھی
صداع احتراقی کا مریض بہت گرم ہوا مین دفعۃً بیہوش ہو جاتا ہے اور سرسام کے مریض
کی طرح خراٹے لینے لگتا ہے جسکا سبب یہہ ہے کہ خون مین دفعۃً غلیان ہو جاتا ہے جس سے
دماغ مین خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے خاص دماغ اور اوسکے اغشیہ مین ورم ہو جاتا ہے
ابتدائے مرض مین حرکت نبض قوی اور بطی ہوتی ہے اخیر مین سریع اور ضعیف ہو جاتی ہے
کیونکہ اس مرض مین غلیان خون و کثرت الدم کے سبب سے تجاویف القلب مین اور شریان وریدی و
اورطہ مین خون منجمد ہو جاتا ہے لہذا قلب چاہتا ہے کہ اپنے تئین خون سے جلد خالی کرے
اسی واسطے جلد جلد حرکت کرتا ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے اور زیادہ حرکت کی وجہ سے
رفتہ رفتہ قلب تھک جاتا ہے اور حسب معمول حرکت نہین کر سکتا پس حرکت کے رک جانے
سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** بیہوشی کی صورت مین بیمار کو دھوپ سے فوراً سایہ مین
لے جاوین اور ٹھنڈے پانی کی مشکین سر پر ڈالین اور پنکھے سے سرد ہوا پہونچاوین
اگر ممکن ہو تو سر پر برف رکھین تاکہ بیمار ہوش مین آوے۔ اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو
[illegible] بقدر ۲ گرین پانی مین حل کرکے بازو یا ران کی بیرونی طرف پچکاری زیر جلد کرین
اس سے جوش خون کم ہو جاتا ہے اور ساقین پر حجامت بلا شرط یا آبلہ انگیز پلاسٹر لگاوین
تاکہ خون پاؤن کی طرف متوجہ ہو اور دماغ کی طرف کم ہو جاوے۔ اگر یہہ تدبیر بھی کارگر نہو
تو صدغین پر جونکین لگائین تاکہ دماغ مین سے خون کم ہو جاوے۔ روغن حب السلاطین

وغیرہ مسہل قوی دیں اگر بیہوشی کی وجہ سے دوا مریض کے اندر نہ جا سکے تو روغن جمالگوٹہ زبان پر مل دینا کافی ہے جسکا اثر غشائے بلغمیہ دہن کے ذریعہ معدہ میں چلا جاویگا اور اسہال رقیق حسب طلوب بخوبی جاری ہو جاوینگے کیونکہ دہن سے لیکر سیرتا سغشائے بلغمیہ ایک ہی ہے جسکے ذریعہ سے دوا کا اثر آلات الغذا میں بخوبی پہونچ سکتا ہے۔ حقنہ کے طور پر بھی تنقیہ کرنا مفید ہے کیونکہ اس سے بھی خون کی مائیت کم ہو جاتی ہے اور خون کا جوش فرو ہو جاتا ہے

نسخہ حقنہ گل بنفشہ ۶ ماشہ گاؤزبان ۴ ماشہ عناب ۷ عدد گل نیلوفر ۶ ماشہ تمر ہندی ۳ تولہ برگ بنا ۲ تولہ سب کو جوش دیکر صاف کریں اور ۳ تولہ شکر تری سے شیریں کرکے روغن ارنڈی بقدر ۳ تولہ شہوار کرکے استعمال کریں اگر نبض کے ذریعہ سے ضعف قلب معلوم ہو اور یقین ہو کہ قلب ضعیف ہو کر حرکت سے باز رہیگا اور احتمال ہلاکت کا ہوگا تو شراب برانڈی ۲ ڈرام کاربونٹ آف امونیا ۳ گرین دونوں کو ملا کر پلا دیں۔ اگر مریض کو شراب سے نفرت ہو تو ۲ ماء اللحم میں ۵ گرین امونیا کاربوناس حل کرکے پلائیں **دیگر** نوسادر ۴ ماشہ کہربائے شمعی طباشیر الائچی خورد پودینہ ہر یک ۶ ماشہ ورق نقرہ ۱۲ عدد سب کو باریک کرکے بقدر ۱ ماشہ ہمراہ آب دو دو گھنٹہ کے بعد پلاویں ازبس مفید ہے **دیگر مجرب** کاربونٹ آف امونیا ۴۰ گرین لائیکوار اکسٹراکٹ آف ویپائی ۳۰ بوند۔ اسپرٹ ایتھر ۳ درام۔ دیکاکشن سنکونا آٹھ اونس سب کو ملا کر آٹھ خوراک کریں اور دن میں دو دفعہ دیں اس سے ذات الریہ کو بھی فائدہ ہوتا ہے **دیگر مفرح کافوری** جس سے مالیخولیا مراقی وجمیع امراض احتراقی کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور تقویت اعضائے رئیسہ خصوصًا ضعف قلب کے لئے ازبس مفید ہے **نسخہ** مروارید ناسفتہ کہربا کافور زعفران ہر یک دو دانگ آدھ جوزہ مسنول صندل سفید طباشیر پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ آملہ گل گاؤزبان غنچہ گل سرخ آسطوخودوس ہر یک ۱ مثقال مغز کدوہ ۵ مثقال خرفہ ۵ مثقال بدرشات ۱ مثقال گل بنفشہ گل نیلوفر ہر یک ۲ مثقال شربت فواکہ شیریں ۵ مثقال نبات سفید حسب ضرورت۔ پس نبات کو گلاب عرق بید مشک میں حل کرکے قوام پر لادیں اور جملہ ادویہ ملا کر تیار کریں اگر اسمیں ورق طلا ۲۰ عدد ورق نقرہ ۳۰ عدد بھی داخل کیئے جاویں تو نہایت مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ تا یکتولہ۔ چونکہ عالم بیہوشی میں اکثر شانہ

مین پیشاب کے جمع ہوجانے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے خصوصًا ابدان جبالی مین مثانہ
کے اندر بول جمع شدہ کمتر ظاہر ہوتا ہے اسلئے قاثاطیر داخل کرکے امتحان کرنا چاہیے کہ اگر
ہوگا تو پیشاب خارج ہوجاویگا ورنہ قاثاطیر کے داخل کرنے سے کچھ ضرر نہیں ہے **نوع دوم**
صداع ضعف دماغی جسکا ظہور استفراغ کثیرہ و دیگر اسباب ضعف قوت کے بعد ہوا کرتا
ہے اور غلبہ ضعف کی صورت مین ادنے سبب سے دردسر ہونے لگتا ہے حواس خمسہ مکدر ہوجاتے
ہین افعال دماغیہ وحرکات ارادیہ مین خلل آجاتا ہے **علاج** اول سبب ضعف دریافت
کرکے اوسکے رفع کرنیکی کوشش کرین اور مقویات دماغیہ استعمال مین لاوین **نسخہ اطریفل**
مقوی دماغ جس سے زکام کو بھی فایدہ ہوتا ہے۔ پوست ہلیلہ زرد کابلی پوست بلیلہ آملہ
برنج کشنیز مغز بادام ہریک یکتولہ خشخاش تخم کاہو تودری سرخ زعفران دارچینی اسطوخودوس
ہریک ۶ ماشہ سب کو حسب دستور باریک کرکے رکھدین بعد ازان مفصلہ ذیل جوشاندہ
مین نیم سیر نبات کا قوام کرکے ادویہ کوفتہ آمیز کرین خوراک ایکتولہ **نسخہ جوشاندہ** گل بنفشہ
بیخ بادیان اصل السوس گاؤزبان ہریک دو مثقال عناب ۵ دانہ سپستان ۲۰ دانہ اسطوخودوس
۲ درم زوفائے خشک عود سنبل الطیب ہریک ۱ درم بیخ سوسن پرسیاوشان ہریک مثقال انجیر ولایتی
۷ دانہ مویز منقی ۴ تولہ اطریفل زمانی اور دوا المسک کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔ ۲ بوند
سنگجیرہ تیل مین ۱۰ گرین کنین ملاکر استعمال کرین روغن نرگس اور روغن بادام کی سر پر مالش کرین
اور روغن ماہی بقدر ۱۰ ماشہ یا حسب برداشت طبیعت آدہ سیر دودہ گاؤ مین ملاکر پیا کرین جسکے استعمال سے
چندہی روز مین بکمال فایدہ ہوتا ہے۔ **معجون مقوی مجربہ اخی حکیم شیخ احمد خانصاحب**
مرحوم مندرجہ قلت الدم کے استعمال سے بھی بکمال فایدہ ہوتا ہے۔ گوشت ماکیان تیہو
بٹیر آب نخود وغیرہ مقوی لطیف غذائین دین **نوع سوم صداع قوت حس دماغی**
ہے یعنی باوجود سلامتی افعال دماغیہ کے ادنے سبب سے سردرد پیدا ہوجاتا ہے **علاج** قوت
حس کو سست کرنے کی کوشش کرین اغذیہ غلیظہ ومخدرہ کھلانے کو دین بھنگ ۶ ماشہ کاہو ۶ ماشہ
کشنیز ۶ ماشہ کوکنار ۲ عدد افیون ۱ سرخ گھسکر پیشانی اور صدغین پر ضماد کرین اور اسپغول کو
شیر دختر مین ملاکر قدرے روغن خشخاش آمیز کرکے یافوخ پر لگا دین بعد کلہ پاچہ کشک جو مین

تیار کرکے کہلائین ہریسہ گوسالہ مین روغن خشخاش بستہ [illegible] کردہ
کمال فایدہ دیتا ہے۔ اکسٹراکٹ ہاہی سیامس [illegible]
۲۰ سے ۳۰ گرین تک دین اگر یہہ دوائین مجموعاً [illegible]
چہارم صداع سددی جب ترک ریاضت [illegible]
کی شرائین یا اوردہ یا داخل بطون کے غشیہ مین سدہ واقع ہوجاتا ہے تو سر [illegible]
ہے جیسے سر بہاری اور ثقیل ہوتا ہے اور نیز دیگر علامات [illegible]
قریب قریب سرسام کے ہے اور اکثر لاعلاج ہے علاج بہرحال کوشش کرنی ضرور ہے
شاید کہ تلطیف و تقطیع مادہ سے سدہ کہل جاوے پس منضج کے بعد حب ایارج یا حب شبیار سے
مسہل کرین نسخہ منضج گل بنفشہ تخم کاسنی گاؤ زبان اذخر ہر یک ۳ ماشہ بادرنجبویہ اسطوخودوس
بادیان ہر یک ۴ ماشہ کرفس انیسون ہر یک ۳ ماشہ نبات ۴ تولہ سب کو حسب دستور چند روز
تک بہگو کر دین بعد ازان نطولات وادہان محللہ عمل مین لادین لوقوع نجیم صداع
ترعرعی دماغ کا ہل جانا اکثر ضربہ اور سقطہ سے ہوتا ہے اور ضربہ سقطہ دماغ پر دو درجہ سے
پہونچتا ہے اول بلا واسطہ جیسا کہ کوئی شخص پتہر یا لکڑی سے دماغ پر ضرب لگاوے یا گہوڑے یا بلندی
سے انسان سر کے بل گرے دوم ضرب بالواسطہ جیسا کہ انسان بلندی سے کسی اور عضو کے بل
گرے اور اعضای سفلیہ کے ذریعہ مشارکت عصب کے سبب سر مین صدمہ پہونچے ان دونون
صورتون مین دماغ مین ترعرع پیدا ہوجاتا ہے۔ الحاصل صدمات کے مراتب کمی بیشی مین مختلف
ہوتے ہین اور صدمہ خواہ کسی قسم کا ہو کوئی نکوئی آفت ضرور پیدا کرتا ہے۔ مثلاً اگر صدمہ
قلیل ہوگا تو اوس سے آنکہون کے سامنے تیرگی آجاویگی بیہوشی اور دوران سر لاحق ہوگا لیکن
تہوڑے ہی عرصہ مین یہہ سب علامات دور ہوجاوینگی اور صحت حاصل ہوجاویگی کبہی ضربہ اور
سقطہ کے بعد ایسی صورت بہی ہوجاتی ہے کہ حواس درست رہتے ہین لیکن مریض کو اوٹہکر
چلنے کی طاقت نہین رہتی اوٹہتا ہے تو فوراً گر پڑتا ہے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد صحت بحال
ہوجاتی ہے یہہ دونون صورتین محتاج علاج نہین ہین۔ کبہی صدمہ کے بعد مریض بیہوش
ہوجاتا ہے بدن کی جلد سرد اور نبض ضعیف ہوجاتی ہے آنکہون کی پتلیان سکڑ جاتی ہین

بعض اوقات بول و براز بے اختیار خارج ہو جاتا ہے۔ البتہ بلند آواز سے پکاریں تو تدریجاً متنبہ ہو کر ہوں ہاں کرتا ہے اور پھر بیہوش ہو جاتا ہے۔ یہہ تزعزع قوی کی ابتدائی حالت ہے جو صدمہ کے بعد عارض ہوتی ہے۔ اسکے بعد بدن گرم ہو جاتا ہے نبض قوی اور سریع چلتی ہے اور شدید دردِ سر عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات قے شروع ہوا کرتی ہے کیونکہ جب عصب الرئۃ المعدی اور عصب شرکی کے ذریعہ سے صدمہ کا اثر معدہ پر پہونچتا ہے تو معدہ ضعیف ہو کر اپنا فضلہ کو قے کے ساتھہ دفع کرتا ہے اگر دماغ پر کوئی سخت صدمہ نہ پہونچا ہو تو قے کے بعد صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے اور دماغ پر صدمہ پہونچنے سے اکثر انجام بد ہوا کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں حواس خمسہ میں سے کوئی نہ کوئی حس باطل ہو جاتی ہے۔ جب بلندی سے گرنے کے سبب تزعزع واقع ہوتا ہے تو عورتوں کی قوت رحمیہ ساقط ہو جاتی ہے اور ضعف کمر کے سبب جماع کے قابل نہیں رہتیں اور اسکی بد انجامی میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ صحت کے بعد دماغ کی حس زیادہ ہو جاتی ہے چونکہ معدہ اور دیگر اعضائے بدن اور دماغ میں باہم مشارکت ہے اسلئے ادنےٰ سبب سے دردِ سر عارض ہو جاتا ہے۔ اس صدمہ کی بد انجامی میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ مریض ہوش آجانے کے بعد پھر بیہوش ہو جاتا ہے اور اسی بیہوشی کے عالم میں ہلاک ہو جاتا ہے جسکا سبب یہہ ہے کہ صدمہ پہونچنے سے عروق و شرائین متصدع ہو جاتے ہیں چونکہ بیہوشی کی صورت میں دماغ کے اندر خون کم اور بتدریج جاتا ہے اسلئے انصداع زیادہ نہیں ہوتا اور نہ زخم کا مُنہ کھلتا ہے مگر جب گرمی کے پیدا ہونے سے مریض ہوش میں آکر حرکت کرتا ہے تو عروق اور شرائین کے زخم کھل جاتے ہیں جس سے خون کے اجتماع سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے اور سکتہ کے وقوع سے بیمار دوبارہ بیہوش ہو جاتا ہے **علاج** جب بیہوشی کی صورت میں سر اور بدن سرد ہو تو سر اور بدن پر روغن قسط کی مالش کریں اور مریض کو گرم کپڑے پہنا دیں اگر مریض کچھہ کہا پی سکتا ہو تو مطبوخ چائے گرما گرم پلا دیں اگر پلانا غیر ممکن ہو تو امونیا اور ایتھر کو پانی میں حل کر کے پچکاری کے ذریعہ شکم میں داخل کریں اور نوشادر ۲ تولہ قلعی چونہ آب نرسیدہ بوتل میں بھر کر قدرے پانی ڈالیں اور ہلا کر مریض کو سنگھا دیں اگر اس تدبیر سے ہوش نہ آوے تو شکم یا قلب کے مقابل رائی کا پلستر لگا دیں اور ۲۰ منٹ تک رہنے دیں غلبۂ خون کی حالت میں فصد بھی لے سکتے ہیں

قبض کی صورت میں حاد ادویہ سے حقنہ کریں بشرطیکہ بدن میں بخار موجود نہو ورنہ نرم ادویہ سے حقنہ کریں جب بدن اور سر گرم ہوجاوے اور ہوش قایم ہوجاوے تو مسہل قوی دیں ورنہ سرسام ہوجانے کا اندیشہ ہے اسلئے تقلیل رطوبات خون ضروری ہے اگر خون کا جوش کم ہوجاوے اگر مسہل کیے بعد نبض قوی ہوجاوے تو صدغین پر جونکیں لگا کر دماغ کا ثقل کم کریں بعد ازان کیلومل یا پل یا پڈراح ۳ سے ۵ گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد دیں تاکہ منہ آجاوے یا جوہر سکیوس بقدر ایک گرین کھلاویں تاکہ شاید برطرف ہوجاویں کیونکہ یہہ سبب ہیں سرسام محفوظ رہنے کی ہین اگر دوائے مذکورہ کے ایک دو دفعہ کے کھلانے سے درد سر رفع ہوجاوے اور مریض بآرام تمام سوجاوے تو جوشش دہن پیدا کرنے کی کچھہ ضرورت نہیں ہے لیکن اگر معلوم ہوجاوے کہ عنقریب سرسام ہونے والا ہے تو جوش دہن پیدا کرنے کی تدبیر ضرور کریں کیلومل کھلاویں دونوں نغلوں بعد دونوں کش رانوں میں اور صدغین پر اور پس گوش مرہم سیماب کی مالش کریں اور بیمار کو خالی مکان میں بآرام تمام کہیں شور و غل سے محفوظ رکھیں اگر صحت کے بعد دیکھیں کہ مریض بار بار درد سر میں مبتلا ہوتا ہے اور نیند کم آتی ہے اور دماغ انسے سبب سے متضرر ہوجاتا ہے اور درد کرتا ہے تو غالب ہے کہ ایک دو ماہ کے بعد پھر بیمار ہوجائیں اسوقت ادویہ مخدرہ پلاویں **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۰ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۵ گرین پانی ایک اونس ملا کر پلاویں اور بوقت شب ½ گرین مارفیا کھلاویں تاکہ نیند آجاوے۔ افیون بھنگ اور معجون برشعثا کے کھلانے سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔ اگر صحت کے بعد کسی حس میں فرق معلوم ہو تو علاج کے درپے نہوں کیونکہ اس قسم کا نقص لا علاج ہے۔ **غذا** گوشت ماکیان یرقالہ وغیرہ مزورات لطیفہ قلیل الفضول کہلانے کو دیں مرطبہ تا فحہ غلیظہ عسیر الہضم غذا سے قطعی پرہیز کریں

نوع ششم صداع آتشکی

اس قسم کا سردرد قسم اصلی میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ آتشک کی سمیت سے استخوان سر کبھی خارجی جانب سے کبھی داخلی طرف سے بڑھجاتی ہے اور متورم ہونے سے مرداری ہوجاتی ہے اور اسی طرح سے غشاء العلیہ دماغ اور غشاء خارج راس زیادہ تر غلیظ ہو کر دبا ڈالتے ہیں جس سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے **علامات** اسمین درد پیہم اور بہار اور سختی محسوس ہوتی ہے اور درد ایک ہی جگہ پر قایم رہتا ہے ہلانے سے درد نہیں

ہوتا مگر دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے دیگر علامات آتشک بھی موجود ہوتی ہیں **علاج**
حفظ صحت کی پابندی کریں منضج دیکر مسہل دیں مصفی خون ادویات استعمال کرائیں اور ادویہ مسکنہ
کی صورت میں ملینات کھلاویں اور نیند آنے کے لئے مارفیا یا ہائیڈریٹ آف کلورل دیں اور
باقی علاج آتشک عمل میں لاویں جو نہایت بشرح و بسط کے ساتھ میں نے اپنی کتاب **معمول**
احمدیہ میں درج کیا ہے **نوع ہفتم صداع دودی** خاص دماغ میں تولد دیدان
نادر الوقوع ہوتا ہے۔ اکثر کرموں کی پیدائش دماغ کی مقدم عظم الجبہ میں منظم سے ناشی ہوتی ہے
غلیظہ متعفنہ مواد کے اجتماع سے ہوا کرتی ہے جس سے درد سر عارض ہو جاتا ہے **علامات**
خاص دماغ میں سخت خارش ہوتی ہے درد زیادہ خصوصاً سر ہلانے سے ہوتا ہے اور ناک سے
بدبو آتی ہے **علاج** امتلا کی صورت میں منضج دیکر مسہل دیں اور قبض کی صورت میں
جوشاندہ پلائیں **نسخہ** اسطوخودوس ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد ہر سہ یا دشان گل
ہر ایک ۶ ماشہ افتیمون بسفائج برگ سنا ہر ایک ۴ ماشہ کشنیز ۹ ماشہ مویز منقی ۹ عدد نبات سفید
۴ تولہ روغن بادام یکتولہ حسب دستور بھگو کر چند روز تک پلاویں بعد ازاں عصارہ برگ نار
ترش عصارہ برگ شفتالو اور طبیخ افتیمون میں سفوف صبر اور شیح ارمنی حل کرکے ناک کی
راہ سے پچکاری کریں اور اندمال زخم کے لئے ہیکڑی تنباکو اور روغن گل میں ملا کرکے سعوط
کریں بعد ازاں تقویت دماغ و تعدیل مزاج کے لئے نخوداب گوشت چوزہ مرغ و دیگر اغذیہ
لطیفہ غیر سجرہ تناول کریں۔ دیگر ادویات مخصوصہ قتل دیدان وغیرہ احتیاط میں امراض
الف میں بیان کی جاوینگی انشاء اللہ تعالیٰ **نوع ہشتم صداع زکامی** جسکی شدت
و خفت درجات ورم کی شدت و خفت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے **علاج** اگر بدن ممتلی اور
محتاج بہ تنقیہ ہو تو نضج تام کے بعد تنقیہ دماغ و بدن کریں **نسخہ** کشنیز ہلیلہ زرد گل بنفشہ ہر ایک
۶ ماشہ اصل السوس گاؤزبان تخم خبازی تخم خطمی اسطوخودوس ہر ایک ۴ ماشہ عناب عدد
سپستان ۱۱ عدد نبات ۴ تولہ اگر قبض کی شکایت ہو تو برگ سنا بقدر ۴ ماشہ داخل کر لینا
مناسب ہے بعد ازاں خمیرہ گاؤزبان و اطریفل کشنیزی کے استعمال سے اصلاح معدہ کریں مشک
سنبل الطیب سنگھاویں باقی علاج زکام میں لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ **قسم دوم**

درد سر شرکی جسکے اصناف بلحاظ اسباب ۵ نوع ہین واضح ہو کہ عورتون کو شرکی درد
اکثر رحم کی مشارکت سے عارض ہوتا ہے جب بدن مین خون کی زیادتی یا کمی ہوتی
ہے تو بھی شرکی درد عارض ہوتا ہے اس درد سر پر شرکی کا اطلاق اس وجہ سے ہے کہ
درد کا سبب سر کے ساتھ مختص نہین ہے بلکہ تمام بدن کے ساتھ ہے **اکثر مشارکت**
معدہ کے درد شرکی ہوا کرتا ہے جیسے بقال عورات خانہ نشین محرر کتبہ دار وغیرہ بیٹھکر
کام کرنے والے مرد عورت دونون شامل ہین کیونکہ زیادہ نشست سے بدنمین کمزوری معدے
زیادہ ہوجاتی ہے اس قسم کا درد دیہاتیون کی نسبت شہروالونمین مردون کی نسبت
عورتون مین مضبوط کی نسبت کمزور نازک مزاجونمین اور غریبون کی نسبت امیرونمین زیادہ
ہوتا ہے۔ خوض و فکر اور غم و ہم زیادہ محنت و مشقت نفسانی سے بھی شرکی درد سر عارض
ہوجاتا ہے کیونکہ اس سے ضعف قلب پیدا ہوتا ہے۔ جو درد سر بدہضمی قبض نفخ اور شراب
و دیگر ادویات حارہ کے استعمال سے لاحق ہوتا ہے وہ بھی شرکی ہے کیونکہ ادویات حارہ اور
شراب کے استعمال سے معدہ کے غشائی بلغمیہ متاذی ہوجاتے ہین کثرت جماع سے بھی شرکی
درد سر لاحق ہوجاتا ہے۔ کبھی یہ درد سر شرکی جوانون مین اکثر خاندانی اور موروثی ہوتا
ہے جیسے صرع اور مالیخولیا کی بیماریان موروثی ہوا کرتی ہین **نوع اول صداع
انتشاری** (سک ہیڈ ایک) اس قسم کا درد اکثر مستورات کو عرصہ دراز تک دودھ پلانے
کے زمانے یا مرض استحاضہ مین ہوجاتا ہے بیخوابی فاقہ کشی کثرت ورزش اور حفظان صحت کی
عدم پابندی مین بھی ہوجاتا ہے۔ اور بعض کو موروثی طور پر ہوتا ہے۔ دھوپ مین پھرنے اور
تیز روشنی سے متاثر ہونے سے بھی ہوجاتا ہے یبوست شکمی اور تیز بو کا سونگنا بھی موجب اس
مرض کے ہین **علامات** صدغین ابرو پر دھیما دھیما درد شروع ہوکر یکایک تیزی پکڑتا ہے
خصوصاً پیشانی اور بھون کے دبانے اور سر کے ہلانے سے زیادہ ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ سر پھٹا جا رہا ہے۔ اکثر اس قسم کا درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے۔ اگر دونون جانب بھی
ہو تو بھی ایک طرف شدت سے ہوتا ہے۔ اگر ترقی کی صورت مین قے ہوجاوے تو بعض
اوقات دکھ آرام ہوجاتا ہے۔ چہرہ پھیکا اور جسم کانپتا ہے اور قوت بینائی کے سبب آنکھون

سامنے جانور اوڑتے ہوئے نظر آتے ہین۔ جسمی اور ذہنی محنت سے مریض عذور ہوجاتا ہے نبض بہت بطی چلتی ہے اور اکثر نوبت ۴ گھنٹہ تک رہتی ہے لیکن کوئی خاص وقت مقرر نہین ہوتا **علاج** سب سے پہلے سبب اصلی کو دور کرین اگر رحم کی خرابی سے ہو تو برومائیڈ آف پٹاسیم ایک ڈرام۔ پانی دس اونس ملا کر بقدر ۴ ڈرام صبح و شام پلاوین اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے مریض کو نیند آجاتی ہے اور نیند سے بیماری کی نوبت ٹل جاتی ہے اگر نوبت کے وقت کہانا کہانے سے نیند آجاے تو بہی نوبت جلد تر رفع ہوجاتی ہے۔ اور جب نوبت کی آمد کا شبہہ ہو تو کروٹن کلورل پلاوین گوارنیا اور کفین سے بہی نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ نوبت کے وقت مریض کو اندہیرے مکان مین بآرام لٹا وین اور برف چوسنے کو دین اور سر پر سرد شے یا بجلی لگا وین یا صرف سر کو دبا و ہونچا وین۔ غذا سے قطعی پرہیز کرین ترشی شکم کی حالت مین کہار اد دیہ کہلانا نہایت مفید ہے اور نوبت کے بعد رب گانجہ چوتہائی گرین غذا سے قبل چند ہفتہ تک دین۔ اگر غذا کے بعد نوبت آجاے تو ابی کے کوانا وغیرہ مقوی دواون سے قے کرا کر کلورل ہائڈریٹ ایک ڈرام۔ پانی دو اونس ملا کر بقدر ۴ ڈرام ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلاوین اور ہائڈریٹ آف بیوٹائل کلورل بقدر ۵ گرین گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دینا بہی مفید ہوا کرتا ہے۔ کلورافارم کے سونگنے سے بہی درد کو کمال فائدہ ہوا کرتا ہے گرم پانی مین کپڑا بہگو کر اور نچوڑ کر سر پر لپیٹنا بہی نہایت مفید ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہو تو فولاد کنین کچلہ۔ سنکہیا۔ بلاڈونا۔ ولیرینٹ آف زنک روغن ماہی و دیگر مقویات حسب موقع وقفہ کی حالت مین دین۔ اس مرکب سے بہی بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** اکسل جین ۳ گرین ٹنکچر آف آرنج ۲ ڈرام۔ سرپ آف آرنج فلاورس ڈیڑہ اونس خوراک ۴ ڈرام دن مین تین مرتبہ دین اور حفظ صحت کی پابندی ضروری جانین **نوع دوم صداع دموی** جب بدن مین خون کی زیادتی پائی جاتی ہے تو اوسکی شرائت سکے سر مین بہی خون زیادہ ہوجاتا ہے جس سے درد سر عارض ہوتا ہے **علامات** سب سے معتبر اسمین تین علامتین ہین اول درد سر کے ساتھ نرم یا بہاری آوازین سنائی دیتی ہین کیونکہ اس قسم کے درد مین شرائین اور اوردہ مین خون زور سے چلتا پہرتا ہے جسکی آواز کی رفتار بخوبی مسموع ہوتی ہے دوم

سر جھکانے کے وقت بیمار کو درد سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ سر جھکانے کی حالت میں
پھیپھڑے پر دباؤ پڑتا ہے اور دماغ سے خون کم نیچے اترتا ہے لیکن جب قوت دل کے
سبب قلب سے خون دماغ میں پہونچتا ہے تو دماغ میں خون کی زیادتی سے بیمار کا چہرہ اور
آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اختلاج اور رگوں کا تہیج سے معلوم ہوتے ہیں اسلئے کہ سر جھکانے سے
خون حرکت کرنے سے باز رہتا ہے سوم غلبہ خون کے باعث نبض ممتلی اور قوی ہوتی ہے
اور کثرت خون کی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں **علاج** پہلے اصل سبب مرض کو
دریافت کرکے اسکو رفع کریں خون کی زیادتی میں اسکے کم کرنے کی تدبیر کریں اور غلیان
خون جسم اور دماغ کی طرف ارتفاع الدم کی صورت میں چار انگشت کان کے نیچے کے مقام پر ورید
الوداج مستظہرہ کا فصد لیں اس سے سر اور بدن کا خون بخوبی خارج ہوتا ہے ہاتھ کا فصد
لینا بھی مفید ہے مگر خون حسب احتمال قوت مریض نکالیں جونکیں لگانے کے واسطے سب سے
بہتر مقام سوق اکبر اور صدغین ہے اگر خود بخود رعاف جاری ہو جاوے تو سب سے بہتر ہے ورنہ
مصنوعی طور پر رعاف نکالیں اور منضج کے بعد مسہل قوی دیں تاکہ آب خون کم ہو جاوے اس سے
بھی خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے **نسخہ منضج** گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی شاہترہ تربھلہ ہر
ایک ۶ ماشہ عناب ولایتی ۹ عدد آلو بخارا ۷ عدد تمر ہندی ۳ تولہ نبات سفید ۴ تولہ حسب دستور بنا کر استعمال
کریں بعد ازاں سفوف حیلپت روغن حب السلاطین مگنیشیا سلفاس ٹارٹار ایمیٹک کیلومل
وغیرہ حسب موقع دیں تاکہ مادہ رقیق اور مائیت خون خارج ہو جاوے جو اصل غرض مسہل کی ہے
اگر خفیف مسہل کی حاجت ہو تو قلوس خیار شنبر روغن ارنڈ شیر خشت یا پی آئینٹک سلائن
سنڈلیٹز پوڈر وغیرہ کھلائیں ادویات دیں قبض کی صورت میں ملینات عمل میں لاویں بعد ازاں
مسکنات خون مثل رجہ صداع محترقہ استعمال کریں اور پیشانی و صدغین پر ادویات مخدرہ
کا لیپ کریں **نسخہ** اجوائن خراسانی کاہو ہر یک ۶ ماشہ گشنیز بورہ صندل ہر یک ۴ ماشہ
زعفران افیون ہر یک ۴ سرخ حسب دستور بنا کر استعمال کریں گلاب سرکہ اور پانی برف سے
سرد کرکے انہیں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں کھانے کو غذا کم دیں خصوصاً گوشت شراب وغیرہ
محرک خون اغذیہ سے قطعی پرہیز کریں اگر اشتہائے طعام زیادہ ہو تو ایسی غذا دیں جس

خون کم پیدا ہو جیسے کھچڑی دال مونگ اسفاناخ کدو خرفہ وغیرہ۔ اگر صداع کی اس قسم میں
حرکت قلب خفی اور سریع ہو جس سے دماغ میں زیادہ خون پہونچنے کا اندیشہ ہو تو ڈیجیٹیلس
کا سفوف یا ٹنکچر دیں اگر اسکے عوض سفوف سورنجان دیا جاوے تو بھی مفید ہے تاکہ
حرکت قلب بطی ہو جاوے۔ گرم پانی میں بٹھا کر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا بھی مفید ہے **نوع**
سوم صداع معدی جب خرابی معدہ اور زیادتی صفرا کے سبب سے جو غیر طبیعی طور پر
معدہ میں داخل ہوتا ہے درد سر پیدا ہوتا ہے تو آنکھوں کے روبرو شعلہ سا چمکتا ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ ایک یا دونوں ہوں۔ کنپٹی اور آنکھ میں درد ہوتا ہے اور نہایت درجہ کی سستی پائی
جاتی ہے۔ واضح ہو کہ صفرا امعاء اثنا عشرہ سے طبعی طور پر آتا ہے جب معدہ میں ورم یا درد عارض
ہوتا ہے تو خواہ کیسا ہی قلیل ہو اس سے معدہ کے غشاء بلغمیہ متاذی ہو جاتے ہیں اس وقت جگر
معدہ کی ایذا رفع کرنے کے واسطے صفرا معدہ میں بھیجتا ہے اس سبب سے صفرا معدہ میں مجتمع ہو جاتا
ہے۔ کبھی دھوپ میں چلنے سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور اس غرض سے معدہ میں بتدریج جمع ہوتا ہے
قے کے ہمراہ خارج ہو اس سے غثیان اور درد پیدا ہوتا ہے اور نیز جب جگر میں صفرا زیادہ جمع ہوتا ہے
تو وہ معدہ کی طرف دھکیل دیتا ہے جس سے درد سر عارض ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ سر میں
درد شدید اور صدغین میں ضربان کثیر ہوتا ہے۔ غثیان۔ تہوع اور تلخی دہن اور تشنگی زیادہ ہوتی
ہے مگر قے کے ساتھ صفرا کے خارج ہونے سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اسہال کے ساتھ صفرا
کے خارج ہونے سے بھی درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا درد دو تین روز سے زیادہ نہیں رہتا
یہ درد کبھی تمام سر میں ہوتا ہے اور کبھی سر کے بعض اجزا میں اور صدغین پر زیادہ پہونچاتا ہے
درد زیادہ ہوتا ہے **علاج** ریزش صفرا کی صورت میں اول مقی دوا دیں تاکہ رقیق صفرا بھی مادہ
قے کی راہ خارج ہو جاوے۔ قوی ترین ادویہ مقیہ میں سے ٹارٹار ایمیٹک اور اس سے کم ایپیکاکوانا ہے
مگر ان دونوں میں سے کسی ایک کا استعمال قوت بیمار پر کیا جاتا ہے۔ ایپیکاکوانا بقدر ۲۵ گرین
نصف سیر گرم پانی میں حل کرکے پلا دیں اور اوپر سے سادہ پانی بکثرت پلا دیں کہ قے کھل کر آجاوے تو
اگر بیمار ضعیف ہو تو نمک یا سلفیٹ آف زنک بقدر ۲۰ گرین پانی میں حل کرکے قے کرا دیں
اور قے کرانے کے بعد مسہل صفرا دیں۔ کیلومل ایک گرین اور پوڈو فلین ۱/۴ گرین کی گولیاں

پیدا کرد یوین تو بہت مفید ہے۔ اگر مگنیشیا سلفاس بقدر ۴ درام اور ٹارٹار ایمیٹک چہارم حصہ گرین زیادہ پانی مین حل کرکے دین تو بہت مفید ہے اس سے قے اور اسہال دونون جاری ہوجاتے ہین اور بہت جلد آرام ہوجاتا ہے مگر مگنیشیا سلفاس کے ساتھہ پانی کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے ہرحال قے کے بعد مسہل دین کیونکہ اگر فقط قے سے ہی درد رفع ہوجاوے تو مسہل دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ بعد ازان اصلاح معدہ کے لیئے نقوع صبر کا استعمال ازبس مفید ہے **نسخہ** افسنتین ۷ درم گل سرخ ۵ درم شکاعی سرہکہ کاسنی تخم کشوث شاہترہ ہلیلہ زرد ہر ایک ۱ درم ہوتیہ منقی تربد ہی ہر ایک ۲ درم سب کو ملا کر ۶ رطل پانی مین جوش دین جب چہارم حصہ خشک ہوجاوے تو صاف کرکے شیشہ مین بہر کر بقدر آدہ پاؤ صبر سقوطری اور کتیرا ایمد رم ملا کر اور قدرے روغن بادام آمیز کرکے پیوین سکنجبین صبری سے بہی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** تخم کاسنی تخم کشوث شاہترہ گل سرخ ہلیلہ زرد تمر ہندی افسنتین ہر ایک ۱ درم نبات سہ چند ادویہ سرکہ انگوری حسب منا سے اخل کرکے تیار کرین بعد ازان ۳ تین اوقیہ صبر سقوطری آمیز کرکے بقدر ۱ درم ہر روز استعمال مین لاوین ازبس مفید ہے۔ جب قے اور اسہال سے فراغت کلی حاصل ہوجاوے تو جگر کی صفائی مین کوشش کرین تاکہ یہہ صاف ہوکر اپنا کام بخوبی کرے **نسخہ** میوریٹ آف امونیا ۵ گرین نائیٹرمیوریٹک ایسڈ ڈائلیوٹ ۸ اقطرات باہم ملا کر استعمال مین لا دین **دیگر مجرب** ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک ۶ ماشہ آلو بخارا ۱ تمر ہندی منقی ہر ایک عدد عناب ولایتی ۹ عدد گل بنفشہ ۶ ماشہ سپستان ۱۱ عدد اصل السوس ۶ ماشہ تمر ہندی ۲ تولہ سب کو پانی مین بہگو کر جوش دین اور صاف کرین بعد ازان ترنجبین ۴ تولہ فلوس خیار شنبر ۲ تولہ حل کرکے پلا دین۔ اگر ترنجبین کی جگہ شیر خشت آمیز کی جاوے تو بہتر ہے تمر ہندی آلو بخارا وغیرہ سطفیات صفرا سے تطفیہ صفرا کرین اسغرض کے لیئے لیمون کی سکنجبین بہی مفید ہے۔ دونون پنڈلیون پر عصابہ باندہین پاؤن پر مالش کرین صندل کافور وغیرہ روائح طیبہ کے شمومات سے تقویت دماغ کرین اور ہر روز علی الصباح ناشتہ کے طور پر رب انار شیخوش مین چند لقمے طعام کے تر کرکے کہایا کرین اور حریرہ مغزیات کا انار شیخوش کے پانی کے ساتھہ کہانا بہی مفید ہے۔ پاشویہ سے بہی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** سبوس گندم تراشیدہ کدو برگ کنار ترش ہر ایک دو مشت خطمی خبازی گل بنفشہ گل خیرو ہر ایک ۱ تولہ نمک لاہوری

دو تولہ سب کو دس سیر پانی مین جوش دیکر خیسندہ ستو یا شوربہ کریں اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ معدہ کی خرابی صرف زیادتی صفرا پر ہی منحصر نہین بلکہ کبھی زخم سے بھی درد معدہ پیدا ہوجاتا ہے اسوقت صفرا معدہ مین نہین ہوتا لیکن جو شدت زیادہ ہوتی ہے جس سے غذا کہانیکے بعد درد معدہ زیادہ ہوتا ہے اور فم معدہ کے مقابل سے پیٹ کو دبانے سے درد معدہ محسوس ہوتا ہے ایسے لئے اپیکا کوانا وغیرہ مقی دوا سے قے کرانا ازبس مفید ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہہ دوا دین **نسخہ** روبینی ۵۰ گرین کاربونیٹ آف مگنیشیا ۴۰ گرین ارومانک اسپرٹ آف امونیا ۲ ڈرام شربت زنجبیل نصف ڈرام پیپرمنٹ واٹر دو اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام قدرے پانی ملا کر اسوقت دین جبکہ غذا قریب الانہضام ہو **دیگر حب تنکار مجرب** جس سے درد اور گرانی معدہ کو بھی کمال فایدہ ہوتا ہے۔ سہاگہ بذر البنج ہریک دو درم فلفل سیاہ ۱۲ درم صبر سقوطری ۵ درم سب کو کھیکوار کے پانی مین کہرل کرکے حبوب بقدر نخود بنا وین اور بقدر ۳ حب صبح و شام دیوین اگر رفع قبض مطلوب ہو تو کسیقدر زیادہ دین۔ کاسٹک بقدر چہارم حصہ گرین بے نمک روٹی کے گودہ مین کہکر خالی معدہ کی حالت مین کہلاوین اور نمک سے پرہیز کرین ورنہ کاسٹک کا عمل باطل ہوجائیگا بسمتہ اور سفوف صمغ عربی سادہ پانی کے ہمراہ کہلاوین اس سے زخم معدہ مندمل ہوجاتا ہے کیونکہ سطح پر اسکے چسپان ہونے سے ترشی زخم پر اثر نہین کرتی اگر درد زیادہ معلوم ہو تو ذرا سے کا پلاسٹر روپیہ کے برابر کا ٹکر معدہ پر لگاوین بعد ازان آبلہ کو قطع کرکے زخم پر چہارم حصہ گرین مارفیا لگائین۔ اگر خرابی ہاضمہ کے سبب نفخ شکم پایا جاوے جس سے بذریعہ اعصاب شرکی درد سر پایا جاوے تو یہہ دوا دین **نسخہ** بسمتہ مشکہ سفوف گوند کتیرا ہریک ۲ ڈرام ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ٹنکچر زنجبیل ہر ایک ۴ ڈرام۔ عرق بادیان ڈیڑہ اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر حبوب ہاضم خوش ذایقہ مجوزہ مؤلف** چوک ترش زنجبیل ہریک ڈہائی درم نمک لاہوری ۵ درم قرنفل الایچی خورد ہریک ۳ ماشہ فلفل گرد دانہ الایچی کلان اجواین زیرہ سیاہ ہریک ۲ ماشہ برگ سنا یکتولہ سب کو باریک کرکے چندروز تک لیمو کے رس مین کہرل کرین اور حبوب بقدر نخود تیار کرکے دو صبح اور دو شام کہانیکو دین اگر قبض معدہ کی شکایت ہو تو یہہ حبوب بنا کر دین **نسخہ** اوکسائیڈ آف سلور ۲ گرین سفوف سنج یپکا ۴ گرین سب منتھیم ۴ گرین سبکو ملا کر آٹھہ حبوب تیار کرین اور ایک حب صبح اور ایک شام کہانیکے کو دین

ڈیلیوٹڈ سلفیورک ایسڈ ایلوٹ ۵ ایونس دو اونس پانی مین ملاکر نصف نصف گھنٹہ کے بعد پلاوین اگر
اس سے فایدہ ہو تو بہتر یا پل یا کیلومل کمپونڈ دین یا ایک ڈرام سلفوف ڈیریب مرکب دین اگر اس سے بہی فایدہ
ہو تو قے کراوین مسہل دین اور ادویہ مسہلہ کے ساتہ ادویہ کاسر ریاح ملاکر حقنہ کے طور پر تنقیہ کرین
اور حتی المقدور غذا کی اصلاح مین کوشش کرین اراروٹ ساگو دانہ شیر بادہ گاو ماء الشعیر چوزہ مرغ وغیرہ
اغذیہ لطیفہ محمودہ خفیف الہضم جید الکیموس اغتذا کرین اور معدہ کو کسی وقت خالی نہ رہنے دین - شراب
کے زیادہ استعمال سے بہی معدہ مین خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے معدہ کے غشاء بلغمیہ کو اذیت ہوکر
ہاضمہ مین فتور واقع ہو جاتا ہے اور درد سر لاحق ہوتا ہے اور معدہ مین گرانی اور اذیت پیدا ہوتی
ہے - اسکی علامات وہی ہوتی ہین جو خمار مین پائی جاتی ہین اور نیز شراب پینے کے بعد درد سر پیدا ہوتا ہے
جسکو قے کرانے کے بعد لائکوار امونیا اسی ٹیٹس کے ۲ ڈرام سرد پانی مین ملاکر پینے سے کمال فایدہ
ہوتا ہے اور ڈایلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ بقدر ۳ بوند پانی مین ملاکر پلاوین خمار شکنی کے واسطے قدرے
شراب پلانا بہی مفید ہے اس سے شراب پہلے کا بقیہ تحلیل ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ قدرے شراب
پلانے کے بعد مریض کو آرام مین رکہین تاکہ نیند آجاوے - امی ریٹک سلائین وغیرہ کہاری ادویہ کے
استعمال سے بہی بہت فایدہ ہوتا ہے اس سے اجابت ہو جاتی ہے اور لطخات غیر منہضم معدہ سے جلد
خارج ہو جاتے ہین اور حرارت کو بہی تسکین ہو جاتی ہے سکنجبین اور انار کا رس پانی مین ملاکر
پینا بہی نہایت مفید ہے - خیساندہ شبت تمر ہندی و آلو بخارا کا پینا بہی بہت فایدہ دیتا ہے -
نوع چہارم صداع عصبی اس قسم کا درد کثیر الوقوع ہے مگر اسکا سبب ہر جگہ معلوم نہین
ہوا کرتا - اکثر جسمی کمزوری خرابی خون سیلان الدم اور کرم دندان کے باعث ہوتا ہے جسکی شدت اور
خفت کا زمانہ اور نوبت کی مدت معین نہین ہوتی - بعض اوقات وقت معینہ پر نوبت ہوا کرتی ہے
اور کبہی غیر معین وقت پر - کبہی پیشانی کے ایک جانب سے مختص ہوتا ہے اور ایک ہی مقام پر ہوتا
ہے - کبہی وقت الیہ مین مخروج عصب کے خاص مقام پر درد شدید ہوتا ہے مگر اسکے ساتہ کمزوری خون
کی علامتین ضرور موجود ہوتی ہین اور تیز سر کے دبانے اور ہلانے سے زیادہ نہین ہوتا **علاج**
کم سن عورتون کو ٹنکچر آیرن ایک ڈرام سرد پانی مین ملاکر دن مین دو دفعہ پلاوین **دیگر مجرب**
اوکسائیڈ آف زنک ۲ گرین گلقند حسب ضرورت ملاکر ۲ حب بناکر دن مین تین بار بعد غذا دین

دیگر **مجرب** رب کجلہ ۵ گرین رجوسڈ ایرن ۲۰ گرین سلفٹ آف کنین ۱ گرین شہد سادہ مین
۲۰ حبوب بنائین خوراک ایک حب دن مین تین مرتبہ دین خون کی رقت مین کنین یا پرا وکسایڈ
آف ایرن کہلا دین یا ٹنکچر اسٹیل کے ساتھ کنین کہلائین دیگر **کشتہ فولاد مجرب مولف**
بورہ فولاد جوہر دار بقدر ایکتولہ لین اور چند تم برگ اک کو روغن گاو مین چرب کرکے ایک کوزہ
گلحکمت مین اس طرح رکہین کہ پہلے برگہاے مذکور کی تہ جما دین پہر بورہ چہڑک دین پہر برگ کی
تہ جما کر بورہ چہڑک دین یہان تک کہ بورہ مذکور تمام ہو جاوے پہر سب کے اوپر برگ بہنگ یا ریگ سیر
اوسپر چہڑک دین اور دہانہ کوزہ کا بند کرکے خشک کرین اور حفر عمیق مین سرگین صحرائی بقدر ۲۰ سیر کی
اگ دین بعدہ نکال کر استعمال مین لا دین اگر آہن ٹکڑوں کی صورت بنجاوے تو دوبارہ لیموں کے
رس مین کہرل کرکے اگ دین اس سے فورا تیار ہو جائیگا خوراک ایک سرخ تا ۲ سرخ مسکہ گاو۔ اگر دماغ
مین خراش عصبی وقوع مین آوے تو یہ نسخہ دین **نسخہ** ڈائیلوٹ نائٹر و سیوریٹک ۲ ڈرام جوہر حلیلہ
۱/۲ گرین اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام ٹنکچر زنجبیل ۳ ڈرام پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ایک
ڈرام دن مین تین دفعہ دین دیگر **مجرب** سیوریٹک آف رقین ایک گرین کا خور ۴ ۲ گرین
لعاب صمغ عربی حسب ضرورت لیکر چہہ حبوب بنا دین اور ایک حب صبح اور ایک شام کہانے کو دین سنکہنے
کے استعمال سے بہی از بس فایدہ ہوتا ہے جسکا نسخہ قلت الدم مین لکہا گیا ہے۔ بعض اوقات ہلاس
کے سونگنے اور ناک مین بتی چڑہانے سے بہی جبکہ چہینک آتی ہے تو درد سر کو فورا افاقہ ہو جاتا ہے
بعض اوقات دنیا کو پینے اور سر پر کسکر پٹی باندہنے اور دونوں انگلیوں سے شرایین صدغین کو
کو دبانے سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ ٹنکچر بیشی دریافیون کے لگا لینے سے بہی فایدہ ہوتا ہے
دیگر **نسخہ طلا** بذر البنج ۲ ماشہ افیون صمغ عربی ہر ایک یکماشہ حسب دستور بنا کر لگا دین اور گلاب
مین رومال بہگو کر پیشانی پر رکہنا بہی مفید ہے۔ کسی کو سینک دینے اور کسی کو سفید صندل کو گہسکر
لگانے اور بعض کو صدغین پر چونے کا لیپ کر دینے سے فایدہ ہو جاتا ہے۔ بجلی لگانے سے بہی اکثر
فایدہ ہوتا ہے۔ بخار کی صورت مین درد سر کے لئے گل بابونہ کا ہوا ورپورہ صندل کا لیپ پیشانی
پر کرنا درد کو فورا تسکین دیتا ہے۔ اسمرض مین مریض کو پورٹ وائن پلائین غذا مقوی دین مطبوخ
کافی یا چاے پینے سے بہی اس قسم کے درد کو فایدہ ہوتا ہے۔ کافور کہلانا اور امونیا سنگہانا بہی مفید ہے

نوع پنجم صداع وجع المفاصل سرد ہوا لگنے سے بھی درد سر عارض ہو جاتا ہے
وجع المفاصل کی صورت مین جب خون مین ترشی ہو جاتی ہے تو عشا مین ورم ہو جاتا ہے جسکے
سبب سے درد سر ہونے لگتا ہے۔ اور یہہ درد دو قسم کا ہوتا ہے ایک اعصابی دوسرا عضلاتی اور صداع
وجع المفاصل اکثر اعصابی ہوتا ہے جسکا درد سر کی جلد اور اوسکی ہڈیون کے باہر کی طرف محسوس ہوتا
ہے سر کے ہلانے اور دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور اسمین سر کو جنبش دینے والے عضلات سخت ہو جاتے
ہین غرض اس قسم مین علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہین اور صبح کو خواب سے بیدار ہونے پر اکثر
طبیعت مضمحل سی رہتی ہے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین جمائیان آتی ہین کام کرنے کو جی نہین چاہتا
منہ چپچپا ہوتا ہے۔ بعدہ درد خصوصاً نصف سر مین سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ آنکھین سرخ اور
پتلیان سکڑی ہوئی ہوتی ہین درد سر کی شدت سے مریض چپ چاپ آنکھین بند کئے ہوئے
اندھیرے مین پڑا رہتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے نبض بطی اور ملایم چلتی ہے **علاج** قبض کی
صورت مین ملینات کا استعمال کرین جلاب دین بعد ازان آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۱ گرین پٹاس
اسیٹاس ۱ گرین پٹاس نائیٹراس ۵ گرین پٹاس کاربناس ۱ سے ۵ گرین سب کو ملا کر سرد پانی کے ساتھ
دین یہہ دوائین فرداً فرداً بھی دیجاتی ہین اور مرکب بھی مگر مرکب دینا زیادہ مفید ہے۔ بہرحال قوت و
ضعف سبب کا لحاظ ضرور رکھین اگر اس سے درد کو آرام نہو تو پلو ڈویری پوڈر آمنی جیمس پوڈر یہہ
تینون دوائین اپنے اپنے موجدون کے نام سے مشہور ہین اور انگریزی دوا فروشون سے ملتی ہین
۱ سے ۵ گرین تک پانی کے ساتھ پلا دین ان سے پسینہ بکثرت آتا ہے۔ یہہ بات طبیب کے اختیار مین ہے
کہ مذکورۃ الصدر ادویات کو مجموعاً دے یا فرداً فرداً مگر اوزان کا لحاظ ضرور چاہیئے۔ بعد ازان مارفیا
افیون وغیرہ مخدر آرام بخش دوائین استعمال مین لاوین بشرطیکہ قبض نہو قبض کی صورت مین مسہل
دینے کے بعد مخدر ادویہ پلاوین **دیگر حبوب مجرب** انیسون زیرہ سفید مرچ سفید فلفلمویہ تخم
سعتر ہر یک ۲ دام زنجبیل فرفیون ہر یک ۴ دام سورنجان ۲ دام سب کو باریک کر کے حبوب بمقدار
کوکن بہمراہ شیرہ گھیکوار بنا کر استعمال کرین **دیگر حبوب مجرب سوم بہ بھیرون بس**
جس سے پسینہ آ کر جمیع امراض سینیات کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سیماب ہرتال گندھک تخم دھتورہ
سب کو ہموزن لیکر باریک کر کے زہرہ مار ؟ بیاہ مرغ مین کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ مٹر

بتا وین خوراک ایک صبح ایک شام **اشتباہ** طبیب کو لازم ہے کہ درد سر کے علاج کے وقت اقسام شرکیہ و صدائیہ مین تمیز کرے ۔ ان دونون کی تشخیص کے واسطے ایک قانون مقرر ہے اور وہ یہ ہے کہ اصلی ہمیشہ دائمی اور دیرپا ہوتا ہے اور شرکی درد چند روز تک رہکر زائل ہوجاتا ہے اور نوبت کے طور پر ہوتا ہے اور اسمین کمی بیشی ضرور ہوتی رہتی ہے ۔ بعض اوقات اصل سبب کے دریافت ہوجانے پر فوراً الیقین ہوجاتا ہے کہ یہ درد شرکی ہے چنانچہ دہوپ مین حرکت کرنے یا گرم ادویات کہانے یا گرم حمام مین یا آب نطرون ۔ گیرتی وغیرہ آبگرم مین غسل کرنے یا ایام حیض کے قریب ہونے سے درد سر کی شکایت ہو تو ضروری یقین کر لینا چاہیئے کہ درد سر شرکی ہے اصلی و ماغی نہین ہے ۔ جب درد سر معمول سے زیادہ اور شدت کے ساتھ ہے اور سادہ علاج سے زائل ہو اور تپ بھی شروع ہوجاوے غشیان و قئ عارض ہون اور قے کے ساتھ صفرا کے خارج ہونے سے درد سر مین تخفیف ہو تو جان لینا چاہیئے کہ درد سر اصلی ہے اور اسکا سبب ورم خاص دماغ یا اغشائے دماغ ہے **فائدہ جلیلہ** درد سر کے علاج مین عام اصول یہ ہے کہ اگر سردی سے آرام و راحت ہو تو برف یا سرد پانی مین سرکہ انگوری ملاکر سر پر رکہین کشنیز بورہ صندل کا ہو گا فور وغیرہ سرد اور تر ادویہ کے خیساندہ سے سر کو تر رکہنا از حد مفید ہے اور ایتہر کو پانی مین حل کرکے سر پر لگانا مفید ہے اور سر کے درد شدید مین کلوروفارم بقدر بیس بوند کپڑے پر چہڑک کر اور ناک سے قدرے دور رکہکر بذریعہ ہوا سنگہا دین اور مریض خود بہی آہستہ آہستہ اسکو سونگہنے کی کوشش کرے تا کہ نیند آجاوے اگر اس تدبیر سے نیند نہ آوے اور حرارت و کرب زیادہ ہو جاوے تو برومائیڈ پٹاس ۲۰ گرین یا کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین پانی مین حل کرکے چار چار گہنٹے کے بعد پلاوین تا کہ نیند آجاوے ۔ اگر گرمی سے راحت حاصل ہو تو سر پر روغن بابونہ ۔ روغن قسط وغیرہ گرم ادہان کی مالش کرین اور سر کو گرم پانی سے دہوکا فور یا ایتہر پانی مین حل کرکے سر پر مالش کرین دیگر **مجرب** سلفیورک ایتہر ایک ڈرام ٹنکچر اوپیائی ایک ڈرام دونون کو باہم ملاکر موقلم یا پر کے ساتھ سر پر طلا کرین دیگر **طلائے مجرب** شنگرف گوندہ بیل ایلوا صبر سقوطری ہر ایک ۲ تولہ افیون ایک تولہ سب کو باریک کرین اور ادرک کے پانی مین حل کرکے حسب دستور طلا کرین ۔ اگر درد سر نوبتی ہو تو کنین ۴ گرین یا حسب طاقت مریض یا سم الفار ۱/۴ گرین ایک ادنس پانی مین حل کرکے نوبت سے ایک دو گہنٹے پیشتر کہلا دین چونکہ سم الفار بڑا قوی زہر ہے اسکے مقدار مین کہلاتے وقت نہایت احتیاط کرنی چاہیئے ۔ ۱/۴۰ گرین وزن ...

معتدل الخلقت کے واسطے ہے کمزور نحیف البدن آدمی کے لئے اس سے بھی کم وزن دینا چاہیے
فصل دوم وجع الاعصاب (نیورلجیا) اگرچہ تمام اوجاع اعصاب کے ذریعہ سے
فصل دوم وجع الاعصاب
محسوس ہوتے ہین کیونکہ ہر ایک عضو مین حس و ادراک عصب کے سبب سے ہے۔ پس اس تعریف کے لحاظ
سے درحقیقت تمام اوجاع نیورلجیا ہین لیکن بحسب اصطلاح نیورلجیا صرف وہی دردون کو کہتے ہین
جنکا کوئی سبب ظاہر مین نہ پایا جاوے مثلاً ورم نہو۔ اگرچہ کل امراض حادہ اور بہت سے امراض مزمنہ اور اورام
حارہ مین درد ہوتا ہے لیکن انکو نیورلجیا نہین کہین گے۔ بلکہ اس قسم کا درد شدید خاص عصب ماؤف
یا اوسکی شاخون کے متوازی جہان جہان شعبے کورہ پھیلتے ہین ہوتا ہے جیسے کہنی کے اندرونی
جانب عصب مرفقی پر صدمہ پہونچنے سے تمام ہاتھ مین جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ بعض اوقات مرض
جگر مین دائین کندھے مین اور مرض قلب مین بائین کندھے پر درد ہوتا ہے۔ سنگ مثانہ مین
عصبی خراش کے باعث حشفہ مین درد ہوتا ہے اور گردون کے خراش سے ران اور انثیین مین درد
ہوتا ہے۔ اس قسم کا درد صرف عصبی شراکت کے باعث ہوتا ہے۔ کبھی عصبی تعلق کے بغیر بھی ہوتا
ہے جیسے معدہ مین ترشی یا قبض کے سبب ہوتا ہے۔ تاکل الاسنان تاکل العظم۔ رسولی۔ دبل اور
باؤگولہ کے باعث عصب کے دب جانے سے درد ہونے لگتا ہے۔ قلت الدم۔ امراض رحم۔ سمیت سیسہ
ملیریا۔ وجع المفاصل۔ آتشک وغیرہ کے سبب جب طبیعت خراب ہوجاتی ہے تو خراش عصبی کی
وجہ سے عصبی درد شروع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا درد وقت معینہ اور غیر معینہ پر نہایت شدت
سے خصوصاً بوقت شب زیادہ ہوتا ہے۔ اور نیورلجیا کے خاص نام اختلاف مواضع اوجاع کے لحاظ
سے مختلف ہین مثلاً عصبی وجع القلب کو انجینا پکٹورس وجع المعدہ کو گسٹروڈینیا۔ وجع الرحم کو
ہسٹرلجیا۔ وجع الکبد کو ہیپٹلجیا۔ وجع الامعا کو انٹرلجیا کہتے ہین اگر اوس عصبہ مین درد ہو
جو نخاع سے پیدا ہوکر عانہ مین آتا ہے اور عظم الورک سے نکلکر ٹانگ مین ہوتا ہوا پاؤن کے اخیر
سرے تک پہونچا ہے تو اوسکو سائٹیکا (عرق النسا) کہتے ہین اور جب اعصاب دماغیہ مین سے
زوج خامس کی پیشانی والی شاخ مین درد ہو تو اوسکو ٹک ڈلرو (عضابہ) اور درد نیم سر کو ہیمی
کرینیا (شقیقہ) کہتے ہین جب اعصاب مذکورہ بالا کے سوا کسی اور عضو مین درد پایا جاوے تو
اوسکو عموماً نیورلجیا (عام درد عصب) کہتے ہین وجع العصب درد و سرے دردون مین ایسا

طرح تمیز کی جاتی ہے کہ وجع العصب دفعتہً اوٹھتا اور بڑھتا ہے اور دفعتہً زایل بھی ہوجاتا ہے اور پھر اسی طرح عود کرکے شدید ہوکر زایل ہوجاتا ہے اور برابر دورہ اسی طرح رہتا ہے اور نیز اسکے ہمراہ ورم حاد نہین ہوتا لیکن اوقات بمقام ماؤف مین خون کے زیادہ رجوع ہونے سے اس درد کے ہمراہ ورم صلب بارد بھی ہوجاتا ہے مگر اس قسم کا ورم درد ہی کے ساتھ آتا ہے اور اوسکے زایل ہونے سے زایل ہوجاتا ہے پس درد مذکور کی جتنی قسمین بیان کی گئی ہین حسب حالت اپنے اپنے موقع پر بیان کیے جاوینگے۔ یہان صرف درد شقیقہ اور درد عصابہ کا ذکر دو قسم مین کیا جاتا ہے **قسم اول درد شقیقہ** (ہیمی کرینیا) اکثر اس قسم کا درد سمیت ملیریا اور جسمی کمزوری کے باعث ہوتا ہے جیسا کہ بعض عورتین بہت دنون تک بچہ کو دودہ پلاتی رہتی ہین زیادہ جریان خون سے بھی یہ عارضہ لاحق ہوجاتا ہے اس قسم کا درد بہون پیشانی اور سر کے نصف حصہ مین نوبتی طور پر ہر روز یا دوسرے روز وقت معینہ سے شروع ہوکر وقت معینہ پر ختم ہوجاتا ہے۔ اسمین اکثر قے ہوا کرتی ہے بعض اوقات طلوع آفتاب سے شروع ہوکر غروب آفتاب کے وقت زایل ہوجاتا ہے **قسم دوم درد عصابہ** (ٹِک ڈُلُورُو) اسکو انگریزی مین فیشیل نیورلجیا بھی کہتے ہین یہ عارضہ پانچوین جوڑی عصب دماغیہ یا اوسکی کسی ایک شاخ کا ہے جسکا فعل دماغ سے حس لانا ہے۔ لیکن یہہ ضرور نہین ہے کہ عصب مذکور کی تینون شاخین یکبارگی دردمند ہوجاین بلکہ اکثر ایک ہی شاخ مین درد ہوا کرتا ہے کبھی کبھی تینون بہت بلاد باردہ مین اکثر نصف چہرہ پر اور بلاد حارہ مین ایک بروپر عارض ہوتا ہے **اسباب** کبھی سرد ہوا لگنے سے کبھی فتور ہاضمہ اور معدہ مین ترشی کی زیادتی سے ہوتا ہے اور کبھی اسکا سبب امعا مین ہوتا ہے اور اسی کا نام قبض ہے اور کبھی اسکا سبب وہی ہوتا ہے جو تپ لرزہ کا سبب ہے یعنی سرد اور مرطوب مقام کی سکونت اور رات کی سردی اور دن کی گرمی کیونکہ یہہ مرض بھی تپ لرزہ کی طرح نوبتی ہے۔ کبھی اسکا سبب اس استخوان کا فتور ہوتا ہے جسمین اس عصب کے گزرنے کا منفذ ہے۔ اور یہہ فتور اوسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ استخوان بڑہکر عصب مذکور کو دبا لیتی ہے لیکن اس قسم کا اکثر مریضان آتشک کو ہوا کرتا ہے۔ اسی قسم کا عصابہ ولایت مین ایک ڈاکٹر کو لاحق ہوا تھا اور ایسا شدید ہوگیا تھا کہ مریض اپنے کام دہندے سے عاجز ہوگیا تھا آخر کار ایسی اذیت مین مبتلا ہو کر سکتہ ہوکر مرگیا۔ جب بعد مرگ اوسکے سر کو کہولکر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ استخوان

پیشانی پڑ گئی تھی وہ اوس سے عصب متغیر ہو گیا تھا اور کبھی سر کی استخوان مردار ہو جاتی ہے اور اوسکے گرد کے عضلات میں ورم ہو جاتا ہے اور اوس سے عصابہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اکثر عام کمزوری اور کمی خون سے کبھی جوش اور زیادتی خون سے بھی لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی فساد دندان سے عارض ہوتا ہے جبکہ دانت متعفن اور فاسد ہو جاتے ہین کیونکہ عصب مذکورہ کی شاخ جو اصول دندان تک پہونچتی ہے فاسد اور زخمی ہو جاتی ہے مگر اسوقت تعفن کے سبب دانتون مین درد نہین ہوتا بلکہ فقط عصب مین درد ہوتا ہے جس سے عصابہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی اسکا سبب اختناق الرحم۔ عصبی مزاج اور وجع مفاصل ہوتا ہے۔ سبب سمیت سیسہ اور امراض دماغیہ کے باعث عصب مذکور کے سبب خراش ہوتا ہے یا عصب کو رگ کی کوئی شاخ مواد وغیرہ سے دب جاتی ہے تو یہہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے پس عصب مذکورہ بصدر اسباب کی موجودگی مین سرد ہوا لگنے کہا نسنے جھٹکا لگنے۔ یا یکایک فکر رنج خوف یا خوشی کی بات سننے یا کسی مرض کے یاد دلانے سے باری آ جاتی ہے **علامات** مختلف شاخون مین مرض کے ہونے سے جداگانہ علامتین ظہور مین آتی ہین۔ بعض مین آگ سے داغنے۔ بارود سے جلانے۔ یا بجلی کے شرارے لگنے کی سی ہوتی ہین بعض اوقات صرف درد ہی محسوس ہوتا ہے مگر اکثر مقام ماؤف سرخ گرم اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بعض مین نشتر سے تراشنے کے موافق درد ہوتا ہے جس سے مریض بہت بیچین ہو کر چیختا چلاتا ہے۔ کوئی مریض اپنے چہرہ پر تھپیڑے مارتا ہے کوئی چہرہ کو دباتے اور ہونٹون کو دانتون سے چباتے ہین یا نشتر سے کاٹتے ہین بعض مجبور ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہین نیند نہین آتی یہہ باری دس پندرہ لمحہ سے ایک منٹ تک رہکر زایل ہو جاتی ہے مریض ہو جاتا ہے۔ خفیف مین ہفتون اور مہینون مین اور شدید مین ساعت بساعت بعض مین لمحہ بلمحہ باری عود کرتی ہے۔ بعض مین چند باریان آ کر رفتہ رفتہ مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ بعض مین تا دم مرگ پیچھا نہین چھوٹتا۔ مگر اس صورت مین عصب مذکور کی دوسری شاخین بھی مبتلائے مرض ہو جاتی ہین اور خاص عصابہ کی شدت مین عضلاتی تشنج بھی ہو جاتا ہے جس سے بدنمائی چہرہ سے مایوسی کے نشان ظاہر ہوتے ہین اور درد کے رفع ہونے سے بھی چہرہ پر مشکوکیت اور ہیبت چھائی رہتی ہے اور یہہ درد دوسرے نوبتی امراض کی طرح دورہ کرتا ہے۔ عصابہ شمسی مین اسکی شدت و خفت دن کو اور عصابہ قمری مین رات کو معلوم ہوتی ہے چنانچہ کبھی صبح سے طلوع آفتاب

تکنے قریب درد شروع ہوتا ہے اور آناً فاناً بڑھتا جاتا ہے اور یہہ ترقی برابر دوپہر تک قایم رہتی ہے
اور زوال آفتاب کے بعد خفت و انحطاط ہونے لگتا ہے اور یہہ انحطاط برابر شام تک رہتا ہے
اور رات کو مریض آرام سے سو رہتا ہے **عصابہ قمری** میں اول شب سے اشتداد شروع ہو جاتا
ہے اور صبح تک آرام کلی ہو جاتا ہے اور بیمار تمام دن آرام سے بسر کرتا ہے۔ اسکا اصل سبب عصب
کی بالائی شاخ میں جو آنکھہ کے اندر سے ہو کر ابرو سے نکلتی ہے مرض مذکور حادث ہو تو بیمار آنکھہ بند
کرکے اوندھا پڑا رہتا ہے اور خاص حرم چشم میں مس کرنے سے درد سخت معلوم ہوتا ہے اور اسی
طرح سوراخ کے نیچے درد زیادہ اور شدید ہوتا ہے۔ بیمار آنکھہ کو حرکت دے نہیں سکتا اور نہ
پلک اوٹھا سکتا ہے۔ شدت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشانی پھٹی جاتی ہے ابرو میں
اور ابرو کے اوپر اور اوس طرف کی کنپٹی میں اور سر میں درد ہوتا ہے اور لمس انامل سے ایذا ہوتی ہے۔
کبھی جانب علیل کی آنکھہ سے شدت درد کے باعث آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہہ حالت اوس وقت
ہوتی ہے کہ جب عصب کو کوئی اذیت شدید ہو اور درد موضع تک جو سوراخ مذکور سے پہونچ جاوے
اور جانب ماؤف پر شکن پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور باری کے جلد جلد عود کرنے سے آنکھہ
سرخ ہو جاتی ہے۔ قرب و جوار کی شرائین پر تڑپ معلوم ہوتی ہے اور ابرو کو اندر کی طرف سے
دبایا جاوے تو درد زیادہ ہوتا ہے اور دیگر مقام پر دبانے سے آرام پایا جاتا ہے۔ [illegible]
کی دوسری شاخ عصب کے مبتلا ہونے سے بالائی لب رخسارہ۔ ناک کا بانسہ اور زیرین پپوٹے
پر درد پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسمین منہہ سے رال بکثرت بہتی ہے۔ فک اسفل کی تیسری
شاخ عصب کے مبتلا ہونے سے زیرین لب ٹھوڑی۔ زبان۔ زنخدان کا پہلوی حصہ درد میں
گرفتار ہو جاتا ہے مگر اسمین دوسری دونون شاخون کی نسبت درد بہت خفیف ہوتا ہے۔

فرق درعصابہ وصداع وجع مفاصلی چونکہ صداع وجع مفاصلی شقیقہ
اور درد دندان جو ایک جانب میں ہوا کرتا ہے عصابہ کے ساتھہ مشابہت رکھتے ہیں اسلئے انمین
فرق کرنا ضروری ہے تاکہ تشخیص میں غلطی واقع نہو اور وہ ایسے ہوسکتا ہے **اول** عصابہ اپنے
حد پر سے شدت پکڑ جاتا ہے جیسے ہاتھہ لگانے ہوا لگنے سے بلکہ عصابہ کے ذکر سے ہی متہیج ہو جاتا
ہے۔ صداع وجع مفاصلی ان کے سبب سے زیادہ نہیں ہوتا بلکہ جیسا ہوتا ہے ویسا ہی رہتا ہے

کم و بیش نہیں ہوتا **دوم** صداع وجع مفاصلی مین بخار رہ جاتا ہے اور عصابہ مین نہین ہوتا۔ **سوم** صداع وجع مفاصلی مین بعض اوقات سر کی ظاہری جلد پر سرخی محسوس ہوتی ہے اور عصابہ مین سر کی جلد اپنی اصلی رنگت پر رہتی ہے **عصابہ اور شقیقہ مین فرق** یہہ ہے کہ عصابہ عصب مذکور کے گزرنے والے محل ابرو سے شروع ہوتا ہے اور اپنی شاخ کے منتہے تک پہونچتا ہے اور درد شقیقہ برابر سر کے ایک جانب یا تمام عام ہوتا ہے اور کسی مخصوص جگہ سے شروع نہین ہوتا **عصابہ اور درد دندان مین فرق** یہہ ہے کہ درد دندان گہرا ہوتا ہے اور مدت دراز تک ایک ہی جگہ پر ہوتا ہے اور قایم رہتا ہے اور درد عصابہ رخسار کے عضلات اور اوسکی جلد مین جہان تک کہ عصب مذکور کی شاخین منبسط ہوتی ہین جاتا ہے اور شدت کرتا ہے اور محسوس بہی ہوتا ہے اور اسمین کمی بیشی بہی ہوتی ہے

علاج حتے الوسع اصل سبب مرض کو دریافت کر کے اوسکو دور کرنا اور عام کمزوری کو رفع کرنا مقدم اصول علاج ہے تاکہ بیماری کے عود کرنے سے بیمار محفوظ رہے۔ پہلے سب اقسام مین علاج عام کرین اور وہ یہہ ہے کہ نوبت کے وقت جب درد شدید ہو اور بیمار اوسکا متحمل ہو سکے تو ۳۰ بوند کلوروفارم کپڑے پر چہڑک کر سنگہا دین تاکہ حس کم ہو جائے مگر اسقدر نہ سنگہا دین کہ مریض بیہوش ہو جاوے اس تدبیر سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اسپرٹ ایتہر کے سنگہانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے اور کلورل ہائیڈریٹ بقدر ۳۰ گرین پانی مین حل کر کے پلا دین۔ افیون ۲ گرین مارفی ہائیڈروکلوراس ایک گرین۔ برومائیڈ آف پٹاسیم ۳۰ گرین۔ اکسٹراکٹ اسٹرامونیم ۲ گرین ۳ اکسٹراکٹ ہایوسائمس گرین اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک گرین۔ کلورل ہائیڈریٹ ۲ گرین ٹنکچر اکونائیٹ ۸ بوند۔ کونائیم ۸ گرین ہیپ کرٹین کلورل وغیرہ منوم اور مخدر ادویات کو فرداً فرداً یا مرکباً استعمال مین لا دین **دیگر مجرب** امونیم کلورائیڈ بقدر ۳۰ گرین بہت سے پانی مین ملا کر گہنٹہ گہنٹہ کے بعد دین اگر چوتہی خوراک سے فائدہ معلوم ہو تو موقوف کر دین۔ اور فائدہ کی صورت مین بہ نصف خوراک کر کے دن مین تین دفعہ دین ایضاً مقام درد پر تکمید کرین گرم لوہا پہیرین اور کلورل ہائیڈریٹ ایک اونس۔ پانی سولہ اونس دونون کو ملا کر خوب گرم کرین اور اوسمین کپڑا بہگو کر نچوڑین اور بار بار تکمید کرین برابر گہنٹہ بہر یہہ عمل جاری رکہین بعد ازان اسی مستعملہ کپڑے کو مقام ماؤف پر دیکر موم جامہ سے کسکر باندہ دین اور برابر آٹھ گہنٹہ تک بندہا رہنے دین بعد اوٹہا کر کلوریٹ لگا کر روئی سے باندہ دین۔ بعض اوقات

آبلہ انگیز پلسٹر بھی لگایا جاتا ہے جب ان تدابیر سے اذیت کم ہو جاوے تو اصل سبب دریافت کرکے
اوسکے موافق علاج کریں اگر سرد ہوا لگنے سے ہوا ہو تو مریض کو ڈاڑہی ہو تو منہ ڈھکنے کی ہدایت
کریں تاکہ سردی کے اثر سے دانتوں کے عصاب محفوظ رہیں عورت ہو تو اوسکو گرم کپڑا بند ہوا میں
بیٹھائے سر و بدن کو گرم کریں اور نمک لاہوری پیسکر سر و پیشانی پر باندھیں۔ کشمیر کے باشندے ایسا
مرض میں اکثر سرخ مرچ پیسکر مقام ماؤف پر ضماد کیا کرتے ہیں روغن بابونہ۔ روغن سوسن، روغن کاہو
روغن مال کنگنی کی مالش کریں زراقہ سوزنی کے ذریعہ سے مارفیا یا ٹارٹریٹ آف مارفیا بقدر تین بوند
زیر جلد پہونچاویں **نسخہ زراقہ** اسی ٹیٹ آف مارفیا ایک گرین۔ سلفیٹ آف اٹروپیا ۱/۴۰ گرین پانی
ایک ڈرام اگر مارفیا موجود نہو تو صرف اٹروپیا کی پچکاری کریں ورنہ مقام درد پر مرہم بیلش کی مالش کریں
یہ دوا نہایت مخدر اور تسکین درد میں بہت قوی ہے اس سے عضو فوراً بےحس ہو جاتا ہے نسخہ
مرہم میٹھا تیلیا بقدر ایک ڈرام موم اور روغن میں حل کرکے تھوڑا تھوڑا استخوان پیشانی کے گرد
مقام ابرو پر جہاں سے عصب نکلتا ہے مالش کریں **دیگر ضماد مجرب** شحم حنظل برگ حنا
کیا بہ چینی اشق صبر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور سرکہ میں ملا کر پیشانی پر طلا کریں
دیگر مجرب زنجبیل صندل سفید پوست بیخ ارنڈ سب کے برابر وزن لیکر باریک کریں اور چاولوں
کی پیچ میں ملا کر حسب دستور ضماد کریں یہ شقیقہ اور عصابہ دونوں کو مفید ہے مقام درد پر گرم
پانی کے بخارات پہونچانا اور چشم جانب علیل میں ایک قطرہ السرین کا ٹپکانا تخفیف درد میں بس
مفید ہے خصوصاً درد دندان میں بےنظیر ہے۔ پٹاسی کلوراس بقدر ۲۰ گرین برابر تین ہفتہ
استعمال کریں نہایت مفید ہے۔ عاقرقرحا کو چبانا یا اوسکا سفوف دانتوں کے مابین رکھنا عمدہ
تدبیر ہے۔ اگر اسکا سبب قبض ہو تو کسٹرائل ولایتی یا فلوس خیار شنبر کے استعمال سے قبض کشائی
کریں حسب منشا اور قصور ہضم معدی کے سبب سے دغدغہ تبخیر ہو تو سوڈا کاربناس بقدر ۲۰ گرین کہلاویں
تاکہ اذیت ترشی معدہ رفع ہو جاوے۔ جوشاندہ چلاے اور آب تلخی سے بہی فایدہ ہوتا ہے اگر اس سے
کام نہ نکلے تو ریوند چینی ایک ماشہ۔ مگنیشیا کاربناس ۴ گرین ملا کر کہلاویں اور کہلانے کے بعد مرہم
بیلش یا لینی منٹ بلاڈونا کی ابرو پر مالش کریں قرص مثلث کے طلا سے بہی فایدہ ہوتا ہے
نسخہ قرص مثلث افیون کافور مرکی بذر البنج بیخ لفاح زعفران تخم کاہو کشنیز ہر یک ۱ ماشہ

صمغ عربی ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے حسب دستور قرص بنا دین اور بوقت ضرورت گھسکر لگا وین
اس سے درد شقیقہ اور صداع الراس دونون کو فائدہ ہوتا ہے دیگر کلورا فارم اور لاڈنم دونون کو
مساوی الوزن لیکر مقام ماؤف پر مالش کرین جب اسکا سبب امعا مین قبض شکم کی وجہ سے ہو تو
روغن حب السلاطین یا کسی دوسرے مسہل تیز سے شکم کی صفائی کرین مگر روغن حب السلاطین
بہت مفید ہے۔ جب اصل سبب تپ لرزہ ہو تو پہلے مسہل دین بعد نوبت سے دو گھنٹہ پہلے
۸ سے ۱۰ گرین تک کنین کھلا دین۔ دیگر ٹارٹارک ایسڈ۔ سلفٹ آف کنین ہر یک ۵ گرین ٹنکچر سنکونا
۲۰ بوند اکوا ۱ اونس سب کو ملا کر دو خوراک کرین اگر مرداری اور درد نت کی خرابی معلوم ہو
تو تدابیر مناسبہ سے نکال دین۔ اگر عظم استخوان کے سبب عارض ہو تو حسب اصول آتشک علاج
کرین کیالومل بقدر ۵ گرین ہمراہ افیون کھلا کر جوش دہن پیدا کرین بعد ازان آیوڈائڈ آف پوٹاشیم
بقدر ۶ گرین چند روز تک کھلا دین۔ باقی علاج آتشک میری کتاب **معمول احمدیہ** کے
مطابق کرین۔ اگر کمزوری اور کمی خون باعث ہو تو فیری کارباس بقدر ۲۰ گرین دن مین تین دفعہ
دین (یہہ ایک سرخ رنگ کا جدید سفوف ہے) آب آہن ۵ بوند آب چرائتہ مین ملا کر دین مگر سفوف
جدید اور آب آہن ملا کر دینے سے پہلے ریوند چینی یا مگنیشیا یا روغن ارنڈ سے معدہ اور امعا کو صاف
کرلین اور قوی مسہل ہرگز نہ دین کبھی کبھی کنین پورے مقدار مین کھلا دین سکری مُٹڑ یا فولاد یا
پر اکسائڈ آف ایرن بقدر ۳ گرین پانی مین حل کر کے دن مین تین دفعہ دین اور نوسادر بقدر ۳ گرین
دن مین ۳ دفعہ کھانا خصوصاً جبکہ سر کے درد مین زیادہ تر مفید ہے۔ دیگر مرکبات اتیھر فولاد کنین
سنکھیا۔ حبوب کچلہ۔ روغن ماہی۔ مرکبات زنک فاسفورس سلور وغیرہ مقوی محرک مفرح دوائین
دین اروماٹک اسپرٹ امونیا بقدر ۲۰ گرین دین مار الحم کے دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
شوربا۔ دودہ۔ بیضہ مرغ وغیرہ زود ہضم مقوی غذا دین برانڈی گرم جوشاندہ چاے سے بھی فائدہ
ہوتا ہے۔ اگر زیادتی خون یا غلیان الدم کے سبب ہو تو مسہل قوی مثل روغن حب السلاطین
دین تاکہ دو دس اجابتین خوب کھل کر آجائین۔ مائی زیادہ خارج ہو کر خون صاف ہو جاوے
اور بعد ازان فصد لین۔ اگر اس حالت مین مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام ٹارٹار امیٹک ایک گرین کا
آٹھوان حصہ چار اونس پانی مین حل کر کے پلا دین تو بہتر ہے کہ یہہ اسہال کے ساتھ عرق سے

غثیان بھی پیدا کریگا اور اس سے دماغ کی طرف خوات کم ہو جاویگا۔ اگر وجع مفاصل جسم یا وجع مفاصل نکلین کے ہمراہ ہو یا وجع مفاصل کے زائل ہو جانے سے مادہ بجانب عصبا منتقل ہو گیا ہو تو مسہل دینے کے بعد سیوریٹ آف لیمونیا بقدر ۲۰ گرین پانی میں حل کرکے ہر پانچ گھنٹہ بعد استعمال کرین اس سے مرض رفع ہو جائیگا۔ اگر چار پانچ خوراک سے نہ ہو تو اسکو موقوف کر دین اور معجون فلاسفہ استعمال کرادین **نسخہ معجون فلاسفہ** تخم سپل تلفل گرد فلفل دراز دارچینی گل بابونہ آملہ پوست ہلیلہ زرد شیطرج ہندی زراوند مدحرج خصیۃ الثعلب شقاقل خولنجان بیخ بابونہ سوسن سنفتی ہر یک ۱۰ درم نبات سفید دو چند ادویہ سب کو باریک کرکے حسب دستور تیار کرین **دیگر مجرب** ٹنکچر بیلش ۲ اونس ایمونیم سلفاس ۶ اونس پیپرمنٹ واٹر ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں تین مرتبہ دین چونکہ یہ مرض بڑا موذی ہے اور تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک ہی دوا بہت سے مریضون کو فایدہ کافی نہیں دے سکتی اسلئے چند مجرب نسخے تحریر کیئے جاتے ہین بدیں امید کہ بدل بدل کر دینے سے شاید کسی ایک سے فایدہ ہو جاوے **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ اور کافور دونون کو مساوی الوزن لیکر کہرل کرین جب گاڑھا ہو جاوے تو مقام عصابہ پر آہستہ آہستہ مالش کرین اس سے شقیقہ صدغین سوڑہون کے شدید درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اور کرم خوردہ دانت میں بھی اسکا لگانا از بس مفید ہے اور ٹنکچر آیوڈین کا لگانا بھی باعث صحت ہے **دیگر لزوق مجرب** جس سے صداع شقیقہ سر اور شقیقہ عین کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** افیون نیم درم مرکی ایک درم کا ہو۔ رسوت ہر یک ۲ درم بذر البنج صمغ عربی ہر یک دو درم سب کو باریک کرکے لعاب اسبغول میں طلا کرین **دیگر مجرب** ویراٹرین ۱ گرین بیش ایک گرین آب میں حل کرکے اسٹکنگ پلاسٹر پر لگا کر مقام درد پر چپکا دین **دیگر مجرب** سم الاخرین زعفران بذر البنج کتیرا افیون صمغ عربی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور سفیدی بیضہ مرغ میں تیار کرکے چسپان کرین **دیگر مجرب** اکسٹرکٹ بلاڈونا ۱ ڈرام گلیسرین ہر یک ۲ گرین اکسٹرکٹ پاپی ۱ اونس چربی لارڈ واٹر نصف اونس سب کو ملا کر مرہم تیار کرین یہ مرہم جاسے پر لگا کر مقام درد پر چپکا دین بعد ازان روئی کی گدی رکھ کر عصابہ بطلا الیس باندہین **دیگر مجرب** سن قتال ایک ڈرام الکحال ایک اونس روغن لونگ ۱ ڈرام چینی ہر یک دو بوند سب کو ملا کر انگلی سے طلا کرین **دیگر مجرب**

بذر البنج تخم کاہو خشخاش سیاہ نوفر صمغ عربی تخم تفاح ہر یک ایکماشہ افیون ۴ ماشہ گل سرخ صندل
انزروت ہر یک ایکماشہ سب کو باریک کرکے آب کشنیز مین تیار کرین اور کاغذ سوزن زدہ پر لگا کر مقام درد
پر چسپان کرین۔ دو گرین بلاڈونا کے کھانے سے بھی فایدہ تام حاصل ہوتا ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے
کہ بلاڈونا کے کھلانے سے اسکی بہت کا اثر آنکھون اور دماغ پر پڑتا ہے جس سے پتلی
کشادہ ہوجاتی ہے اور بینائی مین کمی آجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنکھون کے سامنے مکھیان
اوڑرہی ہین اور دماغ کی گرمی سے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے منہ اور حلق خشک ہوجاتا ہے پس
جب مریض کی علامات ظہور مین آدین تو بلاڈونا کا استعمال فوراً ترک کر دین اور طبیب کو لازم ہے
کہ اثنائے استعمال بلاڈونا مین آثار مذکورہ کا منتظر رہے اور ظہور آثار پر مضطر نہو اگر اندھا دھند کرنے
جائیگا تو بلاڈونا کے استعمال سے کمال حذاقت مین نقصان واقع ہوگا۔ کروٹن کلورل بقدر دو
گرین گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دینا مرض کو کے لئے خاص علاج ہے **دیگر مجرب** کروٹن کلورل
ایک ڈرام گلیسرین اسپرٹ رنشالی ہر یک ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام پانی مین
دین **دیگر** ہائیڈریٹ آف بوٹائیل کلورل بقدر ۵ گرین دن مین تین دفعہ کھانے کو دین از بس مجرب ہے
دیگر نفوخ مجرب عاقرقرحا کندش نک چکنی برگ کشمیری ہر یک ۳ ماشہ فوزہ بندال دو عدد
۷ ماشہ قرنفل دو عدد تخم سرس ریوند چوب فلفل سیاہ ہر یک ایکماشہ شونیز زنجبیل نوشادر ہر یک
۲ ماشہ سب کو باریک کرکے ناس کرین کبھی بجلی سے بھی فایدہ ہوتا ہے اور بعض وقت
داغ بھی دیا جاتا ہے۔ اس مرض مین قواعد حفظان صحت کی پابندی نہایت ہی ضروری امر
مقدم ہے **مؤلف** مین لکھ چکا ہون کہ عصابہ جو زیادتی خون اور غلیان الدم کے سبب سے
ہو اسمین مسہل قوی دینا اور فصد لینا اسکا **ضابطہ** یہ ہے کہ جب خون مین زیادتی اور جوش
ہوتا ہے تو بالضرور صفرا بھی زیادہ ہوجاتا ہے پس دونون کی اصلاح کے لئے مسہل اور فصد
کی حاجت ضرور پڑتی ہے۔ اس صورت مین پہلے مسہل دینا چاہئے اور فصد کو مسہل پر مقدم
نکرنا چاہیے کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ صفرا و مائیت خون کے اخراج سے ......
...خون کی زیادتی اور اوسکا جوش کم ہوجاتا ہے اور فصد لینے کی حاجت نہین رہتی اگر مسہل
کے بعد بھی احتیاج باقی رہے تو فصد لینا چاہئے اور بے ضرورت فصد لیکر بیمار کو ضعیف نکرنا

رائے مؤلف

چاہیئے اور یہہ جو کتب عربیہ طبیہ یونانیہ مین لکھا ہے کہ جہان فصد [illegible]
پیش آوے وہان فصد کو مقدم سمجھین۔ اور اس تقدیم و تاخیر کی [illegible]
ہے کہ فصد لینے کی حالت مین اختیار رہتا ہے کہ جسوقت چاہین [illegible]
کی صورت مین اختیار باقی نہین رہتا ممکن ہے کہ دوا اثر نکرے۔ پس اسی بنا پر [illegible]
طبیب فوراً اسی بیماری مین بالحاظ مضرت و نقصان فصد لیتے ہین [illegible] یہہ اونکی
بہت بڑی غلطی ہے اور ثابت کر رہی ہے کہ طبائے متقدمین مسئلہ تولد اخلاط سے بالکل بیخبر
اور متاخرین بہیڑ چال کی طرح اندہا دہند اونکی پیروی کیئے جاتے ہین اور نفع و نقصان کا کچھہ بہی
خیال نہین کرتے۔ اونکے نوشتہ کو وحی آسمانی خیال کرتے ہین خود کچھہ بہی غور نہین کرتے
بیچارے معذور ہین کیا کرین غور کا اونمین مادہ ہی نہین ہے

فصل سوم در سرسام

(سیری بروسن انجیٹس) چونکہ خاص دماغ و نخاع اور اونکے اغشیہ کی سوزش کی علامات
جداگانہ پائی جاتی ہین بعض اوقات تینون سے ایک کی سوزش دوسرے کے ساتھہ شامل ہوجاتی
اسلیئے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ چہہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول ورم غشاء العظم

(پیری کرینائی ٹس) اس غشا مین بہت ہی کم ورم پیدا ہوتا ہے مگر جب سقطہ [illegible] اور صدمہ راس
اور سر کی ہڈیون کی بیماری پائی جاتی ہے تو غشاء العظم مین ورم ضرور ہوجاتا ہے کیونکہ جب صدمہ
پہونچنے سے سر کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکے ریزے غشاء مذکور مین گہس جاتے ہین تو غشا
پہٹ جانے سے ورم ظہور مین آتا ہے۔ اگر صدمہ کے سبب غشاء مذکورہ عظم الراس سے جدا ہوجاوی
تو بہی غشاء مذکورہ مجروح ہوکر متورم ہوجاتا ہے۔ کبہی عظم الراس کے متورم ہونے سے غشا بہی
متورم ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات مادہ آتشک کی وجہ سے غشا متورم ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات
کان کی سوزش کے پہیل جانے سے یہہ مرض ہوجاتا ہے خصوصاً سوراخ اندرون گوش کے
متورم ہونے سے یہہ غشا بہی متورم ہوجاتا ہے مگر اس قسم کا عارضہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ بہتے
ہوئے کان کو یکبیک سخت بند کیا جاے۔ عظم الراس کے کسی ٹکڑے کے متعفن ہونے سے بہی یہہ
غشا متورم ہوجاتا ہے **علامات** جب ضربہ سقطہ سے یہہ غشا متورم ہوتا ہے تو ابتدا
مین مریض کے ہوش و حواس مین چندان فرق نہین آتا مگر بیماری کے بڑہجانے سے مریض

فصل سرسام

ورم غشاء العظم

بیہوشی کی حالت میں تلف ہو جاتا ہے مگر پہلے یہہ علامات ظاہر ہوتی ہیں تپ اور نبض سریع
الحرکت ہوتی ہے اور ضرب کے اثر سے سر کی جلد پر ورم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کے منہ میں
مقیاس الحرارت رکھکر دیکھا جاوے تو سیماب ۱۰۴ درجہ سے بیچا وزیادہ پایا جاویگا۔ اور جب کسیقدر ہوش
آتا ہے تو مریض شدید درد سر کی شکایت کرتا ہے گاہ گاہ قے بھی ہوتی ہے۔ بیخوابی بفرط گرانی
سر، سرخی چشم وخشونت زبان پائی جاتی ہے۔ جب التہاب کے بعد مرض ترقی پر ہوتا ہے تو پھر
بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور بخار زیادہ ہو جاتا ہے اور ضربان نبض دراقیقہ فی الوسط ہوتے ہیں
اگر استخوان سر کے تعفن یا آتشک یا ورم غشا سے اندرون ثقبہ گوش کی وجہ سے غشائے مذکور
متورم ہو گیا ہے تو ابتدا میں یہہ ورم خفیف ہوتا ہے اور اوسکی علامات بھی خفیف ہوا کرتی
ہیں یہانتک کہ تشخیص مرض دشوار ہو جاتی ہے اور اکثر یہی گمان ہوتا ہے کہ یہہ درد سر شرکی
ہے اور بیہوشی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر غشی نہیں آتی مگر بخار اور درد سر ہر حالت میں
موجود رہتا ہے جب بخار و درد سر کی دائمی موجودگی سے تپ لرزہ ہر روز ایک دو بار آوے
اور اوسکے ہمراہ تعفن استخوان سر یا آتشک یا ورم غشا سے اندرونی گوش کی علامات بھی موجود
ہوں تو جان لینا چاہیے کہ یہہ تپ لرزہ ورم غشاء الصلب کے شروع ہونے کی علامت ہے
جب غشاء الصلب اور استخوان سر میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے تو اوسوقت پیپ کے مقام کے مقابل
عظم الراس کے باہر سر کی جلد میں ورم بار پیدا ہو جاتا ہے اور ریم پیدا ہو جانے سے سر کی جلد غلیظ
ہو جاتی ہے **تشریح بعد وفات** کے ملاحظہ سے غشاء الصلب سرخ غیر شفاف دبیز
اور کھوپری سے چپٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اور رطوبت کے جم جانے سے کاذب جھلی کی شکل
نیچے کی طرف سے ام الدماغ کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات عظم الجبہ کے نیچے منجمد خون
پایا جاتا ہے۔ بعض مریضوں کے غشا میں اوسکے نیچے پیپ دکھائی دیتی ہے اور خون کے لوتھڑے سے
مجاری دماغ بند اور پیپ سے بھرے ہوئے پائے جاتے ہیں **علاج** اول محل ضرب پر آب سرد
یا برف یا کوئی اور سرد چیز لگا دیں اور یہہ تدبیر ایسے وقت کرنی چاہیے جبکہ بیمار آغاز درد کی
شکایت کرے اور دوسری علامات موجودہ سے ثابت ہو کہ غشا میں ورم شروع ہونے والا ہے
یا ہو گیا ہے۔ اسکے بعد مسہل قوی دینا تاکہ خون سے مائیت جدا ہو جاوے۔ مفصد یا جونکیں

محسوس ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں وجع مفاصل کی طرح درد بشدت ہوتا ہے اور کچھ عرصہ کے
بعد درد مذکور حرام مغز کے کسی خاص حصہ میں محدود ہو جاتا ہے جس سے مقام ماؤف کا رنگ
سرخ ہو جاتا ہے اور وہاں چھوٹے چھوٹے آبلے نکل آتے ہیں من بعد پاؤں سے شروع ہو کر
بتدریج اوپر کی جانب ہاتھوں کی حرکت جاتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ مقام مذکور میں سو جانے
کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس میں چیونٹیوں کے رینگنے کی سی سنسناہٹ معلوم ہوتی ہے آخر کار
حس بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اگر حس میں کم و بیش فتور ہو تو آرام ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ اگر
نخاع عنق کے غشاء اعصاب میں سوزش ہو جائے تو پشت و گردہ میں درد بشدت ہوتا
ہے جسکی ٹیس سر اور ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے درد کی شدت سے گردن سخت اور اکڑ جاتی ہے
اور ادھر ادھر حرکت نہیں کر سکتی آخر ہاتھ کے عضلات کے تحلیل ہونے سے ہاتھ سکڑ جاتا
ہے ہاتھ کی انگلیاں شل ہو جاتی ہیں اس حالت میں درد موقوف ہو جاتا ہے اور نیز پاؤں
بھی مفلوج ہو جاتے ہیں **تشریحی کیفیت** کثیر غشاء صلب نخاع کے اندر مواد
آتشک جما ہوا پایا جاتا ہے جس سے وہ دبیز و سخت ہوا اور قدرے سرخ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات
خون کے اخراج سے حرام مغز کی جھلیاں باہم پیوستہ ہو جاتی ہیں کبھی رطوبت مذکورہ پیپ
میں تبدیل ہو جاتی ہے **علاج** مقام مرض پر جونکیں لگاویں تمید کریں حرام مغز کے دونوں
طرف بلسٹر لگا دیں مرکیوری یا آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کھانے کو دیں اور باقی علاج وجع مفاصل
کے مثل کریں **قسم چہارم ورم غشیہ دماغ مع نفس دماغ** [illegible] ان کفلائٹس
ورم نفس دماغ کے ساتھ اغشیہ ثلثہ داخلہ عنبریہ اور غشاء ام الدماغ کبھی متورم ہو جاتا ہے
کبھی غشاء صلب صحیح و سالم ہوتا ہے لیکن نفس دماغ اور اسکے ساتھ غشاء رقیق و ام الدماغ
متورم ہو جاتے ہیں اور یہہ دو نوع ہے حاد و مزمن **نوع اول حاد جسکے اسباب**
یہہ ہیں صدمہ۔ سقطہ۔ ضربہ۔ تمازت آفتاب۔ گرمی کی شدت۔ ناک اور کان کی ہڈیوں کے
مرض کا پھیل کر دماغ میں پہنچنا۔ ہر قسم کا بخار جب شدت کی وجہ سے جوش خون پیدا کرے
ماشرہ۔ جدری۔ اور خسرہ کی سمیت کا خون میں سرایت کرنا۔ آتشک کثرت شراب خواری۔ گانجہ بھنگ
دھتورہ اور بھنگ کا استعمال کرنا۔ مادہ صفرا خون کا منجمد ہو کر فضائے داخلی تک پہنچنا یا

قسم چہارم ورم غشیہ دماغ مع نفس دماغ

دبیلہ جگر سینے یا کسی اور عضو سے جہاں ورم پختہ ہو کر ریم بن گیا ہو خون مین مختلط ہو کر دماغ
مین پہونچنا - بروز دندان اطفال امعا و شکم مین دیدان کبار کا پیدا ہونا - خون مین مادہ زہرناک
(جو ہر کل) پیدا ہونا - غشا الراس و نفس دماغ مین ورم غددی کا ظہور مین آنا کبھی گردہ کے
فتور سے بھی سرسام عارض ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے فعل سے باز رہجاتا ہے اور بول نہین پیدا
کرتا - برانہ خون حیض وغیرہ معمولی ریزشون کا بند ہو جانا - دماغ سے بے اعتدالی کے ساتھہ کام لینا
وغیرہ سب کے سب باعث ظہور مرض سرسام کا ہوا کرتے ہین **علامات** جاننا چاہیے کہ اگر یہہ مرض
منجر بہلاکت ہونے والا ہو تو ابتداے ظہور مرض سے اخیر حیات تک باعتبار زمانہ مرض اسکے تین
درجے ہوا کرتے ہین اور ہر ایک زمانہ اور درجہ مین مختلف علامات ہوتی ہین **درجہ اول** جسمین
بخار زیادہ ہوتا ہے بعدہ درد سر شدید دایمی ہوتا ہے لیکن بدون سبب ظاہری کے درد مین
کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے کبھی غثیان ہی ہوتا ہے جس سے قی صفراوی خارج ہوتی ہے
اور منہ سے پانی بکثرت آتا ہے اور روشنی اور آفتاب کا نور دیکھنے سے بیمار شور وغل کرتا ہے اور حرکت سے
بیمار کو تکلیف ہوتی ہے تاریک مکان مین علیحدہ رہنا بیمار پسند کرتا ہے اور اوسکے کلام مین ہذیان
بہت ہوتا ہے مریض فاترالعقل ہو جاتا ہے - غنودگی ہر وقت طاری رہتی ہے - تمام جسم مین کم و بیش
تشنج ہوا کرتا ہے - تشنگی بشدت ہوتی ہے - صدغین و گلو کی شرائین زیادہ تڑپتی ہین چہرہ سرخ تکلیف زدہ
سرگرم اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے - اگر مریض بچہ ہو تو درد سر کی شدت کے سبب شام سے صبح تک
رو دیا کرتا ہے - اگر کسی وقت نیند آجاتی ہے تو عالم خواب مین دانت پیستا ہے اور سر کو جانب پشت و چپ
حرکت دیتا ہے - ثقبہ عنبیہ سکڑ جاتا ہے اور اکثر اس حالت مین قبض شکم سخت رہتی ہے اور معدہ
مین کوئی چیز قرار نہین پکڑتی بار بار قے ہوتی ہے اور بیخوابی مفرط ہوا کرتی ہے - پس یہہ تمام
مذکورۃ الصدر علامات مرض کے جوش پر دلالت کرتی ہین مگر تین چار روز یا کم و بیش زمانہ کے بعد
بیمار نہایت کمزور ہو جاتا ہے سامعت و بصارت مین فرق آجاتا ہے **درجہ دوم** مین قدرے
نیند آتی ہے اور کلام مین ہذیان بند ہو جاتا ہے مگر بیمار چپ چاپ پڑا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ
کراہنے لگتا ہے تپ مفارقت کر جاتی ہے لیکن سر گرم رہتا ہے - ثقبہ عنبیہ کشادہ و وسیع ہو جاتا
ہے اور جب بیمار کے سامنے روشنی آتی ہے تو اوس سے کچھہ اذیت و کراہت ظاہر نہین کرتا

اور نہ آنکھیں بند کرتا ہے کیونکہ اسوقت آیسا کثیر ورم سے جدا ہوکر دماغ میں آجاتا ہے اور اوس سے دماغ متغیر ہوتا ہے اور حواس میں نقصان آجاتا ہے۔ اگر بیمار بچہ ہے تو اسوقت اوسکی آنکھوں کے حدقہ میں مثل احول کے تشنج عضلات حدقہ کے سبب کبھی واقع ہوجاتی ہے کیونکہ اوسکی آنکھوں کے بعض اعصاب دماغ کے متغیر ہونے کے سبب سے رخی ہوجاتے ہیں اور اسی استرخا کی وجہ سے جو اعصاب صحیح و سالم ہوتے ہیں وہ آنکھ کی پتلی کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ آنکھ کی پتلیاں کبھی ہو جاتی ہیں اور مقلہ ناک کی طرف کھینچ جاتی ہیں تنفس غیر منتظم سا اور سریع ہوجاتا ہے اسلئے کہ دایا فرغما کمزور رہ جاتا ہے اسواسطے شروع میں نبض صلب متواتر متفاوت کبھی غیر منتظم اور آخر میں سریع یا نملی ہوجاتی ہے بعد ازاں کبھی ایک پانون میں اور کبھی دونوں میں بلکہ کمر میں بھی استرخا ہوجاتا ہے۔ ہاتھ پانون کی انگلیاں کانپنے لگتی ہیں زبان سوکھی اور دانت سیاہ میلے اور خشک ہوجاتے ہیں۔ بالاسے کمرتک ایک طرف یا دونوں جانب کے عضلات میں ارتعاد و ارتعاش عارض ہوجاتا ہے۔ تمام جسم سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے۔ خفیف بخار کی وجہ سے حرارت جسم ۱۰۲ درجہ سے زاید نہیں ہوتی اور زبان صاف رہتی ہے **درجہ سوم** اس میں خواب ثقیل ہوتی ہے خواہ کتنا ہی پکارو مریض کو کچھہ خبر نہیں ہوتی۔ بول و براز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے بعض اوقات پیشاب بند ہوجاتا ہے شکم منتفخ اور تنفس سریع و متواتر ہوجاتا ہے گلے میں آواز غطیط پیدا ہوجاتی ہے چہرہ خوفناک اور بدہیئت ہوجاتا ہے کبھی نبض ایک منٹ میں ۱۶۰ مرتبہ کبھی ۸۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے آخر مریض فالج اور بیہوشی کی حالت میں ہلاک ہوجاتا ہے **واضح** ہو کہ یہہ تین زمانے اور تین درجے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں باعتبار اکثریت کے ہیں ورنہ کبھی یہہ زمانے ایسے قصیر المدت ہوتے ہیں کہ محسوس بھی نہیں ہوتے اور جلد ہی ساعت میں منقضی ہوجاتے ہیں اور عرصہ مذکور میں جو جو علامات بیان کی گئی ہیں موجود ہوکر معدوم ہوجاتی ہیں یا بیمار ابتدائی زمانہ گزر جانے کے بعد طبیب کے پاس آیا ان وجوہات سے ان ثلثہ مدارج ثلثہ کا ادراک متعذر ہوجاتا ہے لیکن فی الواقع ان مدارج کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کبھی یہہ مرض نہایت حاد ہوتا ہے تین چار روز کے بعد مریض تندرست ہوجاتا ہے یا ہلاک ہوجاتا ہے کبھی امراض حادہ مزمن کی طرح دو تین ہفتہ میں منجر بہلاکت ہوتا ہے **تفریق** واضح ہو کہ جب

ذریعہ سے خون پیدا ہوتا ہے کم کریں کیلومل ۲ گرین بلیو پل یا پیڈوفلین ۳ گرین چار چار گھنٹے کے بعد
دیں تاکہ منہ میں جوش پیدا ہو جاوے اس سے سوزش و ورم دماغ برطرف ہو جاتا ہے
[illegible] کا استعمال کرنا بھی مفید ہے اور خون کا جوش دور کرنے کے لئے [illegible]
دیتے ۲۰ گرین تک دیں شربت فالسہ سکنجبین لیمو شربت عناب وغیرہ [illegible] جوش
کو کم کرنے والی دوائیات مندرجہ کثرت سے دیں اور بوقت بے نیند آجانے کی غرض [illegible]
سے نصف گرین [illegible] دیں غذا ہلکی سیال دیں مگر کم یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے ورم غشاء العنکبوتیہ کا
عام علاج جو بہتر ہے ورم میں کیا جاتا ہے اب بلحاظ اسباب **خاص علاج** بیان کیا
جاتا ہے اگر [illegible] کی وجہ سے ورم غشاء العنکبوتیہ ہوا ہو تو [illegible]
[illegible] ورم غشاء [illegible] دماغ کا عام علاج کریں یعنی فصد اور اسہال سے مواد مستورہ کا تنقیہ
کریں اور جوش [illegible] پیدا کریں اور غذا کم دیں اس کے بعد [illegible] گوش جاری کرائیں جسکے سبب
سے ورم غشا پیدا ہوا تھا۔ اور ریم جاری کرنے کے واسطے پس گوش آبلہ انگیز پلاسٹر لگائیں یا
[illegible] کنتھاریڈیس کی مالش کریں اگر دل نمایاں ہو تو [illegible]
اور [illegible] آہستہ آہستہ کریں تاکہ ریم ملایم ہو کر جاری ہو جاوے نیم کے پانی کا
پچکاری [illegible] دینا نہایت ہی مفید ہے۔ صابونی مرہم کے فتیلہ سے کمال فائدہ
ہوتا ہے نسخہ **مرہم صابونی** صابون ایک تولہ روغن کنجد ۴ تولہ پہلے روغن کو گرم
کریں بعد ازاں [illegible] باریک [illegible] ڈالیں جب سوختہ ہو کر سیاہ ہو جاوے تو اتار کر
استعمال کریں اگر ورم غشا [illegible] استخوان کے سبب پیدا ہو تو بھی پہلے ورم غشاء دماغ کا
علاج کریں [illegible] اور تعلیق علق عمل میں لا دیں اگر سر کی جلد میں ورم ہو گیا ہو
اور ورم [illegible] تعفن استخوان [illegible] تولد ریم ثابت ہو اور مقام ماؤف پھولا ہوا اور نرم معلوم
ہوتا ہو اس کے مقام کو نشتر سے شگاف دیکر خاص آلہ سے جو آری کی شکل کا ہوتا ہے استخوان
متعفن کو کاٹ کر [illegible] خارج کریں اگر آتشک کے سبب سے ورم غشا پیدا ہو تو علاج آتشک عمل میں
لاویں خصوصاً آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۵ سے ۱۰ یا ۲۰ گرین ہمراہ مطبوخ عشبہ چار چار گھنٹے
دیں تاکہ جوش [illegible] پیدا ہو **قسم دوم ورم اغشیہ آخر دماغ** ([illegible]) اسکو

مختلف اقسام کے لحاظ سے تین نوع میں بیان کیا جاتا ہے **نوع اول ورم ساذج اغشیہ دماغ** (سمپل مننجائی ٹس) اگرچہ سوزش کی صورت میں تینوں اغشیہ دماغ مبتلا ہو جاتے ہیں مگر یہاں صرف ام الرقیق اور ام الدماغ کی سوزش مراد ہے کیونکہ غشاء عنکبوتیہ کی سوزش اکثر ضربہ و سقطہ کے وقوع سے حادث ہوا کرتی ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے اسباب بعض اوقات یہ مرض بغیر ظاہر ہونے کسی سبب کے لاحق ہوتا ہے۔ اور اکثر تمازت آفتاب شدت گرمی ضربہ سقطہ اور صدمہ پہونچنے سے ظہور میں آتا ہے۔ کان اور ناک کی سوزش کی سرایت سے بھی ہو جاتا ہے۔ آتشک وجع مفاصل نقرس باشرہ۔ جدری مرض اسہال کے دب جانے کے انتقال سے بھی ظہور پاتا ہے۔ ذات الریہ اور ذات الجنب کے اخیر درجہ میں بھی جب کہ مریض بیہوش ہو جاتا ہے عارض ہو جاتا ہے سخت ریاضت غم و غصہ کثرت مطالعہ سے بھی ہو جاتا ہے [illegible] میں مواد فاسدہ کے اجتماع۔ کثرت شراب خواری بھی موجب اس مرض کا ہے متعدی بخاروں سے بھی حادث ہوتا ہے **علامات** بخار۔ درد سر شدید اور بار بار تشنج کے سبب مریض [illegible] سے چیختا ہے۔ کبھی تشنج کے شروع ہونے سے پہلے ایک دو روز مریض کی طبیعت بد مزہ ہو جاتی ہے اور کم و بیش درد سر رہتا ہے قے ہوتی ہے اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور نبض جلد و سریع الحرکت چلتی ہے۔ بعض اوقات نبض بالکل بطی ہو جاتی ہے۔ جب یہ بیماری اچھی طرح ظہور پاتی ہے تو شدت درد کے باعث مریض نڈھال ہو کر چلا اٹھتا ہے عضلات میں پھڑک ہوتی ہے۔ روشنی اور آواز بری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس سے درد سر زیادہ ہوتا ہے اور نیند جاتی رہتی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کھچ جاتے ہیں اور غنودگی کے بعد بیہوشی طاری ہو جاتی ہے خاص ام الدماغ کی سوزش سے جوانوں میں جاڑا اور بچوں میں تشنج ہو کر بخار چڑھتا ہے جلد خشک و گرم ہو جاتی ہے مگر حرارت کا درجہ ۱۰۲ سے زاید نہیں ہوتا۔ چہرہ متفکر اور تکلیف زدہ رہتا ہے قبض اور عضلات میں پھڑک حالت ہوتی ہے۔ ہذیان اسقدر شدت سے ہوتا ہے کہ مریض شروع ہی سے ہر وقت شور و غل کرتا ہے دانت پیستا ہے۔ آنکھیں سرخ پر آب ڈبڈبائی ہوئی ہوتی ہیں اکثر مریض ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے۔ کبھی آنکھوں میں احولی (بھینگا پن) کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔ پاخانہ قبض رہتا ہے۔ تین چار روز

تک مریض کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ بعد ازان بخار کم ہوجاتا ہے۔ نبض مطبی زبان بھوری یا دیسی خشک ہوجاتی ہے۔ غنودگی اور بیہوشی کی وجہ سے مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے۔ آخر وقت بخار کے ہونے سے مریض جان بحق تسلیم ہوجاتا ہے۔ اگر رو بصحت لاوے تو بھی ایک عرصہ دراز مین اچھا ہوتا ہے **تشریح بعد وفات** مریض کے جلد تر ضایع ہوجانے سے اغشیہ بہت خشک اور سرخ معلوم ہوتی ہین ورم ام الرقیق اور ام الدماغ مین خون کی مائیت و ریپ دکھائی دیتی ہے **علاج** پہلے اصل سبب ورم دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کرین بعد ازان ورم دماغ مع اغشیہ کا علاج عمل مین لاوین جو عنقریب آئیگا **نوع دوم ورم اغشیہ دماغ وجع مفاصلی** (سریبرل روماٹیزم) بعض اوقات جوڑون کی سوزش دماغ مین منتقل ہوجاتی ہے جس سے اغشیہ دماغ متورم ہوجاتی ہین اور **تشریح بعد وفات** سے اغشیہ سرخ آب خون بست پر اور شاذ و نادر گرہون کے اوپر ریپ بھی پائی جاتی ہے **علاج** کوئی خاص علاج نہین ہے حسب معمول تدابیر عمل مین لاوین **نوع سوم ورم اغشیہ دماغ آتشکی** (سفلٹیک منجائی ٹس) جب وہ آتشک کی وجہ سے مزمن طور پر اغشیہ دماغ متورم ہوجاتے ہین تو مریض کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ پست ہمتی اور کاہلی از حد ہوتی ہے قے آتی ہے درد سر ہر وقت خصوصاً رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ دوران سر اور تشنج دفایۃً لاحق ہوتا ہے بعض اوقات مرگی کی علامات ظاہر ہوتی ہین **تشریح بعد وفات** سے ام الرقیق کی نسبت غشاء الصلبہ زیادہ تر مبتلا پایا جاتا ہے جسکی جھلیان خارج شدہ رطوبات کے باعث کو دبیزی جمی ہوئی دکھائی دیتی ہین عموماً اغشیہ سیاہ اور کبھی کبھی کی ہڈیان بھی اوبھار پائے جاتے ہین **علاج** حسب ضرورت عمل مین لاوین ائوڈائیڈ آف پوٹاسیم کھلا دین کیلومل کا جھیارہ دین ہمہ سیماب کی مالش کرین اور نیند آنے کے لئے افیون دین **قسم سوم ورم اغشیہ نخاع** (اسپائینل منجائی ٹس) مختلف کوائف کے سبب اسکو دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول ورم حاد** (اکیوٹ) یہہ مرض مردون کو عورتون کی نسبت زیادہ ہوتا ہے مگر و دونے سات برس اور بیس سے پچاس برس کی عمر کے مابین ہوا کرتا ہے **اسباب خاص** ہیڈھ کے مقام پر چوٹ لگنا۔ فقرات مین تفتت و تاکل کا عارضہ پایا جانا یا نیست کے گہاؤ کی

ہاتھ کانپتے ہیں اگر ڈانٹ ڈپٹ کر کوئی بات پوچھیں تو البتہ جواب دیتا ہے پیشاب میں
اجزاے ارضی اور کھاری نمک پر ہوتے ہیں بخار میں ہذیان آخر حالت میں ہوتا ہے کسی کو قے
آتی ہے کسی کو نہیں نبض منتظم متواتر اور کمزور ہوتی ہے **انجام** جب اس مرض کا نتیجہ موت
ہوتا ہے تو بیمار ضعف اور بیہوشی کی حالت میں چند روز کے اندر تلف ہو جاتا ہے یا آہستہ
آہستہ دو تین ہفتہ کے اندر رو بصحت آتا ہے مگر عقل میں کسیقدر فتور ضرور آجاتا ہے
بعض اوقات مریض ہمیشہ دیوانہ اور مفلوج رہتا ہے **علاج** مریض کے سر کے بال منڈوا کر
صاف ہوادار اور تاریک مکان میں علیحدہ نرم بستر اور سخت تکیے پر سر رکھکر لٹائیں اور
شور وغل سے محفوظ رکھیں سر پر برف کی تھیلی یا ٹھنڈے پانی میں سرکہ یا نیلوفر کدو کاہو
وغیرہ خشخاش یا پارہ ملاکر اور اسمیں کپڑا بھگوکر رکھیں تاکہ جوش خون کم ہو جائے اور تیماردار
و خدمتگار کو ہدایت کریں کہ اس کپڑے کو خشک اور تھیلی کو برف سے خالی نہ رہنے دیں ورنہ
گرمی پہونچنے سے نقصان ہوگا دھار باندھکر سر پر پانی ڈالنے سے چند ہی منٹ میں حرارت
کم ہوجاتی ہے اور دماغی تپ بھی کم نمایاں ہوتی ہے - اگر مریض قوی ہو اور نبض بھی
قوی اور صلب ہو تو فصد لیں یا صدغین گدی اور کانوں کے نیچے و دیگر مخصوصہ مقامات پر
جونکیں لگائیں لیکن فصد لینے کے وقت مریض کو بٹھا دینا چاہئے تاکہ وریدی خون کے خارج
ہوتے ہی فی الفور غش نہ آجائے - اور جب غشی طاری ہو تو مریض کو لٹا دیں اور خون کو بند
کریں اور کچھ عرصہ وقفہ دیکر مسہل قوی دیں اس مرض میں دوسرے امراض کی نسبت مسہل
دینا بہت ہی مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ ادویہ مسہلہ کے اثر سے معدہ اور امعا میں خون زیادہ
آتا ہے اور جسقدر اس طرف خون زیادہ آئیگا اسی قدر دماغ کی طرف کم جاویگا - اور ادویہ مسہلہ
اس مرض کے مناسب حال یہ ہیں روغن حب السلاطین بقدر ۵ بوند شکر تری میں آمیز
کریں میگنیشیا سلفاس بقدر ۴ ڈرام پانی میں حل کرکے قدرے شکر ملاکر پلادیں سفوف جلیپ
تخم حنظل بلیک ڈرافٹ یا دکاکشن آف ایلوز بقدر دو اونس کے استعمال سے بھی فایدہ کثیر
ہوتا ہے **دیگر نسخہ مسہل** پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ سبز ہلیلہ سیاہ انیسون بسفایج غاریقون
تربد حب النیل ریوند برگ سنا ہر یک یکدرم کتیرا ۱ ماشہ بادیان ۶ ماشہ مغز بادام ۱۵ عدد سپستان

سفید پہ ۳ تولہ سب کو باریک کر کے بقدر ڈیڑھ تولہ استعمال میں لاویں۔ کبھی بیہوشی کے سبب مریض
سے ادویات کا پلانا ناممکن ہوتا ہے اس حالت میں روغن حب السلاطین کے دو تین قطرے
شکر میں ملا کر زبان پر ملتے اور حلق میں اتار دینے چاہئیں یا ادویہ مسہلہ مندرجہ ذیل کو
حقنہ کے ذریعہ شکم میں داخل کریں نسخہ آلو بخارا ۲۰ دانہ گل سرخ کاسنی عناب لعاب گل بنفشہ
گل نیلوفر ہر ایک ۶ ماشہ تخم خیارین بیکوفتہ برگ سنا ہر ایک ایک تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش
دیں بعد ازاں مل کر صاف کریں تمر ہندی ۲ تولہ مغز فلوس خیار شنبر ۲ تولہ ترنجبین شیرہ گلقند
ہر ایک ۵ تولہ داخل کر کے دست مال کر کے صاف کریں بعد ازاں روغن گل ۲ تولہ عرق کاسنی
عرق مکو ہر ایک ۹ تولہ بھی آمیز کریں اور تین حصہ کر کے ایک حصہ کو بذریعہ حقنہ شکم میں داخل کریں
اگر مریض کی طبیعت سخت ہو تو قدرے شحم حنظل یا روغن بادزہر یا سقمونیا فرداً فرداً یا مجموعاً
اضافہ کر کے استعمال میں لاویں اور روغن ارنڈ بقدر ۵ تولہ سے بھی حقنہ کیا جاتا ہے۔ مرض
کی شدت میں تمام سر پر پلسٹر لگا دیں اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ لگا دیں تاکہ
مقام ماؤف پر خون کا دباؤ کم ہو پہنچے۔ اگر آتشک کے مادے ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم تین سے
دس گرین تک تین تین خوراک دیں اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے۔ بعد ازاں کیلومل نصف گرین یا
جوہر سیکپور یا ایل یا پڑاج دو تین تین دفعہ کھلا دیں تاکہ منہ آجاوے۔ اور ٹارٹار ایمیٹک ۱/۴ گرین
تین تین گھنٹہ بعد دیں تاکہ نبض کی تیزی کم ہو جاوے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو گھنٹہ گھنٹہ کے بعد
کھلا دیں تشنج کی صورت میں برومائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۸ گرین کھلا دیں افیون کھلانا بھی
مفید ہے اگر بیہوشی کے سبب نہیں کھا سکے تو پچکاری زیر جلد کے ذریعہ دوائیں پہنچا کر
دیں حالت رکتہ دل میں اسپرٹ آف امونیا ایتھر برانڈی کاربونیٹ آف امونیا۔ شربت صندل شربت سیب
وغیرہ مفرح و مقوی دوائیں دیں بار اللحم دینا بھی مفید ہے جب علامات حادہ رفع ہو جائیں تو
گردن پشت سر یا کانوں کے پیچھے پلسٹر لگا دیں یا ان کے اندر کی جانب اور پنڈلیوں پر رائی کی لوئی کا
پلسٹر لگا دیں گرم پوٹلی سے تکمید کریں یا گرم پانی میں رائی کا سفوف گھول کر پاشویہ کریں اور
حبس البول کی صورت میں پیشاب کو قثاطیر سے نکالیں اور ملینات کے استعمال سے قبض رفع کریں
اور جب تک صحت کامل نہ ہو جاوے تب تک کاروبار میں مصروف ہونے دیں اور نہ زیادہ عرصہ تک

کسی سے بات چیت کرنے دیں۔ اگر یہ شخص پھر عود کرے تو سر پر سرد پانی لگا دیں یا بون کو گرم کہیں
دماغ ٹھنڈا کریں اور تیز مسہلات دیں۔ شوربا یخنی دودھ۔ اسپغول ساگودانہ وغیرہ مقوی اور سریع الہضم
غذا دیں اور بیہوشی کی صورت میں غذا کی پچکاری کریں۔ گرم ثقیل اور مصالحہ دار اغذیہ سے قطعی
پرہیز کریں۔ اگر سرسام کا سبب کرم شکم ہوں تو عام علاج کے بعد سنٹونائن ۲ گرین عصارہ ریوند
۴ گرین کاربونیٹ آف سوڈا۔ اگر یہ دونوں دو دفعہ دیں اور دوسرے روز علی الصباح روغن بید انجیر
یا کسی تیز مسہل مناسب کے ساتھ سنٹونین ملا کر کھلا دیں تاکہ کرم شکم کل خارج ہو جاویں دیگر
سفوف کرم کش بادبڑنگ حب النیل ہلیلہ زرد ہر ایک ماشے چار ماشہ کمیلہ ۱ ماشہ
سفوف تربد ایک تولہ تمام ادویہ ایک ماشہ سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ اگر گردہ کے سبب سرسام حادث
ہو تو عام علاج کے بعد مدرات دیں **نسخہ مدر بول** تخم خیارین خرفہ مغز کدو تخم خربوزہ خیار
ہر ایک ۶ ماشہ کاسنی نمک سونچل ہر ایک ۱ ماشہ سب کو پیس کر ڈیڑھ پاؤ پانی ڈال کر شیرہ نکالیں اور استعمال
میں لاویں گردہ کے مقام پر رائی کا پلسٹر لگا دیں اور پانچ منٹ تک لگا رہنے دیں کبھی یہ
عمل دوبارہ بھی کیا جاتا ہے۔ اگر کثرت استعمال شراب سے سرسام ہو جاوے تو بعد مسہل و تنقیہ ادویہ
شراب لیموں ملا کر دیں تاکہ دماغ کو تقویت ہو۔ اگر مریض بچہ ہو تو کنپٹیوں پر یا پس گوش دو تین
تین جونکیں لگا دیں اور بچہ کو گرم پانی میں بٹھا کر سر پر سرد پانی ڈالیں۔ اگر بروز دندان کے باعث
سرسام عارض ہو تو لثہ پر نشتر سے حسب دستور مندرجہ **کتاب معمول احمدیہ** لگا دیں
اور کلورل ہائیڈریٹ تھوڑا تھوڑا ایک سے دو گرین تک دیں تاکہ بچہ آرام سے سو جاوے اگر اس
قسم کا سرسام جلد تر رفع نہ ہو تو بچہ کو مرض عظم الرأس عارض ہو جاتا ہے اس مرض میں سر کے اندر
پانی زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور سر کی ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں اور حجم میں سر
بڑھ جاتا ہے آخر اس مرض کے لاعلاج ہونے سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے **نوع دوم ورم**
اغشیہ دماغ مع نفس دماغ (کرانکسان نف لائی ٹس) اکثر یہ مرض سوزش حادہ
کے بعد ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات شروع ہی میں مزمن طور پر ہو جاتا ہے جس کی علامات
سستی یا تیزی کے ساتھ شروع دیوانگی کی سی ہوتی ہیں اور دماغ میں بیہودہ خیالات پیدا
ہو جاتے ہیں عضلات سخت اور قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اشتہائے طعام کم اور درد سر

دد دوران سر ہوتا ہے اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور اکثر بات کرتے کرتے مریض رک جاتا ہے۔ کانوں میں شور وغل اور مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں اور کمزوری کے باعث چلنے میں پاؤں لڑکھڑاتے ہیں اور نبض غیر منتظم چلتی ہے اور مرض کی ترقی میں قوت حافظہ زائل ہو جاتی ہے اکثر غنودگی طاری رہتی ہے آخر کار فالج ہونے سے مریض مہینوں اور برسوں بستر پر پڑا رہتا ہے جس سے چوتڑوں اور دیگر مقامات پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں۔

علاج مریض کی طاقت کو بحال رکھیں قواعد حفظان صحت کی پابندی لازمی جانیں سر کے بال منڈوا کر مرہم رد آیوڈائیڈ یا مرہم آیوڈین کی مالش کریں اس سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ و امعا کی صفائی کو مقدم جانیں۔ فساد حیض کی صورت میں مدر حیض ادویات دیں

نسخہ برائے اور اطمث مجرب تخم خیارین، تخم گاجر، تخم سبز، برگ طلم، بادیان، گاؤزبان ہر یک ماشہ ہر کو کوٹ کر تولہ سب کو خیساندہ کر کے قند سیاہ سے شیرین کر کے پلاویں اور پیشاب پیکے بند ہو میں فتاطیر عمل میں لاویں اور مریض کا بستر نرم رکھیں تاکہ مریض قروح البساط سے محفوظ رہے اگر ان تدابیر سے آرام کی صورت نظر نہ آئے تو گردن میں فتیلہ لگا کر کچھ عرصہ تک مواد کو جاری رکھیں آبلہ انگیز پلسٹر کے بار بار لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ شراب چاء اور کافی وغیرہ محرک الاعصاب ادویہ و اغذیہ سے قطعی پرہیز کریں اور دودھ وغیرہ جید الکیموس غذا کھانے کو دیں۔

قسم پنجم ورم خاص نفس دماغ (سری برائی ٹس) دماغ کی سوزش بغیر سوزش اغشیہ کے نادر الوقوع ہے۔ اگر بہ تقدیر صدمہ دماغ و سموم الشمس کے باعث ظہور میں آوے تو شروع مرض میں ہے غنودگی طاری ہو جاتی ہے درد سر برابر ہوا کرتا ہے۔ قے ہوتی ہے ہذیان ہذیان تشنج اور فالج بالکل نہیں ہوتا۔ البتہ قرب موت کے وقت قدرے بیہوشی ہو جاتی ہے کسر عظم الراس عظم الاذن اور مصفاۃ وغیرہ سر کی ہڈیوں کے امراض سے بھی یہ مرض ہوتا ہے **علامات** سر میں ہر وقت گہرا درد برابر رہتا ہے۔ مریض میں کاہلی اور سستی اور دل کی جاتی ہے قے ہوتی ہے۔ قوت حافظہ و متخیلہ میں فرق آ جاتا ہے عضلات بہت بند تحلیل ہو جاتے ہیں سر دکھنے لگتی ہے۔ آخر تشنج فالج اور بیہوشی کی حالت میں مریض تین سے بارہ روز کے اندر راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔ جب سوزش کے

ورم خاص نفس دماغ

ورم اغشیۂ نخاع کی نسبت درد کم ہوتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہو سکتے ہیں کیونکہ پشت کے مقام سوزش پر
جلن زیادہ ہوتی ہے۔ دونوں ہاتھ یا پاؤں یا ان میں سے کسی ایک کی حرکت مفقود ہو جاتی ہے
اطراف میں لاغری اور کمزوری ہوتی جاتی ہے اور حس حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ مثانہ اور
امعائے مستقیم کے مفلوج ہو جانے سے پیشاب پاخانہ بے معلوم نکل جاتا ہے اور پیشاب سے
نوسادر کی بو آتی ہے۔ عرصہ تک لیٹے رہنے کے سبب کمر اور چوتڑوں پر زخم پڑ جاتے ہیں بیمار نہایت
نڈھال ہو جاتا ہے اور دماغ میں مرض نخاع کے سرایت کر جانے سے مریض بیہوش ہو کر راہی ملک
عدم ہوتا ہے **انتباہ** سوزش نخاع کے ہر ایک حصہ کی علامات علیحدہ علیحدہ ہوا کرتی ہیں
چنانچہ مرکزی حصہ نخاع کے فتور سے جسم کے دونوں طرف کی حس جاتی رہتی ہے اور زیرین حصہ راس
النخاع کی خرابی سے فالج اسفل کے علاوہ تنفس بلع اور تکلم کے اعضا مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور
گردن کے مقام پر سوزش کے ہونے سے دونوں ہاتھ مفلوج ہو جاتے ہیں نگلنے اور دم لینے میں
تکلیف ہوتی ہے۔ سینہ شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے نبض آہستہ آہستہ چلتی ہے اکثر قضیب
کو خیزش ہوتی ہے۔ نخاع کے پچھلے حصہ کے فتور سے نخاعی اعصاب کی جڑیں خراب ہو جاتی ہیں
جس سے جانب ماؤف کی حرکت اور مخالف طرف کی حس زائل ہو جاتی ہے اور اکثر ایک ہی بازو
اور بعض اوقات نچلے دھڑ کے دونوں اطراف مفلوج ہو جاتے ہیں۔ مقدم حصہ نخاع کے فتور سے
عضلات کی پرورش میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے جس سے وہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور طاقت زائل ہو جاتی
ہے جب نخاع کی سفید بناوٹ میں خراش یا سوزش ہوتی ہے تو عضلات میں کزاز کی طرح تشنج
ہوتا ہے۔ کبھی اعضا میں درد شدید ہوا کرتا ہے۔ تحت العنق اور فوق القطن کے فتور سے سینہ کے
عضلات اور مقام قطن کے فتور سے شکم اور پاؤں کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے پہلے
پیشاب بند ہو جاتا ہے من بعد از خود خطا ہو جاتا ہے اور نیز پاخانہ اول قبض اور پھر عرصہ کے
بعد بے معلوم نکل جاتا ہے۔ بعض اوقات قوت رجولیت بھی زائل ہو جاتی ہے **تشریحی کیفیت**
جب غشا کی سوزش نخاع تک پہنچ جاتی ہے تو اول سفید بناوٹ بعدہ مغز کی ساخت مبتلائے مرض
ہو جاتی ہے مگر سوزش کی ابتدا میں صرف مغز کی ساخت ہی مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔ مقام
ماؤف پہلے سرخ اور بعد میں زردی مائل ہو کر ملائم ہو جاتا ہے۔ کبھی کہیں کہیں جگہ پر خون کا لوتھڑا

نفع سوم خراش آیوڈین اور مرکبات سیماب بن اور باقی عالی عالج بدہ جاری کریں

شجاع زا سیاٹیکل ارینی ٹنل) اکثر اس قسم کا مرض احتباس طمث اور سیلان الرحم کی بیماری میں جوان عورتوں کو ہو جاتا ہے ورزش کے عدم استعمال۔ مدام قبض سے مرد بھی اسمین مبتلا ہو جاتے ہیں

علامات مقام ماؤف پر درد ہوتا ہے خصوصاً دبانے اور ٹھونکنے سے زیادہ ہوتا ہے اضلاع الیما سینہ اور شانہ بالکل شدلات بابین بائیں ہوتا ہے جس سے تنفس میں تکلیف ہوتی ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے اور اختناق الرحم کی طرح نوبت بیہوشی لگتی ہے۔ مریض پست ہمت اور چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے۔ قبض کی وجہ سے نفخ شکم کی شکایت رہتی ہے اور شادی کے بعد علامات مذکورہ کی شدت ہو جاتی ہے خصوصاً ایام رضاعت و حمل میں زیادہ ہوتی ہے

تشخیص اگر گردن سے لیکر کمر کے فقرات کو انگلیوں سے دبایا جاوے تو درد معلوم ہوتا ہے پسلی سینہ اور شکم میں درد زیادہ ہوتا ہے **علاج** مقام ماؤف پر جونکیں لگا دیں پلسٹر کا استعمال کریں گلاس کے ذریعے خون۔ بلاڈونا افیون وغیرہ مخدر ادویہ کے مراہم سے عضلات کے درد کو رفع کریں اور مناسب علاج سے فتور حیض کی تکلیف کو رفع کریں اور ملینات کے استعمال سے قبض دور کریں ہیں وغیرہ مقوی مخدر دوائیں کھلائیں

فصل چہارم

سرسام الصبیان اٹیو بر کیولر منیجائی ٹس) اسکو انگریزی زبان میں اکیوٹ ہائیڈروکفالس بھی کہتے ہیں یہ ایک قسم کا دماغی یا دماغ کے غشیہ کا ورم ہے جو اکثر ایک برس سے پانچ سال کی عمر والے غدازبری مزاج بچہ کو اور کبھی مسلول الطبع جوان آدمی کو دانہ دار ہوا ٹیوبرکل کی پیدائش سے عارض ہوتا ہے **اسباب** تکلیف سے دانت نکالنا۔ سر پر صدمہ پہونچنا۔ دفعتہً خوف زدہ ہونا وغیرہ اشتعال دینے والے اسباب ہوجب اسمرض کے ہیں مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکی علامات کو چار درجوں میں بیان کیا جاتا ہے درجہ

اول علامات منذرہ ظہور مرض سے کئی ہفتے بلکہ مہینوں پہلے سے مسلول الوالدین بچہ کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے جس سے بچہ لاغر و ناتوان ہوتا جاتا ہے اکثر پانچانہ قبض رہتا ہے بعد ازان دماغ میں خون کے اجتماع سے بخار کی شکایت رہتی ہے جسمیں اوقات معینہ کے بغیر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ہاتھ پاؤں میں درد رہتا ہے کبھی چلنے وقت

ایک پاؤن گھسیٹ کر چلتا ہو معلوم ہوتا ہے کسیقدر کھانسی بھی آتی ہے۔ طبیعت مغموم
اور نہایت سست ہو جاتی ہے اور ذرہ سی محنت سے بچہ نہایت جلد تھک جاتا ہے مزاج
چڑچڑا ہو جاتا ہے جلد جسم خشک اور گرم رہتی ہے۔ بھوک کبھی زیادہ کبھی کم۔ اور پیاس بہت نہین
ہوتی زبان میلی اور منہ سے بو آتی ہے اور اکثر قے آتی رہتی ہے اور سر مین چکر آتے ہین مگر درد سر
کی چندان شکایت نہین ہوتی۔ اکثر بچہ غنودگی مین پڑا رہتا ہے مگر بے چینی اور بیخوابی سے
بے آرام رہتا ہے نیند مین دانت پیسا کرتا ہے بعض اوقات بے سبب یکایک چیخ مار کر چونک
پڑتا ہے اور تشنج ہونے لگتا ہے **علامات درجہ دوم** جب دماغ مین اجتماع خون
پایا جاتا ہے تو بخار رہو جاتا ہے تنفس بے ترتیبی سے آتا ہے۔ بچہ مغموم اور چڑچڑا مزاج زیادہ
ہو جاتا ہے حرکت کرنے سے جی چراتا ہے بعض اوقات کھیلتا کھیلتا ڈر کر اپنے سر ماں
کی گود مین چھپا لیتا ہے اور بہت ننھا بچہ ماں کی چھاتی سے لپٹ جاتا ہے اور چلنے پھرنے والا بچہ
سر کو پکڑ کر درد کی شکایت کرتا ہے۔ بعض اوقات سر کے گھومنے سے ادھر ادھر تکتا رہجاتا
ہے اور تھوڑی دیر کے بعد رو دیتا ہے یا ہوش مین آکر پھر کھیل مین مشغول ہو جاتا ہے گاہے چلتا چلتا
رک کر پاؤن کو گھسیٹ لیتا ہے کبھی تلون مزاج کی وجہ سے غذا مانگتا ہے مگر حاضر ہونے پر انکار
کرتا ہے۔ کبھی کھانے پینے دونون سے نفرت کرتا ہے۔ دیکھنے مین دو تین دفعہ قے مین سبز رنگ کی رطوبت
برابر آیا کرتی ہے مگر اس سے بیماری مین ذرہ بھی افاقہ نہین ہوتا۔ سر بھاری اور درد سر زیادہ ہوتا ہے
قبض کے باعث ہاضمہ بگڑ جاتا ہے فضلہ بدبودار مختلف رنگ کا آتا ہے۔ زبان کے کنارے اور نوک
سرخ اور درمیانی سطح سفید ہوتی ہے جسم ناک خشک آنکھین بند رہتی ہین نبض بے قاعدہ چلتی ہے
اور اکثر غنودگی رہتی ہے بیچینی کے باعث نیند کم آتی ہے اور نیند مین آنکھین نیم وا رہتی ہین ذرا سی
کھٹک سے بچہ خوف کھا کر چونک پڑتا ہے اور روشنی کی برداشت نہین کر سکتا۔ گو یہ تمام علامات ہر
مریض مین یکسان نہین پائی جاتیں اور اگر ہون بھی تو برابر یکسان نہین رہتین اس درجہ کی علامات
اکثر چار پانچ روز رہتی ہین اگر اس موقع پر تشخیص کی غلطی سے پورے طور پر علاج نہ کیا جاوے تو سوم
درجہ کی علامتین نمایان ہو جاتی ہین **علامات درجہ سوم** اسمین مرض کی علامات
پورے طور پر ظاہر ہو جاتی ہین جسمین اکثر حرارت کم معلوم ہوتی ہے مریض بیہوش پڑا

استعمال سے نہیں آتے بہرحال حسب مزاج مریض و موقع نئی مقدار مقرر کرنی چاہیے **دیگر ملین مجرب** فلوس خیار شنبر ۲ تولہ شیر گاو نیم سیر روغن بادام یکتولہ شکر تری ۲ تولہ حسب دستور تیار کرکے پلائیں **دیگر مجرب** سلفیٹ آف مگنیشیا۔ اوریپاٹ ایک ہر گرین سکنجبین حبلیب ۳ بوند۔ کوری اندر واٹر ایک اونس سب کو ملا کر دس برس کے بچہ کو پلا دیں **دیگر حب بنفشہ مسہل** گل بنفشہ تولہ۔ تربد ۹ ماشہ حب النیل ۲ ماشہ پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ کتیرا ایک ماشہ اصل السوس ۲ ماشہ سب کو کوٹ کر حسب دستور حبوب بنائیں اور مغز بادام ۵ اعدد مغز کدو ایکتولہ کا شیرہ نکالکر ۲ تولہ نبات سے شیرین کرکے حبوب کے ہمراہ دیں اگر اشد ضرورت ہو تو صدغین پر اور پس گوش چند جونکیں لگا دیں کیونکہ خنازیری مزاج میں فصد لینا ممنوع ہے البتہ جونکوں کا چنداں مضائقہ نہیں لیکن دوسرے اور تیسرے درجہ میں اشد ضرورت کے موقع پر بھی خون نکالنا جایز نہیں خون نکالنے سے صرف یہی فایدہ منصور ہے کہ تسلی اور قے رک جاوے اور معدہ دوا کو اچھی طرح قبول کرے۔ اسکے علاوہ سر پر ٹھنڈا پانی رکھیں بشرطیکہ دماغ میں اجتماع خون تاہو مگر تیسرے اور چوتھے درجہ میں پانی کا استعمال بھی کچھ فایدہ نہیں دیتا۔ ظہور دندان کے موقع پر ابھرے ہوئے مسوڑوں کو شگاف دیں تاکہ دانت باسانی نکل آویں۔ کمزوری کی حالت میں مقوی اور محرک چیزیں استعمال کرائیں **نسخہ** پورٹ وائین اور یخنی دونوں ہم وزن ملاکر ایک برس کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام دو دو گھنٹے کے بعد دیں **دیگر مجرب** ایتھر ایک ڈرام سپرٹ اذی ۱ ڈرام۔ انفیوزن سنکونا فلیوا پانچ اونس سب کو ملا کر ایک سے ۴ ڈرام تک دن میں ۴ دفعہ دیں **دیگر مجرب** آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۲ گرین۔ سرپ فرائی آیوڈائیڈ ۳ بوند قدرے پانی ملا کر ۳ برس کے بچہ کو بقدر ۲ ڈرام دن میں ۲ دفعہ دیں **دیگر مجرب** روغن ماہی بقدر ایک ڈرام تین تین گھنٹہ کے بعد دیں نائیٹریٹ آف ایرن اینڈ کوئینا کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** انفیوزن آف کلمنبا ۸ ڈرام۔ انفیوزن آف روبرب ۲ ڈرام۔ سنکچرا رنشیائی ڈیڑھ ڈرام سب کو ملا کر تین سال کے بچہ کو بقدر ۳ ڈرام دن میں دو مرتبہ دیں۔ اگر درد سر وغیرہ کی شکایت زیادہ پائی جاوے تو گردن کے نیچے فتیلہ (سٹین) لگا دیں کیونکہ سر کے قریب کچھ عرصہ تک مواد کو جاری رکھنا دفع حملہ مرض کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ گردن کے پیچھے یا تمام سر پر بلسٹر لگائیں

یا مرہم ٹارٹار اسیٹک ایکحصہ سادہ مرہم دو حصہ دونون کو ملا کر دو دو گھنٹہ تک برابر سر پر مالش کرین تا وقتیکہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان نکل آوین مگر مرض کی ترقی مین بلسٹر کا استعمال کچھ فایدہ نہین دیتا۔ البتہ مریض کی سستی اور بیہوشی مین مفید ہوتا ہے۔ جب مرض کے سبب مریض مین دیوانگی کے اطوار پیدا ہون تو افیون کے استعمال سے بیچینی کو رفع کرین تاکہ بچہ آرام سے سو جائے اس سے بیداری کے بعد بھی نہایت آرام معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز جب ابتدا سے مرض مین مریض تنقیہ جلاب کی برداشت نہین کر سکتا اور مرض کے بڑہنے سے ہذیان بیچینی اور درد سر کی شکایت خصوصًا رات کو زیادہ ہوتی ہے تو افیون کی پوری خوراک سے مذکورۃ الصدر علامات مین بہت افاقہ ہو جاتا ہے

فصل پنجم دوار (ورٹیگو)

یہ مرض دماغی امراض کی ابتدائی علامتون مین سے ایک نہایت معتبر علامت ہے جو اکثر بڑہاپے مین نوبت بنوبت زیادہ ہوتی جاتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ دوران خون جو ہمیشہ دماغ اور بدن مین ہوتا رہتا ہے اور جسکے سبب سے صحت محفوظ رہتی ہے اوسمین فتور واقع ہو جاتا ہے اور یہ فتور اصلی ہوتا ہے یا شرکی **اصلی** وہ ہے جو بسبب زیادتی و کمی خون یا خرابی جگر و گردہ کے باعث خون مین صفرا۔ الیوسن مواد بیضیہ کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ مرض یرقان وغیرہ مین پایا جاتا ہے۔ غرض جب دوران خون مین کسی قسم کی خرابی پائی جاتی ہے تو دوران سر ہو جاتا ہے خواہ دوران خون دماغ تیز ہو یا سست اور جب شرائین دماغ کے پردون مین بیماری ہو جاتی ہے تو بھی سر گہومنے لگتا ہے۔ اور **شرکی** وہ ہے جو دیگر اعضا کے امراض کے سبب پیدا ہو جیسا کہ معدہ مین بدہضمی اور ہوا مین کسی قسم کے خراش کے سبب سے سر گہومنے لگتا ہے امراض قلبیہ مین بھی دوار ہو جاتا ہے۔ خصوصًا جب قلب کے دائین بطن کی دیوارین کمزور ہو جاتی ہین یا دمنین کسی قسم کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے تو دماغ مین خون کے رک رک کر جانے سے دوار ہو جاتا ہے۔ اور نیز امراض گوش کے سبب نیتجی طور پر دوران سر کا یک ہوتا ہے جسمین مریض سست اور پژمردہ نظر آتا ہے۔ غشیان اور قے ہوتی ہے۔ کان مین طرح طرح کی آوازین آتی ہین یا مریض بہرا ہو جاتا ہے۔ امراض چشم و دیگر شدید امراض مین افاقہ ہونے کے بعد کہڑے ہونے کی حالت مین کمزوری کے باعث سر گہومنے لگتا ہے۔ کثرت مباشرت و دراز حیض کی زیادتی۔ اور

کرکے کہلادین تاکہ رطوبات دے سو خارج ہون **دیگر مجرب** پلوپل کہنہ پیپل دراز بسپاری ہیں
ہریک ۲ ماشہ لیکر پیس کے ملا کر سب سے ٹکیہ چہوٹی بنا کر دو ٹکیہ بوقت خواب کہلادین **دیگر معجون**
احمدی مجوزہ مولف جسکے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** شاہترہ برنج کشنیز منقی
آملہ حب بلسان ہریک ۲ درم طباشیر گل گاؤزبان پوست نگترہ تربد تخم حنظل پوست ہلیلہ زرد
مصطکی ہریک ۱۱ درم سب کو باریک کرین اور سہ چند شیرہ مربائے ہلیلہ کو عرق گلاب بید مشک
ہریک پاؤ بہر مین قوام کرکے ادویہ مذکورہ کو آمیز کرین اور نصف ورق فتری ورق نقرہ ملا کر بقدر ایک تولہ
ہر روز علی الصباح کہلادین اور غذا کم دین اور وہ بہی ہلکی اور زود ہضم۔ اگر دوار کا سبب کمی خون
ہو اور یہ کثرت کاروبار یا کمی غذا کے باعث ہو تو تدابیر مذکورہ بالا کے برعکس عمل کرین یعنی غذا
عمدہ دین اور تدابیر مولد خون عمل مین لادین مثلاً کنین ۲ گرین ٹنکچر آئرن ۲ ایسڈ سائٹریٹ
آف آئرن اینڈ کونیا ۵ گرین ہر روز اگر ڈاجوشاندہ عشبہ کے ساتہ دین اور دیگر مرکبات فولاد
روغن ماہی کے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے۔ کلورائیڈ آف امونیم بقدر ۲ گرین دینے سے بہی فائدہ
ہوتا ہے **دیگر حریرہ مقوی** مغز بادام ۵ عدد مغز پستہ دانہ خشخاش کاہو برنج کشنیز [illegible]
۱ ماشہ اول بہوسی گندم بقدر ۴ تولہ کو پاؤ بہر پانی مین ستیاناس کرکے صاف کرین پہر [illegible]
ڈال کر شیرہ نکالین اور ۱ تولہ نشاستہ کو ۲ تولہ روغن زرد مین بریان کرکے شیرہ آمیز کرین اور
نبات سے شیرین کرکے چند روز تک استعمال کرین ازبس مفید ہے۔ اور تبدیل مقوی غذا دینی
عمدہ آب و ہوا مین سکونت کرین۔ اگر خون مین آمیزش صفرا کے سبب دوار ہو جیسا کہ یرقان مین
ہوتا ہے تو تنقیہ و تصفیہ جگر مین کوشش کرین اور تنقیہ جگر کے واسطے مسہل کہایل ہمراہ ریوند
چینی یا جلاپ دین۔ گولی اور مسہل دین جو مناسب ہے تاکہ جگر صاف ہو جاوے بعد ازان تصفیہ
خون کے واسطے مرارتے دین۔ اگر دوار خرابی ہو تو اصل مرض کا علاج کرین جو ہر ایک مرض کی ذیل
مذکور ہے۔ اکثر امراض شرکیہ دماغ مین مسہل دینا ضروری ہوتا ہے۔ خمر وغیرہ مسکر اشیا سے
پرہیز کرین **سفوف طباشیر مجوزہ مولف** جسکے استعمال سے صداع حاری اور جوش
خون کو فائدہ ہوتا ہے اسہال صفراوی کو بہی آرام ہو جاتا ہے **نسخہ** گل نیلوفر [illegible] مروارید
صندل سفید ۱ درم [illegible] تخم خرفہ [illegible] کشنیز [illegible] ہریک

۵ درم گل سرخ خشخاش ۱ درم طباشیر ۲ درم نبات سفید ۱۰ درم سب کو باریک کرکے سفوف بناوین خوراک ۵ ماشہ ہمراہ شیرہ مربے آملہ استعمال کرین اگر بڑھاپے کی وجہ سے دوران سر ہو تو یہہ غذا دین **نسخہ** ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈم ایک گرین گلیسرین اونس - کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۲ اونس پیپر منٹ آئیل ۵ بوند سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام - پانی دو اونس دن میں ۳ دفعہ دین **دیگر نسخہ** ماءاللحم جسکے استعمال سے معدہ قلب دماغ اور بدن کو بہی طاقت ہوتی ہے **نسخہ** گوشت ملوان ۵ سیر دراج تیہو ہر ایک ۲ عدد - مرغ جوان ۴ عدد - کنجشک نر ۳۰ عدد - سویز منقی آدہ پاؤ - برگ تنبول زرد ۲ صد عدد - قند سیاہ دو سیر ۱ بریشم مقرض ۲ تولہ گاؤزبان گل سرخ - دانہ الائچی برادہ صندل گل سنرین گل گاؤزبان بادرنجبویہ ہر ایک ۶ تولہ - قرنفل شقاقل - بہمنین بساقج ہندی سنبل الطیب پوست ترنج - کشنیز خس ہندی ہر ایک ۴ تولہ اسارون قرنفل بسفائج مصطگی بسباسہ عود ہندی فرنجمشک ہر ایک دو تولہ - دارچینی زیرہ سیاہ ہر ایک تولہ سعد کوفی درونج عقرب ثعلب مصری ہر ایک دو مثقال زعفران ۲ ماشہ حسب دستور عرق کشید کرین **خوراک** ۴ تولہ اگر نقرس و وجع مفاصل کے باعث ہو تو کونین کا لیجیکم بروماکڈ آف پوٹاسیم اور ایوڈائیڈ دین **دیگر سفوف سورنجان** سورنجان ۱۰ درم - سنا مکی ۲ درم پوست ہلیلہ زرد ۴ درم - مغز بادام ۳ درم - زعفران ۱ درم سقمونیا مشوی ۱ درم - سب کو باریک کرکے سفوف بناوین **خوراک** ایک مثقال دوا صبح کو علی الصباح چند لقمہ رب انار - رب بہ اور رب سیب وغیرہ مین ترکرکے کہانا ازبس مفید ہے **دیگر خمیرہ صندل** صندل تولہ بنفشہ کشنیز آملہ گل سرخ ہر ایک ۳ درم سب کو ساییدہ کرکے شیرہ نکالین اور بیدمشک شربت انار ہر ایک ۱۰ درم سے معطر و شیرین کرکے استعمال کرین **فصل ششم سبات** (کمٹوز لیتہرجی) اسمین مریض بقدر تحیر ہوکر نوم ثقیل مین سویا کرتا ہے کہ جگانا اور خبردار کرنا مشکل ہو جاتا ہے بعض اوقات یہہ خواب بیہوشی کی حد کو پہونچ جاتی ہے مگر یہہ بذات خود کوئی بیماری نہین ہے بلکہ کسی امراض کی علامت ہے اور اصل سبب اسکا یہہ ہے کہ جسم اسود دماغ جو ادراک اور تعقل کا آلہ ہے متضرر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اس سبب سے ہوتا ہے کہ دماغ مین خون یا پانی زیادہ ہو جاتا ہے جس سے دماغ پر دباؤ پہونچتا ہے کبھی افیون - اجواین خراسانی - ایتھر - کلوروفارم اور شراب کے زیادہ استعمال سے ہو جاتا ہے

کیونکہ اجزاے سمیہ مخدرہ دماغ کو دبا لیتے ہین کبھی خون کو ہوا نہ لگنے سے اجزاے سمیہ خون
مین باقی رہجاتے ہین اسلیئے عارضہ سبات حادث ہوجاتا ہے۔ کبھی خون کے ذریعہ صفرا دماغ
مین پہونچ جاتا ہے جیسا کہ یرقان مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے نیند بہت آتی ہے کیونکہ دماغ
صفرا کو لوئی کام نہین ہے اور نیز جب صفرا خون مین مختلط ہوجاتا ہے تو خون کمزور ہوجاتا ہے
اور دماغ کو خاطر خواہ غذا نہ پہونچنے سے دماغ ضعیف ہوجاتا ہے اور جسم اسوقت اپنے خاص کام سے
جو ادراک ہے قاصر ہوجاتا ہے اور خواب کے یہی معنی ہین کہ اسمین حواس ادراک سے باز رہجاوین
اور گرمی کے زیادہ ہونے سے بھی نیند زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ گرمی سے خون جوش مین آجاتا ہے
اور اوس سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے اور سردی کی زیادتی اور برف پڑنے سے بھی نیند غالب ہوجاتی
کیونکہ اس سے پانی زیادہ ہو کر دماغ پر دباؤ ڈالتا ہے اور جب نزد دندان کے وقت بچون مین الم اللثہ
متورم ہوجاتا ہے تو آب خون کے زیادہ ہونے سے نیند غالب ہوتی ہے بچہ ہمیشہ غنودگی مین رہتا
ہے۔ جب بوڑہون مین دماغ ملایم اور رقیق ہوجاتا ہے تو بھی یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے مگر یہ تم
نہین طور پر سرد ہوتا ہے حاد نہین ہوتا اور نہ اسمین سرسام کی علامات پائی جاتی ہین سکتہ
کے ابتدائی درجہ مین بھی خواب ثقیل اور طویل عارض ہوتی ہے۔ زیادہ کہانے سے بھی نیند زیادہ
آتی ہے۔ بعض اوقات بخار مین بھی نیند زیادہ آتی ہے۔ کاہلی بدہضمی امراض گردہ سے سمیت
کا خون مین سرایت کرجانا۔ خون کی کمی بیشی۔ فاقہ کشی۔ محنت کرنے سے دماغ کا زیادہ تہک
جانا یہ سب گرانی خواب کے اسباب ہین اختناق الرحم مین بھی گرانخوابی زیادہ ہوتی ہے۔

علامات جب زیادتی خون کے سبب دماغ پر دباؤ پڑتا ہے تو دماغ مین ثقل۔ آنکھون مین
سرخی نبض مین صلابت و سرعت و قوت۔ اور عروق دماغ مین درد ہوتا ہے اور نیز دماغ
مین پانی کی زیادتی کے سبب ثقل دماغ ہوتا ہے مگر نبض ضعیف و بطی ہوتی ہے اور بدن مین
کمزوری کے آثار پائے جاتے ہین خصوصاً بوڑہون مین کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔ ناک اور آنکھ
کے غشاے ملتحمہ کی کمزوری کے سبب ناک اور آنکھ سے پانی جاری رہتا ہے اور تکلم صاف نہین ہوتا
اور تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہے۔ جب بچہ کے دماغ مین پانی زیادہ ہوجاتا ہے تو اوسکے
اطراف سرد ہوجاتے ہین آنکھون سے دکھائی نہین دیتا کیونکہ اس حالت مین ثقبہ عنبیہ

کشادہ ہوجاتا ہے اور سر گرم رہتا ہے۔ اگر سبب سمیات مخدرہ یا کثرت مے نوشی ہو تو استعمال سمیات اور کثرت مے نوشی کی سبقت خود ظاہر ہوتی ہے۔ جب مرض سبات دوسرے امراض کی تبعیت سے ہو تو امراض مذکورہ کا تقدم شاہد حال ہوتا ہے **علاج** سب سے پہلے اصل سبب کو دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر خون کی زیادتی سے ہو تو فصد لیں صدغین پر جونکیں لگائیں۔ بعد مسہل قوی دیں تاکہ رطوبات رقیقہ خارج ہوں اگر بائیت خون کی زیادتی سے ہو تو روغن حب السلاطین وغیرہ مسہل قوی الفعل دیں بعد ازاں یہہ **نسخہ** دیں جس سے خواب طویل کے علاوہ کسل ثقل اور ماندگی کو بھی ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** جو ابن خراسانی ایک ماشہ نگس بریدہ ایک عدد ملا کر کھلا دیں دوسرے روز دو نگس اسی طرح سات روز تک ایک ایک نگس بڑہاتے جادیں پھر اسکے برعکس ایک ایک نگس ہر روز گھٹاتے جادیں اس سے قے نہیں ہوگی مگر بیمار کو اس عمل سے مطلع نکریں **دیگر ضماد مجرب** جو سکتہ کو بھی فائدہ دیتا ہے **نسخہ** فرفیون۔ رائی ملتانی۔ شیطرج ہندی۔ تخم انجرہ۔ جند بیدستر۔ سب مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور سرکہ انگوری میں ضماد بنا دیں اور بال تراش کر سر پر لگا دیں **دیگر نطول مجرب** جسکے استعمال سے سر درد بارد کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پودینہ تمام۔ بابونہ۔ اکلیل الملک۔ شیح ارمنی۔ مرزنجوش۔ برنجاسف۔ برگ غار۔ شبت۔ حلبہ۔ اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ ساذج ہندی۔ قیصوم۔ درمنہ ترکی۔ سب حسب ضرورت لیکر پانی میں جوش دیں اور حسب دستور نیم گرم لیں بعد ازاں نطول کریں۔ اگر اسہال کے بعد مدرات کا استعمال کیا جاوے تو زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے جب بچوں کو یہہ مرض عارض ہو تو اونہیں بھی مسہل دیں **نسخہ مسہل** اسکامنی ایک گرین سفوف جلیپ کمپونڈ ۲ گرین سوڈا کاربوناس ۳ گرین سب کو باریک کرکے سفوف بنا دیں دس ماہ کے بچہ کو ۳ گرین اور ڈیڑہ برس کے بچہ کو ۵ گرین اگر موافق مقصود فعل حاصل نہو تو دس ماہہ بچہ کو ۵ گرین دیں اور سر پر آبلہ انگیز پلسٹر لگائیں اور مدرات دیں۔ جب بچہ کے سر میں پانی زیادہ بھر جاوے تو اوسپر عمل نزل بھی کرسکتے ہیں لیکن اس مرض میں بچہ کے جانبر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہے۔ اس مرض میں بچہ کو کیالومل یا پیل یا ڈرارج کھلانا اور دونوں بغلوں اور پہردو کشہ ران میں مرہم سیماب کی مالش کرنا بہتر ہے۔ اگر کیالومل و دیگر مرکبات سیماب کا کھلانا

کسی وجہ سے ممکن نہو تو فقط مرہم سیماب کی مالش پر اکتفا کریں اور کچھ عرصہ تک برابر استعمال کرتے جاویں اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے۔ اگر افیون بنگ چرس وغیرہ ادویہ سمیہ مخدرہ کے استعمال سے مرض پیدا ہو تو قے کرا دیں تا کہ زہر خارج ہو جاوے۔ اگر کلوروفارم کے سونگھنے سے مرض حادث ہو تو مریض کے منہ پر خوب زور سے سرد پانی کے چھینٹے دیں اور تیزاب امونیا امونیا وغیرہ عطوس عطسہ آور سنگھاویں اگر زیادتی شراب کے باعث ہو تو قے کرا دیں یا مخصوص زراقہ کے ذریعہ سے معدہ کو شراب سے خالی کریں پھر تیزاب امونیا سنگھاویں۔ اگر زہری معدہ کے سبب ہو تو قے کرانے کے بعد کافی پلا دیں جاہلی کی حالت میں یا فصد کرا دیں۔ اگر کوئی دیگر مرض اسکا سبب ہو تو اسکا علاج کریں اور سرکہ خشک تمباکو کی ناس تیزاب امونیا وغیرہ تیز چیز سنگھا دیں **فصل ہفتم سہر** (ان سمنیا) یہہ بیخوابی مفرط کی حالت ہے جسمیں نیند نہیں آتی اگر خفیف غنودگی کے طور پر آتی بھی ہے تو مریض ڈر کر جاگ اٹھتا ہے اسکو انگریزی میں ویکی فولس اور سلیپ لس نس بھی کہتے ہیں ان دونوں کے لغوی معنی بھی بیخوابی ہیں یہہ بھی بذات خود مرض نہیں ہے بلکہ ایک علامت ہے جو کئی امراض میں پائی جاتی ہے **اسباب** اگر زیادتی خون کے باعث ہو تو اسکے ہمراہ درد سر ضرور پایا جاتا ہے جسکے سبب سے نیند نہیں آتی۔ کبھی قلت خون باعث ہوتا ہے کبھی مالیخولیا یعنی فساد ظنون کثرت فکر و جوش دلی۔ کبھی جسمانی و دماغی محنت اور تعب کی زیادتی اسکا سبب ہوتا ہے۔ کبھی اشتغال امور عظیمہ اسکا باعث ہوتا ہے جیسا علالت فرزند یا مجالس کتخدائی و دعوت اشخاص جلیل القدر کا اہتمام وغیرہ امور۔ کبھی کثرت شراب تمباکو چاے کافی افیون بنگ وغیرہ سے بھی بیخوابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی بدن کے کسی عضو میں درد شدید ہوتا ہے اسوجہ سے نیند نہیں آتی گرمی سردی کی زیادتی بھی مانع خواب ہے۔ کبھی دماغ تو صحیح سالم ہوتا ہے مگر کسی اور عضو میں بیماری ہوتی ہے جسکی اذیت کا اثر اعصاب کے ذریعہ دماغ پر پہنچتا ہے اسوجہ نیند نہیں آتی بد ہضمی سے بھی بیخوابی پیدا ہوتی ہے۔ دہشتناک خواب دیکھنا۔ کثرت سے مطالعہ کتب کرنا۔ کہانسی دیوانگی بخار کا ابتدائی درجہ۔ کزاز۔ نقرس یرقان حمل یا وضع حمل کی حالت میں بھی نیند نہیں آتی **علامات** غلبہ خون میں جوش خون کی علامات موجود ہونگی اور ساتھ ہی اسکے گرانی

سرخی چشم اور درد سر بھی ضرور ہوتا ہے۔ کمی خون کی صورت مین کمزوری و ضعف کی علامات
موجود ہوتی ہین کثرتِ فکر و محنت مالیخولیا اور اشتغال امور عظیمہ کی صورت مین خود انکا وجود
گواہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ یہہ بھی ہے کہ کسی عضو مین درد نہین ہوتا مگر جمائیان بکثرت آتی
ہین اور طبیعت بیقرار رہتی ہے۔ کثرت شراب پینا کو افیون چاے کافی وغیرہ کی صورت مین خود
ان اسباب کا تقدم دلالت کرتا ہے علی ہذا القیاس کثرت گرمی و سردی اور بدہضمی و مرض دیگر
اعضا خود اپنے وجود پر دلالت کرتے ہین **علاج** پہلے اصل سبب جو فساد کو دریافت کرکے
اوسکا دور کرنا ضروری ہے۔ تفریح طبع کے لئے ہوا خوری کرین اور سونے سے چار پانچ گھنٹے پہلے
عمدہ غذا کھلائین اور گرم پانی سے غسل یا پاشویہ کرکے سرشام سو جاوین اور پانون کو سہلاوین
تاکہ نیند آجاوے۔ غلبہ خون مین ایک دو یا مناسب حال مریض جونکین لگائین۔ اسکے بعد ٹھنڈے
پانی مین بھگا ہوا کپڑا یا برف کی تھیلی سر پر رکھنا مفید ہے اگر اس تدبیر سے فائدہ کی صورت
نظر نہ آوے تو مسہل قوی دین تاکہ مائیت خون اسہال کے ساتھ خارج ہوکر جوش خون کم ہوجاے
اور کمی خون کی صورت مین تدابیر مولد دم عمل مین لاوین اور شیر دختر تالو مین ٹپکاوین اور سر پر کپڑا
بھگوکر رکھین اور تخم خشخاش و تخم بنگ ہر ایک یکتولہ شیر گاو یا دودھ مین سائیدہ کرکے ہاتھ پانون
کی ہتھیلیون پر مالش کرین **دیگر قرص مجرب** تخم کاہو مغز تخم خربزہ مغز بادام خشخاش مغز
تخم کدو ہر ایک ۹ ماشہ سب کو سائیدہ کرکے ٹکیا بنائین اور یافوخ پر رکھین۔ مالیخولیا اور کثرت فکر
کی صورت مین افیون مارفیا بنگ اجواین خراسانی کلورل ہائیڈریٹ اور برومائڈ آف پوٹاشیم کو تنہا
بیلاڈونا اور برومیڈ یا دین اور ایک دو دوس شراب پورٹ وائین یا برانڈی پلانا بھی اس مرض مین
بہت مفید ہے خصوصًا شراب بیر جسمین ایک قسم کی بنگ ملی ہوتی ہے زیادہ تر مفید ہے
کیونکہ یہہ عمدہ منوم ہے **دیگر روغن کاہو** شیرہ تخم کاہو دو حصہ روغن کنجد یا بادام ایک حصہ
دونون کو ملاکر جوش دین جب صرف روغن رہجاوے تو صاف کرین اور سر پر مالش کرین **دیگر مجرب**
جس سے سرسام کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل نیلوفر کاہو خرفہ صندل سفید ہر ایک ۳ ماشہ
کافور ایک ماشہ افیون زعفران ہر ایک نیم ماشہ سب کو آب کشنیز تر مین سائیدہ کرکے ایک تولہ گل روغن
اور قدرے سرکہ آمیز کرین اور بطور ضماد یافوخ پر رکھین **دیگر** خشخاش سفید شیر گاو مین سائیدہ

کرکے قدرے روغن گل آمیختہ کریں اور بطور نشوق استعمال میں لاویں دیگر **مجرب** جس سے سام
کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل بنفشہ تراشہ کدو گل نیلوفر گل خطمی کاہو گل سرخ۔ جو مقشر ہر یک
یک جزو۔ پوست خشخاش نیم جزو سب کو حسب مناسب پانی میں جوش دیں اور صاف کرکے نطول کریں
اور یہی باندہ ثفل کو قدرے گل روغن ملاکر بطور تکیہ یا فوخ پر رکھیں اور گرم ہونے کی صورت میں
تازہ بدلیں یا پانی سے تر کریں اور کثرت شراب کی حالت میں شراب کا استعمال ترک کریں اور بیجاے
اسکے شوربا یا ریڈ را ایک یا دو گھنٹہ کے بعد پلادیں کلورل ہائیڈریٹ بقدر ۵ اگرین یا برومائیڈ
آف پوٹاسیم بقدر ۲۰ اگرین پانی میں حل کرکے پلادیں اور کثرت افیون کی حالت میں بتدریج افیون
کا استعمال کم کرائیں اور کلورل ہائیڈریٹ پانی میں حل کرکے پلاویں تاکہ نیند آجاوے جائے کافی
اور تمباکو پینے اور تمباکو کھانے کی عادت ہو تو بوقت خواب اسکا استعمال ہرگز نکریں بلکہ اوسوقت
سرد پانی پلادیں اگر یہہ تدبیر کارگر نہو تو کلورل ہائیڈریٹ پانی میں حل کرکے پلادیں اگر کسی عضو کے
درد کے باعث نیند نہ آوے تو عضو مذکور کے علاج کے بعد کلورل ہائیڈریٹ پانی میں حل کرکے
پلاویں اگر گرمی کی زیادتی سے ہو تو بیمار کو سرد مکان میں لیجا کر پنکہا کریں اگر سردی کی زیادتی
سے ہو تو گرم مکان میں لے جاویں اور مکان کو آگ سے گرم کریں اور مریض کو گرم کپڑے پہنائیں
اگر کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے نیند نہ آوے تو اصل مرض کا علاج کرکے افیون۔ مارفیا۔
یا اجوائن خراسانی یا کلورل ہائیڈریٹ پانی میں حل کرکے پلاویں خمیرہ خشخاش کا استعمال
کرنا نیند لانے میں سریع الاثر ہے اس سے زکام کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ خشخاش**
زعفران نیم ماشہ کوکنار مع تخم خشخاش مغز بادام مقشر خشخاش ہر یک ڈہائی دام شاہجہانی عرق
گلاب آدہ پاؤ نبات سفید ڈیڑہ پاؤ پہلے کوکنار کو نیم کوفتہ کرکے ایک سیر پانی میں شب و روز بھگو
رکھیں بعد ازاں جوش دیں جب نصف سیر رہجاوے تو خشخاش اور مغز بادام کو آب مذکور میں
سائیدہ کریں بعد ازاں زعفران کو گلاب میں کھرل کرکے آمیز کریں بعد نبات ڈالکر خمیرہ
کا قوام کریں۔ اور بدہضمی کی صورت میں قے کرائیں بعد ازاں تقویت معدہ کریں اگر پھر بھی
نیند نہ آوے تو افیون یا مارفیا دیں بیخوابی کا **عام علاج** یہہ ہے کہ کسی خاص چیز
کی طرف عرصہ تک خیال کو متوجہ رکھیں اس سے تھوڑے عرصہ میں دماغ تھک جاویگا اور نیند

آجاویگی۔ اور واحد چیز کی قید اس واسطے لگائی گئی ہے کہ خیالات منتشر ہوں اسی وجہ سے اندر کی طرف کچھ عرصہ تک دیکھنے سے بہت جلد نیند آجاتی ہے اور یہہ خاصیت ستارون مین نہین ہے کیونکہ اونمین کثرت کی وجہ سے خیال منتشر ہو جاتا ہے اور نیز سفلہ چشم کو اوپر کی طرف کرکے آسمان کی جانب دیکھنا زیادہ تر موثر ہے۔ بعض ڈاکٹرون کا قول ہے کہ بیخوابی کے وقت خارجی ہواکو ریہ مین کھینچین اور پھر اوسی طرح خارج کرین کہ اوس سے آواز حروف حلقی اس نہج سے پیدا ہو کہ آ۔ آی۔ ای۔ اُ۔ لیکن آواز اُو (بضم الف و سکون واو) پیدا نہو کیونکہ اس سے عضلات مین حرکات متعددہ پیدا ہوتی ہین جو مانع خواب ہین۔ **مولف** نے اس مسئلہ کا تجربہ نہین کیا اور نہ یہہ سمجھہ مین آیا کہ صوت اُو کیون بالتخصیص محرک عضلات ہے۔ بیخوابی کی حالت مین کسی علمی کتاب کا مطالعہ کرنا موید خواب ہے مگر قصہ کہانی کی کتاب نہو کیونکہ اس سے شوق مطالعہ کو ترقی ہوتی ہے اور دماغ کو اذیت پہونچتی ہے البتہ کہانیون کا سننا موید خواب ہے مگر نغمہ اور سرود وغیرہ دلکش لحن سے پرہیز کرین اور ایسے مکان مین نہ سووین جہان شور و غل ہو اور نہ ایسے مکان مین جہان کھی مچھر اور کھٹمل وغیرہ ہون۔ یہہ روغن بالخاصیت بہت عمدہ نیند آور ہے **نسخہ** مغز بادام مغز کدو کاہو خشخاش اجوائن خراسانی ہر ایک دو تولہ حسب دستور روغن نکالکر سر پر مالش کرین۔

فصل ہشتم دیوانگی

(ان سینٹی) دیوانگی اور فتور عقل وہ مرض ہے جسمین خیالات اور توہمات بے اصل ذہن نشین ہو جاتے ہین جنکی وجہ سے انسان جامہ انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے حفاظت ذاتی حقوق ہمسایگی اور فرائض مذہبی فراموش کر دیتا ہے۔ چونکہ بعض مین چاند کے گھٹا و بڑھاو پر اس مرض کے دورہ کی کمی بیشی ہوتی ہے اسلئے اسکو اثر القمر (لیونیسی) بھی کہتے ہین **اسباب** تکلیفات خانگی معاملات دنیوی امورات تعشقی جوش ملکی تعصب مذہبی حد سے زیادہ تقوی و پرہیزگاری خوف عصبانی صدمات۔ مادہ آتشک کثرت مباشرت اور جلق کی بے اعتدالیون سے طبیعت مائل بجنون ہو جاتی ہے صدمات و حوادث حمل یا د سموم کی سرائیت خلل پر سوت۔ وضع حمل مین بے اعتدالی اور عرصہ دراز تک دودہ پلانے سے نہایت کمزوری اور ضعف کے باعث اس مرض مین مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ فاقہ کشی

تنگ بستی۔ پیری۔ بخار و دیگر امراض جسمانی سے بھی اس مرض کا ظہور ہو سکتا ہے۔ بعض عورتون کو وراثت کے طور پر سن یاس مین لاحق ہوتا ہے اور اکثر زنان قریب البلوغ حیض کے بند ہونے سے اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین اور حیض کے جاری ہو جانے سے یہہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ جب حیض آتے آتے رک جاتا ہے تب بھی یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ امراض رحم و خصیۃ الرحم بھی موجب اس مرض کے ہین کثرت شراب خواری افیون بھنگ چرس گانجا دھتورہ بلاڈونا و دیگر سمیات مخدرہ سے بھی جنون ہو جاتا ہے۔ دماغ سے زیادہ کام لینا اور کثرت سے محنت و مشقت کرنا زیادہ غم کھانا فکر و تردد بھی باعث اس مرض کا ہوا کرتے ہین عرصہ دراز تک دماغی محنت کرنے اور شدید رنج کا اثر دل پر پہونچنے سے بھی یہہ کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ دماغی پرورش کے لئے خون کم پہونچنا بھی موجب مرض ہے۔ بعض اوقات روایات مذہبی اور اشعار و خیالات عاشقانہ پڑہنے سے بھی جنون کے آثار نمایان ہو جاتے ہین اپنے لباس و عادات پر ہمیشہ نظر رکھنا اور مختلف پیشون اور وجوہات معیشت کے جویا رہنا بھی بعض اوقات موجب جنون ہوتا ہے جیسا کہ اکثر اہل فرنگ مقاصد جدیدہ کی تلاش ور نئے امور کی جستجو مین جب ناکام رہتے ہین تو مرض جنون مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض اشخاص سے باوجود اسباب مذکورہ کے موجود ہونے کے کوئی فعل دیوانگی کا ظہور مین نہین آتا اور بعض بلا موجودگی کسی سبب کے دیوانگی مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض کی طبیعت چند اسباب کی شراکت سے اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے اور بعض مین صرف دماغ یا کسی دوسرے خاص عضو کے فعل سے مثلاً دماغ کی سختی نرمی اور اوسکے ہل جانے سے عقل اور صحت مین فرق پڑ جاتا ہے مگر اور معدہ کے فساد سے مالیخولیا ہو جاتا ہے گردہ اور رحم کے امراض سے باؤ گولہ والی دیوانگی عارض ہو جاتی ہے۔ کھوپڑی کے دبیز ہو جانے اور دماغ مین امراض گوش کے سرایت کر جانے سے بھی عقل مین فتور آ جاتا ہے **مقدم اسباب دیوانگی** اکثر اوقات دیوانگی کے اسباب سے واقفیت پیدا کرنے مین نہایت دقت و مشکل پیش آتی ہے لیکن اسمین کچہہ شک نہین کہ اکثر دیوانگی موروثی ہوتی ہے۔ بعض اوقات نہایت قریبی رشتہ دارون مین مناکحت کا رشتہ قائم ہونا۔ والدین مبتلائے آتشک کے نطفہ سے بچے کی پیدایش۔ والدین کی کثرت شرابخوری دیوانگی کے مقدم اسباب ہوتے ہیں

ہین ختنا زیری مزاج تعلیم و تربیت مین نقص علم دولت اور عزت و جاہ و حشمت کی ہوس قوی بانی
مرض ہوتے ہین مذہبی خیالات مین زیادہ استغراق نا امیدی کے سبب پست ہمتی و کم حوصلگی
بھی دیوانگی کے مقدم اسباب ہین کسی بات کے خیال مین شب و روز غلطان پیچان رہنا بھی اس مرض
کے مقدم اسباب ہین بچے بنسبت عورتون کی اور عورتین بنسبت مردون کی اس مرض مین
کم مبتلا ہوتی ہین اور خصوصاً جوان زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین **علامات منذرہ دیوانگی**
کامل سے پیشتر جب چند علامات ظہور مین آوین تو شروع ہی مین علاج کرنے سے اغلب ہے کہ مرض
رک جاوے - اور علامات منذرہ یہ ہین - مزاج کے بگڑ جانے سے بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے سر
گھومتا رہتا ہے سر مین درد رہتا ہے کاروبار سے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے حافظہ جاتا رہتا ہے
دل بے چین اور طبیعت منتشر رہتی ہے دماغ مین ضعف اور رجحان معلوم ہوتا ہے طبیعت موت
کی آرزومند رہتی ہے دن بے چینی مین اور رات بیخوابی مین کٹتی ہے جن باتون سے بیمار پہلے
خوش ہوتا تھا اب اون سے نفرت کرتا ہے کسی چیز پر دل نہین لگتا **علامات عامہ**
مستعد ایام مین مختلف کوائف پیدا ہوتے ہین کبھی عرصہ تک علامات پوشیدہ رہتی ہین اور
آدمی تندرست معلوم ہوتا ہے کبھی مرض کے یکدم زور کرنے سے ابتدا ہی مین صحت کے خلل پذیر ہونے
سے دماغ خراب ہوجاتا ہے جوش اور غصہ بڑھ جاتا ہے معمولی خیالات بدل جاتے ہین اور نئے خیالات
کی جانب متوجہ ہوجاتا ہے اور بے خوابی کے باعث مریض بے آرام رہتا ہے اور رات کو خواب ہائے
پریشان کے دیکھنے سے چیخ مار کر اوٹھ بیٹھتا ہے عادت کے خلاف شکستہ حال رہتا ہے آدمیون کی صحبت
سے پرہیز اور تنہائی کو پسند کرتا ہے یہان تک کہ اپنے عزیزون اور ہم نشینون کی صحبت سے بھی پرہیز
کرتا ہے اور اکثر آوارہ پھرتا رہتا ہے عادات و لباس مین فرق آجاتا ہے قوت حافظہ کے فتور سے
ایک ایک بات کو بار بار کہتا ہے اور بکواس زیادہ کرنے لگتا ہے طاقت جسمانی کم ہوجاتی ہے مزاج
بگڑ جاتا ہے - قبض درد سر اور کبھی قے بھی ہوتی ہے بعض کو شروع ہی سے خودکشی یا قتل عمد کی
دھن لگی رہتی ہے کبھی غنودگی دوران سر اور سستی عاید ہوتی ہے - بعض مریض مختلف اشیا کی بابت
اور اونکے اقسام پر قیاس باطل دوڑاتے ہین حالانکہ اونکی اصلیت سے مطلقاً واقف نہین ہوتے
بعض کو حالت بیداری مین خواب کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے مگر وہ اس حالت سے بیخبر محض

ہوتے ہین بعض کی گفتگو مین فتور آجاتا ہے اور سستی و کاہلی کی وجہ سے اپنا معمولی کاروبار نہین
کر سکتے۔ اسکے علاوہ امراض دماغی جیسی علامات بھی موجود ہوتی ہین **علامات**
مشخصہ جب کسی دیوانہ کو زیر امتحان کرنا چاہین تو پہلے اوسکو اپنا معتقد بنائین اور اپنا
بے غرض ہونا ثابت کرین اور اپنا اعتبار جما لینے کے بعد ماضی و حال کی کل کیفیت دریافت کرین
اگر وہمی مریض سے تفتیش مرض مشکل ہو تو پہلے اوسکو باتون مین مشغول کرین اور میٹھی میٹھی
باتین کر کے اوسکا دل بہلائین پہر امور متعلقہ مرض دریافت کرین تاکہ وہ مستفسر کو بے تعلق سمجھے
اور اوسکے استفسار سے برا نہ ماننے اور اپنا حال بے کم و کاست بیان کر دے اگر معلوم ہو کہ میلان
طبع کے بغیر دفعۃً دیوانگی ظہور مین آگئی ہے تو اوسکی تدبیر اور چارہ جوئی کے فوراً درپے ہو جائین
اور یہہ بھی یاد رکھین کہ علی العموم خیالات باطلہ کے بغیر دیوانگی کا ظہور نہین ہوتا مگر شاذ و نادر۔
مریض مالیخولیا کے بشرہ سے ہی مرض کی تشخیص بخوبی ہو جاتی ہے کیونکہ مریض کا چہرہ مغموم
کھنچا ہوا پیشانی شکن دار اور معمولی عادت سے بدلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جو شخص صحت کی حالت
مین صاف ستھرا رہتا تھا بیماری کی حالت مین بلا سبب میلا رہنے لگتا ہے یا صورت برعکس
نمایان ہوتی ہے شدت مرض مین آنکھون کا سرخ ہونا مرض کے ظہور کی قوی دلیل ہے اور مرض
حالت مین آنکھون کی پتلیان یکسان حالت پر قایم نہین رہتین اگر خاموش اور کشیدہ خاطر آدمی
دفعۃً خوشی اور بے تکلفی مین آجاوے تو مشکوک الخیال تصور کرنا چاہیے اگر کسی سخت واقعہ کے ظاہر
ہونے پر کوئی شخص بلا وجہ اپنے تئین قصوروار ظاہر کرے تو اوسکو بیشک دیوانہ تصور کرنا چاہیے
بعض اوقات متعصب اور دماغی اشخاص کی حرکات دیوانون سے مشابہ ہوتی ہین مگر اصلی دیوانے
کے افعال لغو اور خیالات بیہودہ ہوا کرتے ہین اور سوال کا جواب بے موقع دیتا ہے اوسکی صورت غمگین
اور وحشت زدہ ہوتی ہے اور اوسکو اکثر صُوَر ہو ہو مہ دکہائی دیتی ہین جب زیادہ عیاشی سے دماغ
خراب ہو جاتا ہے تو دیوانون کی سی حرکات ظاہر ہونے لگتی ہین مگر شکل و شباہت کے ملاحظہ سے
بخوبی تمیز ہو سکتی ہے جب سناسی جوگی فقرا اپنے طریقہ کے فرائض کو نہایت جوش و خروش اور زور
شور سے ادا کرتے ہین تو اونکے خیالات مشکوک ہو جاتے ہین کیونکہ وہ کثرت ریاضت کے سبب
فاقہ کشی اور مختلف قسم کی سختیان جھیلتے ہین اور اکثر غذا اسقدر کم کہاتے ہین کہ وہ زندگی

برقرار رکھنے کو کافی نہین ہوتی۔ افسردگی دل اور پریشانی خیالات کی وجہ سے عضلات تناسل کو قطع
کر دیتے ہین اور آنکھون کو پھوڑ لیتے ہین اور کبھی خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہین اگرچہ یہہ لوگ بڑے
ذی علم و صاحب فضل ہوتے ہین مگر مذہبی رسوم مین مجنون و دیوانہ ہو جاتے ہین پس تکلیف دل و پریشانی
طبیعت اس قسم کی دیوانگی سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے۔ اکثر مقدمات فوجداری سے بچنے کے لئے بعض
جاہل و ذلیل آدمی اپنے کو مصنوعی دیوانہ بنا لیتے ہین جسکی شناخت زرہ غور و تامل سے بخوبی ہو سکتی ہے
چنانچہ **مصنوعی دیوانہ** دفعۃً دیوانگی کے آثار ظاہر کرنے اور دیوانہ کہلانے کو پسند کرتا ہے مگر جسمی
امراض کے عدم ظہور سے بشرے سے کوئی علامت دیوانگی کی ظاہر نہین ہوتی البتہ چلاتا کودتا اور لغو
مہمل باتین کرتا ہے۔ شدت محنت سے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور پسینہ بکثرت آتا ہے آرام حاصل کرنے
کے لئے آنکھ بچا کر سو رہتا ہے غذا کی خواہش زیادہ رکھتا ہے اور کسی اذیت و خلاف مرضی امر کی
برداشت نہین کر سکتا **دیوانہ اصلی** مرض کے بتدریج ظاہر ہونے سے دیوانہ کہلانا پسند نہین کرتا
ناسازی طبیعت بےچینی اور پریشانی کی وجہ سے آنکھین سرخ چہرہ خوفزدہ مغموم ہوتا ہے بشرہ
سے دیگر علامات جنون ظاہر ہوتی ہین کبھی خاموش اور کبھی تیز ہو جاتا ہے گفتگو غیر مسلسل مگر سچی
ہوتی ہے اور تیزی کے وقت نبض کی حالت یکسان قایم رہتی ہے اور تکان کے عدم وقوع سے
پسینا نہین آتا۔ غذا سے بے پروائی۔ آرام و خواب سے استغنا ہوتی ہے اور جملہ امور تکالیف کی برداشت
بخوبی کر سکتا ہے۔ بغرض مریض کی بیخبری مین اگر اوسکی شبانہ روز کارروائی کو دریافت کیا جاے
تو دیوانہ مصنوعی و اصلی مین بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ اب مختلف کوائف کے لحاظ سے مرض دیوانگی
کو تین قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول مانیا** (مینیا) یہہ جنون کی ایک قسم ہے جسکے
وقوع سے عقل اور افعال دماغیہ مین فساد عارض ہو جاتا ہے اور افعال کی ترتیب اور انکا حسن باطل
ہو جاتا ہے اور تمام حرکات جسمانی بالعموم قلب کے موثر ہونے سے بیمار مین ہمیشہ ثوران خون اور ہیجان
طبع کے باعث جوش دلی کے آثار پائے جاتے ہین ہوش و حواس مین فرق آ جاتا ہے اور یہہ ہیجان
طبع عطوفت و غضب دونون سے مرکب ہوتا ہے۔ چونکہ اس مرض مین مختلف کوائف پائے جاتے ہین
اسلئے اسکو دس نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول مانیاے حاد** (اکیوٹ مینیا)
اس مرض کے شروع ہونے کے وقت پہلے درد سر اور شرائین صدغین مین ضربان ہوا کرتا ہے

اور دوران سر و بیخوابی عارض ہوتی ہے اور بیمار خوش و خرم اور چست و چالاک رہتا ہے مگر معمولی
کاروبار سے نفرت کلی ہو جاتی ہے اور خانگی معاملات سے دستبردار ہو جاتا ہے مزاج کے متغیر و
تبدل ہونے سے بال بچوں عزیزوں اور جانی دوستوں سے عداوت کرنے لگتا ہے فحش الفاظ
منہ سے نکالتا ہے بیمار گھر میں بیٹھنے سے گھبراتا ہے سڑکوں اور خیابانوں میں آوارہ پھرنا پسند
کرتا ہے۔ جب عورتیں اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو اون سے کلمات و حرکات خلاف حیا
و شرم سرزد ہوتی ہیں پردہ عصمت پھاڑ کر ننگ ناموس سے منہ موڑ لیتی ہیں شرم و حیا کو خاک
میں ملا دیتی ہیں ماں باپ بھائی بہن خاوند اور بچہ کا کچھ پاس و لحاظ نہیں کرتیں پاس ادب و
محبت دل سے دور ہو جاتا ہے بلکہ اونکے مار ڈالنے کے درپے ہو جاتی ہیں غلبہ مرض کی حالت میں
غصہ کا جوش ایسا بڑھ جاتا ہے کہ مریض ہر وقت جنگ و جدال اور مار پیٹ کیا کرتا ہے اور دوسروں
کو نقصان پہونچاتا ہے بیقراری دل اور جوش خون کے باعث خویش و اقارب کی محبت چھوڑ دیتا ہے
اور ادنے سی بات پر چڑ جاتا ہے حرکات و خیالات خلاف عادت ظاہر کرنے لگتا ہے اور دوسروں
کو بیوجہ ایذا پہونچانے کا قصد کرتا ہے بول و براز اپنے بدن پر مل لیتا ہے۔ اس حالت میں ہذیان و
اختلال عقل قوی ہو جاتا ہے زیادہ بکتا ہے اور چلا چلا کر باتیں کرتا ہے ایک بات ختم نہیں ہونے
پاتی کہ دوسری بات شروع کر دیتا ہے آواز اور روشنی سے از بس نفرت کرتا ہے نیند نہ آنے کی وجہ
سے آنکھوں کی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں باہر نکلی پڑتی ہیں جب
خیالات باطل و توہمات بے اصل کم و بیش موجود ہوتے ہیں تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ثقبہ عنبیہ
تنگ ہو جاتا ہے ٹکٹکی بندھ جاتی ہے اگر نیند آ بھی جاوے تو وحشت انگیز اور دہشتناک خوابوں سے
نیند اوچٹ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بیماری کی شدت رات کو زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب یہہ
کیفیت دھتورہ اور بلاڈونا کے استعمال سے عارض ہو تو ثقبہ عنبیہ وسیع نبض سریع اور ممتلی ہو جاتی ہے
مگر کبھی قوی اور کبھی ضعیف لیکن بلاڈونا کے استعمال کی صورت میں نبض عریض ہوتی ہے اور
یہہ بھی ممکن ہے کہ اپنی اصلی حالت پہ [illegible] جیسے چہرہ ابھرا ہوا اور پھولا ہوا ہوتا ہے یا رنگ چہرہ کا زرد
و اوترا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ سر میں گرمی زیادہ اور بدن میں معمولی حرارت محسوس ہوتی ہے
جب مرض کا دورہ جلد جلد ہوتا ہے تو مریض کے لواحق خیال کرتے ہیں کہ آسیب جن بھوت سوار ہے

اس مرض میں کبھی اشتہا کم ہوجاتی ہے اور کبھی پرخوری کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے لیکن اکثر یہی ہے کہ
اشتہا نہیں ہوتی منہ میں پانی زیادہ بھرا رہتا ہے ناک خشک ہوتی ہے اور زبان کے کنارے سرخ ہوتے
ہیں اور وسط سے سپید ہوتی ہے کبھی زبان میں کوئی تغیر پایا نہیں جاتا قبض ہمیشہ رہتی ہے براز خشک
اور سفید خارج ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں صفرا کمتر جاتا ہے قارورہ کبھی صاف ناصاف
پانی کی طرح اور کبھی سرخ ہوتا ہے بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے کیونکہ غذا کم کھانے کی وجہ سے خون کم
ہوتا ہے اور اعضا کو غذا کم پہنچتی ہے مگر ہر ایک مریض میں شدت و عجلت میں اختلاف ہوتا ہے بعض
مریض زیادہ بیٹھتے ہیں اور آرام پاتے ہیں آدمیوں سے ڈرتے ہیں ہوتے ہیں ٹھیک ہولی ہیئت متغیر یہاں تک کہ دو

تصاویر نمبر ۳۵
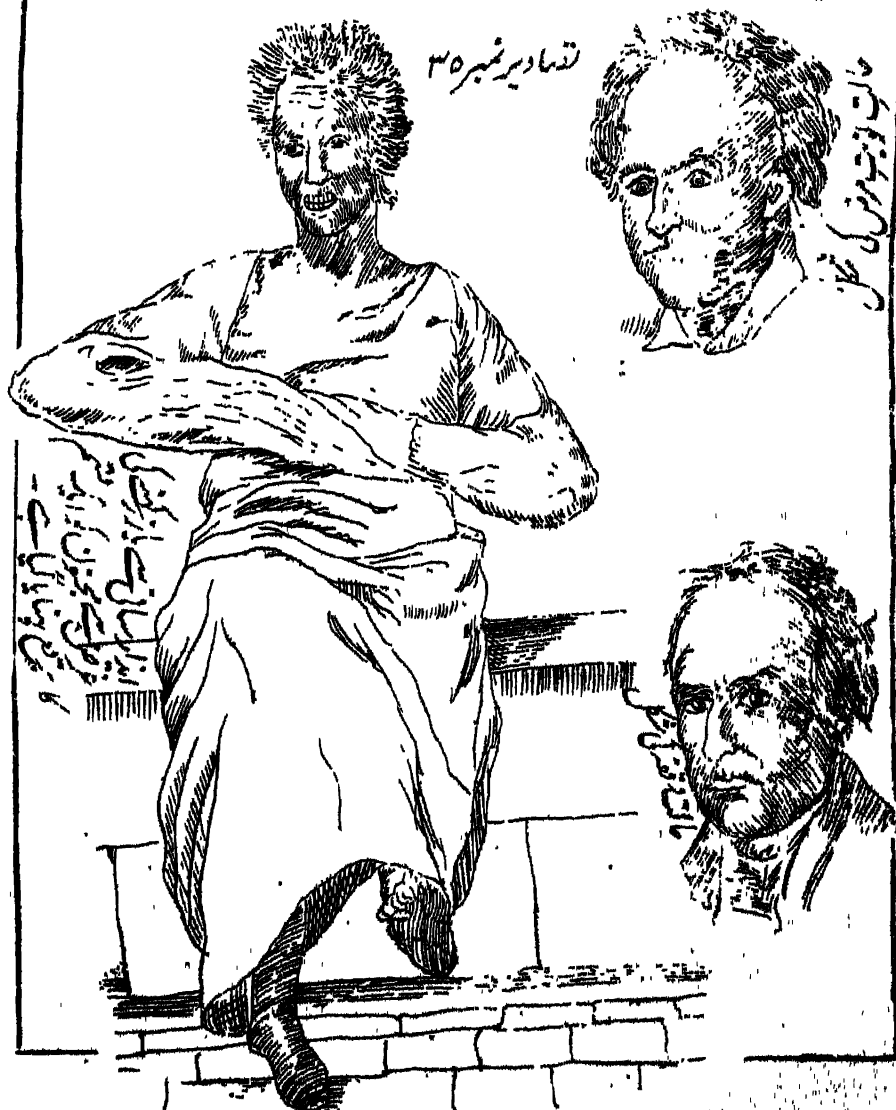
آشنا بھی شکل سے صورت پہچان سکتے ہیں اور اوس قوت کی زیادہ ہو جانے سے اطراف کو حرکت دیتا
رکھتا ہے۔ اس حد پر پہونچکر کسی قسم کا درد محسوس نہیں کر سکتا سردی گرمی سے ایذا نہیں پاتا اگرچہ
اوسکے بدن کو فی الواقع ضرر پہونچتا ہے مگر وہ نہیں جانتا اگر نئے نئے کپڑے پہننے کے لئے اوسکو
کپڑے پہنائے جائیں تو پھاڑ ڈالتا ہے کوئی بات مطابق واقعہ کے اوس سے سرزد نہیں ہوتی۔
کبھی مہربان ہو جاتا ہے اور کبھی غضبناک و قہرمان **اختتام** اگر یہ مرض عالم جوانی میں ہو اور اوس کا
میلان طبع امراض قلب کی طرف نہ پایا جاوے تو بعد علاج جلد اچھا ہو جاتا ہے ورنہ تہیج
بعض اوقات دماغ میں شدید سوزش ہو جاتی ہے اور مریض دو یوم کے اندر مر جاتا ہے یا کچھ وقفہ
کے بعد مرض کی شدت بڑھ جاتی ہے کبھی استقلال مزاج کی وجہ سے چند ماہ کے لئے آرام بھی ہو جاتا
ہے بعض صورتوں میں مرض مزمن بھی ہو جاتا ہے جیسی شدت و خفت پیدا گانہ ہوتی ہے کبھی زمانہ
مرض میں مریض بالکل تندرست اور صحیح و سالم معلوم ہوتا ہے مگر رات کو مرض کی شدت ہو جاتی
ہے۔ اس مرض کا **انجام** بتلانا قابل غور ہے کیونکہ اکثر اوقات اسمیں دماغ کی سوزش شامل ہوتی ہے
جسکا نتیجہ غالباً برا ہوا کرتا ہے۔ اگر شروع مرض سے دو یوم کے اندر مرض میں خفت معلوم ہو تو
انجام اچھا ہوتا ہے کیونکہ اسعرصہ کے اندر مرض کی ترقی کا احتمال ہوتا ہے اور نیز خفت کی حالت میں
مرض کے بار بار عود کرنے سے چنداں خطرہ نہیں ہوتا عود کرنے کی حالت میں نوبت کا قیام اکثر
چند ہفتہ تک ہوا کرتا ہے اگر اس سے پہلے آرام ہو جاوے تو نیک ہے ورنہ برا ہے روز بروز
کی کمزوری کی ترقی سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا تندرست ہو کر مرض نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے
تشخیص سوزش حاد دماغ۔ شرابیوں کے جنون اور بخار کے ہذیان اور مالیخولیا سے حادین باہم کر
اشتباہ ہو سکتا ہے جنہیں مخصوصہ علامات سے باسانی تمیز ہو سکتی ہے چنانچہ التہاب دماغ میں
نبض سریع اور ممتلی ہوتی ہے درد سر کی شکایت وحشی اور آواز سے نفرت و دیگر خطرناک علامات
ظہور میں آتی ہیں۔ شراب کے نشہ میں بیخودی کی خواب ہوتی ہے مگر بیداری کے بعد صحت ہو جاتی
ہے اور نیز اسمیں خیالات باطلہ نہیں ہوا کرتے منہ سے اور قے کے مادہ سے شراب کی بو آتی ہے ان
علامات کے علاوہ شراب کے جنون میں رعشہ ضرور ہوتا ہے سر پسینے سے تر اور زبان سفید ہوتی
ہے اور نیز بستر کے گرد کیڑے مکوڑے پھرتے نظر آتے ہیں ہذیان حمی کی کیفیت مریض کے

رشتہ دارون اور عزیزون سے نفرت اسکی منکشف ہوجاتی ہے اور اسکے علاوہ برجود حمی خود شہادت دیتا ہے۔ مانیا مین جملہ علامات اسکے برخلاف ہوا کرتی ہین **نوع دوم مانیای مزمن** (اکرانک میینیا) اکثر مانیا سے حاد مانیا ے مزمن مین تبدیل ہوکر مدت دراز تک رہتا ہے جس سے مریض کی طبیعت کاروبار دنیوی مین نہین لگتی اور نہ کسی بات پر خیال جمتا ہے کبھی جوش آجاتا ہے تو شور وغل کرتا ہے کبھی خاموش رہتا ہے اور سوال کا جواب با صواب دیتا ہے اور اکثر اتفاقیہ موت سے مرتا ہے **نوع سوم مانیای وحدت** (مونو مینیا) باوجود صحیح وسالم ہونے خیالات کے جب کسی خاص بات مین فتور عقل ہوجاتا ہے تو اوسکو بھی ایک قسم کا جنون کہا جاتا ہے **نوع چہارم مانیای اخلاقی** (مارل مینیا) ظہور مرض کے ابتدا مین عقل قوت مدرکہ فہم حافظہ اور خیال بدستور قایم ہوا کرتا ہے مگر مرض کی زیادتی مین بدتہذیبی کے غلبہ سے نیک و بد کی تمیز نہین رہتی اور اس قسم کی حرکات سرزد ہوتی ہین کہ خلاف رواج عام اور تہذیب و عقل کے مخالف ہوتی ہین اکثر اس قسم کا مرض نوجوانون مین ہوا کرتا ہے جبکہ کم سنی اور بلوغت کے زمانہ مین اصحاب ثروت و اقبال کی صحبت کا اتفاق ہوتا ہے تو اونکی عادات و حرکات و سکنات طبیعت مین سرایت کرجاتی ہین اپنی حیثیت فراموش ہوجاتی ہے مزاج قابو مین نہین رہتا حرکات ناشایستہ بے رحمی ضدیت وغیرہ امور ناملایم سرزد ہوتے ہین اوسکو گمان ہوتا ہے کہ مین عالی خاندان ہون ذراسی نکتہ چینی پر بگڑ جاتا ہے **نوع پنجم جنون زچہ یا جنون النفسا** (پیوریرل مینیا) جب وضع حمل کے بعد زچہ کو جنون عارض ہوجاتا ہے تو شدید ہذیان کی حالت مین نوزائیدہ بچہ کے ہلاک کا قصد کرتی ہے غلط اور بیجا اصل خیالات پیدا ہوجاتے ہین شوہر و دیگر اقربا سے کلی نفرت ہوتی ہے بیخوابی کی شکایت رہتی ہے مانیا ے حاد کی دوسری علامتین ظہور مین آتی ہین اگر باقاعدہ علاج کیا جاوے تو جلد تر آرام کی صورت نمایان ہوجاتی ہے مگر موروثی ہونے کی صورت مین مرض مزمن ہوجاتا ہے **نوع ششم جنون السرقہ** (کلپٹو مینیا) اس قسم کا مرض اکثر نوجوانون مین پایا جاتا ہے جنہین چوری کرنے کی بے اختیار عادت پڑجاتی ہے باوجودیکہ اس ناجایز فعل کے عدم سے بخوبی اوسکو واقفیت ہوتی ہے کیونکہ استفسار کرنے پر مریض صاف انکار کرجاتا ہے اور اوسکے ذکر سے ناخوش ہوتا

اچھے متمول اور صاحب حشمت اشخاص بلا وجہ اور بے ضرورت سوئی جیسی ادنے چیز کے چرانے سے اپنے تئین باز نہین رکھ سکتے بعض مریض بلا غرض ایک شخص کی چیز کو اوٹھا کر دوسرے شخص کی چیزون مین ملا دیتے ہین جن عورتون کو خلاف معمول حیض آتا ہے یا مدت حمل دراز ہوجاتی ہے وہ زیادہ تر اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین پس اصل چور اور مریض مذکور کے درمیان دورہ مرض سے پہلے کی حالت دریافت کرنے سے بخوبی تفرقہ ہوسکتا ہے **نوع ہفتم قطرب** یہہ ایک قسم کا جنون ہے جسمین بیمار تنہائی کو پسند کرتا ہے اور ہر وقت خایف نہایت ترش رو متردد اور متاسف رہتا ہے بیہودہ گردی نہایت پسند خاطر ہوتی ہے رنگ زرد زبان خشک اور مفرط الحرارت ہوتی ہے اور ہر ایک شخص پر یہی گمان کرتا ہے کہ یہہ میرے قتل کے درپے ہے اور اپنی حفاظت کے واسطے اوسپر حملہ کرتا ہے - یہہ مرض جسیم اسود دماغ کے فساد سے عارض ہوتا ہے جسکا علاج بعینہ مالیخولیا کی طرح کیا جاتا ہے **نوع ہشتم - جنون الاحراق** (پائرومینیا) جن عورتون کو حیض بے وقت آتا ہے یا عین عالم شباب مین بالکل بند ہوجاتا ہے اونکو آگ لگانے کی خواہش زیادہ تر ہوتی ہے تاکہ اوسکا تماشا دیکھین **نوع نہم جنون خودکشی** (سوئی سائیڈل) مالیخولیا کی قسم ہے جسمین ارادۂ خودکشی کا اس زور شور سے پختہ ہوجاتا ہے کہ اس فعل کے ارتکاب سے مریض کو کوئی روک نہین سکتا خواہ کتنی ہی تدبیرین کی جائین کبھی اس قسم کے خیالات ایسے پختہ ہوجاتے ہین کہ اونکا روکنا نہایت ہی مشکل ہوجاتا ہے - بعض مریض موقع کے منتظر رہتے ہین اور موقع پاکر فوراً اپنے تئین ہلاک کر دیتے ہین بعض کو علاج کرنے سے آرام ہی ہوجاتا ہے **نوع دہم جنون قتل عمد** (ہومی سائیڈل مینیا) اس قسم کے مریض دیکھنے مین تندرست و سلیم العقل پائے جاتے ہین اور انکے دماغ مین کسی قسم کا فتور ظہور مین نہین آتا اکثر خموش اور اداس رہتے ہین اور کسی کو اپنے ارادہ سے مطلع نہین کرتے تاوقتیکہ فعل قتل کے مرتکب نہو جائین مگر دفعۃً کسی شخص کی تحریک سے یا خود بخود کشت و خون کی خواہش کا جوش اسقدر غالب ہوجاتا ہے کہ کسی کو قتل کئے بغیر رہ نہین سکتے خواہ اپنا کیسا ہی عزیز کیون نہو **علاج** مریض کو ایسے مکان مین محفوظ رکھین کہ اپنے تئین یا دوسرون کو ضرر نہ پہونچا سکے اور حفاظت کے بعد قوی [illegible] کا مسہل دین جب سر مین گرمی زیادہ پائی جاوے اور ہذیان و ہیجان کی شدت ہو تو قوی مسہل

دین اس غرض کے لئے روغن حب السلاطین کے دو تین قطرے پلا دینا کفایت کرتا ہے تلیین کی ضرورت ہو تو مگنیشیا سلفاس ایک ڈرام سنگچرہائی سائمس نصف ڈرام باہم ملا کر دو تین اونس پانی کے ساتھ دین اور یہی مقدار چار چار گھنٹے کے بعد پلا دین تاکہ کامل اجابت ہو جاوے اگر بوجہ حرارت اور ہیجان کے سبب اس دوا کا پلانا ناممکن ہو تو صرف ایک قطرہ روغن حب السلاطین کھلانا کفایت کرتا ہے ہیجان کے وقت مریض کو گرم پانی مین بٹھلا کر سر پر سرد پانی ڈالین اور جب سر مین گرمی اور جوش خون زیادہ ہو تو جیسا سبب جونکین لگا دین اور اس امر کا خیال رکھین کہ اگر شرائین اصداغ مین ضربان ہو تو صدغین پر اگر آنکھین زیادہ سرخ ہون تو موقین پر اگر ناک پر اور ہیار اور ورم ہو تو منخرین مین اگر کانون مین وہی تباہی آوازین آوین اور بیمار تشویش مین کہے کہ فلان یہ کہتا ہے اور فلان وہ کہتا ہے تو دونون کانون کے پیچھے جونکین لگانی چاہئین اس اطریفل کے استعمال کی ... نہایت مفید ہے **نسخہ اطریفل** ترفہ شاہترہ الائچی خورد سلیخہ مصطکی ہر یک ساڑہے تین ماشہ گل سرخ اصل السوس ہر یک ۹ ماشہ ہلیلہ سیاہ پوست بلیلہ آملہ ہر یک ڈیڑہ تولہ پوست ہلیلہ زرد تربد ہر یک ۳ تولہ سب کو باریک کر کے روغن بادام یا روغن گاؤ مین چرب کر کے نیم سیر شہد مین تیار کرین **خوراک** ایک تولہ تا دو تولہ روزانہ **دیگر جوارش جالینوس** جسکے استعمال سے بہت سے امراض کو فائدہ ہوتا ہے خصوصاً جنون کے لئے ازبس مفید ہے **نسخہ** سنبل الطیب قرنفل قاقلہ سلیخہ دارچینی خولنجان سعد کوفی زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل قسط عود بلسان اسارون تخم ہورہ چرائتہ زعفران ہر یک دو درم مصطکی ۵ درم حنطیانہ ۳ مثقال سب کو باریک کر کے نبات سفید ہموزن ادویہ یا شہد دو چند ادویہ مین تیار کر کے بقدر دو مثقال استعمال روزانہ استعمال مین لاوین **دیگر** شیرہ عنب الثعلب کو سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ بطور سعوط استعمال کرنا ازبس مفید ہے **دیگر شربت الصالحین** جسکے استعمال سے مالیخولیاے مراقی و دیگر امراض معدہ و جگر کو نہایت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل کنول ایک عدد دبا کر لیموں کے رس مین خوب مالیدہ کرین اور برابر شب و روز رہنے دین بعد ازان آب انار ایک سیر بید مشک گلاب ہر یک نیم سیر ایک سیر نبات مین ملا کر اور عرق مذکورہ بالا مین آمیز کر کے ایک شیشہ مین بھر دین مگر شیشہ کا تیسرا حصہ خالی رہنا ضروری ہے تاکہ جوش کھانے مین عرق ضائع نہو چار پانچ روز کے بعد صاف کر کے استعمال مین لائین اگر تخدیر و سکر مطلوب ہو تو بنگ بقدر چار ماشہ

آمیز کرین زیادہ جوش کی صورت مین دماغ کو مخدرات و منومات کے استعمال سے آرام دین سب سے
بہتر منوم اس موقع پر برومائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ ہے جو ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک
حسب ضرورت دیا جاتا ہے **لعوق خشخاش** بھی اس مطلب کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ**
پوست کوکنار مع خشخاش عناب ولایتی ہر یک ۵ عدد دونون کو نیم کوب کرکے ایک شبانہ روز پانی
مین بھگو دین بعد ازان جوش دین جب نصف رہجاے تو خوب استعمال کرکے صاف کرین بعد ازان
ایک سیر نبات سفید آمیز کرکے قوام پر لادین پس بعد نشاستہ کتیرا صمغ عربی مغز بادام مغز کدو ہر یک
۵ درم باریک کرکے ملادین خوراک ۲ مثقال **دیگر نطول المجانین** جسکے استعمال سے
وسواس اور مالیخولیا کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** کوکنار مع خشخاش گل سرخ بابونہ ہر یک یک کف
بنفشہ گل نیلوفر ریشہ خطمی برگ بید تھوڑے معتبر برگ کاہو برگ کدو تراشکدہ برگ خیارین برگ
اسبغول ہر یک یک دستہ سپستان ۲۰ عدد سب کو تین سیر پانی مین جوش دین جب سوم حصہ جذب
ہوجاوے تو صاف کرین اور دس درم روغن کدو آمیز کرکے حسب دستور نطول کرین **غذا**
خوش ذائقہ کھلاوین دودھ زیادہ پلاوین اور معدہ کو کسی وقت خالی نہ رکھین کیونکہ جبتک معدہ
مین غذا موجود ہوگی دماغ کو اذیت کم پہونچے گی پس مریض کو غذا کھانے پر مجبور کرین **جب**
عورت وضع حمل کے بعد نفاس کے بند ہونے سے اس مرض مین مبتلا ہو تو اصل مرض کا علاج کرنے
کے بعد مریضہ کو گرم پانی مین بٹھلادین اور رحم مین گرم پانی کی پچکاری کرین اور مدر نفاس ادویہ استعمال
مین لادین تاکہ سمیت نفاس خارج ہوجاوے جب مرضعہ کو کمزوری کے سبب یہہ مرض لاحق
ہوجاوے تو بچہ کا دودھ چھڑا دین اگر سبب احتباس حیض یا قرب بلوغ یا زیادہ درد حیض ہو
تو حسب مناسبت تدابیر عمل مین لاوین جب مرض مین خفت ہو اور مریض انسانون کی صحبت مین بیٹھنے
کے قابل ہوجاوے اور ہذیان جاتا رہے تو اوسکو کھلی اور خوشگوار ہوا مین رکھین اور بذریعہ
سواری ہوا خوری کرائین سیر و شکار وغیرہ ایسے کامون کی طرف متوجہ کرین جو اوسکی طبیعت کے
موافق اور مرغوب خاطر ہون اس عمل مین نہایت فائدہ ہوا کرتا ہے **قسم دوم نسیان**
(ڈِمِنشیا) کتب طبیہ عربیہ مین نسیان بطور مرض مستقل کے مسطور ہوا ہے مگر فے الواقع
یہہ کئی مرضون کی ایک علامت ہے لیکن چونکہ ہر ایک دماغی مرض مین ہمیشہ بطور عرض لازم کے

نسیان یعنی نقصان حافظہ

دیکھی جاتی ہے لہذا ایسے علامات کے مریض پاگل مانا جانا چاہیئے۔ اس مرض مین قوت یادداشت (عقل۔ فکر) اور خیال مین بحسب اعتبار درجات مرض نقصان پیدا ہوجاتا ہے یا یہہ قوتین بالکل باطل ہوجاتی ہین امراض دماغیہ مین دماغ کے جسم اسود مین نقصان پیدا ہوجاتا ہے اور وہ نقصان یہہ ہے کہ جسم مذکور کئی کیسون سے مرکب ہے اور ہر ایک کیسہ سے متعدد شاخین نکلکر دوسرے کیس (سل) کی شاخون میں اس طرح جاملتی ہین کہ صورت شبکہ کی پیدا ہوجاتی ہے۔ جب کسی وجہ سے کیسون کی شاخین معدوم و لاشئی ہوجاتی ہین تو اوسوقت جریان قوت کا رستہ معدوم و زائل ہوجاتا ہے اور کیسہ ہاے مذکورہ سے قوت ذکر فکر و خیال باہر نہین نکل سکتی اور نہ دماغ مین منتشر ہوسکتی ہے اسوجہ سے قوای مذکورہ کے فعال مین نقصان یا بطلان پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی دماغ کی سوزش مزمن مین کیسہ ہاے مذکورہ کی ساخت سکڑ کر سخت اور ناہموار ہوجاتا ہے جس سے کیسہ مذکورہ کی ذات مین قوت باقی نہین رہتی اگرچہ شاخین بدستور قائم ہون اس صورت مین بھی فکر اور خیال مین فساد پیدا ہوجاتا ہے **اسباب** کبھی ابتدا ہی سے ہوتا ہے کبھی بعد تجارب کے اور کبھی سرسام کے بعد یہہ مرض عارض ہوتا ہے ان دونون صورتون مین علاج ممکن ہے بخلاف دیگر اقسام کے جو یہہ ہین کبھی مانیا صرع اور سکتہ کے بعد حادث ہوتا ہے کبھی دماغ مین دانہ دار مادہ (جو برکل) پیدا ہونے کے بعد عارض ہوتا ہے اور یہہ اکثر اطفال کو لاحق ہوا کرتا ہے کبھی اعضاے دماغ مین ورم غددی کے پیدا ہونے سے ہوجاتا ہے خصوصًا جبکہ استخوان متورم ہوکر دماغ کو دبالیتی ہین کبھی لینت دماغ اور ضربہ۔ کبھی کثرت مباشرت بھی اسکا سبب ہوتا ہے۔ زمانہ شیخوخت مین بھی نسیان ہوجاتا ہے

علامات یادداشت کم یا بالکل زائل ہوجاتی ہے۔ واقعات گذشتہ یاد نہین رہتے جو امور بالفعل پیش آتے ہین یا متوقع الوقوع ہون اون سے متاثر نہین ہوتا اور نہ اونکو سمجھتا ہے اور نہ اونکی پرواکرتا ہے اور نہ اوسکو خوشی سے خوشی ہوتی ہے اور نہ غمی سے غم بالکل بیفکر اور بیخبر رہتا ہے جب عوارض مذکورہ بالا مین شدت ہوتی ہے تو مثل مریض مانیا کی اوس سے افعال و حرکات سرزد ہونے لگتے ہین جس سے نبض سریع سرگرم اور آنکھین سرخ ہوجاتی ہین اور یہہ حالت اوسوقت ہوتی ہے جبکہ دماغ مین ورم پیدا ہوجاتا ہے جب مریض مانیا سے صحت پاتا ہے تو اوسکا نسیان زیادہ و علامات شدید ہوجاتی ہین قوت رو جاتی کم ہوجاتی ہے تغیر موسم مین خصوصًا سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے

کیونکہ ماننا ہے دماغ میں زیادہ تر ضعف و نقصان عارض ہو جاتا ہے۔ اور یہ علامات جو مذکور ہوئی ہیں نسیان حاد و قوی کی ہیں جو برا ہو ایک ماہ تک چلتا ہے۔ اسکے بعد مریض صحت پاتا ہے یا کمزور ہو کر ہلاک ہو کر یا ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور جو نسیان مزمن ہوتا ہے اس میں فہم عقل ہوش و حواس قدرے زائل ہو جاتے ہیں اور قدرے باقی رہتے ہیں لیکن روز بروز قوت حافظہ بتدریج ناقص یا باطل ہوتی جاتی ہے۔ حرکات سکنات بچوں کی سی ہو جاتی ہیں۔ جب دماغ ضعیف ہو جاتا ہے یا پانی کی زیادتی سے لیّن و رقیق ہو جاتا ہے تو نیند زیادہ آتی ہے اور خواہش غذا زیادہ ہو جاتی ہے بیمار کو غسل و تبدیل لباس کی طرف توجہ نہیں ہوتی اگر کوئی نہلا دے یا کپڑے پہنا دے تو انکار بھی نہیں کرتا کیونکہ وہ نہیں سمجھتا کہ اسکا بدن چرکین اور لباس میلا کچیلا ہے۔ جب تنہا بیٹھتا ہے تو خود بخود باتیں کرتا ہے کبھی روتا ہے کبھی ہنستا ہے کبھی کبھی روز تک چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے آنکھیں مکدر اور پر آب رہتی ہیں اور ہمیشہ آنکھ ناک سے پانی جاری رہتا ہے ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے انگلیوں کی حرکت بطی ہوتی ہے اور چہرہ کے عضلات مسترخی ہو جاتے ہیں جس سے بیعقلی اور بد حواسی مترشح ہوتی ہے جب قبض شکم کی وجہ سے سر گرم آنکھیں سرخ نبض سریع ہو جاتی ہے تو بیمار زیادہ غیظ و غضب میں ہو جاتا ہے نیند کم آتی ہے۔ جب معالجے سے قبض رفع ہو جاتی ہے اور اسہال جاری ہو کر صحت ہو جاتی ہے تو ضعف دماغ کی زیادتی سے نسیان مزمن کی علامات قوی و شدید ہو جاتی ہیں

علاج اس مرض میں فصد لینا نہایت مضر ہے اگر سر کی گرمی رفع کرنے کے لئے تنقیہ خون کی ضرورت پیش آوے تو صدغین پر جونکیں لگا دیں یا دو قوی مسہل دیں بعد ازاں جوارش شونیز استعمال میں لا دیں **نسخہ** شونیز ہلیلہ کابلی ہر یک ۵ درم زنجبیل نانخواہ آملہ بلیلہ ثعلب مصری مغز بادام فندق ہر یک ۱ درم سب کو باریک کر کے دو چند شہد خالص میں تیار کریں **خوراک** ایک مثقال اگر شیخوخت میں خرابی کے باعث نسیان ہو تو **حبّیات** استعمال میں لا دیں **نسخہ** نمک سیاہ نمک سنگ نمک لاہوری نمک سونچر ہلیلہ سیاہ آملہ زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل ہر یک تولہ نانخواہ شیطرج ہر یک ۹ ماشہ قرنفل دار چینی الائچی دانہ ہر ایک ۴ ماشہ عود ہندی مصطگی ہر یک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے لیموں کے رس میں حسب دستور حب بنا کر استعمال کریں **خوراک** ۳ حب صبح و شام کھا دیں دیگر کندر بقدر ایک مثقال بطور خیساندہ اور روغن بالنگو کو قدرے برگ پان پر لگا کر ایک سرخ بنا کر کھائیں

رکھکر استعمال کرین جب سیاہ نابود ہو جاوے تو پیڑہ بنا کر کچھ عرصہ تک کھلانا نہایت مفید ہے
دیگر مشک بقدر ایک حبہ جند بیدستر نیم حبہ کو روغن یاسمین مین حل کرکے سعوط کرنا مزیل نسیان ہے
دیگر **معجون جدوار مجوزہ مؤلف** جسکے استعمال سے نسیان کو کمال فائدہ ہوتا ہے نسخہ
جدوار عود ہندی تباشیر سیاہ بوزیدان اسارون دارچینی دار فلفل کندر کباب چینی مصطگی ہر یک ۲ مثقال
جند بیدستر خردل فلفل سیاہ ہر یک ۳ مثقال بہمن سفید درونج عقربی اسطوخودوس ابریشم مقرض آملہ
پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ بلیلہ تودری صندل سفید ہر یک ۵ ل مغز نارجیل مغز پستہ مغز چلغوزہ
مغز فندق مغز بادام ہر یک ۱۲ مثقال سب کو باریک کرکے عسل سہ چند مین تیار کرکے استعمال مین لاوین
خوراک ۹ ماشہ تا ایک تولہ اور طلبا کیلئے بہت مجربات استعمال مین لادین **نسخہ** تخم کاہو بذر البنج
سفید ہر یک ا درم شیطرج آفیون ہر یک ۲ درم سب کو باریک کرکے حبوب بقدر نخود تیار کرکے بوقت شب
استعمال مین لادین برومائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ کے استعمال سے علاوہ تخدیر کے دماغ
کو بھی آرام ملتا ہے جب بیمار زیادہ مدہوش ہو یا نیند زیادہ آتی ہو تو مقام مخف پر آبلہ انگیز بلسٹر
لگاوین۔ اگر سر مین گرمی معلوم ہو تو گردن پر پلاسٹر لگا دین اور باقی تدابیر تقویت بدن و سود صحت
عمل مین لادین۔ اگر مریض کی بیخبری مین امعا مین براز اور مثانہ مین بول جمع ہو جاوے اور وقت معینہ
پر بفراغت خارج نہو تو حقنہ اور قثاطیر کے استعمال سے امعا و مثانہ کو صاف کرین نسیان مزمن مین
مقویات بدن اور حفظان صحت کا خیال رکھین مگر دردسر اور گرمی دماغ کی شکایت مین مسہل قوی
دیکر گردن پر پلاسٹر لگا دین بعدازان مقویات دین۔ **انجام** اس مرض کا اکثر اچھا نہین ہوا کرتا۔

قسم سوم خبط العقل (امی بن شیا) جب اس مرض مین دماغ کے نشو ونما مین فتور واقع
ہو جاتا ہے تو آدمی عقل و شعور سے بالکل بے بہرہ
ہو جاتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۳۶ مختلف کوائف کے
لحاظ سے اسکو دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۶

(خلقی مخبوطی)

نوع اول فطری البلہی (ایڈیوسی)

جب فطرت ہی مین سر کی کھوپڑی بیڈول اور بدوضع
ہو تو دماغ پورے طور پر نشو ونما نہین پا سکتا اور عقل و

قوت مدرکہ درست طور پر پیدا نہیں ہو سکتی۔ قوت سامعہ کے نقص سے مریض بول نہیں سکتا اور نہ گفتگو مین شائستگی کے ساتھ الفاظ کو ادا کر سکتا ہے اور عدم قابلیت تعلیم کے باعث بد تہذیب ہوتا ہے۔ مریض بہیگا ہوا ناپاک و میلا کچیلا رہتا ہے اور نہایت کوتاہ قد ہوتا ہے جسکے کہ پچاس برس کا ابلہ قد مین پانچ برس کے بچہ کے برابر معلوم ہوتا ہے صرف سر کے بڑا ہونے اور ہاتھ پاؤن کی موٹائی سے عمر کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ قوت شامہ بھی ناقص ہو جاتی ہے اعضا بدشکل ہوتے ہین (دیکھو تصویر نمبر ۳۷) مریض بظاہر بھوک پیاس کی خواہش نہین رکھتا البتہ غذا سامنے آجائے اور منہ مین لقمہ دیا جاوے تو بڑی خوشی اور رغبت دلی سے کہا لیتا ہے۔ برسون زندہ رہتا ہے مگر اسکی عادت و شکل مین تغیر نہین آتا۔

تصویر نمبر ۳۷

(خلقی مخبوط)

ایک اور بھی فطری ابلہی کی قسم ہے جسکو انگریزی زبان مین کریٹی نزم کہتے ہین۔ اسمین عدم پرورش کے باعث جسم بے ڈول بد صورت اور سر بہت بڑا ہوتا ہے۔ چونکہ اسکے ساتھ اکثر گھینگا بھی لازم ہوتا ہے اسلئے بد صورتی اور بھی بڑھجاتی ہے۔ اکثر کوہستان مین غیر کفو کی عورت کے ساتھ شادی کرنے سے نوزائیدہ بچہ کو ہو جاتا ہے۔ یہہ مرض ورثہ کے طور پر بھی ہوا کرتا ہے **علامات** عظیم الراس ہونے کے باعث چندیا چپٹی پہلوؤن پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ ناک چپٹی ہونٹ موٹے منہ بیٹھا ہوا زیرین جبڑا نکلا ہوا ہوتا ہے۔ زبان بڑی باہر نکلی ہوئی۔ جلد پھیلی کھردری پیٹ نکلا ہوا۔ پاؤن چہوٹے اور ٹیڑھے ہوتے ہین۔ بعض مریض گونگے اور بہرے بھی ہوتے ہین آنکھین سرخ۔ تر۔ اور احول ہوتی ہین مریض ٹکٹکی باندہکر دیکھتا ہے اور چہرہ سے بیوقوفی کے آثار بخوبی نمایان ہوتے ہین باین ہمہ کہ ذائی کہانا بہت کہاتا ہے شرم و حیا جاتی رہتی ہے جلق زیادہ لگاتا ہے۔ اگر یہہ مرض عورتون مین پایا جاوے تو انکو حیض مدت معینہ سے دیر کرکے آتا ہے۔ اگر مرض کا ظہور کامل طور پر ہوا ہو تو مریض اچہے بھی ہو جاتے ہین گو بہ نسبت قسم اول کی چہوٹا ہوتا ہے اور عقل بھی کم ہوتی ہے مگر موٹی موٹی باتونکو عمدہ طور پر تربیت دینے سے سیکھ جاتے ہین۔ قوت تکلم اور یاد قایم رہتی ہے۔ اگر انکو کسی قسم کی تعلیم نہ دیجاوے تو بالکل وحشیون کی طرح رہتے ہین

نوع دوم غیر فطری ابلہی

اس قسم کا مریض فطری ابلہ کی نسبت کسی قدر ہوشیار رہتا ہے کیونکہ اسکو ابتدا مین عقل و فکر اور ادراک ہوتا ہے مگر کسی دماغی مرض کے وقوع سے یہہ سب باتین جاتی رہتی ہین اور گفتگو مین فرق آجاتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳۸) چونکہ دونون مرضون مین حرکات عضلات و دیگر امور مین اکثر باہم تعلق ہوا کرتا ہے لہذا دونون مین تفرقہ ضروری ہے **فطری ابلہی** فطرت مین ہی حواس خمسہ قوت ادراک کے قایم نہونے سے مریض جہان بٹھایا ہے وہین بیٹھا رہجاتا ہے چندیا یا پیشانی چپٹی دانت نکلے ہوے بشرے سے کم عقلی کی خاص علامات نمایان ہوتی ہین

مصور نمبر ۳۸

(غیر فطری ابلہی)

غیر فطری ابلہی فطرت مین حواس خمسہ قوت ادراک موجود ہوتے ہین مگر پیدایش کے بعد مرض کے باعث نہین فتور آجاتا ہے۔ ایسا مریض نئی صورت دیکھنے اور تبدیل مکان سے گھبراتا ہے مگر بشرہ عام آدمیون کی طرح ہوتا

تشریح بعد وفات اصلیت نامعلوم ہے اگرچہ فتور عقل ہوسکتا ہے مگر بعد موت کے تشریح سے کسی عضو مین فرق نہین پایا جاتا البتہ شدت مرض مین دماغ اور اوسکے پردون مین سرخی ہوتی ہے موت سے پیشتر اگر مریض زیادہ مضطرب بے چین ہو تو اوسکے دماغ اور پھیپھڑون مین خون یا مایئت خون اور اوسکی سطح پر سرخ نقاط پائے جاتے ہین اور دماغ مین کبھی سختی اور کبھی نرمی پائی جاتی ہے کبھی دماغ اور اوردہ دماغ سکڑی ہوئی ہوتی ہین یا چربی مین تبدیل پائی جاتی ہین **علاج** ابتدا مین اگر دماغ مین خون کی زیادتی معلوم ہو تو فصد لین پس گوش اور گدی پر جونکین لگا دین قبض ہو تو مسہلات کے ذریعہ سے قبض کو رفع کرین کمزوری کی صورت مین مقویات استعمال مین لائین غذا مقوی اور سریع الہضم دین کاروبار اور زیادہ محنت سے پرہیز کرائین بیمار کے خیالات و مطالب مین چندان دخل نہ دین جب بیماری کامل طور پر ظاہر ہو جاوے اور نیز دماغ مین غلبہ خون کے آثار پائے جائین تو فصد لین جونکین لگا دین اور دین تقلیل غذا کرین اگر بیمار بہت ہی از خود رفتہ ہو جاوے تو ایسا بندوبست کرین کہ مریض اپنے تئین یا دوسرون کو مضرت نہ پہونچا دے اس غرض کے لئے آسایش اور خوشی مین تاریک مکان کے اندر رکھین تا وقتیکہ دورہ مرض رفع ہو جاوے اور مریض کے پاس کسی کو نہ آنے دین عصبی خراش رفع کرنے کے لئے افیون

مارفیا دہتورہ بلاڈونا بہنگ وغیرہ مسکن ومخدرادویات دین اور نیند لانے کے لئے کلورل ہائیڈریٹ ۳۰ ریا ۴۰ گرین یا ٹنکچر ادبیم افیون - مارفیا بوقت خواب دین یا یوسائی امین ۱/۴۰ گرین ۱/۱۰۰ گرین تک پچکاری کے ذریعے زیر جلد پہونچا دین تاکہ نیند آجاوے - اور بشدت مرض مین کیسبوبٹ جلیپ ۲ ڈرام کیلومل تین گرین روغن حبالگوٹا ایک قطرہ ملا کر دین تاکہ رقیق دست آنے سے مرض مین تخفیف ہو - آردتربد حب النیل غاریقون اور شحم حنظل کے دینے سے بہی خوب کہل کر دست آجاتے ہین حرارت جسم کی زیادتی مین حب نبض سریع ممتلی اور متواتر ہو تو سر پر برف رکہین یا ٹہنڈے پانی کے تریڑے دین اور آب سرد سے غسل کرائین اگر مذکورۃ الصدر تدابیر سے کام نہ نکلے تو مریض کو پاگل خانہ مین پہونچا دین اور صحت کی صورت مین بہی چہہ ماہ تک کچہہ کام نہ لین بلکہ کسی دریا کے کنارے آرام سے رکہین اور ایسا بندوبست کرین کہ مرض پہر عود نہ کرے اور نہ کسی عضو مین فتور آوے - صحت کے بعد بہی کچہہ عرصہ تک اس نسخہ کا برابر استعمال کراتے رہین **نسخہ** اسی ٹیٹ آف مارفیا ۱/۶ گرین فاسفیٹ آف زنک ۱/۶ گرین اکسٹراکٹ آف جنشین ڈیڑہ گرین سب کو ملا کر گولی اور تین دفعہ دن مین کہلانے کو دین اس سے بیقراری دور ہوجاتی ہے اور نیند بخوبی آجاتی ہے اور مرض کو افاقہ ہو جاتا ہے - غذا سے پہلے کمپونڈ ٹنکچر ... گرین ہر روز دین ضعف یا کمی خون مین مقویات دین اور مریض سے بشفقت پیش آدین اور کوئی ایسی بات نکرین جس سے مریض بہڑک جاوے اور برابر حفاظت مین رکہین تاکہ اعادہ مرض کی صورت مین اپنے تئین ہلاک نکر ڈالے اور غذا کہلانے کا بندوبست کرین اگر نہ کہا سکے تو بذریعہ پچکاری معدہ مین پہونچائین گرمی کے موسم کے بیمار کو ورزش کرا دین دودہ وغیرہ مقوی زود ہضم غذا دین معتدل ملک مین بود و باش کرائین اور قواعد حفظ صحت کی پابندی مد نظر رکہین ادب اور گفتگو کے قواعد سکہا دین - کاربونیٹ آف ایرن اور فاسفیٹ آف لائیم ولی ریسٹ آف زنک کے استعمال سے از بس فائدہ ہوتا ہے

فصل نہم رعونت وحمق یہہ مرض نسیان کی قسم مین سے ہے جسمین افعال فکریہ اشیاء علمیہ پر پورے طور سے حاوی نہین ہوسکتے اور صاحب مرض کے جملہ کاروبار لڑکون کی طرح بیجا صادر ہوا کرتے ہین انکے خیالات شبیہ بامتعارفہ مین خواہ کیسے ہی سلیم ہون مگر آخر کار ناتجربہ کاری کے باعث بیہودہ درنکمے اعتبار کئے جاتے ہین اکثر اس مرض مین خشکی کمال اور بیخوابی زیادہ ہوا کرتی ہے **علاج** اگر خلقی ہو تو علاج کرنا لاحاصل ہے - اگر کسی عارضی مرض کے سبب فکر عقل اور ذکر مین فساد پیدا ہوگیا ہو تو موافق نسیان کے علاج کرین

فصل دہم عشق

(ایروٹومینیا) یہہ مرض نہایت سخت اور مزمن رنج و فساد فکر کی ایک قسم ہے جسمین مرد و زن اور بچے بھی
مبتلا ہو سکتے ہین مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول عشق**
مجازی اسمین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو حسن ظاہری پر جان دیتے ہین اور حسن کے معنون سے بالکل
بیخبر ہین اور شہوت پرستی ہی مین اپنی زندگی بسر کر دیتے ہین بیکار رہنے والے شہوت پرست لوند نوجوان
آدمی خوبصورت پری رخ زہرہ جبین ماہ پارہ جو تمثال معشوق کے مختلف خصایل ناز و ادا کے فکر مین ہر دم
مستغرق و محو رہتے ہین تو دماغ کے ضعیف ہو جانے سے خون متغیر ہو جاتا ہے غزل اشعار قصہ کہانیون
اور عشق انگیز ناولون کے پڑہنے اور فحش تصویرون کے دیکھنے سے بھی جب خیالات ناپاک شہوت انگیز
پیدا ہوتے ہین تو ظنون فاسدہ اور افکار ناقصہ پیدا ہو جاتے ہین جس سے مریض ہمیشہ خموش فکر مند اور
سرنگون رہتا ہے قوت حافظہ کے نقصان سے یادداشت جاتی رہتی ہے شب و روز کی آہ سرد و گریہ و زاری
و نالہ و بکا سے آنکھون کے ڈھیلے چپٹے ہو جاتے ہین اور بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور مریض ٹکٹکی
باندہکر دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے خلوت پسند آدمیون کی صحبت سے نفور ہوتا ہے پاگلون کی طرح آوارہ
پہرتا ہے نبض مین اختلاف ہو جاتا ہے خصوصاً معشوق کے یا اوسکے ذکر و حکایت سے نبض سریع الحرکۃ
قوی اور متواتر ہو جاتی ہے ورنہ ہمیشہ ضعیف و بطی الحرکۃ رہتی ہے کسی نے خوب کہا ہے **شعر** عاشقانرا
سہ نشان است ای پسر * آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر * **علاج** مکان سکونت اور ہوا تبدیل کرا دین اور کسی
شغل مین مشغول رکہین اور اسی قسم کی دوسری تدابیر عمل مین لا دین کہ بیمار معشوق کو فراموش کر دے اور
اغذیہ مرطبہ سے جسم کی ترطیب ضروری سمجھین احادیث و حکایات صالحین اور پرہیزگارون کی باتین
سنا دین ناولون فحش تصویرون اور شہوت انگیز افسانون اور کہانیون کے مطالعہ سے باز رکہین اور
ناواقف لوگون کی زبانی معشوق کی بیوفائی کج ادائی قبیح عادات ناجایز خصایل اور نفرت انگیز امور
اوسکے ذہن نشین کرا دین اگر تجرد و عدم ازدواج زیادہ تر محرک عشق ہو تو معشوق کے سوا کسی اور کے ساتھ
مواصلت کرنے کی ترغیب دیں تا کہ خروج منی سے جوش قوت باہ کم اور عشق موقوف ہو جاوے اور خیال
زناکاری کی طرف مائل نہ رہے اور باقی علاج موافق نسیان کرین **قسم دوم عشق حقیقی** اگرچہ
اطبا کے نزدیک یہہ قسم بھی داخل جنون و دیوانگی ہے مگر پابندان مذہب اسکو الہامی جاودانی و مذہبی دائمی
مانتے ہین اور آفرینش کا اعلی ترین مقصد اسی کو تصور کرتے ہین فی الواقع اسکے وجود با وجود

پندار و غرور کے جملہ حجاب جلکر خاک مذلت مین مل جاتے ہین اور اسکے غلبات مین عاشق تمام تعلقات
چھوڑ دیتا ہے یہان تک کہ اپنی ہستی سے بہی گزر جاتا ہے اور سیل تند فنا مین اپنی کشتی ڈال دیتا ہے اور
ہر ایک مصیبت جھیلتا ہوا قدم آگے کو بڑہائے چلا جاتا ہے پیچھے کو نہین ہٹاتا فرد یہ بحر کردہ
کشتی روانہ + کہ ہر موجش ہزاران خدا نیست + اسی کی کشش کاملہ کی تاثیر سے قعر بحر نیستی مین غوطہ
لگایا جاتا ہے اور بغیر اسکے معرفت الٰہیہ کے مراحل طے نہین ہوسکتے **شعر** عشق کیا شے ہے کسی کاملؔ
سے پوچھا چاہیے + کس طرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہیے + عاشقان حقیقی اپنی ہستی سے
کچھہ سروکار نہین رکھتے اور سرمایہ کے بغیر سود حاصل کرتے ہین اونکے پر نہین مگر تمام عالم مین اڑتے
پہرتے ہین اونکو شادمانی ہے تو مطلوب سے غم ہے تو محبوب سے **نظم** عشق بگزار و بعاشق خواب و خور +
گر تو مرد عشقی از خود در گزر + عشق بر مردہ نباشد پایدار + عشق را بر حی بر قیوم دار + نور او مے بین کہ
در ہر روشنی + کاذنقا دان نور در ہر روزنے + **علاج** - اسکا عام علاج یہہ ہے کہ رہبر کامل ملے جو مریض
کے اسم و رسم کو محو کردے **جامی** ہے کنی جامی گم اندر عشق اسم و رسم خویش + آفرین بادا برین رسمے کہ
پیدا کردہ + اور خاص علاج یہہ ہے کہ معشوق کی طرف سے کشش و جذب ہو اور تمام حجاب اٹھہ جائین

فصل یازدہم مالیخولیا (میلن کولیا) جالینوس کے نزدیک اس مرض کا سبب غلبہ احتراق
سودا تہا لہذا اسنے اس مرض کا نام میلن کولیا رکہا اور یہہ از قسم تسمیۃ الشئ باسم سببہ ہے بہرحال
مالیخولیا مین ظنون و افکار فساد و خوف کی طرف متغیر ہو جاتے ہین - مختلف کوایف کے لحاظ سے اس مرض
کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول مالیخولیا کے عام اسکے اسباب** زیادہ تر
مقدم کمزوری خون و ضعف دماغ ہے اور یہہ اکثر بانیا جمی حاد و سرسام کے بعد حادث ہوتا ہے اور مال وغیرہ
کے ضایع ہو جانے کے بعد بہی عارض ہوتا ہے غرض غموم و ہموم بہی اسکا سبب ہے جلق کثرت مجامعت اور
زیادتی محنت و مشقت اور زیادہ بیداری سے بہی ہو جاتا ہے جو اسباب کہ باعث ضعف دماغ ہین وہی اسکے سبب بہی ہین
معدہ جگر و دیگر اعضاء احشائیہ کے فعل مین فتور آجانے سے بہی یہہ حالت پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر جوان مرد
اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین بچون بوڑہون کو کمتر عارض ہوتا ہے مسایل غامضہ کے حل کرنے مین شب و روز
غور و فکر کرنا بہی موجب اس مرض کا ہے **علامات** جو لوگ اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اکثر انکے
چہرے پر زردی یا سیاہی غالب ہوتی ہے انکہین بکدر اور نا صاف ہوتی ہین جہان جاتے ہین یا جہان

نہیں ہیں ہر طرف خوف زدہ دیکھتے رہتے ہیں اور خود اپنے لئے حفاظت کی کوئی تدبیر نہیں کرتے لیکن ڈرتے رہتے ہیں کہ کوئی انکو قتل نہ کر ڈالے اور ہمیشہ اپنے خیال میں مستغرق رہتے ہیں اور ایک ہی طور پر چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں کلام نہیں کرتے - کبھی اس مرض میں سرگرانی اور اذیت اول درجہ کی ہوتی ہے لیکن صاحب مرض بیان نہیں کر سکتا کہ وہ اذیت کیا ہے اکثر سر گرم اطراف سرد اور نبض مختلف ہوتی ہے ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کسیقدر پسینا موجود رہتا ہے زبان کے کنارے بہت سرخ ہوتے ہیں اور اوسکے وسط میں میل جما رہتا ہے اور علی العموم زبان نہایت خشونت اور درشتی پر ہوتی ہے اور فم معدہ پر بوجھ سا پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ معدہ میں بھی کچھ فساد ہے اشتہای طعام کم ہوتی ہے کبھی نوشیدنی اشیا سے نفرت ہوتی ہے اور تناول غذا کے بعد ڈکاریں بہت آتی ہیں اور بھی سبب اسکے باعث اکثر قبض شکم رہتی ہے گرمی اور کثرت شکم کی شکایت بیمار ہمیشہ کرتا ہے بول صاف آتا ہے نیند بہت کم آتی ہے جب لگتی ہے تو وحشت انگیز خوابوں سے اوچٹ جاتی ہے اور بیمار ہمیشہ بلا سبب رنجیدہ خاطر مغموم پست ہمت ڈرنے والا اور رنجیدہ رہتا ہے اور ہر وقت ترشرو نظر آتا ہے اور اپنے دلی رنج و غم کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا اکثر مذہبی خیالات باطل اور خام پیدا ہوتے ہیں دل میں ہر وقت شک رہتا ہے یہاں تک کہ کسی پر اعتبار نہیں کرتا خویش و اقربا سے متنفر اور دور رہتا ہے زندگی کو تلخ سمجھتا ہے کسی کام کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتا ہمت ہار دیتا ہے اور کسی قسم کی محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا نہیں کرتا صحبت بری معلوم ہوتی ہے تنہائی پسند کرتا ہے ایک جگہ بیٹھنے سے گھبراتا ہے یہی چاہتا ہے کہ گشت لگاتا پھرے کبھی اپنے تئیں مرغ خیال کرتا ہے کبھی اپنے آپکو روے زمین کا بادشاہ اور کبھی باوجود بادشاہ ہونے کے اپنے تئیں گدا جانتا ہے کبھی اپنے تئیں چاول سے دانہ رکھی پانی کا مٹکا تصور کرتا ہے کبھی لاغر کبھی فربہ کبھی دماغ کی خرابی سے خودکشی کا قصد کرتا ہے **علاج** بیمار کو حفاظت سے رکھیں کبھی تنہا نہ ہونے دیں اور قبض کی حالت میں مسہل دیں **نسخہ حب افتیمون** افتیمون ۵ درم غاریقون سونٹھ تربد مجوف اسطوخودوس بسفائج ہر یک یکدرم سب کو باریک کرکے حسب دستور حبوب بنا کر استعمال کریں یہ حب ایک خوراک ہے

دیگر جلاب پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ پوست آملہ ہر یک ۲ دانگ سنامکی لاجورد مغسول افتیمون غاریقون سفید کتیرا ہر یک ۲ دانگ سبکو باریک کرکے روغن بادام سے چرب کریں اور حبوب بناکر ہمراہ عرق گاؤزبان تناول کریں اور یہ ایک خوراک ہے اسیقدر تین چار دفعہ پے در پے ایک ہفتہ

کاؤزبان وغیرہ استعمال کیا کریں اور جلاب دینے کے بعد مربائے آملہ ورق نقرہ کے ساتھہ کھلا دیں اور
اوپر سے شیرجات یعنی پوست کشنیز خرفہ زرشک تودہ صندل ہر یک ۷ ماشہ آلوبخارا سات دانہ بھگو کر
استعمال کریں بعد ازان تفریح طبع کے لئے خمیرہ گاؤزبان وغیرہ مفرحات استعمال میں لاویں نسخہ

خمیرہ گاؤزبان مجوزہ مؤلف جسکے استعمال سے دل اور دماغ کو طاقت ہوتی ہے **نسخہ**

گل سرخ گاؤزبان شگوفہ اذخر خس ہر یک ۳ درم تخم بالنگو تودہ صندل سفید کشنیز ابریشم مقرض بہمن
سفید تخم خرفہ تخم کشوث ہر یک یکتولہ سب کو گلاب تین پاؤ شاہترہ ہر یک نیم سیر عرق کاسنی پاؤ بھر پانی تین پاؤ
میں بھگو دیں اور چار پہر کے بعد جوش دیں جب تہائی حصہ باقی رہ جاوے تو آب اتار کر چھان لیں پاؤ بھر نبات سیر شہد
پاؤ سیر داخل کرکے قوام پیدا کریں اور قوام سے اتنے میں طباشیر کہربا ہر یک یکدرم سائیدہ کرکے آمیز کریں اور
نیچے اوتار کر ورق نقرہ نصف تختہ ورق طلا ۹ عدد داخل کرکے بقدر ایک تولہ روزانہ استعمال میں لاویں
اور روغن کاہو مندرجہ سہر کی مالش تمام بدن پر کریں **دیگر عرق** مجربہ برادرم **حکیم شیخ احمد صاحب**
مرحوم و مغفور جسکے مفید ہونے کا مؤلف بھی قایل ہے **نسخہ** شاہترہ پوست نیم سیر بہیکڑ گل نیلوفر برادہ شیشم
مویز منقی عناب ولایتی ہر یک پاؤ بھر چرائتہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ گل سرخ تودہ صندل سفید ہلیلہ سیاہ تخم کاہو
بادرنجبویہ گاؤزبان گل گاؤزبان ہر یک نیم پاؤ گل گڑہل ۱ عدد سنڈہی بوٹی نیم سیر بسفائج افتیمون گل غافث
اسطوخودوس ہر یک یکتولہ قابل کوفت ادویہ کو کوفتہ کرکے دہ چند پانی میں شب و روز بھگو دیں بعد ازان
دوچند عرق کشید کریں **خوراک** آدہ پاؤ صبح آدہ پاؤ شام استعمال کریں اغذیہ و ادویہ مقویہ دیں اگر سر میں
گرمی زیادہ پائی جاوے تو گردن پر آبلہ انگیز پلسٹر لگا دیں یا قوی مسہل دیں لیکن اس مرض میں فصد لینا
مطلق حرام سمجھیں کہ نہایت مضر ہے **قسم دوم مالیخولیای مراقی** ہائی پوکنڈرائی سس
مراق درس غشا کا نام ہے جو معدہ جگر اور طحال وغیرہ اضلاع خلف کے زیرین اعضا پر محتوی ہے چونکہ
اصل سبب اسمرض کا اعضائے مذکورہ کا فساد ہوتا ہے اسلئے اسمرض کا نام بلحاظ تسمیۃ الشئی باسم محلہ کہا
گیا۔ بقراط اور اوسکے اتباع اسی پر متفق ہیں مگر جالینوس کا قول ہے کہ یہہ مرض صفرائے سیاہ سے پیدا
ہوتا ہے اسیواسطے اسکا نام مالیخولیا رکھا گیا کیونکہ مالی بمعنی سیاہ اور خولیا بمعنی صفرا ہے اور فی الواقع
مالیخولیای مراقی عام مالیخولیا کی ایک قسم ہے پس جالینوس کے نزدیک تسمیۃ المرض باسم سببہ ہے اور
جالینوس کا یہی قول مدت مدید تک انگلستان میں مقبول و مسلم رہا۔ اسکے بعد ولایت میں ایک ڈاکٹر پیدا ہوا

چنانچہ اپنی تحقیقات بیان کی کہ خون کے فاسد ہونے سے یہہ مرض پیدا ہوتا ہے لہذا اونہے
اس مرض کو امراض طحال سے شمار کرکے مرض اسپلین نام رکہا اور اسپلین بمعنی طحال ہے۔ اطبائے
انگلستان برابر ڈیڑہ سو برس تک اسی رائے پر متفق رہے اب ساٹہہ ستر سال سے کامل تحقیقات کے بعد یہہ
ثابت ہوا کہ یہہ مرض ضعف دماغ و اعصاب خصوصاً عصب شوکی (سمپیتھیٹک) اور عصب احشائی
(نیومو گاسٹرک) کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے۔ الحاصل مرض مذکور کبہی ابتداءً محض مزاج عصبی سے پیدا ہوتا
ہے جسکی وجہ سے مریض اپنے سبب سے متاثر ہو کر غمگین ترشرو اور چین بجبین ہو جاتا ہے یا خوشنود کبہی
اولاً معدہ جگر اور طحال کے مبتلای مرض ہونے کے سبب جب ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو عصبی مزاج پیدا
ہوتا ہے جس سے مالیخولیا کا ظہور ہوا کرتا ہے جب اوسکے روح اعضا کے فتور سے دماغ کی پرورش مین فتور واقع
ہوتا ہے تو اکثر اوقات مریض مغموم رنجیدہ خاطر اور پست ہمت رہتا ہے۔ بہر حال یہہ مرض مردوں مین زیادہ
ہوتا ہے جیسا کہ اختناق الرحم عورتون مین زیادہ ہوا کرتا ہے فی الحقیقت یہہ مردوں کا اختناق الرحم
ہے **اسباب** جو لوگ خانہ نشین رہتے ہین یا محنت کرتے کرتے یکایک آسائش مین پڑ جاتے ہین
اور کسی قسم کا پیشہ اور کاروبار نہین کرتے اور اس بیکاری مین اپنے ہی نفس کے ساتھہ مشغول رہتے ہین
اور نیز درزی محرر اور علما وغیرہ اور وہ لوگ جو بیٹھکر کام کرتے ہین اور نیز وہ لوگ جو دماغی محنت زیادہ کرتے
ہین اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین خصوصاً خوف دلی اور ناکامیابی کی صورت مین کیونکہ اسباب
مذکورہ سے اونکی قوت عصبیہ کم ہو جاتی ہے۔ اور نیز وہ لوگ جو غموم و افکار مین زیادہ تر مبتلا رہتے ہین اور
فتور ہاضمہ خرابی فعل جگر۔ امراض قلب اور آتشک کی سمیت سے بہی ہو جاتا ہے اور نیز وہ لوگ جو کسی
قوی و صعب مرض مین مبتلا ہو کر بتدریج اس طرح پر صحت پاتے ہین کہ انہین اپنی صحت کا حال معلوم نہین
ہوتا اور وہ اس حالت مین اپنی صحت تامہ سے مایوس ہو جاتے ہین اور نیز وہ لوگ جو عورتون کے ساتھہ
زیادہ مباشرت کرتے ہین یا اپنی زیادہ تر اوقات عورتون کے خیال اور عشق و محبت مین بسر کرتے ہین
اور نیز وہ لوگ جو اغلام یا جلق لگانے کا زیادہ شغل رکھتے ہین اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین
کثرت جریان منی بہی موجب اس مرض کا ہے۔ اسباب مذکورہ بالا اس مرض کا پہلا سبب ہین اور ان
اسباب کی موجودگی سے ہضمی فتور پیدا ہو جاتی ہے اور یہہ اس مرض کا دوسرا سبب ہے۔ کبہی اسباب
مذکورہ کے ساتھہ پہلے ہی سے ہضمی شامل ہو جاتی ہے اور یہہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ الحاصل اسکا

زندگی … ختم ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ سوء ہضمی کی علامات موجود ہوتی ہین مثلاً درد سر درد معدہ
… درد … اور درد امعاء مین مبتلا رہتا ہے۔ معدہ مین سوزش رہتی ہے کثرت ریاح شکم کے باعث آروغ
ترش بکثرت آتے ہین لیکن بد ہضمی یا کوئی علامت موجود نہین ہوتی صرف مالیخولیا کا مرض موروثی طور
سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ قسم عسیر العلاج ہے اور دوسری اقسام مین موافق علاج سے اکثر صحت کامل
کی امید ہوتی ہے کیونکہ موروثی مین سبب مرض اصلی ضعف اعصاب ہوتا ہے نہ عارضی اور یہہ ضعف
… مالیخولیا پیدا کرتا ہے۔ رات کی بیداری اور دن کی بے چینی اور بیقراری و تفکرات کے سبب
تندرستی مین خلل پڑ جاتا ہے بعض اوقات دورہ مرض کا شام کے وقت زیادہ ہوتا ہے اس خیال سے
کہ رات کو نیند نہ آنے سے پریشانی زیادہ ہوگی کبھی یہہ مرض ایسے جنون مین تبدیل ہو جاتا ہے
اور کبھی غذا کی طرف رغبت نہونے کی وجہ سے مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے نقشہ مالیخولیا سے اصلی و مراقی
مین … فرق یہہ ہین کہ اصلی مالیخولیا کا مریض کسی شغل مین مشغول نہین ہوتا اور وسواس و ظنون
کے سبب اپنے … فراموش نہین کرتا ممکن ہے کہ اس قسم کا مریض کسی شغل مین مشغول ہو کر
مدت … تک اپنے وساوس … خیالات سے باز رہے۔ صاحب مالیخولیا سے اصلی اپنے
عزیزون اور غمخوار دوستون کو دشمن سمجھتا ہے اور اونکی ایذا رسانی کے فکر مین لگا رہتا ہے
اور مالیخولیا سے مراقی کا بیمار عزیزون کی جانب سے بدگمان نہین ہوتا بلکہ کبھی اونکی بہتری کا فکر
کرتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میرے بعد میرے عزیز کیا کرینگے اور کیونکر اونکی عمر بسر ہوگی فی الواقع یہہ
… وقت ہے اور صاحب مالیخولیا سے اصلی کے خیالات بالکل اسکے عکس ہوتے ہین کیونکہ یہہ اپنے عزیزون
کا خیرخواہ نہین ہوتا بلکہ اونکو اپنا دشمن اور قاتل سمجھتا ہے اور اونکے قتل و تخریب کے درپے رہتا ہے

علاج سب سے پہلے طبیب پر لازم ہے کہ مریض کی طول طویل داستان کو بڑے غور سے سنے بلکہ اوسکی تکرار
کو خود ہی بیان کرے اور دلی توجہ سے علاج مین مصروف ہو تاکہ مریض کو طبیب پر پورا اعتقاد جم
جاوے اس سے مریض کے اکثر شبہات رفع ہو جائینگے اور علاج مین خاطرخواہ کامیابی کی امید ہوگی
اگر ایسا نہ کیا جاویگا تو مریض ہرگز علاج کا خواہان نہوگا۔ اس ہدایت کے موافق ڈاکٹر نواب خان
صاحب بیان کرتے ہین کہ ایک شخص عمر پنجاہ سالہ میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میرے سر کے اندر
کیڑے (گوبر کے کرم) بکثرت جمع ہو رہے ہین پہلے مینے کئی ڈاکٹرون سے علاج کرایا اونہون نے

میرے سر کی کھوپڑی کو چیر کر دماغ کے اندر سے کرم نکالے تھے اور تقریباً ایک سال تک آرام رہا تھا اب
پھر وہی کوبریلے پیدا ہو گئے ہیں آپ بھی میری کھوپڑی کو کاٹکر دماغ کے اندر سے کرم نکال دیں
مینے جب اوسکے سر کا ملاحظہ کیا تو ایک گول داغ سر کے گرداگرد زخم کے اچھے ہونیکا پایا جس سے ثابت
ہوتا تھا کہ ضرور کسی ڈاکٹر نے اوسکی تسکین خاطر کے لئے سر کے گرداگرد زخم پیدا کر کے کرم لیکے مریض کو
دکھا دیئے ہیں - اعضاء انہضام طعام اور عضلات تناسل کی طرف دیکھا تو اونمین بھی کسی قسم کی
خرابی معلوم نہوئی اور مریض مضبوط و توانا قوی رہا تھا مگر دل کسی قسم کی نہ تھی مینے سمجھا کہ بیرونی
علاج کے سوا اسکی تسلی کرنا غیر ممکن ہے اس خیال کے مطابق مینے بہت سے گوبریلے جمع کر کے لوٹے میں
رکھ لئے اور بیمار کو کلوروفارم سنگھا کر سر کے گرداگرد اوپر سے زخم پیدا کر کے قدرے خون نکالکر گوبریلے
پر ڈال دیا اور بیمار کے ہوش میں آنے پر خون آلودہ گوبریلون کا لوٹا اوسکے سامنے پیش کیا اور کہدیا
کہ تیری کھوپڑی چیر کر تمام کرم نکال دیئے ہیں اب تو بالکل تندرست ہے اس سے بیمار کو ازحد خوشی حاصل ہوئی
اور علاج زخم کے لئے برابر شفاخانہ آتا رہا اور گوبریلون کی شکایت بالکل نکرتا تھا لیکن زخم کے اندمال
پر کہنے لگا کہ میرے سر میں صرف ایک بڑا کرم رہگیا ہے جو سر میں پھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور تیسرے دن کے
بعد انڈے دینے سے پھر کرم کثیر پیدا ہو جاوینگے پہلے دونوں ڈاکٹروں نے بھی یہہ بڑا کرم نہیں نکالا
تھا اوسی کی نسل سے یہہ کرم پیدا ہوتے رہتے جو اب نکالے گئے ہیں اگر یہہ نکلا تو بار دیگر پیدا
ہو جاینگے اور پھر نکلوانے پڑینگے ہر چند مینے اوسکی تسلی کی کہ تیرے سر کے تمام کرم نکال دیئے
گئے ہیں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہ نہیں مانتا تھا غرض طبیب کو لازم ہے کہ مریض کی خیالی اور
وہمی باتون کو رائیگان اور ہیچ و پوچ نہ سمجھے اور اپنی رائے اوسپر ظاہر نکرے ورنہ وہ طبیب کو بیوقوف
سمجھکر علاج سے دستبردار ہو جاویگا - مریض کا اعتبار حاصل کر لینے کے بعد سب سے پہلے رفع سبب کی کوشش
کریں مثلاً جو لوگ بیکار رہیں اونکو کسی کام یا شغل کی طرف توجہ کریں جو لوگ بیٹھکر کام کیا کرتے ہیں
اونکو ورزش و ریاضت کی ہدایت کریں یعنی پیدل یا گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا خوری کریں یا گیند
بلا کھیلیں اس مرض میں تبدیل ہوا اور ملاقات احباب اور غسل اور نہانا یا روغن کی مالش اور ریاضت
بدنیہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے - بدہضمی کی صورت میں پہلے حب ایارج کا جلاب دیں نسخہ

حب ایارج - ایارج فیقرا ۳۰ درم غاریقون تربد سفید بسفایج غنچہ گل سرخ اسطوخودوس

ہر ایک دو درم مقل ازرق افتیمون پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ پوست ہلیلہ سیاہ سنا مکی
عود صلیب انیسون ہر ایک یکدرم تربد سفید دانگی درم زنجبیل یکدرم سب کو باریک کرکے روغن
بادام سے چرب کریں اور حسب دستور حبوب بنا کر ورق نقرہ میں لپیٹیں اور بوقت خواب بقدر
دو مثقال تناول کرا دیں بعد ازاں اس معجون کا استعمال کرائیں **نسخہ معجون** مربا آملہ
مربا ہلیلہ ہر ایک دو عدد زرشک ہیل دانہ طباشیر الائچی دانہ پوست ترنج مصطگی عود غرقی ساذج
ہندی سنبل الطیب گاؤزبان گل گاؤزبان ابریشم مقرض زرنب ہر ایک دو درم مویز منقی ۲ تولہ
کشنیز بہی باتیسہ سنگ زہر مہرہ سائیدہ ہر ایک ۶ ماشہ آب سیب آب انار ہر ایک آدھ پاؤ عرق گاؤزبان
بید مشک کیوڑا ہر ایک پاؤ بھر نبات سفید دو چند ادویہ حسب دستور تیار کریں **خوراک** ایک تولہ صبح
ایک تولہ شام **دیگر اطریفل کشنیزی** پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ
آملہ ہر ایک ۳ درم ابریشم مقرض دارچینی افتیمون قرنفل عود ہندی تودہ صندل سفید لاجورد مغسول
کشنیز ہر ایک ۲ درم شاہترہ مصطگی ہر ایک دو درم گل گاؤزبان بادرنجبویہ اسطوخودوس بسفائج ہر ایک
ڈیڑھ درم سقمونیا مشوی تربد موصوف صبر سقوطری ہر ایک ۴ درم برنج کشنیز برگ سنا ہر ایک
۲۰ درم برگ سنا کے سوا سب کو باریک کریں اور شہد سہ چند ادویہ کو جوشاندہ سنا میں قوام کرکے حسب
دستور تیار کریں **خوراک** تولہ تا دو تولہ **دیگر عرق شیر** جسکے استعمال سے تقویت قلب و ترطیب بدن
ہوتی ہے اور خشکی بدن دور ہو جاتی ہے **نسخہ** شیر مادہ گاؤ ۱۲ سیر عرق گاؤزبان ۴ سیر عرق نیلوفر
عرق گلاب ہر ایک ۳ سیر بید مشک نبات سفید تخم کاسنی ہر ایک ڈھائی سیر برادہ صندل پاؤ بھر
سب کو ملا کر حسب دستور ۱۰ سیر عرق کشید کریں **دیگر بارد اللحم بارد و آتشہ** جس سے احتراق خون
و صفرا کو کمال فائدہ ہوتا ہے حرارت دق اور سموم الشمس کو بھی مفید ہے **نسخہ** گوشت بزغالہ ۲ سیر
کو استخوان سے علیحدہ کرکے ورق ورق کریں طباشیر صندل سفید کشنیز خشک گلسرخ دانہ الائچی
ہر ایک ۶ مثقال دارچینی یک مثقال سب کو نیم کوفتہ کرکے آمیز کریں اور کباب بنا کر نیم پخت کریں بعد ازاں
گلاب بید مشک عرق گاؤزبان عرق سیوتی عرق صندل عرق شاہترہ عرق نیلوفر عرق کاسنی
ہر ایک یک سیر آب خالص حسب ضرورت داخل کرکے ۲ سیر عرق کشید کریں اس بعد سیب زرد دیسی
کدو ہر ایک کو ریزہ ریزہ کریں آب انار شیریں برگ خرفہ اسفاناخ زرشک کاہو برگ بید گل سرخ گل نیلوفر

شاہترہ تازہ گل سیوتی یا گل قلہ ہر یک یا ۵ بہر آملہ بہمن سفید تخم خشخاش بہمن سرخ گاؤزبان گل گاؤزبان
ہر یک ۵ مثقال تودریین ہر یک ۳ مثقال پانی یا عرق اس سے مطلوبہ بقدر احتیاج اضافہ کر کے رسیر
عرق کشید کرین۔ آلات الہضم کے فعل کو قایم رکھین اور جس مرض کی شکایت سے مالیخولیا کا ظہور
ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور یہ سب امراض جو موجب مالیخولیا ہین اپنے اپنے موقع پر بیان کئے
جائینگے۔ مالیخولیا مین بارالحبین کا استعمال نہایت ہی مفید ہے اور بارالحبین کے ہمراہ یہ سکنجبین
استعمال کرین **نسخہ سکنجبین** خاص ۲ انہ گل نیلوفر گل بنفشہ شاہترہ گاؤزبان گل گاؤزبان گل
نسرین بادرنجبویہ افتیمون بسفائج برگ سنا مویز منقی ہر یک ۴ درم کاسنی اصل السوس ہلیلہ سیاہ
پوست ہلیلہ کابلی ہر یک ۳ درم تخم کشک ۲ درم عناب ولایتی ۲۵ عدد سپستان ۵ عدد نبات سفید
ادویہ مذکورہ حسب مناسب حسب دستور تیار کرکے استعمال کرین اور اثنای استعمال مین چار پانچ دفعہ شربت
مسہل سے جلاب لین **نسخہ شربت مسہل** بادیان تریا دشان گاؤزبان بادرنجبویہ افتیمون
ہر یک یکتولہ گل سرخ بیخ کاسنی ہر یک ۶ ماشہ گل بنفشہ عنب الثعلب تربد سفید ہر یک ۲ تولہ عود صلیب
غاریقون نرم سفید ہر یک ۱۰ ماشہ برگ سنا ۳ تولہ مویز منقی ۱۰ درم کشمش ۴ تولہ اسطوخودوس بسفائج
ہلیلہ کابلی تخم کرفس تخم کشوث ہلیلہ سیاہ ہر یک ڈیڑہ تولہ قابل کوفت ادویہ کو کوفتہ کرکے پانی مین
بھگو دین اور چار پہر کے بعد نبات سفید دو چند ادویہ ملا کر شربت کے قوام پر لاوین **خوراک**
تین تولہ تا ۵ تولہ قبض کی صورت مین سفوف لاجورد استعمال کیا کرین **نسخہ** سنا مکی افتیمون تربد
ہر یک ۵ درم غاریقون نرم سفید لاجورد مغسول ہلیلہ سیاہ بادرنجبویہ ہر یک ۳ درم گل سرخ ۴ درم
پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد بسفائج ریوند چینی ہر یک ۵ درم اسطوخودوس ۲ درم سب کو باریک کرکے
حسب معمول قدر ۱۰ ماشہ استعمال کرین کمزوری کی صورت مین مرکبات فولاد۔ ہائپو فاسفائٹ سوڈیم
ایسڈ نائیٹرو میوریٹک ڈائلیوٹ اسٹرکنیا۔ روغن ماہی وغیرہ مقویات دین منوم ادویات کے
استعمال سے نیند لاوین

فصل دوازدہم جنون المخموری

ڈلیریم ٹریمنس ڈلیریم یعنی ہذیان اور ٹریمنس یعنی کپکپی۔ چونکہ اس مرض کے اکثر عوارض جنون سے مشابہت رکھتے ہین
اور یہ شراب کی کثرت استعمال سے ہوتا ہے اسلئے اس مرض کا نام جنون المخموری مناسب سمجھا گیا
بحکم تسمیۃ المرض باسم سببہ۔ یہ ایک خاص قسم کا جنون اور دیوانگی ہے جسمین تمام اندام مدہوش

میں رعشہ و لرزہ حادث ہوجاتا ہے اور مریض پر طرح طرح کا خوف و دہشت غالب ہوجاتی ہے اور کمزوری کی وجہ سے ہاتھ پاؤں
بھی لغزش کرتے ہیں مختلف عوارض کے لحاظ سے اسکو دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول حاد** اور
اسکے **اسباب** یہہ ہیں متواتر زیادہ شراب خالص پینے کے سبب سے خصوصاً بغیر کسی قسم کا پانی ملائے بڑے
خراب شدہ اور [illegible] کے استعمال کی طرح یہہ حالت ظہور میں آتی ہے یعنی فقط شراب کم مقدار میں بھی پانی کی آمیزش کے بغیر
گردہ اور نظام عصبی پر برا اثر پیدا کرتی ہے۔ اگر عصبی مزاج آدمی رفع تھکان کے لیے تھوڑی تھوڑی مقدار
میں مدت دراز تک شراب کا شغل جاری رکھے۔ یا ضعیف و کمزور عادی شراب برابر سات آٹھ روز تک
شراب کا استعمال جاری رکھے یا اسکو یکدم قطعی چھوڑ دے تو اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ کبھی زیادہ افیون
کھانے اور زیادہ رنج و غم میں مبتلا ہونے اور کثرت محنت و مشقت سے بھی ہوجاتا ہے۔ یہہ مرض ایسے ملک
میں زیادہ ہوتا ہے جہاں لوگ شراب بکثرت پیتے ہیں جیسا کہ انگلستان ہے۔ اب ہندوستان میں بھی
یہہ مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ صرع کی طرح اس مرض میں بھی نوبت ہوا کرتی ہے اور دورہ کے وقت
پہلے شراب پینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے پھر دوسری علامتیں شروع ہوتی ہیں اگر اس خواہش
کے وقت شراب پینے ملے تو شرابی کھسیانا ہوکر وہی حرکتیں کرنے لگتا ہے جو بدمستی کی حالت میں
سرزد ہوا کرتی ہیں **علامات** پہلے مریض کو مالیخولیا کی طرح غم و اندوہ لاحق ہوتا ہے پھر
بیخوابی اور بے چینی عارض ہوتی ہے اور کسی کام پر دل نہیں لگتا اور جابجا پھرنا پسند کرتا ہے
مریض بدگمان اور پست ہمت ہوجاتا ہے گھبراہٹ پیدا ہوجاتی ہے خواہ مخواہ رستہ چلتے جھگڑا
مول لیتا ہے۔ اسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اور معدہ ایسا فاسد ہوجاتا ہے کہ خورد و نوش
کی قسم سے کوئی چیز اسمیں نہیں ٹھیرتی فی الفور قے ہوجاتی ہے اور معدہ میں درد کی شکایت
رہتی ہے تشنگی غالب ہوجاتی ہے اور شراب کی خواہش زیادہ ہوجاتی ہے اور اذیت کے سبب طلب
شراب میں لجاجت و الحاج کرتا ہے اور کبھی اسکے برعکس شراب سے نفرت کرنے لگتا ہے اسکے بعد
بدحواسی و اختلال عقل و ہذیان ہوتا ہے اس حالت میں مریض کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور متوحش
ہوتا ہے اور دل میں نہایت خوف پیدا ہوجاتا ہے مکان میں چور گھس آنے کا شبہ ہوتا ہے یا مکان
[illegible] سے گھبراہٹ بیان کرتا ہے اور یہی جانتا ہے کہ کوئی اسے قتل کردیگا یا کوئی زہریلا
جانور کاٹ کھائیگا چونکہ ہر ایک چیز اسکی نظر میں متحرک و مرتعش ہوتی ہے اسلئے اگر کوئی

لکڑی پڑی ہوئی دیکھتا ہے تو اوسکو افعی تصور کرتا ہے اور خواہ مخواہ بستر پر چیونٹیان بتلاتا
ہے اور ہر ایک کی طرف اس طرح دیکھتا ہے کہ گویا دشمن کو گھور رہا ہے ترشرو رہتا ہے کسی کو ایذا
نہین دیتا لیکن اپنی حفاظت کے واسطے کوئی آلہ حربی مثلاً شمشیر بندوق یا لکڑی اپنے پاس
رکھتا ہے تاکہ اوس سے دشمن کی شر سے نجات پالے اور اس خوف سے کہ کوئی اوسکو مار ڈالے گا
کبھی خودکشی ہی کرلیتا ہے کبھی اپنے تئین چھت پر سے گرا دیتا ہے کبھی کنوئین مین کود پڑتا ہے یا
چھری وغیرہ سے گلا کاٹ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دشمن کے ہاتھ سے میری نجات کا یہی ذریعہ ہے
کمزوری کے سبب اوسکے بدن پر ہمیشہ پسینا موجود رہتا ہے سر گرم اور حرارت جسم ۹۹ سے ۱۰۰ درجہ
تک ہوتی ہے زبان چرک آلود اور اوسکی نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہین نبض سریع ضعیف اور لینن
ہوتی ہے تمام بدن خصوصًا ہاتھ پاؤن سر ہونٹ اور زبان مین رعشہ ہوتا ہے اور قبض کی شکایت
اکثر رہتی ہے آنکھوں مین سرخی اور ثقبۂ عنبیہ کشادہ ہوتا ہے اور ایک جگہ آرام کرکے نہین بیٹھتا اور جو بیٹھتا
ہے تو فورًا اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جدہر چاہتا ہے چل دیتا ہے نیند نہین آتی اگر کبھی آتی ہے تو
خوابہاے پریشان ستاتے ہین اور جھٹ پٹ اوٹھ بیٹھتا ہے اور پھر وہی خیالی باتین کرنے لگتا ہے
دو ہی ایک دن مین چنگا بھی ہوجاتا ہے سوال کا جواب درستی سے دیتا ہے اکثر تیسرے چوتھے روز گہری نیند
آجاتی ہے مریض دس بارہ گھنٹہ سونے کے بعد بیدار ہوتا ہے تو تندرست ہوجاتا ہے فقط
کمزوری باقی رہتی ہے لیکن مایوس العلاج مریضوں کو نیند مطلق نہین آتی حرارت جسم بڑھکر ۱۰۸ درجہ
تک پہونچ جاتی ہے اور نبض ۱۲۰ سے ۱۵۰ ضربات تک باریک اور نہایت کمزور چلا کرتی ہے آخر الامر
کمزوری بیہوشی اور تشنج مین مبتلا ہو کر تین سے سات روز کے اندر مریض ہلاک ہوجاتا ہے بعض اشخاص
شراب پیتے پیتے باولے ہوجاتے ہین اور تیزی سے چیخنے چلانے ہین دماغ مین ورم ہوجاتا ہے چہرہ اور
آنکھین سرخ سر گرم نبض سخت اور باریک ہوجاتی ہے **تشریح بعد وفات** اغشیہ دماغ دبیز ہوجاتے ہین
اور کیسون مین رطوبت موجود ہوتی ہے سمیت مادہ مین مرجانے سے دماغ کے اندر اجتماع خون
اور اوسکی ساخت مین تبدیل پائی جاتی ہے جگر بڑہا ہوا چربیلا اور قلب بھی چربیلا پایا جاتا ہے
التفرقہ والتمیز مانیا اور اس مرض مین فرق یہ ہے کہ دونون کی بدحواسی ایک دوسرے
برخلاف ہوتی ہے اس مرض کے بیمار کو اگر تاکید کیا جاوے کہ تیرا کوئی دشمن نہین ہے تو بیٹھ

جاتا ہے اگرچہ اوسیوقت وہ ٹہر جاوے لیکن بنا والا کسی کے کہنے پر ہرگز عمل نہین کرتا اگر زبردستی اوسکو ٹہراوین تو غیظ و غضب مین آجاتا ہے اور اپنے عزیزون کو دشمن جانتا ہے۔ بخار محرقہ کے ہذیان مین تپ اور درد سر نہین ہوتا ہے لیکن پیاس لگتی ہے اور نفخ شکم ہوتا ہے جس سے ہذیان مخموری اور اوسمین بخوبی تمیز ہو جاتی ہے **انجام** اگر رفع بدحواسی کے بعد نیند آجاوے تو عقل سلیم ہو جاتی ہے اور اکثر مریض اچھا ہو جاتا ہے اگر نیند نہ آوے اور ہمیشہ بیخوابی رہے اور مریض جابیجا پھرا کرے اور کہانا نہ کہاوے تو کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے اور آنکھین گڑھے پڑ جاتے ہین چہرہ اوتر جاتا ہے زبان خشک اور رقیقہ عنبیہ زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اس حالت مین مریض بیہوش پڑا رہتا ہے اور واہی تباہی باتین کرتا ہے بعد تشنج عارض ہوکر بیہوش ہو جاتا ہے اور اسی حالت مین ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** ازالہ مرض کی سبب بیرون سے پیشتر شراب پینا بند یا کم کردین اور بحالت مجبوری کوئی دوسری مفرح دوا یا وہ شراب جسکی مریض کو پینے کی عادت ہو بطور دوا پلا دین مگر اسکا استعمال بالکل بند کر دینا اولے ہے۔ بعد ازان مریض کو ایسے محفوظ علیحدہ مکان مین رکہین جہان کوئی شئے ایسی نہو جس سے مریض اپنے تئین یا دوسرون کو ضرر پہونچا سکے اور کوئی محافظ مقرر کرین جو ہر وقت اوسکے پاس موجود رہے اور ضرر سے اوسکو محفوظ رکہے ورنہ ہر ایک حیلہ سے جو ممکن ہوگا اپنے قتل کا مرتکب ہوگا بعدہ جسقدر ممکن ہو شوربا یا دودہ دین اور گرما گرم چاء پلا دین اور منوم ادویہ عمل مین لاوین کیونکہ مریض جب نیند بہر سو لیتا ہے تو اوسکی طبیعت درست ہو جاتی ہے **نسخہ منوم** بروما ئیڈ آف پوٹاسیم ۵ اگرین کلورل ہائیڈریٹ ۲۵ گرین پانی دو اونس قدرے نبات سے شیرین کرکے چار چار گہنٹہ کے بعد دین اور جوش کی صورت مین ٹنکچر آف ڈیجی ٹلیس بقدر دو ڈرام چار چار گہنٹہ کے بعد دینے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے مگر اس سے کمزوری کمال ہوتی ہے افیون دینا بہی مفید ہے اور ٹنکچر اوپیم یا مارفیائن ½ سے ¼ گرین کی مقدار لیکر زیر جلد پچکاری کرین مگر افیون کے استعمال سے پہلے کوئی دوائے مسہل ضرور دین۔ اور جب گرمی سر و سرخی چشم و علامات ہیجان فوراً قوت پر پائی جاوین تو اس سے ثابت ہوگا کہ جسم اسود دماغ مین نقصان شروع ہونیوالا ہے اسوقت مریض کو گرم پانی مین بٹہا کر سر پر سرد پانی ڈالین اگر اس حالت مین تپ نہ آوے تو قدرے ٹارٹار ایمیٹک پلا دین تا کہ حرارت قلب ضعیف ہو جاوے اور لکو ناام

بھی اکثر طبیب کھلاتے ہین اور خراش معدہ دور کرنے کے لئے برف یا جرعہ جوشدار ہائیڈروسیانک ایسڈ ڈائلیوٹ ملا کر پلا دین تاکہ دماغ کی طرف خون کم جاوے اگر اس سے فائدہ ہنو تو صدغین پر پانچ چھ جونکین لگا دین مگر اس سے بھی افاقہ کی صورت نظر نہ آوے تو مسہل تو بھی دین **نسخہ مسہل** مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام۔ ق بہ ۱ ٹارٹیک پانی مین حل کرکے دین اس سے جوش خون بھی کم ہوجاویگا اور ضعف بھی پیدا ہوجاویگا۔ جیوپ جمال گوٹہ اور مسہل تر بد سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔ اگر ضعف اور کمزوری لاحق ہوجاوے تو شراب ہرگز ہرگز نہ دین بلکہ تقویت کے واسطے امونیا کاربناس پانی مین حل کرکے پلا دین یا ایک خوراک افیون ایک کوائنا اور پلا دونا ملا کر دین افاقہ کی صورت مین لائیکوار اسٹرکنیاہ بوند نائٹر و سپوریٹک ایسڈ بوند پانی ایک اونس دو تین مرتبہ دین فاسفیٹ یا اکسائیڈ آف زنک مرکبات کچلہ۔ فولاد اور بنا ٹی تلخ مقویات وغیرہ استعمال کرادین گوشت کی یخنی دودھ وغیرہ مقوی سریع الہضم غذا دین **قسم دوم مزمن** جب چھلا کمظ رذیل لوگ شراب خواری مین علی التواتر عرصہ دراز تک زیادتی کرتے ہین تو مرض مزمن مین مبتلا ہوجاتے ہین جسکو انگریزی مین **کرانک ڈیلیریم ٹریمنس** کہتے ہین بعض خاندانون مین اس ناپاک شراب کی چاٹ صغیر وکبیر کو لگ جاتی ہے جس سے دیوانگی اور مرگی مین مبتلا ہونے کے مستحق ہوجاتے ہین بعض اوقات جب عرصہ دراز تک بغرض تحریک اسکا استعمال کیا جاتا ہے تو مدامی عادت ہوجاتی ہے جسمین شروع ہی سے ہاتھ پاؤن کے عضلات خفیف طور پر کانپنے لگتے ہین اور کچھ عرصہ کے بعد ہمیشہ بوقت صبح زیادہ اور غذا کھانے کے بعد کم لرزش ہوتی ہے نیند نہین آتی عقل مین فتور پڑجاتا ہے حواس خمسہ کو دہوکا ہوتا ہے اور مریض ڈرپوک ہوجاتا ہے اور دماغ کی ضعیف ہوجانے کی وجہ سے اپنی خراب معمولہ عادت کو چھوڑ نہین سکتا اگرچہ بالکل پاگل نہین ہوتا مگر بیہودہ گوئی مین دیوانون سے کم بھی نہین ہوتا۔ انکی عادت مین بدکاری دغابازی بدچلنی چالاکی اور ظاہر پرستی اول درجہ کی پائی جاتی ہے اور کل معاملات مین اول نمبر کے دروغگو ہوتے ہین خصوصًا شراب کے معاملہ مین اگر کسی ضرورت کے موقع پر شراب خواری سے توبہ کرین تو ظہور خواہش کے وقت برعکس عمل مین لاتے ہین فربہ یا لاغر ہوجاتے ہین چہرہ منتفخ آنکھین اور رخسارے سرخ اشک جاری رہتے ہین دہن بدبو لب خشک اور پھٹے ہوئے اور زبان میلی ہوا

کرتی ہے صبح کے وقت جی متلاتا اور قے ہوتی ہے ہاضمہ کی خرابی سے پاخانہ غیر منتظم آتا ہے
اور کبھی پیچش بھی ہو جاتی ہے اس مرض میں زیادہ تر کمزوری درد سرچینی رہتی ہے **تشریح عضو طبعی**
شرائین کی دیواریں اور دماغ سخت معدہ کی دیواریں دبیز ہو جاتی ہیں اور ریہ میں خون کا اجتماع
پایا جاتا ہے گردہ جگر اور دل میں مختلف قسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں **علاج** شراب سے قطعی پرہیز
ضروری امر ہے اگرچہ اسکی عادت جو عرصہ دراز سے ہو چھوٹنی نہایت مشکل ہے تاہم حتے المقدور مقدار کم
کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ضعیفی اور کمزوری کی حالت میں یا مرض کہنہ میں شراب کے استعمال کا
یک لخت بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ ازالہ مرض کے لیئے اوکسائیڈ آف زنک ۲ گرین دن میں دو دفعہ دیں
ہائپو فاسفائٹ آف سوڈیم امونیا۔ یا رک۔ معدنی تیزاب جنطیانہ۔ سائیٹریٹ آف ایرن اینڈ کونینا۔
مرکبات فولاد وغیرہ مقویات استعمال میں لاویں اور نیند لانے کے واسطے افیون بھنگ اجوائن
خراسانی۔ دہوپ۔ کلورل، بائیڈریٹ وغیرہ منوم دوائیں کھلائیں۔ تفریح طبع کرائیں اور حتی الوسع
شرابیوں کی صحبت سے پرہیز کراویں دودہ شوربا بیضہ یخنی دیں بروما ئیڈ آف پوٹاسیم یا ٹنکچر
کیپسیکم زیادہ مقدار میں دیں بہ رفع قبض و تلئین طبع سے عادت شرابخواری کی کم ہو جاتی ہے۔ اگر
مذکورۃ الصدر تدابیر عادت کے دور کرنے میں کچھ کارگر نہوں تو نہایت قلیل مقدار میں افیون دینی
شروع کریں مگر اس بات کا ضرور خیال رہے کہ مریض دونوں نشوں کو عادی نہو جائے **فصل**
سیزدہم کابوس (نائیٹ میر) نائیٹ یعنی شب اور میر یعنی خواب ہے۔ یہ ایک قسم کی خواب
ہے جسمیں ہولناک صورتیں دکھائی دیتی ہیں اس حالت میں مریض بڑی دشواری سے سانس لیتا
ہے **اسباب سابقہ** غم خوف کثرت محنت مشقت نفسانی مطبوخ چائے کا زیادہ پینا تمباکو
کا زیادہ پینا اور کھانا۔ لوبیا باقلا گوبھی قسم کی ترکاریوں کا کثرت سے استعمال کرنا وغیرہ **اسباب واصلہ**
اصل سبب بدہضمی ہے جس سے اعصاب متاذی ہو جاتے ہیں اور پسلیوں کے مابین عضلات اور
ڈایا فرغما میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ اسباب سابقہ میں سے اکثر بدہضمی شامل ہوتی ہے جو باقلا وغیرہ
کی کثرت استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ تمباکو اور چائے کے استعمال کے بعد نیند نہیں آتی اور جب آتی
ہے تو اوسمیں کابوس عارض ہو جاتا ہے۔ اطفال میں بروز دندان کے وقت اور کرم شکم کی
موجودگی سے عارض ہوتا ہے **علامات** نیند میں ہولناک خواب نظر آتے ہیں اور ادن سے

ڈر لگتا ہے اور سینہ مین تنگی محسوس ہوتی ہے۔ ابتدا مین تنفس سریع ہوتا ہے پھر بسیر ہو جاتا ہے
طپش قلب زیادہ ہو جاتی ہے سر مین ایسی آوازین محسوس ہوتی ہین جنکا خارج مین کوئی وجود نہین ہوتا
کیونکہ شدت طپش قلب مین خون سر کی طرف زیادہ جاتا ہے اس حالت مین بدن حرکت نہین کر سکتا
حالانکہ مریض بہتیرا چاہتا ہے کہ حرکت کرکے اس خوف سے رہائی حاصل کرے اسوقت آواز صاف
نہین نکل سکتی اور نہ بات ٹھیک مُنہ سے نکال سکتا ہے اکثر آنکھین نیم وا اور تقبہ عنبیہ کشادہ ہوتا ہے
بیدار ہوتے ہی تشنج فی الفور زایل ہو جاتا ہے اور بدن مین قوت اصلی عود کرآتی ہے خوف بر طرف
ہو جاتا ہے لیکن طپش قلب باقی رہتی ہے اور بتدریج رفع ہوتی ہے **علاج** پہلے اصل سبب کو دریافت کرکے
اوسکے دفعیہ مین کوشش کرین چونکہ سبب اصلی اور قریبہ بد ہضمی ہے لہذا اوسکے رفع کرنے کی
واسطے مسہل دین اور معجون ہلیلہ کے استعمال سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ سیاہ
آملہ گاوزبان بادرنجبویہ افتیموں افسنتین ہر یک ۱ مثقال انیسون ترنجبین تودری ناخت ہلیلہ ہر یک ۷ مثقال
فادانیا عود ہندی برگ سداب تخم سپستان ہر یک ۲ مثقال سکبینج مثقال فرفیون نیم مثقال
گلقند ۳ مثقال شہد خالص ۲۳ مثقال سب سے پہلے گلقند کو عرق دار چینی گلاب یک آدھ سیر مین حل
کرکے دستمال کرین اور جوش دیکر صاف کرین بعد ازان شہد مین آمیز کرکے ۳ مثقال روغن بادام
مین جملہ ادویہ کو باریک کرکے چرب کرین اور آمیز کرکے بقدر دو درم روزانہ استعمال مین لادین اور
بعد ازان عرق اسطوخودوس استعمال مین لادین **نسخہ عرق اسطوخودوس** اسطوخودوس
۲ تولہ برنج کشنیز ۱۲ تولہ پوست ہلیلہ زرد کابلی ہلیلہ آملہ ہلیلہ سیاہ ہر یک ۹ تولہ گل سرخ ۵ تولہ سیب
شانہ رود زہ بھگو کر حسب دستور عرق کشید کرین خوراک ۵ تولہ تا نو تولہ حب الشفا کے استعمال
سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ حب الشفا** زعفران دو دانگ گل سرخ گل ارمنی زنجبیل ہر یک
ڈھائی دانگ ریوند چینی ۵ دانگ افیون تخم جوزماثل صمغ عربی ہر یک مثقال سب کو باریک کرکے
ادرک کے رس مین حبوب بقدر نخود بنا صبح وشام استعمال کرین اگر تناول طعام کے بعد نفخ کی
شکایت پائی جاوے تو تیزاب گندھک ۵ سے ۳ قطرہ تک سادہ پانی ملا کر دین اگر کھانے کے
بعد ہمیشہ آروغ ترش آوین تو سوڈا کاربوناس یا مگنیشیا کاربوناس یا پٹاسی یا کاربوناس
علیحدہ علیحدہ ۱۰ سے ۵ اگرین پانی مین حل کرکے پلا دین ان تینون مین سے جو طبیعت کی موافق

ہو دہی زیادہ استعمال کرا دین جب کرم شکم کے سبب اطفال کو یہہ مرض لاحق ہو تو سنتو نائین
سوڈے مین ملا کر سرد پانی مین حل کر کے چار چار گھنٹے کے بعد ایک روز مین تین دفعہ دین
اور دوسرے روز بہی دوا روغن بید انجیر کے ساتہہ پلا دین تاکہ اسہال کے ساتہہ کرم شکم بہی خارج
ہو جاوین - اور جس شخص کو کابوس کی عادت ہو اسکو بوقت خواب کلورل ہائیڈریٹ نصف یا
ایک گرین پانی مین حل کر کے پلا دیا کرین تاکہ خوب نیند آجایا کرے اور دماغی اعصاب کو آرام پہونچے
اور نیز بوقت خواب بیمار کے پاس کوئی نگہبان ضرور ہونا چاہیئے جو دورہ مرض کے وقت اسکو
جگا دیا کرے تاکہ تشنج قوی نہو جاوے **فصل چہار دہم صرع** (ایپی لیپسی) اسکے معنی ہین
زمین پر گرنا - چونکہ اس مرض مین گرنا ضروری ہوتا ہے اسلئے تسمیۃ المرض باسم عرضہ کے بحاظ
سے اسکا یہہ نام رکہا گیا - فے الحقیقت یہہ مرض دماغ کے جسم اسود کے فساد سے پیدا ہوتا ہے
اگرچہ تاحال یہہ ثابت نہین ہوا کہ دماغ کی کس خاص جانب مین یہہ فساد واقع ہوتا ہے - اس مرض
مین اعضاے بدن مین یکبارگی تشنج و تمدد پیدا ہو جاتا ہے اور مریض دفعۃً چیخ مار کر بیہوش ہو جاتا
ہے اور زمین پر گر کر ہاتہہ پاؤن مارنے لگتا ہے اور اختیاری عضلات مین تشنج کے ہونے سے
چہرہ اور جسم بے ڈول ہو جاتا ہے بعد ازان غنودگی لاحق ہوتی ہے اور یہہ کیفیت باربار عود کرتی
ہے - اس مرض کے حالات جو تجربہ سے ثابت ہوئے ہین یہہ ہین کہ یہہ مرض مردون کو زیادہ تر
اور قوی تر ہوتا ہے عورتون کو نادر اور خفیف ہوتا ہے اور لڑکون کو بروز دندان اور کرم شکم کی حالت
مین اور نیز قریب بلوغ کے زمانہ مین اور لڑکیون کو قرب بلوغ اور دور حیض کے زمانہ مین حادث ہوتا ہے

اسباب یہہ مرض موروثی طور پر والدین یا کسی قریبی رشتہ دار سے بہی خواہ والدین مین سے کوئی
مرگی مین مبتلا ہو یا دیوانگی اور جنون یا اختناق الرحم مین اور بوقت ولادت سر پر دباؤ پہونچنے سے
سر کا بے ڈول ہونا اور اکثر مشارکت گردہ - کثرت مباشرت اور جلق بہی اسکا سبب ہین کثرت
شراب خواری کی عادت بہی مرض مذکور کی جانب میلان رکہتا ہے - جب نقرس و وجع مفاصل کی
سمیت سے خون خراب ہو جاتا ہے تو بہی یہہ مرض ہو سکتا ہے اور جب حیض مین کمی بیشی ہوتی ہے تو
عورتین اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین کثرت خوف و رنج اور خوشی بہی اسکا سبب ہوتی
ہین لیکن یہہ تینون اسباب نفسانیہ عورتون مین زیادہ موثر ہوتے ہین ورم دماغ ورم حجاب دماغ

دماغی محنت اور جوش خون دماغ بھی اسکے سبب ہین جب دماغ کے کسی جزو مین چوٹ لگنے سے صلابت پیدا ہو جاتی ہے تو سدہ کے وقوع سے یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی یہہ سبب ہوتا ہے کہ رسولی یا استخوان دماغ حجم مین بڑھکر دماغ پر دباؤ ڈالتی ہے لیکن یہہ فتور اکثر باد آتشک کے سبب سے ہوتا ہے کبھی بڑی عمر مین بھی دیدان شکم کے سبب سے عارضہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس حالت مین معدہ متاذی ہوتا ہے اور اوسکی ایذا اعصاب کے ذریعہ سے دماغ مین پہونچکر یہہ مرض پیدا کرتی ہے۔ کبھی سنگ مثانہ۔ موجودگی حمل وغیرہ بمشارکت ہم اسکے اسباب ہوتے ہین کبھی اذیت ساقین و نزلہ تشت پا سے پیدا ہوتا ہے **علامات** کبھی کبھی دورہ سے پیشتر بیمار کو اذیت اور کمزوری محسوس ہوتی ہے جیسا کہ درد سر دوران سر سستی اعضا وغیرہ اور ساتھ ہی اسکے آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہے اور آنکھون کے سامنے مختلف رنگ کے دائرے یا چنگاریان اڑتی ہوئی نظر آتی ہین مگر یہہ سب مندرجہ علامتین ہر ایک مریض مین مختلف ہوتی ہین کسی مین کوئی پائی جاتی ہے اور دوسرے مین دوسری۔ اور بعض کو مختلف آوازین اور شور وغل مسموع ہوتا ہے کسی کو زبان کا ذایقہ تلخ معلوم ہوتا ہے بعض کو نوبت سے پہلے اچھی طرح نیند نہین آتی بعض اوقات خواہ مخواہ طبیعت خوف زدہ ہو جاتی ہے دل دھڑکنے اور فم معدہ پھڑکنے لگتا ہے کبھی کوئی خاص ڈراونی اور ہولناک صورت محسوس ہوتی ہے جیسے زن پیر زال سرخ پوش یا حیوان سیاہ رنگ اور جب اس قسم کی شکل بیمار کے قریب پہونچتی ہے تو وہ بیہوش ہو جاتا ہے اس حالت کو جاہل لوگ جن پری بھوت پریت اور آسیب سے تعبیر کرتے ہین اور کبھی بیمار کی عادت مین خاص قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے مثلاً کلام کرنا ترک کر دیتا ہے یا غیظ و غضب مین آجاتا ہے اس سے عزیز و اقربا جان لیتے ہین کہ آج مرض کا دورہ ہوگا۔ ناک سے بو آتی ہے اور چھینکین آتی ہے بصارت مین کمی اور جسم پر لرزہ ہوتا ہے اور عقل مین فتور آجاتا ہے اور یکایک دہشت غالب ہو جاتی ہے۔ سرد یا گرم ہوا لگنے یا بدن مین چیونٹیان رینگنے کی کیفیت مریض بیان کرتا ہے۔ چونکہ اس مرض مین علامات کی شدت و خفت مختلف طور پر ہوتی ہے اسلیے اسکو دو طرح پر بیان کیا جاتا ہے **اول شدید علامات** جب مرض کا دورہ شروع ہوتا ہے اور مریض گرنے کے قریب ہوتا ہے تو صیحہ کرتا ہے کیونکہ اضلاع کے عضلات اور پردہ شکم مین تشنج پیدا ہو جاتا ہے جسکے سبب سے دفعتہً ہوا خارج ہو جاتی ہے اور بیمار زمین پر گر پڑتا ہے اور چہرہ کا

م جو پاؤن یا پیٹ سے بتدریج اوپر کو چل کر سر تک پہونچتی ہین اور مریض اسی حالت مین بیہوش ہو جاتا ہے - اکثر اوقات بغیر ظاہر ہونے کسی علامت منذرہ کے نوبت صرع کی ہو جاتی ہے

رنگ پھیکا ہوجاتا ہے جسم کے عضلات اور ہاتھہ پاؤن سخت ہوجاتے ہین اور پیرون کے تلوے
اندر کو کھنچ جاتے ہین اور ہاتھ کے انگوٹھے ہتیلی کی طرف مڑ جاتے ہین مٹھیان سخت بند ہوجاتی
ہین گردن سخت اور ٹیڑھی ہوجاتی ہے سر کتف کی جانب اور سینہ اوسکے دوسری طرف کو
پھر جاتا ہے بلکہ جسم ایک جانب کو خمیدہ ہوجاتا ہے سر کی رگین خون سے بھر جاتی ہین چہرہ
نیلگون ہوجاتا ہے آنکھین نیم کشادہ ہوجاتی ہین آنسو کثرت سے آتے ہین کرہ چشم بے حرکت
ہوجاتا ہے اور اوسکی سیاہی بالائی پپوٹون کے اندر آجاتی ہے اور صرف سفیدی نظر آتی ہے کبھی
پتلیان گھومتی ہوئین کشادہ اور بے حس ہوجاتی ہین حلق خرکتا ہے نبض باریک جلد جلد
چلتی ہے بعض اوقات بے معلوم ہوجاتی ہے جسم سرد اور پسینے سے تر بتر ہوجاتا ہے پیشاب
اور پاخانہ کبھی بہی بے اختیار نکل پڑتی ہے اور اکثر قضیب کو نعوظ ہوتی ہے تنفس مشکل
سے لیا جاتا ہے بلکہ بند ہوجاتا ہے پس بعد تشنج ارتعاش اور اختلاج عارض ہوتا ہے اور
منہ سے سفید کف خارج ہوتی ہے اور کف کبھی مع خون کے سرخ ہوتی ہے - جب زبان اور لب
دانتون کے تلے آکر زخمی ہوجاتے ہین تو بار دیگر تنفس مین دشواری شروع ہوجاتی ہے مریض
دانت پیستا ہے اور چہرہ بدنما ہوجاتا ہے اور بہوون پر شکن پڑجاتے ہین جب ایک طرف
کے ہاتھہ پاؤن مین جھٹکا لگتا ہے تو مریض لمبی اور ٹھنڈی سانس بہرتا ہے اور ہاتھہ پاؤن
ڈھیلے کر دیتا ہے پس رفتہ رفتہ دشواری کم ہوجاتی ہے اور تشنج بہی موقوف ہوجاتا ہے
اور بیمار اسی طرح تھوڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہتا ہے کہ گویا سوتا ہے اور پھر ہوش مین آکے
حالت اصلی پر آجاتا ہے فقط تکان اور سمجھہ مین قدرے فتور باقی رہجاتا ہے اور حادثہ گزشتہ سے
مطلق آگاہی ظاہر نہین کرتا اور یہہ سمجھتا ہے کہ گویا کوئی بیماری نہ تھی صرف سوتا تھا لیکن زخم
زبان کا اثر باقی ہوتا ہے تو یقین کرتا ہے کہ مرض کا دورہ ہوگیا ہے - بیماری گزرجانے کے بعد بعض
کو قے ہوتی ہے اور اکثر کو پیشاب زیادہ آتا ہے **مدت نوبت** بارہی کی مدت ایک سے
تین لمحہ تک ہوا کرتی ہے اور بعض مین المحہ سے نصف گھنٹہ تک رہتی ہے لیکن ایسی حالت
بہت کم کبھی بار بار اس ترتیب سے ہوتی ہین کہ ایک اختتام کو نہین پہونچتی کہ دوسری کا آغاز
ہوجاتا ہے - ابتدائے مرض مین تین چار ماہ کے بعد دورہ مرض کا ہوا کرتا ہے کبھی برسون

مین کوئی نوبت ہوتی ہے اور مرض کی ترقی مین وقتہ کم اور بار بار ہوتے ہین یہان تک زیادتی ہوتی ہے کہ ہر روز کئی بار ہوتے ہین اور کوئی وقت معین نہین ہوتا - قوت حافظہ زائل فہم مین کجی زندگی سے مایوسی اور کاروبار مین پست ہمتی ہو جاتی ہے اور مریض ہمیشہ غمگین یا کرتا ہے اور اس قسم کے مریض کو ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے کہ کہین کنوئین اور غار یا جلتی آگ مین نہ گر پڑے - چھت سے گر کر مرجانے کا بھی احتمال رہتا ہے **دوم خفیف علامات** اسمین مریض صرف ایک لمحہ تک بیہوش رہتا ہے اور صیحہ کرکے زمین پر گرنے سے پیشتر ہوش مین آجاتا ہے اور قریب کی چیز کو پکڑ کر سہارا لینے سے مریض گرتا نہین اور اختلاج کی طرح ہوجاتا ہے اور لڑکون کو کھیلتے کھیلتے صرف چکر آجاتا ہے بعض اوقات ذرہ سی بیہوشی سے چہرہ اور گردن کانپنے لگتی ہے اور پتلیان کشادہ ہو جاتی ہین اور ایک دو لمبی سانسون کے آنے سے مریض اچھا ہو کر اپنے کام مین مشغول ہو جاتا ہے - بعض اوقات علامات کے ظہور سے مریض مین دیوانون کی طرح جوش پیدا ہو جاتا ہے اور چند گھنٹہ تک رہتا ہے اس حالت مین اپنے تئین یا دوسرون کو نقصان پہنچاتا ہے بیماری کے گزر جانے پر مریض کی طبیعت درست ہو جاتی ہے مگر فتور عقل کے باعث اکثر کج فہم ہو جاتا ہے درد سر اور دوران سر اور بدہضمی کی شکایت اکثر رہتی ہے اور چہرہ بعینہ بیوقوفون کا سا ہو جاتا ہے **تشخیص** چونکہ اس مرض کا علاج صحیح تشخیص پر منحصر ہے اسلئے چند متشابہ امراض کی مخصوصہ علامات بیان کی جاتی ہین تاکہ عدم تشخیص کی وجہ سے علاج مین کوتاہی واقع نہو - یہ بھی یاد رہے کہ بعض فریبی لوگ کوئی خاص مطلب حاصل کرنے کیلئے مرگی کی علامات ظاہر کرتے ہین مگر ذرہ سے غور و تامل کے بعد اصلی اور مصنوعی صرع مین تمیز ہو سکتی ہے چنانچہ **مصنوعی صرع** کی آنکھین بند رہتی ہین اور روشنی لگنے سے پتلیان سکڑ جاتی ہین اور شدت سے ہاتھ پاؤن مارنے کے سبب جسم کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے زبان زخمی نہین ہوتی ہے اور نہ بول و براز خطا ہوتا ہے - جب صابون منہ مین رکھکر زبان کو حرکت دیتے ہین تو کف بکثرت نکلتی ہے اور وہ ایسی جگہ گرتے ہین کہ صاف ہموار ہو اور عام گزرگاہ بھی ہو تاکہ لوگ اچھی طرح تماشا دیکھ سکین اور مطلب براری ممکن ہو سکے اگر ایسے فریبیون کے بدن کے کسی حصہ پر گرم لوہا لگا دیا جائے تو فوراً سیدھے ہو کر اور شستہ ہو جاتے ہین

اور نیز ناس رنگ ہلنے سے چھینکین بکثرت آتی ہین اصلی صرع کی کل علامات اسکے برخلاف ہوا
کرتی ہین **جب بچے** بچپن مین سوء ہضمی کرم شکم چیچک بروز دندان کے وقت بخار سے نظام
عصبی مین فتور آتا ہے تو ویسا ہی تشنج عارض ہو جاتا ہے جیسا کہ مرگی مین ہوا کرتا ہے لیکن اصل
سبب کے دریافت ہونے پر دونون کیفیتون مین بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ **بائوگولہ** اور مرگی مین تمیز
کرنا البتہ مشکل ہے خصوصاً اوس حالت مین جبکہ نوبت مرض کے دیکھنے کا کبھی اتفاق نہوا ہو تاہم اگر دانتون
سے زبان کے کٹ جانے اور گرنے سے چوٹ لگنے کا نشان نہ پایا جاوے تو اختناق الرحم کا ہونا سمجھنا چاہیے
اختناق الرحم کی نوبت مین ہمیشہ جسم پیچھے کو خمیدہ ہو جاتا ہے یہہ اسکی عمدہ پہچان ہے اور نیز نوبت
زیادہ عرصہ تک قایم رہتی ہے اور نوبت کی اختتام پر مریضہ ہنستی یا روتی ہے اور پکڑنے پر زور سے ہاتھا
پائی کرتی ہے تو چیختی اور کاٹتی ہے **مرض سکتہ** مین اس طرح پر تمیز کی جاتی ہے کہ سکتہ مین بیہوشی
مطلق اور نصف جسم کا فالج پایا جاتا ہے اور تشنج جلد جلد اور تیز نہین ہوتا ایک آنکھ کی پتلی سکڑی
ہوئی اور دوسری کی کشادہ ہوتی ہے بعض اوقات سکتہ مین قدرے ہوش باقی رہتا ہے اور سوال
کرنے پر ہان ہون کا جواب دے سکتا ہے مرگی مین یہہ باتین نہین ہوتین **شراب و دیگر سمیہ**
زہرون کی علامات بھی کبھی مرگی کے مشابہہ ہوتی ہین مگر تقدم اسباب کی شہادت دونون مین فیصلہ
کر دیتی ہے۔ جب **گردہ کے مزمن امراض** مین یوریا و دیگر اجزاء پیشاب کے خون مین آمیز ہو کر
سمیت کا اثر پیدا کرتے ہین تو غنودگی بیہوشی تشنج مرگی کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اس سمیت کے اثر کی
تشخیص قارورہ سے بخوبی ہو سکتی ہے اسکے علاوہ نبض تنی ہوئی قلب بڑھا ہوا ہوتا ہے اور آنکھ کے پردہ شبکیہ مین
سیلان خون پایا جاتا ہے **انجام** اگر بچہ کو بروز دندان اور کرم شکم کے سبب لاحق ہو تو سبب رفع ہونے
کے بعد مرض بھی رفع ہو جاتا ہے۔ اگر قریب بلوغ کے زمانہ مین ہو تو بعد بلوغ رفع ہو جاتا ہے کبھی
بچپن سے اخیر عمر تک رہتا ہے۔ اکثر چالیس سال کی عمر کے بعد یہہ مرض پیدا نہین ہوتا اگر ہو تو علامت
ہے کبھی اسکے بعد سکتہ یا انیا اور نسیان ہو جاتا ہے کبھی بخار دورہ کے یا انیا یا فالج پیدا ہو جاتا ہے
کبھی دماغ کے لین ہونے کے سبب تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے عقل ناقص ہو جاتی ہے اور اکثر یہہ لاعلاج ہے
آخر مریض امراض شش وغیرہ حوادث مین مبتلا ہو کر عالم جاودانی کو سدھارتا ہے اور اکثر دورہ کی حالت
مین مرتا ہے اور اسکی زندگی کے دن بہت کم ہوا کرتے ہین **علاج** اول سبب مرض کو دریافت کرکے

اسکے دفعیہ کی کوشش کریں اور جب علامات منذرہ سے معلوم ہو جاوے کہ دورہ واقع ہونیوالا ہے تو بیمار کو ایسے محفوظ صاف ہوادار مکان میں کہیں کہ جیسے بہت کہ واقع ہونے سے بیمار گر پڑے تو صدمہ کمتر پہونچے۔ اگر دورہ کے وقت گلے اور سینہ میں کوئی چیز تنگ ہی ہوئی ہو تو کھول دیں تاکہ تنفس میں زیادہ تر دشواری نہو اور سر اونچا کر کے لٹا دیں اگر دورہ سے پیشتر پنڈلیوں اور بازون میں درد ہو اور دماغ کی طرف صعود کرے صرع کا۔ جب تو حدوث نوبت سے پہلے صعود درد کے رستہ کو اس طرح بند کریں کہ محل اذیت سے قدرے بالاتر مقام پر فیتا باندھ دیں تاکہ دوران خون رک جاے یا کم ہو۔ اگر نوبت سے پیشتر درد سر یا دوران سر اور قبض شکم معتاد یا پایا جاوے تو فوراً مسہل قوی دیں وہ مثل حب السلاطین یا کمپونڈ جلیپ پوڈر کا مسہل زیادہ تر مفید ہے اس تدبیر سے نوبت رفع ہو جاتی ہے **نسخہ حبوب مسہل** جس سے جمیع امراض دماغی کو فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** حب الملوک ہلیلہ پرپل انگوری سنیر ہر یک ۳ تولہ تربد سفید اسطوخودوس مغز بادام ہر یک ۲ تولہ زنجبیل عود صلیب فلفل سیاہ ہر یک ۱ تولہ کتیرا دو مثقال سب کو کوٹ کر حسب دستور حبوب بمقدار نخود تیار کریں اور بوقت خواب ۳ حب اور صبح کو ۲ حب گرم پانی کے ساتھ استعمال میں لاویں **دیگر حبوب مسہل فاوانیا** تنقیہ دماغ کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ** فاوانیا نر دو مثقال حنظل سفید ستر شکب ہر یک درم جیا لگوٹہ سیر ڈیڑھ درم سب کو باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں خوراک ۳ حب معدہ اور امعا کا فعل قائم کریں اور تمکین بلیں کے استعمال سے قبض کو رفع کریں ریوند چینی ایلوا روغن بیجیر کمپونڈ پل آف کالسنتہ ٹراگز یکم کے استعمال سے بھی طبیعت صاف رہتی ہے۔ نیز گندھک آملہ سار کو ریوند چینی یا مگنیشیا کے ساتھ دینا مفید ہوا کرتا ہے اور پیشتر مسہل دستور جہ مالیخولیا) کا استعمال کرنا رفع قبض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور معجون احمدی مجوزہ مولف کے استعمال سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ معجون احمدی** پوست ہلیلہ کابلی تربد مجوف تمام ریوند مصطکی عود صلیب ہر یک مثقال ہلیلہ سیاہ آملہ ہر یک ۲ مثقال برنج کشتہ دارچینی ہر یک ۴ مثقال فرفیوں سم حسبہ ہر یک دو مثقال اسطوخودوس ایک مثقال روغن بادام دو مثقال سب کو باریک کر کے روغن بادام میں چرب کریں اور سہ چند عسل خالص کے قوام میں معجون تیار کریں اور سونے کے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ ایک مثقال استعمال کریں اس مرض میں فصد ہرگز نہ لینا چاہئے البتہ احتباس حیض کی صورت میں

بین کیسیتہ مفید ہے - دردسر شدید مین صدغین پر جونکین لگا دین گردن پر پلاسٹر یا سادہ یا
بھری سینگی لگا دین گردن پر سینکین لگانے سے یا پشت پر ٹھار ٹھار لیپ دینے سے مربھ کی مالش کرنے
فائدہ کثیر ہوتا ہے - عورتون مین فتور حیض کو درستی پر لا دین جب نوبت واقع ہو جاوے اور دم
گھٹنے کی علامات پائی جاوین اور دموی مزاج کے باعث صدغین کی شرائین مین زیادہ
تڑپ پائی جاوے تو منہ پر سرد پانی کے چھینٹے دین تا کہ تشنج رفع ہو جاوے اور ہاتھون کی مٹھیون
کو بزور کھول کر ہتھیلی پر زور زور سے تھپکیان لگا دین اگر کلوروفارم موجود ہو تو بقدر نصف ڈرام کپڑے
پر چھڑک کر ہونٹ کے نزدیک دور سے سنگھا دین ان تدابیر سے تشنج فوراً رفع ہو جاویگا اور دماغ کو آرام
حاصل ہوگا لیکن کلوروفارم کے سنگھانے مین بہت احتیاط رکھین اور کپڑے کو ہرگز ناک کے نزدیک
نہ لیجاوین بلکہ دور رکھین تا کہ اوسکی ہوا سے دماغ کو آرام پہونچے اگر دماغ کے نزدیک لیجائینگے
تو بیہوشی عارض ہوگی - نائیٹریٹ آف ایمائل کے سنگھانے سے بھی باری اوتر جاتی ہے ٹنکچر ہائی اسیامس
بقدر ایک ڈرام باری مین پلانا بہت مفید ہے **دیگر مجرب** نقل ... اسطوخودوس عود قماری
عود صلیب جند بیدستر جدوار خطائی وج زرنباد و قسط تلخ ہر یک دو درم سب کو باریک کر کے سکنجبین
عنصلی اور روغن ناردین مین ملا کر قدرے نشوق کرین اور قدرے دہن مین ٹپکا دین اور باقی
پیشانی و صدغین پر ضماد کرین اس سے فی الفور مریض ہوش مین آ جاتا ہے **دیگر سعوط مجرب**
بار کٹائی کا پھل ناگ چھکنی بیج اک جند بیدستر ہر یک ۲ ماشہ ناس تمباکو ۹ ماشہ سب کو باریک کر کے استعمال
کرین **دیگر عطوس مجربہ برادرم حکیم شیخ احمد خانصاحب مرحوم** اسطوخودوس
بندق ہندی دارچینی عود صلیب سب کو مساوی الوزن باریک کر کے استعمال کرین - دانتون
کے درمیان کاگ کا ٹکڑا یا کپڑے کی گدی رکھدین تا کہ زبان اور ہونٹ دانتون کے نیچے آ کر کٹ نہ جاوین
جب نوبت سے افاقہ ہو جاوے تو ایسی تدابیر اختیار کرین کہ بار دیگر دورہ سے امن رہے کیونکہ اس
مرض مین نوبت کا متواتر آنا مہلک ہے اور یہ تدبیر اسی بات منحصر ہے کہ دماغ کو آرام دین اور
خواب آور ادویہ استعمال مین لا دین کل اطبائے فرنگ کا اسپر اتفاق ہے کہ مرض صرع کے لئے
سب سے بہتر اور موثر دوا برومین ہے تا حال اس سے بہتر کوئی دوا تجربہ مین نہین آئی اس سے

بہتر کوئی دوا تجربہ مین نہین آئی - اس سے نوبت صرع فوراً رک جاتی ہے کیونکہ اس سے اعصاب
کا منعکوس فعل کم ہو جاتا ہے اور واسو موٹر فعل زیادہ - مگر برابر برس ڈیڑہ برس استعمال کرنا شرط
ہے - ڈاکٹر الیے ہفس بنٹ صاحب کا ذاتی تجربہ ہے کہ دوائے مذکور سے فیصدی ۵۰ مریضون کو فایدہ ہوا
ہے - اور ڈاکٹر ویل مچل صاحب اس مرض کیلئے برومائیڈ آف لیتھیم کی زیادہ تعریف کرتے ہین البتہ
نقص اسمین یہ ہے کہ یہ گران قیمت ہے - اور ڈاکٹر براون سی کوارڈ صاحب برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ
آف سوڈیم - اور برومائیڈ آف لیتھیم تینون کو ملا کر اندک اندک مقدار مین دن مین تین یا چار دفعہ دینا
زیادہ پسند کرتے ہین کیونکہ دوا کی پوری مقدار کو تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مرتبہ دینا ایک مرتبہ کے
دینے سے زیادہ تر موثر ہوتا ہے اسلئے کہ اوسکا اثر تمام دن قایم رہتا ہے اور اسمین غالباً ضعف
پیدا ہو جاتا ہے اور نیز اسکے ہمراہ کسی مقوی دوا کا کہلانا زیادہ تر مفید ہے اور دوران علاج مین
کبھی کبھی ملینات کا استعمال کرنا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اس مرض مین قبض کا ہونا سخت
مضر ہے **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ آف سوڈیم - برومائیڈ آف امونیم ہر یک ۳۰ گرین پانی ۳
اونس سب کو ملا کر دن مین ۳ دفعہ دین اگر اس دوا کی ہر ایک خوراک کے ساتھ اوکسائیڈ آف زنک ۴ گرین
ایکسٹراکٹ آف انڈین ہیمپ (حشیش) ۱/۴ گرین کی گولی بنا کر دیجاوے تو زیادہ تر مفید ہے اگر اس سے قے
آوے تو زنک کی مقدار جو بہ ہین ۲ گرین کر دین **دیگر مجرب** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۵ گرین برومائیڈ
آف سوڈیم ۳۰ گرین پانی ایک اونس ایسی تین خوراکین دن مین ۳ مرتبہ دین **دیگر مجرب** برومائیڈ آف
سوڈیم یا پوٹاسیم ۳۰ گرین ٹنکچر بلاڈونا ۱۰ بوند - پانی ایک اونس سب کو ملا کر ایسی مقدار دن مین تین دفعہ
دین **دیگر مجرب** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۱۰ بوند - پانی ایک اونس ایسی تین
خوراک دن مین تین مرتبہ دین - ڈاکٹر گووڈ صاحب اس مرض مین سہاگہ کے استعمال کو زیادہ تر مفید
بتلاتے ہین **نسخہ** بائی بوریٹ آف سوڈا (سہاگہ) ۵ سے ۲۰ گرین تک لائیکوار آرسنی کیلیس ۲ بوند پانی
ایک اونس دن مین ۳ دفعہ ایسی خوراک دین **دیگر مجرب** سہاگہ ایک ڈرام برومائیڈ آف پوٹاسیم
۳۰ گرین ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۲۰ گرین پانی ۳ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۳ مرتبہ دین
ڈاکٹر موصوف ان دونون نسخون کے مفید ہونے پر زیادہ زور دیتے ہین مگر ان جملہ نسخہ جات
مذکورہ بالا کی ہر ایک خوراک کے ہمراہ جو بہ نکس مندرجہ بالا کا استعمال کرانا زیادہ تر مفید ہے

اگر سہاگے کے استعمال سے خارش و دیگر جلدی امراض ظہور میں آئیں تو اسے چند روز تک موقوف کر کے
برومین کا استعمال کریں اور سہاگہ کا اثر زائل ہونے کے بعد دوبارہ اسی کو استعمال میں لاویں **دیگر
مجرب** خیساندہ سنکونا بقدر ۴ ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں اور بوقت خواب ایک ڈرام برومائیڈ آف
سوڈیم پانی میں حل کر کے دیں از بس مفید ہے **دیگر مجرب** نائیٹریٹ آف سوڈیم برومائیڈ آف
پوٹاسیم ہر ایک یکڈرام۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۳۲ گرین پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ مرتبہ
دیں۔ اگر صرف نائیٹریٹ آف سوڈیم بقدر ایک ڈرام پانی میں حل کر کے دن میں تین مرتبہ استعمال کیا
جائے تو بھی مفید ہے اگر دوران سر کے لئے دوائے تھین دو سے تین گرین تک یا نائیٹر گلیسرین
ایک سے دو گرین تک دن میں تین دفعہ استعمال کیجائے تو کمال فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** برومائیڈ
آف پوٹاسیم ایک اونس کلورل ہائیڈریٹ ۴ ڈرام۔ خیساندہ بیخ سنبل الطیب ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر
۳ ڈرام دن میں ۳ مرتبہ دیں اس خیساندہ سے برومائیڈ کا فعل قوی ہو جاتا ہے **دیگر** زنک سلفاس زنک
ویلیریٹ ہر ایک ۵ سے ۲۰ گرین پانی میں حل کر کے دن میں ۳ مرتبہ دیں **دیگر** عود صلیب جدوار ہر ایک
یکماشہ ہینگ ست سنگ عقیق ہر ایک ۲ سرخ سب کو سائیدہ کر کے عرق بادیان میں دیں **دیگر عرق منڈی
بوٹی** مجربہ برادرم **حکیم خدا بخش خان** صاحب مرحوم جسکے استعمال سے مصروع کو کمال فائدہ
ہوتا ہے **نسخہ** منڈی بوٹی ۵ سیر بھنگرہ ایک سیر دار چینی الائچی خورد و کلان زنجبیل اجوائن قرنفل ہر ایک
مصطگی بلیلہ کابلی عود صلیب ہر ایک یکدام زعفران ۶ ماشہ پانی ۱۵ سیر سب کو شب بھر بھگو کر صبح
دس سیر عرق کشید کریں **خوراک** ۲ تولہ روزانہ بعض اوقات برومائیڈ کا اثر قوی کرنے کے واسطے
بیلاڈونا یا اٹروپائین شامل کیا جاتا ہے **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۵ گرین سلفیٹ آف اٹروپائین
۱/۲۰ گرین پانی ایک اونس سب کو ملا کر ایسی خوراک دن میں تین مرتبہ دیں جب کلورل ہائیڈریٹ دیں تو
اوسکے ساتھہ قدرے سوڈا کا ربوناس بھی ضرور شامل کر لیں تاکہ اوسکا فعل قوی تر ہو جائے
جسطرح اسکے ساتھہ تلخ دوا کا پلانا ضروری ہے ویسا ہی سوڈا کاربوناس کا پلانا بھی ضروری ہے
اور اینٹی پائیرن بقدر ۱۵ گرین دن میں تین دفعہ دینا مفید ہوتا ہے **دیگر مجرب** برومائیڈ آف
پوٹاسیم۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ہر ایک یکڈرام۔ برومائیڈ آف امونیم ۱/۲ ڈرام۔ کاربونیٹ آف امونیم
۴۸ گرین آب مقطر ساڑھے چار اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام قدرے پانی ملا کر غذا سے

پہلے دنمین تین دفعہ دین اور سونے کے وقت بقدر ڈیڑہ اونس پانی ملاکر دین۔ اگر انکے استعمال
پر دنوں مین برومزم کی کیفیت پیدا ہوجاوے تو اسکو فوراً ترک کردین اور مرکبات کچلہ دین **نسخہ**
اسی ٹیٹ آف اسٹرکنیا ایک گرین۔ اسی ٹک ایسڈ ۲ بوند۔ الکہال ۱۲ ڈرام۔ آب مقطر ۶ ڈرام سب کو
ملاکر بقدر ۱۰ بوند دن مین تین دفعہ پانی ملاکر دین **دیگر مجربہ مؤلف** جسکے استعمال سے کمال
فائدہ ہوتا ہے مگر برابر ایک سال تک بلا ناغہ استعمال کرنا ضروری ہے **نسخہ** سیماب مہیا ٹیلیا
سہاگہ بریاں کنیر سفید فلفل گرد ہر یک ۲ درام گندہک آملہ سار ۴ درام زنجبیل ریشہ دار کبابہ عاقرقرحا
ہر یک یکدرام سب کو باریک کرکے حبوب بقدر ریگ سرخ تیار کرکے ایک صبح ایک شام استعمال کرین
دیگر مجرب ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ پوٹاسی کلوریٹاس ہر یک ۳۰ گرین۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم
۴ ڈرام۔ برومائیڈ آف امونیم ڈہائی ڈرام۔ انفیوزن کلمبا ساڑہے پانچ اونس سب کو ملاکر غذا کے بعد
۲ ڈرام اور بوقت شب ۱/۲ ڈرام دین۔ کمزوری کی صورت مین کنین۔ اوکسائیڈ۔ ویلیرین آف زنک
سنکہیا۔ نائٹریٹ آف سلور وغیرہ مناسب مقدار مین دیتا اور شرائط خصوصاً سنکہیا او سلور کے استعمال
مین ملحوظ رکہین **نسخہ مقوی** ڈائیلوٹ ہائیڈرو برومک ایسڈ تین اونس۔ فاورس سلوشن ۲ ڈرام
سرپ آف ارنج دو اونس پانی اسقدر ملاوین کہ سب ملکے بیس اونس ہوجاوے **خوراک** ۱/۲ ڈرام دنمین
تین مرتبہ دین۔ مرکبات فولاد اور روغن ماہی پلایا دین اور ہر روز غسل کرا دین غصہ غضب فکر تردد
خوف اور دفتہ کے سہم اور بری عادت سے باز رکہین تاکہ خون جوش مین نہ آوے اگر کسی عصب خارجی چیز
یا رسولی کا دباؤ پڑنے سے صرع شروع ہو تو دستکاری کے ذریعہ اوسکو دور کرین آتشک کے باعث ہو
تو مرکبات سیماب برومائیڈ آف پوٹاسیم وغیرہ استعمال مین لاوین۔ شکم مین کرم ہون تو مسہل دیکر
خارج کرین غذا کی احتیاط سے بہی فائدہ ہوتا ہے۔ اشتہا کو قائم رکہنا اور بقولات پرورش کنندہ
جسم وغیرہ زود ہضم غذا دینا ازبس مفید ہے مگر شکم سیری منع ہے کیونکہ اسمین دورہ مرض زیادہ ہوتا ہے
شراب مچہلی۔ انڈا۔ پنیر۔ مٹر۔ گوشت وغیرہ نائیٹروجن قسم کی اغذیہ سے پرہیز کرین

فصل پانزدہم

ام الصبیان (ان فن ٹائیل کن ول شن) ابتدا پیدائش سے آٹہوین سال کے اخیر تک بچون
مین اس مرض کا احتمال ہوتا ہے اور دانت کے سبب سے عصبی تحریک کے زیادہ ہونے سے عہد طفلی مین یہ مرض
اکثر ہوجاتا ہے کیونکہ دماغ و نخاع کمزوری کے سبب اسوقت بہت جلد متاثر ہوجاتے ہین اسباب

فصل پانزدہم ام الصبیان

جن امور سے نظام عصبی مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے یا وہ امور جو دماغ اور نخاع کے فعل کے انجام دینے مین کسیقدر مانع ہون موجب اس مرض کا ہوتے ہین سکتہ۔ سوزش دماغ وغیرہ ساخت دماغ کے امراض سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ جب اسہال مزمن۔ سیلان خون کی کثرت سے جسم مین عام کمزوری ہوجاتی ہے تو خاص دماغ مین خون کے کم پہونچنے سے اس مرض کا ظہور ہوتا ہے۔ جب امراض گردہ خسرہ ذات الریہ غب دایرہ و دیگر حمیات کی وجہ سے خون میلا اور کثیف ہوجاتا ہے تو بھی اس مرض کا دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ بروز دندان کرم شکم۔ سنگ مثانہ بدہضمی سے اور نیز سرد اور مرطوب ہوا لگنے اور پانی مین بھیگنے اور خوف کھانے وغیرہ تحریکات سے بھی ہوجاتا ہے کم عمر یا زیادہ عمر والون کی اولاد اس مرض کی طرف زیادہ مایل ہوتی ہے۔ مرگی۔ اختناق الرحم وغیرہ والدین کے عصبی امراض بچہ مین یہ مرض پیدا کرنے کا سبب ہوتے ہین ایام حمل مین کثرت مے نوشی بھی اس مرض کی موید ہے۔ بعض اوقات مرض مذکور کے پیدا ہونے کا کوئی سبب بھی دریافت نہین ہوتا **علامات** حقیقی حالت مین تولید کے چند روز بعد بچہ کے ہاتھ پاؤن مین کسیقدر تشنج پیدا ہوجاتا ہے مگر ظاہر مین بچہ سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اس حالت مین آنکھ کا ڈھیلا گھومتا ہوا نظر آتا ہے اور ڈھیلے کی سیاہی بالائی پپوٹون کے نیچے آجاتی ہے اور چہرے کے عضلات مین کم و بیش تشنج ہوتا ہے کبھی منہ کے گرد ایک نیلا سا حلقہ پڑجاتا ہے آہستہ آہستہ گھبراتا ہے اور سانس کم و بیش بتکلیف لیتا ہے۔ پس دودھ وغیرہ غذا کی خرابی سے جب جملہ مذکورۃ الصدر علامات وقوع مین آتی ہین تو نفخ شکم اور بدہضمی ہوجاتی ہے **شدید حالت** مین بلا ظہور کسی علامت کے بچہ چیخ مار کر یکایک بیہوش ہوجاتا ہے بعض اوقات کوئی آواز پیدا نہین ہوتی کبھی چند لمحہ کے لیے بچہ معمولی حالت کی نسبت بہت زیادہ بشاش نظر آتا ہے ٹکٹکی بندھ جاتی ہے اور بیہوش ہوجاتا ہے اور عضلات مین تشنج ہونے لگتا ہے شروع مین ہاتھ پاؤن سخت کھنچنے لگتے ہین اکثر ہاتھون کی مٹھیان سخت بندھ جاتی ہین اور انگوٹھے ہتھیلیون کی طرف مڑجاتے ہین سر سامنے یا پیچھے کبھی کسی جانب کو جھٹکا کھاتا ہے اور بدن اکڑ کر بے حرکت ہوجاتا ہے بعض اوقات اطراف جلد جلد حرکت کرتے ہین آنکھ کے ڈھیلے اوپر اور اندر کو گھس جاتے ہین اور آنسو بکثرت جاری ہوتے ہین پتلیان سکڑتی ہوئی ہین اخیر مین کشادہ اور بے حس ہوجاتی ہین باچھون کے عضلات

اوپر اور باہر کو کھنچ جاتے ہین چہرہ کے عضلات جلد جلد اور زور سے حرکت کرنے کے باعث
چہرہ خوفناک اور بدنما ہو جاتا ہے اور جبڑے ادہر ادہر برابر حرکت کرتے رہتے ہین چہرہ پہلے سرخ
اور بعد مین نیلا ہو جاتا ہے منہ سے سفید جھاگ نکلتی ہے زبان دانتون یا مسوڑہون کے تلے دب
جانے کے باعث سرخ ہو جاتی ہے۔ چونکہ حنجرہ مین تشنج ہوتا ہے اسلئے تنفس جلد جلد اور غیر منتظم
اور تکلیف سے لیا جاتا ہے۔ گردن کی رگین تنی ہوتی ہے نبض کمزور اور سریع الحرکت ہو جاتی ہے
اور عضلات شکم مین تشنج ہونے کے سبب بول و براز بے اختیار نکل جاتا ہے کوائف مذکورہ بعد
ایک دو لمحہ کے لئے موقوف ہوکر پھر عود کرتے ہین تا وقتیکہ باری کی مدت ختم ہو جاوے اور باری
اترنے کے قریب بچہ ایک لمبی اور گہری سانس لیتا ہے اور نوبت رفع ہونے کے بعد ہاتھ پاؤن
ڈہیلے پڑ جاتے ہین اور خون اچھی طرح صاف ہونے لگتا ہے۔ چہرہ اور لبون کی نیلاہٹ
دور ہو جاتی ہے اور وہ اپنی اصلی رنگت پر آجاتے ہین اور بچہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے اور اکثر
نوبت کے بعد روتے روتے سو جاتا ہے اور خواب مین بدن پسینے سے تر بتر ہوتا ہے۔ چونکہ یہہ مرض
مہلک ہوتا ہے اسلئے بچہ کبھی اسی بیہوشی کی حالت مین ضایع ہی ہو جاتا ہے۔ یہہ شاذونادر ہے
کہ ایک ہی نوبت واقع ہوکر مرض رفع ہو جاوے بلکہ نوبت جسقدر خفیف ہوتی ہے اوسیقدر
زیادہ عرصہ تک مقیم رہتی ہے بعض کو روزانہ تین چار دفعہ چار پانچ گھنٹہ کا وقفہ دیکر عود کرتی
ہے جس سے جسم کی ایک جانب یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن یا صرف چہرہ کے عضلات مین تشنج ہوتا
ہے اگر شاذونادر دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہو بھی تو یکسان کہچاؤ کے سبب منہ ٹیڑھا
آنکھین چہرہ بلکہ تمام بدن بے ڈول ہو جاتا ہے اور بیمار کی ہیئت بالکل بدل جاتی ہے اگر باری
اترنے کے بعد بچہ بے چین رہے دانت پیسے نیند نہ آوے اور کروٹین بدلتا رہے تو باری کے عود
کرنے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے **انجام** یہہ مرض جسقدر زیادہ عمر مین ہو کم خطرناک ہوا کرتا ہے اور بدتر
نتیجہ اسکا فالج ہو سکتا ہے یا بچہ کا نصف جسم مفلوج ہو جاتا ہے یا مرض تحول ہوکر ہمیشگی مین
گرفتار ہو جاتا ہے۔ یا قوت بصارت۔ سماعت۔ شامہ۔ کلام مین سے کسی ایک یا تین کو کوئی نقصان
ضرور ہو جاتا ہے اور دماغ مین خفیف صدمہ کے پہونچنے سے بچہ کا مزاج چڑچڑا اور غصہ ور ہو جاتا ہے
اور سخت صدمہ کے پہونچنے سے بچہ بالکل بے وقوف اور احمق ہو جاتا ہے **علاج** والدین کو چاہئے

کہ قرار حمل سے لیکر ایام رضاعت تک مجامعت سے قطعی پرہیز کریں۔ اور قلت الدم کی صورت میں مرکبات فولاد یا گڑدی ہنائی خیرین استعمال میں کئین اگر کوئی دوسرا مرض اسکا باعث ہو تو اسکا معقول علاج کریں اور نیز ایام حمل سے رضاعت تک برابر ہر روز علی الصباح ... اجوائن دیسی ۵ دانہ کہجور ایک کی عورت کہاتی رہے اور امور حفظان صحت کی پابندی کرتی رہے اور تدبیر بالتقدم کے طور پر بچہ کے پیدا ہوتے ہی موسم گرما میں جبکہ دشکنا اس بات کا ... کو نصف کریں اور موسم سرما میں بچہ کو ایک گرین اور زچہ کو دو سرخ شہد میں ملاکر دیں ہضم اور معدہ وامعا کی صفائی کا خیال رکہیں تاکہ آلات الہضم میں کسی قسم کا فتور وقوع میں نہ آوے تقلیل غذا سے پرہیز کریں ہضم غذا اور اجابت بفراغت کیلئے یہہ مرکب صبح وشام کہلاوین **نسخہ** نوشادر فلفل سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ انگوزہ ایک ماشہ اجوائن دیسی پودینہ چینی زیرہ سفید نمک سیاہ ہر ایک یکتولہ زنجبیل سونٹھ بائی کاربوناس ہر ایک تولہ گل مدار ۱ ماشہ ہلیلہ زرد ۳ تولہ بادیان ۵ تولہ سب کو باریک کرین **خوراک** ۱ ماشہ دو سالہ بچہ کو ہم سرخ ہمراہ شہد نوبت کے موقع پر گلو بند سینہ بند اور کمر بند وغیرہ کپڑون کو ڈہیلا کر دیں اور خوب ہوادار کمرے میں بچہ کو ذرہ سر اونچا کرکے لٹا دیں اور خفیف حالت میں صرف شکم پر آہستگی سے مالش کریں اور منہ پر سرد پانی چہڑکیں اور بچہ کی غذا کا زیادہ تر اہتمام کریں تاکہ آیندہ نوبت سے محفوظ رہے اور یہہ نسخہ استعمال میں لاوین **نسخہ** اور یہ ماناک اسپرٹ آف امونیا ۲۰ بوند اسپرٹ ایتھر کمپونڈ ۲۰ بوند عرق بادیان یا عرق شبت ایک ڈرام سب کو ملاکر دو تین دفعہ دیں **دیگر حبوب جند بید ستر مجوزہ مؤلف** جسکے استعمال سے فالج سکتہ وغیرہ امراض کو بہی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** جند بید ستر مشک خالص عود صلیب کندر عود غرقی صبر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور عرق دارچینی میں حبوب بقدر نخود تیار کریں اور نصف حب شیر مرضعہ میں حل کرکے صبح شام دیں اور بڑی عمر کے بچہ کو دو تین حب ہمراہ عرق بادیان دیں اور شدید حالت میں بچہ کے منہ پر پانی چہڑکیں اور گرم پانی میں بٹہا کر سر پر سرد پانی یا برف رکہیں مقام ریڑہ پر رائی کی پٹی لگانے سے بہی فایدہ ہوتا ہے۔ ایک حصہ سرکہ انگوری میں ۲ حصہ پانی ملاکر حقنہ کریں اور موقع مناسب پر باحتیاط تمام کلورافارم کا نجلخہ کریں **دیگر حبوب مخصوصہ اطفال** مجربہ برادرم **حکیم خدا بخش خان صاحب مرحوم** جسکے مفید ہونے کا مؤلف بہی قایل ہے **نسخہ** مشک ...

جندبیدستر زیرہ سیاہ زنجبیل خردل اجوائن خراسانی اجوائن دیسی فلفل گرد سب کو مساوی الوزن
لیکر باریک سرمہ سا بنا دیں اور بقدر ۲ رتی جو شیر مرضعہ میں حل کر کے استعمال کریں **دواء المسک**
کو عرق بادرنجبویہ میں حل کر کے بطور وجور استعمال کرنا بھی مفید ہے **دیگر وجور مجربہ اخویم حکیم**
شیخ احمد خان صاحب مرحوم جس کے استعمال سے بچہ فوراً ہوش میں آجاتا ہے **نسخہ**
جندبیدستر انگوزہ عود صلیب جدوار سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور عرق بادیان کے ہمراہ
بقدر ایک ماشہ استعمال میں لا دیں **دیگر سعوط** مجربہ میاں **محمد غوث صاحب** سناسی تخم
پارس پیپل نکچھکنی کرم ہی شتر کرم توری سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور بطور ناس استعمال
میں لا دیں **دیگر بلاس** نکچھکنی کافور ہر یک ۳ ماشہ مرچ سیاہ شیر انجیر میں سبز کی ہوئی ۳ ماشہ بیخ درخت آک
دو ماشہ لونگ ۲ عدد گل ارمنی ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے ناس کریں اور یاد رہے کہ دور ہونے پر
اصل سبب مرض کے دور کرنے میں کوشش کریں قبض کی صورت میں کیالومل ریوند چینی وغیرہ
ادویہ مسہلہ سے مسہل دیں یا مسہلہ دواؤں سے حقنہ کریں **دیگر وجور مسہلہ** جس کے استعمال
سے اسہال اور نفخ شکم کو کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد تربد سفید بادیان زیرہ سیاہ ہر یک
دو ماشہ تربد موصوف ۹ ماشہ سب کو باریک کر کے سن و سال کے موافق عرق بادیان میں حل کر کے
دیں **خوراک** طفل یکسالہ کے لئے ایک ماشہ ہے علیٰ ہذا القیاس بڑی عمر کے لئے عمل میں لا دیں **لطیفا**
حبوب انگوزہ مشک خالص جندبیدستر ہر یک ۱ سرخ پل کا لوسنتہ اینڈ ہا یوسائمس ۲ سرخ سب کو
باریک کر کے حبوب بنا دیں اور دو تین تین ہمراہ شہد کھلا دیں نفخ کی صورت میں ادویات تسکین
شکم کا استعمال کریں اور اس باب میں عرق صعتر نہایت ہی مفید ہے اور ہاضم غذا بھی ہے **نسخہ**
صعتر فارسی ربع رطل انیسون کاشم خولنجان نانخواہ بادیان شبت ہر یک ۱۲ مثقال عود غرقی ۱ مثقال
سب کو نیمکوب کر کے حسب دستور کشید کریں اور استعمال میں لاویں۔ اگر سہاگہ بریاں بقدر ۲ سرخ
عرق بادیان میں حل کر کے دیا جاوے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے عرق شبت کا استعمال بھی مفید ہے
اگر معدہ میں خرابی ہے اور غیر منہضم غذا موجود پائی جائے تو قے کرائیں بعد ازاں یہ مطبوخ دیں
اس سے چند ہی روز میں معدہ کی اصلاح ہو جائے گی **نسخہ مطبوخ** عود صلیب عاقرقرحا پوست
بیخ کبر اصل السوس ہر یک یک سرخ فلوس خیار شنبر گلقند ہر یک ۳ ماشہ سب کو علاوہ عرق گاؤزبان

دو تین نہیش دین بعد ازان صاف کرکے بقدر دو حبہ روغن بادام آمیز کرین اور شیر خوار بچہ کو مناسب مقدار مین ملا دین بے چینی کی صورت مین ڈایلوٹ ہائڈرو سیانک ایسڈ کے ہمراہ تنکیم اجواین خراسانی کے چند قطرے ملا کر استعمال مین لا وین اور دوسری مسکن ادویات سے بہی کام لین رقت خون اور کمزوری مین مرکبات فولاد کہلا دین روغن ماہی اور دوائیم فرائی کے استعمال سے بہی فائدہ ہوتا ہے جونکین ملیشر سیایا اور رانٹی سونی وغیرہ مضعف دواؤن کے استعمال سے اس مرض مین قطعی پرہیز کرین اگر بچہ دانت نکال رہا ہو اور مسوڑے تنے ہوئے معلوم ہون جس سے دانتون مین نکلنے مین تکلیف ہورہی ہو تو مسوڑون پر فوراً شگاف دین بعد ازان برومائڈ آف پوٹاسیم یا برومائڈ آف امونیم کا استعمال کرائین اگر بچہ نگل نسکتا ہو تو دوائے مذکور کو شوربا مین حل کرکے بذریعہ پچکاری داخل کرین شکم مین کرم ہون تو ادویات کرم کش کے استعمال سے خارج کرین اگر بے در پے تشنج کی نوبتین ہونے لگین تو کلوروفارم یا کافور یا مشک سنگہا وین اور ہینگ کی پوٹلی بنا کر گلے تلے لٹکائین ایتہر ملا ڈرونا کلورل ہائڈریٹ۔ برومائڈ آف پوٹاسیم وغیرہ دافع تشنج دوائین استعمال مین لائین گانجا۔ اجوائن۔ تخم دہتورہ۔ تمباکو۔ بالچہڑ۔ افیون بہی تشنج کے دور کرنے مین بے نظیر دوائین ہین اگر بچہ دوا کہا نہ سکے تو بطور حقنہ استعمال کرین **نسخہ حقنہ** مشک تین گرین کافورہ گرین کلورل ہائڈریٹ گرین سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد پانی پانچ اونس لیوے ملا کر حسب دستور استعمال کرین اسکے بعد حبوب فاوانیا کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے

نسخہ فاوانیا تر دو مثقال جند بید ستر۔ مشک خالص ہر یک یک مثقال زعفران نیم مثقال سب کو باریک کرکے عرق دارچینی مین بقدر نخود حبوب بنائین **خوراک** ایک حب عرق بادیان مین حل کرکے پلا دین **ایضاً** عود صلیب البمیاشہ۔ جدوار ۱۲ سرخ۔ جند بید ستر بتیس سرخ۔ انیسون ۵ سرخ۔ الائچی خورد ۴ سرخ۔ صبر سقوطری ایک سرخ۔ لسان العصافیر ۲ سرخ۔ زہر مہرہ سائیدہ ۴ سرخ۔ مشک ۲ سرخ۔ سب کو باریک کرکے حسب دستور دانہ مونگ کی برابر حبوب بنائین اور شیر دایہ مین حل کرکے ایک صبح ایک شام دین۔ غنودگی کی صورت مین سر پر ٹھنڈا پانی یا برف رکہین۔ اگر ہاتہ پاؤن سرد ہوجائین تو شراب کا خور مشک وغیرہ محرک دواؤن کا استعمال کرین اگر بارہی کی نوبتین زیادہ ہون تو شراب پانی پر ذرہ ذرہ پہونچا دین۔ کلوروفارم اور ایتہر دونون کو ملا کر سنگہا دین حب برومائڈ آف

پوٹاسیم کا استعمال ہائڈروکلورل کے ہمراہ کرنا منظور ہو تو نہنے بچے کو ½ گرین اور چھ مہینے
سال بھر کے بچہ کو فی خوراک ۲ گرین اور دو سال کے بچہ کو ۳ سے ۵ گرین تک اور ۲ سے ۴ سال کے
بچہ کو ۶ سے ۱۲ گرین تک دے سکتے ہیں اور جب تک دماغ کو آرام حاصل ہو برابر دو دو تین تین
گھنٹے کے بعد قلیل المقدار پانی میں قدرے نبات سے شیرین کر کے پلاتے جاویں اور دورے
پیشتر یا افاقہ ہونے کے بعد مصروع کو عرق کافور پلا دیں اور سنگھا دیں اور نیز سعوط کریں
اس مرض میں زیادہ تر مفید دوا سری اکسلس ہے اور یہ سیریم کی قسم کا ایک نمک ہے دو گرین
اسکے اور دو گرین اکسٹراکٹ آف جنشین کو ملا کر حبوب بنا دیں اور دن میں ۳ مرتبہ دیں اوکسائیڈ
آف زنک ۲ گرین دن میں دو بار۔ یا تہائی یا چہارم حصہ گرین دن میں دو بار۔ لائیکوار آرسنک
۳ قطرے پانی میں ملا کر غذا کے بعد پلانا بھی مفید ہے۔ تقویت دماغ اور نخاع کے واسطے بدن پر
روغن زیتون کی مالش بھی مفید ہے

فصل شانزدہم عظم الراس (ہائڈروکیفلس)

یہ مرض مثل سرسام الصبیان کی ہوتا ہے جو بسبب قد نازک مزاج بچہ کو قلت خون دماغ اور عصبی
کمزوری کے باعث ہوا کرتا ہے اور اکثر دو تین برس کی عمر کے اندر اور بعض اوقات خون کے نکل
جانے اور ضعف آور دوا کے کھلانے سے زیادہ عمر کے بچہ کو بھی لاحق ہو جاتا ہے **علامات**
سر کے بھاری اور بڑے ہونے کی وجہ سے بچہ سر کو اونچا نہیں کر سکتا بلکہ ہر وقت غنودگی کے باعث
ماں کی گود میں نیم خواب نڈھال اور سست ہو کر رہتا ہے آنکھیں کھولتا ہے مگر کمال ضعف کے
سبب بہت جلد بند کر لیتا ہے بلکہ روشنی سے نفرت کرنے کے باعث آنکھ کو مطلقاً حرکت نہیں
دیتا۔ تنفس غیر منتظم جسم سرد زبان میلی ہوتی ہے اور مریض ٹھنڈی سانس بھرتا ہے۔ آواز مبہم
جاتی ہے اور سبز رنگ کے دست خود بخود یا تیز مسہل ادویہ کے استعمال سے آتے ہیں دودھ چھڑانے
کے بعد جب غذا کھانے لگتا ہے تو بھی اس قسم کے اسہال شروع ہو جاتے ہیں **تشخیص**
مرض مذکور کا اشتباہ ورم غشیہ دماغ کے ساتھ ہوا کرتا ہے لیکن اس مرض میں کمی خون کے باعث
بچہ کا تالو دبا ہوا ہوتا ہے رخسارے سرد اور پھیکے آنکھیں نیم کشادہ جیسی اور پتلیاں بے حرکت
ہو جاتی ہیں بچہ دم سرد اور آہستہ آہستہ لیتا ہے اسہال سبز آتے ہیں مگر ورم اغشیہ دماغ میں
اجتماع خون کی وجہ سے بچہ کا یافوخ ابھرا ہوا محدب اور اونچا ہوتا ہے اور نیز دیگر حملہ کو [illegible]

عظم الراس میں مذکور ہوئے ورم غشیہ دماغ میں نہیں پائے جاتے **علاج** اس مرض میں جلاب دینا قطعی ممنوع ہے جہاں تک ہوسکے مقوی مرکب دوائیں دیں **نسخہ** ارد ماٹک ایسڈ سپرٹ آف امونیا ۱ قطرہ پانی میں ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد دیں اور پانچ یا دس بوندیں برانڈی کی ارا روٹ میں ملا دیں اور طاقت دماغ و قوت جسمانی کے لئے ماء اللحم کا استعمال کرنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے **نسخہ ماء اللحم مقوی دماغ** گوشت برہ گوشت بزغالہ ہر ایک سیر مرغ جوان دراج کبوتر ماگی ہر ایک ۲ عدد گنجشک نر ۳۵ عدد ان جملہ اقسام کے گوشت سے چربی اور استخوان جدا کرکے قیمہ بنا دیں اور سیر بھر روغن زرد میں بریان کریں تا کہ سرخ ہو جاوے بعد ازاں سادہ جات ہی بادیان کشنیز ہر ایک تولہ الایچی دانہ دار چینی سلیخہ عود ہندی قرفہ سیاب اسطوخودوس قرنفل مصطگی بانخواہ خولنجان زرنباد سنبل الطیب ہر ایک ۲ تولہ زعفران ۶ ماشہ [illegible] عرق بید مشک عرق گاؤزبان عرق کیوڑا گلاب ہر ایک نیم سیر جیسے تو ۱۲ اسیر عرق کشید کریں اور بموافق اندازہ عمر استعمال کریں اگر مریض کو اسہال آتے ہوں تو اذخر دیا کریں۔ مرضعہ کو ہدایت کریں کہ بچہ کو ہرگز کھڑا نہ کرے اور اوسکے ہاتھ پاؤں کو پشمینہ وغیرہ گرم پارچہ سے ڈھانکے رکھے۔ غذا دودھ شوربا انڈا مرغ وغیرہ مقوی اغذیہ کھانے کو دیں

فصل ہفدہم اجتماع الماء فی الراس

(ڈرانیسی آف دی برین) جنین کی حالت میں جب دماغ کے نشوونما میں فتور پیدا ہو جاتا ہے یا جوف دماغ کی سوزش درجہ مزمن کو پہنچ جاتی ہے تو بطون دماغ یا غشاء ام الرقیق میں یا ان دونوں میں مائیت خون جمع ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے وقت دایہ کی بیوقوفی سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے شاذ و نادر دماغی اورام اور رسولی کے دباؤ سے بھی زیادہ عمر کے بچوں یا جوان آدمیوں میں ہو جاتا ہے۔ مرض مدبرہ کٹس اسمی بمفطر دماغ (انٹرانی آف دی برین) اور دماغ کے سیلان خون سے بھی دماغ میں مائیت خون جمع ہو جاتی ہے۔ شراب خوار خنازیری مزاج او مبتلائے مرض آتشک کی اولاد بھی موروثی طور پر اس مرض کی طرف مائل رہتی ہے۔ یہ جملہ اسباب مذکورہ ہوئے سب داخلی ہیں بعض اوقات ضربہ دماغ۔ سردی کی سرایت کمی غذا خراب ہوا میں سکونت۔ جلدی امراض کا دفعتہ زائل ہونا۔ زمانہ بروز دندان وغیرہ خارجی اسباب سے بھی ہو جاتا ہے۔ کرم امعاء اور دماغ میں سوزش اذن کی سرایت بھی موجب اس مرض کا ہے

علامات پیدائش کے بعد اس مرض کے شروع ہونے سے بچہ روز بروز لاغر و نحیف البدن و کمزور
ہوتا جاتا ہے خواہ کیسی ہی لطیف و مقوی غذا کھانے کو دیا دے اور کیسی عمدہ پرورش کا
اہتمام کیا جاوے مگر دن بدن سوکھتا جاتا ہے ہاتھ پاؤں پتلے پڑجاتے ہیں اور سر ہنڈیا کی طرح اسقدر
بڑھ جاتا ہے کہ بغیر سہارے کے قائم نہیں رہ سکتا اگر ایک جانب جھک جاتا ہے پیدائش میں
سر کا محیط بائیس انچ تک بڑھ جاتا ہے اور چلتے وقت مریض اپنے سر کو ہاتھوں سے تھام کر
چلتا ہے اور سر کی ہڈیوں کے درز کھل جانے سے پیشانی کی ہڈی ابھری ہوئی اور اونچی
معلوم ہوتی ہے اور کھوپری کی ہڈیوں کے جوڑ کھل جانے اور چشمخانہ کی چھت دب جانے سے آنکھیں
ابھری ہوئی اور نیچے کی طرف لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں عظم الحجرین و عظم القمحدوہ اپنی اپنی
جگہ سے ہٹ جاتی ہیں جس سے پیشانی چوڑی اور ٹھوڑی تنگ ہوجاتی ہے اور بچہ کا سر بے ڈول
اور مثلث ہوجاتا ہے اور سر کی جلد پتلی ہونے سے وریدیں خوب صاف نمایاں ہوتی ہیں اور بال
پتلے پڑجاتے ہیں اور بچہ اکثر درد سر اور دوران سر میں مبتلا رہتا ہے اس قسم کا مریض اکثر کم عقل
چڑچڑا مزاج اور پست ہمت ہوتا ہے رات کو نیند نہ آنے کے سبب دن کو ہمیشہ غنودگی کی حالت
میں پڑا رہتا ہے قوت بینائی اور حرارت غریزیہ میں کمی ہاتھ پاؤں میں رعشہ جسم میں تشنج
ہوجاتا ہے دوران خون سست اور قبض کی شکایت رہتی ہے عضلات کی کمزوری سے بچہ
رک رک کر چلتا ہے باوجود اشتہائے طعام کے جسم میں لاغری روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور نہایت
بے چینی رہتی ہے نیند میں اکثر بچہ دانت پیستا ہے اکثر اوقات قے اور اسہال کی شکایت
رہتی ہے مرض کی ترقی میں غنودگی زیادہ نبض بطی ہوتی ہے آنکھوں کی پتلیاں کشادہ ہوتی
ہیں اور احول کی کیفیت پائی جاتی ہے ناک اور ہونٹوں کو مریض بار بار نوچ کر خون نکال لیتا
ہے آخرکار نقاہت کی زیادتی سے تشنج کی حالت میں مریض بیہوش ہوکر راہی ملک عدم ہوتا
ہے **تشریح بعد وفات** سر کی ہڈیاں پتلی غشیۃ الدماغ دبیز ہوتے ہیں بیرنگ سیال رطوبت
کی مائیت ۳ تولہ سے لیکر چھ سیر تک پائی جاتی ہے دماغ دبا ہوا چپٹا اور پھیلے ہوئے کیسے معدوم
ساخت دماغ نرم اور کسیقدر کم پائی جاتی ہے **انجام** اکثر برا ہوتا ہے بعض اوقات عمر دراز تک
زندہ رہنے سے علامات مذکورہ الصدر کم ہوجاتی ہیں کیونکہ بھوک لگنے سے کسیقدر بہتری ہوجاتی

ہوجاتی ہے مگر قوت حافظہ کے فتور سے بیقلی ضرور پائی جاتی ہے البتہ مریض بد مزاج ہوجاتا ہے اور کبھی
چپ چاپ پڑا رہتا ہے **علاج** یہہ مرض نہایت ہی سخت ہے اسکے لیئے حکما نے
بہتیری تدبیرین کین مگر کامیاب کوئی نہ ثابت ہوئی پہر بہی مایوس ہوکر چارہ سے ہاتھ
نہ رہنا چاہیئے اگرچہ اصل مرض زایل نہو لیکن ممکن ہے کہ عوارض مین تخفیف ہوجائے
پس شروع مین مسہل دین اسکے بعد روغن ماہی یا گلیسرین کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم
بقدر ۲ گرین یا آیوڈائیڈ آف آیرن بقدر ۳ گرین دین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے نیز مفید ہے
چہ مہینے تک ایک برس کے بچہ کو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ایک گرین دن مین دو دفعہ دین اور
ملہم مرہم سیماب بقدر ۲ ڈرام لین اور سر کے بال منڈوا کر سر پر خوب مالش کرین پہر پشمینہ یا فلالین
کی ٹوپی پہنا دین تاکہ پسینہ آوے بعدازان نصف گرین کیالومل اور دو گرین ارومائک پوڈر
آف چاک ملا کر دین تاکہ سیماب کے استعمال سے دست نہ آوین اگر پہر بہی اسہال جاری ہون تو اسکا
استعمال ترک کرین ورنہ ۳۰ یا ۴۰ روز تک برابر مالش کرتے اور کہلاتے رہتے ہین اگر کچھہ فائدہ
معلوم ہو تو بتدریج دوا کی مقدار کم کرتے جائین ورنہ کیالومل کے ہمراہ اسی ٹیٹ آف پوٹاسیم
۴ گرین یا اوسکا ٹنکچر ۱۰ بوند دین مدر دوا کے ساتھہ استعمال کرنا بہی نہایت مفید ہے۔ گردن
کے پیچھے جونکین فتیلہ (سیٹن) یا پلسٹر لگا کر کچھہ عرصہ تک مواد جاری رکھین اور غذا ہمیشہ ہلکی اور زود ہضم
دین افاقہ کی صورت مین کونین ½ گرین دین اگر تدابیر مذکورۃ الصدر سے افاقہ نہو تو سر پر دباؤ
پہونچائین یا عمل بزل سے رطوبت کو خارج کرین اگر کوئی شدید علامت دماغی نہ پائی جاوے تو کل
سر کی گرمی سے بچہ بیچین ہے تو ٹوپی مذکور کو اتار کر اسٹکنگ پلاسٹر سے مثل عصابہ اکلیلیہ بتدریج
معمولا محکم سے سر کو مضبوط باندھ دین اگر اس سے دماغ کے دباؤ کی علامات شروع ہون یا تشنج
بہی ہونے لگے تو عصابہ مذکور کو قدرے ڈھیلا کردین اگر بزل کرنا منظور ہو تو باریک انبوبہ
منقبی لیکر مقدم یافوخ سے ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر درز اکلیل کے مقام سے سوراخ کرکے رطوبت
کو بتدریج نکالین اور سر پر تھوڑا دباؤ پہونچا دین اور بعد مین بہی کچھہ عرصہ تک دباؤ قایم
رکھین مگر یہہ عمل خطرناک ہوتا ہے اس سے حتے المقدور پرہیز کرنا بہتر ہے **احتیاط**
جن بچون مین مرض مذکور کے ہونے کا احتمال ہو اونکو دودہ کنجی وغیرہ مقوی اور زود ہضم غذا دین

اور خواب آور تدابیر عمل میں لاویں اور نمکین پانی سے غسل کرادیں اور ہوادار مکان میں رکھیں اور ہر روز ہوا خوری کرائیں اور دماغی محنت نہ کرنے دیں محرک ادویہ و اغذیہ سے پرہیز کراویں

فصل ہجدہم

اجتماع الدم فی الدماغ (سری برل کن جسچن) یہہ مرض ہائپر ایمیا آف دی برین کے نام سے بھی مشہور ہے جب دماغ اور اسکے اغشیہ میں خون جمع ہو جاتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں بعض ان میں سے کچھ عرصہ تک ٹھہر کر زائل ہو جاتی ہیں اور بعض نہایت شدید اور حاد ہو جاتی ہیں جیسے مرض سکتہ ہے **اسباب** جب لطیف و مقوی غذاؤں پر مداومت کرکے عیش و عشرت میں اوقات بسر کیجاوے اور محنت کم ہو تو جسم میں خون زیادہ ہو جاتا ہے جس سے دماغ میں خون کے اجتماع کا احتمال رہتا ہے۔ دماغی خراش اور سرعت حرکت قلب سے بھی دماغ میں خون زیادہ آتا ہے۔ جب دماغی محنت کی زیادتی سے شرائین کے مضبوط اور تنگ کرنیوالے عضلے کمزور ہو جاتے ہیں یا کسی دوسرے سبب سے شرائین کے پرت کمزور پڑ جاتے ہیں تو دماغ کے اندر حد سے زیادہ خون جمع ہو جاتا ہے اور یکایک دل پر صدمہ پہنچنے لو لگنے شراب یا دیگر زہروں کے اثر سے شرائین مفلوج ہو کر کشادہ ہو جاتی ہیں جس سے دماغ میں خون کی مقدار زیادہ چلی جاتی ہے۔ دل و ششش کے امراض کی موجودگی۔ دماغی اور دردہ پر رسولی کے باعث دباؤ پہونچنا۔ گلا گھٹنا دبنا۔ پھانسی لگنا۔ زور سے کھانسنا۔ کونتھنا۔ سر کو نیچے جھکائے رکھنا۔ یہہ سب کے سب اس قسم کے اسباب ہیں جن سے دماغی خون واپس لوٹنے سے رک جاتا ہے اور موجب مرض کا ہوتا ہے **علامات** جب تپ سیاہ کی شدت سے تھوڑے عرصہ کے لئے دماغ میں اجتماع الدم ہو جاتا ہے تو چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے شرائین سباتی میں تڑپ معلوم ہوتی ہے چندیا میں اور سر کے پیچھے دھیما دھیما درد رہتا ہے سر بھاری ہو جاتا ہے قوت حافظہ و قوت متخیلہ میں فرق پڑ جاتا ہے مریض کاہل اور چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں کے عضلات میں رعشہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے سماعت اور بصارت فرق پڑ جاتا ہے نیند نہیں آتی اگر آتی بھی ہے تو پریشان خواب زیادہ ستاتی ہیں اور ذرا سی محنت سے تکان زیادہ اور بے چینی کمال ہوتی ہے دوران خون کی سخت رکاوٹ سے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں چہرہ سرخ گردن اور پیشانی کی رگیں خوب نمایاں ہوتی ہیں سر گرم اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں شرائین سباتی میں تڑپ زیادہ

ضعف قلب اور کھوپڑی کے اندر سیلان خون کا ہونا جسم کے دوسرے حصہ میں خون کا زیادہ ہو جانا۔ جب اس مرض کا ہونا ہے **علامات** چونکہ دقوع سدہ باعث دماغ کے کسی خاص حصہ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اسلیے انکی علامات دسی کے ضمن میں بیان کی جاوینگی یہاں صرف کل دماغ کی قلت خون کی علامات بیان کی جاتی ہیں واضح ہو کہ جب دماغ میں خون کم ہو جاتا ہے تو یکایک غشی طاری ہو جاتا ہے جس سے چہرہ پھیکا اور آنکھہ کی تپلیان کشادہ ہو جاتی ہیں تشنج ہونے لگتا ہے۔ بعض اوقات پہلے مریض درد سر اور دوران سر کی شکایت کرتا ہے قوت بصارت و سماعت میں فتور واقع ہو جاتا ہے کبھی مریض سے دیوانوں کی سی حرکات صادر ہوتی ہیں اگر فاقہ کشی کی وجہ سے ظہور اس مرض کا ہو تو بے چینی اور ہذیان لاحق ہو جاتا ہے **کیفیت تشریحی** دماغی رگیں خون سے خالی ہوتی ہیں اور دماغ کی ساخت پھیکی پائی جاتی ہے اور سفید ساخت چمکدار ہو جاتی ہے **انجام** خفیف حالت میں نیک ہے مگر دماغی ساخت کے خراب ہونے سے نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے **علاج** دماغ کے خاص حصہ کی کمی خون کا علاج چنداں ضروری نہیں کیونکہ یہ خود بخود اصلاح پر آجاتا ہے مگر کل دماغ کی کمی خون میں کل جسم کو تقویت دین مقوی اور محرک قلب دوائیں استعمال میں لائیں اور سبب مرض کو مناسب تدابیر سے رفع کریں **فصل ہشتم**

سدہ دماغ (ھترام بوسس) جب بحالت زندگی دماغ۔ دل یا کسی رگ میں خون منجمد ہو جاتا ہے یا منجمد خون کا لوتھڑا دوران خون کے ساتھ بہتا ہوا کسی رگ میں سدہ کے طور پر پھنس جاتا ہے تو اسکو انگریزی زبان میں امبولیزم کہتے ہیں اور یہ مرض ہر ایک عمر میں ہو سکتا ہے چنانچہ لڑکپن اور جوانی میں جب غشائے مستبطنہ قلب کی سوزش سے منجمد خون کا لوتھڑا کواڑوں سے جدا ہو کر دماغ کی شرائین میں جا کر اٹک جاتا ہے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں جب دل کی کواڑیاں شرائین سباتی اور اورطہ کی ساخت چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے تو وہاں سے ٹکڑا الگ ہو کر دماغ میں جا کر اٹک جاتا ہے شاذ و نادر دل کے زخم سے یا دل کے جوف سے خون کا لوتھڑا دماغ کی شرائین اور عروق شعریہ میں اٹک جاتا ہے جب یہ کیفیت دماغ کی متفرق عروق شعریہ میں ہوتی ہے تو اونکی ساخت نرم ہو جاتی ہے۔ تا لوتھڑا [illegible]

آدمیون مین خرابی فعل اعضا کے باعث قاعدۂ دماغ کی شرائین خصوصًا مستبطنہ شرائین سباتی تنگ ہو کے پیدا ہوجاتا ہے۔ غرض جب خون کی رگون کا رستہ بند ہوجاتا ہے تو دماغ مین خون کم پہونچتا ہے یا بالکل نہین پہونچتا جسکی وجہ سے پرورش کا سلسلہ مسدود ہوجاتا ہے اور کمی خون کے باعث دماغ پھیکا اور ملایم ہوجاتا ہے اور مقام ماؤف کے نزدیک کی عروق شعریہ خون کے زیادہ پہونچنے سے پھٹ جاتی ہین جس سے دماغ مین سیلان خون کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے **علامات** سکتہ کے موافق ہوتی ہین مگر چندان بیہوشی نہین ہوتی۔ تندرست نوجوان آدمیون مین بغیر کسی علامت منذرہ کے یکایک یا بتدریج یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے دوران سر فتور عقل ہوجاتا ہے اور خیالات منتشر ہوجاتے ہین بیہوشی ہوتی ہے اور اکثر اس قسم کا مریض بغیر بیہوشی کے یکایک فالج مین مبتلا ہوجاتا ہے اور کبھی تشنج بھی ہوتا ہے بعض اوقات مرگی کی طرح بار بار تشنج کے ہونے سے مریض فالج مین مبتلا ہوجاتا ہے اور عقل مین فتور آجاتا ہے کبھی کبھی عروق شعریہ کے بند ہونے سے یکایک ہذیان ہوجاتا ہے اور مرض رعشہ کے موافق نبض غیر منتظم چلتی ہے **تشخیص** دماغی سیلان خون اور سدہ دماغ مین فرق کرنا ضروری ہے جسکا مفصل حال مرض سکتہ مین تحریر کیا جاویگا **انجام** اگر عروق شعریہ مسدود ہوجاوین تو چندان خطرناک نہین ہے مگر زیادہ جگہ اور بڑی عروق کا بند ہوجانا ناممکن العلاج نہین ہے اگر مریض زندہ بھی رہے تو فتور عقل اور فالج مین ضرور مبتلا ہوجاتا ہے **علاج** مرض سکتہ مین بیان کیا جاویگا

فصل بست و یکم لینت الدماغ

(سافٹننگ آف دی برین) جب لڑکے کو اڑون کی بیماری کے سبب سے دماغ کی رگین مسدود ہوجاتی ہین تو دماغ بتدریج ملایم ہوکر اپنے معمولی فعل سے معزول ہوجاتا ہے اور ورم دماغ و غشیہ دماغ کی حالت مین بھی دماغ یکایک ملایم ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات مرض یہ اور کسی سولی کے دباؤ سے دماغ کی رگون مین سدہ پڑجاتا ہے جس سے خون رک رک کر چلتا ہے اور دماغ کی پرورش مین خلل واقع ہوجاتا ہے بعد ازان عروق مذکورہ کی ساخت چربی یا کسی اور چیز مین بدل جاتی ہے اور جب پچاس برس کی عمر کے بعد کمزور بوڑھے آدمیون کے دماغ کا سفید حصہ صحت کی نسبت کسیقدر ملایم ہوجاتا ہے تو اوسکے کیسون کے درمیان خون کی مائیت بڑھ جاتی ہے

اور زیادتی کی حالت مین دماغ ملائی کے موافق نرم ہو جاتا ہے۔ جیسے دل اور گردے کے امراض
سے دماغ کی پرورش مین کمی آجاتی ہے تو دماغی ساخت خراب ہو کر ملایم ہو جاتی ہے جب دماغی
شرائین کے فعل کی خرابی سے خون اچھی طرح صاف نہین ہو سکتا تو بھی یہہ مرض حادث ہوتا
ہے۔ جیسے دماغ کی سرخ اور سفید دونون بناوٹین سوزش کے باعث خراب ہو جاتی ہین تو
دماغی شرائین کے یکایک مسدود ہو جانے سے یہہ مرض حاد درجہ مین ہو جاتا ہے اور گردو نواح
کی دوسری شرائین کی ساخت خون کے زیادہ پہونچنے سے بگڑ کر اسقدر رقیق اور پتلی ہو جاتی ہے
کہ بعد تشریح کہوپڑی کے اوندہا لٹنے سے دماغ گر کر بہ جاتا ہے اور گڑہے کے اطراف کی ساخت
گلابی رنگت پر نظر آتی ہے کبھی ادہیڑ عمر کے آدمیون کے دماغ اور اوسکی خاکستری گاؤدم بلندی
جسم المضلع (کارپس اسٹرائی ٹم) مین ہوا کرتی ہین اور دماغ کے فعل ہی بتلا سے مرض ہو جاتے
ہین اس حالت مین مقام ماؤف ملایم اور زرد رنگ ہو جاتا ہے بلکہ شگاف دینے سے زرد رنگ
کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات خون کے لوتھڑے کے تبدیل ہو جانے سے اس قسم کی
رنگدار ملایمیت پیدا ہوتی ہے۔ یہہ نہایت مہلک بیماری خیال کی جاتی ہے۔ غرض بڑھاپے مین
رگون کی دیوارون کے خراب ہونے سے اکثر دماغ کی ساخت ملایم ہو جاتی ہے۔ عرصہ دراز تک
دماغی محنت کرنے سے جب عروق مین سدہ پڑجاتا ہے تو ہر ایک عمر مین دماغ نرم ہو جاتا ہے

علامات درد سر کم و بیش ہمیشہ رہتا ہے اور کبھی کبھی دوران سر بھی ہو جاتا ہے قوت
حافظہ مین کمی اور عقل و حواس خمسہ مین رفتہ رفتہ فتور پڑجاتا ہے مریض بالکل بیوقوف
دیوانہ سا ہو جاتا ہے اور پست ہمت و مغموم رہتا ہے اور ذرہ ذرہ باتون کے جواب مین
گھبرا جاتا ہے اور تھوڑی سی تحریک سے مریض ہنسنے یا رونے لگتا ہے کبھی جوش مین آکر
بیچین ہو جاتا ہے۔ کبھی ہوش و حواس مین فرق نہین بہی آتا۔ ہاتھ پاؤن کے مختلف
حصون مین ایسا دہیما درد ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیان کاٹ رہی ہین اور نیز چیونٹیان
رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہین کبھی ہاتھ پاؤن بالکل سن اور مفلوج ہو جاتے ہین کبھی
ہاتھ پاؤن مین سختی اور تشنج زیادہ ہو جاتی ہے جسکے باعث درد اور تشنج ہوا کرتا ہے ضعف
اور بصارت مین فرق آجاتا ہے غنودگی خصوصاً غذا کے بعد ہوا کرتی ہے دل کمزور ہو جاتا ہے

اور گردون کی ساخت دانہ دار ہوجاتی ہے اکثر پاخانہ قبض رہتا ہے۔ اس بیماری کی مدت
مختلف ہوتی ہے جون جون بیماری ترقی پزیر ہوجاتی ہے تنفس مین دقت اسقدر ہوجاتی
ہے کہ مریض خراٹے سے سانس لینے لگتا ہے آخر کو ہذیان ہوجاتا ہے اور بیہوشی طاری ہوجاتی
اور عضلات مفلوج ہوکر ڈھیلے ہوجاتے ہین بول و براز خطا ہوجاتا ہے۔ رگون کے پھٹ
جانے سے دماغ مین خون بہہ کر یا دماغ کی رگون مین سدے بکثرت پڑکر مریض جان بحق تسلیم کرتا ہے
اگر مرض مزمن ہوجاے تو ہاتھ پاؤن اور جسم کے نصف حصہ مین فالج ہوجاتا ہے عضلات
مین کمزوری اور کبھی سختی اور درد ہوتا ہے ہاتھ پاؤن مین چیونٹیان رینگتی ہوئی معلوم ہوتی
ہین اور مریض لڑکھڑا کر چلتا ہے اور سوال کا جواب مشکل سے دیتا ہے نبض کمزور ہوجاتی ہے قے آتی
ہے قبض کی شکایت رہتی ہے بعض اوقات بول و براز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے مریض خراٹے
سے سانس لیتا ہے اور بیہوشی لاحق ہوجاتی ہے اور علامات دور ہوکر پھر عود کرتی ہین ترقی مرض
کی صورت مریض راہی ملک عدم ہوجاتا ہے **اختتام** اس مرض کے نتیجہ سے سکتہ تشنج اور ہذیان
مین سے کوئی نہ کوئی مرض لاحق ہوجاتا ہے **علاج** جب سن کہولت مین مرض کے ظہور کا احتمال
ہو تو دودہ وغیرہ زود ہضم اور ہلکی غذا کے استعمال سے طاقت کو بحال رکھین ہوادار مکان مین
سکونت اختیار کرین ہاتھ پاؤن کو گرم رکھین ذہنی تکان نہونے دین اور ادویات محرکہ سے پرہیز
کرین قبض نہونے دین۔ کلورل ہائیڈریٹ ۳ گرین برومائیڈ آف پوٹاس ۵ گرین پانی مین حل کرکے
دین اس سے دوسرے فواید کے علاوہ نیند بخوبی آجاتی ہے۔ بھنگ کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے
جب مرض پورے طور پر ظاہر ہوجاوے تو لا علاج ہے البتہ آغاز مرض مین باقاعدہ علاج سے صحت
ہوسکتی ہے اور فالج کے لئے فاسفورس اسٹرکنیا۔ حبوب کچلہ وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال
کرین بجلی کے استعمال سے بھی بہت فایدہ ہوتا ہے **فصل بست و دوم سموم الشمس**
(سن اسٹروک) پنجابی زبان مین اسکو تاؤ لگنا کہتے ہین اور انگریزی مین ہیٹ اپوپلکسی اگر اسکو
انصباب السموم علے الدماغ بھی کہا جاوے تو بجا ہے ہندی مین اسکو لوہ یا لو لگنا کہتے ہین
کیونکہ یہہ مرض تمازت آفتاب کے باعث خصوصًا بیاکہ صبح یا ظہر کی سخت گرمیون مین اور گرم
ہوا کے چلنے سے لاحق ہوتا ہے۔ بعض اوقات گرم ملکون مین جب ہوا کی گرمی ۱۰۸ سے

۱۲۰ درجہ تک پہونچ جاتی ہے تو نصف شب کو بھی اسکے ہونے کا احتمال رہتا ہے کیونکہ گرمی کی وجہ سے
مکان اور زمین زیادہ تر گرم ہو جاتی ہے جس سے گرمی کی بھپک خودبخود نکلنے لگتی ہے اور ہوا کے
زیادہ تر گرم ہونے سے مرض کا زیادہ تر ظہور ہوتا ہے اور ایام گرما میں ریل کی سواری وغیرہ سے بھی ہو جاتا
ہے - سیاہ رنگ کا گرم کپڑا پہنکر اور سپید ہلکا کپڑا یا ہلکی ٹوپی رکھکر یا صرف ننگے سر ہوکر دھوپ میں گرما میں
سیر و شکار کرنا یا سر دھوپ میں نکلنا اس مرض کا شکار کر دیتا ہے اور جو لوگ گرمیوں کے دنوں میں
محنت دماغی اور ورزش جسمانی سے کمزور ہو کر رفع تکان کے لئے شراب پیتے ہیں وہ اکثر مبتلا
مرض ہو جاتے ہیں انہی ایام میں تیز اور تنگ مکانات میں سکونت اختیار کرنا بھی باعث مرض کا
ہوتا ہے **ماہیت مرض** اکثر حکما اس بارے پر متفق ہیں کہ جب حرارت کی تاثیر سے خون جوش
میں آتا ہے تو دماغ پر الم منتشر اور اعصاب پر تیز کی اذیت پہونچتی ہے اور ورم کے قریب حالت وقوع میں
آتی ہے جسکی اذیت سے دماغ اور اعصاب میں تشنج لاحق ہوتا ہے اور اسی کے سبب اشتعال سے ظہور مرض
ہو جاتا ہے کیونکہ جب جلد وغیرہ جسم کے عروق شعریہ گرمی کی وجہ سے کشادہ ہو جاتے ہیں تو ان میں
معمول سے زیادہ خون آتا ہے جس سے جلد کا فعل رک جاتا ہے اور پسینہ نہ آنے کے سبب جلد خشک
اور گرم ہو جاتی ہے اور مسامات کے بند ہو جانے سے بخارات کم خارج ہوتے ہیں جس سے خون کا
جوش بڑھجاتا ہے جب پھیپھڑے کی عروق شعریہ خون سے پر ہو جاتی ہیں تو ہوا کے کیسوں پر
ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے جس سے انکی وسعت کم ہو جاتی ہے اور گرمی کے سبب ہوا بھی لطیف ہو کر
پھیپھڑے میں پہونچتی ہے جسکا جزو اعظم ہوائے حموضہ (آکسیجن) کافی مقدار میں پھیپھڑے کے اندر نہیں
جاتا پس مذکورۃ الصدر اسباب سے خون بخوبی صاف نہیں ہوتا اور خون میں خرابی پیدا ہو جاتی
ہے آخر الامر یہی خون کی خرابی دل یا دماغ یا دونوں اعضا پر اثر پیدا کرتی ہے اور علامات ضرر
دماغ کی موجودگی سے صرف دماغ کا مبتلائے مرض ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حرکات تنفس کی
خرابی سے راس النخاع کا مبتلا ہونا بھی پایا جاتا ہے - شدید بخار - ورم غشائے دماغ سے بھی اس قسم
کا تشنج ظہور میں آتا ہے - اور بروز الاسنان کے وقت بچوں میں بھی ہو جاتا ہے **علامات ابتدائی**
تھوڑا بہت درد سر اور دوران سر ہوتا ہے ہذیان اور غنودگی بھی پائی جاتی ہے چہرہ اور آنکھیں سرخ
ہو جاتی ہیں اور پسینہ کے بند ہونے سے جسم گرم اور خشک ہو جاتا ہے اور بدن میں جلن معلوم ہو

ہوتی ہے نبض ممتلی اور سریع الحرکت چلتی ہے تشنگی بشدت ہوتی ہے پیشاب کم سرخی مایل اور بار بار
آتا ہے کمزوری نہایت ہوتی ہے سینہ جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے جی متلاتا ہے اس حالت مین
اگر فوراً باقاعدہ علاج کیا جاوے تو جملہ علامات مذکورۃ الصدر بتدریج رفع ہو جاتی ہین ورنہ دل پر زیادہ
صدمہ کے لگنے سے مریض یکایک بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور اعضا مین مثل صرع کی تشنج ہوتا ہے
اور دو تین لمبی سانس لیکر مریض جان بحق تسلیم کرتا ہے بعض اوقات پہلے غنودگی زیادہ ہوتی جاتی ہے
کمزوری اور دوران سر کے باعث آنکھون کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور پتلیان سکڑ جانے سے
بصارت مین کمی ہو جاتی ہے اور مختلف عضلات مین تشنج ہونے لگتا ہے چہرہ اور لب پھیکے اور جلد
سرد نمدار ہو جاتی ہے لیکن سر گرم اور نبض سریع الحرکت ہوتی ہے سانس جلد جلد اور تکلیف سے لیا
جاتا ہے دل شدت سے دھڑکتا ہے اور سینہ جکڑا جاتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے اور غنودگی بڑھتی
جاتی ہے مگر ناس دینے یا چہرہ پر سرد پانی کا چھینٹا مارنے سے یا چلا کر بولنے سے مریض ہان ہون کرسکتا
ہے آخر زیادہ بیہوشی سے بیمار کی آنکھون کی پتلیان زیادہ کشادہ ہو جاتی ہین کبھی تشنج بھی ہو جاتا
ہے دم آہستہ آہستہ اور زیادہ تکلیف سے لیا جاتا ہے کبھی خراٹے کی آواز پیدا ہو جاتی ہے اس موقع پر
چہرہ کا رنگ نیلگون ہو جاتا ہے دل زیادہ دھڑکتا ہے مگر نبض زیادہ کمزور بلکہ ساقط ہو جاتی ہے اور بدن
کی حرارت تیز ہو جاتی ہے آخرالامر بیہوشی کی حالت مین ۲ سے ۹ گھنٹے کے اندر مریض راہی ملک عدم
ہوتا ہے مگر جسم کی حرارت مرتے دم تک بدستور قایم رہتی ہے بلکہ موت کے بعد بھی کچھ عرصہ تک
نعش گرم رہتی ہے بعض اوقات علامات مذکورۃ الصدر مین سے کوئی ایک بھی ظہور پذیر نہین آتی
اور بیمار یکدم بیہوش ہو کر گہرے سانس بھرتا ہوا جان بحق تسلیم کرتا ہے بعض اوقات
محنت اور مشقت کی زیادتی سے نظام عصبی مین فتور آجاتا ہے جس سے کمزوری کے باعث سر گھومنے
لگتا ہے بصارت دھندلی ہو جاتی ہے آخر مریض یکدفعہ غنودگی ہو کر بیہوش ہو جاتا ہے اور مریض
تنفس خراٹے سے اور جلد جلد بدقت لیتا ہے آنکھ کی پتلیان شروع مین سکڑی ہوتین اور آخر مین
کشادہ و بیحرکت ہو جاتی ہین آنکھین سرخ چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے دل بکثرت دھڑکنے لگتا ہے نبض ممتلی
و البتہ سریع چلتی ہے اور آخر مین نبض کمزور اور غیر منتظم ہو جاتی ہے اور جسم بہت گرم اور جلتا ہوا
معلوم ہوتا ہے جس کی گرمی مرنے کے بعد بھی دیر تک قایم رہتی ہے اگر مریض رو بصحت آتا ہے تو

علامات مذکورۃ الصدر میں کمی ہو جاتی ہے مگر برابر ایک دو دن تک دل کی حرکت غیر منتظم اور تنفس
میں دقت ہوتی ہے اگر بدن میں پسینہ کی نمی اور خنکی پائی جاوے تو صحت کا ہونا خیال کیا جاتا ہے
ورنہ مرض کے عود کرنے کا احتمال ہے کیونکہ بعض آدمی ہیں جو مرض مذکور کے بعد اعصاب سے متاثر
ہو جاتے ہیں کہ جسکے سبب سے بعض گرم ملک میں رہنے اور کام کرنے کے لایق ہی نہیں رہتا اور کبھی
نقاہت کے سبب رطوبت طبعی کی تراوش میں فتور ہو جاتا ہے درد سر سوء ہضمی اور قبض کی شکایت
رہتی ہے اور دائمی بخار رہ ہوتا ہے اور شش میں خون کے اجتماع کا احتمال رہتا ہے اور کبھی چند مہینو
کے بعد فتور عقل اقسام فالج مالیخولیا وغیرہ فتور دماغ کے امراض میں بھی مریض مبتلا ہو جاتا ہے

کیفیت تشریحی بطن میں قلب اور پھیپھڑے کا دایاں حصہ سیاہ اور سیال خون سے پُر ہوتا ہے
جسم کی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر دماغ صحیح و سالم پایا جاتا ہے مگر بعض بعض میں دماغی
وریدین سیاہ خون سے پُر ہوتی ہیں اور قاعدہ دماغ میں بھی مائیت خون پائی جاتی ہے **تشخیص** چونکہ
اس مرض میں بعض علامات کی مشابہت مرض سکتہ کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے لہذا دونوں میں
تمیز کے لئے چند علامات فارقہ بیان کی جاتی ہیں تاکہ تشخیص کے موقع پر غلطی کا احتمال باقی نہ رہے

مرض سکتہ میں نبض بطی ممتلی اور آہستہ آہستہ اور کبھی وقفہ سے چلتی ہے آنکھ کی پتلیاں اکثر
کشادہ ہوتی ہیں کبھی ایک چھوٹی اور ایک بڑی ہوتی ہے تنفس غیر منتظم آہستہ آہستہ اور خراٹے کے
ساتھ ہوتا ہے جلد سرد اور کبھی گرم ہو جاتی ہے اور یہ ہر ملک اور ہر موسم میں ہو سکتا ہے جسکا
آخری نتیجہ فالج ہے **مرض سموم الشمس** میں نبض سریع الحرکت پتلیاں سکڑی ہوتی ہیں اور
آنکھیں سرخ ہوتی ہیں تنفس آواز کے ساتھ اور جلد جلد ہوتا ہے جلد گرم اور خشک اور کبھی تر
بھی ہوتی ہے اکثر گرم موسم اور گرم ملک میں ہوتا ہے اسکے آخر میں مرض فالج کے ہونے کا
احتمال بہت کم ہوتا ہے صرع میں منہ سے کف جاری ہوتی ہے اور اسمیں نہیں **انجام** بد کی
قلب کمزوری نبض ہاتھ پاؤں کی نیلاہٹ جلدی حرارت کی زیادتی اور بیہوشی کی طوالت سب کے
سب خراب نتایج کی شہادت دیتے ہیں **حفظ ما تقدم** بلا ضرورت آزادانہ طور پر دھوپ میں نہ پھریں
اور ضرورت کی حالت میں حرارت آفتاب کے صدمہ سے آنکھیں سر اور گردن کو محفوظ رکھیں اور موسم
گرما میں اسقدر محنت و مشقت نکریں کہ جس سے تکان پیدا ہو پوشاک ڈھیلی اور سفید پہنیں اور سر آ

کے استعمال سے پرہیز کرین شربت تمر ہندی شربت انار کا اکثر استعمال کیا کرین سرد پانی پئین اور سرد پانی سے غسل کیا کرین **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کرکے معالجہ مین جسقدر جلدی کی جاوے بہتر ہے دیر کرنے مین سراسر نقصان ہے چونکہ اس مرض مین خون کی حرارت اور جوش کو کم کرنا ضروری اور مقدم ہے اسلیئے مریض کی پوشاک کو فوراً اتار کر سہارے کے ذریعہ ہوادار سرد اور تاریک مکان مین بٹھا کر پنکھا کرین گلے مین رومال گلوبند وغیرہ کوئی چیز ہو تو کھولدین تاکہ تنفس مین سہولت ہو اگر بیمار سہارے کے ساتھ بھی بیٹھ نہ سکے تو بستر پر لٹا دین اور سر اونچا رکھین تاکہ خون نیچے کو بآسانی اُتر سکے ہے۔ برف کے ٹکڑے کپڑے مین لپیٹ کے سر بلکہ تمام بدن پر اور بغلون کے نیچے رکھنا نہایت مفید مگر بغل مین برف کا زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہین اس سے ٹھنڈ پیدا ہو جاتی ہے البتہ سر پر برف زیادہ دیر تک رکھنے سے جلد تر مقصد حاصل ہوتا ہے اگر درست برف میسر ہو تو تین چار فیٹ کی اونچائی سے سرد پانی کی دھار اس طرح ڈالین کہ پانی تمام جسم پر بہتا ہوا گرے۔ اور ساتھ پاؤن پر خوب ٹھنڈے پانی یا برف کے پانی سے اسفنج بھگو کر پھیرنا شروع کرین تاکہ جسم کی گرمی کم ہو جاوے اور نظام عصبی کو تحریک ہو اور جبتک جسم مین گرمی اور خشکی پائی جاوے نبض سریع اور قوی چلے اور بیہوشی زیادتی پر ہو برابر حسب دستور سرد پانی کا تریڑا دیتے جاوین جب مریض کا جسم سرد اور پسینے سے تر ہو جاوے نبض کمزور ہو اور مریض گہرے سانس لینے شروع کرے تو کبھی کبھی سر چہرہ اور سینہ پر سرد پانی کے چھینٹے زور سے دین اور سقوط نبض کی حالت مین تمام جسم پر پانی کا ڈالنا موقوف کرکے صرف سر کو ٹھنڈا رکھین اور رومال کستر گدی پر پلسٹر لگاوین اگر پتلیان کشادہ ہو جاوین اور دیگر علامات شدید مین کمی واقع ہو تو پلسٹر کے استعمال سے فایدہ کی امید زیادہ ہوتی ہے مریض کو روشنی سے بچاوین اور تکلیف تنفس کے رفع کرنے کے واسطے بیمار کے سینے پر رائی کی پٹی لگائین اور مریض کو کروٹ کے بل یا پیٹ لٹا دین روغن بیدانجیر اور ٹرپنٹائن کا حقنہ کرین اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی لگاوین اور جب بیمار قدرے ہوش مین آوے اور نگلنے کی طاقت ہو جاوے تو نبض کا لحاظ رکھکر محرک مفرح مقوی ادویہ واقعدیہ دین اگر دس بارہ گھنٹے کے بعد پھر بیہوشی عود کرے تو بیمار کے سر پر پلسٹر لگادین نہایت خراب حالت مین مقام نخاع پر پلسٹر لگانا بھی مفید ہے سینہ گردن اور مقام ہر اشیعی پر بجلی کا استعمال بھی مفید ہے۔ صدغین پر چند جونکون کے لگانے سے دماغ کا اجتماع خون کم ہو جاتا ہے مگر

اس مرض مین فصد لینا نہایت مضر ہے۔ تشنج کی صورت مین سر پر پانی نہ ڈالین صرف کلورافارم سنگھا دین تاکہ دماغ کی اذیت کم ہو اور بدن کی حرکت سست ہو لیکن جب کلورافارم کے استعمال سے نبض مین تغیر پیدا ہو جاوے یا مرض مین کسیقدر خفت آجاوے گو تشنج باقی ہی ہو تو فورًا سنگھانا منع کر دین اگر تشنج کے بالکل موقوف ہو جانے کا انتظار کرینگے تو ممکن ہے کہ بیمار کی بیہوشی توی اور زیادہ ہو جاوے کیونکہ اس مرض مین خود بیہوشی ہوتی ہے اور کلورافارم زیادہ بیہوش کرنے والا ہے اگر آرام ہونے کی صورت مین دیگر امراض کے ظہور کا احتمال ہو تو مریض کو آرام سے رکھین اور درد سر کے واسطے گردن پر پلسٹر لگا دین اور آیوڈائیڈ پٹاسیم بقدر طاقت مریض پانی مین حل کرکے پلا دین اگر ان تدابیر سے آرام کی صورت نظر نہ آوے تو سرد ملک مین آب و ہوا تبدیل کرین۔ اگر یہہ مرض بچہ کو لاحق ہو تو فورًا گرم پانی مین جسکی گرمی خون کی گرمی سے زیادہ نہو نہلا دین کیونکہ پانی کی زیادہ گرمی سے خون مین جوش زیادہ ہوتا ہے پس پانی اسقدر گرم کرنا چاہیئے کہ خون کو اعضا مین جذب کر دے اور خون مین جوش پیدا نکرے پہر بچہ کے سر پر سرد پانی ڈالین تاکہ جو خون آب گرم کے جذب کرنے سے باقی رہ گیا ہے اوسکا جوش ہی منطفی ہو جاوے۔ چونکہ بروز الاسنان کے وقت درد لثہ سے ہمیشہ دماغ کے متصل اذیت پہونچتی ہے لہذا دماغ کو آرام دینے کے واسطے کلورل ہائیڈریٹ ایک گرین سے دو گرین تک پانی مین حل کرکے دو دو چار چار گھنٹے کے بعد دین تاکہ نیند آجاوے اور حرکت تشنجی رفع ہو

فصل بست وسوم سکتہ (اپوپلکسی)

یہہ وہ مرض ہے جسمین صنعطۃ الدماغ کے باعث حس و حرکت اور حواس تینون یکبارگی معطل ہو جاتے ہین اور مریض بیہوش ہو کر خراٹے سے سانس لینے لگتا ہے دوران خون اور تنفس کے سوا جملہ حیوانی افعال بند ہو جاتے ہین اور یہہ غالبًا مغز دماغ کے اوپر ہوتا ہے نیچے **اقسام** اسکے تین ہین **اول** جب دماغ کی رگین خون سے پُر ہو کر موجب انضمام دماغ ہوتی ہین یا فتور ساخت کے باعث بحالت امتلاء عروق پھٹ ہی جاتی ہین تو ظہور اس مرض کا ہوتا ہے **دوم** امتلائے عروق کی صورت مین جب کیفیت خون تراوش پاتی ہے تو دماغ کے پیندے اور اوسکے پہلون آبِ نیز کو رسے بہر جاتے ہین **سوم** جب چیچک اور فالج وغیرہ امراض جنینیہ مین خون کی ماہیت متغیر ہو جاتی ہے تو یہی مرض کا ظہور ہو سکتا ہے غرض کبھی عظم اور غشا کے درمیان سے رگ پھٹ جاتی ہے کبھی دماغ اور غشا مین کبھی صرف غشا مین کبھی فقط دماغ مین رگ کے

پھٹ جانے کے آثار محسوس ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی عروق مین خون کی زیادتی معلوم ہوتی ہے
مگر خون خارج نہین ہوتا کبھی غشائے رقیق کے نیچے اور دماغ کے اوپر خون کی مائیت بہ جاتی ہے اور
اکثر یہہ کیفیت بڑھاپے مین پائی جاتی ہے۔ کبھی شرائین دماغ مین سدہ پڑجاتا ہے جس سے شرائین حجم
اور عرض مین بڑھجاتے ہین اور دماغ پر دباؤ ڈالتی ہین **دماغ مین مخرجہ خون کی مقدار
مختلف ہوتی ہے** جب دماغ کی عروق شعریہ مین انکا تمدد پیدا ہوجاتا ہے تو پن کے سر کے
موافق خون کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے دماغ کے ایک مقام پر مثل گچھے کی یا متفرق طور پر نظر آتے ہین
بعض اوقات دماغ کی ساخت مین مخرجہ خون سے بڑے بڑے غار پڑجاتے ہین اور بعض مین سیلان
خون کے باعث دماغ کے دونون پہلو اور بطن سوم دماغ خون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کبھی بطن سوم
کو پھاڑکر بڑے دماغ کے بطن چہارم کے تلے تک پہونچ جاتا ہے جس سے راس النخاع اور چھوٹے دماغ
پر دباؤ پڑتا ہے **مخرجہ خون کی کیفیت** اس طرح پر ہے کہ نکلنے کے وقت خون سیال ہوتا ہے
بعد مین ملایم سیاہ رنگ کا لوتھڑا بنجاتا ہے جسکی اطرافی ساخت چھیچھڑے دار اور ناہموار معلوم
ہوتی ہے اور چند عرصہ کے بعد یہہ لوتھڑا اور سخت اور بھورے رنگ کا ہوجاتا ہے۔ اور سوزش کی
وجہ سے اطرافی ساخت گل کر پیپ یا رطوبت مین تبدیل ہوجاتی ہے اور غار کی دیوارین ہمات
رنگت مین اودی ہوجاتی ہین اگر مریض زندہ بھی رہے تو خون کے ذرات اور اطراف کی ساخت
جذب ہوکر سکڑجاتی ہے۔ لوتھڑا بہت چھوٹا اور زرد رنگ کا معلوم ہوتا ہے۔ بعض مین لوتھڑے
اور خون کی بجائے صرف تھوڑا سا آب خون ہوتا ہے اور بعض مین صرف ریشہ دار ساخت سے غار
پُر ہوجاتے ہین بعض مین مخرجہ خون کے اندر کسی قسم کی تبدیلی وقوع مین نہین آتی جس سے
سیلان خون ہونے کا احتمال ہو بعض مین خون کے لوتھڑے کی وجہ سے دمل ہی ہوجاتا ہے
اسباب انفجار دماغ جو موجب سکتہ ہے اسکے کئی اسباب ہین کبھی صدمہ ضربہ اور سقوط اسکا سبب ہوتا
ہے جس سے رگ پھٹ جاتی ہے اور اوس سے خون خارج ہوکر دماغ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ کبھی بعض امراض
گردہ و نقرس کے سبب انفجار پیدا ہوجاتا ہے۔ دل کے کواڑون کے علیل ہونے کے سبب سے بھی دماغ کا خون
اچھی طرح لوٹ نہین سکتا جسکی وجہ سے دماغ کی رگین چپٹی پڑ پھیل جاتی ہین یا انکی دیوارون مین
کوئی مادہ سخت کی طرح جمع ہوجاتا ہے اور سدہ ورگین ڈھیلے اور پتلاپن کی وجہ سے اچھی طرح سکڑ نہین

سکتین اور نہیں سکتی ہین آخر دوران خون کی ذرہ سی تیزی سے وہ رگین خون سے اسقدر بھر جاتی
ہین کہ اونکے پھٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے جیسا کہ مسن آدمیون کے زینہ سے اُترنے یا چڑھنے
زور سے کھانسنے یا چھینکنے اور دوسرے اسی قسم کے خفیف صدمہ سے رگین پھٹ کر موجب مرض کا ہوتی
ہین کبھی شرائین مین سدہ کے واقع ہونے سے یہہ مرض ہو جاتا ہے۔ یا شرائین مذکور کے غشائے
اور صلب ہو جاتے ہین جس سے شرائین کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور اجتماع خون ہونے کے سبب اون کا
حجم بڑھ جاتا ہے جس سے دماغ منغمز ہو جاتا ہے اور کبھی عام امتلاے خون کے باعث دماغ دب جاتا
ہے۔ کمی خون بھی اسکا سبب ہوتا ہے کیونکہ زیادتی خون کی حالت مین خون دماغ کو دبا لیتا ہے
اور کمی خون کی صورت مین دماغ کے اندر پانی زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ کا خالی رہنا غیر ممکن ہے
پس خون کی کمی مین پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کمی خون کمزوری خون اور استیلاے ضعف کی
صورت مین مشاہدہ کیا گیا ہے کہ تمام بدن مین پانی زیادہ ہو جاتا ہے اور اکثر امراض مزمنہ مین
ورم شکم و ورم اطراف عارض ہو جاتا ہے اور چہرہ پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا زیادہ زور لگانے
سے بھی انغماز پیدا ہو جاتا ہے جسکا اثر دماغ پر پہونچے جیسا کہ زحیر مین فضلہ یا لیسہ امعا کے دفع کرنے
مین لگایا جاتا ہے۔ یا کسی ثقیل شے کے اوٹھانے۔ قے کرنے۔ گانے۔ یا باجا بجانے مین زور کرنا پڑتا ہے
تابش آفتاب یا سردی مین زیادہ چلنے پھرنے۔ یا بڑی دیر تک سر جھکا کر بیٹھے رہنے کے بعد دفعتہً
اوٹھ کھڑے ہونے سے بھی انغماز ہو جاتا ہے۔ خوف بھی موجب اس مرض کا ہے کیونکہ خوف کی ابتدائی
حالت مین خون کی زیادتی ہوتی ہے اور اخیر مین دماغ کے اندر پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ رنج۔
خوشی۔ غم و غصہ شہوت کا غلبہ اور کثرت شرابخواری بھی اسکے اسباب ہین زیادہ غذا کھانا بھی سبب
انغماز ہے جس سے معدہ ممتلی ہو کر پیٹ تن جاتا ہے کیونکہ امتلاے معدہ مین تنفس مین عسر و ضیق واقع
ہوتا ہے اور حرکت قلب سریع ہو جاتی ہے اور سرعت حرکت قلب کے باعث دماغ مین خون زیادہ
جاتا ہے اور تنگی تنفس کی حالت مین دماغ سے خون کمتر نیچے اوترتا ہے اور دماغ مین زیادہ جمع ہو کر
اوسکو دبا لیتا ہے۔ اور یہہ مرض مردون کو عورتون کی نسبت زیادہ عارض ہوتا ہے۔ اور بعض جوان
عورتون مین حیض بند ہونے کے دنون مین خون کا صعود دماغ کی طرف زیادہ ہوتا ہے پچاس سے ساٹھ برس
کی عمر کے اندر اسکے لاحق ہونے کا زیادہ تر خوف رہتا ہے کیونکہ اس سن مین شرائین کی غشائین

کسی نہ کسی قسم کی تبدیلی ضرور ہو جاتی ہے جس سے اونکی لچک دور ہو جاتی ہے اور وہ پھٹ جاتی ہین اور دماغ مین سیلان خون ہو جاتا ہے اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے طبیعت اس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مائل رہتی ہے اور ۲۰ برس سے کم عمر مین یہہ مرض کم ہوتا ہے اور عہد طفلی مین بہت ہی کم۔ قد و قامت۔ رنگ روپ بہی اس بیماری کی طرف سیلان طبع معلوم ہوجاتا ہے مثلاً کوتاہ گردن۔ فراخ سینہ۔ بڑا سر۔ سرخ چہرہ۔ تیار بدن اکثر اس مرض کا مائل رہتا ہے مگر بعض اوقات لاغر آدمیون کو بہی ہو جاتا ہے۔ خون بواسیر نکسیر پہوٹنا وغیرہ معمولی رطوبات کے یکایک بند ہونا۔ کہانے پینے مین پرہیز کرنا بہی اسکے قوی اسباب ہین عمدہ اور مقوی غذا کہانا ریاضت نکرنا اور معمولی فضلات کے نہ خارج ہونے سے بہی ہو جاتا ہے۔ کبہی یہہ مرض خصوصیت خاندان سے بہی ہو جاتا ہے **علامات** اکثر یہہ مرض دفعتہً ظاہر ہوتا ہے کبہی ظہور مرض سے پیشتر صرع کی طرح اسکی بہی علامات منذرہ پائی جاتی ہین مثلاً دردسر دوران سر اور نسیان کے ہونے سے حافظہ جاتا رہتا ہے۔ کانون مین شور و غل وغیرہ آوازین سے گونا گون مریض کو سنائی دیتی ہین اور دماغ کے جس حصہ مین خون کا اجتماع زیادہ ہوتا ہے اوس طرف کے کان مین ثقل سماع ہو جاتا ہے۔ سر ہر وقت خصوصاً نیچا کرنے سے زیادہ بہاری معلوم ہوتا ہے۔ بصارت مین فرق آجاتا ہے یا مریض مرض رہنگا مین مبتلا ہو جاتا ہے۔ مریض پست ہمت اور چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے چہرہ سرخ رہتا ہے اور اکثر نکسیر ہوتی ہے قبض کی شکایت رہتی ہے نیند زیادہ آتی ہے اور خواب بہت دکہائی دیتے ہین آنکہون کے سامنے چنگاریان اوڑتی ہوئی نظر آتی ہین ثقبہ عنبیہ وسیع ہو جاتا ہے کیونکہ جب دماغ منغمز ہو جاتا ہے تو اوسکی تبعیت مین ثقبہ بہی منغمز ہو کر کشادہ ہو جاتا ہے۔ آنکہین کہلی اور پتہرائی ہوئی اور بے حرکت رہتی ہین دونون پتلیون مین فرق پڑجاتا ہے اور روشنی کا اثر مطلق نہین ہوتا۔ کبہی زبان کے ثقیل ہونے سے کلام مین لکنت آجاتی ہے یا ایسے غیر موزون الفاظ استعمال کرتا ہے جو سمجہہ مین کم آتے ہین اور ایک ہاتہہ یا ایک پانون کمزور ہو جاتا ہے۔ کبہی ایک ہاتہہ یا ایک پانون کی حس زائل ہو جاتی ہے اور ہاتہہ پانون کی جلد کے نیچے چیونٹیان سی رینگتی ہین اور سنسناہٹ ہو جاتا ہے کبہی ایک ہاتہہ یا ایک پانون بہی گاہ گاہ بے حس ہو کر زائل ہو جاتا ہے چہرہ پہیکا اور غشیان و قے ہوتی ہے

اور غشی طاری ہوجاتی ہے- یہہ سب علامات ایک ہی شخص یا ایک ہی وقت مین محسوس نہین ہوتین
بلکہ کوئی کسی مین اور دوسری کسی اور مین پائی جاتی ہے- اس مرض کی نوبت تین طور سے شروع
ہوتی ہے **اول** مریض یکلخت بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور حس و حرکت مطلق نہین رہتی
چہرہ سرخ ہوجاتا ہے نبض ممتلی اور آہستہ آہستہ چلتی ہے- تشنج کے سبب ایک یا دونون طرف کے
ہاتھہ پانون سکڑ کر سخت ہوجاتے ہین **دوم** یہہ پہلی کی نسبت زیادہ شدید ہے جسمین پہلے شدید
درد سر ہوتا ہے بعد ازان جسم کی ایک جانب بیحس ہوجاتی ہے اور شرائین دماغ کے فعل مین فتور پیدا
ہوجاتا ہے اور اونکے شق ہوجانے سے دماغ مین خون خارج ہوتا ہے جس سے چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے
جی متلاتا اور قے ہوتی ہے آنکھون کے سامنے اندھیرا آکر غشی طاری ہوجاتی ہے نبض نہایت بطی
چلتی ہے ہاتھہ پانون سرد ہوجاتے ہین کبھی مریض کو غشی نہین بھی ہوتی بلکہ دردسر کے بعد ایک لمحہ
کیلئے خفیف سی بیہوشی ہوجاتی ہے فعل قلب کے سست ہوجانے سے جب تھوڑے عرصہ کے لئے سیلان
خون بند ہوجاتا ہے تو غشی کے رفع ہوجانے سے مریض کسیقدر اچھا ہوجاتا ہے اور ہوش و حواس درست
ہوجاتے ہین ازان بعد جب فعل قلب بدستور جاری ہوجاتا ہے تو مقام ماؤف سے اسقدر خون نکل جاتا ہے
کہ اسکے دباؤ سے چند ہی گھنٹہ مین نسیان اور ہذیان عاید ہوتا ہے اور بتدریج بیہوشی زیادہ ہوتی جاتی
ہے **سوم** یکایک نصف جسم کے ڈھیلے پڑ جانے سے قوت تکلم زایل ہوجاتی ہے اور ہوش و حواس کسیقدر
قایم رہنے سے سوال کا جواب اشارہ سے دیتا ہے اور بتدریج بیہوشی غالب ہوتی جاتی ہے کبھی خون کے
دور ہونے سے بیہوشی بھی رفع ہوجاتی ہے اور یہہ بھی ضرور نہین ہے کہ علامات ضرور ہی موجود ہون
کیونکہ کبھی بدون ظہور کسی علامت کے مریض دفعتہ گر پڑتا اور بیہوش ہوجاتا ہے اور حس و حرکت معطل
ہوجاتی ہے- کبھی دفعتہ بیہوشی نہین ہوتی بلکہ بتدریج ہوتی ہے لیکن جو بیمار دفعتہ بیہوش ہوجاتا ہے
اوسکی حس و حرکت بھی دفعتہ معطل ہوجاتی ہے اور جو بتدریج بیہوش ہوتا ہے اوسکی حس و حرکت بھی
بتدریج معطل ہوتی ہے اور کبھی بیہوشی کے ساتھہ بدن کی ایک جانب مین فالج ہوجاتا ہے اور یہہ
اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ دونون ہاتھون کی جلد کی ذرا سے چٹکی لین جس ہاتھہ مین حس ہوگی
اوسکو بیمار فوراً کھینچ لیگا اور جس جانب استرخا ہوگا اوسکو مطلق حرکت نہ دیگا شناخت کی دوسری
صورت یہہ ہے کہ مریض کے دونون ہاتھہ اوٹھا کر چھوڑ دین جو ہاتھہ علیل ہوگا وہ فوراً میت کی طرح

گر پڑیگا اور صحیح ہاتھ آہستہ آہستہ کسیقدر تاخیر کے ساتھ زمین پر اوٹھیگا - چہرہ پھیکا ہو جاتا ہے اور نگلنا
دشوار ہو جاتا ہے - اگر کوئی چیز نگلی بھی جاوے تو حلق سے اترنی مشکل ہو جاتی ہے - واسطے پہنچ جاتی ہے
اور جب بیہوشی حد سے زیادہ ہو جاتی ہے تو نبض ممتلی سخت و سریع الحرکت چلتی ہے اور [illegible] افراط
بھی زیادہ مگر پھر بھی حالت صحت کی نسبت کم ہوتی ہے آواز غلیظ اور خراٹے سے نکلتی ہے اور تنفس تکلیف
کے ساتھ اور دیر دیر کے ہوتا ہے اور تنفس کے اخیر میں پھپولے یعنی ہونٹ سونے کی حالت کے موافق
گال اور ہونٹ پھڑپھڑ کرتے ہیں اور تنفس کی آواز آتی ہے ایسی [illegible] یہ وقت لہات متحرک ہوتا ہے
اور اسوقت وہ مفلوج و مسترخی ہوتا ہے اسی واسطے آواز خراٹے پیدا ہوتی [illegible] باقی ہے اور منہ سے جھاگ نکلتی
بیمار کے اطراف سرد بے حرکت اور کچے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کبھی تشنج ہونے لگتا ہے اور جسم سرد اور
پسینے سے تر بتر ہو جاتا ہے اور ردی حالت کے مریضوں میں بے ارادہ بول و براز جاری ہو جاتا ہے
اور کبھی مثانہ میں بول کے جمع رہنے سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگتا ہے **انجام** آواز غلیظ کا پیدا ہونا
اور تنفس میں آہستگی و خفقت کا ظہور اور اوسکے ساتھ آواز خراٹے کا شامل ہونا اور حرکت قلب کا
ضعیف ہونا اور بے ارادہ بول و براز کا خارج ہونا اور منہ سے کف جاری ہونا نبض کا متواتر چلنا یہہ سب
علامات مریض کی ہلاکت پر دال ہیں اور جسقدر بیہوشی اور سانس میں خراٹا زیادہ پایا جاوے
اوسی قدر خطرناک ہے - اگر بیہوشی ہونے سے پیشتر مریض مرض تشنج میں مبتلا ہو جاوے تو صحت پانا اور
جانبر ہونا دشوار ہے اور جسقدر اخراج و انجماد خون دماغ میں زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر بیہوشی زیادہ
عرصہ تک رہتی ہے - اگر مریض رو بصحت ہو تو پندرہ سولہ روز تک اوسکی ہلاکت کا اندیشہ رہتا ہے
کیونکہ اس اثنا میں دوبارہ خون کے رستے یا منجمد خون کے خراش سے سوزش کے ہونے کا احتمال رہتا
ہے اور فالج کے وقوع سے بھی دماغ کو زیادہ صدمہ پہونچتا ہے اور آرام ہونے کی صورت میں
پہلے مریض کو قے ہوتی ہے اور کثرت سے پسینا آتا ہے بعد ازاں بیمار بالکل تندرست ہو جاتا ہے
یہانتک کہ بعد زوال مرض کے کوئی شکایت باقی نہیں رہتی اور ممکن ہے کہ مدت العمر مرض
عود نکرے - اور کبھی بیہوشی زائل ہونے کے بعد مفلوج مقامات میں اول حس بعدہ حرکت آتی
ہے لیکن ہاتھوں کی نسبت پاؤں میں طاقت پہلے آتی ہے - بعض اوقات بیمار کے بدن کی ایک
جانب فالج باقی رہتا ہے کبھی لقوہ ہو جاتا ہے اور کبھی نسیان کے باعث عقل مثل بچوں کے ہو جاتی

اور قوت ایل ہوجاتی ہے اور اکثر زوال مرض و حصول صحت کے بعد یہ نوبت واقع ہوتی ہے اور
بعض اوقات ہمیں نوبت تک بیمار زندہ رہتا ہے اور پھر مرجاتا ہے مگر یہہ شاذ و نادر ہے
قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ بیمار اول ہی دفعہ اس مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے **علامات مخصوصہ**
چونکہ اس مرض میں بیہوشی زیادہ تر معتبر علامت ہے اور یہہ بعض اور امراض میں بھی پائی جاتی ہے
اسلیئے علامات مخصوصہ کا بیان کرنا ضروری ہے تاکہ سکتہ حقیقی اور غیر حقیقی میں تمیز ہو جائے **اول**
اگر امراض دل گردہ اور سرسام الصبیان کے سبب سے خون کی مائیت ترشح ہو کر دماغ پر دباؤ پہونچائے
تو اول نیند آتی ہے بعدہ غنودگی کے غالب ہونے سے بیہوشی طاری ہو جاتی ہے جسم سرد اور پھیکا
پڑجاتا ہے **دوم** جب ضربہ اور سقطہ کے باعث کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ کر اندر کو دب جاوے یا
خون خارج ہو یا پیپ پڑ جاوے تو بیہوشی دفعتًہ یا بتدریج اسقدر غالب ہو جاتی ہے کہ بجلی لگانے
یا چٹکی لینے سے مریض کو مطلق خبر نہیں ہوتی مگر اسمیں ناک کان سے خون جاری ہو جاتا ہے
اور آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں حالت صحت کی نسبت حرارت زیادہ نہیں ہوتی **سوم**
صدمات دماغ کی صورت میں چہرا بگڑتا اور نصف جسم مفلوج ہو جاتا ہے اور دونوں آنکھیں
ساوی نہیں ہوتیں جسم سرد اور پھیکا پڑجاتا ہے **چہارم** یوریمیا کی صورت میں ہاتھ پاؤں
اور پپوٹے سوج جاتے ہیں زبان میلی اور بھوری ہو جاتی ہے آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور
تنفس سے پیشاب کی بو آتی ہے **پنجم** کاربالک ایسڈ میں چہرہ نیلگون پر یدین ٹھنڈے اور جسم کی
حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اور ادرنے خراش سے عضلات سکڑ جاتے ہیں **ششم** حد معتاد
سے زیادہ شراب پینے اور افیون کے زائد استعمال سے بھی ایسی حالت ہو جاتی ہے مگر اسکی شناخت
بیمار کے منہ سے مخصوص بو آنے سے باسانی تمام ہوسکتی ہے قے کے مادہ سے بھی افیون اور
شراب کی بو بخوبی معلوم ہوسکتی ہے. اگر شراب کے خفیف نشہ میں سکتہ کی باری ہو جاوے تو زور
کے ساتھہ ہلانے سے مریض ہاں ہوں کر سکتا ہے اور شدید حالت میں سانس گہری اور خراٹے
سے لیتا ہے پیشاب بمقدار معین زیادہ آتا ہے اور نیز نشہ شراب کے کسیقدر اتر جانے پر اگر مخمور کے
پاس کوئی لفظ بولا جاوے تو وہ اسکو سنکر ہولی آواز سے دہرانے لگتا ہے. اور سکتہ حقیقی
میں بیہوشی بتدریج اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ مریض کو کسی طرح جگا نہیں سکتے اور سانس

ہو جاتا ہے۔ افیون کے نشہ میں کبھی منہ سے بو بالکل نہیں آتی مگر ابتدا ہی سے آنکھیں بند کئے
غنودگی میں پڑا رہتا ہے آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے اور جسم کی حرارت
کم ہوتی ہے جلد قدرے نمناک پیشانی پر پسینا ہاتھ پاؤں ڈھیلے اور تنفس آہستہ آہستہ آتا ہے اور
نبض کی ضربات ۶۰ ہوتی ہیں اگر مریض بالکل بیہوش و مطلق بیخبر ہو جائے تو ہونٹ نیلگون یا
بدن زیادہ سرد تنفس غیر منتظم اور نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مریض دفعۃً مر جاتا ہے ضعف مرگی کی بیہوشی
میں چوٹ کے نشان اور زبان کے کٹ جانے سے بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے علاوہ ازیں بعض
خفیف بیہوشی میں سوال بخوبی سن لیتا ہے مگر جواب نہیں دے سکتا اگر دے بھی تو سمجھ میں نہیں آتا
مؤلف جب سکتہ حقیقی اور غیر حقیقی کی تشخیص میں شبہ ہو تو قے کرا دیں جو کچھ معدہ سے خارج
ہوگا اس سے مرض کا حال بخوبی معلوم ہو جائیگا شراب یا افیون کے خارج ہونے سے سکتہ کا اشتباہ
برطرف ہو جائیگا لیکن اگر یقین ہو جائے کہ سکتہ حقیقی ہے تو ہرگز قے نہ کرائیں اس سے ضرر عظیم
لاحق ہوتا ہے اور حقیقی مرض میں ترقی ہوتی ہے۔ کتب قدیمہ طبیہ عربیہ میں جو مرض سکتہ میں
قے کی اجازت دی گئی ہے قلت تدبر سے ہے کیونکہ قے کرنے کے وقت دماغ میں خون زیادہ مجتمع ہو جاتا
ہے اور انصداع عرق کا بھی خوف ہے **الحاصل** سکتہ میں قے کرانا نہایت ہی مضر ہے **علاج**
جب علامات سکتہ پائی جاویں تو بیمار کو ریاضت حرکت و تعب بدنی و نفسانی سے محفوظ رکھیں
زیادہ رنج و خوشی کی خبر نہ سنا دیں مجامعت و شراب خواری سے پرہیز کراویں دھوپ اور سردی سے
بچاویں پاخانہ کے وقت زور نہ کرنے دیں گردن پر گلوبند زیور وغیرہ کا دباؤ نہ ڈالیں اور نہ
تنگ و چست پوشاک پہنیں اور نہ گرم پانی سے غسل کریں گوشت اور ثقیل و غلیظ اغذیہ اور گرم
مصالحہ سے پرہیز کریں صرف دودھ بقولات وغیرہ ہلکی غذا کھلا دیں مگر یہ بھی شکم سیر کھانا منع ہے
سخت بستر پر اونچے تکیے کے سہارے سوئیں ہوادار مکان میں رکھیں شب و روز میں صرف آٹھ گھنٹے
سونے کی اجازت دیں گرم مکان میں ہرگز سکونت نہ کریں اور نہ بڑی رات گئے کھانا کھائیں صبح شام
ہوا خوری کرائیں قبض نہ ہونے دیں صبح کے وقت سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور زمین کی طرف
سر جھکانے سے باز رکھیں کیونکہ اس حالت میں دماغ کے اندر خون زیادہ مجتمع ہوتا ہے اور سر کے
طرف کم ہوتا ہے اگر ورم سدہ [illegible] سے ہو اور شریانیں [illegible] معلوم ہو اور

زیادتی خون کی دوسری علامات بھی پائی جاوین تو غذا فوراً کم کردین اور مسہل قوی دین تاکہ
دورہ سے مریض محفوظ رہے اور مریض سکتہ کے واسطے مسہل عام اور بہت عمدہ قوی علاج ہے اسکو
ہرگز فراموش نکرنا چاہیئے گردن پر پچھنی سینگی اور پلسٹر لگاوین صدغین اور ناک کے اندر چند
جونکین چسپان کرین اور گردن کے پیچھے فتیلہ دیکر چند روز تک مواد کو جاری رکھین تاکہ مریض مرض
مین مبتلا ہونے کا اندیشہ باقی نرہے۔ جب نبض مین کمی خون کی علامات پائی جاوین تو مرکبات
فولاد وغیرہ مقویات دین اور غذا زود ہضم اور ہلکی کھلاوین اگر دماغ مین اجتماع خون کی علامات
پائی جاوین تو برومائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲۰ گرین کھانے کو دین **دیگر طلای مجرب** کئی دفعہ
مؤلف کے تجربہ مین آچکا ہے اسکے استعمال سے ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** موسیائی چند بیدستر حرمل
ہریک ۶ ماشہ شیلا تھوتا نوسادر خردل لمانی بچھناگ ہریک ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے سرکہ انگوری
مین تیار کرین بعد ازان محلوق کلہ کردہ سر سکوت پر لیپ کرین اور کندش خربق سیاہ چند بید
کو باریک کرکے ناس لین کندش چند بیدستر دارفلفل کا سونگھنا بھی مفید ہے **دیگر نسخوق**
مجرب عاقرقرحا دارچینی سنبل الطیب سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور روغن بابونہ
مین ملاکر استنشاق کرین اگر سکتہ شروع ہوجاوے اور حس وحرکت کے معطل ہونے سے بیہوشی طاری
ہوجاوے تو علاج کرنے سے فایدہ بہت کم ہوتا ہے البتہ فصد کھولنا مسہل دینا اور مرکبات برومائیڈ
کا استعمال کرنا معمولی علاج مین داخل ہے مگر بعض اوقات فصد سے فایدہ کے بجاے نقصان ہوتا
ہے کیونکہ جو خون خارج ہوکر دماغ مین مجتمع ہوچکا ہے وہ فصد سے نہین نکل سکتا بلکہ انقطاع شرائین
سببہ دل کی حرکت زیادہ ہوجاتی ہے جس سے بجاے بند ہونے کے خون کے زیادہ نکلنے کا احتمال
رہتا ہے۔ البتہ جب زیادتی خون کے آثار پائے جاوین مثلاً سر گرم ہو اور سر مُنہ کی رگین بھولی
بھولی ہون اور ظاہراً مریض طاقتور نظر آوے شرائین صدغین مین ضربان ہو اور آنکھون اور
چہرہ کی جلد مین سرخی اور اُبھار ہو اور نیز مریض کی عمر چالیس سال سے کم ہو اور نبض بھی قوی ہو تو تقلیل
دم کے واسطے فصد لین اور یہہ ضرور نہین ہے کہ کوئی خاص رگ ہاتھ یا پانون کی فصد کے واسطے
مخصوص کیجاوے جیسا کہ حکماے یونانیین کا مقولہ ہے کیونکہ فصد سے جوش خون کا فرو کرنا مقصود
ہے اور وہ ہر ایک رگ کے کھولنے سے حاصل ہوسکتا ہے جب فصد سے کوئی صورت فایدہ کی مترتب نہو

تو فصد قیفال یا موقین پر یا منخرین کے اندر جونکین لگا دین. یاد رہے کہ چہرہ کی سرخی اور عروق گردن
کی پُری زیادتی خون جسمی کی دلیل نہین ہے. کیونکہ جب تنفس کی رکاوٹ کے باعث زبان اندر کو
کھنچ جاتی ہے اور نیز عضلات مفلوج ہو جاتا ہے تو بھی چہرہ پر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے. اس صورت مین
مریض کو کروٹ کے بل لٹانا علامات مذکورہ کے دور کرنے مین سریع الاثر ہے. بس غشی کی صورت
مین جب نبض کمزور قدر ساقط یا بالکل ساقط ہو اور سرد پسینے سے مریض کا جسم معرق ہو تو فصد سے
فوراً موت وقوع مین آتی ہے اگر دماغی یا جسمانی تھکان یا پُری شکم کی صورت مین فصد لیا
جاوے تو سراسر احتمال نقصان کا ہے لیکن بہر حال مریض کو سرد اور ہوادار مکان مین سر اونچا
کرکے آرام سے لٹا دین اور شور و غل سے محفوظ رکھین گنٹھی بٹن وغیرہ کو جو گردن پر دباؤ ڈالنے
والی چیزین ہون الگ کر دین اور سر منڈوا کر برف لگا دین یا سرد پانی مین شراب یا سرکہ ملا کر
یا آب سرد مین جو شورہ وغیرہ مصنوعی تدابیر سے سرد کیا گیا ہو کپڑا تر کرکے سر پر رکھین جب یہ
گرم اور خشک ہو جاوے تو اُسکی جگہ دوسرا کپڑا تر کرکے رکھین مگر جب چہرہ پھیکا اور نبض کمزور ہو تو
سر پر برف لگانا مضر ہے بلکہ اس حالت مین پاؤن کو گرم پانی مین رکھین یا گرم پانی مین رائی
ملا کر پاشویہ کرین اور زیادہ بیہوشی مین اسٹرانگ لائیکوار امونیا کی گردن پر مالش کرین اور امونیا
سنگھا دین یہ دونون تدبیرین زیادہ تر مفید ہین مگر گردن پر پلسٹر لگانا چندان مفید نہین ہے
اس عطوس سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے **نسخہ عطوس** کندش شونیز فرفیون فلفل سیاہ
جند بیدستر نوسادر خربق سفید عاقرقرحا بورہ ارمنی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین
اور بذریعہ نلکی ناک مین نفوخ کرین. جلاپ کیلومل ملا کر یا الائچی ہمیم نصف گرین اکسٹرکٹ
نکس وامیکا ½ گرین کی گولیان بنا کر کھلا دین اور حسب موقع دوسرے قوی مسہل دین لیکن چونکہ
بیہوشی کی حالت مین مسہل پلانا دشوار ہوتا ہے اسلئے بہترین تدبیر یہ ہے کہ روغن بید انجیر ۲ اونس
اور ٹرپین ٹائن ½ ڈرام سوا سیر گرم پانی مین ملا کر حقنہ کرین یا روغن حب السلاطین بقدر دو قطرہ
[illegible] مین حل کرکے یا شکر مین ملا کر زبان کی جڑ پر مل دین تا کہ حلق مین اتر جاوے یا روغن مذکور
کو شربت نباتات مین ملا کر حلق مین ڈال دین فوراً معدہ مین چلا جاویگا غرض جس طرح ممکن ہو
مسہل پلا دین چونکہ [illegible] مسہل کے عمل مین بالضرور تاخیر ہوگی اور مریض کے فلاح و نجات کی

تمامتر امید اسہال پر منحصر ہے لہذا جبتک اسہال شروع نہوں خلاصی غیر ممکن ہے جب تک
حقنہ سے تنقیہ کرنا مناسب ہے لیکن احتقان کی ادویات ضرور حاد ہونی چاہئیں تاکہ
امعا کی جانب خون زیادہ منجذب ہو اور خون دماغ کی جانب سے نیچے کو زیادہ اترے اور انغماز رہے
ہو **نسخہ حقنہ** صبر سقوطری ۲۰ گرین پٹاس کاربناس ۵ گرین ماء الشعیر دس اونس میں حل
کرکے حقنہ کریں اس سے خون دماغ کے اندر سے زیادہ اوتر کر امعا میں جذب ہو جاتا ہے کیونکہ صبر
بالخاصیتہ خون کو امعا کی طرف جذب کرتا ہے لہذا مرض بواسیر میں اسکا استعمال مضر ہے البتہ
احتباس طمث میں اس نسخہ کو بطور حقنہ کے استعمال کرنا بہت مفید ہے کیونکہ رحم امعائے مستقیم
سے متصل ہے اور جو چیز خون کو امعا میں جذب کرتی ہے وہی رحم میں بھی جذب کرتی ہے
اس لیے خون جلد جاری ہو جاتا ہے **دیگر حقنہ** بابونہ اکلیل الملک حاشا برنجاسف جعدہ
شبت قنطوریون ہر یک یک کف عاقرقرحا قثاء الحمار خربق سفید و سیاہ شحم حنظل ہر یک ۳ درم
عرطنیثا سداب خشک ہر یک ۴ درم تخم بید انجیر نیمکوفتہ ۵ درم نانخواہ کرفس ہر یک ۱ درم
سبکو ڈہائی سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہجائے تو صاف کریں اور جاوشیر مقل ہر یک ۴ درم
بورہ ارمنی ۲ درم روغن ناردین روغن زنبق روغن قسط ہر یک ۱ وقیہ داخل کرکے استعمال
کریں غرض اسی طرح ہر روز مریض کو مسہل قوی پلاویں کیونکہ اس مرض میں سوائے اسہال
کے کوئی دوسرا علاج مفید نہیں ہے۔ جبتک صحت نہو یا کمزوری کے آثار ظاہر ہوں اور مریض
ضعیف ہو جاوے تدابیر مسہلہ سے دستبردار نہونا چاہیے اگر مثانہ میں احتباس خون کے آثار پائے
جاویں تو قاطیر کے استعمال سے خارج کریں اور تقویت مریض کے واسطے شوربا دودہ وغیرہ
ہلکی زود ہضم غذا کم مقدار میں باربار یعنی رات دن میں سیر ڈیڑہ سیر دودہ پلا سکتے ہیں یا
آبش جو ساگودانہ دیں اگر بیمار پی نہ سکے تو بذریعہ احتقان امعا میں پہونچا دیں اگر کھلانا
مناسب ہے تو اس ترکیب سے کھلاویں کہ مریض کا گلا گھٹ نہ جاوے اور رفتہ رفتہ غذا بڑہاتے
جاویں **تنبیہ** اگر اس قسم کا مریض بعد عروض ضعف کمزوری طبیب کے پاس لایا جاوے اور علاج
کی درخواست کی جاوے تو اگر سر گرم اطراف سرد یا نبض ضعیف ہو تو ارومیٹک اسپرٹ آف
امونیا۔ امونیا کاربناس یا پورٹ وائن پلا دیں اگر ممکن نہو تو احتقاناً امعا میں پہونچا دیں

اور بوتلوں میں گرم پانی بھر کر پاؤں پر تکمید کریں اور نیز خردل کو پانی اور قدرے سرکہ میں پیسکر گدی
کے ذریعہ ساقین اور معدہ پر بطور پلاسٹر لگائیں اور بے چینی کی حالت میں برومائڈ آف پوٹاش
دیں اور فصد لینے سے احتراز کریں جب اس تدبیر سے مریض قوت کے آثار پائے جائیں تو مقویات
دینا ترک کر دیں اور اس حالت میں زیادہ تر توجہ مثانہ کی طرف مبذول کریں کہ اوس میں پیشاب
مجتمع نہونے پاوے کیونکہ اس حالت میں اکثر تقطیر البول ہو جاتا ہے اور باوجود اسکے بول مثانہ
میں مجتمع رہتا ہے جسکے سبب سے بیمار کو کرب اور اذیت رہتی ہے پس ضرور ہے کہ ہر روز ایک دفعہ
قاثاطیر داخل کر کے مثانہ کو مجتمع پیشاب سے خالی کر دیا کریں تا کہ مثانہ کو ایذا نہ پہونچے اور اوس کے
غشاے بلغمیہ متورم ہو کر کوئی اور موذی مرض پیدا نکریں جب اطمینان ہو جاوے کہ قوت عود
کر آئی ہے تو مسہل قوی دیں تا کہ بیمار تندرست ہو جاوے یا مر جاوے کیونکہ اس بیماری میں سب سے
بڑھکر یہی تدبیر ہے کہ اسہال دیئے جاویں اگر علامات سوزش دماغ معلوم ہوں تو سر پر سرد پانی اور
گردن پر پلسٹر لگا دیں اگر نوبت کے وقت خون حیض یا خون بواسیر بند ہو تو عورت کے اندام نہانی
یا مقعد کے گرد چند جونکیں لگا دیں۔ اگر نقرس اور وجع مفاصل کی بیماری دماغ میں منتقل ہو کر موجب
سکتہ کا ہو تو فورا سخت جلاب دیں اگر علامات موجودہ پر غور کرنے سے ثابت ہو جاوے کہ دماغ میں
پانی کی زیادتی سکتہ کا سبب ہے اور اوس سے دماغ منغمر ہو گیا ہے تو پہلے قوی مسہل دیں تا کہ اسہال
کے ساتھ پانی زیادہ تر خارج ہو بعد تمام سر کے بال مونڈ کر آبلہ انگیز دوا کپڑے پر پھیلا کر ٹوپی
کی طرح سر پر چسپاں کر دیں اور سات آٹھ گھنٹہ تک رہنے دیں تا کہ آبلہ عظیم پیدا ہو جاوے۔ اگر ممکن ہو
تو ادویہ مدرہ پلا دیں تا کہ پانی خارج ہو جاوے۔ اگر پٹاس اسیٹاس یا پٹاس نائٹراس یا نائٹرک ایتھر پانی
میں حل کر کے پلا دیں تو بہتر ہے اس سے ادرار بخوبی ہو جاتا ہے اور بعد حصول صحت تندرستی کا علاج
کریں اور سنکھیا اسٹیل کنین وغیرہ ادویہ و اغذیہ مقویہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو قایم رکھیں تا کہ
بار دیگر مرض عود نکرے **تذنیب** واضح ہو کہ کبھی حدوث سکتہ سے چند روز پیشتر وہ حالت لاحق ہوتی
ہے جسکو کتب طبیہ عربیہ میں لوبی اور فیجدح کہتے ہیں اور وہ سکتہ کی علامات منذرہ میں سے ہے
جسکے وقوع سے عضلات اور عروق میں تکان و ماندگی سی پیدا ہو جاتی ہے جمائیاں اور انگڑائیاں زیادہ
آتی ہیں رخساروں اور آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے اور بیمار بے اختیار چاہتا ہے کہ اپنے عمامہ

توڑے اور مروڑے جسوقت اس قسم کی علامات منذرہ پائی جاویں تو جان لینا چاہئے کہ فقرہ سکتہ ہونے والا ہے اس موقعہ پر بطور حفظ ما تقدم وہ تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں جو منقل الدم ہوں مثلاً غذا کم دیں اور مسہل دیں جس سے مائیت رقیق خارج ہو اور بار بار مدرات دیں حرارت آفتاب سے بچا دیں اگر یہ تدبیر کافی نہو تو حسب منشا سب موقع اکبر کے نیچے یا سنحرین کے اندر چند جونکیں لگا دیں جب بیض و بصت لا دے تو ایسی تدبیر کریں کہ مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ دوران خون بست او رقلب کی حرارت کو دہیمی کریں گردہ پرسٹیں لگا دیں گرم اغذیہ و ادویہ سے پرہیز کریں غصہ کو اپنے نزدیک نہ آنے دیں جسمانی یا نفسانی محنت سے کنارہ کشی رہیں قبض کا خیال رکھیں فالج کی صورت میں استرکنیا۔ مرکبات کچلہ فاسفورس کہلائے کو دیں بجلی لگا دیں اگر دوبارہ عود کرے تو کل تدابیر مذکورہ بالا عمل میں لا دیں مگر جملہ تدابیر پہلی دفعہ کی نسبت خفیف طور پر استعمال میں لا دیں **تضمین** جب فقرات میں تقعت کا مرض ہو جاتا ہے یا حرام مغز کی دریدیں چپٹی ہو تبدیل ہو جاتی ہیں تو نخاع کی ساخت یا اوسکے غشیہ میں سیلان خون ہو کر سکتہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے جسکو **سکتہ نخاعی** (اسپائنل ہیمرج) کہتے ہیں ضربہ سقطہ ورزش کی کثرت اور نخاع کی لینت بہی اسکا سبب ہے حیث ریڑھ کے مقام پر یکایک درد شدید ہو کر مریض کسیقدر بیہوش ہو جاتا ہے مثانہ امعاء مستقیم اور پاؤں مفلوج ہو جانے میں تندمی ہی ہوتی ہے اگر کم مقدار میں یا آہستہ آہستہ خون خارج ہو تو بتدریج فالج ہو جاتا ہے اور چندروز میں آرام بہی ہو جاتا ہے۔ اگر غشائے ام الرقیق کے جوف میں خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو مقام سیکن درد شدید ہوتا ہے اور کبھی سر میں بہی درد ہوتا ہے فالج اسفل کے جلد ہونے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بالائی حصہ نخاع میں خون کے خارج ہونے سے فعل قلب سست تنفس میں دقت بدن سرد اور پہیکے رنگ کا ہو جاتا ہے لیکن مریض چنداں بیہوش نہیں ہوتا **تشریحی کیفیت** نخاع غشا اصلیہ یا بہر یا غشاء ام الرقیق کے اندر اور نخاع کی ساخت میں خون منجمد کے لوتھڑے پائے جاتے ہیں **انجام** خون کے زیادہ مقدار میں نکل جانے سے بیہوشی کی حالت میں مریض فوراً مر جاتا ہے اگر کچھ عرصہ زندہ رہے تو آخر مرض لینت الدماغ مرض میں مبتلا ہو کر کچھ عرصہ کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** جسم اور دماغ کو آرام دینا۔ مقام ریڑھ پر برف لگانا

سکتہ نخاعی

مفید ہے باقی وہی تدابیر عمل میں لاویں جو اصل سکتہ میں بیان کی گئی ہیں **فصل بست و چہارم سلعۃ الدماغ** (ٹیومرس آف دی برین) اگرچہ ہر قسم کی خبیث رسولی دماغ میں پیدا ہو سکتی ہے اور اسکے اقسام بھی بہت ہیں مگر جو زیادہ تر مشہور رسولیاں ہیں انکو نو قسموں میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول سرطان الدماغ** (کینسر آف دی برین) یہہ نرم قسم کا سرطان دماغ میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اس قسم کی رسولی کبھی ایک کبھی بہت سی نکل آتی ہیں اکثر گول کبھی ناہموار اور مختلف قد و قامت میں دماغ میں چپٹی ہوئی ہوتی ہے - کبھی پتلی جھلی کے ذریعہ علیحدہ بھی ہوتی ہے اور زیادہ تر دماغ کے نصف کرہ میں پائی جاتی ہے - کبھی کھوپڑی کی ہڈیوں میں پیدا ہو کر باہر کی طرف رجوع ہوتی ہے اور باہر سے شروع ہو کر دماغ کی طرف بڑھجاتی ہے اور بڑی عمر میں ہوتی ہے **قسم دوم رسولی آتشکی** (سفلٹک گردتھ) آتشک کا مواد دماغ کی ساخت کی نسبت اسکی اغشیہ میں اکثر زیادہ جمع ہوجاتا ہے - یہہ رسولی تعداد میں ایک کبھی زیادہ انڈے کے برابر ہوتی ہے جسکے کاٹنے سے مثل پنیر کی مواد نکلتا ہے - دماغ پر دباؤ پہونچنے سے دماغ کی ساخت اور شکل بدل جاتی ہے اور اعصاب اسکے سبب سے مرض ہو جاتے ہیں - بعض اوقات دماغ کی شرائین مسدود ہو جاتی ہیں یا انکی دیواریں بیز اور سخت ہو کر تنگ یا بند ہو جاتی ہیں **قسم سوم دانہ دار رسولی دماغ** (ٹیوبرکل آف دی برین) اس قسم کی رسولی سرمئی رنگ کی کبھی سفید یا پیلے زرد رنگ کی پنیر کی طرح دانہ دار ہوتی ہے - اسمیں کوئی رگ نہیں جاتی اور قدرے سخت ہوتی ہے دبانے سے ہٹ جاتی ہے - تعداد میں ایک کبھی دو اور مقدار میں سرسوں کے دانہ سے لیکر بیر کی گٹھلی کے برابر کبھی چھوٹے انڈے کے قد کی ہوتی ہے چھوٹے یا بڑے دماغ میں پائی جاتی ہے آخر اسکی مرکزی جگہ پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اکثر دو سے سات برس کی عمر کے مابین بچوں کو ہوتی ہے **قسم چہارم عروقی رسولی دماغ** (انیوریزم آف دی برین) اکثر اس قسم کی رسولی دماغی پیندے کے کسی شریان میں پیدا ہوتی ہے جسکی مقدار مٹر سے لیکر بیر کے برابر ہوتی ہے کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے **قسم پنجم مرواریدی رسولی** یہہ رسولی مقدار میں مٹر کے دانہ سے لیکر اخروٹ کے برابر چمکدار بڑے دماغ کے پیندے سے اور چھوٹے دماغ کی زیریں سطح پر اور کبھی اسکے اغشیہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی کھوپڑی کی ہڈی میں ہوتی ہے کبھی ایک

ہوتی ہے اور کبھی بہت سی رسولیوں کے ملنے سے ایک بڑی ناہموار طویل الشکل بنجاتی ہے جسکو
انگریزی زبان میں کولس ٹیاٹوما کہتے ہیں **قسم ششم کیسہ دار رسولی** (انسسٹڈ ٹیومر) حکما
متقدمین کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی رسولی مزمن طور پر دماغ میں بہت مدت
تک بدون ظہور کسی علامت کے رہتی ہے اور اکثر پچاس برس کی عمر کے بعد ہوا کرتی ہے حالت جنون
اور عرصہ تک استعمال شراب خواری یا بیرونی صدمہ کے پہونچنے سے پیدا ہو جاتی ہے اور اسکے گرد سرخ خون
کے لوتھڑے کا غلاف بنجاتا ہے اور رسولی کی تھیلی میں تھوڑا تھوڑا خون رستا رہتا ہے اور آخر میں کچھ تو
سیال اور کچھ جما ہوا سیاہ خون نظر آتا ہے اور رفتہ رفتہ سرخ خون کی تہ جمنے سے غلاف بنکو کی دیوار دبیز
ہو جاتی ہے اور اسمیں خون کی رگیں بھی پائی جاتی ہیں مقدار میں چار پانچ انچ طویل اور ڈھائی انچ
عریض اور ڈیڑھ انچ دبیز ہوتی ہے جسکے دباؤ سے مریض یکایک مرض سکتہ میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم
ہوتا ہے **قسم ہفتم گلی روما** اس قسم کی رسولی اکثر دماغ کی سفید بناوٹ میں پائی جاتی ہے اور
کسی خاص شکل پر نہیں ہوتی ہے اسکی ترقی سے اطراف کی عصبی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ یہ مقدار
میں مٹھی کے برابر ہو جاتی ہے اور سرطان سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے مگر یہ اوائل عمر میں زیادہ ہوتی
ہے ٹٹولنے میں ملائم اور رنگت میں زرد سفیدی مائل یا کسی قدر سرخ سیاہی لیے ہوئے ہوتی ہے اور اسمیں
بہت سی شریانیں بھی پائی جاتی ہیں **قسم ہشتم سارکوما** اس قسم کی رسولی گوشت کی مانند
پر زیادہ سخت مقدار میں چھالیہ سے لیکر سیب کے برابر شکل میں گول یا خوشہ دار ہوتی ہے۔ خاص دماغی
ساخت اور اسکے غشیہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات اسمیں سیال مادہ بھرا رہتا ہے اور کبھی
معدنی اشیا میں تبدیل ہو جاتا ہے جسکے اطراف میں ایک قسم کی جھلی ہوتی ہے **قسم نہم
نکسوما** اس قسم کی رسولی بہت ہی ملائم چمکدار مثل فالودہ کے ہوتی ہے اور اکثر دماغ کی سفید بناوٹ
میں پائی جاتی ہے رنگت میں زردی مائل یا سرخی لیے ہوئے ہوا کرتی ہے **علامات** دماغ
کی کسی بیماری کی علامات میں اسقدر اختلاف نہیں پایا جاتا جیسے کہ رسولیوں کے امراض میں
ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ موقع قد و قامت اور بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ رسولی
کی قسم اور تعداد اور اسکے جلدی یا دیر سے بڑھنے میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے رسولی کی
پیدائش سے دماغ کی ساخت نرم ہو جاتی ہے۔ سرسام الصبیان و ورم غشیہ دماغ وغیرہ امراض

میں اختلاف پڑجاتا ہے۔ اگر زیادہ عمر میں علامات ظاہر ہوں تو سرطان سمجھا جاتا ہے اگر دیگر
اعضا پر بھی سرطان موجود ہو تو یقین کامل ہوجاتا ہے بعض اوقات باوجود بڑی ہونے رسولی کے
زندگی میں کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی اور وفات کے بعد ملاحظہ کرنے سے رسولی پائی جاتی ہے
اور اکثر دماغی رسولی کے باعث ابتدا میں خاص رسولی کے مقام پر درد خفیف اور دھیما ہوتا ہے
بعد ازاں رفتہ رفتہ تمام سر میں شدید درد پیدا ہوجاتا ہے اور ذرہ سی تحریک سے کمی بیشی ہو
ہوجایا کرتی ہے۔ کھانسنے چھینکنے گہری سانس لینے اور تیز روشنی کے دیکھنے سے زیادہ ہوجایا کرتا
ہے اور حرکت کرنے سے سر چکراتا ہے قے ہوتی ہے ہوش وحواس میں فرق آجاتا ہے دماغ
کی سطح پر رسولی کے ہونے سے مرگی کی سی علامات نمایاں ہوا کرتی ہیں اور دماغی اعصاب پر رسولی
کے دباؤ سے انہیں پہلے خراش ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ اعصاب کو اکثر ایک جانب کے مفلوج ہوجاتے ہیں
اور بصارت میں فرق پڑجاتا ہے کبھی بیمار اندھا بھی ہوجاتا ہے قوت شامہ سامعہ میں بھی فتور
برپا ہوجاتا ہے کبھی پانچویں جوڑی کے مبتلا ہونے سے اعصابی درد شدید ہوتا ہے کبھی تیسرا
اور چھٹا جوڑ کبھی چوتھا جوڑا بھی مبتلا ہوجاتا ہے اس حالت میں جن جن مقامات پر ان کی شاخیں
پھیلتی ہیں وہ جگہ پہلے پھڑکتی ہے پھر وہاں کے عضلات مفلوج ہوجاتے ہیں آٹھویں اور نویں
جوڑی کے دباؤ سے بیمار اچھی طرح بات چیت نہیں کرسکتا اور نہ نگل سکتا ہے تنفس میں تکلیف ہوتی
ہے دل بے قاعدہ حرکت کرنے لگتا ہے ہاتھ پاؤں کی حس و حرکت میں بھی فرق پڑجاتا ہے مگر جس
جانب کے دماغی اعصاب مبتلا ہوتے ہیں اس کے برخلاف کے ہاتھ پاؤں میں خرابی لاحق ہوجاتی ہے اور
چھوٹے دماغ پر رسولی کے دباؤ سے دونوں ٹانگیں کھنچ کر سیدھی ہوجاتی ہیں جس سے مریض لڑکھڑا کر
اور ڈگمگا کر چلتا ہے طاقت جاتی رہتی ہے گردن کے پیچھے عضلات کھنچ کر سخت ہوجاتے ہیں
اور سر پیچھے کو ہٹ جاتا ہے کلائی خم کھا جاتی ہے غرض علامات مذکورہ میں وقتاً فوقتاً تخفیف
یا ترقی ہوتی جاتی ہے۔ آخر رسولی کے دباؤ یا بطون دماغ میں رطوبات کے رسنے سے فعل دماغ
زائل ہوجاتا ہے اور مریض کی صحت میں فرق پڑجاتا ہے روز بروز کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی
ہے کبھی سوزش اور سیلان خون بھی ہوجاتا ہے **انجام** خیر چند ہفتوں سے لیکر کئی برسوں تک
مریض مرض میں مبتلا رہتا ہے بعض اوقات شدید سوزش کے وقوع سے مریض یکایک

راہی ملک عدم ہوجاتا ہے اکثر نتیجہ اس مرض کا برا ہے **علاج** اسمرض مین زیادہ تر مریض کی طاقت کا خیال رکھین آتشک سے رسولی کا ظہور ہو تو آیوڈین یا مرہم داخلیون مقام رسولی پر لگا دین اور مرکبات سیماب کھانے کو دین اس سے چندہی روز مین فایدہ کی صورت نظر آجاتی ہے دانہ دار مواد اور خنازیری مزاج کے مریض کو روغن ماہی و دیگر ادویات مقویہ دین اور مرداریہ رسولی مین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کروزیو سبلی مٹ کھلا دین اول ایٹ آف مرکیوری وغیرہ کی مالش کرین پلسٹر کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے اگر مرگی کی سی علامات ظہور مین آوین تو برومائیڈ آف پوٹاسیم کے استعمال سے بہت فایدہ ہوتا ہے سوزش دماغ کی صورت مین حسب طریق علامات تقدیم عمل مین لاوین معدہ وامعا کی صفائی کا ضرور خیال رکھین و بر د خشید سکے لئے فیون دین یا پارہ فیال سلوشن کی پچکاری پر جلد کرین اور مقوی زود ہضم غذا کھلا دین **فصل بست و پنجم اجتماع الما فی النخاع** (ہائڈر وریکیس) اسکو اسپانیا بائیفیڈا بھی کہتے ہین اس قسم کی رسولی اکثر ما درزاد ہوتی ہے جب بایست الدم کے خارج ہونے سے غشیہ نخاع پر دباؤ پہونچتا ہے تو نخاع کی جھلیان باہر نکلکر ایک قسم کا ابھار پیدا کرتی ہین جنکا قد و قامت نارنگی سے لیکر آدمی کے سر کے برابر ہوا کرتا ہے اور اسمین حرکت موجی بخوبی نمایان ہوتی ہے اور ابھار مین صرف جلد اور اوسکے نیچے غشاء الصلب ہوتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد غشاء الصلب سخت اور دبیز ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے طبیعت خراب اور مضمحل رہتی ہے جب اس قسم کی رسولی گردن پر نمودار ہوتی ہے تو ہاتھون کے مفلوج ہونے سے اونکے عضلات پتلے پڑجاتے ہین اور مریض جلد ہی راہی ملک عدم ہوجاتا ہے جب قطن اور عجز کے مقام پر نمایان ہوتی ہے تو حسب مقدار رطوبت نخاع پر دباؤ پڑنے سے دباؤ کی علامات ظاہر ہوتی ہین اور اسمین مریض عمر طبعی تک زندہ رہ سکتا ہے **انجام** خراب ہے خصوصا سرسام الصبیان کے ہمراہ اسکا ہونا زیادہ تر ردی ہے اس رسولی کی ترقی یا غلاف کے پھٹ جانے سے فالج اسفل ہوجاتا ہے جس سے پیشاب اور پاخانہ بے ارادہ نکل جاتا ہے اور مریض بہت جلد راہی ملک عدم ہوجاتا ہے **علاج** مریض کو آرام سے رکھین قواعد حفظ صحت کی پابندی سے طبیعت کو درست کرین اگر ممکن ہو تو سمندر کے کنارے آب وہوا تبدیل کرادین رسولی کی ترقی کی صورت مین نخاع کے ایک جانب عمل تزل کے ذریعہ سے رطوبت کو خارج کرین

اور عصابہ وغیرہ سے دباؤ پہونچاوین **فصل بست و ششم سلعۃ النخاع** (مار بڈ گروتھ)
جب نخاع کی خاص ساخت مین رسولی نمایان ہوتی ہے تو اوسکے بگڑ جانے سے کامل فالج ہو جاتا
ہے - نخاع کے ایک جانب یا اوسکی خالی بناوٹ مین رسولی کے ہونے سے فالج بقاعدہ طور پر ہوتا
ہے جسمین دایان ہاتھ اور بایان پاؤن مفلوج ہوجاتا ہے اور نخاع کے بہت سے حصے کے خراب ہونے
سے فالج کامل ہوجاتا ہے جس سے عضلات پتلے پڑجاتے ہین اور اغشیہ نخاع مین رسولی کے
ظہور سے اعصاب کی جڑون مین فتور ہوجاتا ہے جس سے حرکت یا حس یا دونون زایل ہو کر عضلات
پتلے پڑجاتے ہین اور مقام ماؤف پر درد شدید ہوتا ہے اور جس مقام پر اعصاب کے گروہ کی
شاخین پھیلتی ہین وہان چھوٹے چھوٹے آبلے پڑجاتے ہین اکثر فقرات و اغشیہ نخاع مین عرق
پسلی اور سرطان ہوجایا کرتا ہے اور جسقدر اعصاب پر دباؤ وغیرہ کا صدمہ پہونچتا ہے اوسیقدر
اونکی حس و حرکت مین کمی بیشی واقع ہوتی ہے - اگر درد کے بعد فالج کا ظہور ہو تو نخاع مین رسولی کی پیدایش
قرین قیاس بلکہ یقینی ہے - مریض مین خمیدگی بھی ہو جاتی ہے **علاج** مریض کو آرام سے رکھین
آیوڈائیڈ آف پٹاسیم اور روغن ماہی کا استعمال کراوین ہلکی زود ہضم غذا کھانے کو دین اور مالش
کے طور پر ادویہ آبلہ انگیز استعمال کرین بغرض تسکین درد کے لئے بھنگ افیون کھلاوین یا کبھی کبھار
مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین **فصل بست و ہفتم صدمۃ الدماغ** (کنکشن آف دی
برین) جب پیل کے ٹکر کھانے یا سر پر چوٹ لگنے سے دماغ ہل جاتا ہے تو آنکھون کے سامنے
اندھیرا سا چھا جاتا ہے غنودگی اور قدرے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے بعدازان عضلات کی حرکت
کے کم ہونے سے مریض فوراً ہوش مین آجاتا ہے یا چند گھنٹے تک بیہوشی طاری رہنے سے راہی
ملک عدم ہوتا ہے **تشریح بعد موت** جب بعد تشریح دماغ کو دیکھا جاتا ہے تو بعض مین
کسی قسم کا فتور دماغ کے اندر نہین پایا جاتا بعض کے دماغ مین پیپ کی موجودگی نظر آتی ہے - اور
لینت الدماغ کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے **علامات** خفیف صدمہ کی حالت مین مریض بہت
جلد ہوش مین آجاتا ہے مگر خیالات منتشر رہتے ہین آنکھون کے آگے اندھیرا رہتا ہے کانون مین
شور و غل کی آوازین آتی رہتی ہین قدرے غنودگی رہتی ہے - جاڑا لگتا ہے غثیان و قے
ہوتی ہے - شدید صدمہ کی حالت مین بیمار عرصہ دراز تک بیہوشی کی حالت مین بیخبر پڑا رہتا ہے

اور سانس لیے معلوم لیتا ہے جسمین عضلات ڈہیلے نبض کمزور اور سریع الحرکت ہوجاتی ہے
اور جسم سرد اور پھیکے رنگ پر ہوجاتا ہے اور آنکھون کی پتلیان روشنی کے اثر کو قبول نہین
کرتین پیشاب اور پائخانہ بے اختیار نکل جاتا ہے اگر کچھ عرصہ کے بعد ہوش آبھی جاوے تو تشویش عقل
باقی رہتا ہے۔ بعض اوقات تکلم مین فرق پڑجاتا ہے ہاتھ پاؤن مفلوج ہوجاتے ہین قطعی آرام
کے بعد بھی فتور دماغ کسیقدر باقی رہتا ہے۔ بہت شدید صدمہ مین مریض فوراً ہلاک بھی ہوجاتا ہے
بعض اوقات نظام عصبی پر صدمہ پہونچنے سے کسی قسم کی علامات ظاہر نہین ہوتی لیکن چندروز کے
بعد کمزوری اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے اور عضلاتی طاقت مین کمی آجاتی ہے۔ کانون مین شور و
غل اور بہرا پن کی کیفیت ہوجاتی ہے اور آنکھون کے بھینگا ہونے سے بینائی مین فتور آجاتا ہے اور
عام تشنج کی شکایت رہتی ہے۔ چند عرصہ کے بعد یہ جملہ علامات دور ہوجاتی ہین یا کسی شدید مرض
مین مریض مبتلا ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے **علامات ممیزہ** ضغطۃ الدماغ اور صدمۃ
الدماغ مین تمیز کرنا چندان مشکل نہین ہے صرف ذرا سا غور و تامل درکار ہے کیونکہ صدمۃ الدماغ
مین مریض گرنے کے بعد فی الفور ہوش آجاتا ہے جسم سرد تنفس آہستہ آہستہ اور نبض باریک اور
غیر منتظم چلتی ہے اور چہرہ مین کسی قسم کا تغیر نہین آتا۔ ضغطۃ الدماغ مین مریض بالکل بیہوش ہوجاتا
ہے تنفس دقت کے ساتھ اور خراٹے سے لیتا ہے آنکھ کی پتلیان کشادہ ہوجاتی ہین قے
کی چندان شکایت نہین ہوتی۔ نبض صلب اور غیر منتظم چلتی ہے **انجام** شدید صورت مین مریض کے
مرجانے کا اندیشہ ہے۔ شروع مرض مین دماغ کے نقصان کو مریض پر ظاہر کرنا مناسب نہین ہے
اور نہ زمانہ انقلاب (ری ایکشن) سے پہلے۔ البتہ درجہ انقلاب کے گذر جانے پر اصلی صورت مین
اگر دیر ہوجاوے تو قوت حافظہ۔ شامہ اور ذائقہ مین فرق آجاتا ہے آنکھون مین عارضہ احول یعنی
بھینگا پن اور بصارت مین نقصان آجاتا ہے **علاج** خفیف حالت مین مریض کو آرام سے لٹائین
اگر ہوش آجانے کے بعد درجہ انقلاب کی زیادتی ہوجاوے تو سر اونچا کرکے ٹھنڈا پانی سر پر
رکھین کمزوری کی صورت مین مقوی اور مفرح دوائین دین اگر جسم سرد ہوجاوے تو بغل اور کنپٹیون
مین گرم بوتل سے تکمید کرین اور تمام جسم کو کمبل سے لپیٹ دین ہلکی زود ہضم غذا کہلانے کو دین
کبھی کبھی ہلکا اور نرم مسہل دیا کرین اور قبض کا خیال رکھین **فصل بست و ششم صدمۃ النخاع**

(کنگشن آف دی اسپائنل کارڈ) اس قسم کا مرض ریل گاڑی یا کسی اونچی جگہ سے کود نے کے سبب ہو جاتا ہے جس سے ہاتھ پاؤن مین سوئیان چبھنے کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور بیہوشی کے ہونے سے مریض صدمہ کے بعد تھوڑی دیر چل کر کمزور اور ناطاقت ہو جاتا ہے جسم سن پڑ جاتا ہے اور پیشاب دقت سے آتا ہے۔ سونے کے وقت پاؤن کھنچ جاتے ہین رفتہ رفتہ چلنے مین دقت ہوتی جاتی ہے اگر ابتدا مین علاج باقاعدہ کیا جاوے اور مریض چلنے پھرنے کی کوشش کرتا رہے تو آرام کی صورت ہو سکتی ہے ورنہ نخاع کے ملایم ہونے سے عضلات پتلے اور کمزور ہو جاتے ہین اور کچھ عرصہ کے بعد مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** مریض کو آرام چین سے رکھین اور عصا کے ذریعہ سے دھڑ کو سہارا دین سوزش کی صورت مین جونکین لگا دین یا حجامت مع الشرط کے ذریعہ سے خون لین مقام ماؤف پر برف کی تھیلی پھیرنا یا ٹھنڈا پانی رکھنا بھی مفید ہے اور نخاع کے ہر دو پہلو پر بار بار بلیسٹر لگانا بھی فایدہ مند ہے۔ کروزیو سلی منٹ سنا ونا۔ بارک نار الحجم وغیرہ مفرح دوائین کہلا دین اور اخیر مین کم مقدار آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ اسٹرکینیا۔ مرکبات کچلہ وغیرہ کہلانے کو دین بجلی کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے

فصل بست و نہم فالج

(پرالیسس) یہ وہ حالت ہے جسمین قوت حس و حرکت دونون یا فقط قوت حس یا حرکت تمام بدن کی یا کسی خاص عضو کی ناقص یا باطل ہو جاتی ہے۔ اصل مین یہ عارضہ دماغ۔ نخاع اور اسکے اغشیہ کے امراض کی ایک علامت ہے نہ کہ مستقل مرض اور اکثر بائین طرف مین زیادہ ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ جسم اسود دماغی یا نخاعی مین ضرر یا نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ یا جسم ابیض ریشہ دار دماغی و نخاعی متضرر و ناقص ہو جاتا ہے۔ کبھی جسم اسود مین نقصان ہوتا ہے اور جسم ابیض آفت سے محفوظ اور صحیح ہوتا ہے۔ اسکے اکثر چار سبب ہین اول جب ورم کے وقوع سے جسم اسود لین سکار اور ضعیف ہو جاتا ہے تو قوت حس و حرکت اوس سے ناقص یا معدوم ہو جاتی ہے **دوم** جب شریان کے انسداد سے خون غلیظ یا خشک ریشہ جسم اسود مین جاتا ہے تو وہ کمزور اور ضعیف ہو جانے کے سبب اپنی معمولی غذا کو اچھی طرح سے حاصل نہین کر سکتا جس سے اوسمین نقصان پیدا ہو جاتا ہے **سوم** اگرچہ جسم اسود صحیح اور سالم اور آفت سے محفوظ ہوتا ہے لیکن جسم ابیض کسی چیز سے متضرر ہو جاتا ہے یا کسی آفت کے سبب کٹ جاتا ہے

تو وہ جسم اسود سے قوت حس وحرکت لیکر بدن مین پہونچا نہین سکتا چہارم جب دیدان مثانہ
کرم شکم وغیرہ موجب اذیت اسباب کسی دوسرے عضو مین ہوتے ہین تو اوس اذیت اور درد کا اثر اعصاب
کے ذریعہ سے دماغ یا نخاع مین پہونچتا ہے جس سے عروق و شرائین دماغ مجتمع و منقبض ہو کر تنگ
ہو جاتے ہین اور انکی تنگی کی وجہ سے دماغ اور نخاع کو غذا کم پہونچتی ہے اور کمی غذا کی وجہ جسم اسود
دماغی و نخاعی ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکے ضعف سے اس عضو مین استرخا پیدا ہو جاتا ہے جسمین
عصب محرک و حساس اوس محل ضعیف سے نکلکر حس وحرکت پہونچایا کرتا ہے چنانچہ درد مثانہ مین کبھی
کمر سے قدمین تک بدن مسترخی ہو جاتا ہے کبھی عضو مسترخی کی حرکت زائل ہو جاتی ہے اور حس مین
کسی طرح کا نقصان ظہور مین نہین آتا اور عضو مسترخیہ کے بالمقابل عضو مین معاملہ برعکس ہوتا ہے
مثلاً ایک ہاتھ کی حرکت مین استرخا ہے اور حس بدستور قائم ہے اور دوسرے ہاتھ کی حس معدوم اور
حرکت بدستور باقی ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ حس وحرکت کے اعصاب نخاعیہ کے مبادی مختلف ہین گو
بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اعصاب نخاع کے ایک ہی جانب سے نکلے ہین لہذا جب عصب حرکت کے مبدا مین
فساد پیدا ہو جاتا ہے تو جس عضو مین عصب کہ رہتا ہے اوس عضو کی حرکت مین فتور پیدا ہو جاتا ہے
چونکہ اسی عضو مسترخی الحرکت کا عصب الحس دوسرے مبدا صحیح و سالم سے آتا ہے اسوجہ سے اوسکی حس
مین کچھ بھی فتور نہین ہوتا۔ کبھی اسکے برعکس کارروائی ہوتی ہے۔ فالج کی ہر ایک قسم مین عضلات
کی کیفیت مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ نصف جسم کے فالج مین حرکت کمزور ضعیف یکسان ہوتی ہے
بعض مین عضلات ڈھیلے ڈھیلے اور کسی مین سکڑ کر سخت ہو جاتے ہین کسی مین بجلی کا اثر بخوبی
ہوتا ہے بعض مین مطلق نہین ہوتا۔ کبھی ایک عضو کی حرکت کے باطل ہونے سے استرخا ظاہر
ہو جاتا ہے مگر اوسکی حس مین کوئی فتور اور فساد واقع نہین ہوتا جیسا کہ مرض لقوہ مین مشاہدہ کیا جاتا
ہے جب نقطہ ساتوین جوڑی مین فساد ہوتا ہے اور حس لانے والا زوج خامس آفت سے محفوظ
رہتا ہے تو رخسارہ کی حرکت باطل ہو جاتی ہے اور چہرہ کی حس بدستور قایم رہتی ہے کیونکہ پانچوین
جوڑی کی شاخین چہرہ مین جاتی ہین جو حس لانے والی ہین اور آفت سے محفوظ ہین کبھی فالج دماغی
کامل ہوتا ہے جسمین حس وحرکت دونون باطل ہو جاتی ہین کبھی ناقص ہوتا ہے یعنی حس وحرکت
دونون قدرے باقی رہتی ہین کبھی فالج نصف بدن مین نہ رہتا یا واقع ہوتا ہے کبھی سوائے

سر و گردن کے تمام بدن میں کبھی کمر سے قدمین تک ہوتا ہے اور کمر سے اوپر کے تمام اعضا صحیح
وسالم رہتے ہیں کبھی فقط دونوں ہاتھ قبضہ تک مسترخی ہو جاتے ہیں اور باقی تمام بدن صحیح
وسالم رہتا ہے۔ کبھی خسارہ ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ کی انگلی غرض ایک ہی عضو صغیر میں فالج
واقع ہوتا ہے۔ الحاصل جس جگہ کے نقصان سے فالج ہوتا ہے اوسی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے
جہاں بہت سے حس و حرکت کے اعصابی ریشے ملتے ہیں اوس جگہ پر نقصان پہونچنے سے اکثر جسم کے
نصف حصہ میں فالج ہو جاتا ہے جب خود عصب اپنے مرکز میں یا خروج کے بعد مفلوج ہو جاتا ہے
تو اپنے عضلات کو طاقت نہیں دے سکتا اور یہہ مرض اکثر اون لوگون کو لاحق ہوتا ہے جو
رانگے کا کام کرتے ہیں اور اوسکے برتن وغیرہ بناتے ہیں۔ اب اس مرض کو مختلف کرایف کے لحاظ
سے گیارہ اقسام میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول فالج مغیّر عقل** (جنرل پیرالیسس
آف دی انسین) جب مزمن طور پر دماغ میں سوزش ہو جاتی ہے اور دماغ کی عروق شعریہ کے فعل میں
فتور واقع ہو جانے سے دماغ کے دوران خون میں خرابی واقع ہو جاتی ہے تو دماغ کی عدم پرورش
سے مادہ اتصالیہ (کنکٹو ٹشو) بڑھ جاتا ہے اور دماغ کی اصل ساخت پتلی پڑ جاتی ہے۔ پھر کچھہ عرصہ کے
بعد یہی کیفیت نخاع میں بھی سرایت کر جاتی ہے جس سے عقل میں بھی فتور واقع ہو جاتا ہے
اسباب مباشرت و شراب خوری کی کثرت اور بدچلنی کی زیادتی سے یہہ مرض ہو جاتا ہے فکر
کی زیادتی عرصہ دراز تک دل کی رنجیدگی۔ کاروبار اور معاملات تجارت وغیرہ میں نقصان عظیم
اوٹھانا موجب ظہور مرض ہے۔ اکثر نوجوان مرد شاذ و نادر عورتین بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں
علامات ابتدا میں صرف مریض کے چال چلن اور عادت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ قوت حافظہ۔
عقل اور سمجھہ کی کمی اور نسیان کی زیادتی سے طبیعت ایک حالت پر قائم نہیں رہتی مزاج وسوسی
اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ دولتمندی اور طاقتوری کا خیال خام پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے تئین خوش
قسمت اور عالی خاندان شمار کرتا ہے اور ایسی بیہودہ خیال میں خوش و خرم رہتا ہے۔ اگر کوئی اوسکی
بات پر اعتراض کرے تو درہم برہم اور غضبناک ہو جاتا ہے۔ اسی اثنا میں فالج کی علامات شروع
ہو جاتی ہیں جس سے بات کرنے میں مریض اپنے ہونٹون اور سر کو جنبش دیتا ہے تا کہ اپنا مدعا
سامع کے دل پر بخوبی ظاہر کر سکے۔ زبان میں لکنت آ جاتی ہے۔ آواز کے بھاری ہو جانے سے

مریض ت د ف ب پ اور ف کو اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتا آخر رفتہ رفتہ مرض کی ترقی کی صورت میں مریض بولنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ ہر چند مریض سنبھل سنبھل کر چلتا ہے مگر قدم زمین پر جمنے سے ٹانگیں لڑکھڑا جاتی ہیں اور بہت جلد تھک جاتا ہے۔ مرض کی ترقی میں کھڑا ہونا بھی محال ہو جاتا ہے اکثر ٹکٹکی باندھکر دیکھا کرتا ہے اس حالت میں چہرہ پر رنجیدگی کے آثار نمایاں رہتے ہیں اور مریض مرض مانیا کی طرح جھٹ پٹ جوش میں آجاتا ہے۔ شرم و حیا جاتی رہتی ہے نبض کمزور اور جلد جلد چلتی ہے زبان باہر نکلنے کے وقت کانپتی ہے بعض اوقات باہر نکل ہی نہیں سکتی خواہ مریض زبان باہر نکالنے میں کتنی ہی کوشش کرے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آنکھوں کی پتلیاں یکساں نہیں رہتیں ہاتھوں کی حس ایسی زائل ہو جاتی ہے کہ چوٹ کا صدمہ بھی محسوس نہیں ہوتا اور نہ کوئی کام ہاتھ سے کیا جا سکتا ہے۔ بلع میں بھی دقت ہوتی ہے بعض اوقات مری میں لقمہ اٹک جانے سے دم بند ہو جانے کی سی کیفیت ہو جاتی ہے گدگدانے سے مریض کو سرسراہٹ نہیں معلوم ہوتی لیکن بجلی کا اثر بخوبی محسوس ہوتا ہے خواب کی حالت میں مریض دانت پیستا ہے پیشاب اور پاخانہ بے ارادہ نکل جاتا ہے کبھی کبھی تشنج بھی ہوا کرتا ہے عقل بالکل جاتی رہتی ہے۔ بیہوش اور بے حرکت پڑے رہنے سے پیٹھ اور کولھے پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں آخر روز بروز کمزوری کی زیادتی سے مریض راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔ کبھی ذات الریہ۔ سرفہ۔ اسہال اور تشنج کے وقوع سے مریض یکایک ہلاک ہو جاتا ہے **مدت مرض** ایک سال سے ۵ سال تک ہے **علاج** مریض کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔ اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں مباشرت کی کثرت سے ظہور مرض ہو تو عرق شیر اور ماء اللحم کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ آتشک میں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کھلا دیں **دیگر حبوب مجرب** رسکپور سمندر جھاگ ہر یک نیم دام فلفل گرد ۱۴ عدد قرنفل ۱۲ عدد سب کو باریک کرکے حبوب بمقدار نخود بنا کر استعمال کریں یہ گولیاں آتشک و دیگر جلدی امراض کے لئے اکسیر مفید ہیں۔ فاسد خیالات کو مناسب تدابیر سے رفع کریں۔ اکسٹرکٹ آف ہائوسائمس وغیرہ منوم ادویہ کے استعمال سے نیند لا دیں۔ غذا معین وقت پر دیں۔ مریض کو نرم بستر پر لٹائیں مقام مسترخی پر روغن قسط روغن کافور اور تارپین کی مالش کریں **قسم دوم فالج نصف بدن**

بہی ہلیجیا) اسمین جانب طول مین نصف جسم کی حس یا حرکت یا دونون جاتی رہتی ہین چونکہ اس مرض کا وقوع اکثر سکتہ اور بیہوشی ہونے کے بعد ہوا کرتا ہے اسلیے اسکو پرالٹک اسٹروک بہی کہتے ہین استرخا اور فالج دونون الفاظ حقیقت مین مترادف ہین لیکن اصطلاح مین جملہ نصف بدن کی حس و حرکت کے زایل ہونے کو فالج کہا جاتا ہے نہ استرخا کیونکہ لغت کے بموجب اہل عرب نصف کرنے کو فالج کہتے ہین کقولہم **فَلَجْتُ الشَّیْئَ اَیْ شَقَقْتُہٗ نِصْفَیْن** بالجملہ **سبب فالج** دفعۃً اور کامل طور پر پیدا ہوتا ہے تو ہمیشہ مرض سکتہ کا سبب ہوتا ہے اور فالج کامل مین نقصان زیادہ ہوتا ہے اور مریض اسکے سبب سے مریض رنجیدہ خاطر ہو جاتا ہے کیونکہ یہی انقماز دماغ سے عارض ہوتا ہے چنانچہ انصداع وانفجار عرق سے خون بکثرت خارج ہو کر دماغ کو دبا لیتا ہے یا دماغ کے بطون مین پانی زیادہ ہو جاتا ہے یا دماغ مین ورم ہو جاتا ہے یا لینت الدماغ کی صورت مین متغیر ہو جاتا ہے اور بتدریج و آہستگی کی صورت مین رسولی وغیرہ سے ہوتا ہے اور پہلے چہرہ سے شروع ہو کر ہاتھ یا پاؤن مین پہیل جاتا ہے۔ دماغی سوزش اور لینت الدماغ بہی موجب مرض ہے۔ مواد آتشک اور درمل الدماغ اور اوسکی رسولی کے دباؤ سے بہی ہو جاتا ہے رعشہ (کوریا) مرگی بہی اسکا موجب ہین کبہی اصل مرض کسی اور عضو مین ہوتا ہے اور اوسکی اذیت دماغ مین پہنچکر موروث فالج ہوتی ہے چنانچہ اختناق الرحم وغیرہ امراض رحمیہ اور درد مثانہ اور تولد کرم شکم وغیرہ خراش منعکسہ سے بہی فالج عارض ہو جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد بہی ہو سکتا ہے۔ نخاع کی ایک جانب پر دباؤ پڑنے یا اوسمین کسی بیماری کے ہونے سے فالج کامل طور پر نہین ہوتا صرف ایک جانب کی حرکت اور مخالف یا بمقابل جگہ کی حس جاتی رہتی ہے۔ کلورافارم۔ ایتہر یا افیون۔ رانگا۔ وغیرہ بیرونی سمیات کے مخصوص اثر سے بہی عصب مفلوج ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یوریا۔ نقرس و وجع مفاصل وغیرہ اندرونی مواد ردیہ کی تاثیر سے بہی مفلوج ہو جاتا ہے۔ عصبانی سوزش و بازت۔ ملائمیت دباؤ اور قطع عصب بہی موجب مرض ہے **اصلیت** جسم مخطط (کارپس اسٹراٹیم) کے بائین طرف کے مبتلا ہونے سے دائین طرف جسم کی طول مین مفلوج ہو جاتی ہے۔ ساتوین اور نوین جوڑی عصب کے زیرین ریشون کے مبتلا ہونے سے ایک جانب کا رخسارہ و نصف زبان اور نصف بدن کے تمام عضلات اور جانب علیل کے دست و پا مسترخی ہو جاتے ہین

لیکن جانب علیل کی چشم وابرو صحیح رہتی ہین اور مریض کے اختیار سے حرکت کرتی ہین آنکھ کہلتی اور
بند ہوتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ عصب جو انکو حرکت دیتا ہے ساتوین جوڑ [illegible] اور وہ
آفت سے محفوظ ہے اور اوسمین کوئی فساد واقع نہین ہوا - فالج مین روح نباتات راج اور سانس
کم آفت مین مبتلا ہوتے ہین اسیواسطے آنکھ فتور سے محفوظ رہتی ہے - غیر اختیاری عضلات پر اس
مرض کا اثر نہین ہوتا اسلئے آلات تنفس و دوران خون بھی محفوظ رہتے ہین شدید حالت مین ہاتھ
بنسبت پانوٴن کی زیادہ تکلیف دکھلاتے ہین اور پانوٴن کی نسبت ہاتھ پہلے مفلوج ہوتے ہین
اور صحت یاب پیچھے ہوتے ہین اکثر عضلات مفلوج ڈھیلے اور ملایم ہوتے ہین مگر کبھی سخت بھی
ہوجاتے ہین جب شروع مرض مین عضلات سخت ہون تو خیال کیا جاتا ہے کہ دماغ مین خون کا
لوتھڑا ہے اگر سختی اواخر مرض مین ہو تو تحلیل عضلات کی دلیل ہے - عضلات کے [illegible]
سے لینت الدماغ کا بھی گمان ہوتا ہے - کبھی حس بھی باطل ہوجاتی ہے لیکن اکثر تو [illegible]
باطل ہوتی ہے اور حس قدرے باقی رہتی ہے **علامات** جب جریان خون مرض کا باعث ہو
تو علی الصباح بستر سے اوٹھتے ہی یکایک سر کے ایک جانب مین درد ہونے لگتا ہے اور ہیر نقل [illegible]
پڑجاتا ہے بعد ازان قے ہوکر یکبارگی یا آہستہ آہستہ نصف بدن کی قوت حرکت زایل ہوجاتی ہے
کبھی حدوث مرض سے بیشتر ہاتھ پانوٴن کی انگلیون پر ایسی کیفیت لاحق ہوتی ہے کہ گویا چیونٹیان
کاٹ رہی ہین کبھی ان مقامات مین بیمار کو فقط سوزش خفیف محسوس ہوتی ہے مریض بعد بیمار
معلوم کرتا ہے کہ یہہ کیفیت چیونٹیون کے کاٹنے کی انگلیون سے اوپر کے دھڑ مین جا رہی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ جب جسم اسود مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے تو وہ اس اذیت کے دفع کرنیکی کوشش
کرتا ہے پس وہ اسکے دفع کرنے کے واسطے بار بار حرکت کرتا ہے اور اس حرکت سے اعصاب کو اذیت
پہونچتی ہے اور اس اذیت کا اثر انگلیون کے سرون تک جو تمام اعصاب کا مجمع ہین پہونچتا ہے اور یہہ
حالت اوسوقت تک باقی رہتی ہے جبتک کہ جسم اسود ضعیف ہوکر حرکت کرنے سے باز نہ رہے اور
اسکے بعد زایل بالکل ہوجاتی ہے اور جب بعض کے ہاتھ پانوٴن کو اوٹھا کر چھوڑ دین تو فوراً زمین پر
گر پڑتے ہین اور بیمار اپنے ہاتھ پانوٴن کو سنبھالنے پر قادر نہین ہوتا اور نہ مفلوج ہاتھ سے کسی
چیز کو اوٹھا سکتا ہے اور اپنے مفلوج پانوٴن کو گھسیٹ کر چلتا ہے یا چلتے وقت مریض کو ٹھوکر

کہانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور مرض کے جلد تر رفع نہونے سے ہاتھ پانون لاغر ہو جاتے ہین اور عام
فالج کے ہونے کی صورت مین ہاتھ منسبت پانون کی زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین مرض کی ابتدا مین
جبکہ جسم اسود دماغی مین سوزش ہوتی ہے تو مریض کے اعضا مین تمدد اور سختی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ
حرکت سے اعصاب متاذی ہوتے ہین اور جس طرح اعصاب کی اذیت مین چیونٹیون کے کاٹنے کی
کیفیت محسوس ہوتی ہے اسی طرح تمدد اعضا کی کیفیت بہی عضلات مین حادث ہو جاتی ہے لیکن
بیمار کو عضلے اوٹہانے کی طاقت نہین ہوتی اسلئے کہ جسم اسود جو مبدا حس و حرکت ہے ضعیف
ہو جاتا ہے اور چند روز کے بعد جب جسم اسود ورم کے سبب ضعیف و بیکار ہو جاتا ہے تو اعضا سست ہی
ہو جاتے ہین اور دہن مین کجی پیدا ہو جاتی ہے اور جانب علیل کا جبڑا لٹکا ہوا سست ہو جاتا ہے
جس سے ہر وقت لعاب دہن جاری رہتا ہے لیکن یاد رکہنا چاہیئے کہ چہرہ کی سستی جانب بیمار ہوتی
ہے اور تشنج جانب صحیح و سالم ہوتی ہے جب بیمار سے کہا جاوے کہ منہ بند کرکے پہونک مارے یا پہونک
سے چراغ گل کرے تو وہ اسپر ہرگز قادر نہوگا بلکہ جبڑے کے رستہ سے ہوا خارج ہو جائیگی بیمار کا رخسارہ
پہول جاتا ہے کیونکہ ضعف کے سبب ہوا کے دفع کرنے پر قادر نہین ہو سکتا اور جو ہوا رخسارہ مین بہر جاتی
ہے خارج نہین ہو سکتی اسلئے گال پہولا رہتا ہے اور جب مریض کہانا کہاتا ہے تو اوسکے دانتون
اور رخسارے کے درمیان طعام جمع ہو جاتا ہے اور ضعف و استرخا کے سبب اوسکو دفع نہین کر سکتا
اور جب راس النخاع کے فتور سے زوج ثامن اور زوج تاسع مفلوج ہو جاتا ہے تو زبان مین لکنت
اور کلام کرنے مین دقت ہوتی ہے جس سے آواز بند ہو جاتی ہے اور بات کرنے کی طاقت زایل
ہو جاتی ہے اگر بات کرتا ہے تو سمجہہ مین نہین آتی جب مریض زبان باہر نکالنے یا صحیح جانب مین
پہیرنے کی کوشش کرتا ہے تو بے اختیار زبان علیل جانب کو مایل ہو جاتی ہے کیونکہ زبان مین
یمین و یسار سے دو عضلے آتے ہین جانب یمین کا عضلہ زبان کو جانب یسار حرکت کرنے مین مدد
دیتا ہے اور جانب یسار کا عضلہ جانب یمین کو حرکت کرنے مین مدد دیتا ہے۔ اور جب استرخا
جانب یمین ہوگا تو جانب یسار کے عضلہ کی تحریک سے زبان جانب یمین کو چلی جاویگی کیونکہ اب
ایسا کوئی محرک باقی نہین رہا جو اوسکو جانب یمین حرکت دے۔ اور یہی فرق ہے زبان اور چہرہ
کے درمیان کہ رخسارہ استرخا کے بعد جانب صحیح کی طرف مایل ہو جاتا ہے اور زبان استرخا

جانب صحیح کی طرف جھک جاتی ہے۔ اور یہ بھی قوی علامت ہے کہ مریض کی گفتار میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے اسلئے کہ حلق و زبان اور دہان کے عضلات ضعیف ہو جاتے ہیں اور مریض ایسا ثقیل کلام کرتا ہے جو بدشواری سمجھہ میں آتا ہے۔ اس قسم کا بیمار آنکھیں بند کر سکتا ہے کیونکہ عصب زوج سابع جو پلکوں کو کھلنے اور بند ہونے کی قوت دیتا ہے آفت سے محفوظ رہتا ہے لیکن شدت مرض میں جب زوج ثالث میں جسکا کام پلکوں کو اوٹھانا اور بند کرنا ہے نقصان واقع ہو جاتا ہے تو عضلات چشم جانب مرض مفلوج ہو جاتے ہیں اور آنکھہ قدرے کشادہ اور کج محسوس ہوتی ہے اسلئے کہ جفن اعلےٰ میں استرخا ہو جاتا ہے چونکہ آنکھہ گردن پیٹھہ چہاتی اور پیٹ کے دونوں طرف کے اعصاب کا مرکز ایک ہی جگہ ہے اسواسطے جبتک مرکز اعصاب کا کل حصہ خراب نہ ہو جاوے مقامات مذکورہ میں فالج نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہفتہ عشرہ کے بعد سر صحیح جانب میں ذرہ جہک جاتا ہے اور آنکھہ کا رخ بھی اوسی طرف کو پھر جاتا ہے اور مریض سر یا آنکھہ مفلوج جانب کو پھیر نہیں سکتا اور مخ دماغ کے جانبی فتور میں ہاتھہ اور چہرہ کا فالج یکسان نہیں ہوتا اور شاذونادر پاؤن بھی مفلوج ہو جاتے ہیں جسمیں حس کامل طور پر زایل ہو جاتی ہے اور جب دماغ کے مقام حسبر میں فتور واقع ہوتا ہے تو مریض فوراً راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر زندہ بھی رہا ہے تو طرح طرح کی خرابیاں ظہور میں آتی ہیں مقدم حصہ دماغ کے مبتلا ہونے سے فالج کے ہمراہ قوت شامہ بھی جاتی رہتی ہے۔ زوج سادس کے مفلوج ہونے سے زوج خامس میں بھی نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور رخسار کے علیل جانب کی حس ناقص یا معدوم ہو جاتی ہے لیکن اکثر یہ زوج آفت سے محفوظ رہتا ہے اور چہرہ کی حس قایم رہتی ہے اور زوج سادس کے مفلوج ہونے سے جانب مفلوج کے عضلات میت کی حرکت زایل ہو جاتی ہے اور جو عضلہ مسترخی ہو جاتا ہے وہ ضرور لاغر ہو جاتا ہے کیونکہ استرخا کے سبب اپنے کام سے معطل ہو جاتا ہے اور بیکاری کے سبب اوسکو غذا کمتر میسر ہوتی ہے اسلئے کہ ہر ایک عضلہ کی غذا کثرت حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جب حرکت نہیں رہتی تو غذا کے منقطع ہو جانے سے عضلہ مذکور لاغر و بیکار ہو جاتا ہے اور جب عضلہ کی لاغری کے بعد صحت حاصل ہو جاتی ہے اور مرض فالج زایل ہو جاتا ہے اور عصب کے ذریعہ سے بار دیگر قوت حس و حرکت دماغ سے اوس عضلہ میں پہونچتی ہے تو یہ لاغر عضلہ بھی

حرکت کو قبول نہین کرتا یعنی مرض اصلی کے زوال کے بعد بھی اثر مرض اور نقصان فعل موجود
رہتا ہے ابن رازی کا قول ہے اذا کان عضو المفلوج شدید الهزال و الصغر فلا علاج
یعنی جب عضو مفلوج نہایت ہی لاغر ہو کر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے تو پھر اوسکا کوئی علاج نہین ہے اور
نیز مریض کا مزاج ہمیشہ بگڑ جاتا ہے۔ ہوش و حواس اور حافظہ مین اکثر فرق پڑ جاتا ہے بعض بطی
الحرکت ہوتی ہے کبھی حس بھی ہو جاتی ہے تنفس کی حرکت دھیمی اور دوران خون سست ہو جاتا ہے
اور اکثر پاخانہ قبض رہتا ہے جب مریض و صحت لانے لگتا ہے تو پہلے پاؤن مین طاقت آتی ہے
جیسے ہاتھ پیچھے جاتا ہے نخاع سے پیدا ہونے سے نصف بدن کا فالج کم وقوع مین آتا ہے
اور اسمین چہرہ اور ہوش حواس مین فرق نہین آتا۔ بعض اوقات نوبت صرع کے رفع ہونیکے
بعد مریض کے ایک جانب کے ہاتھ اور پاؤن مین فالج ہو جاتا ہے مگر دوسری نوبت سے پہلے آرام
ہو جاتا ہے اور اکثر اختناق الرحم کے باعث بھی ہاتھ پاؤن مفلوج ہو جاتے ہین

علامات مشخصہ دماغی فالج اور نخاعی فالج مین کچھ کچھ فرق ضرور ہوا کرتا ہے خصوصًا دماغی فالج
کی شدید حالت مین مثل ہوش اور حواس مین ضرور فتور پڑ جاتا ہے بلع مین تکلیف گفتگو مین دشواری
ہو جاتی ہے۔ نخاعی فالج مین سر چہرہ اور زبان تندرست رہتی ہے اور جس جانب کی حرکت مفقود
ہو جاتی ہے اوسکے بالمقابل طرف کی حس مین فرق پڑ جاتا ہے۔ فالج صرعی کی سرگزشت
دریافت کرنے سے اصل مرض مین بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ فالج۔ رعشہ (کوریا) مین اعضائے
ماؤف کی حرکت کسیقدر جھٹکے سے ہوتی ہے۔ چہرہ اور زبان مین کسی قسم کی خرابی لاحق نہین
ہوتی۔ دیگر مشتبہ امراض کی تمیز بھی مخصوصہ علامات سے باسانی ہو سکتی ہے البتہ اصل
مرض کی اصلیت کا دریافت کرنا مشکل ہے اسلئے **چند مخصوصہ علامات** کا بیان کرنا
ضرور ہے تاکہ اصلیت کے دریافت کرنے مین کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ فالج کے یکایک
ہو جانے سے گمان ہو سکتا ہے کہ دماغ مین خون ترشح کر رہا ہے یا دماغی شرائین مین کسی قسم
کی انسداد ہو گئی ہے۔ بیہوشی کے یکایک ہونے سے جب مرض مذکور شروع ہو جائے پیشاب مین
مادہ بیضوی (البیومن) اور دل مین مرض مفرط پائی جائے تو دماغ مین سیلان خون کا اشتباہ
ہو سکتا ہے۔ اگر سدہ قلب کے ہمراہ مرمری آواز پائی جاوے اور نیز قدرے بیہوشی شامل ہو

تو دماغی شرائین کی تسدید فتور قلب سے خیال کی جاتی ہے اور فالج کے بتدریج واقع ہونے سے سوزش دماغ۔ لینت الدماغ۔ دمل و رسولی دماغ اور مادہ آتشک کے موجود ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے

انجام اگر سکتہ کے بعد مرض واقع ہو تو آرام کی امید فضول ہے۔ مدت دراز تک مریض کے زندہ رہنے سے عضلات تحلیل ہو کر بیکار ہو جاتے ہیں **علاج** جب مرض کے آثار ظاہر ہوں تو عین ابتدا میں قلب کی حرکت کو اس طرح پست کریں کہ مریض کو بآرام تمام پلنگ پر لٹا دیں اور دیگر اعضا کی نسبت سر قدرے اونچا رکھیں اور اٹھنے بیٹھنے کی اجازت مطلق نہ دیں اور ہوش و حواس کے قائم ہونے پر مریض کو کسی قسم کے رنج و غم اور فکر و تردد میں نہ ڈالیں اگر ٹوپی پگڑی وغیرہ بندش سے دماغ کے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو تو اسکو دور کر دیں اور مرض کے ظاہر ہو جانے پر فوراً املا مسہل حقنہ کے ساتھ تنقیہ کریں تاکہ فضلات براز سے امعا پاک ہو جاویں اور سبب مرض قوی نہ ہونے پائے۔ پہلے صرف پانی سے حقنہ کریں جسمیں قدرے نمک ملا ہوا ہو یا روغن بید انجیر گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں صبر سپاس کا ریتاس ہاء الشعیر میں حل کر کے حقنہ کریں تاکہ خون دماغ سے اتر کر امعا میں جذب ہو جائے۔ بعدہ غور کریں کہ سبب مرض کیا ہے اگر بدن پر تپ موجود ہو سر گرم اور نبض قوی پائی جاوے چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں تو جان لیں کہ سوزش دماغ یا دماغ میں خون کا زیادہ اجتماع ہے اس صورت میں فصد لینا صدغین پر جونکیں لگانا نہایت ہی مفید ہے اور فصد کے بعد مسہل قوی دیں **نسخہ منضج** گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ گاؤزبان ۴ ماشہ مویز منقی ۷ عدد۔ انجیر ولایتی ۵ عدد۔ شگوفہ اذخر ۱ ماشہ طخود دو سبار دیان ہر یک ۴ ماشہ سب کو بھگو کر صاف کریں اور شہد خالص سے شیریں کر کے چند روز پلا دیں **نسخہ مسہل** اردتربد ۹ ماشہ حب النیل ۲ ماشہ زنجبیل ہلیلہ زرد ہر یک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے عرقیات مناسبہ کے ہمراہ دیں اگر دماغ میں اجتماع آب یا کمزوری سبب مرض ہو سر گرم نہ ہو اطراف سرد اور نبض ضعیف ہو تو ہرگز فصد نہ لیں بلکہ روغن بید انجیر اور روغن تارپین کا حقنہ کریں اگر کمزوری زیادہ ہو تو تیزاب امونیا سلفیورک اور امونیا کاربناس پانی میں حل کر کے پلا دیں تاکہ نبض قوی ہو جاوے جب نبض قوی ہو جاوے تو امونیا پلانا موقوف کر دیں بعد ازاں مناسب ادویہ سے مسہل کریں ان بعد بیمار کا ہر روز ملاحظہ کریں اور موجودہ شکایت کا علاج کریں مریض کے اطراف اور اعضاء ماؤف کی مالش ہاتھ سے کریں

یا برانڈی مین سادہ مرچ ملاکر گردن کے پیچھے اور ہاتھ پاؤن پر ملین اور امونیا مین تخم ذراریح یا روغن جما گیہ ملاکر مالش کرین روغن دھتورہ کے استعمال سے بھی بہت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ روغن تخم دھتورہ** ۵ تخم دھتورہ سیاہ بیٹھا ٹیلیا ہر ایک ۶ درم سب کو باریک کرکے ۲۰ درم کھولتے ہوئے روغن کنجد مین ملاکر آنچ پر رکھین خوب حل کرین اور مالش کرین اور بر عمل مین لاوین رعشہ اور وجع مفاصل کو بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر روغن مجربہ اخویم حکیم شیخ احمد خان صاحب مرحوم** جسکے مفید ہونے کا مولف بھی قایل ہے **نسخہ** روغن کنجد ۲۴ تولہ آب برگ دھتورہ ۴ سیر بچھناگ ۵ درم جوزبوا زنجبیل ہر ایک ۱ درم ادویہ کو کوٹ کر آب دھتورہ اور روغن مین ملاکر جوش دین جب صرف روغن رہ جاوے تو آگ سے نیچے اوتار کر بوتل مین بند کرکے بحفاظت رکھ چھوڑین اور ضرورت کے وقت مالش کرین یہ رعشہ اور دیگر اوجاع کے لئے بھی عجیب الاثر ہے **دیگر روغن اوراق مجربہ اخویم حکیم خدا بخش خان صاحب مرحوم** جسکو مولف نے بھی کئی مرتبہ آزمایا اور مفید پایا **نسخہ** برگ آک برگ بکاین برگ ارنڈ برگ سنبھالو برگ سہجنہ برگ دھتورہ برگ تمباکو برگ سینڈھ برگ بھنگرہ برگ بینگن برگ نیم سب کو مساوی الوزن لیکر شیرہ نکالین اور شیرہ کے ہموزن روغن کنجد آمیز کرکے جوش دین یہان تک کہ شیرہ جذب ہوکر صرف تیل رہ جاوے اسمین تھوڑے قسط و مرمکی اضافہ کرکے عمل مین لاوین اور ہر روز بوقت خواب آب گرم کا بپارہ دین جسمین جوشاندہ عارہ مناسبہ تیار ہو اور قبض نہونے دین جب معلوم ہوجاوے کہ سوزش دماغ جو سبب فالج ہے رفع ہوگئی ہے تو اسٹرکنیا یا مع کرینٹ ہمراہ سلفیورک اسیڈ ڈیلیوٹ آب سادہ پلادین یا حب بناکر کھلادین اور سوزش کا رفع ہونا اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ تپ زایل ہوجاتی ہے سر اور بدن کی گرمی دور ہوجاتی ہے عقل سالم اور حواس صحیح ہوجاتے ہین نبض سریع الحرکت ہوجاتی ہے **دیگر حبوب اذاراقی** جس سے درد کمر اور اوجاع ریاحی کو بھی از بس فایدہ ہوتا ہے اور اعضا ماؤفہ کو بھی خواہ کیسے ہی شدید یا دیرینہ ہون نہایت ہی مفید ہے **نسخہ** کچلہ مدبرہ ۱۲ عدد فلفل گرد برابر آن مغز نارجیل ہموزن لیکر سب کو باریک کرکے آب ادرک مین کھرل کرین اور بقدر دانہ ماش حبوب بناکر ایک صبح ایک شام کو استعمال کرین اگرچہ اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ کے استعمال سے اقسام فالج و استرخا کو نہایت فایدہ ہوتا ہے مگر بعد لینت الدماغ مین سراسر مضر ہے

اور اسکی مضرت کی علامات یہ ہین مریض کے ہاتھ کے عضلات جانب وحشی ترخی اور عضلات
جانب انسی متشنج ہوتے ہین اس حالت مین دست جانب مفلوج کج ہو کر سینہ و شکم کی طرف مایل رہتا ہے
اس قسم کے فالج مین مرکبات کچلہ کا استعمال نقصان کرتا ہے کیونکہ فالج استرخا اور تشنج سے مرکب ہے
اور کچلہ کا استعمال مولد تشنج ہے غشاش دماغ اور زیادتی خون کی حالت مین بھی مفید نہین
اس قسم مرکب فالج اکثر مشایخ اور کبیر السن شخصون مین پایا جاتا ہے۔ امراض عصبیہ مین بھی جبکہ فالج بھی
ہوا اور درد عضلات بھی موجود ہو کچلہ اور اوسکے مرکبات کا استعمال کرنا ممنوع ہے کیونکہ اکثر وقت
درد عضا کا سبب لینت الدماغ و غشیۃ الدماغ ہوتا ہے اور کچلہ اس حالت مین نہایت مضر ہے
بلکہ ایسے موقع پر سم الفار اور مرکبات سیماب کا استعمال کرنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے **نسخہ حبوب
سم الفار** مجربہ مؤلف سم الفار سفید سرخ - طباشیر کہنہ سفید ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے
ادرک کے رس مین کھرل کرین اور حبوب بقدر دانہ مونگ بنا کر ایک صبح ایک شام بعد غذا
استعمال مین لاوین از بس مفید ہے **حبوب سیماب** تخم دھتورہ سیاہ۔ سیماب ہر ایک
دو ماشہ ادرک کے رس مین کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ ماش بنا کر استعمال مین لاوین - **دیگر
حبوب سرخ** میٹھا تیلیا مدبر۔ پیپل مرچ سیاہ سہاگہ شنگرف سب کے سب مساوی الوزن لیکر
باریک کرین اور لیمو کے رس مین کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ ماش بناوین اور ایک حب صبح اور ایک
شام کھانے کو دین اور مقام مفلوج پر روغن موم کی مالش کر کے پرانی روئی سے باندھ دیا کرین
تاکہ سرد ہوا سے محفوظ رہے **نسخہ دہن الحیات** جس سے درد اعصابی و دیگر اوجاع کو بھی فایدہ
ہوتا ہے۔ موم سفید ایک سیر نمک شورہ ۳ سیر سم الفار سیماب ہر ایک ۲ تولہ- لوبان پاؤ بھر
سب کو باریک کر کے آمیز کرین اور سیماب داخل کر کے بطریق مشہور روغن کشید کرین اور بطور مالش
استعمال مین لاوین مقام مذکور پر لگانے کے بعد زنجیر برقی (الکٹری سٹی) اعضاے مفلوج پر لگا کر ان
کو تقویت دین مگر شروع علاج مین مریض کو ذرا تامل چاہئے بجلی اسقدر طاقتور نہ لگانی چاہئے
کہ مریض کو درد پیدا ہو اور نہ اسقدر کمزور ہو کہ کچھ فایدہ نہ دے سکے اور نہ زیادہ دیر تک لگاوین
جس سے عضلات تھک جاوین ضرورت کے وقت دن مین دو دفعہ یا ایک مرتبہ یا دوسرے روز
جیسا موقع ہو لگایا کرین اسکے استعمال کے کئی طریقے ہین **طریق استعمال زنجیر برقی**

اسکے استعمال کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسپنج کا ایک ٹکڑا خوب تر کرکے ریڑھ کے ایک دو مہرون پر رکھکر
برقایم کرین اور دوسرا سرا پاؤن کے انگوٹھے پر یا ایک سرا ہاتھ پر اور دوسرا پاؤن کے انگوٹھے پر رکھکر
حرکت دین مگر یہ علاج ایک دو مہینے کے بعد کرنا چاہیئے جبکہ مرض مزمن ہو جاوے اور عضلات ڈھیلے
پڑجاوین ورنہ نفع کے عوض نقصان کثیر اٹھانا پڑیگا - اگر خون کا اجتماع نخاع مین معلوم ہو تو بیمار کو
اوندھا لٹا دین چیت لٹانے مین سراسر نقصان ہے اور مقام نخاع پر چند جگہ حجامت بشرط کرین
اور آبلہ انگیز پلاسٹر سر پر یا گدی پر یا گردن یا مہرہ ہاے پشت پر غرض جہان فساد معلوم ہو لگادین
ازبس مفید ہے اور آرگٹ آف رائی بقدر ۳۰ گرین دو تین مرتبہ دین اور کچھ عرصہ کے بعد اسکی خوراک
بڑہادین یہان تک کہ دن مین دو دفعہ چہہ چہہ گرین دین **دیگر حب مبیش مجربہ مؤلف**
مبیش کبابہ نمک ہندی فلفل زنجبیل تباشیر جوز بوا اقاقلہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین
اور لیمو کے رس مین صلایہ کرکے حبوب بمقدار نخود تیار کرین **دیگر حبوب عطیہ سنانی**
مجربہ مؤلف جسکے استعمال سے نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** عاقرقرحا فلفل گرد فلفل دراز ہر یک
۳ ماشہ بیلا سونٹھ ۶ ماشہ زنجبیل میٹھا تیلیہ ہر یک یکتولہ جوز بوا نانخواہ تباشیر ہر یک ۲ ماشہ سب کو
باریک کرکے حسب دستور حبوب بقدر دانہ مونگ بناوین خوراک ایک حب ہمراہ بتاسہ دین اور مقام
ماؤف پر بلاڈونا کا پلاسٹر لگا دین تاکہ خون کا اجتماع کم ہو جاوے - اگر سوزش موجود نہو تو بلاڈونا اور
ارگٹ کا استعمال چندان ضروری نہین ہے - اگر تدابیر مذکورہ بالا سے آرام نہو تو ڈیڑھ دو مہینے تک
برابر رب بلاڈونا ½ یا ⅓ گرین صبح و شام کہلا دین اگر اس سے بھی تخفیف کی صورت ظاہر نہو تو
بلاڈونا کے ہمراہ آیوڈائڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲ گرین صبح و شام دین تاکہ مفلوج عضلات لاغر
ہونے پاوین اگر ادویہ محذرہ کے استعمال کی ضرورت پیش آوے تو اجوائن خراسانی دہتورہ بہنگ
وغیرہ استعمال مین لاوین افیون کا استعمال مناسب نہین حصول صحت کے بعد کمزوری کا علاج
کرین سکتہ کے علاج مین جو کچھ لکھا گیا ہے سب اسمین بھی مفید ہے **محاکمہ مؤلف** کتب
طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ اس مرض مین دو ہفتہ تک صرف ماء العسل پلانے پر اکتفا کرین اور کوئی
مسہل نہ دین اور دو ہفتہ کے بعد تنقیہ کرین یہ اسے بالکل غلط ہے عروض مرض کے بعد
فوراً بلا مہلت تنقیہ کرنا چاہیئے اور سبب کو قوی ہونے دینا چاہیئے - البتہ الکٹری سٹی کے استعمال

مین اوسوقت تک توقف کرنا ضروری ہے کہ مرض مزمن ہوجائے ورنہ نقصان کا احتمال ہے
قسم سوم فالج اسفل (پیراپلیجیا) اس قسم مین گردن اور چہرہ کے سوا تمام بدن مبتلا
مرض ہوجاتا ہے خواہ ہمیشہ دونون ہاتھون سے لیکر دونون پانون تک یا کمر سے لیکر دونون
پانون مثانہ امعاے مستقیم وغیرہ چند عضلات مسترخی ہوجاتے ہین اس قسم کے فالج مین حس و
حرکت دونون ناقص یا باطل ہوجاتے ہین اور اسکا سبب نخاع مین ہوتا ہے اور یہہ اسوجہ سے
ظاہر ہوتا ہے کہ گردن چہرہ عقل اور حواس دماغی صحیح و سالم ہوتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
دماغ مین کوئی فتور واقع نہین ہوا۔ اس قسم کو اسباب کے لحاظ سے دو نوع مین بیان کیا جاتا
ہے **نوع اول فالج جو ساخت نخاع کے فتور سے ہو** (آرگینک پیراپلیجیا)
اسکے اسباب یہہ ہین جب گردن و پشت کے مہرون پر کوئی نقصان یا ضرب پہونچتی ہے جس سے
فقرات ایک دوسرے سے جدا ہوجاتے ہین تو اس تفرق اتصال کے سبب نخاع شکستہ یا متغیر ہوجاتا
ہے۔ اگر یہہ شکستگی گردن کے پہلے مہرے سے تیسرے تک کسی ایک مہرہ مین پائی جاوے تو مریض فورًا
ہلاک ہوجاتا ہے۔ اگر یہہ شکستگی چوتھے مہرہ سے آخر تک کسی ایک مہرہ مین پائی جاوے تو فالج
لاحق ہوجاتا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مرض گردن کے چوتھے مہرہ سے شروع ہوتا ہے کبھی
عظام فقار کے مریض ہوجانے سے بھی یہہ مرض عارض ہوجاتا ہے مثلاً کسی فقرہ کی ہڈی ملائم
ہوکر داہنے بائین یا آگے پیچھے مائل ہوجاتی ہے جس سے نخاع متغیر ہوجاتا ہے اور یہہ سبب اکثر لڑکون مین
سولہ برس کی عمر تک اور لڑکیون مین ۱۴ سال کی عمر تک پیدا ہوتا ہے کبھی ورم نخاع سے کبھی نخاع
کے ملائم ہوجانے سے استرخا پیدا ہوجاتا ہے کبھی اغشیہ کے عروق شعریہ متصدع ہوجاتے ہین
اور ان سے خون بکثرت خارج ہوکر نخاع کو غمز کرلیتا ہے جیسا کہ سکتہ دماغی مین ہوا کرتا ہے
اور فی الحقیقہ یہہ خود ہی سکتہ نخاعی کا سبب ہے جسکا نتیجہ یہہ مرض فالج ہے۔ اجتماع خون سادہ
آتشک کی سرایت۔ رسولی وغیرہ کے دباؤ سے بھی ہوجاتا ہے **نوع دوم فالج جو فعل
نخاع کے فتور سے ہو** (فنکشنل پیراپلیجیا) جسکا سبب یہہ ہے کہ غیر عضو مین خراش یا درد پہونچنے سے
نخاع کے فعل مین فتور پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ درد مثانہ سے جو ریگ و سنگریزہ کے پیدا ہونے سے
ہوا کرتا ہے یا ورم مثانہ سے جو آتشک و سوزاک کے سبب ہوجاتا ہے اس سے یہہ فالج لاحق

ہو جاتا ہے۔ کثرت مباشرت سے بھی ہو جاتا ہے۔ سردی کی کثرت بھی اسکا موجب ہے مثلاً کوئی شخص سرد پانی میں تا کمر دیر تک کھڑا رہے غشاء سے صلب اور غشاء رقیق نخاع کے ورم سے بھی اکثر ہو جاتا ہے۔ کرم امعاء۔ بروز دندان حمل حیض کی تکلیف بحیثیت ایام حمل جوش طبع اور تحریک دل سے بھی ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک جانب گولی وغیرہ کا صدمہ واقع ہونے سے مقابل کی دوسری جانب مفلوج ہو جاتی ہے۔ بعض غذاؤں کے بکثرت کھانے سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً دال کرسنہ کی کثرت استعمال موجب استرخا ہے۔ سسری۔ کھپرا کرم گیہوں کے زیادہ کھانے سے بھی ہو جاتا ہے۔ ارگٹ کا زیادہ استعمال کرنا بھی موجب استرخا ہے۔ اس قسم کے فالج کی وجہ یہ ہے کہ مقام مرض کے اعصاب کا خراش حرام مغز کے اعصاب پر مؤثر ہوتا ہے جس سے نخاع کی رگیں سکڑ جاتی ہیں اور دوران خون میں فتور کے واقع ہونے سے مرض فالج پیدا ہو جاتا ہے **علامات** جب نخاع کے زیرین حصہ میں اجتماع خون کی صورت ہوتی ہے تو یکدم یا بتدریج حسب سیلان یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور تدریج کی صورت میں دونوں پاؤں کے عضلات اور انگوٹھوں میں اس قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ گویا چیونٹیاں کاٹ رہی ہیں پاؤں سوج جاتے ہیں اور قوت کم ہو جاتی ہے اور ممکن نہیں ہوتا کہ مریض باختیار خود زمین سے قدم اوٹھا سکے بلکہ پاؤں کو گھسیٹ گھسیٹ کر اور لڑکھڑا کر چلتا ہے اور پاؤں کے عضلات کی حرکت بتدریج کم ہو کر زائل ہو جاتی ہے بعد عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں یا سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں اخیر میں حس و حرکت دونوں زائل ہو جاتی ہیں اگرچہ پاؤں کی اختیاری حرکت جاتی رہتی ہے لیکن بعض اوقات حالت خواب میں بے اختیار پاؤں کھچ جاتے ہیں جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ غرض مریض کے پاؤں اوسکے اپنے اختیار میں نہیں ہوتے۔ اور حس و حرکت کا تعطل دونوں پاؤں سے شروع ہو کر بتدریج کمر تک پہونچ جاتا ہے اور کبھی شکم تک بھی پہونچ جاتا ہے اور جس جگہ تک حس معطل ہو کر استرخا منتہی ہوتا ہے وہاں بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے رسی سے خوب مضبوط جکڑ دیا ہے اور مریض بے بس چت پڑا رہتا ہے اور عرصہ تک چت پڑا رہنے سے پیٹھ اور چوتڑوں پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں جس سے رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے کیونکہ حس و حرکت کے مفقود ہونے سے جلد کو غذا نہیں پہونچتی اور وہ زیادہ تر ضعیف ہو جاتی ہے اور زیادہ تر ساس کے سبب سے سینہ پر زخم ہو جاتے ہیں اس

قسم کے گھاؤ علاج کرنے سے بعید شکل اچھے ہوتے ہین بلکہ روز بروز بڑہتے جاتے ہین آخر مریض
کمزور ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ مقام کر کے مبتلا ہونے سے جب عضلہ یا سکہ مثانہ مفلوج
ہوجاتا ہے تو سلس البول کبھی احتباس البول ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات ورم مثانہ کے باعث سڑن
کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے نہایت بدبودار اور لیسدار رطوبت مقدار مین زیادہ پیشاب کے ہمراہ خارج
ہوتی ہے۔ بعض مریضون مین سوزش مثانہ سے اوسکا اثر گردہ تک پہونچ جاتا ہے۔ اگر بطلان
حس کے سبب مریض کو درد معلوم نہین ہوتا لیکن ریم کے خروج اور فساد خون سے مریض کمزور
ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ عضلہ ممسکہ مقعد کے مفلوج ہونے سے جیسا ان شکم یا قبض
طبیعت رہتی ہے۔ بول و براز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے اور مریض کو معلوم بھی نہین ہوتا
اور جو فالج ضربہ پہونچنے کے سبب عارض ہوتا ہے وہ فوراً بعد سقوط و ضرب حادث ہوجاتا ہے
اگر عصب الحجابی (فرینک نرو) کے مقام آغاز سے اوپر حرام مغز کی کل ساخت مین فتور ہو تو
ہاتھ پانون مفلوج ہوجاتے ہین دیا فرغما و دیگر عضلات تنفس کے مفلوج ہونے سے مریض فوراً
ہلاک ہوجاتا ہے اگر گردن اور پیٹھ کے بالائی حصہ نخاع مین فتور واقع ہو تو عضلات یا سکہ کے
متشنج ہونے سے پیشاب کے وقت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اگر پیٹھ کے مقام پر نخاع مین فتور
ہوتا ہو تو مین فالج نہین ہوتا مگر سینہ پانون مثانہ اور امعاء مستقیم مفلوج ہوجاتے ہین
جب نخاع کے طول یا عرض کے کسی مقام مین نقصان پہونچے تو فالج کامل نہین ہوتا صرف
حرکت زائل ہوجاتی ہے اور حس باقی رہتی ہے۔ جب ستون نخاع کے پہلوی حصہ مین فتور واقع
ہو تو اوس جانب کے حرکتی اعصاب اور دوسری طرف کے حسی اعصاب مفلوج ہوجاتے ہین علامات
ممیزہ اگر نخاع یا اوسکے غشیہ کی سوزش سے فالج ہوجاوے تو حرکتی اعصاب کے خراش سے عضلات
مین بھڑک تمدنی اور تشنج ہوتا ہے اور ٹانگون کے علاوہ بالائی اعضا بھی رفتہ رفتہ کامل طور پر مفلوج
ہوجاتے ہین خصوصاً مثانہ اور رودہ مستقیم مین فالج کا اثر زیادہ تر ہوتا ہے اور مفلوج عضلات
مین تشنج بکثرت ہوتا ہے اور پیٹھ مین کمر و بیشتر پیٹھ مین درد رہتا ہے اور مفلوج جگہ کا بالائی حصہ جکڑا
ہوا معلوم ہوتا ہے اور مقام ماؤف پر چیونٹیان رینگتی ہوئی اور سوئیان چبھتی ہوئی معلوم
ہوتی ہین اور مقام ماؤف زیادہ تر گرم یا سرد ہوتا ہے اور اکثر حس زائل ہوجاتی ہے اور بالخصوص

کسی طرح کا فتور پیدا نہیں ہوتا جبایع عضا ی مفلوج کے عضلات لاغر ہو جاتے ہیں تو مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ محرک اعصاب کے خراش سے عضلات میں تشنج ہو جاتے ہیں اور عضلات تحلیل ہی ہو جاتے ہیں اور دبانے سے مقام ماؤف پر درد ہوتا ہے اور نخاع کی ساخت میں ورم پایا جاتا ہے۔ لیکن اس قسم میں سوزش کی علامات متوقع میں نہیں آتیں صرف مقام ماؤف کے زیرین اعضا مفلوج ہو جاتے ہیں شرکتی فالج میں بھی سوزش نہیں ہوتی صرف دوسرے عضو کی شراکت سے نامکمل فالج بتدریج ہو جاتا ہے اور فالج کے شروع ہونے سے پہلے مثانہ روده مستقیم وغیرہ میں بیماری کی شکایت موجود ہوتی ہے اور یہ اعضا خود کم مفلوج ہوتے ہیں اور اوپر کی طرف مرض کم بڑھتا ہے صرف ٹانگیں مفلوج ہو جاتی ہیں مفلوج عضلات میں شاذ و نادر تشنج ہو جاتا ہے پیٹھ وغیرہ مقام میں کسی قسم کا درد اور سنسناہٹ محسوس نہیں ہوتا اور نہ مقام ماؤف پر چیونٹیاں رینگتی اور سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور نہ مقام ماؤف زیادہ گرم اور سرد ہوتا ہے حس کم زایل ہوتی ہے معدہ کا فعل بگڑ جاتا ہے۔ اگر اعضائے ماؤف کا علاج باقاعدہ کیا جاوے تو فالج دور ہو سکتا ہے اور عضلات مفلوج کم لاغر ہوتے ہیں اور حرارت بدستور قایم ہو جاتی ہے **انجام** جو استرخا مرض سقطہ اور شکست استخوان کے باعث ہوا اور فقرات سے استخوان منفصل پیدا ہو گئے ہوں وہ لاعلاج ہے اور جسقدر دماغ کے قریب سے نخاع ماؤف ہو اسیقدر مرض خطرناک ہوتا ہے اور دماغ سے فاصلہ پر کم خطرناک ہوتا ہے اور جو فقرات یا نخاع کے مرض سے ہوا سمیں علاج سے قدرے خفت ہو جاتی ہے لیکن صحت کلی حاصل نہیں ہوتی۔ اور جو لڑکوں لڑکیوں کو باکثرت مباشرت یا دردشانہ سے ہو۔ یا آتشک اور رقرحہ سوزاک کے سبب مجری بول متورم ہو گیا ہو یا اوسمیں ریگ اور سنگریزے ہوں یا کسی دوسرے اشتراک کے سبب مرض فالج پیدا ہوا ہو وہ البتہ علاج پذیر ہے **علاج** اصل سبب مرض کو دریافت کر کے اوسکے دور کرنے کی کوشش کریں اور مریض کو تکیہ کے سہارے سر اور پاؤں کو اونچا کر کے پانی یا ہوا کے بستر پر لٹا دیں تاکہ بستر کے گھاؤ سے مریض محفوظ رہے۔ اگر نخاع میں خون کی زیادتی پائی جاوے تو ارگٹ آف رائی ۵ گرین دن میں ۳ دفعہ دیں یا بلاڈونا کھلا دیں یا دیان پیچ نادیان۔ سورنجان بوزیدان ہر یک یکمثقال سب کو نیمکوفتہ کر کے جوش دیں اور شربت اصول سے شیرین کر کے معجون سورنجان کے ہمراہ استعمال کریں

دیگر مجرب قرنفل دارچینی عود ہندی عود صلیب ہر ایک یکمثقال سب کو نیم کوفتہ کرکے عرق بادیان جوش دیں اور شربت اسطوخودوس سے شیرین کرکے ہمراہ تریاق فاروقی دو دانگ یا مطرودیطوس یا تریاق اربعہ تناول کریں مغز حلغوزہ کا کھانا بخاصیتہ فایدہ مند ہے۔ خمیرہ اسطوخودوس بھی فائیدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ اسطوخودوس** گل اسطوخودوس ۱۰ درام مغز حلغوزہ گل گاؤزبان ہر ایک یکدام مجتہ ورق نقرہ ۱۰ عدد شہد خالص ۳ چند ادویہ حسب دستور تیار کرکے اقبال ... استعمال کریں مقام ماؤف پر بلاڈونا کا پلاسٹر لگادیں اور ہاتھ پاؤں کے عضلات کو مقوی دوا کی مالش سے طاقت دیں **نسخہ روغن مالش** موم سفید نیم سیر نمک سانبھر پاؤ بھر نوشادر شورہ قلمی ہر ایک ۵ تولہ شنگرف ۱ تولہ قرنفل جوزبوا گل دارچینی افیون ہر ایک ۹ ماشہ سب کو ملاکر حسب دستور کشید کریں اور بوقت ضرورت مالش کریں نمکین پانی سے غسل کرنا بھی مفید ہے اور نیز آہستہ آہستہ دبانا بھی فایدہ مند ہے گندھک کا بھپارہ بھی فایدہ دیتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے چند ہفتوں میں فایدہ نہ ہو تو ادویات ذیل کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دیں روغن مالش بھی ملا دیں اور سوزش کی صورت میں نخاع پر برف کی تھیلی رکھیں رفع بے چینی کے لئے کونایم اجوائن خراسانی کلورل ہائڈریٹ کا استعمال کریں تھوڑے قدر کیا لومل مرکبات سیماب کھلا دیں تاکہ نخاع کی سوزش رفع ہو اس بعد آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کھلا دیں تاکہ سیماب کو بدن سے خارج کردے جب مقام ماؤف کا درد اور ورم اور حرارت دور ہو جاوے تو ایک گرین کا بیسواں حصہ سٹرکنیا کھلا دیں اگر اس سے نفع تام حاصل نہ ہو تو ارگٹ ٹنکچر یا حب بنا کر کھلا دیں اور اعضای مسترخیہ پر مالش کریں اور مالش کے بعد یہ نسخہ طلا کریں **نسخہ** اسپرٹ کیمفر ایک اونس ٹنکچر کنتھارڈیس ۲ ڈرام ایمونیا کا رنیاس ایک اونس سب کو تین اونس روغن کنجد میں حل کرکے اعضاے مسترخیہ پر مالش کریں **دیگر مجرب** روغن تارپین ۳ ڈرام۔ ایمونیا کا رنیاس ایک اونس تین اونس روغن کنجد میں حل کرکے اعضاے مسترخیہ پر مالش کریں یہ تدبیر اس شخص کے لئے مفید ہے جو شراب سے مجتنب ہو۔ روغن بہشتہ گرم کی مالش سے بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر روغن عجیب الفعل** جس سے فوراً فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** قسط تلخ فلفل سیاہ عاقرقرحا فرفیون جندبیدستر ہر ایک ۲ درم سب کو باریک کرکے پاؤ بھر روغن نرگس میں ملایا کرکے عمل میں لا دیں **دیگر طلاے مجرب** جس سے لقوہ کو بھی

فایدہ ہوتا ہے۔ سورنجان بوزیدان قسط تلخ خولنجان زرنباد جوز بوا عود ترکی عود ہندی عود صلیب عاقرقرحا۔ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور گلاب میں حل کرکے قطرہ قطرہ وغیرہ محل فالج پر طلا کریں اور لقوہ میں گردن اور سر کے اوپر لیپ کریں جو استرخا اغذیہ مولدہ فالج سے پیدا ہوا ہو اوسمیں اغذیہ مولدہ کا ترک کرنا اور استرخا کا عام علاج کرنا کافی ہوتا ہے یعنی مالش وغیرہ تدابیر عمل میں لاویں اور جو فالج کثرت مباشرت سے ہوا ہو اوسمیں مباشرت سے پرہیز کریں اگر قلت دم نخاع کے باعث فالج ہو تو ٹنکچر اسٹیل معدنی تیزاب کنین وغیرہ مقویات دیں مرکبات فولاد اور کچلہ سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ اسٹرکنیا ۱/۶۰ گرین یا ۱/۳۰ ہمراہ افیون دیں۔ سببب اسکے استعمال سے مفلوج عضلات میں اختلاج پیدا ہو اور یا قوات شل ہو جاویں تو اسکو فوراً موقوف کر دیں اور خراش بیرونی سے ذہنیت فالج کو رفع کریں۔ اگر آلات البول کے فتور سے مرض فالج ظہور میں آوے تو ٹنکچر کنتھارائیڈیس ۳ بوند تین اونس پانی میں ملا کر دن میں ۳ دفعہ دیں یا سفوف فرارح ایک سے ۳ گرین تک کھلاویں یہ اصلاح مثانہ اور حبس البول کے رفع کرنے کے لئے ازبس مفید ہے روغن تارپین بقدر ایک ڈرام استعمال میں لانا بھی بہت فایدہ دیتا ہے۔ مثانہ کی حفاظت کا زیادہ خیال رکھیں۔ اگر مثانہ میں پیشاپ جمع ہو جاوے تو ہر روز ایک مرتبہ سلائی سے نکال دیا کریں اسمیں ہرگز غفلت نکریں ورنہ مثانہ کو ضرر پہونچیگا۔ اگر پیشاب میں نوشادر کی بو آوے تو آب گرم سے مثانہ کو دھو دیا کریں اگر سوزاک کے باعث نائیزہ میں خرابی ہو تو اکسٹرا کٹ آف بلاڈونا ایک گرین لاڈنم ۲ بوند دونوں کو ملا کر پچکاری کریں مگر اس عرق کو ایک گھنٹہ تک مثانہ میں رہنے دیں اسکے بعد جوشاندہ اسی سے پچکاری کریں تاکہ نائیزہ دھلکر صاف ہو جاوے مگر یہہ پچکاری دوسرے تیسرے روز کیا کریں۔ اگر غدہ قدامیہ کے بڑہجانے سے مرض فالج ظہور میں آوے تو یہہ شیاف مقعد میں رکھیں **نسخہ شیاف** شکر سفید صمغ عربی ہر ایک ۳ گرین افیون ڈیڑہ گرین اکسٹرا کٹ بلاڈونا ایک گرین سب کو ملا کر حسب دستور تیار کرکے بوقت ضرورت موم گداختہ میں تر کرکے مقعد میں داخل کریں اگر اندام نہانی اور رحم کے امراض کے سبب فالج ہو تو یہہ دوا اندام نہانی میں رکھیں **نسخہ** اکسٹرا کٹ آف بلاڈونا ۲ گرین افیون ایک گرین دونوں کو ملا کر شیاف بنا دیں اور ململ کے کپڑے میں لپیٹ کر اندام نہانی میں فم رحم کے قریب رکھیں مگر استعمال سے پہلے شیاف میں

ایک لمبا ڈورا باندھ دین تاکہ درد کے موقوف یا کم ہونے پر باہر کھینچ لین کیونکہ بلاڈونا کا زیادہ دیر تک اندر رکھنا مناسب نہین ہے۔ نخاع کی پرورش اور تقویت کے لئے اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے مگر نہایت کم مقدار مین دین چنانچہ اسٹرکنیا ۱/۵۰ یا ۱/۳۰ گرین ایک گرین آئیون کے ہمراہ استعمال کرین اگر اسٹرکنیا کو تنہا استعمال کرنا منظور ہو تو ۱/۳۰ گرین استعمال بہت اچھا ہے اور اس مقدار کے ہمراہ کسیقدر بلاڈونا بھی استعمال کر سکتے ہین۔ جب ضربہ سقطہ اور شکست استخوان سے مرض حادث ہوا ہو تو لاعلاج ہے۔ اور جو مرض استخوان سے پیدا ہوا ہو تو ہمین ایسی تدبیر کرین کہ استخوان کج شدہ درست ہو جاوے اور اسکے واسطے بہترین تدبیر یہ ہے جو اہل انگلستان استعمال کرتے ہین اور یہ ایک کمانی دار نیم آستینہ ہے جو بیمار کو پہنا دیتے ہین اور اسکے ذریعہ سے آہستہ آہستہ فقرات پشت درست ہو جاتے ہین نرمی استخوان کی شکایت رفع کرنے کے واسطے شیرہ فاسفیٹ آف لائم نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک ہر روز بیمار کو پلا دین جب نخاع کے متعلم مرض سے درد موقوف ہو جاوے اور ٹانگون کے عضلات ڈھیلے پڑ جاوین تو جمیع اقسام فالج مین ٹانگون پر زنجیر برقی آہستہ آہستہ لگا دین تاکہ عضلے سسترخیہ مین طاقت آجاوے اور غذا عمدہ قسم کی اور زود ہضم کھلا دین ضرورت کے وقت شراب بھی پلا سکتے ہین۔

فائدہ جلیلہ جب کسی سبب سے عضلات اور جلد کی حس دفعتہ یا بتدریج زایل ہو جاتی ہے تو سوئی کا چبھونا اور چٹکی لینا قطعی معلوم نہین ہوتا اور مقام ماؤف سن سا ہو جاتا ہے۔ چیونٹیون کا رینگنا اور سوئیون کا چبھنا اور ٹیسین پڑنا وغیرہ عجیب قسم کے کوائف ظہور مین آتے ہین سردی گرمی کے اثر اور زیادہ صدمہ سے کسیقدر درد بھی معلوم ہوتا ہے۔ نقصان حس کی صورت مین صدمہ کا اثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حامل و منفعل کے مابین موٹا سا کپڑا یا روئی کا گالا وغیرہ کوئی نرم چیز حایل ہے۔ اس قسم کی کیفیت ہاتھ پاؤن مین زیادہ پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات حس و حرکت دونون زایل ہو جاتی ہین جنکا اعادہ تر پینٹائین و ہیمفرانگل وغیرہ محرک دغنات سے ہو سکتا ہے۔ بلاسٹر لگانا بھی مفید ہے **تذئیل** جب مادہ آتشک سردی کی سرایت وجع مفاصل کی سمیت خراش معکوسہ۔ واتہ دار مواد کے جمنے اور رسول کے دباؤ سے زوج ثالث و زوج رابع اور زوج سادس کی اصل مبتلائے مرض ہو جاتی ہے تو آنکھ کو حرکت دینے والے اعصاب ایک دوسرے کی شمولیت کی

کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں صرف زوج ثالث کے مفلوج ہونے سے جفن مسترخی ہو جاتے ہیں اور آنکھ کی بیرونی جانب بھینگا پن کی کیفیت ہو جاتی ہے اور آنکھ کی تپلیاں پھیل جاتی ہیں اور زوج رابع کے استرخا سے چشم کا کرہ باہر اور نیچے کو کھچ جاتا ہے جس سے ایک کی دو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور زوج سادس علیحدہ بھی مفلوج ہو سکتا ہے جس میں اندرونی بھینگا پن کی کیفیت عارض ہوتی ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کر کے اسکے دور کرنے کی کوشش کریں آتشک کی صورت میں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب وغیرہ مخصوصہ معالجات استعمال میں لاویں بجلی کا استعمال کرنا بھی نہایت مفید ہے جب زوج خامس کامل طور پر مفلوج ہو جاتا ہے تو چبانے کے عضلات کی طاقت زائل ہو جاتی ہے اور تیر کا سا بیج ہاس بائی کی طرف سر و چہرہ کی حس جاتی رہتی ہے منہ آنکھ ناک۔ لب۔ مسوڑہ۔ تالو اور زبان کا اگلا حصہ اور یوسٹی کین مجرے کے غشائے ملغمیہ کی حس بھی معدوم ہو جاتی ہے جس طبقہ ملتحمہ کے بیرونی خراش سے سوزش ہو جاتی ہے اور طبقہ قرنیہ غیر شفاف اور مجروح ہو جاتا ہے قوت شامہ میں بھی فتور پڑ جاتا ہے۔ زبان کے سامنے کی دو تہائی کی قوت ذائقہ دور ہو جاتی ہے اور حس ہونے کے باعث لعاب دار غذا بھی گال اور مسوڑوں کے درمیان رہ جاتی ہے۔ جب آنکھ کے عصب کی شاخ مفلوج ہو جاوے تو پیشانی بالائی پپوٹہ۔ مقدم الانف کے حصہ کی جلد اور طبقہ ملتحمہ بے حس ہو جاتے ہیں۔ فک اعلے کے عصب کی شاخ کے مبتلا ہونے سے رخسارہ۔ بالائی ہونٹ۔ اور ناک کی جانبی جلد۔ اور ناک منہ کے غشاء ملغمیہ کی حس زائل ہو جاتی ہے۔ اور فک اسفل کے عصب کی شاخ مفلوج ہونے سے سر کی ایک جانب چہرہ۔ کان اور زیریں لب۔ مسوڑہ۔ زبان کی حس اور چبانے والے عضلات کی حرکت دور ہو جاتی ہے **علاج** اصل سبب جیسا کہ دور کریں آتشک میں آیوڈائڈ پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کا استعمال کریں اختناق الرحم اور سوزش کے سبب سے ہو تو مذابیر مناسبہ عمل میں لاویں اور اصل ساخت اعصاب کی خرابی میں علاج کرنا لاحاصل ہے البتہ بجلی کے استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **قسم چہارم فالج سرلی** (لڈ پالسی) اسمیں فقط دو نوں ہاتھوں میں استرخا حادث ہوتا ہے اور تمام بدن محفوظ رہتا ہے۔ اس قسم کے استرخا میں فقط زندین کے عضلات مسترخی ہوتے ہیں یہ فالج فقط سرب (سیسہ) سے

انہی لوگوں کو ہوتا ہے جو ہمیشہ سیسہ کا کام کرتے ہیں مثلاً رنگ ساز اور وہ لوگ جو چھاپے کے حروف ڈالتے ہیں اور سیسہ کو گھلاتے ہیں یا چھاپنے کے لئے کمپوز یا ڈسٹی بیوٹ کرتے کرتے ہیں اور سیسہ کی کان کھودنے والے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ اجزائے سربی پگھلانے کے وقت یا استعمال کرنے سے ہوا میں منتشر ہوتے ہیں ہوا کے ذریعہ بدن میں داخل ہو کر خون میں مختلط ہو جاتے ہیں جس سے عضلات اور مرکز اعصاب کی پرورش میں فتور پڑ جاتا ہے اور وہ چربی دار ہو جاتے ہیں یا نیلے پڑ جاتے ہیں اور نیز جب جلد کو مس کرتا ہے تو مسام کے ذریعہ بدن کے اندر جا کر خون میں ملجاتا ہے اور عضلات زندین خصوصاً وحشی جانب میں جا کر جرم اعصاب میں ایسا تغیر پیدا کرتا ہے کہ قوت حس و حرکت جو اسمیں نفوذ کیا کرتی تھی اب نہیں کرتی۔ اگر قدرے کرتی بھی ہے تو فساد اعصاب کے سبب قوت مذکورہ کے اثر سے عضلات متاثر نہیں ہوتے کبھی ظروف طعام و آب کے ذریعہ بھی اجزائے سربی داخل ہوتے ہیں لہذا سربی ظروف میں کھانے پینے سے ہمیشہ پرہیز کرنی چاہیے **علامات** فالج کے پیدا ہونے سے پہلے ہاتھوں میں درد رہتا ہے اور بیمار کو کئی مرتبہ قولنج ہو جاتا ہے۔ اکثر دایاں ہاتھ مگر مرض کی زیادتی میں دونوں ہاتھ بند دست کے جوڑ سے دفعتہً یا بتدریج مسترخی ہو کر لٹک پڑتے ہیں اور بیکار ہو جاتے ہیں زندین کے عضلات جانب انسی و وحشی دونوں خشک اور لاغر ہو جاتے ہیں جس سے قبضہ بیکار ہو جاتا ہے اور کلائی اندر کو مڑ جاتی ہے لیکن حس میں فتور نہیں ہوتا۔ کبھی پاؤں کے عضلات میں فالج ہو جاتا ہے اور دانتوں کے گرد مسوڑوں پر سیاہ خط پیدا ہو جاتا ہے اور مسوڑے پلپلے ہو جاتے ہیں کیونکہ اجزائے سربی عروق لثہ کی حرکت کو بند کر دیتے ہیں اسوجہ سے انمیں خون جاری نہیں ہوتا بلکہ اونکے سر پر خون قدرے سیاہ ہو کر منجمد ہو جاتا ہے قبض زیادہ رہتی ہے منہ کا ذائقہ کسیقدر کسیلا ہو جاتا ہے **انجام** اس مرض کا اثر مہینوں بلکہ برسوں رہتا ہے۔ اگر باقاعدہ علاج کیا جاوے تو صحت ہو جاتی ہے۔ جب عرصہ دراز کے بعد عضلات لاغر ہو جاویں خصوصاً جبکہ اسکے ساتھ مریض شراب کا بھی عادی ہو تو نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ کبھی اس قسم کا استرخا سنجر بصرع ہوتا ہے بعد ازاں ہلاکت ظہور میں آتی ہے **علاج** سب سے پہلے اجزائے سربی کو بدن سے خارج کریں اسغرض کے لئے آیوڈائیڈ آف پٹاس ۵ سے۔ اگرین یا ۱۰ گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد

پانی مین حل کرکے دین یا فیری آیوڈائیڈ سے۔ اگرین تک کہلا دین اور مریض کو ہر روز گرم پانی
مین ٹہلا دیتے جاگندہ پک کا ہبپارہ دین تاکہ اجزاے سربی خارج ہوتے رہین اگر یہہ پانی
جسمین مریض کو ٹہلایا جاے آب گوگرد ہو تو بہتر ہے اور اگر آب گوگرد موجود نہو تو تین تولہ گوگرد
باریک کرکے نیپاس سلفاس تین اونس مین حل کرکے گرم پانی مین ملا دین اور مریض کو اوسمین
ٹہلا دین اس سے اجزاے سربی خارج ہوجاتے ہین جب اجزاے سربی خارج ہوجاوین تو تقویت
اعضاے مسترخیہ کی تدبیر کرین اور عمدہ تدبیر یہہ ہے کہ اندام و عضلات علیل پر جسقدر ہو سکے روغن
کی مالش کرین **نسخہ روغن** شیر گوسفند لہسن ایک پوتہیہ ہر ایک نیم سیر روغن کنجد ایک سیر زنجبیل
پیپلا سول اسگندنا گوری افیون ہر ایک ۲ درم سب کو کڑاہی مین ڈالکر اسقدر جوش دین کہ صرف
روغن باقی رہجاوے بعد ازان صاف کرکے مقام ماؤف پر مالش کرین اس سے فالج خشک
اور بے حس و حرکت عضو کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے اور مالش کے بعد زنجیر برقی سے اس طرح تقویت
دین کہ اوسکا ایک سرا دست راست مین و دوسرا دست چپ مین دیکر تحریک کرین۔ بیر اسٹرکنیا
بقدر چوبیسوین حصہ گرین کے ہر روز کہلایا کرین مرض کی موجودگی مین رفع قبض کے لئے مسہل ہرگز
ندین ورنہ درد امعا کی شدت ہوجاویگی کیونکہ اس مرض مین اکثر ایسے طولانی امعا مسترخی اور رگ و ریشے
مدورہ متشنج ہوجاتے ہین اس صورت مین مسہل اپنا فعل بدشواری پورا کرتا ہے لہذا تا حصول صحت
یا ظہور خفت مسہل نہ دین اسکے عوض آب گرم یا آب صابون سے یا جو کہ پینا سیٹ حقنہ کرکے
امعا کو صاف کردیا کرین تاکہ قبض رفع ہوجاوے اور جب صحت کے آثار نمایان ہون تو مسہل دین
اور مسہل مین قدرے بلاڈونا ضرور ملالین تاکہ تشنج رگ و ریشہ عروق امعا رفع ہو اور شکم پر دائین طرف
سے بائین جانب کو آہستہ آہستہ مالش کرنا رفع قبض کا معین ہے۔ اگر بیمار کو صحت تام حاصل ہوجاوے
اور اسکے بعد بہی اوسکو سیسے کے کام سے اجتناب ممکن نہو تو اوسکو ہدایت کرین کہ کہانا کہانے
سے پیشتر منہ ہاتہ اور شین روت کو پانی سے خوب دہولیا کرے اور پینے کے پانی مین قدرے
سلفیورک ایسڈ ملا کر پیا کرے اور کپڑے جو سیسے کے کام کے وقت پہنا کرتا ہے کام سے فارغ ہوکر
جلدی اتار دیا کرے تاکہ سیسے کے ضرر سے محفوظ رہے اور غذا مقوی و زود ہضم کہلا دین چہل قدمی
کرا دین اور صاف و عمدہ ہوا مین رہنے کی ہدایت کرین **قسم پنجم فالج عصب ساعد**

(ریڈیل پرالسس) اسمیں ایک ہاتھہ یا ایک انگلی یا کوئی خاص عضو صغیر مسترخی ہو کر بیکار
ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں صرف عضو یا وق کا حس و حرکت لانے والا عصب ضعیف ہو جاتا ہے
دماغ اور نخاع میں کسی قسم کا فتور نہیں ہوتا بلکہ یہہ دونوں محفوظ رہتے ہیں **اسباب** کوئی شخص
اپنا ہاتھہ کسی جسم صلب پر رکھکر سو جاوے اور عصب دبا رہ پہونچے تو یہہ فالج ہو جاتا ہے عصب کے
نیچے صلابت یا ورم یا رسولی پیدا ہو جاوے یا عصب کٹ جاوے یا اوسپر سردی پہونچے تو فالج ہو جاتا ہے
اگر عصب کو دیر تک دباؤ پہونچتا رہتا ہے تو کبھی کچھہ عرصہ کے بعد آرام ہو جاتا ہے اور کبھی استرخا ہمیشہ
باقی رہتا ہے لیکن حس میں فتور واقع نہیں ہوتا کبھی اس قسم کا استرخا اوسوقت ہوتا ہے جبکہ
طبیب استخوان شکستہ پر کسکر اور سخت پٹی باندھہ دیتا ہے اور ناتجربہ کاری سے رباط بھی ساتھہ ہی
بندھہ جاتا ہے جس سے اوسکو دباؤ پہونچتا ہے۔ عصب کے کٹنے اور زخمی ہونے کی حالت میں اگر عصب کچھہ
کٹ گیا ہو تو لاعلاج ہے۔ اگر عصب کچھہ قطع یا زخمی ہو گیا ہو تو اندمال کے بعد صحت ہو جاتی ہے
بہرحال ان جملہ اقسام میں پہلے انگلیوں کی پوروں میں جھنجھناہٹ اور سو جانے کی کیفیت پیدا
ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ اوپر کو چڑہتی جاتی ہے اسکی زیادتی کی صورت میں مریض ہاتھہ اور انگلیاں نہیں
پھیلا نہیں سکتا **علاج** اس صورت میں مالش اندام اور زنجیر برقی سے تقویت اعصاب کرنی چاہیے۔
کبھی کمزوری سے کسی عضو میں استرخا شروع ہو جاتا ہے اور ظاہر میں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اور
رفتہ رفتہ تمام بدن میں عام ہو جاتا ہے اور تمام بدن خشک و لاغر ہو جاتا ہے آخرکار مریض بستر مرگ
میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ جب کمزوری ریہ تک پہونچ جاتی ہے تو وہ کمزوری کے سبب
بلغم دفع کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے آخر الامر سانس کے رک جانے سے مریض راہی ملک عدم ہوتا
ہے۔ اس مرض کا اصل سبب معین کرنے میں اطبا نے بہت قیل و قال کی ہے اور قطعی فیصلہ نہیں
کر سکے مگر اقرب بصواب یہی ہے کہ دماغ کے جسم اسود میں فساد و فتور پیدا ہو جاتا ہے **علاج**
چونکہ سبب معین نہیں تو اسکا کوئی خاص علاج بھی نہیں شاید زنجیر برقی کے لگانے سے کچھہ
فائدہ ظہور میں آوے اور اسکے ساتھہ مالش کرنا اور مقویات کھلانا بھی مفید ہو **قسم ششم فالج**
نزانگشت (رائٹرس پالسی) یہہ ایک قسم کا استرخا ہے جو کف دست کے اس عضلہ کو
جو نزانگشت کے نیچے ہے عارض ہوتا ہے عضلہ مذکورہ کے حرکت کی نازک ریشے ضعیف ہو کر مسترخی

ہو جاتا ہے جس سے نر انگشت کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا استرخا اکثر کاتبون اور محررون
اور اسی قسم کے اور پیشہ ورون کو عارض ہوتا ہے جنکو تحریر یا درخت وغیرہ کا کام زیادہ رہتا ہے۔
خصوصاً کتابت مین زیادہ مشقت اوٹھانا اس مرض کا موجب ہے۔ اسی واسطے اسکو اکثر ڈاکٹر ایسی ہی
کہتے ہین جسکے معنی کاتبون کا فالج ہے۔ بعض اوقات نجار لوہار موچی خیاط وغیرہ کو بھی ہو جاتا ہے کیونکہ
عرصہ دراز تک اس قسم کے کام کرنے سے ہاتھ کے عضلات بقاعدہ متشنج ہونے لگتے ہین جس سے
کام بخوبی ہو نہین سکتا **علامات** اس بیماری کی علامتین نہایت ہی پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی
ہین اول دست ہاتھ کے نر انگشت مین درد ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ درد مذکور ساعد دست کے جوڑ اور بازو
تک پہونچ جاتا ہے اور قلم پکڑنے اور لکھنے مین ہاتھ اور نر انگشت کو اذیت پہونچتی ہے جو رات بھر آرام
سے سونے کے سبب خود بخود دور ہو جاتی ہے اکثر انکو ماؤف ہاتھ کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے
اور جبتک اوسکو تھوڑی دیر تک آرام دیکر دبایا سہلایا نہ جاوے کام کرنے کے لائق نہین ہوتا پھر
کسیقدر عرصہ کے بعد تکلیف شروع ہوتی ہے جو دبانے اور آرام دینے سے رفع ہو جاتی ہے آخر
درد کی ایسی شدت ہو جاتی ہے کہ اگر بجبر قلم لیکر لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو انگلیان کشادہ ہوکر مڑ جاتی
ہین اور انگوٹھا ہتیلی کی طرف کھنچ جاتا ہے جس سے قلم خود بخود گر پڑتا ہے اور لکھنا ممکن نہین
ہوتا اگر دوسرے ہاتھ سے کام کیا جاوے تو وہ بھی مثل پہلے کی متشنج ہو جاتا ہے البتہ سوا کتابت
کے کوئی دوسرا کام کر سکتا ہے **علاج** ہاتھ کو آرام مین رکھین اور جبتک قوت عود نکرے کتابت
وغیرہ موجب مرض اشغال کو مطلقاً ہاتھ نہ لگا وین اور شدت درد کی حالت مین سکنات و محللات
کو مقویات کے ساتھ ضم کرکے خارجاً استعمال کرین روغن بیش کی مالش سے بالخصوص فائدہ ہوتا
ہے **نسخہ روغن بیش** میٹھا تیلیا سقوف کچلہ عاقرقرحا تخم دھتورہ بذر البنج بیخ کنیر سفید افیون
گھونگچی سفید ہر یک ۲ دام مال کنگنی کلونجی ہر یک نیم دام سبکو کوٹکر شیر گاؤ مین برابر تین روز
تک تر رکھین جب شیر خشک ہو جاوے تو روغن کنجد سوا سیر شیر گاؤ نیم سیر سبکو ملا کر ظرف آہنی
مین جوش دین جب صرف روغن رہ جاوے تو صاف کرکے عمل مین لاوین اسی روغن کی مالش عضو
خاص پر کرنے سے باہ زیادہ ہوتی ہے۔ مرکبات فاسفورس فولاد کچلہ اور سٹرکنیا کے استعمال
سے اور عصاب کو تقویت دیتے ہین ہائپو فاسفیٹ آف سوڈیم۔ فاسفیٹ آف زنک۔ ایرن وغیرہ

کہانے سے بہی کمال فائدہ ہوتا ہے۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم۔ ہائیڈریٹ کلورل ٹنکچر ہائیوسائمس وغیرہ
مخدرادویہ سے دماغ کو آرام دیں اور جو کچہہ فالج کے دیگر اقسام میں لکہا گیا ہے یہاں بہی محل پر لائیں
اور طبع کو ملین رکہیں اس معجون کے استعمال سے فالج لقوہ کے علاوہ غشیہ ونسیان کو بہی فائدہ
ہوتا ہے **نسخہ معجون** اسطوخودوس زنجبیل سعد کوفی گل نسرین آملہ کابلی ہر ایک ۳ درم شونیز
مصطکی فلفل سفید وسیاہ دارچینی ہر ایک ۲ درم تخم مرزنجوش اونار غاریقون مغربیہ سکبینج ہر ایک ۱ درم
مشک خالص ایک دام سب کو باریک کرکے دوچند شہد میں معجون تیار کریں اور صبح وشام بقدر
ایک تولہ کہانے کو دیں تقویت خون کے واسطے قابل مقدار میں کنین سنکونا۔ پارک کہلادیں اور
روغن ماہی پلاویں دودہ شوربا وغیرہ مقوی غذا کہلادیں تبدیل آب وہوا اور سیر پلاد مختلف خصوصًا
سمندر کے کنارے اور پہاڑی سکونت سے فائدہ اوٹہا دیں یہ اس قسم میں زیادہ تر نافع ہے جب
یہہ مرض مزمن ہو جاوے تو زنجیر برقی کا استعمال کریں اگر مریض کے خون میں وجع مفاصل
کی استعداد ہو تو علاج میں اسکا بہی لحاظ رکہیں اس قسم کے فالج کو حبوب احمدیہ کے استعمال سے
نہایت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ حبوب احمدیہ** سم الفار ایک ماشہ شنگرف ۳ ماشہ فلفل گرد
۲ ماشہ کتہہ سفید ۸ ماشہ سورنجان شیریں تولہ سب کو باریک کرکے ادرک کے رس میں کہرل کریں اور
حبوب بقدر دانہ ماش بنا دیں خوراک ایک حب صبح ایک شام دیں مگر غذا کے بعد استعمال کریں باقی
علاج۔ علاج وجع مفاصل میں مفصل طور پر ذکر کیا جاویگا۔ مگر اس قسم کا فالج اکثر کم زائل ہوتا ہے۔
قسم ہفتم فالج الصبیان (انفنٹائیل پرالی سس) اکثر یہہ مرض بچوں کو تین یا
چہہ مہینے کی عمر سے لیکر تین چار سال کی عمر تک ہوا کرتا ہے بعض اوقات مقدم حصہ نخاع کے سخت ہونے
سے آٹہہ دس سال کے عمر کے بچہ کو بہی ہو جاتا ہے **اسباب** پرانے ہو گئے اور پیٹہہ کے بل گرنے سرد
کی سرایت۔ بارش میں بہیگنے۔ یا سرد اور نمناک جگہ پر سونے سے ظہور اس مرض کا ہوتا ہے بعدہ
اور ہعاکے فعل کا فتور اور بدامی دانتوں کا برونہی اسکا سبب ہوتا ہے بعض اوقات چیچک خسرہ
کے بعد اور والدین کی سوء مزاجی کے باعث بہی ہو جاتا ہے کبہی نامعلوم طور پر بغیر ظاہری وجہ
کے بہی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس مرض میں نخاع کے متعلقہ حصوں کے اندر ورم ہوا کرتا ہے لیکن
مرض کا ظہور اکثر گردن اور کمر کے مقام پر ہوتا ہے **علامات** ابتدا میں خفیف بخار ہوتا

فالج الصبیان

کبھی کبھی تشنج۔ بیہوشی دل جوش ہذیان وغیرہ علامات دماغی بھی ظاہر ہوا کرتی ہیں کبھی کوئی علامات منذرہ ظاہر نہیں ہوتی اور دفعتہً یہ مرض لاحق ہوجاتا ہے کبھی سونے کے وقت بچہ صحیح و سالم بستر پر یا ماں کی گود میں لیٹتا ہے مگر نیند نہ آنے سے بےچین رہتا ہے اور صبح کو ایک ہاتھ مع ایک پاؤں یا دونوں پاؤں کے مفلوج ہوجاتے ہیں اور عضلات ڈھیلے پڑجاتے ہیں جس سے بچہ بالکل بےبس پڑا رہتا ہے اور حس میں چنداں فرق نہیں آتا اور حرکت بالکل زائل یا کم ہوجاتی ہے اور نشوونما کے فتور سے عضلات لاغر اور پتلے پڑجاتے ہیں اور کبھی ایسے بیکار ہوجاتے ہیں کہ زنجیر برقی کے اثر سے بھی متاثر نہیں ہوتے اور بعض ریشوں میں رعشہ ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں اور پشت میں درد کی شکایت رہتی ہے۔ نبض یا بہ ایک دور کمزور ہوجاتی ہے۔ دوران خون کے سست ہونے سے حرارت جسمی کم ہوجاتی ہے۔ مگر بول و براز میں کسی قسم کا فتور ظہور میں نہیں آتا **انجام** اگرچہ اس قسم کا مریض عرصہ دراز تک زندہ رہتا ہے مگر خرابی ہیئت کی وجہ سے بچہ لنگڑا اور احول ہوجاتا ہے۔ کبھی باقاعدہ علاج سے دس بارہ روز یا ایک دو ماہ میں آرام ہوجاتا ہے ورنہ عضلات کے تحلیل ہوجانے سے بیکار ہوجاتے ہیں۔ اس قسم کے مرض میں جوان آدمی مبتلا ہو تو زیادہ تر خطرناک ہے **علامات ممیزہ** اکثر یہ فالج وجع مفاصل کے ساتھ مشتبہ ہوجاتا ہے لیکن اس میں درد نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو بہت خفیف ہوا کرتا ہے **علاج** جب تک ابتدائی حالت میں اچھی طرح مرض ظہور نہ کرے اور صرف بخار شروع ہوجاوے تو گرم پانی سے غسل کرائیں۔ مقام ماؤف پر مالش کریں مسہل دیں ورم لثہ میں عمل [illegible] کریں مقام نخاع پر چند جونکیں لگا دیں پلستر لگانا بھی مفید ہے۔ مریض کو آرام سے رکھیں جب مرض فالج بخوبی ظاہر ہوجاوے تو مقام ماؤف پر بخوبی مالش کریں روغن اسقیل کا استعمال اس مطلب کے لئے بہت مفید ہے **نسخہ روغن اسقیل** پیاز عنصل کے قتلے چار اوقیہ سیر بھر روغن کنجد میں بریان کریں بعد ازاں استعمال کرکے صاف کریں پھر بعدہٗ عاقرقرحا۔ جند بیدستر۔ خردل قسط تلخ۔ فرفیون ہر ایک یکمثقال دارچینی جوزبوا۔ ہر ایک ڈیڑھ مثقال مشک خالص ڈیڑھ ماشہ اضافہ کرکے مقام فالج پر مالش کریں اور بار بار بجلی لگا دیں اور مرکبات سیماب بتدریج کم مقدار میں دیں اور آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ہمراہ جوشاندہ سنکونا استعمال میں لادیں آیوڈائیڈ آف آئرن اور روغن ماہی کے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور کبھی خرابی کی صورت میں مرکبات

فولاد خصوصًا کمیکل فوڈ دین۔ نرمی حالت مین اسٹرکنیا و دیگر مرکبات بجلد زیادہ تر مفید ہین اگر نخاع مین اجتماع خون ہو تو مرکبات برومائیڈ۔ فاسفورس اور ارگٹ کا استعمال کرین اور مقام نخاع پر لوہا تپا کر داغ دین آب سمندر سے غسل کرنا بھی مفید ہے۔ غذا مقوی زود ہضم کھانے کو دین حفظان صحت کی پابندی لازم سمجھین بعض اوقات دایہ کی بے احتیاطی سے بچہ کی ایک جانب مفلوج ہو جاتی ہے۔ جب اندام نہانی کی تنگی اور وضع حمل کی بےقاعدگی سے زوج سابع پر دباؤ پہونچتا ہے تو بھی عارضہ فالج عارض ہو جاتا ہے مگر یہہ بغیر علاج کے چند گھنٹہ یا چند ہفتہ مین خود بخود زائل ہو جاتا ہے **فالج کی ایک دوسری قسم** بچون خصوصًا لڑکون مین موروثی طور پر پائی جاتی ہے جسکو انگریزی زبان مین ڈوشنز پرالی سس کہتے ہین اور سیوڈو ہائپر ٹرافک مسکیولر پرالی سس بھی کہتے ہین **ماہیت** جب فتور فعل نخاع کے سبب اسکی ساخت مین دانہ دار مواد جمع ہو جاتا ہے تو نخاعی اعصاب مین مادہ انضمالیہ بڑھ جاتا ہے عضلاتی رشتون مین بھی یہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ کمزور اور ڈھیلے پڑ جاتے ہین مگر پہلے مرض کی ابتدا پانون سے ہوتی ہے مِن بعد رفتہ رفتہ پنڈلی ران۔ چوتڑ۔ کمر اور شکم کے عضلات تک سرایت کرتا ہے شروع مین عضلات کمزور اور اخیر مین فربہ ہو کر سکڑ جاتے ہین پنڈلی کے عضلات بہت موٹے اور سخت ہو جاتے ہین پیٹھہ سینہ۔ ہاتھہ اور چہرہ کے عضلات سکڑ کر ڈھیلے پڑ جاتے ہین زمین سے اوٹھتے وقت لکڑی کا سہارا لیکر پہلے چوتڑ اوٹھاتا ہے بعد ازان بدن کو جھکا کر بڑی دقت سے اوٹھتا ہے اور کھڑے ہونے کی صورت مین دونون پانون کو علیحدہ علیحدہ اور سر و جسم کو ذرہ پیچھے کی طرف جھکا کر کھڑا ہوتا ہے اور چلتا ہے تو گھٹنے کو اونچا اور پنجہ کو جھکا کر اور جسم کو ادہر اودہر ہلاتا ہوا چلتا ہے اور برس دو برس کے بعد ہاتھون مین بھی یہی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے بچہ لاچار ہو کر بستر پر پڑا رہتا ہے اس مرض مین مریض کئی مہینے مبتلا رہتا ہے۔ آلات تنفس دوران خون اور آلات ہضم مین کچھ فتور نہین ہوتا اور نہ بخار ہوتا ہے مثانہ اور معاے مستقیم کی طاقت بھی قایم رہتی ہے لیکن اخیر مین زیادہ کمزوری کے باعث اتفاقیہ امراض کے حملہ سے جو کمزوری کے واسطے لازمی ہین مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** مقام ماؤف پر مالش کرین گرم پانی سے غسل کرین اور خاص پڑہ کے عضلات پر بجلی لگا دین **قسم ہشتم فالج ہزال النخاع** (پروگری سیو مسکیولر اٹروفی)

جب سردی کی سرایت یا بارش میں بھیگنے یا صدمات نفسانی یا جسمانی اور دماغی محنت کی زیادتی سے مقدم نخاع میں ورم ہو جاتا ہے تو نخاع کی غذائی نالیوں میں فتور واقع ہو جاتا ہے جس سے عضلات پتلے اور نرم پڑ جاتے ہیں رنگت میں پھیکی یا زردی مائل ہو جاتے ہیں محرک اعصاب جو نخاع کی جڑوں سے لاغر ہونے سے عضو ماؤف کی حرکت کم و بیش زائل ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ مرض کا ظہور جوانوں میں آتا ہے کبھی بڈھوں اور بچوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ موروثی بھی ہے۔ آتشک تنہا یا شدید یا دوسرے زہریلے امراض کی سرایت سے بھی ہو جاتا ہے **علامات** ابتداء میں بعض کو مرض کا پتا ان خیال نہیں ہوتا کیونکہ قریباً آہستہ آہستہ اور بے معلوم شروع ہوتا ہے مگر جب بعض کاروبار میں عضلات کے لاغر اور کمزور ہونے سے ہرج واقع ہوتا ہے تو مریض کو فکر پڑ جاتا ہے لیکن بیمار کی عقل اور ہوش و حواس میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا اور حس بھی قایم رہتی ہے کبھی ہاتھ کی انگشت میں درد ہو کر ہاتھ بتدریج پتلا اور کمزور ہو جاتا ہے کبھی دونوں ٹانگیں اور شاذ و نادر تمام جسم کے عضلات پتلے اور خشک ہو جاتے ہیں لیکن چہاتی اور کرہ چشم کے عضلات اصلی طاقت پر رہتے ہیں ترقی مرض کی حالت میں تنفس اور بلع میں بہت تکلیف ہوتی ہے اور غذا کم کھائی جاتی ہے جب دونوں جانب کے عضلات مرض میں یکساں مبتلا نہیں ہوتے تو مریض کا جسم بے ڈول ہو جاتا ہے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور انکے ریشوں میں پھڑک پیدا ہو جاتی ہے کبھی مقام ماؤف کی حس کم یا زائل ہو جاتی ہے کبھی اس میں درد ہوا کرتا ہے اور سردی کا اثر زیادہ اور حرارت معمول سے کم ہوتی ہے اور صحت میں کچھ فتور نہیں آتا بشرطیکہ غذا کھائی جاوے **علامات ممیزہ** اس مرض کی مشابہت زیادہ تر فالج الصبیان کے ساتھ ہوتی ہے لیکن وہ بخار کے بعد دفعتاً اور یہ بتدریج اور آہستہ شروع ہوتا ہے عضلات ڈھیلے پتلے ہوتے ہیں اور انکے ریشوں میں پھڑک ہوتی ہے **انجام** نو ماہ سے پانچ چھ برس کے اندر شاذ و نادر مریض اچھا بھی ہو جاتا ہے صرف ہاتھ پاؤں کے مبتلا رہنے سے صحت کی امید ہو سکتی ہے مگر عضلات سینہ اور شکم کے مبتلا ہونے سے اکثر مریض دم گھٹ کر مر جاتا ہے کیونکہ ڈایا فرغما اور پسلیوں کے درمیانی عضلات کے مبتلا ہونے سے سینہ کی حرکت کم ہو جاتی ہے اور بلغم کے تحلیل نہ ہونے سے مجرے ہوا بھی مسدود ہو جاتے ہیں **علاج** روحانی اور جسمانی آرام کو لازم سمجھیں زود ہضم اور مقوی غذا اور دوا دیں ہوا خوری کرا دیں حفظان صحت کی پابندی کریں مقام ماؤف پر روغن کافور کی مالش کریں

روغن قسط کی مالش سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ روغن قسط** قسط تلخ ۱۰ درم عاقرقرحا ۱۰ درم فلفل گرد ساڑھے تین درم سب کو کوٹ کر شراب کہنہ مین رات بہر بہگو رکہین اور بوقت صبح جوش دین جب نصف رہجاوے تو ۵۰ درم روغن زیتون داخل کرین اور دوبارہ جوش دین تاکہ صرف روغن باقی رہجاوے بعد صاف کرکے فرفیون ۔ بید بید ستر ہر ایک ۳ درم صلایہ کرکے آمیز کرین اور عمل مین لاوین نخاع کی ماؤف جگہ پر پلسٹر لگاوین سرد پانی کا تریڑا اور گندھک کا بھپارہ دین اور ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہر دوسرے روز برابر مہینا بہرتک نجبیہ برقی لگاتے رہین مگر ایک منٹ سے زیادہ ایک عضلہ پر پول کو قایم نہ رکہین نائیٹریٹ آف سلور ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک دن مین تین دفعہ دین **دیگر مجرب** تنقیہ کے بعد دواء المسک تناول کرین اور اسکے تناول کے بعد یہہ جوشاندہ پیوین **نسخہ جوشاندہ** بادیان خطائی عود مصطکی خولنجان قرنفل انیسون ہر ایک ۲ ماشہ الائچی خورد دارچینی ہر ایک ۴ ماشہ چاے خطائی ۸ ماشہ سبکو پانی مین جوش دیکر استعمال مین لاوین آتشک کی صورت مین آتشک کا علاج کرین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دین آسٹرکینیا کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے

قسم نہم فالج المشی علی غیر الترتیب

(لوکوموٹر اٹکسی) چونکہ اس مرض مین مریض لڑکھڑا کر چلتا ہے اور قدم سیدھا نہین دہر سکتا اسلئے اس مرض کا نام بلحاظ تسمیۃ الشئی باسم عرضہ المشی علی غیر الترتیب کہا گیا جب ضربہ سقطہ بخار محرقہ آتشک وجع مفاصل اور نقرس کے باعث نخاع اور دماغ کے مبداء اعصاب مین ورم ہوجاتا ہے تو مقام ماؤف پہول کر حجم مین بڑھ جاتا ہے اور آخر مین سکڑ کر سخت ہوجاتا ہے اور اوسکے گرد مادہ اتصالیہ جمع ہوجانے سے عصبی ساخت کی اصل کمزور خراب بلکہ معدوم ہوجاتی ہے اسکا رنگ سفید سیاہی مایل ہوجاتا ہے سخت ہونے کی حالت مین پہلے عصبی مادہ کے اندر چھوٹے چھوٹے کیسے پیدا ہوتے ہین جنکے گرد خون کی رگین بھی پائی جاتی ہین آخر مادہ اتصالیہ کی کثرت سے رگون کی دیوارین بھی موٹی ہوجاتی ہین رنج وغم کی زیادتی اور جسمانی محنت کی کثرت شرابخواری اور مجامعت کی افراط سردی کی سرایت اور رطوبت کے اثر سے بھی ہوجاتا ہے۔ فاقہ کشی جلق بھی اسکے اسباب ہین کبھی مرگی اور دیوانگی کے امراض بھی اسکا باعث ہوتے ہین یہہ مرض موروثی بھی ہے اور عورتون کی نسبت مردون مین زیادہ ہوتا ہے اور اکثر ۳۰ سے ۵۰ برس کی عمر مین اوسط درجہ کے عصبی مزاج کے

آدمیون مین ہوتا ہے۔ اسکا فتور نخاع کے مختلف مقام مین خصوصًا پشت کمر کی ریڑھ کے مقدم و رخو
حصہ مین ہوتا ہے جس سے اسکے فعل اور عضلات کی اختیاری طاقت اور حس مین فتور پڑ جاتا ہے
بعض اوقات اس قسم کی کیفیت غشاے ام الدماغ مین بھی پائی جاتی ہے **علامات** اکثر یہ مرض
مقام کمر سے شروع ہوکر اوپر کو چڑھتا ہوا کم ہوتا جاتا ہے۔ اکثر نامعلوم اور پوشیدہ طور پر تدریجًا
ظاہر ہوکر عرصہ تک قایم رہتا ہے کبھی دفعتہً بھی ظاہر ہو جاتا ہے پس مختلف کوایف کے لحاظ سے علامات
کو تین درجہ مین بیان کیا جاتا ہے **اول درجہ ابتدائیہ** تھوڑی سی محنت کے بعد جسم کے
اسفل حصہ مین تکان معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہاتھ پاؤن اور جوڑون مین درد محسوس ہوتا ہے
جس سے مریض کو وجع المفاصل کا گمان ہوجاتا ہے اور درد کی ٹیسین چھیدنے۔ تراشنے۔ کاٹنے
اور بجلی کے صدمہ کے طور پر معلوم ہوتی ہین کبھی سینہ شکم اور یا ہاتھ پاؤن کسی رسی کے ساتھ
جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین مثانہ۔ نایژہ اور معاے مستقیم وغیرہ اعضاے اندرونی مین بھی درد
ہوتا ہے خصوصًا معدہ سے شروع ہوکر پشت کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی دفعتہً
تشنج بھی ہوجاتا ہے اور آنکھون کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور بصارت مین فرق
پڑ جاتا ہے اور کبھی بالکل زایل بھی ہوجاتی ہے کبھی خفیف سا بھینگاپن اور استرخاے جفن بھی
ہوجاتا ہے اور دونون جانب کی پتلیان یکسان نہین رہتین کبھی بہراپن بھی ہوجاتا ہے۔ اور
بدہضمی کی علامات پیدا ہوجاتی ہین کبھی بیمار کو غش آجاتا ہے اور حرکت قلب مین فتور پڑ جاتا
ہے۔ شروع مرض مین مباشرت کی خواہش ہمیشہ کی طرح زیادہ ہوتی ہے اور انزال جلد تر ہوجاتا
ہے۔ پھر جماع کی خواہش بھی بتدریج کم ہوجاتی ہے۔ خراش مثانہ اور حبس البول کی کیفیت سے
مریض تنگ آجاتا ہے۔ قوت حس کے تیز ہوجانے سے بدن مین چیونٹیان رینگتی اور سوئیان
چبھتی معلوم ہوتی ہین جلد پر ادنے سی چیز کے چھو جانے سے درد شدید ہوتا ہے کبھی گرمی و
سردی اور جھنجھناہٹ کبھی گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے۔ بیرونی نخاع کے اوس حصہ مین جو گردن مین ہے
اور ریڑھ کی بیرونی جانب مرض ہوتا ہے تو درد بازون سے شروع ہوکر سر کی طرف پھیل جاتا ہے
اور قوت لامسہ کی تیزی دمبدم ترقی پر ہوتی جاتی ہے اور تیز منتقل ہوتی رہتی ہے حس یا حرکت
کے عضلات مین تھوڑے عرصہ کے لیے استرخا ہوجاتا ہے کبھی ہمیشہ قایم رہتا ہے کبھی پیدا ہوکر

رفع ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ عود کرتا ہے۔ یہی کیفیت چند ماہ سے لیکر چند سال تک
رہتی ہے **دوم درجہ تزاید** جسمین بیماری بخوبی قائم ہو جاتی ہے دونون پانون کے عضلات
کی طاقت زایل ہو جاتی ہے جس سے معمولی طور پر مریض حرکت نہین کر سکتا حس مین فرق پڑ جاتا
ہے۔ پانون بے قابو ہو جاتے ہین بغیر مدد اور سہارے کے اوٹھ نہین سکتا۔ چلنا پھرنا دشوار
ہو جاتا ہے۔ اگر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو ادہر اودہر لڑکھڑاتا ہوا چلتا ہے۔ خصوصًا یہہ کیفیت اندہیرے
مین یا آنکھین بند کر کے چلنے مین بخوبی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس صورت مین مریض کو اپنے پانون
پر خاص توجہ کرنی پڑتی ہے اور وہ خوب دیکھ بھال کر اور قدم جما کر زمین پر رکھتا ہے۔ مریض چلتے
وقت اپنے پانون کو معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھ اوٹھاتا ہے اور بے اختیار ادہر ادہر
زمین پر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر چلتے چلتے مریض لوٹتا ہے تو گر پڑتا ہے کھڑے رہنے کی حالت مین
آنکھین بند کر لی جائین تو سہم سہم کر چلنے کی کیفیت بخوبی نمایان ہوتی ہے۔ لاٹھی کے سہارے
بہی آہستہ آہستہ اور کوشش کر کے چلتا ہے اور گر جانے کے خوف سے اور بہی قدم بے قاعدہ پڑتا ہے
چونکہ پانون مفلوج نہین ہوتے اسلئے عضلات کسیقدر فربہ ہو جاتے ہین اور لیٹنے کی حالت مین
مریض اپنے پانون کو ادہر اودہر بخوبی حرکت دے سکتا ہے۔ آخرکار پانون مین طاقت زیادہ ہو جاتی
ہے مگر چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہو جاتے ہین بلکہ دو شخصون کے سہارے کے بغیر مریض کھڑا بہی
نہین ہو سکتا۔ ہونٹ ناک پیشانی۔ رخسار اور جسم کے دوسرے مختلف مقامات مین سرسراہٹ
اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ ہاتھ پانون اور انگلیون مین سو جانے کی کیفیت محسوس ہوتی ہے
جلد کی حس کم ہو جانے سے تلوون مین گدگدایو تو کچھ تمیز نہین ہوتی۔ پانون زمین پر رکھین تو ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ ریت یا روئی یا کسی اور نرم چیز پر پانون پڑ گیا۔ بعض اوقات پانون ایسے شل
ہو جاتے ہین کہ گرمی اور سردی کے سوا کسی دوسری چیز کا اثر محسوس نہین ہوتا حس عضلات کے
کم و بیش زایل ہو جانے سے بدون دیکھنے کے بیمار یہہ نہین بتلا سکتا کہ کونسا پانون کدہر اور
کہان پر رکھا ہے اور بدن مین اس قسم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ دھڑ کو کسی نے رسی سے خوب
جکڑ کر باندھ دیا ہے۔ بجلی کا اثر بہی معلوم نہین ہوتا بعض ہمیشہ رہتی ہے اور مقام عجان اور
امعاے مستقیم مین بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور ایسا خیال رہتا ہے کہ میز سے کوئی شے نکلنا

رہا ہی ہے اور قضائے حاجت کو مریض روک نہیں سکتا اور رات کو کبھی دفعہ قضائے حاجت کیلئے اوٹھنا پڑتا ہے پیشاب بھی اچھی طرح خارج نہیں ہوتا اور مثانہ کی کمزوری سے دھار باندھکر نہیں نکلتا بول خارج ہونیکے بعد کچھ دیر تک قطرات ٹپکا کرتے ہیں کبھی پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہے اور قوت باہ بالکل زایل ہو جاتی ہے - دماغی عضلات کے مبتلا ہونے سے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے سانس بھی مشکل سے لیا جاتا ہے **سوم درجہ انتہا** جس میں ہاتھ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں چوتھی یا پانچویں [illegible] سو جانے کی کیفیت زیادہ تر پائی جاتی ہے - آخر یہ کیفیت بتدریج ساعد بازو اور شانہ تک پھیل جاتی ہے اور حرکت کے بیقاعدہ ہونے سے چٹکی لینا سوئی پکڑنا اور کوئی اور باریک کام نہیں کیا جا سکتا اگر آنکھ کو بند کرکے ہاتھ کو ہلایا جاوے تو مریض نہیں بتلا سکتا کہ اوسکا ہاتھ کسقدر اور کس طرف کو اوٹھایا گیا - بعض اوقات صدر گردن اور سینہ کے عضلات بھی مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے بولنے نگلنے اور سانس لینے میں دقت ہوتی ہے لیکن قوت حافظہ اور عقل قایم رہتی ہے اور بیماری کے زیادہ شدید ہونے سے سر پشت سینہ اور اطراف میں ایک قسم کا درد شدید برابر ہوتا رہتا ہے شاذ و نادر عضلات سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں اور پتلے پڑ جاتے ہیں کبھی نخاع کی بغل و مقدم حصہ کے عضلات لاغر ہو جاتے ہیں اور کھنچکر سکڑ جاتے ہیں اور کچھ عرصہ تک پڑے رہنے سے پیٹھ اور چوتڑوں پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں **عوارضات** اس مرض میں اکثر جلد کی سختی قوبا اور جربٹ وغیرہ جلدی بثورات پیدا ہو جاتے ہیں اور جہاں جہاں بجلی کا اثر پہونچتا ہے وہاں بھی ترشے نکل آتے ہیں کبھی مرض ترقی کے شروع میں گھٹنا کہنی اور کندھا وغیرہ مفصل متورم ہو کر خراب ہو جاتے ہیں اور کبھی جوڑوں میں صورت خلع کی ہو جاتی ہے اور ہڈیاں کمزوری کی وجہ سے خود بخود ٹوٹ بھی جاتی ہیں مگر درد نہیں ہوتا البتہ بیماری کے قبل جوڑوں میں فرق آجاتا ہے **علامات ممیزہ** دماغ خورد اور نخاع کی سوزش مزمن سے اس مرض کو زیادہ مشابہت ہے مگر نخاع کی سوزش اور فالج میں مریض بغیر دیکھے ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتا اور آنکھیں بند کرکے اور پاؤں ایکدوسرے سے ملاکر کھڑا ہونے کی حالت میں بلا سہارے مریض کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ بتلا سکتا ہے کہ پاؤں کس مقام پر رکھا ہے اور چھوٹے دماغ کے مرض میں بیمار کو بار بار قے ہوتی ہے - سر میں دوران سر اور گاہے تشنج بھی ہوتا ہے اور آخر مرض میں بھینگاپن کا عارضہ ہو جاتا ہے - اس

مرض میں مریض کو ابتدا ہی میں بھینگا پن کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے **انجام** اکثر خراب ہے اور مرض
مزمن ہوجاتا ہے برسوں کے بعد اسکا کامل طور پر ظہور ہوتا ہے۔ ابتدا میں باقاعدہ علاج کرنے سے
مرض کچھ عرصہ تک رک جاتا ہے بلکہ شاذ و نادر شفا بھی ہوجاتی ہے اور سات آٹھ برس تک مریض زندہ رہ سکتا
ہے۔ کبھی ترقی کی صورت میں چھ ماہ کے اندر مریض بستر سے اوٹھا نہیں جاتا مگر ہوش و حواس برابر قائم رہتے
ہیں کسی قسم کا اونمیں فرق نہیں آتا۔ بخار ہوجاتا ہے۔ ذات الریہ۔ سرخ باد۔ عضلات بلع و تنفس کا فالج۔
سرفہ۔ گردہ اور مثانہ کے امراض یا صرف کمزوری کے لاحق ہونے سے مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے
علاج شدت مرض کی صورت میں مرض کا رفع ہونا مشکل ہے۔ البتہ ابتدا میں باقاعدہ تدابیر
اور باضابطہ علاج سے مرض رک سکتا ہے اور بعض اوقات آرام بھی ہوجاتا ہے۔ اس مرض میں حفظان
صحت کی پابندی اور پورے طور پر غذا کا انتظام ضروری و لازمی ہے۔ خون لینے سے قطعی پرہیز کریں
اور مریض کی طاقت کا خیال رکھیں کمزور نہ ہونے دیں۔ تلخ مقویات معدہ کے ساتھ روغن ماہی
یا آرگٹ آف رائی ورلیا ڈونا مناسب مقدار میں دیں اوکسائیڈ یا نائٹریٹ آف سلور۔ ہائپو فاسفیٹ آف
سوڈیم۔ سٹرکنائن مرکبات کچلہ سنکھیا اور برومائیڈ آف پوٹاسیم کا استعمال کرائیں ان سے بہت فائدہ
ہوتا ہے عرق چوب چینی مجوزہ مؤلف کے استعمال سے بکمال فائدہ ہوتا ہے یہ جمیع امراض مادہ دماغی کیلئے
بے نظیر ہے **نسخہ عرق چوب چینی** چوب چینی ۱ چھٹانک۔ بیخ عقرقرحا۔ خولنجان۔ تودری مثقال
سنبل الطیب۔ قاقلہ۔ بہمنین۔ جوزبوا۔ بسباسہ۔ قرنفل۔ عود ہندی ہر ایک ۲ تولہ۔ ابریشم خام۔ بادرنجبویہ
ہر ایک ۱ تولہ۔ دارچینی۔ قرنفل۔ برگ تلسی ہر ایک ۶ تولہ۔ انیسون ۴ تولہ۔ برگ تنبول یکصد عدد۔ گل سیوتی ۹ تولہ
مشک خالص ۱ درم۔ زعفران ۵ درم۔ شیرہ نیشکر۔ گلاب ایک ایک سیر سب کو ملا کر حسب دستور عرق کشید کریں
خوراک ۵ تولہ صبح ۵ تولہ شام۔ رفع درد کے لئے افیون بلاڈونا کرڈٹن کا ورا ہٹ وغیرہ مخدر مسکن الوجع
ادویات کھلاویں اور انہی دواؤں کی مالش کریں دیگر **روغن قاوندی** جسکے استعمال سے وجع
المفاصل کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** قرنفل۔ عود صلیب۔ سلیخہ۔ سورنجان تلخ۔ راسن۔ عود بلسان ہر ایک
۵ درم۔ سنبل الطیب۔ سازج ہندی۔ بیخ سوسن۔ قرفہ۔ قسط تلخ ہر ایک ۱ درم سب کو نیم کوب کر کے ۵ سیر پانی
میں ایک شبانہ روز بھگو رکھیں بعد ازاں روغن زیتون ۱ سیر داخل کر کے جوش دیں جب صرف روغن
باقی رہ جائے تو صاف کر کے تخم قاوندا ۱ درم۔ موسیائی ۳ درم۔ مرمکی ۳ درم۔ جند بیدستر ۲ درم ضماد

کرکے استعمال مین لاوین گندہک کے چشمے سے بھی فائدہ ہوتا ہے بجلی کا استعمال بھی مفید ہے قبض کی
صورت مین حقنہ کا استعمال کرین **دیگر حبوب** نائیٹریٹ آف سلور ۶ گرین اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۱۲ گرین
دونون کو ہم ۴۰ حبوب بناوین **ایضاً** نائیٹریٹ سلور ۲ گرین اکسٹراکٹ کلیپ ۴ گرین اکسٹراکٹ جنشین حسب ضرورت
لیکر ہم ۲۰ حبوب بناوین اور غذا کے بعد صرف ایک حب کہاوین **دیگر مجرب** لیکوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ ۱ ڈرام
برومائیڈ آف سوڈیم ڈیڑہ اونس کنفر واٹر ۸ اونس سب کو ملا کر چار چار گہنٹہ کے بعد ایک ڈرام قدرے پانی
ملا کر دین غذا حیوانی دین **قسم دہم فالج جانبی نخاع** (لیٹرل اس کلیروسس) جب دماغ کے
کسی حصہ مین سیلان خون یا لینت الدماغ ہو تو پہلوی ستون کی بناوٹ کی کل طوالت مین صلابت
آجاتی ہے جس سے پانون مفلوج اور عضلات سخت ہوکر تنیلے پڑجاتے ہین اور کبھی درد بھی ہونے لگتا ہے
راس النخاع اور حرام مغز کے فتور سے بھی مرض کا ظہور ہوجاتا ہے کبھی سردی لگنے اور بارش مین بھیگنے
سے بھی ہوجاتا ہے اور عورتون کی نسبت مردون کو زیادہ ہوتا ہے **علامات** شروع مرض مین
اعضاے ماؤف پر کسیقدر چہاپ پائی جاتی ہے اور سو جانے کی کیفیت نمایان ہوتی ہے اور عضلات
بتدریج مفلوج ہوتے جاتے ہین حرکت سے کانپتے اور خراش ہونے سے سخت ہوجاتے ہین اور سختی
عضلات کے باعث ہاتھ پانون پہیل جاتے ہین اور سختی کی زیادتی سے سکڑے ہوئے معلوم ہوتے
ہین بجلی کی تاثیر اور خراش سے عضلات بھی سکڑ جاتے ہین جس سے ہاتھ کے عضلات مفلوج
ہوکر تنیلے پڑجاتے ہین اور ہاتھ جسم کے ساتھ لگا رہتا ہے اور کلائی بازو پر مڑجاتی ہے پہیلانے
سے ہاتھ درد کرتے ہین اور ایک دو برس مین پانون بھی کیفیت مذکورہ مین مبتلا ہوجاتے ہین بعض مین
دونون پانون سکڑ کر آپسمین مل جاتے ہین اور چلتے وقت پانون مین عشہ پڑجاتا ہے۔ کچھ عرصہ کے
بعد عضلات ڈہیلے اور تنیلے ہوجاتے ہین مثانہ اور امعاے مستقیم مین کسی قسم کا فتور ظہور مین نہین آتا
علامات ممیزہ فالج ہزال النخاع مین عضلات تنیلے پڑجاتے ہین مگر بتدریج اور اس مرض مین
فالج کے ہوتے ہی عضلات تنیلے ہوجاتے ہین **انجام** اکثر خراب ہوتا ہے اور مرض کی ترقی مین مریض
دو تین برس کے اندر ہی راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** طبیعت کو درست رکہین حفظان صحت کی
پابندی کرین بجلی کا استعمال کرین مالش کرین اور فالج المشی علی غیر الترتیب مین جو کچھ بیان کیا گیا ہے
یہان بھی عمل مین لاوین **قسم یازدہم فالج منتشر خلیان الصلبیہ** (ڈیسیمینیٹڈ اس

کلیروسس ،جب سردی کی سرایت ہویا عرصہ دراز تک فکر وخوض مین زیادہ وقت صرف کیاجائے تو دماغ اور نخاع کے مختلف حصو نمین بہت سے چھوٹے چھوٹے گول سخت اور سفید سرخ دہبے پڑجاتے ہین بعض اوقات ہیضہ وغیرہ شدید امراض کے بعد بہی یہہ مرض ہوجاتا ہے۔ اسکے شروع مین دوران سر اور بہینگاپن کی کیفیت لاحق ہوجاتی ہے تکلم مین فتور ہوجاتا ہے عضلات سخت ہوجاتے ہین یہہ علامتین برسون تک رہتی ہین بعد ازان اعضائے اندرونی کے فعل مین فتور آجاتا ہے جس سے مریض نہایت نحیف الجسم ہوکر بستر پر پڑا رہتا ہے دیر تک پڑا رہنے سے چوتڑون اور پیٹھہ پر گہاؤ پڑجاتے ہین ہوکر زایل ہوجاتی ہے اسہال جاری ہوتے ہین سوزش مثانہ لاحق ہوتی ہے قوت حافظہ زایل ہوجاتی ہے اور عقل مین فتور پڑجاتا ہے کرہ چشم مین لرزش ہوتی ہے مگر سونے کی حالت مین زایل ہوجاتی ہے۔ سر گردن ہاتھہ پاؤن بلکہ تمام جسم مین کیفیت رعشہ کی ہوجاتی ہے اور اکثر ایک ہاتھہ اور ایک پاؤن مین یہہ مرض ہوا کرتا ہے خصوصاً حرکت کی صورت مین زیادہ ہوجاتا ہے۔ سیدہا کہڑا ہونے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ چلنے کی حالت مین مریض پاؤن کو بہاری سمجھتا اور پاؤن گھسیٹ کر چلتا ہے اور ہاتھون مین کمزوری ہوجاتی ہے۔ البتہ فالج کے ظہور سے رعشہ کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔ ہونٹ اور زبان کے رعشہ سے کلام کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے بات رُک رُک کرتا ہے۔ بعد فالج کے ظہور سے عضلات سخت ہوجاتے ہین نبض نہایت سریع چلتی ہے جسکی ضربات فی منٹ ۱۰۴ ہوا کرتی ہے سکڑنے والے عضلات کی حرکت زایل ہوجاتی ہے۔ جلد مین سوجانے کی کیفیت نمایان ہوجاتی ہے چہرہ مغموم رہتا ہے مریض ٹکٹکی باندہکر دیکھا کرتا ہے کبہی روتا ہے اور کبہی چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے۔ مثانہ اور معای مستقیم اپنی اصلی حالت پر رہتے ہین بیس سے تیس برس کی عمر کے مابین مردون کی نسبت عورتون کو خصوصاً اختناق الرحم اور وجع مفاصل کی مریضہ کو زیادہ ہوتا ہے اور مرض کی مدت پانچ سے دس برس تک ہے آخر کو سکتہ۔ سوزش مثانہ کمردرد ذات الریہ دق سل یا ہیضہ مین مبتلا ہوکر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** نائٹریٹ آف سلور راشٹرکنیا۔ و دیگر مرکبات سنجلہ دیرن اس سے رعشہ کو کمال فایدہ ہوتا ہے مگر سنکھیا۔ برومائڈ آف پوٹاسیم۔ آرگٹ آف رائی اور بلاڈونا کے استعمال سے بہت ہی زیادہ فایدہ ہوتا ہے **فصل سی و یکم لقوہ** (فیشل پیرالیسس) اسمین چہرہ کی ایک جانب شاذونادر دونون جانب کے عضلات مفلوج ہوجاتے ہین اور منہ ٹیڑہا ہوجاتا

ہے اسکو انگریزی زبان مین بلیس پالسیس بھی کہتے ہین یہہ ایک قسم کا فالج ہے جو زوج سابع
کی محرک شاخ کے استرخا سے خاص چہرہ مین عارض ہوتا ہے۔ کبھی ریشہ زوج سابع کے ساتھ
زوج خامس بھی مسترخی ہو جاتا ہے اور خاص دماغی سبب کے باعث لقوہ کے ہمراہ خدر بھی ہو جاتا
ہے ان دونون کے اجتماع سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض کا خاص سبب دماغی ہے **اسباب** مرض
کا سبب یا خاص دماغ مین ہوتا ہے مثلاً ورم دماغ۔ نرمی یا صلابت دماغ۔ یا عروق اور شرائین
دماغی خون کی زیادتی سے دماغ کو متغیر کرتی ہین۔ یا بطون دماغ مین پانی کا زیادہ بھر جانا جس
اس مرض کا ہوتا ہے۔ کبھی مرض کا اصل سبب اعصاب مین ہوتا ہے مثلاً عظم الاذن کے منفذ عصبی
مین ورم ہو جاتا ہے یا رخسارہ کی بالائی طرف متورم ہو جاتی ہے جس سے عصب منضغط ہو جاتا ہے
یا کھوپڑی کے اندر مادہ آتشک یا کسی خارجی شے کے دباؤ سے عصب دب جاتا ہے یا کان کے قریب
زخم پڑ جاتا ہے اور اوسکے گرد کی ہڈیوں مین تاکل و تعفنت کی صورت ہو جاتی ہے جس سے عصب
مذکور کٹ جاتا ہے۔ کبھی اصل سبب مرض کسی دوسرے عضو مین ہوتا ہے اور اوسکی مشارکت سے
لقوہ ہو جاتا ہے جیسا کہ وجع الاسنان مین مشاہدہ کیا گیا ہے۔ کبھی سبب خارج از بدن ہوتا ہے
جیسا کہ سرد ہوا لگنے سے لقوہ ہو جاتا ہے۔ اگر سردی کے دنون مین ریل کی سواری کرین یا گرم
کمرے اور گرم بستر سے اوٹھکر یکایک سرد ہوا مین چلے جائین تو بھی یہہ مرض ہو جاتا ہے کھوپڑی
کے باہر اعصاب پر چوٹ لگنے۔ کن پیڑہ وغیرہ دمل کے نکل آنے سے ہو جاتا ہے **علامات** دورہ
وغیرہ کسی جسمی تکلیف کے بغیر یکایک یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے پہلے بیمار کا دہن کج ہو جاتا
ہے اور چہرہ کی ہیئت بدل جاتی ہے کیونکہ اسمین زوج سابع جو چہرہ کے عضلہ کو تحریک دیا کرتا تھا
ضعیف و مسترخی ہو جاتا ہے اسی وجہ سے مقام ماؤف کے عضلات کی حرکت بھی معدوم
ہو جاتی ہے۔ علیل جہت کے مقابل کا صحیح عضلہ اپنی طرف کھینچ جاتا ہے کیونکہ دہن کی استقامت
و راستی اس امر پر موقوف ہے کہ جانبین کے دونون عضلے برابر کشش کرین جب ایک جانب
کا عضلہ ضعف و استرخا کی وجہ سے کشش سے عاجز ہو جاتا ہے تو جانب مقابل کا صحیح عضلہ اوسکو
اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس حالت مین صحیح عضلہ کی کشش سے دہن منجذب ہو کر کج ہو جاتا
ہے اور اکثر چہرہ کی حس زایل نہین ہوتی اور جب مریض کھانا کھاتا ہے تو مسترخی رخسارہ مین

طعام جمع ہو جاتا ہے اسلئے کہ علیل رخسارہ اپنے استرخا کے سبب حلق کی طرف طعام کو دفع نہین کر سکتا جیسا کہ حالت صحت مین کیا کرتا تھا اور منہ اچھی طرح بند نہین ہوتا اور نہ کھل سکتا ہے بلکہ نیچے کو لٹک آتا ہے اور صحیح جانب کا کونا اوپر کی طرف کھچ جاتا ہے اور مفلوج جانب کی ناک کا نتھنا دب جاتا ہے جسکے باعث سوراخ انف چھوٹا ہو جاتا ہے اور ناک بند نہین ہوتی اور سرخ ہو جاتی ہے جب لقوہ دماغ کے سبب ہوتا ہے تو اوسمین استرخا کا اثر زبان پر بھی ظاہر ہوتا ہے اگر غیر دماغی ہو تو زبان استرخا کے اثر سے محفوظ رہتی ہے اور اوسمین حرکت قایم رہتی ہے مگر باہر نکالنے سے مفلوج جانب کو لٹک جاتی ہے اور کلام کرنے مین لکنت ہو جاتی ہے رخسار اور پیشانی کے چین زایل ہو جاتے ہین اور مریض چین بجبین نہین ہو سکتا۔ حروف ب پ اور ف کا تلفظ ادا نہین ہو سکتا جبتک کہ ہونٹ کو انگلی سے سہارا نہ دیا جائے پانی پینے کے وقت مفلوج جانب سے باہر بہ جاتا ہے اور رال بھی اوسی جانب سے ٹپکتی ہے اور مریض تھوک نہین سکتا اور نہ ہنس سکتا ہے اگر صفیر (زفیر سیٹی) بھرنا چاہتا ہے تو اشداخ (باچھون) سے ہوا نکلجاتی ہے اور صفیر نکل نہین سکتی مریض ماؤف جانب کی آنکھ کو بند نہین کر سکتا اور نہ بالکل کشادہ کر سکتا ہے کیونکہ آنکھ مین دو عضلے ہین ایک متعلقہ کے گرد جس سے آنکھ بند ہوتی ہے اور دوسرا دماغ سے سیدھا بخط مستقیم جفن اعلے مین آتا ہے اسکے فعل سے آنکھ کھلتی ہے جب عضلہ قابضہ ضعیف ہو جاتا ہے اور فاتحہ اپنی اصلی طاقت پر قایم رہتا ہے تو لامحالہ آنکھ کھلی رہتی ہے اور آنسو بھی بکثرت نکلتے ہین نیچے کا پپوٹہ اور پلکین جھک جاتی ہین اور حرکت جفان کم ہو جاتی ہے اور آنکھ کھلی رہنے کے سبب سرخ ہو جاتی ہے کیونکہ پلکین جو آنکھون کو صاف کرنے والی ہین اپنے فعل سے باز رہجاتی ہین اور غبار دھوان وغیرہ آنکھ مین چلا جاتا ہے اور ظاہر چشم پر خشکی دوڑ جاتی ہے جس سے آنکھ متاذی ہو کر سرخ ہو جاتی ہے بصارت اور سماعت مین کچھہ فرق نہین آتا جب لقوہ کے ہمراہ درد گوش بھی ہو تو اوس سے پایا جاتا ہے کہ ورم اوس عصب کے منفذ کے قریب ہے جو زوج سابع کا ریشہ ہے اور درد گوش اوسپر دلالت کرتا ہے جب عصب کی جڑ مفلوج ہو جاتی ہے تو لقوہ کی علامات بخوبی ظاہر نہین ہوتین کیونکہ دونون کے اعصاب کا مرکز ایک ہے جسکے کچھہ حصہ مین فتور کے ہونے سے حصہ صحیح سے اوسکا فعل صادر ہوتا رہتا ہے جب حبل الطبلی

دکار (ڈاڑھ) کی شاخ نکلنے سے پہلے مبتلا ہو جائے تو زبان خشک ہو جاتی ہے اور نصف زبان
کے ذائقہ میں فرق پڑ جاتا ہے اور عضلہ جاذب الطبلی اور عصب سماعت کے مفلوج ہونے سے قوت
سماعت میں فتور واقع ہو جاتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ ٹیڑو سل گنگلیان کی پشت کی جانب
عصب کے فتور سے کوا صحیح جانب کو کھچ جاتا ہے اور نرم تالو کا پچھلا کنارہ سیدھا ہو جاتا ہے اور
کھوپڑی کے بیرونی عصب کے فتور سے آنکھ کھلی رہتی ہے جب دونوں طرف کے اعصاب مفلوج ہو جائیں
تو چہرہ کی کھال میں شکن نہیں پڑتے رخسار میٹھا ہوا اور آنکھ کھلی رہتی ہے منہ سے اچھی طرح بات نہیں
نکلتی ناک کے دونوں نتھنے دبے ہوئے رہتے ہیں **علامات ممیزہ** چہرہ کے فالج میں آنکھ کا پپوٹا
اور چہرہ کا بالائی حصہ کم مبتلا ہوتا ہے چبانے کی حرکت مفقود ہو جاتی ہے زبان بھی مفلوج
ہو جاتی ہے اور بجلی کا اثر نہیں ہوتا عضلات پتلے پڑ جاتے ہیں لقوہ میں کل علامات اسکے
برخلاف ہوتی ہیں **انجام** جب کمزوری سردی یا آتشک کے باعث ہو تو باقاعدہ علاج سے
آٹھ دس ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ دماغی فتور کے باعث ہو تو آرام ہونا دشوار ہے کیونکہ
اسمیں بجلی موثر نہیں ہو سکتی اسلئے صحت دیر میں ہوتی ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتی **علاج**
جب لقوہ ظاہر ہو تو فوراً بلا انتظار منضج مسہل دیں اور مسہل دینے میں ہرگز دیر نکریں اور جو
کتب طبیہ عربیہ میں لکھا ہے کہ دو ہفتہ تک مسہل نہ دیں اور صرف ماء العسل پر اکتفا کریں قابل
التفات نہیں ہے۔ تنقیہ کے بعد معجون سیر دوار المسک حار و دیگر معاجین گرم کھانے کو دیں
اور ادہان حارہ کی مالش کریں **نسخہ دوار المسک حار** درونج عقربی۔ زرنباد۔ کہربا۔ بسد
ہر یک ۱ درم۔ ابریشم مقرض ۲ درم۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ سنبل الطیب۔ سازج ہندی۔ قاقلہ۔ قرنفل
ہر یک ۵ درم۔ اشنہ۔ دار فلفل۔ زنجبیل ہر یک ۱ درم۔ مروارید ناسفتہ۔ مشک خالص ہر یک ۳ ماشہ۔ جدوار
۷ درم سب کو باریک کر کے شہد عسل مصفے میں تیار کریں۔ خوراک ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام۔ بعد اصل سبب
کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں اگر اصل سبب استخوان گوش میں ہو تو کان کے
نیچے جونکیں لگائیں اور رفع ورم کے واسطے قدرے کیالومل کھلا دیں اگر تھوڑی مقدار میں کیالومل
کفایت نکرے تو مکرر دیں یہاں تک کہ منہ پھول جاوے۔ بعد ازاں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۱ سے ۲ گرین
تک کسی تلخ دوا کے ہمراہ کھلا دیں اور آبلہ انگیز پلاسٹر کان کے پیچھے لگا دیں عمدہ حبوب کھانے کو

دیں **نسخہ حبوب** سیماب۔ گندھک آملہ سار۔ پلپل سرخ۔ سہاگہ۔ نیلیہ حبش۔ کنجد۔ کف دریائی سوختہ
ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک کر کے لیموں کے رس میں کھرل کریں اور بمقدار نخود حبوب بنا کر ایک حب
صبح اور ایک شام کھانے کو دیں۔ اگر سرد ہوا لگنے کے سبب لقوہ وقوع میں آوے تو ٹنکچر اسٹیل کمنیں گیلا کر
اور گرم پانی میں پارچہ تر کر کے نچوڑ لیں اور اوپر روغن تارپین چھڑک کر محل لقوہ پر باندھیں اور کان پر
گرم لوپری باندھیں **نسخہ لوپری** جسکے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ میدہ۔ نالیوان۔ زرد چوب
ہر ایک مساوی الوزن۔ آرد نخود برابر ادویہ اور روغن کنجد مساوی جملہ ادویہ لیکر حسب دستور تیار کریں اور
گرما گرم تکمید کریں۔ بعد ازاں جلیسہ ماؤف پر باندھیں۔ اگر مرض دیرینہ ہو تو کان کے پیچھے پلاسٹر لگا کر
کچھ عرصہ تک مواد جاری رکھیں اور روغن تارپین بقدر ۱۰ قطرہ پانی میں ملا کر پلانا بھی از بس مفید ہے
ان تدابیر کے ساتھ غذا اور ہوا سے عام تندرستی کو قایم رکھیں **نسخجات خاصہ** جنسے ہر قسم کے
فالج کو فائدہ ہوتا ہے **سفوف** عاقرقرحا۔ زنجبیل ہر ایک ۲ تولہ۔ شونیز۔ خردل۔ وج ہر ایک ۱ تولہ۔ جوز بوا
۹ ماشہ۔ قرنفل ۶ ماشہ۔ دار فلفل۔ فلفل گرد ہر ایک ۲ مثقال۔ مصطگی ۵ ماشہ سب کو باریک کر کے سفوف
کریں اور بقدر ۶ ماشہ شہد میں ملا کر منہ میں ڈال کر رکھیں اس سے لعاب دہن زیادہ خارج ہوتا ہے اور
کبھی دہن درست ہو جاتا ہے **دیگر غرغرہ مجرب** نوشادر ۵ درم۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۱۰ درم۔ زنجبیل۔
خردل۔ عاقرقرحا۔ سعد کوفی۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۴ درم۔ زوفائے خشک ۸ درم۔ پودینہ ۱۰ درم۔ بیخ سوسن
۷ درم۔ نمک سیاہ ۱۰ درم۔ شونیز ۵ درم۔ مرزنجوش ۱ درم۔ دار فلفل ۷ درم۔ سب کو باریک کر کے ۲ درم سکنجبین
عسلی اور گرم پانی کے ہمراہ غرغرہ کریں۔ اگرچہ پانی بہت دیر منہ میں نہ ٹھیریگا مگر فائدہ بہت دیگا۔
روغن مجرب قسط۔ چرائتہ۔ افسنتین۔ کندش۔ بیخ بادیان۔ شیطرج ہر ایک ۳ ماشہ۔ عاقرقرحا۔
فلفل۔ سنبل الطیب۔ بیخ سوسن۔ قرفہ۔ اشنہ۔ راسن۔ سلیخہ۔ سعد۔ قرنفل۔ صعتر۔ بیخ کرفس۔ تخم کرفس۔ نانخواہ
انیسون۔ اسارون۔ سکبینج۔ زرنباد۔ زنجبیل۔ دارچینی۔ کبابہ۔ بسباسہ۔ دار فلفل۔ کندر ہر ایک ۲ ماشہ
مغز بادام تلخ ۶ ماشہ۔ شونیز۔ مغز تخم بید انجیر۔ مقل ازرق ہر ایک ۲ ماشہ۔ مصطگی ڈھائی ماشہ سب کو
نیم کوفتہ کر کے ۵ سیر پانی میں شبانہ روز بھگو رکھیں بعد ازاں جوش دیں جب سوم حصہ رہ جاوے
تو صاف کر کے روغن بابونہ۔ روغن سوسن۔ روغن بید انجیر ہر ایک نیم پاؤ داخل کریں اور جوش دیں
تاکہ صرف تیل باقی رہجاوے۔ بعد ازاں جوزبوا دو ماشہ۔ فرفیون۔ جند بید ستر ہر ایک ۳ ماشہ سرسیا

اوسکے آمیز کرینا اور بطور مالش کے عمل مین لاوین

فصل سی ویکم تشنج (کنولشنز)

یہہ مرض اکثر بچون جوانون اور جانورون کو ہوا کرتا ہے۔ بچون کا تشنج ام الصبیان کے بیان مین گذر گیا۔ زچہ کا تشنج امراض نسوان مین لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالے۔ اسوقت تشنج کا حال عام اور خاص دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول عام تشنج

جوانون کے عصبی امراضین دورہ کے ساتھہ تشنج کا واقع ہونا نہایت خطرناک علامت ہے کیونکہ یکایک لاحق ہونیسے مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور غیر اختیاری عضلات مین تشنج کے یکایک اور جلد جلد ہونیسے بیہوشی بہی ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھہ یا پاؤن یا کسی خاص عضو مین تشنج ہو تو اوسکو یونانی زبان مین اسپازم کہتے ہین اور جب بدن تمام مین تشنج ہو تو اوسکو کنولشن کہتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ عضلہ قابضہ جو مفصل کو اپنے سبدا کی طرف مایل کرنے والا ہے سکڑ کر سخت و عریض ہو جاتا ہے اور طول مین کم ہو جاتا ہے اس مرض مین ہوش و حواس سالم رہتے ہین اور فی الواقع یہہ مرض خاص عضو کی صرع ہے جیسے کہ عام بدن کے تشنج کا نام صرع ہے۔ اصل سبب اس مرض کا یہہ ہے کہ عضلات مذکورہ مین جو اعصاب آتے ہین وہ دماغ سے زیادہ قوت لاتے ہین اور جب عضلات مذکور کے مقابل کے عضلات ضعیف ہوتے ہین تو اونکے اعصاب دماغ سے کمتر قوت لاتے ہین چونکہ عضو کا راست ہونا اور مستقیم رہنا اس امر پر موقوف ہے کہ عضلات جانبین انسی و وحشی کی حرکت دونون طرف برابر صادر ہو۔ اور جب ایک طرف کے عضلہ کی حرکت قوی اور دوسری جانب کے عضلہ کی حرکت ضعیف ہو اور عضلات کی قوت حرکت مین اختلاف ہو تو جو عضلہ اپنے عصب کی قوت کے سبب عضو کو اپنی طرف کہینچتا ہے وہ عضو اوسکی طرف مایل ہو جاتا ہے۔ اور یہہ مرض فقط عضلات قابضہ مدیرہ یا مفاصل مین عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب کبھی اصلی ہوتا ہے جو دماغ مین پایا جاتا ہے جیسا کہ دماغی سیلان خون اجتماع الدم خوف ورگ دماغ کا پہل جانا دماغی شرائین کا بند ہو جانا۔ دماغ کی کل ساخت خصوصًا خاکی حصہ کی پرورش مین یکایک خلل واقع ہو جانا۔ دماغی ورم اور اوسکے اغشیہ کی سوزش دماغ مین مادہ آتشک کی سرایت جو دماغ کو نرم کر دیتی ہے۔ سرطان کا ظہور جس سے دماغ مین فتور واقع ہو جاتا ہے اور کبھی شرکی ہوتا ہے جیسا کہ امراض حلق اور صدر یعنی خوانیق اور ذات الجنب اور امراض شکم یعنی دیدان اور سدہ امعا اور بدہضمی معدہ۔ سنگ گردہ اور سنگ مرارہ اور اختناق الرحم و دیگر

امراض رحمیہ جیسے ورم الثدی و اجتماع اللبن فی الرضعات وغیرہ امراض ثدی ہی ہیں جب یہ مرض کا نتیجہ ہین اور اکثر یہہ مرض بچون کو اوسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ دانت نکالنے کے وقت حمیات حادہ مین مبتلا ہوتے ہین اور ساتھہ ہی اسکے قبض بھی ہوتی ہے اگر اس حال مین بچے کے اسہال جاری ہوجاوین تو یہی برطرف ہوجاتا ہے اور بچہ تشنج سے بھی محفوظ رہتا ہے جب بچون کے خون مین جوش اور دماغ مین خون بکثرت ہوتا ہے تو اونمین اس قسم کا تشنج پیدا ہوجاتا ہے جس سے بچہ بیہوش ہوجاتا ہے جب بچہ زیادہ جاگتا اور زیادہ روتا ہے تو بھی تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہے کبھی بچون کو دس سال کی عمر تک فساد دماغ کے سبب عارض ہوجاتا ہے کبھی زیادہ چلنے اور زیادہ کتابیں پڑھنے اور دوسری قسم کی مشقتون کی کثرت سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ دماغ مین یکایک خون کا کم مقدار مین پہنچنا بھی سبب تشنج کا ہوتا ہے جس سے عام کمزوری اور ضعف لاحق ہوجاتا ہے جیسا کہ خون کثیر بدن سے خارج ہوجانے و اسہال کے ذریعے سے خون زیادہ خارج ہو جیسا کہ مرض ہیضہ مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جب خرابی خون کے اثر سے دماغ دفعۃً متاثر ہوجاتا ہے تو بھی مرض پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ مختنق کی حالت مین حنجرہ مین تشنج عارض ہوجاتا ہے۔ بعض حیوانات کے کاٹنے سے بھی یہہ مرض لاحق ہوجاتا ہے جبکہ اونکی سمیت موثر ہوجاتی ہے۔ کاربانک اور یوریا وغیرہ کی سمیت بھی موجب مرض ہے **علامات** اس مرض کی سب سے پہلی علامت تشنج ہے اور یہہ کبھی دفعۃً عارض ہوتا ہے اور کبھی بتدریج اگر نرمی دماغ کے سبب تشنج ہو تو قائم رہتا ہے اور زائل نہیں ہوتا بلکہ نقصان اور فساد عضلہ کے سبب عضو ناقص ہوجاتا ہے اور اکثر مستقل ہوجاتا ہے جس مین حرکت کے عود نکرنے سے فالج کے آثار نمایان ہوجاتے ہین اس قسم مین فساد دماغ کے سبب استرخا اور تشنج دونون مجتمع ہوجاتے ہین اگر تشنج شرکی ہو تو تشنج کے زائل ہوجانے کے بعد عضو اصلی حالت پر آجاتا ہے اور عضلہ مین کوئی نقصان باقی نہین رہتا۔ کبھی یہہ مرض سکتہ یا سرسام اور صرع کے بعد عارض ہوجاتا ہے اور ان امراض کے تعقب سے پہچانا جاتا ہے کہ تشنج دماغی ہے اور جب دوسرے اضعاف کے امراض کے ساتھہ پایا جاوے تو سمجھ لینا چاہئیے کہ تشنج شرکی ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ تشنج شرکی بہت اکثر دورہ پایا جاتا ہے اور دماغی تشنج مین یکایک بیہوشی طاری ہوجاتی ہے کل جسم یا طول مین نصف جسم کے اختیاری عضلات مین جلد جلد غیر منتظم طور پر تھوڑی دیر تک

تشنج ہوتا ہے متعلقہ چشم بے حرکت آنکھ کی تپلیان کشادہ اور روشنی کے اثر سے غیر متاثر ہوتی ہین چہرہ بے ڈول چھوٹا یا بڑا ہوجاتا ہے زبان دانتون سے کٹی ہوئی یا باہر نکل آتی ہے مریض دانت پیستا ہے سانس بمشکل اور خراٹے کے ساتھ لیتا ہے آخرکار پاخانہ پیشاب بے اختیار نکلجاتا ہے اور بعض اوقات منہ سے جھاگ نکلتا ہے جس سے ہاتھ پاؤن پھیل جاتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض ہلاک ہوجائیگا کبھی صرف چہرہ یا ہاتھ یا پاؤن کے عضلات مین تشنج ہوتا ہے **انجام** اگر دماغ کو ضرر نہ پہنچے [illegible] اکثر مریض کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہین ہوتا **علاج** دماغی اور عصبی تشنج لا علاج ہے [illegible] ہو تو اصل مرض کا علاج کرین جمیع اقسام تشنج کا علاج یہ ہے کہ جب تشنج شروع ہوجائے تو [illegible] سپونڈ روغن بیدانجیر اور مغز فلوس خیارشنبر وغیرہ کا نرم مسہل دیتے یا حقنہ کے ذریعہ سے تنقیہ کیا کرین تاکہ قبض رفع ہوجاوے اگر مثانہ مین بول کی موجودگی معلوم ہو تو قاثاطیر کے ذریعہ نکال دین تاکہ مثانہ کی اذیت رفع ہوجاوے اور دورہ تشنج آنے کے وقت عضو متشنج کو آہستہ آہستہ راست کرین مگر تشنج کے مستحکم ہونے مین عضو کا راست کرنا کچھ فائدہ نہین دیتا عضو کے راست کرنے کے بعد عضلات متشنجہ پر چوٹ لگائین تاکہ چوٹ کی اذیت سے تشنج موقوف ہوجاوے اور عضلہ یا وتر منبسط ہوجاوے بعد ازان عضلات پر اچھی طرح مالش کرین **روغن قسط** کی مالش سے تشنج کو کمال فائدہ ہوتا ہے بلکہ اسکی تدہین سے رعشہ استرخا اور اختلاج کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے

نسخہ قسط تلخ کندش عاقرقرحا ہر یک ۲ ماشہ دارفلفل سنبل الطیب بیخ سوسن قرفہ اشنہ دارچینی قرنفل نانخواہ تخم کرفس اسارون زنجبیل زرنباد کندر مصطکی ہر یک ۳ ماشہ گل بابونہ اکلیل الملک مغز بادام تلخ ۲ تولہ مغز تخم بیدانجیر ۳ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے آدہ سیر پانی مین ایک رات دن بھگو رکھین بعد ازان جوش دین جب نصف رہجاوے تو دستمال کرکے صاف کرین پھر روغن کنجد روغن سرشف ہر یک [illegible] داخل کرکے دوبارہ جوش دین تاکہ صرف روغن باقی رہجاوے اختلاجی تشنج مین اس روغن سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ آخر** چوب برنجاسف گل برنجاسف برگ غار بیخ بہار نارنج [illegible] اکلیل الملک مرزنجوش شمام اسطوخودوس شیح ارمنی تخم حنظل [illegible] ہر یک ۳ کف خرگوش ایک عدد سب کو [illegible] پانی مین جوش دین جب [illegible] ہوجاوے تو روغن زیتون و روغن شبت ہر یک [illegible] اضافہ کرکے پہلے اعضا پر [illegible] ملتے رہین تاکہ پسینہ آجاوے [illegible]

آبزن کریں بس بعد اسکے گرما گرم ثفل کو عضو ماؤف پر باندھیں تین روز متواتر یہی عمل کریں پھر
تجدید ادویہ کر کے نئے سرے سے نسخہ آبزن تیار کریں اگر یبوست کے سبب تشنج لاحق ہو تو یہ آبزن
استعمال میں لاویں **نسخہ آبزن مرطب** تخم خطمی تخم خبازی [illegible] گل بنفشہ ہر یک
۵ ل ... ... برگ عنب الثعلب برگ کدو تراشہ کدو تراشہ خیارین برگ بید برگ خرفہ
برگ خبازی ہر یک ... جو مقشر و کف سبوس زیادہ پانی میں جوش دیں اور حسب دستور آبزن کریں
بعد عضو ماؤف پر روغن بادام کی مالش کریں اور ادویہ مناسبہ کو نطول کے طور پر استعمال میں لاویں
نسخہ نطول جو اس مرض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سیر خام، زنجبیل ہر ایک یکدام پختہ
برگ بکائن برگ سنبھالو ہر ایک پاؤ بھر سب کو چھ سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جاوے تو چھان
محفوظ رکھیں بعد صاف کپڑے بھگو کر بھاپ لیں تاکہ پسینہ بخوبی کھل کر آ جاوے۔ اگر تشنج کے سبب مفاصل میں
درد بشدت پایا جاوے اور درد کے سبب مریض چل پھر نہ سکے تو اس نسخہ کو بطور ضماد کے استعمال میں لاویں
نسخہ ضماد مسکن درد گل بنفشہ عنب الثعلب تخم خطمی زراوند مدحرج گل بابونہ کوکنار
آرد باقلا تخم کدو مغز تخم خیارین اکلیل الملک سورنجان پرسیاوشان ہر یک یکتولہ سب کو باریک
کر کے شیر گاؤ میں پکاویں بعد ازاں چربی گردہ بز ۲ تولہ مغز قلم گاؤ ۳ تولہ روغن گل ۵ تولہ داخل
کریں اور نیم گرم کر کے بطور ضماد عمل میں لاویں **دیگر ضماد مثل** جو عصبی تشنج کو اکسیر
فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** فلفل ازرق ایک اوقیہ تاون دستہ میں قدرے پانی ڈال کر خوب کوٹیں بعد ازاں
بیضہ مرغ، پیہ بط، مغز ساق گاؤ [illegible] گھلا کر اس میں شامل کریں اور استعمال میں لاویں ان جملہ
تدابیر کے بعد زنجیر برقی کے استعمال سے اعصاب و عضلات کو تقویت دیں جب بچوں کے دانت
نکلنے کے وقت تشنج عارض ہو تو اسہال و تقلیل خون دماغ کے بعد مسوڑوں کو نشتر سے ذرا ذرا
ننگے کر دیں اس دستکاری کا مفصل بیان میری کتاب **معمول احمدیہ** میں درج ہے وہیں ملاحظہ
معاینہ کریں، جب زیادہ بیداری اور کثرت گریہ و زاری کے سبب بچے اس مرض میں مبتلا ہوں تو خواب آور
تدابیر سے دماغ اور اعصاب کو آرام دیں **نسخہ منوم** کلورل ہائیڈریٹ ۵ گرین پانی میں حل کر کے
تین تین چار چار گھنٹے کے بعد دیں تاکہ بچہ کو بخوبی نیند آ جاوے۔ اگر فساد ذات نخاع کے سبب
تشنج کا عارضہ ہو تو اصل سبب یعنی فساد کو دریافت کر کے نخاع کی اذیت کو رفع کرنا ضرور ہے

گلو تیار وغیرہ کھلاتے رہیں اور ٹھنڈی ہوا دار مکان میں لٹا دیں اور احتیاط رکھیں تاکہ مریض چارپائی
سے گر نہ جاوے اور سر پر آب سرد یا برف کی تھیلی رکھیں پسی ہوئی رائی کو گرم پانی میں ملا کر پاشویہ
کریں اور پیٹ اور پنڈلیوں پر ضماد لگا دیں اور حسب ضرورت احتیاطاً تمام کلورا فارم سنگھا دیں اور دافع
تشنج و مسکن ادویہ استعمال میں لاویں اگر تشنج سے دم بند ہونے کی نوبت پہنچے تو مصنوعی تنفس قائم
کریں جس کا طریق عمل میری کتاب **معمول احمدیہ** میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے اور رفع
کمزوری کے لئے محرک مفرح دوائیں پلائیں **قسم دوم تشنج الصبیان** (انفنٹائل ٹیٹنس)
اس قسم کا تشنج مثل صرع کی بچوں میں ہوا کرتا ہے مگر اس میں بیہوشی نہیں ہوتی اور شدت مرض میں دن میں
کئی دفعہ بچہ کا سر بھی کل جسم سامنے اور پیچھے کو مثل سجدہ کرنے کی متحرک ہو جاتا ہے عقل میں فتور پڑ جاتا
ہے اور صبح کے وقت غنودگی اور درد ہوتا ہے اور آنکھ میں بھینگا پن کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ زبان میلی
اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ دماغی علامات بھی نمایاں ہوتی ہیں بعض اوقات اس سے مرگی
اور فالج بھی ہو جاتا ہے **علاج** حفظان صحت کی پابندی ضروری ہے عصارہ ریوند چینی
برومائڈ میگنیشیا وغیرہ کے استعمال سے قبض رفع کریں اس بعد مرکبات فولاد کنین کیمیکل روغن
ماہی وغیرہ مقوی دوائیں کھلائیں سرد یا گنگنے پانی سے غسل کرائیں اس مرض میں مریض کے
لواحقوں کو چاہئے کہ مہینوں بلکہ برسوں دوا کا استعمال کراتے رہیں کیونکہ اگر دو تین برس تک
بھی مریض اچھا ہو جائے تو غنیمت ہے مگر پھر بھی مریض کا اصلی حالت پر آنا قرین قیاس نہیں
قسم سوم خاص تشنج عضلات (اسپیزم آف مسلز) اس قسم کا تشنج خاص
عضلات میں درد کے ساتھ اور کبھی بغیر درد کے ہوا کرتا ہے اور اکثر بخار محرقہ اور حمی وبائیہ نوبتی
تپولت فالج خبیثہ اور ورم کلیہ و دیگر امراض شدیدہ میں ہوا کرتا ہے بعض اوقات ستروی کی سرایت
کرم امعا شاذ و نادر اختناق الرحم و دیگر امراض رحمیہ سے بھی ہو جاتی ہے جس سے صرف ایک یا
دونوں جانب کے پٹھوں کانوں لبوں وغیرہ میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور ایک جانب کے تشنج
سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ اگر چہرہ کے عضلات کچھ مدت تک کھنچے رہیں تو ماؤف جانب کے
عضلات سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں جس سے ہونٹ پر تشنج ہو جاتا ہے۔ جیسے چھپا اور محمودہ کے
ورم پانات تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصہ کے لئے آنکھیں بند یا چھپیں اور سر کو اٹھی ہوں

اور بیتابی کی جیسی پیدا ہوجاتی ہے اور تشنج کی کیفیت یکایک شروع ہوجاتی ہے اور کچھ عرصہ کے
بعد فوراً ملتوی ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات سردی کی سرایت اور حرکت معکوس کے باعث لوگوں
شب یکایک پنڈلیوں میں تشنج ہوجاتا ہے جس سے مریض فوراً بیدار ہوجاتا اور پاؤں کو پکڑ کر دبانے
لگتا ہے **علاج** اصل سبب جس سے مرض ہو دور کریں اور مریض کی طاقت کو بحال رکھیں۔ مالش وغیرہ
تدابیر عام تشنج کو عمل میں لاویں **قسم چہارم** یہ ایک قسم کا تشنج ہے جو دماغ نخاع اور نظام عصبی
کے فعل کے فتور سے مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے حیض کے وقت حمل کی عدم پیدائش
اور عرصہ تک دودھ پلانے سے ہوتا ہے۔ کمزوری کثیف غذا کے استعمال برودۃ الانسان اور شدید امراض
کے بعد بھی ہوجاتا ہے۔ اسہال رنج غم فکرمندی۔ سردی کی سرایت اور بارش میں بھیگنا اس مرض
کے اسباب اصلیہ اور قریبہ ہیں اور اس قسم کو انگریزی زبان میں ٹی ٹنی کہتے ہیں **علامات**
شروع میں انگلیوں ہاتھ اور کلائی کے عضلات میں درد کی ٹیسیں پڑتی ہیں جس سے ہاتھ اور کلائی
کے عضلات سن ہوکر کھنچ جاتے ہیں چنانچہ کام کے وقت ایک یا دو انگلیاں اوپر کی طرف کھنچ جاتی ہیں
بعد ازاں کل انگلیوں کے جڑ جانے سے ہاتھ کی شکل مخروطی ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات صرف درمیان
کی دو انگلیاں دوسری انگلیوں سے علیحدہ رہتی ہیں اور دونوں انگوٹھے ہتھیلی پر زور سے مڑ جاتے ہیں جس سے
پنجہ بھی کسیقدر مڑا ہوا دکھائی دیتا ہے بلکہ کل ہاتھ زند اسفل کی طرف مڑا ہوا نظر آتا ہے بعض
اوقات صرف کلائی مڑ کر شکم پر آجاتی ہے اور بازو پہلو کی طرف کھنچ جاتا ہے اور نیز جسم کے بعض حصے کے
عضلات میں اور کبھی ٹانگوں کے عضلات میں بھی تشنج ہوجاتا ہے جس کی کھچاوٹ سے کسیقدر درد بھی
پایا جاتا ہے مگر بیشتر اس میں فرق نہیں آتا اور اطراف اسفل کے تشنج میں پہلے پاؤں کی انگلیاں
کھنچ کر تلوے کی طرف مڑ جاتی ہیں اور پاؤں کے انگوٹھے اور انگلیوں کے نیچے جڑ جاتے ہیں کبھی ٹانگ اور گھٹنا
کھنچ کر سیدھے رہ جاتے ہیں اور پاؤں خم کھا کر مثل کمان کی ہوجاتے ہیں اور ایڑی اوپر کو اٹھ آتی
ہے اور درد کی ٹیسیں بے حد پڑتی ہیں خصوصاً عضو ماؤف کے سیدھا کرنے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور
پاؤں کی انگلیاں سن بھی ہوجاتی ہیں شدت مرض کی صورت میں قلب الحلق سینہ شکم
اور چہرے کے عضلات میں بھی تشنج ہوجاتا ہے اور حنجرہ حلقوم اور حوالی کے عضلات بھی کھنچ جاتے
ہیں اور دانت اور غذا بھی تشنج ہوجاتا ہے اور جبڑے ایسے بھینچ جاتے ہیں کہ مریض بول نہیں سکتا اور

دم لینے مین ہی تکلیف ہوتی ہے اور عضلات کے زیادہ کھچ جانے سے مریض نہایت مشکل سے کہ
ہو سکتا ہے نیند مین ہی عضلے کھچ جاتے ہین بعض اوقات عضلات کے ریشے نہین بھی
پڑجاتا ہے اور تشنج نوبت سے ہوا کرتا ہے جسکی نوبت چند ہی منٹ ہین وہ رہ جاتی ہے کبھی دو دو
گھنٹے شاذ و نادر ۱۲ گھنٹہ تک بھی رہتی ہے وقفہ کی حالت مین ایک دو گھنٹہ یا کئی روز یا ہفتے گزر
جاتے ہین مگر اس حالت مین اکثر چیونٹیان رینگنے اور اور کئی طرح کے کوائف محسوس ہوتے رہتے ہین

انجام اگر خفیف ہو تو اکثر باقاعدہ علاج سے رفع ہو سکتا ہے **علاج** اصل سبب کا اصلاً قرینہ سے
معلوم کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کرین مریض کی طاقت کو قایم رکھین اگر آتشک خنازیری
مزاج اور دوسری جسمانی خرابی معلوم ہو تو مناسب دوا کے استعمال سے رفع کرین اس مرض مین جسقدر
فائدہ مقویات سے ہوتا ہے اوتنا برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ آف سوڈیم اور کلورل ہائڈریٹ اور
انیمون وغیرہ سے نہین ہوتا بلکہ بجلی سے بھی چندان فائدہ نہین ہوتا

فصل سی و دوم

رعشہ (کوریا) کوریا کے لغوی معنی ہین ناچنا کودنا اور دوڑنا۔ رعشہ بھی اسی کا مرادف ہے۔ یہہ ایک
خاص قسم کی حالت ہے جسمین غیر منتظم حرکت ایک عضو یا بدن کے ایک جانب یا دونون جانب کے اختیاری
عضلات مین پائی جاتی ہے۔ جب دونون جانب ہوتا ہے تو ایک جانب نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اور دوسری
جانب خفیف و قلیل۔ اس مرض مین ہوش و حواس مین قدرے نقصان ہوتا ہے مگر حد بطلان کو
نہین پہونچتا کیونکہ اسمین عضلات باسطہ و قابضہ کی قوت محرکہ مین اختلاف واقع ہو جاتا ہے
اسی اختلاف کے سبب سے بعض مین آثار اختیاری و غیر اختیاری دونون پائے جاتے ہین اس صورت مین
یہہ تشنج اس طرح پر ہوتا ہے کہ جب بعض کسی چیز کو اوٹھانا چاہتا ہے تو حسب اختیاری عضلہ باسطہ
کی اعانت سے ہاتھ بڑہا کر اور اوسکو پکڑ کر اپنے نزدیک لے آتا ہے لیکن اثناے راہ مین عضلہ قابضہ
کے تشنج سے بے اختیار ہو کر چھوڑ دیتا ہے اور اپنے ارادہ کو پورا نہین کرسکتا اور یہہ مرض عموماً
طور پر اکثر بچون مین پانچ سال کی عمر سے لیکر ۱۵ سال کی عمر تک خصوصاً عصبی مزاج کی اولاد مین
عارض ہوتا ہے سن بلوغ کے بعد اسکے عود کا کچھہ اندیشہ نہین رہتا کیونکہ اسکا سبب قریب یا بعض
یا احتباس حیض یا قرب ایام بلوغ ہے اور ۱۵ سال کی عمر کے بعد دونون سے فراغت ہو لیتی ہے اسیواسطے
تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانزدہ سال کے بعد اس مرض کا اندیشہ نہین رہتا۔ اگر پانزدہ سال کی عمر کے

درمیان یہ مرض لاحق ہو اور علاج سے دفع ہوسکے تو ممکن ہے کہ ہمیشہ باقی رہے سبب اسکے کوارٹون سے مواد جدا ہوکر دماغ کی عروق شعریہ مین اٹک جاتا ہے تو دماغ کی پرورش نہیں ہوتی ہے
ہوجاتا ہے۔ کمزوری خرابی ماہیت خون عدم پابندی قواعد حفظان صحت اور تیج و تپ بیماری کے اثر سے بھی ہوجاتا ہے۔ اس مرض کا سبب اصلی کرم شکم اور بادی بھی ہے جو نا موافق غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہے اور کیفیات نفسانیہ مثلاً خوشی دلی جھید متواتر رنج و غم وغیرہ بھی اسکے بواعث ہیں خصوصاً فزع کی حالت مین یہ مرض زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ان سب امور سے دماغ اور نخاع متاذی ہوجاتے ہیں جس سے تمام اسود دماغی و نخاعی متضرر ہوجاتا ہے۔ ضربہ سقطہ فتور حیض اور پہلے پہل حمل کا قرار پذیر ہونا اور بار بار دانتون کا نکلنا حلق لگانا بھی اسکے اسباب ہین کبھی بلا ظہور سبب بھی ہوجاتا ہے کبھی بہ سبب ہمدردی کے سبب ایک مریض کو دیکھکر دوسرے اطفال بھی اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہیں اس حالت مین اسکا سبب ضعف کمزوری مین ہوتا ہے **علامات** یہ نوبت کے طور پر خفیف اور شدید دونون طرح پر عارض ہوتا ہے۔ اس دورہ کی ابتدا آہستہ آہستہ شروع ہو کر دو تین ہفتہ تک ترقی پذیر ہوتی ہے اور پھر کم ہوجاتی ہے خفیف حالت مین ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا متشنج ہوجاتے ہین شدت کی حالت مین سر اور چہرہ کے سوا کل جسم مین تشنج ہوجاتا ہے لہذا اسکو دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **اول خفیف** سر کبھی ادہر کبھی ادہر جھٹکا کھایا جاتا ہے جس سے مریض بے چین ہوجاتا ہے۔ اگر کھڑا ہوتا ہے تو پاؤن ہل جاتے اور ڈگمگاتے ہین اور پاؤن قایم نہیں رہتے ہیں ماؤف پاؤن کو مریض گھسیٹ کر چلتا اور لڑکھڑاتا ہے اور قیام کی صورت میں اکثر ماؤف پاؤن اندر یا باہر کو مڑ جاتا ہے اور ماؤف ہاتھ کا بھی یہی حال ہوتا ہے اگر اوس سے کوئی چیز اوٹھا کر منہ مین ڈالی جائے تو جھٹکا کھانے کے باعث ہاتھ سر کے اوپر یا ادہر ادہر چلا جاتا ہے بعد مین زیادہ کوشش کرنے سے جھٹکے کے ساتھ اور بڑی دقت سے لقمہ منہ مین جاتا ہے اور کسی چیز کے اوٹھانے مین انگلیان بھی قایم نہیں رہ سکتین اور ہاتھ بہت جلد پیچھے کو کھنچ جاتا ہے اگر زیادہ کوشش سے پکڑ لے تو جنبش کی وجہ سے وہ چیز گر پڑتی ہے۔ چہرہ کبھی ہلتا ہوا کبھی خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ زبان باہر نہیں نکل سکتی انگلیان اور ہاتھ مین بے مطلب اور بے اختیار حرکت ہوتی ہے لیکن جسم کو درد نہیں ہوتا۔ اس مرض مین پاؤن نسبت ہاتھون کی

کم مبتلا ہوتے ہیں اور جسم کی غیر اختیاری حرکت ایک طرف زیادہ ہوتی ہے جسمین بس اسی قدر کہ
کم ہو جاتی ہے اور تنفس بھی جلد جلد جھٹکے کے ساتھ اور غیر منتظم ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی
ستاتی ہے اور مریض دیر تک ایک ہیئت پر نہین بیٹھ سکتا اور نہ لیٹ سکتا ہے پیشاب معمولی
طور پر آتا ہے مگر اوسمین کسیقدر یوریا خارج ہوتا ہے۔ کمی خواب کے باعث بیٹھا ہی نہین رہتی
اور قلب کے مقام سے مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے کبھی کان ہاتھ پاؤن سر اور پیٹھ مین درد کی شکایت
ہوتی ہے اور اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مذکورہ الصدر کیفیت جو بیان ہوئی حالت بیداری
مین ہوا کرتی ہے عالم خواب مین نہین ہوتی۔ اگر مرض جلد رفع ہو جائے تو مریض کی حالت مین
کوئی تغیر واقع نہین ہوتا مگر بعض صورت مین قوت حافظہ زایل ہو جاتی ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے
فتور عقل کے باعث بیوقوفی مریض مین پائی جاتی ہے اجابت مین بے انتظامی ہوتی ہے اشتہا مین
کمی پائی جاتی ہے اور نفخ شکم ہوتا ہے مریض روز بروز ضعیف اور دبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس مرض مین
تپ اور حرارت نہین ہوتی کبھی عضلات حلق اور حنجرہ کے تشنج ہونے سے نگلنے مین دشواری
ہوتی ہے کبھی تکلم مین الفاظ صاف ادا نہین ہوتے بلکہ کلام مین اتفاقات زیادہ صادر ہوتا ہے اور
آواز لرزتی ہے۔ فعل رحم کے فتور سے عورتون کو یہ مرض ہو جاتا ہے **دوم شدید** جسمین
تمام جسم مین ہر وقت حرکت ہوا کرتی ہے کام کرنے مین دل نہین لگتا نیند نہین آتی البتہ ہوش
و حواس درست رہتے ہین آخر کمزوری کی زیادتی سے ہذیان اور بیہوشی کی حالت مین مریض
راہی ملک عدم ہوتا ہے **انجام** حاملہ عورتون مین مہلک ہے۔ دماغی مرض کے ملحق ہونے یا
مرگی مین تبدیل ہو جانے کی حالت مین خطرناک ہے اگر شکایات سے مبرا ہو تو چار سے چھ ہفتہ
تک اس مرض کی مہلت ہے **علاج** مادہ قابل فساد کو دور کرین رفع قبض کے لئے صبر
کیالومل جلیپ تربد وغیرہ سے مسہل دین بعد ازان اس قسم کی تدبیر کرین جس سے ہر روز
ایک دو دست کھل کر آجایا کرین اکثر اوقات پے در پے جلاب کے استعمال سے یہ مرض
رفع ہو جاتا ہے اور کسی دوسری دوا کی ضرورت نہین رہتی کیونکہ دماغی امراض اور اجتماع
خون کو مسہل ہی سے افاقہ ہوتا ہے۔ قواعد حفظان صحت کی پابندی سے خون کی خرابی
کو درست کرین۔ متواتر ضماد اور زخم کے خراش کرنا سبب ادویہ کے استعمال سے رفع کرتے

کرم شکم وغیرہ عوارض کو دور کرین کمزوری دلاغری مین سلفیٹ آف زنک یا ولی رنٹ آف زنک سلفیٹ
آف کاپر۔ امیونیا پر اکسائیڈ آف ایرن ٹنکچر اسٹیل و دیگر مرکبات فولاد دکنین یا الحم معجون بیضیہ
وغیرہ مقویات کھلانے کو دین۔ سنکھیا ۱/۴ گرین یا عرق سنکھیا ۲ سے ۵ قطرہ تک دن مین ۲ دفعہ
دین یہہ سریع التاثیر اور عظیم النفع ہے اس سے از بس قوت حاصل ہوتی ہے۔ غذا ہی مقوی دین اور
ہوا خوری کرائین سرد پانی سے غسل کرائین اگر غسل کے واسطے سمندر کا پانی ملے تو بہتر ہے۔ اگر بار
مین ہیزا کے نیچے مریض کو پانچ چھہ منٹ تک بٹھلا وین تو زیادہ تر مفید ہے کیونکہ پانی کی سردی سے اعصاب
مین قوت آتی ہے اور دماغی اجتماع خون کم ہوجاتا ہے۔ ورزش کے استعمال اور روغن افراق (مندرجہ فالج)
اور روغن قسط (مندرجہ تشنج) کی مالش سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ گندھک کا بھپارہ دینا بھی مفید ہے۔ اس مرض
مین ہلاک کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے۔ ابتدا مین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم بقدر ۵ گرین دین اور بتدریج ۳۰ گرین
تک بڑھا دین **دیگر کسل جین** مجربہ استاذی ہیماسے زمان دوران جناب **خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب** آنریری سرجن میمبر سینیٹ و مڈیکل فیلو پنجاب یونیورسٹی **نسخہ کسل جین**
۳۰ گرین ٹنکچر آف آرنج ۲ ڈرام اسپرٹ آرنج فلاور شربت ۲ ڈرام۔ پانی اسقدر کہ جسمین کل مقدار چار اونس ہوجائے
خوراک جوان کے لئے ۴ ڈرام سے ایک اونس تک اور بچے کے لئے دو سے ۴ ڈرام تک۔ اگر اس دوا کی شربت
اور لعاب صمغ عربی مین ۴ عدد گرین کی گولی بنا کر دیجاوے تو بھی مفید ہے **دیگر مجرب** انٹی پائرین
۸ گرین برومائڈ آف پوٹاسیم ایک ڈرام۔ شربت بنفشہ ۲ ڈرام۔ پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس
دن مین تین دفعہ دین اور سلفیٹ آف زنک کو ایک گرین سے شروع کرکے بتدریج بڑھاتے جاوین تاکہ
مریض کو قے ہونے لگے اور مرض کلی طور پر زایل ہوجاوے۔ اوکسائیڈ آف زنک کے استعمال سے
بھی فایدہ ہوتا ہے اور اطریفل اسطوخودوس بھی مفید ہے **نسخہ اطریفل اسطوخودوس**
عاقرقرحا۔ قرنفل۔ بادیان دشتی۔ جعدہ۔ بسفائج ہر ایک نیم مثقال۔ عود صلیب۔ زنجبیل۔ اسارون۔ شیطرج ہندی
ایرسا ہر ایک ۳ مثقال۔ گل بادیان ۲ مثقال۔ ہلیلہ سیاہ۔ آملہ ہر ایک ۸ مثقال۔ مویز منقی۔ گلقند آفتابی ہر ایک
ڈیڑھ پاؤ۔ شہد خالص ۱۳ چھٹانک سب سے پہلے گلقند اور منقی کو عرق بادیان مین رات کو بھگو دین اور صبح کو خوب
ملکر صاف کرین بعدازان قوام معجون بناکر ادویہ مذکورہ بالا کو باریک کرکے آمیز کرین بعد ۴۰ روز کے
بعد بقدر ۹ ماشہ استعمال میں لاوین۔ اگر اسطوخودوس کو رائج قیطرایسا ذی الوزن لیکر بقدر دو درم

برابر ہم روز تک استعمال کریں تو از بس فائدہ ہوتا ہے۔ ایک درم حب قوقایا کے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ **دیگر معجون مجرب** اسطوخودوس قرنفل ہر ایک ۱ درم ہلیلہ کابلی پودینہ دارچینی ہر ایک ۷ درم ترید۔ غاریقون علتیت جند بید ستر ہر ایک ۲ درم زعفران عاقرقرحا ہر ایک ۳ درم سب کو باریک کرکے سہ چند عسل میں تیار کریں **خوراک** ۹ ماشہ ہمراہ ماءالعسل **دیگر حبوب** مفید رعشہ عاقرقرحا جند بید ستر شیطرج ہندی بذرالبنج ہر ایک ۳ درم سکبینج شحم حنظل ہر ایک ۲ درم فربیون ۱ درم سب کو باریک کرکے حبوب بناویں اور ہر روز سونے کے وقت ۳ حب دیں اس مرض میں دواءالکبریت بھی نہایت مفید ہے **نسخہ دواءالکبریت** گندھک آملہ سار ایک تولہ سنبل الطیب سعد شیرین سلیخہ مصطگی زنجبیل قرنفل بسباسہ ہر ایک ۶ ماشہ فلفل سیاہ تخم کرفس انیسون نانخواہ زیرہ سیاہ پودینہ ہر ایک ۹ ماشہ عسل خالص چار چند جملہ ادویہ کو باریک کرکے حسب دستور معجون تیار کریں اگر وجع المفاصل باعث مرض واقع ہو تو آیوڈائڈ آف پوٹاسیم دینا زیادہ تر مفید ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ کی استعمال سے نیند بخوبی آجاتی ہے اور تشنج میں خاطر خواہ کمی ہوتی ہے **نسخہ پچکاری زیر جلد** ہائیڈروکلورٹ آف اپیومارفائن ایک گرین پانی دو سو بوند میں حل کرکے تیسرے کبھی دوسرے روز پچکاری کے ذریعہ جلد کے اندر پہنچائیں **ایضاً پچکاری** ایسرین ۱/۴۸ گرین ۴۰ بوند پانی میں حل کرکے دن میں ۲ دفعہ زیر جلد پچکاری کریں برابر دس روز تک یہ عمل جاری رکھیں اس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ریڑھ پر جلی لگاویں یا برف کی تھیلی رکھیں اتھر لگاویں کلوروفارم سنگھاویں اور سانپ کی زہر بقدر ۱/۲۰ گرین یا اسکا جوشاندہ بقدر ایک اونس یا ٹنکچر ایک ڈرام دن میں چار دفعہ دینے سے از بس فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** ایتھر ایک ڈرام کمفر واٹر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں اس سے بالکل اسی طرح دونوں کو نہایت فائدہ ہوتا ہے ٹنکچر بلاڈونا ٹنکچر کونائم جوش ٹنکچر وغیرہ اور فاسفورس اس کی مرکبات بلکہ خالص فاسفورس ہائپوفاسفائیٹ وغیرہ کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ شدید حالت میں یہ مرض لاعلاج ہے مگر تاہم کلوروفارم سنگھانا یا مارفیا کی پچکاری زیر جلد کریں مریض کی مطلق حال میں تبدیلی آب و ہوا کریں اور زہر ہلاک کی چیزوں کے دیکھنے سے طبیعت کو فرحت حاصل ہو اگر بچہ اس مرض میں مبتلا ہو تو بچوں میں بچے کو تندرست بچوں کو علیحدہ رکھیں تاکہ وہ دوسروں کو چھوت ہو کر ڈرا دیں

مسہلات و مقویات اور دافع تشنج دوائین استعمال مین لائین

فصل سی و سوم

رعشہ مع فالج

(پرالیسس ایجی ٹنس) یہہ ایک حالت ہے جسمین حرکات غیر ارادی ارادی کے ساتھہ مختلط ہو جاتی ہین یہہ پہلے ہاتھہ یا پاؤن یا سر سے شروع ہو کر تدریجی تمام جسم مین پہیل جاتی ہے جس سے مریض ایک سخت کانپتا رہتا ہے اسکو انگریزی زبان مین شی گنگ پالسی بہی کہتے ہین جسکے معنی ہین حرکت مختلط یا فالج - اور یہہ مرض کمزوری دماغ و نخاع کے سبب سے پیدا ہوتا ہے خواہ یہہ ضعف کسی وجہ سے ہو - اس حالت مین قوت حرکت کم پیدا ہوتی ہے - اکثر یہہ مرض ۴۰ برس کی عمر کے بعد سن پیری مین حادث ہوتا ہے - خوشی خوف رنج غصہ وغیرہ کیفیات نفسانیہ کے باعث مین مدت مدید تک تنباکو کے کہانے اور سطبوخ چاے کے زیادہ پینے اور شراب کی کثرت استعمال سے بہی ہو جاتا ہے - کثرت محنت روحانی یا جسمانی - سردی کی وجہ سے مفاصل اختناق الرحم وغیرہ خراش معکوس سے بہی حادث ہوتا ہے

علامات سبب معلوم اور آہستہ آہستہ پہلے یہہ رعشہ سر سے شروع ہوتا ہے پہر کمزوری کے باعث انگلیون مین درد ہو کر دونون ہاتہون میں ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین تہوڑے عرصہ تک رہکر بند ہو جاتا ہے اور پہر ہونے لگتا ہے اس حالت مین مریض ہاتہون کی حرکت کو روک بہی سکتا ہے اور سونے کی حالت مین یہہ حرکت خود بخود بہی بند ہو جاتی ہے بعض اوقات کام کرنے کے وقت بہی حرکت کی جاتی ہے مگر ترقی کی صورت مین جو فعل ہاتہہ سے صادر ہوتا ہے اوسمین لغزش آجاتی ہے مثلاً کتابت کے وقت تمام حروف کج بد صورت اور قاعدہ کتابت کے برخلاف لکہے جاتے ہین اور ہاتھہ سے لقمہ منہ مین نہین جا سکتا اور آواز مین بہی رعشہ پیدا ہو جاتا ہے چلنے اور نگلنے مین بہی دقت ہوتی ہے جب مرض شدید ہو جاتا ہے تو گفتار و رفتار مین بہی خلل پیدا ہو جاتا ہے اعضاے ظاہری کے جمیع افعال مین اختلال ظاہر ہوتا ہے غصہ رنج و دیگر امور نفسانیہ سے رعشہ زیادہ ہو جاتا ہے اور قد خمیدہ ہونے کے باعث ٹھوڑی سینہ سے جا لگتی ہے اور جب مریض چلنے کا قصد کرتا ہے تو اپنے پاؤن کی ایڑیون کو اوٹہا کر انگلیون کے بل اور بے بس ہو کر چلتا ہے قدم قدم پر گر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے - شدت مرض مین رات کے اندر بہی مریض کانپتا ہے جس سے نیند نہین آتی - کمزوری کے باعث مریض بستر پر پڑا رہتا ہے اور بیٹہا یا کروٹ [illegible] جاتے ہین یا نیچے [illegible] پہ معلوم نہین ہوتا

اور شیخ مین عقل و حواس کم ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ دماغ مین پانی زیادہ بھر جاتا ہے اور
بیمار پر ہذیان اور سکتہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اسی حالت مین مریض راہی ملک عدم
ہو جاتا ہے **مدت** اس مرض کی شکایت بیس سے تیس برس تک رہتی ہے **علاج** ایام پیری کی
کمزوری کا رعشہ لا علاج ہے لیکن اس غرض سے کہ مرض قوی نہ ہو جاوے ابتدائی حالت مین کونیم
اور بہت سی ادویہ کا استعمال کرین اور اخیر مین مرکبات کچلہ زنک اور مرکبات سنکھیا نائیٹریٹ آف سلور
و دیگر دوائیں مقوی بدن دیں تاکہ اس سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین مرض رعشہ کے واسطے صرف
افیون یا معجون برشعثا و دیگر مرکبات تریاقی کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور معجون شیر شتر جو
مرگی کے واسطے ہے اس سے بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر معجون مجرب** جسکے استعمال سے افیون کی
عادت بھی چھوٹ جاتی ہے اور رعشہ کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سفوف کچلہ مدبر ۵ مثقال
قل وزبان ۴ مثقال قاقلہ زرنباد ۸ مثقال صندل سفید آملہ ہلیلہ سیاہ ہر ایک دو مثقال
عود ہندی تعرنفل ہر ایک یکمثقال اسطوخودوس کتیرا مغز تارجیل مغز چلغوزہ ہر ایک ۳ مثقال
سب کو باریک کر کے شہد خالص میں حسب دستور معجون تیار کرین **خوراک** ۵ سے ۹ ماشہ تک
بجلی اور مست استعمال میں لا دین تنگچر آف سٹیل اور کنین کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے یخنی گوشت
زردی بیضہ مرغ وغیرہ مقوی سریع الہضم غذا کہلانے کو دین زنجیر برقی کے ذریعہ تقویت دینا بھی
مفید ہے **بعض اوقات** کان سیماب میں کام کرنے یا سیماب کے کہلانے یا کسی اور طرح
سیمابی اجزا کے جسم مین سرایت کر جانے سے بھی اختیاری عضلات میں رعشہ کا مرض ہو جاتا ہے
چنانچہ جاہل لوگ یا نادان طبیب کہلانے والے بہت دیر تک سیماب کہلاتے ہین اور بدن سے نکالنا
نہین جانتے پس جسوقت اجزاے سیمابی دماغ اور نخاع مین مجتمع ہو جاتے ہین اور دماغ اون سے
متاثر ہوتا ہے تو مرض رعشہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس قسم کا رعشہ عام بدن پر یکبارگی عارض
ہو جاتا ہے اور پیرانہ سالی کے رعشہ کی طرح پہلے صرف سر سے شروع نہین ہوتا بلکہ دونون ہاتھون
سے شروع ہو کر تمام جسم مین پھیل جاتا ہے البتہ عضلات جسم محفوظ رہتے ہین پہلے کبھی گھٹنا
ٹخنہ پاؤن اور ہاتھ کے انگوٹھون میں چیونٹیان رینگنے اور سو جانے کی کیفیت محسوس ہوتی
ہے کبھی کبھی خفیف سا درد بھی ہوتا ہے ابتدا میں رعشہ خفیف ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد

کام چہکنے سے ہونے لگتا ہے خصوصاً اسوقت جبکہ نفسانیہ سے زیادہ ہوتا ہے اور شدت مرض کی حالت
مین رعشہ ہر وقت قایم رہتا ہے چہلنے پہرنے بولنے اور چلنے مین از خود رقت ہوتی ہے اور چلتے وقت
مریض ناچتا ہوا سا معلوم ہوتا ہے اور باتین جلد جلد اور ٹوٹی پہوٹی کرتا ہے ہاتھ سے کوئی کام نہین
کر سکتا اور نہ کوئی چیز اوٹھائی جا سکتی ہے ۔ سہارا دیکر ٹہلانے اور لٹانے سے اکثر مریض کا رعشہ
کم ہوجاتا ہے کبہی سونے کی حالت مین رعشہ بالکل رفع ہوجاتا ہے اور تیز محرک دوائیے اثر سے کچہہ
عرصہ تک بند رہتا ہے مگر اثر کے زایل ہوجانے سے مرض پہر عود کر آتا ہے اگر مریض اپنے پیشے
جو سبب فساد ہے دست بردار ہوجاوے یا سبب حبیث مرض کو رفع نہ کرے تو کمال بے چینی اور بیخوابی
ہونے لگتی ہے ۔ بعض اوقات سنہ ہی آجاتا ہے اور رفتہ رفتہ مریض کمزور ہوجاتا ہے جی متلاتا اور
بہوک بند ہوجاتی ہے اور گلا خشک ہوجاتا اور زبان میلی پڑجاتی ہے بیہوشی بہی ہوجاتی ہے یہہ
مرض بذات خود مہلک نہین ہے بلکہ کمزوری اور اتفاقیہ امراض کی شمولیت سے مریض کو ہلاک کردیتی ہے
علاج اول سبب حبیث فساد کو رفع کرین اور سیماب کے پیشہ سے دست بردار ہون اور سیماب کے جسم سے
نکالنے کے واسطے آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو آب قصب الذریرہ یا آب کلمبا مین حل کرکے پلا دین اس
دوا کو آب تلخ کے ہمراہ استعمال کرنے کی خصوصیت اسوجہ سے ہے کہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم معدہ کے غشائے
بلغمیہ کے واسطے مضر ہے اس سبب سے اشتہائے طعام ساقط ہوجاتی ہے اور یہہ بہی لازم ہے کہ اسکا
استعمال مدت دراز تک کیا جاوے اگر مدت دراز تک بغیر مصلح کے استعمال کیا جاوے تو سقوط اشتہا
کے سبب ان کو ضرر عظیم پہونچتا ہے چونکہ اکثر تلخ دوائین مقوی معدہ اور دوائے مذکور کے ضرر کو دفع
کرنے والی ہین اسلئے انکا استعمال مخصوص کیا گیا ۔ قدرے سوڈا بہی اس دوا کے ہمراہ ضرور دینا چاہیے
سوڈے سے اسکا فعل قوی ہوجاتا ہے ۔ اس بیماری مین یہہ بہی ضروری ہے کہ گوگرد کو گرم پانی مین
حل کرکے اوسمین بیمار کو بٹہلا دین تاکہ مسام کہل جاوین اور اجزائے سیمابی خون سے جدا ہوکر مسامات
کی راہ سے خارج ہوجاوین اور نیز گندہک آملہ سار ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک شہد خالص یا کسی
دوسرے رب مین حل کرکے کہلا دین نائیٹریٹ آف سلور وغیرہ مقوی اعصاب کے استعمال سے اور
افیون کے استعمال سے بہی رعشہ کو کمال فایدہ ہوتا ہے بجلی لگا دین مرکبات فولاد سے بہی فایدہ
ہوتا ہے ۔ غذا سریع الہضم مقوی دین کبہی سکتہ اور فالج کے بعد رعشہ عارض ہوتا ہے جبکہ

صرف ایک ہاتھ یا ایک پاؤن یا بدن کی ایک جانب مین اور اسکو فالج ہوا تھا عارض
ہو جاتا ہے جسکا سبب یہ ہے کہ جیسے اعضاء مین کسی قدر قوت آتی ہے تو اس مرض کی حرکت
یہ اختیار کرتا ہے یہ قسم بھی لاعلاج ہے کیونکہ اسمین فالج کی نقصان پہونچ جاتا ہے لیکن عقیدہ
مرعشہ کو زیادہ تر مالش کرنا مفید ہے [illegible] اعصاب کی تقویت دینا اور مرطبات کا جلد
پہنانا بہت مفید ہے **نسخہ حبوب کچلہ** [illegible] جوز بوا [illegible] قرنفل عود صلیب ہر
یک تولہ کچلہ مدبر دو تولہ سب کو باریک کر کے عرق اجوائن مین [illegible] حب بنا کر ایک حب صبح
اور ایک شام عرق بادیان [illegible] استعمال مین لاوین اس سے اختلاج کو بھی فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب**
دار فلفل فلفل سیاہ بسنگرہ ہر ایک ۹ درم زنجبیل [illegible] ہر ایک ۳ درم [illegible] مقل ازرق [illegible]
جملہ ادویہ اول ادویہ کو باریک کرین بعد ازان گوگل کو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کر کے [illegible]
کوٹین تا کہ نرم ہو جاوے بعد اجزاء ادویہ [illegible] ملا کر روغن بادام سے چرب کرین [illegible]
دوائین چرب کر کے آمیز کرین اور کوٹین اسی طرح جملہ ادویہ آمیز کرین **خوراک** ایک تولہ **اگر فرط
خوشی** اسکا سبب ہے تو غم انگیز امور سے سبب کا مقابلہ کرین **اگر** کثرت خوف ہو تو جسطرح ممکن ہو خوف
کو رفع کرین اگر تمباکو و شراب کی کثرت اسکا سبب ہے تو اسکا استعمال ترک کرین اگر پھر بھی کسیقدر رعشہ
باقی رہجاوے تو تقویت اعصاب کی [illegible] ہے **فصل سی و چہارم جمود** ڈاکٹر لوگ اسکو تشنج
آخذہ مرگ اور قاطوخس بھی کہتے ہین اگرچہ اطباء یونانیین اسکا سبب کچھ اور ہی لکھتے
ہین لیکن اصل سبب یہ ہے کہ یہ تشنج کی ایک خاص قسم ہے جو نازک مزاج عورتون کو اختناق الرحم
کی حالت مین اور نیز صدمہ سے ہر دو عضلات باسطہ و قابضہ پر یکبارگی عارض ہوتی ہے اور بدن کے
تمام عضلات حرکت ارادی سے عاجز ہو جاتے ہین اگرچہ یہ تشنج مہلک تو نہین ہے لیکن مدت دراز
تک رہنے اور بار بار ہونے سے عقل مین فتور پڑ جاتا ہے اور نیز یہ مرض کم واقع ہوتا ہے اور نوبتی ہوتا ہے
اور دورہ کی حالت مین انسان جس صورت و ہیئت پر سوتا یا بیٹھا ہے قائم ہو یا راکع یا ساجد اسی حالت
پر رہجاتا ہے اگرچہ عضلات بدن باختیار مریض حرکت کرنے سے عاجز و غیر مستطاع ہوتے ہین مگر
فی الحقیقت سخت و صلب نہین ہوتے بلکہ جب کوئی دوسرا شخص چاہتا ہے کہ اعضاء علیل کو
رہنے ہموار یا کج کرے تو عضلات حرکت مین مطاوعت کرتے اور کج و راست ہوتے ہین اور

جمود

کسی عضو مین حرکت یا تحریک نہین ہوتی اور بعضین ایسی معلوم ہوتی ہین کہ مریض زندگی و موت کے درمیان
ہوتا ہے بعض کے ہوش و حواس صحیح ہوتے ہین لیکن قادر نہین ہوتا کہ بات کرے یا جنبش کرے
جو کچھ اوسکے سامنے ہوتا ہے اوسکو سمجھتا ہے لیکن اوسکو بیان نہین کر سکتا بعض
تنفس اسقدر آہستہ آہستہ ہوتا ہے کہ ظاہرا معلوم نہین دیتا ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین بعض
صورتین ظاہر ہوتی ہے کبھی کبھی یہہ کیفیت چند منٹ سے چند گھنٹہ یا دنون تک رہکر
اوتر جاتی ہے اور مریض حرکت نہ دہ ہو جاتا ہے بعض اوقات اس مرض مین نوبت یہان تک پہنچتی
ہے کہ جب سونے کے وقت مریض کی آنکھین بند نہین ہوتین اور اوسی حالت مین نوبت غش پہنچی
تو مریض کو اوسی ہیئت مین چند روز گزر جاتے ہین جس سے دیکھنے والون کو یقین ہو جاتا ہے کہ مر گیا
ہے اور آخر دفن کر دیتے ہین عورتون مین اسکا سبب وہی ہے جو اختناق الرحم مین بیان کیا جاویگا
لیکن مردون مین اکثر زیادہ محنت و مشقت دماغی یا زیادہ تمباکو پینے سے عارض ہوتا ہے **علامات** یہہ
مرض دفعتہً عارض ہوتا ہے اور جس ہیئت پر مریض ہوتا ہے اوسی ہیئت پر رہجاتا ہے اور جب آنکھین
کھول کر دیکھا جاتا ہے تو آنکھون مین حرکت نہین ہوتی اسی سبب سے کبھی میت کے ساتھ مشابہ ہو جاتا
ہے اسوقت مردہ اور زندہ مین نبض سے تمیز کرنا دشوار ہے کیونکہ نبض کی حرکت بالکل نامعلوم
ہوتی ہے البتہ دل کے مقام پر کان رکھکر خوب غور سے سنین تو حرکت قلب تا بقائے حیات آہستہ آہستہ جاری
رہتی ہے۔ زندگی اور موت مین اس طرح بھی تمیز ہو سکتی ہے کہ جبتک زندگی ہے بدن فاسد و متعفن
نہین ہو سکتا اس **مرض مین** ایک اور قسم کی بیخودی بھی ہو جاتی ہے جسمین آنکھون کے
سامنے اندھیرا آکر مریض بیحرکت ہو جاتا ہے اور کسیقدر ہوش کے قایم رہنے سے آس پاس کی چیزون
کو دیکھتا اور سنتا ہے اور یاد بھی رکھتا ہے لیکن بول نہین سکتا نبض اور تنفس کے ساقط ہو جانے
سے مریض کا جسم مردے کے موافق ٹھنڈا اور بیجان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین مردہ نہین ہوتا اس
کیفیت کو انگریزی زبان مین ٹرانس کہتے ہین **ایک اور بھی خفیف سی قسم ہے** جسمین دھیان بند ہو
جاتا ہے اور نگاہ ایک جگہ پر قایم رہتی ہے ہاتھ پاؤن بلکہ تمام جسم بیحرکت ہو کر چند منٹ تک یہی
حالت پر مریض رہجاتا ہے اور مریض کو اردگرد کی چیزون کی خبر مطلقاً نہین ہوتی **بعض**
اشخاص ایک سمت طرف دھیان جمانے اور نگاہ قایم رکھنے سے دوسرے کو بیخود کر دیتے ہین

جیسا کہ عمل مسمریزم مین ظاہر اً مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اسمین عصبی طاقت کے زائل ہونے سے مریض جنبش نہین کرسکتا طاقت گفتار و رفتار زائل ہوجاتی ہے جبتک کہ عامل اجازت نہ دے بار نہین اُترتی۔ **بعض** اوقات سانپ چڑیون اور مینڈکون پر ایسی گہری نظر ڈالتا ہے کہ وہ بیخود ہوجاتی ہین اور ہل نہین سکتین **بین کی آواز** مین بہی مسمریزم کی تاثیر ہے کہ اوسسے سانپ بیخود ہوجاتا ہے **اسی مرض کے مشابہ** ایک اور مرض ہے جسمین اکثر دیوانہ پیدا ہوجاتا ہین جو نہ بہی اپنے خیالات مین محو و مستغرق رہتے ہین اسمین پہلے مریض اپنے اردگرد کی چیزون سے غافل ہوجاتا ہے اور صرف ایک ذات واحد سے لو لگائے میٹھا رہتا ہے کبہی زور زور سے ذکر کرنے لگتا ہے اور دوسرون کو دیکہکر جوش مین آجاتا ہے کبہی خاموش ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین مختلف خیالات مین ڈوب جاتا ہے پتلیان سکڑ جاتی ہین مریض روشنی کی برداشت نہین کرسکتا اور دم بند کیئے بیٹہا رہتا ہے سانس بند ہوجاتا ہے مگر ہوش و حواس قایم رہتے ہین اس حالت کا نام صوفیون کی اصطلاح مین توجہ یا مراقبہ ہے۔ یہہ مرض خود بخود اچہا ہوجاتا ہے کبہی تنفس قایم کرنے کے واسطے سرپر سرد پانی چہڑکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ **علاج** جب بعض توبت مین ہو تو ہر دو کف پا و دست پر اور گردن کے پیچہے رائی کا پلسٹر لگا ئین اس سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ منہ پر سرد پانی کے زور زور سے چہینٹے دینے بہی فائدہ بخش ہین تیزاب امونیا مشک ملاکر سنگہا دین قدرے کلوروفارم سنگہانا بہی مفید ہے۔ روغن بید انجیر جلنیت۔ روغن تارپین وغیرہ رافع تشنج ادویہ کا حقنہ کرین جب تشنج رفع ہوجائے تو اصل سبب جب مرض کو دریافت کرکے اوسکے دور کرنے مین کوشش کرین سکون نوبت کے بعد برومائڈ آف پوٹاسیم۔ کلورل ہائیڈریٹ کہلانا عمدہ مرض ہے مریض کو بحفاظت رکہنا ہے کیونکہ اسکے استعمال سے دماغ کی اذیت رفع ہوجاتی ہے اور یہی سبب مرض ہے۔ اور پانی کل تدابیر اختناق الرحم کی عمل مین لا وین اور نازک عصبی مزاج آدمیون کو مریض کے پاس نہ آنے دین ورنہ وہ بہی سیلان طبع کے سبب اس مرض مین جلد تر مبتلا ہوجاوینگے

فصل سی و پنجم عض الکلب

(ربیز) ربیز کے معنی ہین دیوانہ اوسکو ہائیڈروفوبیا بہی کہتے ہین ہائیڈرو معنی پانی اور فوبیا معنی ڈر و خوف۔ چونکہ اس قسم کا مریض پانی سے بہت ڈرتا ہے اور پانی کو دیکہکر اوسکے تشنج عارض ہوجاتا ہے اسلئے بلحاظ تسمیۃ الشی باسم لوازمہ اس مرض کا نام ہائیڈروفوبیا

رکھا گیا اور عربی زبان میں اسکو کلب الکلب بھی کہتے ہیں گرگ شکر بہ شغال ثعلب اور دیوانہ
کتے کے کاٹنے سے بھی تشنج عارض ہو جاتا ہے مذکورہ بالا جانوروں میں ایک خاص قسم کی سمیت
پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ باؤلے ہو جاتے ہیں اگر وہ اس حالت میں کسیکو کاٹ کھاویں تو انکی
رال کے ذریعے سمیت انکو انسان کے جسم میں مؤثر ہو جاتی ہے اصل منشا تو اس زہر کا وہ زخم
جو انکے دانتوں سے انسان کے جسم میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن کبھی زخم کا ہونا ضروری نہیں ہی
ہوتا بلکہ بہت باریک جلد کے مقام پر صرف جانور کے چاٹنے یا رطوبت لگ جانے سے سمیت سرایت
کر جاتی ہے بعد ازان تین یا چار ہفتہ سے کئی ماہ یا کئی سال تک انسان کے جسم میں زہر بیکار پڑا رہتا
ہے علی العموم بیکار پڑے رہنے کی مدت بیس سے چالیس روز تک ہے۔ بہرحال دیر سے اندر اس مہلک
مرض کا ظہور ضرور ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں صرف نوع ثامن کی شاخ اور عصب ہی کی شاخ پر اسکا اثر
ہوتا ہے کہ اگر مریض کے منہ کے قریب پانی لے جائیں تو اوسکی گھگی بندھ جاتی ہے تنفس بھی تکلیف سے آتا
ہے اور فرع الحنجری الراجع (ریگرنٹ لیرنجیل) عصب کے صدمہ پہونچنے سے سماعت و بصارت میں فرق
پڑ جاتا ہے۔ اور روشنی کے اشتداد ہوا لگنے یا صرف چھونے سے مریض چونک اٹھتا ہے۔ زخم اچھا ہو جاتا
ہے اور اوسمیں کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ صرف مرض کے پیدا ہونے کے خوف سے طبیعت متفکر
رہتی ہے اگرچہ ان سب جانوروں کے کاٹنے کا زہر ایک ہی قسم کا ہوتا ہے مگر سگ دیوانہ کا گزند خاص لحاظ
کے قابل ہے اور اسکا انجام اکثر خراب ہوتا ہے کیونکہ دہن سگ کے لعاب میں خاص سمیت ہوتی ہے
جو سگ گزیدہ کے خون میں ملکر تشنج پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کا تشنجی مرض ہے جو دراصل
النخاع اور عصب اللسانی البلعومی پر سمیت کا خاص اثر پیدا کرتا ہے کبھی کتے کے دماغ میں ورم ہو جاتا ہے
جسکے سبب سے اوسکے بعض اعضا مثلاً دست و پا سست یا سخت ہو جاتے ہیں پس اس وقت اپنی ایذا کے
سبب لوگوں کو کاٹتا ہے مگر اوسکے کاٹنے سے سگ گزیدہ کو کوئی اثر نہیں پہونچتا **شناخت**
سگ دیوانہ اگر کتا وحشی ہو اور پالتو ہو تو اوسکی یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک جگہ قرار کرکے بیٹھ
نہیں سکتا بلکہ کبھی اوٹھتا ہے اور کبھی بیٹھتا ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ حالت طبیعی نہیں
ہے جو کتا اہلی اور پالتو ہو وہ اپنے مالک کی آواز پر توجہ اور اپنے آقا کی اطاعت نہیں کرتا اگر اوسکو
مالک بلا دے تو حاضر نہیں ہوتا یا دیر کرکے حاضر ہوتا ہے اور بے سبب اپنی جگہ سے اوٹھکر ہو کے

لگتا ہے اگر سو جاتا ہے تو بہت جلد جاگ اٹھتا ہے اور اپنے جسم پر بہت سخت چلاتا ہے گویا کہ کاٹ
رہا ہے اور اوسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور انکو عجیب طرح کی حرکت دیتا ہے اور زبان سے لعاب جاری
ہو جاتا ہے اور دن بدن لاغر ہو جاتا ہے اور بدن پر تپ ہوتی ہے ہاتھ لگانے سے بدن گرم
معلوم ہوتا ہے پانی پینے کی خواہش حد سے زیادہ ہوتی ہے مگر بعض اوقات تشنج پانی پینے سے مانع
ہوتا ہے جب کہ پہلے دیوانگی غالب ہوتی ہے تو دم دبا کر چلتا ہے لہذا اسکے ہوش باطل اور [illegible] چیز جو
کچھ سامنے آوے اوسکو کاٹتا ہے اور کبھی نگل بھی جاتا ہے۔ پاگل کتے کی آواز اوسکی صحت کی حالت کی
آواز سے مختلف ہو جاتی ہے کتے کی اصلی آواز بھاری ہوتی ہے اور دیوانگی کی حالت میں ہلکی اور باریک
ہو جاتی ہے شاید تغیر صوت کا سبب ہو کہ اوسکے قصبہ میں جہاں سے آواز پیدا ہوتی ہے تشنج پیدا
ہو جاتا ہے جس سے کتا بھونک نہیں سکتا بلکہ کوکتا ہے اگر فالج کے سبب سے نیچے کا جبڑا اسقدر نیچے کو
لٹک آوے تو کوکا بھی نہیں جاتا اور اکثر جسم کے رونگٹے کھڑے رہتے ہیں مرض کی آخری حالت میں
کتا اپنے مالک کو بھی نہیں پہچانتا اور نہ اسکا حکم مانتا ہے۔ آخر تیسرے اور آٹھویں روز کے اندر مر جاتا ہے
الحاصل جب اس قسم کا کتا کسی کو کاٹتا ہے تو ہیجکا مدت تاثیر سمیت کے بعد گزند سگ کی علامتیں نمایاں
ہوتی ہیں **علامات گزند سگ** گلو اور پردۂ شکم میں تشنج ظاہر ہوتا ہے اور فم معدہ سے
درد شروع ہو کر قلب اور کبھی گلے تک پہنچتا ہے اور مریض کے دہن میں گاڑھا لیسدار لعاب پیدا ہوتا ہے
پیاس زیادہ لگتی ہے مگر تشنج کے سبب سے پانی پی نہیں سکتا۔ ابتدائے مرض میں مریض کے ہوش و حواس
درست ہوتے ہیں لیکن اخیر میں بیخودی بدحواسی اور ہذیان طاری ہو جاتا ہے۔ بعض بیمار مرتے دم تک
ذکی الحواس رہتے ہیں لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ علامات مذکورۃ الصدر ہر ایک مریض میں یکسان
طور پر نہیں پائی جاتیں بلکہ مختلف اشخاص میں مختلف طور پر ہوتی ہیں چنانچہ ظہور علامات سے پہلے
سگ گزیدہ کے مقام زخم پر جو مندمل ہو گیا ہو سرخی اور ورم پیدا ہو کر از سر نو ہرا ہو جاتا ہے اور زخم سے
رطوبت جاری ہو جاتی ہے اور اوسمیں قدرے درد مثل سوئی چبھونے کے ہوتا ہے اور اوپر کے دھڑ
کی جانب صعود کرتا ہے مریض مردہ دل رہتا ہے درد سر کی شکایت کرتا ہے خفیف بخار چڑھا رہتا ہے
اور بیماری کی طرف مریض کو زیادہ خیال رہتا ہے مالیخولیا کی طرح علامتیں ظاہر ہوتی ہیں بے وجہ
غم اور وحشت ہوتی ہے متوحش خوابوں کے باعث رات کو نیند کم آتی ہے مریض تنہائی کو پسند کرتا ہے

اور اوسکی آنکھون کے سامنے دہوکا پڑتا ہے مرد مین منی اور احتلام ہوتا ہے عورتون مین دیوانگی
کی علامات ظاہر ہوتی ہین اور پیشاب بار بار آتا ہے بعض مین بند بھی ہو جاتا ہے اشتہای طعام ساقط
ہو جاتی ہے مین بعد عطش پیدا ہوتی ہے مگر پانی کو دیکھکر ڈرتا ہے بلکہ پانی کے نام سے بھی بیزار ہو جاتا
ہے اور مرض کے مستحکم ہونے سے تشنج یا نوبت عام بدن مین ہو جاتا ہے اور درد و تشنج کے وقت عقل زائل
ہو جاتی ہے اور مجنونانہ حرکتین صادر ہوتی ہین مریض بکتا ہے اور پلکین بار بار جھپکتا ہے اور ٹھنڈی
سانس جلد جلد بھرتا ہے بخار زیادہ ہو جاتا ہے یعنی تلملاتا ہے اور گردن سخت ہو جاتی ہے تنفس اوسکے
نکلنے مین دقت ہوتی ہے چہرہ متوحش ہو جاتا ہے گویا دم گھٹتا ہے منہ مین لعاب اور بلغم بھرا رہتا
ہے جسکے خارج کرنے کے لئے مریض تھوکتا ہے اور جو منہ سے گرتا ہے جسکا اسی کیفیت کا نام ہونکنا رکھتے
ہین اور کہتے ہین کہ سگ گزیدہ کتے کی طرح بھونکتا ہے - فالج کی وجہ سے جیسے بعض گھٹنون کے بل چلتا ہے تو
اوسکو کتے کی تمثیل دیتے ہین کبھی چاہتا ہے کہ اپنے خدمتگارون اور آدمیون کو جو اوسکے قریب آوین
کاٹ کھاوے منہ سے لعاب بہتا رہتا ہے اور جسقدر لعاب زیادہ جاری ہوتا ہے اوسیقدر پیاس
زیادہ لگتی ہے لیکن جب اوسکے سامنے پانی آوے یا کوئی پانی کا ذکر کرے یا روشنی دیکھے یا ہوا لگے
یا کوئی اوسکے بدن کو مس کرے یا صرف حقہ پینے کی آواز سنے تو فوراً تشنج عظیم لاحق ہو جاتا ہے
اور اوسپر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے جیسی کہ ہچکی سر پانی مین ڈبونے سے ہوا کرتی ہے اور ڈر کے مارے
چیختا چلاتا ہے اور کبھی چند گھنٹہ تک تشنج موقوف رہتا ہے تو پانی پی لیتا ہے اسوجہ سے لوگ گمان
کرتے ہین کہ مریض تندرست ہو گیا ہے لیکن پھر تشنج عارض ہو جاتا ہے اور تشنج عارض ہونے کے
دوسرے روز علامات مین ترقی ہوتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے مگر پانی پینے کی طاقت نہین ہوتی فم
معدہ پر درد اور شکم مین نفخ ہوتا ہے پیشتر سے مایوسی اور فکرمندی کے آثار ظاہر ہوتے ہین مریض کے
خوف آتا ہے - سرد پسینے سے پیشانی تر ہوتی ہے بیچینی کمال ہوتی ہے - ترقی مرض مین نوبت طلب
جلد ہوتی ہے اگرچہ رال منہ سے بہت آتی ہے مگر تھوکا نہین جاتا اور ہذیان کے زیادہ ہونے سے
مریض چلاتا ہے اگر اوسکی مرضی کے خلاف کوئی کام کیا جاوے تو کاٹ کھانے کی نیت سے حملہ کرتا
کوئی مریض دوڑ دھوپ سے کمزور ہو کر اور تھک کر گر پڑتا ہے اور جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے - کبھی
مریض چپ چاپ غفلت مین پڑا رہتا ہے اور اسی بیہوشی مین راہی ملک عدم ہو جاتا ہے علامات

تمیز مرض کزاز مین چہرہ قرخندہ تکلیف نہ دہ بدن اکڑا ہوا بیڈول معلوم ہوتا ہے مگر آنکھ مین
فرق نہین آتا اور نہ ہذیان ہوتا ہے بلکہ ہوش و حواس مرتے دم تک قائم رہتے ہین اور منہ سے
جھاگ کم نکلتی ہے او کتے کی طرح خو خو نہین کرتا۔ اور عضہ الکلب مین چہرہ متفکر پریشان وحشت انگیز
ہوتا ہے منہ سے جھاگ بکثرت خارج ہوتی ہے اور کتون کی مثل خو خو کرتا ہے۔ شروع مرض سے
دہشت اور آنکھون کے سامنے دہوکا ہو جاتا ہے **انجام** اس مرض کا ہلاکت ہے کبھی حرکت قلب کے
بند ہونے سے مریض غش کر کے مر جاتا ہے کبھی حلق مین تشنج ہونے اور حرکت ریہ کے بند ہو جانے سے
ہلاک ہو جاتا ہے کبھی فرط ضعف و شدت کمزوری سے تین سے سات روز اوسط چار روز تک مر جاتا
ہے۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ ضرور نہین کہ جسوقت سگ دیوانہ کاٹ لے اوسی وقت سگ گزیدہ
اس مرض مین مبتلا ہو جاوے بلکہ حکماے انگلستان کے تجربہ سے ثابت ہے کہ پندرہ یا بیس سگ گزیدگان
مین سے ایک شخص اس حالت مین مبتلا ہو جاتا ہے اور زیادہ تر وہ مبتلا ہوتا ہے جسکے ہاتھ یا چہرہ
پر زخم لگا ہو کیونکہ ان مواضع مین لباس ساتر نہین ہوتا جسکے سبب کتے کے دانت زہردار لعاب سے
پاک ہوکر بدن مین داخل ہون **مولف** انگلستان اور ہندوستان کی حالت یکسان نہین ہے وہ
ملک سرد ہے یہہ گرم۔ وہان کے لوگ ہمیشہ دبیز اور سطبر لباس پہنتے ہین جسمین کتے کے دانت بمشکل گزر
سکتے ہین برخلاف اسکے ہندوستان کے لوگ باریک اور تنک لباس خصوصاً گرمی مین پہنتے ہین
جس سے کتے کے دانت کیا ہر کانٹا بھی آسانی سے گزر سکتا ہے اور گرمی بھی یہان حد سے زیادہ
پڑتی ہے اور اوسکا سم بھی دیر تک رہتا ہے اور یہہ بھی مشاہدہ سے ثابت ہے کہ کتا اور دوسرے جانور
گرمی مین زیادہ تر کاٹنے ہوتے ہین یہی وجہ ہے کہ صرف پنجاب مین سگ گزیدگان کی تعداد
تین اور پانسو کے درمیان سالانہ ہوتی ہے پس اس بارہ مین ہندوستان اور انگلستان کا مقابلہ
نہین ہو سکتا **علاج** جب مرض موجود ہو جاوے تو لا علاج ہے مگر ظہور علامات سے پیشتر مرض سے
محفوظ رہنے کے واسطے بہتر دکاٹنے کے زخم کا گوشت چہری سے کاٹ دین اور محجمہ کے ذریعہ سے خون
کو چوس لین اگر محجمہ موجود نہو تو مریض خود یا کوئی دوسرا شخص زخم کا خون فاسد چوس کر پہینکدے
بعد ازان دو تار باندھکر پانی ڈالنا شروع کرین تاکہ زخم بخوبی دہل جاوے۔ پہر چہری کے زخم مین کاسٹک
پہر دین یا گرم لوہے یا پٹاس فیوزا سے جلا دین تاکہ زخم کا گوشت مردار ہو جاوے اور پیپ پیدا ہو

اور زخم کو مندمل ہونے دیں تاکہ مادہ سمیہ و فساد خون بخوبی خارج ہو جاوے۔ اگرچہ اس تدبیر سے عضو ملیدغ
کے خراب ہو جانے کا احتمال ہے مگر امید قوی ہے کہ زندگی کو اس سے کچھ نقصان نہیں پہونچیگا پس
ایک عضو کا تلف ہو جانا زندگی کے تلف ہو جانے سے بہتر ہے۔ اور مریض کو علیحدہ کرے ہیں کہیں
تاکہ تیماردار اور دوسرے لوگ رطوبت دہن سے محفوظ رہیں اور جب علامات منذرہ نمودار ہوں تو
زخم میں سوزش پیدا کریں تاکہ پیپ کے ہمراہ مادہ سمیت بھی خارج ہو اور مقام مجروح کے عصب کو کسیقدر اونچا
کرکے کاٹ دیں اور بہپارہ کے استعمال سے پسینہ لا دیں سیماب کے بہپارہ سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور
جب مرض عارض ہو جاوے تو سوا اسکے کوئی چارہ نہیں کہ جہاں تک ممکن ہو مریض کی حفاظت
کریں اور زیادتی تشنج کے وقت کلوروفارم سنگھا دیں یا کلورل ہائیڈریٹ یا کلورادائین پانی میں حل کرکر
پلا دیں اور دماغ کو آرام دیں **دیگر** اسپرٹ آف ایتھر ٹنکچر اوپیم ہر ایک ۲ بوند۔ ارومٹک اسپرٹ آف امونیا
نصف ڈرام۔ کلوروفارم ۲۰ بوند۔ کمفر واٹر ڈیڑھ اونس ملا کر پلا دیں اور مناسب عرصہ کے بعد مکرر ۲ گرر
دیں **دیگر مجرب** ٹنکچر اکونائیٹ ایک بوند۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲ گرین کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا ڈرام
پانی ۲ ڈرام سب کو ملا کر آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد بارہ خوراک تک پلا دیں **ایضاً** اٹروفائین کیوریٹر
کا سلوشن بذریعہ پچکاری زیر جلد داخل کریں تاکہ تشنج کم ہو۔ لائیکور امونیا بھی بذریعہ پچکاری داخل کرنا مفید
ہے۔ اگر مریض نگل سکتا ہو تو سلفائیٹ یا ہائپو سلفائیٹ آف سوڈیم یا میگنیشیم پلا دیں اور دم
گھٹ جانے کا احتمال ہو تو عمل ثقبۃ الحنجرہ کریں آخر انجام وہی ہے جو ہم لکھ چکے ہیں کہ مریض کا جانبر
ہونا مشکل ہے **علاج جدید** جس سے کئی مریض صحتیاب ہو چکے ہیں یہ ہے کہ ظہور علامات
کے بعد پہلے دوا پائلو کارپین جو جیبورانڈی بوٹی کا جوہر ہے ایک گرین کا ساتواں حصہ لیکر
پانی میں حل کرکے بازو سے جلد کے نیچے پچکاری کے ذریعہ داخل کریں پھر برومائیڈ آف
پوٹاسیم دو ڈرام کلورل ہائیڈریٹ ۲ ڈرام سرپ کوڈا یا ایک اونس سب کو پانی میں حل کرکے بتدریج
مریض کو پلا دیں تاکہ تشنج رفع ہو۔ چونکہ جیبورانڈی لعاب دہن زیادہ پیدا کرتی ہے اسلئے اوسکی جوہر کی
زیر جلد پچکاری کرنے سے مریض کا سینہ خشک نہیں ہوتا اور ہمیشہ تر رہتا ہے اسوجہ سے تشنگی غالب نہیں
ہوتی اور تشنگی کی صورت میں برف چوسا دیں اور معائے مستقیم میں پانی کا حقنہ کریں اور گردن پر
برف کی تھیلی رکھیں **فصل سی و ششم تمدد و کزاز** (ٹیٹنس) اس مرض میں تمدد

تشنج اور کزاز تینوں مجتمع ہوتے ہیں اور کزاز سے بالخصوص یہان تمدد عنق مراد ہے اور یہہ تشنج
اون عضلات میں ہوتا ہے جنکی حرکت اختیاری ہے اور نیز اعصاب نخاعی میں اور اون عضلات میں
جنکو وہ تحریک دیتے ہیں اور اون عضلات میں نہین ہوتا جنکی حرکت بے اختیار واقع ہوتی ہے اور
اعصاب محرک عصب کی [illegible] سے آتے ہیں نتیجہ یہہ ہے کہ عضلات [illegible]
اور کزاز تین طرح پر واقع ہوتا ہے ایک آگے کو جاتا ہے اور ایک پیچھے کو۔ اور ایک [illegible] اور کزاز
پیچھے کو جاتا ہے اور حرکت تشنجی کرتا ہے۔ آگے کو اور داہین یا بائین جانیوالا کزاز کمتر واقع ہوتا ہے عقل و
حواس اس مرض میں صحیح و سالم ہوتے ہیں کیونکہ اسکا سبب دماغ میں نہیں ہوتا بلکہ نخاع میں ہوتا
ہے کہ وہ متاذی ہوتی ہے اسی وجہ سے عقل و حواس میں فتور نہیں آتا۔ اصل سبب فساد نخاع
کے تعین میں اختلاف ہے لیکن سر کی تشریح کے بعد جو کچھ معلوم ہوا ہے یہہ ہے کہ نخاع میں ورم یا پانی
پیدا ہو جاتا ہے۔ فی الواقع یہہ سبب بھی کبھی دوسرے امراض میں پایا جاتا ہے اور اس مرض کیساتھ
مختص نہیں ہے۔ الحاصل اسکے اصل سبب خاص کا حال آج تک معلوم نہیں ہوا صرف اسی قدر
معلوم ہوا ہے کہ خراش معکوسہ کے باعث فعل نخاع میں فتور پیدا ہو کر اختیاری عضلات میں تشنج
ہونے لگتی ہے کیونکہ ظہور مرض یقینی اون عضلات میں ہے جنکی حرکت اختیاری ہے اور اون عضلات
کا تعلق نخاع کے ساتھہ ظاہر ہے کیونکہ انکو حرکت دینے والے اعصاب نخاع سے نکلے ہیں اور تشریح
کی رو سے یہہ ہے کہ اصل اس مرض کی نخاع کا ورم ہے جو نظام عصبی پر موثر ہوتے ہیں عقل و حواس کا
سالم رہنا اس امر کی دلیل واضح ہے کہ دماغ میں فساد نہیں ہے۔ اگرچہ یہہ مرض گرم اور سرد دونوں
ملکون میں ہوتا ہے لیکن گرم ملکون میں اور تبدیل موسم کے وقت خصوصاً [illegible]
مین جو سردی اور گرمی میں ننگے رہتے ہیں زیادہ تر ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کے بعد بھی ہوجاتا ہے
بدن کو سرد ہوا لگنا۔ بارش میں بھیگنا اور سیل زمین پر سونا بھی موجب اس مرض کا ہے کبھی اذیت
زخم اسکا سبب ہوتا ہے جو کسی عضو کے کٹنے یا جل جانے سے حادث ہوتا ہے اور اکثر اطفال نوزائیدہ
کو پیدائش کے ابتدائی دو ہفتون میں لاحق ہوتا ہے اور اسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں کبھی کچلہ
اور اسکے جوہر اسٹرکنیا کے کہانے سے بھی ہوتا ہے کبھی لونیت کرم شکم یا اذیت [illegible]
ہوتا ہے کبھی اسکا کوئی سبب ظاہر ہی نہیں ہوتا **علامات** تشنج ظاہر ہوتی ہین اور اکثر

ابتدا مین کم ظاہر ہوتی ہین اگر ضرب زخم اور سردی سے ہو تو پہلے گردن اور کلے اور زبان کی جڑ اور گلے مین قدرے درد اور سختی محسوس ہوتی ہے جسکی زیادتی سے سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے اور عضلات پشت مین تشنج کے ہونے سے مریض کا سر پیچھے اور دھڑ آگے مثل کمان کی خمدار ہو جاتا ہے جبڑا بند ہو جاتا ہے اور مریض گردن کو حرکت نہین دے سکتا۔ اور شدت کی حالت مین کھانا نگلنے اور پانی پینے کے وقت کسیقدر دشواری ہوتی ہے اور نسبۃً کم کھاتا ہے اور سینہ مین تنگی محسوس ہوتی ہے اور عضلات بدن سخت ہو جاتے ہین چہرہ سینہ ہاتھ پاؤن اور کل جسم کے اختیاری عضلات مین تشنج عضلات کی شدت سے پاؤ و چشم و زبان کے تشنج ہونے لگتا ہے اور عضلات تن جاتے ہین اور پردہ شکم مین تشنج ہوتا ہے اور درد فقار ظہر تک منتہی ہوتا ہے۔ چونکہ جسم کے تمام عضلات مین تشنج یکسان نہین ہوتا اسلئے جسم مین مختلف طرح کی بیڈولی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مرض اکثر نوبتی ہوتا ہے جسمین عضلات کے سکڑنے اور سخت ہونے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بیمار کی صورت اس مرض مین اس ہیئت پر ہوتی ہے کہ پیشانی پر چین زیادہ ہوتی ہے اور مریض ترشرو ہوتا ہے نتھنے پھولے ہوئے ہونٹ باہم متصل و چسپان ہوتے ہین اور باچھین کھلی رہتی ہین خصوصًا دورہ کے وقت جیسے کہ ہنسنے کے وقت کھل جاتی ہین کیونکہ ایک عضلہ دقیق جلد کے نیچے ہے جو جلد کو حرکت دیتا ہے اور حیوانات مین یہ عضلہ قوی ہوتا ہے چنانچہ اس عضلہ کی قوت سے گھوڑا گائے و دیگر چارپائے بغیر حرکت بدن کے جلد کو حرکت دیتے ہین۔ اسکی ایک شاخ گردن سے باچھہ تک آتی ہے۔ پس عضلہ مذکور مین جسقدر تشنج زیادہ ہوگا اوسی قدر باچھین زیادہ کھلین گی اور اس سے ضحک کی صورت پیدا ہو جائیگی جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو ادنے سبب سے بھی درد شروع ہو جاتا ہے مثلاً پانی یا آفتاب کی روشنی بلکہ ہر قسم کی روشنی دیکھنے سے اور بدن کے چھونے ہوا لگنے بستر پر گرنے یا شور و غل کے سننے سے مریض ہیجان مین آجاتا ہے اور مرض کی شدت ہو جاتی ہے اور مریض کے دانت بھنچ جاتے ہین اور کسی طرح کھل نہین سکتے اور اس سبب سے کھانا پینا ممکن نہین ہوتا اور تنفس مین بھی دشواری ہوتی ہے اور بیمار کا چہرہ سرخ یا سیاہ یا پھیکا ہو جاتا ہے پیاس زیادہ ہوتی ہے اور چہرہ پر پسینا زیادہ آتا ہے آواز قدرے کمزور ہو جاتی ہے اور مریض گرمی کی شکایت کرتا ہے نبض جلد جلد اور باریک چلتی ہے نیند نہین آتی قبض رہتی ہے اور پیشاب کرنے مین اکثر دقت

ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد باری ہوا کرتی ہے اور جلد زایل ہوجاتی ہے لیکن اخیر مین اینٹھین
جلد جلد ہوتی ہے اور عرصہ تک رہتی ہے کبھی بالکل زایل نہین ہونے پاتی کہ پھر دوبارہ دورہ شروع
ہوجاتا ہے اور آنکھون مین سرخی ہوتی ہے خصوصاً دورہ کے وقت اور آنکھین مضیق اور پتلیان
کشادہ ہوکر پتھرانے لگتی ہین اور ضیق تنفس کے سبب سے بھرآتی ہین آنسو کثرت سے آتے ہین اور عضلات
تنفس مین تشنج ہونے کی وجہ سے تنفس مین دقت ہوتی ہے جو وقفہ کی حالت مین زایل ہوجاتی ہے
اگر دورہ دیر تک رہے تو سینہ مین ہوا کی آمد و رفت بند ہوجانے اور نقاہت کی وجہ سے بیمار ہلاک ہوجاتا ہے
کبھی یہہ مرض صرف عضلات فکین اور دانتون مین پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین عام نہین ہوتا
اکثر اطفال مین بھی یہہ مرض ایسی صورت پر ظاہر ہوتا ہے کہ فکین مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے جسکے
سبب سے منہ کھول کر دودھ نہین پی سکتے کبھی اس حالت مین بدن مین بھی تشنج ہوجاتا ہے اور جو کزاز
مخصوص فکین ہے اسکو یونانی زبان مین ٹریسمس بمعنی دانتون کا بھنچ جانا کہتے ہین **علامات**
تمیزہ مرکبات کچلہ کے کہانے سے اکثر علامات مین کزاز کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے
مگر کچلہ کے زہر مین پہلے علامتین بخوبی ظاہر نہین ہوتین بلکہ آہستہ آہستہ ظہور مین آتی ہین
اور باری مین جبڑہ بھنچ جاتا ہے اور بعد مین کھل جاتا ہے اور دس منٹ سے ۲ گھنٹے کے اندر مریض
ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس مرض مین جبڑہ شروع ہی سے بند ہوجاتا ہے اور بعد دورہ کے بھی کچا رہتا
ہے اور مرض خواہ کیسا ہی شدید ہو دو تین دن سے قبل نہین مرتا اور نیز سردی اور چوٹ لگنے سے یہہ
مرض پیدا ہوتا ہے **انجام** اکثر برا ہے۔ اکثر پانچ دن کے اندر نصف مریض تلف ہوجاتے ہین
اگر یہہ ایام گزر جاوین تو امید صحت کی ہوسکتی ہے۔ اگر زخم کے سبب عارض ہو یا اطفال مین ولادت
سے چودہ روز کے اندر حادث ہو اور دفعتہً ظاہر ہوکر شدت پکڑ جاوے تو صحت پذیر کمتر ہوتا ہے
اور جو سردی ہوا لگنے یا اعضاء دیگر کی مشارکت سے ہو علاج سے زایل ہوجاتا ہے۔ اس مرض
مین مریض کی ہلاکت تین سبب سے ہوتی ہے۔ اول یہہ کہ حرکت دل دفعتہً بند ہوجاوے۔ دوم حرکت
ریہ دفعتہً بند ہوجاوے اور اوعیہ مین ہوا نہ جاوے سوم آہستہ آہستہ قوت ساقط ہوکر ضعف سے بیمار
مرجاتا ہے **علاج** اول اصل سبب پر نظر کرکے دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے مین کوشش کرین سب سے
پہلے مریض کے مناسب حال مسہل دین مسہل سب سے بہتر اور عمدہ روغن حب السلاطین کیا گولی ہے

سفوف جلیپا یا تربد وغیرہ قوی دوائیں ہیں مسہل اوسیوقت تک دیا جا سکتا ہے کہ مریض اوسکو
نگل سکے ورنہ ٹرپن ٹائین اور طیب یا انجیر کا حقنہ کرینا ور قبض کا خیال رکھیں بعد ظہور تشنج کلورل
ہائیڈریٹ تنہا یا برومائیڈ آف پوٹاسیم کے ہمراہ ملا کر پلا دیں تاکہ اوسکا فعل قوی ہوجاوے دماغ
اور نخاع کو آرام پہونچے **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ ۲ ڈرام۔ پٹاسی برومائیڈ ½ ڈرام۔ شربت سادہ
ایک اونس لیکوئڈ بیورائڈ ۳۔ اونس سب کو ملا کر چھ خوراک کریں اور جبتک نیند نہ آوے برابر گھنٹہ
گھنٹہ کے بعد ایک ایک خوراک دئے جائیں کیونکہ نیند کی حالت میں عضلے ڈھیلے ہو جاتے ہیں
اور تشنج سے محفوظ رہتے ہیں اور جب نیند آجاوے تو اس دوا کا پلانا موقوف کریں اگر بیماری
کی حالت میں پھر تشنج شروع ہو تو ایک دو خوراک اور دیں جب تشنج سے بالکل آرام ہو تو دوسرے روز
رفع کمزوری کے لئے یہ دوا دیں **نسخہ** نائٹرو میوریٹک ڈائلیوٹ ایک ڈرام۔ ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۲ ڈرام
شربت نجرس ۶ ڈرام۔ لیکوئڈ اسٹی اونس سب کو ملا کر ۶ خوراک کریں اور دن میں تین دفعہ دیں نیز کنین بقدر
چار گرین یا اوسکے حبوب بنا کر دن میں دو دفعہ دیں یہ دونوں نسخے مؤلف کے تجربہ میں آچکے ہیں اس سے
کئی مریضوں کو فائدہ تام ہوا ہے اور کسی قسم کی شکایت باقی نہیں رہی جب وہ قوی ہوجاوے تو رفع
تشنج کے لئے قدرے کلوروفارم سنگھا دیں اور مریض کو کئی گھنٹہ تک بیہوش رکھیں جب کلوروفارم کے
سنگھانے سے منہ کسیقدر کھل جاوے اور تشنج ساکن یا خفیف ہوجاوے تو فوراً غذا کھلا دیں یا پانی
پلا دیں بلکہ ہر وقت جبکہ غذا دینے کی ضرورت ہو غذا سے پہلے کلوروفارم سنگھا لیا کریں اگر ہوش
آنے پر پھر تشنج کی نوبت عود کرے تو **چرس کا مرکب** دیں **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ ۱۵ بوند
برومائیڈ آف سوڈیم ۵ گرین کلوروک ایتھر ۵ بوند ٹنکچر آف ہمپ ۱ بوند لعاب صمغ عربی ایک ڈرام
پانی ۲ ڈرام سب کو ملا کر ایک خوراک کریں اور ایسی خوراک چار چار گھنٹہ کے بعد پلا دیں اور ایکسٹرکٹ
آف کیلی بار بین کے حبوب جس میں ¼ گرین ایکسٹرکٹ ہو ابتدا میں دیں اور بتدریج خوراک بڑھاتے جائیں
یہانتک کہ نصف گرین تک خوراک ہو جاوے۔ اگر کیلی بار بین بذریعہ پچکاری جلد کے اندر داخل
کی جاوے تو بیمار کو کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ پچکاری** کیلی بار بین ½ گرین مناسب مقدار
پانی میں حل کرکے چار چار گھنٹہ کے بعد جلد میں داخل کریں کیورارا اور نکوٹین اور مارفیا کی
پچکاری سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ پچکاری** نکوٹین ۱/۵ گرین ایک ڈرام پانی میں حل کرکے

رکھین اور بعد ازان مقطر کرکے ۶ بوند کام مین لاوین اسپرین کا سلوشن بہی دو دو تین تین گہنٹہ
کے بعد زیر جلد داخل کرنا مفید ہے - **ایضاً** دو گرین کیوریر ایک سو قطرہ پانی مین حل کرکے جلد کے
نیچے پہونچاتین اس طرح کہ چار پانچ گہنٹہ کے عرصہ مین بقدر دس یع ید جلد کے اندر داخل ہو جاوے
ایضاً نارکوٹین اکونائٹ سے بہی پورا پورا فائدہ ہوتا ہے **ایضاً** اگر سردی کے باعث ہو تو
مارفیا اور کوکین ۵ فی صدی والے عرق کی پچکاری گردن اور جبڑے کے مقام پر کرین **ایضاً** بلادونا
کے استعمال سے بہی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** بلاڈونا نصف سے ایک گرین تک گنین دو گرین دونون کو ملا کر
چار چار گہنٹہ کے بعد کہلاوین اور پشت کی ہڈی اور مقام نخاع پر بلاڈونا کا ضماد کرین یا اوسکے لینیمنٹ
کی مالش کرین بعض اوقات مقام مذکورہ پر برف کی تہیلی رکہنے سے بہی فائدہ ہوتا ہے. کروٹن کلورل
یا کلورل ہائڈریٹ ہمراہ برومائڈ آف پوٹاسیم پلانا یا بطور حقنہ امعاء مستقیم مین پہونچانا بہی نہایت
مفید ہے **نسخہ** ہوب گانجہ ۳ گرین یا اوسکا ٹنکچر ۲۰ بوند گہنٹہ گہنٹہ کے فاصلہ سے متواتر پلاوین
تا وقتیکہ سدر پیدا ہو. اکثر دفع علامات کے بعد مریض کو کمال ضعف پیدا ہو جاتا ہے جنکو مفرح اور
مقوی ادویات کے استعمال سے رفع کرنا ضروری ہے - مار اللحم وغیرہ مقوی معاجین کے استعمال سے کمزوری
کو رفع کرین دواء المسک مندرجہ مرض لقوہ کے استعمال سے بہی فائدہ ہوتا ہے - افیون یا اوسکے جوہر
مارفیا کا کہلانا بہی مفید ہے - افاقہ کی صورت مین بغرض تحلیل ریاح غلیظہ یہہ معجون دین **نسخہ معجون**
زراوند طویل دو تولہ زراوند گرد تین تولہ - زرنباد - درونج عقربی - الائچی خورد ہر یک دو تولہ - عود مصطگی
زنجبیل ہر یک یکتولہ سب کو باریک کرین اور گل گاؤزبان ۵ تولہ - مویز منقی ۳ تولہ کے خیساندہ مین
دو چند نبات سفید داخل کرکے حسب دستور معجون بنا دین **خوراک** ۹ ماشہ ہمراہ عرق الحیات - غذا زود ہضم
اور سہل الانہضام اور لطیف مثل شوربائے گوشت مرغ - تیتر - بٹیر زردی بیضہ مرغ اور شیر کہلاوین کیونکہ
اس مرض مین ضعف زیادہ ہوتا ہے اور کثرت حرکت سے تحلل کثیر ہوتا ہے لہذا غذا مقوی دینی چاہیئے
تاکہ بیمار مین قدرے طاقت باقی رہے اور ضعف سے ہلاک نہو جاوے - اگر تشنج حلق و فلک کے سبب
بیمار سے غذا نہ کہائی جاوے تو حقنہ کے ذریعہ سے غذا معدہ مین پہونچاوین جب نبض مین سستی
اور رقت محسوس ہو تو شراب برانڈی یا امونیا پلاوین اگر مریض شراب سے پرہیز کرتا ہو تو فقط امونیا
پانی مین حل کرکے پلا دین اگر پلانا ناممکن ہو تو حقنہ کے ذریعہ شکم مین داخل کرین جب ہوا

اور روشنی سے تشنج کی شدت ہو تو بیمار کو سرد ہوا سے بچائیں اور تاریک نرم مکان میں آرام سے رکھیں اور صرف ایک دو آدمی اوسکی خدمت کے واسطے مقرر کریں۔ بیمار کے پاس زیادہ آدمیوں کا ہجوم نہ ہونا چاہئے تاکہ کثرت گفتگو اور شور و غل سے مرض بڑھ نہ جاوے۔ گرم پانی سے غسل یا بپارہ دینا نہایت مفید ہے۔ بعض اوقات عصب مبتلا سے مرض کو کھینچنا یا قطع کرنا پڑتا ہے **سبب** زچہ کو بند مکان میں رکھا جاتا ہے یا بچہ کی نال کند آلہ سے قطع کی جاتی ہے تو بچہ مرض کزاز میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خراب غذا اور امعا میں مواد فاسدہ کے اجتماع سے بھی دوسرے تیسرے ہفتہ کے بچہ کو یہہ عارضہ ہو جاتا ہے

علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں جس سے بچہ بیزار اور بے چین ہو کر روتا اور چلاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں یا سب اینٹھ جاتے ہیں خصوصاً جبڑوں کے عضلات میں زیادہ تر تشنج ہوتا ہے بعض اوقات تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور نیند جاتی رہتی ہے آنکھوں کے گرد نیلا حلقہ پڑ جاتا ہے اور دست سبز رنگ کے آتے ہیں بچہ کو دودہ کی خواہش بار بار ہوتی ہے اور کبھی علامات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کے بغیر بچہ کا چہرہ یکایک اینٹھ جاتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلتی ہے جبڑا کھنچ جاتا ہے اور انگوٹھے اندر کھنچ جاتے ہیں دودہ نہیں پیا جاتا چہرہ اور جسم نیلا پڑ جاتا ہے اور دودہ پینے سے تشنج ہونے لگتا ہے اور ۲۴ سے ۴۰ گھنٹہ کے اندر بچہ کمزور ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے

علاج قواعد حفظان صحت کی پابندی کریں خشک صاف ہوادار مکان میں زچہ کو صاف ستھرے کپڑے پہنا کر رکھیں غذا کا عمدہ تدارک کریں اور بچہ کی ناک صاف رکھیں۔ روغن بید انجیر سے فوراً اجلاب دیں تاکہ مرض ترقی نکر جاوے۔ کلوروفارم سنگھا دیں اور ریڑہ پر برف لگا دیں کلورل ہائیڈریٹ پلا دیں گرم پانی میں ٹہلا دیں آغاز مرض میں نائٹریٹ آف امائل سنگھائیں نوزائیدہ بچہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے اور زچہ کو یہہ دوا دیں **نسخہ** سالی سن برومائیڈ آف پوٹاشیم ہر ایک ۲۰ گرین دونوں کو ملا کر مریضہ کو دیں اس سے پسینہ خوب کھل کر آتا ہے **تنبیہ** ہندوستان میں زچہ کو اکثر خراب تر اور بند مکان میں رکھا جاتا ہے جس سے بچے زیادہ تر مرض مذکور میں مبتلا ہو کر ضایع ہو جاتے ہیں اور جاہل لوگ اسکو خلل آسیب اور اٹھرا مشہور کرتے ہیں

فصل سی و ہفتم خدر

(اینس تھی شیا) یہہ ایک مرض ہے جس سے کوئی عضو بے حس ہو جاتا ہے اور حس لانے والے عصب میں قوت حس بالکل نہیں آتی یا کمتر آتی ہے اس سبب سے اوس عضو کی حس جسمیں یہہ عصب آتا ہے باطل یا ناقص ہو جاتی ہے۔ مستقل ہو کر کبھی خود بعرض فالج سے پیشتر لاحق ہو جاتا ہے مگر اکثر فالج کے ساتھ ہی ہوتا ہے

اور کبھی یہہ دن فالج کے بھی عارض ہو جاتا ہے۔ فی الحقیقت خدر حس عصبی کا استرخا ہے جیسا کہ فالج مین
عصب حرکت مین استرخا ہو جاتا ہے جس طرح فالج اور استرخا مین کبھی حرکت باطل اور کبھی ناقص ہو جاتی
ہے۔ اسی طرح خدر مین بھی کبھی حس باطل اور کبھی ناقص ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا زیادہ تر اثر ظاہر جلد
پر محسوس ہوتا ہے اور زیادہ تر جلد مین اثر ظاہر ہونے کی یہہ وجہ ہے کہ اعصاب حس آور زیادہ تر ظاہر
جلد مین آ رہتے ہین کبھی ایک عضو کا کوئی حصہ بے حس ہو جاتا ہے اور کبھی تمام عضو مثلاً ایک
ہاتھ یا ایک پاؤن مین خدر ہو جاتا ہے مگر زیادہ تر ایک ہی جانب ہوتی ہے خصوصاً جبکہ فالج بھی ہمراہ
ہو لیکن اکثر خدر بدن کی جانب وحشی مین ہوتا ہے اور جانب انسی مین کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی یہہ کیفیت
ہوتی ہے کہ جو عضو آمادہ خدر ہوتا ہے اسمین تحقق خدر سے پیشتر حس زیادہ ہو جاتی ہے اور ادراک
الم کا ادراک زیادہ تر ہوتا ہے من بعد خدر ظاہر ہوتا ہے۔ جو خدر رخسار پر حادث ہوتا ہے وہ زیادہ تر مہتم
بالشان ہوتا ہے کیونکہ اسمین زوج خامس کا عصب جو چہرہ کے اعضا مین حس لاتا ہے مفلوج ہو جاتا ہے
لہذا پہلے اسی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسکی ذیل مین اسباب و علاج دیگر اقسام کا بھی ذکر کیا جاویگا۔
واضح ہو کہ اس خدر کے ظاہر ہونے سے پیشتر رخسارہ پر درد زیادہ محسوس ہوتا ہے من بعد رفتہ رفتہ رخسار
کی حس کم یا باطل ہو جاتی ہے اور عضلات چہرہ مین سے ہر ایک عضو مین جسمین کہ زوج خامس
عصب کا ریشہ پہونچتا ہے مثلاً چشم و رخسار اور ناک کے ایک نتھنا اور ایک طرف کے نصف زبان اور ایک
جانب کے گوش مین خدر واقع ہو جاتا ہے۔ اسوقت چشم بے حس مین اکثر ورم اور سرخی نمودار ہو جاتی
ہے کیونکہ جب حس باطل ہو جاتی ہے تو بیداری مین پلکون کی حرکت کم ہو جاتی ہے اور پلکین آپسمین
منطبق نہین ہوتین پس آنکھہ کو سرد ہوا زیادہ لگتی ہے اور اس سے آنکھہ کو ایذا پہونچتی ہے اور اس
حالت مین آنکھہ کو غذا اچھی نہین پہونچ سکتی پس ان اسباب سے آنکھہ ضعیف ہو کر متورم ہو جاتی
ہے اور نیز اس آنکھہ سے صاف دکھائی نہین دیتا اور قرنیہ مین زخم پڑ جاتا ہے اور کبھی اس سبب سے
آنکھہ پھوٹ بھی جاتی ہے۔ اس حالت مین اکثر ناتجربہ کار طبیب مرض چشم سمجھکر علاج چشم کی جانب
متوجہ ہو جاتے ہین اور خدر سے بالکل غافل رہتے ہین۔ اکثر انکی غفلت کی وجہ یہہ ہوتی ہے
کہ چہرہ مین کوئی کجی نہین ہوتی اور نہ حرکت مین کوئی نقصان واقع ہوتا ہے جس سے امراض
عصبیہ پر استدلال کرین کبھی خدر ہمراہ لقوہ کے ہوتا ہے جو عصب زوج سابع کے استرخا سے لاحق

ہوتا ہے لیکن اس قسم کا خدر اوس حالت میں عارض ہوتا ہے جبکہ استرخائے زوج سابع کا سبب دماغی ہو۔ اور خدر کا سبب قریب کبھی دماغی ہوتا ہے مثلاً ورم دماغ یا لینت دماغ یا صلابت دماغ یا انغماز دماغ جو زیادتی خون یا زیادتی آب لیطون یا زیادتی مقدار شرائین یا استخوان کے ٹیڑھ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی سبب قریب عصب میں ہوتا ہے مثلاً غشائے استخوان میں جسمین خروج عصب کا منفذ ہے ورم پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ آتشک مزمن میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ یا منفذ خروج عصب کے قریب ورم غددی پیدا ہو جاتا ہے اور اوس سے عصب مذکور منغمز ہو جاتا ہے۔ کبھی خدر کا سبب خارج از بدن ہوتا ہے مثلاً بدن کو سرد ہوا لگے یا بدن پر برف پڑے یا برف کا ٹکڑا کسی عضو پر باندھا جاوے۔ کبھی خدر کا سبب شرکی ہوتا ہے جیسا کہ کرم شکم کے سبب خدر عارض ہو جاتا ہے کبھی کمی خون کے سبب خدر واقع ہوتا ہے اور اسکا ظہور اوسوقت ہوتا ہے جبکہ بدن کمزور ہو جاتا ہے اور خون کم پیدا ہوتا ہے اور اکثر مفلس لوگ موسم سرما میں اسی سبب سے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک قسم کا خدر ہے جو فساد مزاج عضو و فساد خون و فساد عصب کے سبب سے عارض ہوتا ہے اور یہہ خاصکر جذام کی حالت میں ہوتا ہے۔ اوسوقت اعصاب اپنی اصلیت ہیئت اور مقدار پر نہیں رہتے۔ یہہ حالت تشریح بعد مرگ سے دریافت ہوتی ہے۔ اس قسم کا خدر ساقین اور قدمین وغیرہ اطراف سے شروع ہوتا ہے اور اعلے بدن کی جانب متصاعد و منتہی ہوتا ہے۔ خدر کے حدوث سے پہلے بیمار کے ناخنوں میں تغیر جذامی اور فساد الاظفار ظاہر ہوتا ہے

امتحان فعل لامسہ جب فعل لامسہ کی اصل کیفیت معلوم کرنی منظور ہو تو جسم کی جلد ماؤف پر پرکار کے دونوں بازو بموجب فاصلہ مجوزۂ اطبا جماوین۔ اگر پرکار کی دونوں نوکین محسوس ہوں تو حس صحیح و سالم ہے اگر اس سے کم فاصلہ پر دو معلوم ہوں تو حس کی زیادتی اور اس سے زیادہ فاصلہ پر ہر دو معلوم ہوں تو حس کی کمی معلوم کریں مثلاً زبان ایک نے کی حس عضو ہے اگر اوسمین بجائے ۱/۲۰ انچ کے ۱/۱۲ یا ۱/۸ انچ پر پرکار کی دونوں نوکین معلوم ہوں تو حس کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ اگر پشت کے مقام پر جسکا فاصلہ مجوزہ ۲/۲ ہے تو دو یا ڈیڑھ انچ پر دونوں نوکیں معلوم ہوں تو حس کی زیادتی تصور کریں مگر نازک اور عصبی مزاج آدمیوں کی حس کسیقدر زیادہ ہوتی ہے جس سے عام فاصلہ کے مطابق کسیقدر اختلاف واقع ہوتا ہے مگر پرکار کے استعمال سے پہلے عضو ماؤف

کے مقابل صحیح عضو کی حس دریافت کرنی ضروری ہے۔ اگر دونون جانب ماؤف ہین تو تندرست آدمی کے اوسی مقام کی کیفیت حس معلوم کرین مگر مریض پر عمل کا مقصد ظاہر نکرین ورنہ مقام عمل پر پرکار کو استعمال کرتے وقت مریض دیکھے ورنہ بغیر حس معلوم کئے بیان کردیگا کہ پرکار کی دونوکین ہین اگر مقام خدر پر پہلے پرکار کی ایک نوک اور پھر دوسری نوک لگاوین تو مریض دیر تک ایک ہی نوک بیان کریگا اور حس کے بہت کم ہونے سے عضو کی لمبائی پر دونون نوکین خواہ کتنے ہی زیادہ فاصلہ پر لگائی جائین مریض ایک ہی نوک بیان کریگا اور حس کی زیادتی مین پرکار کی دونون نوکین خواہ کتنی ہی نزدیک لگائی جاوین مریض فوراً معلوم کرلیگا کہ یہ دو نوکین ہین بعض اوقات دماغ مین خون کے اجتماع اور اوسکے ورم مین گردن ہاتھ اور چہرہ پر پرکار کی دو نوکین تین اور ایک نوک دو معلوم ہوتی ہین لیکن یہ غیر معمولی حس ہے۔ اس کام کے لئے ایک آلہ موسوم بہ **استھی سیو میٹر** ایجاد کیا گیا ہے جسمین دو سوئیان ہوتی ہین اور انکے مابین انچ کے نشان ہوتے ہین اور کم و بیش فاصلہ پر سوئیون کو ہٹا بھی لیا جاتا ہے اسکے استعمال کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آلہ مذکور کی دونون نوکین مقام ماؤف پر مجوزہ فاصلہ کے مطابق قایم کرین بعد نوکون پرکار کے نکڑے لگاوین تاکہ استعمال کے وقت چبھین نہین پر دونون نوکون کو ایک ساتھ جلد پر لگاوین اگر مریض کو دو نوکون کی بجائے ایک نوک معلوم ہو تو رفتہ رفتہ نوکون کو ایک دوسرے سے اسقدر علیحدہ کرین کہ مریض کو دو معلوم ہون اس سے حس کی کمی خیال کی جاتی ہے اگر لگاتے وقت فوراً دو نوکین محسوس ہون تو ایک دوسرے کو اسقدر قریب لاوین کہ دو کی بجائے ایک نوک معلوم ہو اس حالت مین اگر سوئیون کے مابین کا فاصلہ معینہ حد سے کم ہو تو حس کی زیادتی تصور کرین **علاج** پہلے سبب مرض کو تحقیق و تشخیص کرین اور حتے الامکان اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر سبب ورم دماغ یا سختی و نرمی دماغ ہے تو لاعلاج ہے۔ اگر زیادتی استخوان سے یا منفذ عصب کے قریب ورم قدیمی کے حادث ہونے سے پیدا ہو تو ورم کے دفع کرنے والی دوائین دین اور اتنے عرصہ تک دین کہ یہ ورم رفع ہو جائے وہ آیوڈائیڈ آف پوٹاس محلل اورام اندرونی ہے اسکو کسی تلخ دوا کے ہمراہ دین اور چہرہ کے خدر مین کیالول وغیرہ مرکبات سیماب کے استعمال سے جوش دہن پیدا کرنا از بس مفید ہے اگر خدر عام بدن مین ہو تو اوسمین سم الفار یا اوسکا عرق دینے سے نفع کثیر ظاہر ہوتا ہے سم الفار کھلانے کی ترکیب پہلے بیان ہو چکی ہے۔ جذامی خدر مین بھی سم الفار کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے

بعض اطبا اس قسم کے خدر مین دعن گرچن ملانے کی ہدایت کرتے ہین **سفوف مجرب** درونج عقربی۔ زرنباد۔ مصطگی رومی۔ ابریشم مقرض۔ بوزیدان۔ تخم بادرنجبویہ۔ گاؤزبان۔ الائچی خورد ہریک ۳ ماشہ جدوار۔ عود غرقی ہریک ۱ ماشہ عود صلیب۔ برگ فرنجمشک۔ دارچینی۔ سلیخہ۔ سنبل الطیب ہریک ۲ ماشہ سورنجان ۴ ماشہ۔ بہمنین ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے ہموزن نبات ملا کر بقدر ۶ ماشہ خوراک کرین اور عرق دارچینی کے ساتھہ استعمال ہونا چاہئین **دیگر سفوف مجرب** پوست ہلیلہ زرد بلیلہ آملہ بالچھڑ پوست بیخ انجیر ولایتی کباب چینی کشنیز سبز سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور بقدر ۶ ماشہ خوراک کرین۔ **دیگر** سرسون روغن قسط اور روغن کافور کی مالش بہی نافع ہے۔ محل خدر پر ذراریح کا پلاسٹر لگانا بہی اطبا نے مفید بیان کیا ہے

فصل سی و ہشتم اختلاج

اختلاج کے معنی ہین کسی چیز کا پہڑکنا اور یہہ عرب کے اس قول سے ماخوذ ہے کہ اِختَلَجَتِ العَینُ ای طارَت (متحلج ہوئی آنکہہ یعنی پہڑکی) فارسی مین بہی اسکے معنی پریدن کے آئے ہین جسکا ہندی ترجمہ پہڑکنا ہے۔ یہہ ایک قسم کا خفیف تشنج ہے جو کسی عضلہ مین پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہہ حالت عضلہ کے کسی خاص مقام پر ہوتی ہے تمام عضو بلکہ تمام عضلہ پر کمتر عارض ہوتی ہے **اسباب** فی الواقع یہہ مرض عصبی ہے اور اسکا سبب صحیح ہنوز نامعلوم ہے۔ تشریح سے کچھ ثابت نہین ہوا۔ مگر ضرور ہے کہ اذیت عصب اسکا سبب ہے کیونکہ ہر قسم امراض حرکات مین یہی سبب ہے اور جمیع حرکات اعصاب سے متوط و متعلق ہین اور یہہ ضرور نہین کہ خود عصب کے کسی خاص مقام پر ہی ہو بلکہ عام ہے دماغ مین ہو یا نخاع مین یا کسی اور عضو مین کیونکہ عصب جیسا کہ مبدا کی آفت سے متاذی ہوجاتا ہے اطراف کی آفت سے بہی متاذی ہوجاتا ہے۔ اسکی مثال یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص گردن پر محل نخاع مین چہری مارے اور اوس سے نخاع قطع ہوجاوے تو اوس سے ہاتہہ مین حرکت تشنجی پیدا ہوجاویگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سر انامل پر چہری مارکر اونکو قطع کردے تو اوس سے بہی تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور اپنے مبدا کی طرف چلا جاتا ہے اور عضلہ متشنج ہوجاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عصب اپنے مبدا و غیر مبدا دونون کی اذیت سے متاذی ہوجاتا ہے۔ **اختلاج کے اسباب بعیدہ** متعدد ہین اول خون کا ناصاف ہونا جب گردہ یا جگر اپنا فعل پورا نہین کرسکتی اور فضلات دمویہ کو خون سے الگ نہین کرسکتی تو اس سے عضلہ کو صاف غذا اسیر نہین ہوتی اور عضلہ کے فضلات دفع نہین ہوتے بلکہ اوسی مین مجتمع رہتے ہین اس سبب سے عضلہ و اعصاب متضرر ہوجاتے ہین اور جیسا

ہین کہ حرکت کے ذریعہ سے اس فضلہ کو دفع کرین پس اسی حالت کا نام اختلاج ہے۔ دوم تمباکو یا مطبوخ چاے کے زیادہ استعمال کرنے سے بھی یہ حالت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ انکے اجزاے سمیہ جب خون مین مختلط ہو کر دماغ مین جاتے ہین تو اپنی سمیت کے اثر سے دماغ و نخاع کو ضرر پہونچاتے ہین کبھی اختلاج قبض شکم کے سبب سے ہوتا ہے اور اوس حالت مین بھی ہو جاتا ہے جبکہ صفرا جگر مین مجتمع ہو جاتا ہے اور قدرے خون مین مختلط ہو کر بدن مین حرکت کرتا ہے تو یہ حالت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ صفرا کی آمیزش اور جگر مین اوسکے اجتماع سے عضلہ کو صاف غذا نہین پہونچتی **علاج** پہلے سبب کے دریافت کرنا ضروری ہے۔ اگر پسینہ کے نہ آنے سے مسامات کا بند ہونا معلوم ہو تو مریض کو گرم پانی مین ٹہلا دین اور عرق لودیانت پلا دین اور ڈوورس پوڈر بقدر ۵ گرین یا دس گرین امونیا ایسی ٹیٹس ۳ ڈرام پانی ایک اونس مین حل کرکے پلا دین تاکہ عرق آکر جلد صاف ہو جاوے **دیگر مجرب** اکلیل الملک بادیان بابونہ ہر یک تولہ سبوس گندم ۳ مشت گل بنفشہ شبت ہر یک دو تولہ سہ کرہ دین تو سب کو دہ سیر پانی مین خوب جوش دین اور حسب دستور بپارہ لین۔ اگر ضعف گردہ سے ہو تو پٹاس نائٹریٹ اس پٹاس ایسی ٹیٹس نائٹرک ایتھر وغیرہ پانی مین حل کرکے پلا دین **دیگر سفوف مجرب** جس سے پیشاب بکثرت آتا ہے **نسخہ** شورہ قلمی خردل ہر یک ۹ ماشہ نمک سونچر بوکہار حب قرطم ہر یک ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے ہمراہ عرق بادیان استعمال کرین انیسون تخم کرفس تخم شلغم پرسیاوشان ریوند چینی بادیان خار خسک کیا یہ تخم خربزہ وغیرہ مدرات قویہ کو پانی مین بھگو کر صاف کرین اور شربت بزوری سے شیرین کرکے پلا دین نہایت مفید ہے۔ اکسٹراکٹ کالچیکم جو سورنجان تلخ کا رب ہے یا خود سورنجان تلخ اور دارچینی انیسون کو پانی مین جوش دیکر پلا دین **دیگر مجرب** کسیری عناب ہر یک ۲۰ درم پرسیاوشان کاسنی ہر یک ۱ درم گل سرخ انیسون سورنجان تلخ ہر یک ۵ درم سب کو ایک سیر پانی مین جوش دین جب چہارم رہجاوے تو صاف کرکے پلا دین **دیگر** آلو دا انڈ ف ۲ ماشہ تخم کسنی تلخ دلکے عرق کے ساتھ پلانا ازبس مفید ہے اس سے یوریا جو ایک جوہر فاسد ہے اور خون مین مختلط رہتا ہے خون سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر تمباکو یا چائے کی کثرت استعمال سے ہو تو اوسکو ترک کر دین یا کمتر استعمال کرین اور بیمار کو صاف ہوا مین ٹہلاوین تاکہ اجزاے سمیہ خارج ہو جاوین اگر قبض شکم سبب ہو تو ملین مسہل دین اگر جگر مین اجتماع صفرا اور قدرے صفرا کا خون مین آمیز ہو جانا ہو

سببیت ہو تو پہلے آب بزر ہندی یا شیرخشت ہمراہ سقمونیا یا ہلیلہ زرد ہمراہ بلوبل وغیرہ مسہل مخرج صفرا پلاوین تاکہ صفرا جو جگر مین مجتمع ہے اسہال کے ساتھ خارج ہوجاوے اور خون مین نہ ملنے پاوے لیکن جو صفرا خون مین مختلط ہو کر بدن مین چلا گیا ہے اسہال اور کبد کے توسط سے اوسکا دفع ہونا ممکن نہین ہے کیونکہ اس طرف سے کوئی رستہ نہین جس سے صفرا جو بدن مین منتشر ہو چکا ہے بار دیگر کبد مین آوے اور کبد سے معدہ در معا مین آکر اسہال کے ساتھ دفع ہوجاوے کیونکہ دوران جو دل سے شروع ہوتا ہے پہلے دوسرے اعضا مین ہوپہنچتا ہے اور جب اختتام کے قریب ہوپہنچتا ہے تو جگر مین آتا ہے پس اسکے اخراج کے واسطے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مسہل کھلانے کے بعد ادویہ مدر بول جو پہلے مذکور ہوئی ہین پلاوین تاکہ بول کے رستے بسہولت خارج ہوجاوے یرقان کے علاج مین بھی یہی اصول مرعی رکھین کہ جگر مین جو صفرا جمع ہو گیا ہو اوسکو اسہال کے ذریعہ سے خارج کرین اور جو خون مین آمیز ہو گیا ہو اوسکو مدرات بول سے الگ کرین **واضح ہو** کہ جب اختلاج کا سبب دماغی ہو مثلاً عروق دماغ مین خون بھر جاوے یا بطون دماغ مین پانی مجتمع ہوجاوے اور اختلاج مدت مدید تک باقی رہے تو ضعف اور نقصان دماغ کے سبب اسکا انجام صرع یا لقوہ یا تشنج یا مالیخولیا ہوتا ہے پس اگر اختلاج دماغ مین خون یا پانی کے مجتمع ہوجانے کے سبب سے عارض ہوا ہو اور مدت مدید اوسپر گذر جاوے اور زائل نہو اور امراض مذکورہ کے لاحق ہوجانے کا خوف ہو اور امراض صعبہ قویہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اوسوقت روغن حب السلاطین وغیرہ مسہل قوی دین تاکہ خون یا پانی جو کچھ دماغ مین مجتمع ہو کم ہوجاوے پس بعد معاینہ کرین کہ گردہ یا جلد کے فعل مین کچھ نقصان تو نہین ہے اگر ہو تو اوسکے موافق تدارک کرین مثلاً اگر بول کم آوے تو مدرات بول دین اگر جلد زیادہ گرم ہو اور پسینہ نہ آوے یا کمتر آوے تو بیمار کو گرم پانی مین نہلا دین اور معرقات دین اگر اختلاج کا سبب دماغی ہوا یا ربیتے یا تمباکو پینے یا تمباکو کھانے سے اختلاج ہوا ہو تو اسٹرکینیا۔ سلفیورک ایسڈ سادہ پانی مین حل کر کے دینا چاہیئے۔ صرف کچلہ اور کچلہ کے مرکبات بھی بہت فایدہ دیتے ہین جیسے کچلہ مندرجہ رعشہ اور مالش کے لئے روغن دہتورہ مندرجہ لقوہ کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ شربت تنبول کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ شربت تنبول**

برگ پان پختہ سفید باریک بریدہ پانی مین جوش دین تاکہ اوسکا کل اثر پانی مین آجاوے پھر ان

گلاب اور شکر تری مناسب مقدار مین داخل کرکے شربت کے قوام پر لاوین اور قدرے زعفران ملیا
تو نفع زیادہ اگر استعمال مین لاوین جو شخص افیون کا عادی ہوا وسے نلچہ تمسو اسکا ہے۔ افطرہ
تجلہ ۱۲
تک ایک دو وزن سادہ پانی مین آمیز کرکے دینا بہت مفید ہے۔

خاتمہ

ارادہ تو یہہ تہا حسب دستور اس پہلے حصہ کو کم سے کم سینہ کی بیماریون پر ختم کیا جاتا لیکن جو احباب
واصحاب اس کتاب کی تصنیف کے باعث ہوئے تہے اونکا شوق غالب تہا اور وہ مصر ہوئے
کہ جہان تک جلد ہوسکے مطالعہ کا موقع دیا جاوے چنانچہ کئی اصحاب نے خواہش ظاہر فرمائی کہ
جسقدر اوراق چہپتے جائین وقتاً فوقتاً اونکی خدمت مین پہونچتے رہین پس بحکم المامور معذور
اس حصہ کو فقط دماغی امراض پر ختم کرنا پڑا۔ مین اصحاب کی قدردانی سے اندازہ کرسکتا ہون کہ
اگر خدا نے چاہا تو ضرور یہہ کتاب بہی میری دوسری تصانیف کی طرح مقبول خاص و عام ہوگی
اور قدردان بیشک اس سے فایدہ اوٹہائینگے کیونکہ اس طرز کی کتاب آجتک شایع نہین ہوئی جو اردو
خوانون کو بہی فایدہ دے اور ڈاکٹرون کو بہی اسلئے کہ آج وہ زمانہ نہین رہا کہ خشک و تر و رطب و یابس پر قناعت
کی جاوے آج امتحان و مقابلہ کا زمانہ ہے کوئی سرکاری اسامی بغیر امتحان مقابلہ کے نہین ملتی طبیب بہی بدون
امتحان کے کامیاب نہین ہوسکتا اسکی ممتحن پبلک ہے اور وہ اوسی کو پاس کریگی جسکے پاس دونون طرح کی
ادویات و معلومات ہونگے بیشک وہی دکان شہرت مین سبقت لے جاتی ہے جسکے پاس ہر قسم کا
سودا ہو۔ ناظرین خود امتحان کرلینگے کہ تکمیل البحرین نے اونکی ہر قسم کی ضرورتون کو پورا کردیا
ہے تشخیص مرض اسباب علامات وغیرہ اس خوبی و خوش اسلوبی سے بیان کئے ہین کہ ایک کم علم شخص
بہی اونکو سمجھکر اپنے مطلب کا میاب ہوسکتا ہے انگریزی یونانی اور ہندی تینون قسم کے نسخے دیے
ہین اور صدری و بیاضی نسخون کے ظاہر کرنے مین کوئی خست و کمی نہین کی اور ایسے نسخے بافراط دئے
ہین جو بارہا تجربہ مین آچکے ہین جابجا محاکمہ کیا ہے جس سے طب قدیم و جدید مین فرق بین معلوم
ہوتا ہے۔ الحاصل جو کچہہ میرے حوصلہ و طاقت مین تہا پیش کردیا قبول خلق خدا کے ہاتہہ مین ہے
وہ خود اسکا معین و مددگار ہوگا

فہرست مضامین کتاب تکمیل البحرین حصہ اول

اشتہارات

قرابادین احمدیہ حصہ اول

مولفہ خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان پروپرائیٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور

اہل یورپ نے علم طب خصوصاً فن دواسازی مین جو کچہہ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے عروج و فروغ حاصل کرلیا ہے آج ہم اپنی عقل و تجربہ سے کہہ سکتے ہین کہ اگر کسی کے خیال مین اس سے زیادہ عروج کا قیاس ہو تو اسکا نام تنزل تجویز کرنا نہایت موزون ہوگا۔ اونہون نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات و مرکبات مین وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑہکر خیال مین آنا مشکل ہے۔ جوہر اور ست نکال لینے سے یہہ فایدہ ہین قوی الاثر ہو گئی ہین اور مقدار مین کم ہونے کی وجہ سے کسیکو انکا استعمال کرنا ناگوار نہین ہوتا مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بہی نظر انداز نہین کر سکتے۔ یہہ ایسی ہین کہ ہماری پیدایش کے زمانہ سے ہماری طبع کے ساتہہ مانوس ہین۔ قرابادین احمدیہ کے اس حصہ مین جسقدر مفرد دوائین لکہی گئی ہین بجز آیوڈین وغیرہ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہین صرف ترکیب مین رنگ آمیزی کر کے اہل یورپ نے انکو درجہ جواہر کے مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے دواساز بہی توجہ کرین تو ممکن ہے کہ وہ بہی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فایدہ اوٹہائین اور ملک کو بہی فائدہ پہنچائین بلکہ ملکی فایدہ اسی مین ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات کو فروغ دیا جاوے۔ انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات مین بہت بڑہ گیا ہے۔ میڈیکل کالجون سے ہر سال سیکڑون طالب علم ڈپلوما حاصل کر کے نکلتے ہین کچہہ بہت عرصہ نہین گذرا کہ گورنمنٹ ذمہ دار تہی کہ جو طلبا میڈیکل کالجون کی سند حاصل کر لین انکو ضرور نوکری دیگی لیکن افراط کی وجہ سے اب یہہ ذمہ داری چہوڑ دی ہے۔ اس افراط و عدم ذمہ داری گورنمنٹ کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی اسپیشل اسسٹنٹ و اسسٹنٹ سرجن شہر مین اپنا اپنا مطب کر رہے ہین اسکے مقابل اہل ملک کے بہی دو فرقے ہو گئے ہین ایک وہ جو انگریزی دواؤن کو مفید خیال کرتے ہین دوسرے وہ جو انگریزی ادویات سے بالکل نفرت کرتے ہین اور اپنی دیسی ادویات سے مانوس ہین جو ہمارے معالج اطبا ہین وہ بہی دو فرقے ہین ایک اکثر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہین دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی ادویات سے بالکل نابلد ہین مگر ان دونون فرقون کا ایسا سلوک ملک کے ساتہہ سراسر ناانصافی ہے۔ دونون کو لازم ہے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کرین اور

اور اپنے تئین ملک کی خدمت کے لئے پورا پورا لایق بنائین با وصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی قیمت کی شکایت بدستور باقی ہے۔ پس ایک ڈاکٹر کا یہ فرض نہین ہے کہ ایک کم استطاعت مریض کے روبرو جسکو بیماری کے علاوہ بیکاری نے ستا رکھا ہو ایسا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت دو تین روپیہ ہو اور یہی نسخہ دو تین پیسے مین عام بازار سے مل سکے۔ اسی طرح وہ دیسی طبیب ملک کی خدمت گزاری کا فرض ادا نہین کر سکتا جو آنکھون کی بیماری مین نمک سلوشن جیسی فائدہ مند چیز کو چھوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرتا ہے غرض دونون فریقون کو حسب اقتضای وقت دونون قسمون کی دوائیون سے کام لینا ضروری ہے اور مینے دونون قسم کے طبیبون کے خیالات کی بخوبی جانچ کر لی ہے کہ وہ دونون قسمون کی ادویات کو استعمال مین لانے کے خواہشمند ہین صرف ناواقفیت کا پردہ حائل ہے چنانچہ جن اصحاب نے میری کتاب **معمول احمدیہ** جو فن جراحی مین شایع ہو چکی ہے ملاحظہ فرمائی ہے اور میری طرز تحریر سے آشنا ہین مجھسے درخواست کی کہ مین ایسی قرابادین لکھون جو اطبا کے دونون فریق کے لئے موزون و مفید ہو چنانچہ مینے اونکی فرمایش سے یہ کتاب لکھی ہے۔ اسکا طرز بیان یہ ہے کہ پہلے فارسیی (دواسازی) کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہون تو ایک ہر دواساز اپنے ٹوٹے ہوئے ٹھیکرون مین ویسی ہی دوا تیار کر سکتا ہے جیسے کہ انگریزی ادویات ہین اسکے بعد ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی اس ڈھنگ سے ادا کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پھر عربی فارسی انگریزی اور لاطینی نام ہے اسکے بعد ہر ایک دوا کے انگریزی و لاطینی مرکبات بتلائے ہین اور ہر ایک مرکب کی ذیل مین نامی گرامی ڈاکٹرون کے ڈاکٹری نسخے دئے ہین جو بالخاصیت مفید اور نہایت سریع التاثیر ہین بعد اسی دوا کے یونانی و ہندی نسخے تحریر کئے ہین جنکو دیسی طبیب اسرار مخفیہ صدریہ سے تعبیر کرتے ہین اور ہر ایک مرکب کی قیمت بھی لکھدی ہے تاکہ خریدارونکو دھوکا نہو۔ اور انگریزی مصطلحات کو اپنی زبان کے سہل سریع الفہم الفاظ مین بدل دیا ہے جس سے کم علم طبیب بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے صرف اسمای ادویات بدستور قایم رکھے ہین اور اکثر دھاتون کے جوہر اوڑانے کی ترکیبین با تصویر لکھی ہین تاکہ ہمارے ملک کے دواساز ویسی ہی دوائین کوڑیون کے مول تیار کر سکین جیسی انگریزی اور نیز اپنے مجربہ صدریہ کشتہجات وغیرہ دوائین جو عمل مین تیر بہدف ہین شامل ہین اسکے اخیر مین دو فہرستین ہین ایک معمولی مرکبات اور اونکی مقدار خوراک کی دوسری فہرست وہ ہے جو سراپا بیماریون کے معالجات کی فہرست ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس بیماری کی دوا کس صفحہ پر ملیگی غرض جہان تک میرے امکان مین تھا مینے دونون طبونکی ادویات و معالجات کا نہایت سلیس عبارت مین ذکر کر دیا ہے اسکی قیمت عہ اور محصولڈاک وغیرہ ۲ ہے

کتاب معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصوں مین منقسم ہے پہلے حصہ مین ان امراض کا بیان ہے
جو بدن کے کسی ساتھہ مخصوص نہین بلکہ عام ہین خواہ تمام بدن کے یہہ دل یا کسی ایک حصہ پر دوسرے
حصہ مین وہ امراض ہین جو سر سے سینے تک پائے جاتے ہین تیسرے حصہ مین سینہ سے لیکر ہاتھہ پاؤن
تک کی بیماریان مرقوم ہین علم جراحی سے یونانیون اور ہندیون نے یہان تک نفرت اور دست کشی اختیار
کی کہ آج اونکو حقارت کی نظر سے دیکھا یہہ طعن کیا جاتا ہے کہ انمین یہہ علم کبھی تھا ہی نہین حالانکہ
انگریز جو آج فن جراحی مین مسیحائی کر رہے ہین اپنی غایت درجہ کی انصاف پسندی سے اعتراف کرتے
ہین کہ ہمکو علما و حکماے عرب سے فیض پہونچا ہے اور ہم اونکے شاگرد ہین اصل بات یہہ ہے کہ حکماے
عرب کی نفاست طبع نے اونکو اس طعن کا مورد بنایا اور وہ اس شریف فن کو جاہل حجامون کی سپرد کرکے
اس سے دستبردار ہو بیٹھے اور رفتہ رفتہ اونمین یہہ علم مفقود ہوگیا مینے نہایت کوشش و تلاش سے
تینون قسم کے اعمال جراحی یکجا جمع کئے اور جراحی کے متعلق معالجات و نسخجات بہم پہونچائے اور ایک کو
دوسرے کے ساتھہ تطبیق دی۔ جہان تک ممکن ہوا تینون کے مصطلحات بالمقابل ایک دوسرے کے درج
کر دیئے اور کوئی مغلق و غیر مانوس لفظ استعمال نہین کیا اگر ضرورتاً کوئی ایسا لفظ لکھنا پڑا تو اوسکی تشریح
ساتھہ ہی کر دی۔ اب یہہ اس پایہ کی کتاب ہوگئی ہے کہ اسنے یہہ بھی بتا دیا کہ یونانیون مین فن
جراحی نہین ہے اور یہہ بھی کہ یونانی بھی اس سے ویسے ہی مستفید ہو سکتے ہین جیسے کہ ڈاکٹر اور بید
معمول احمدیہ سے صرف فن جراحی کی تکمیل نہین ہوئی بلکہ اس سے علاج الامراض و علم الادویات و
تشریح و افعال الاعضا و خواص الادویہ مین خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ اگرچہ یہہ تشریح کی کتاب نہین لیکن
اس سے ہر ایک عضو کی جو کسی بیماری کے متعلق ہے ایسی کامل و مکمل تشریح ملتی ہے کہ کسی دوسری تشریح
کی کتاب کی ضرورت باقی نہین رہتی یہہ محنت اسلئے گوارا کی گئی ہے کہ کوئی انجان جراح معالجے کے وقت
کسی ایسے عضو یا رگ وغیرہ کو نہ کاٹ ڈالے جس سے مریض کی جان معرض ہلاکت مین پڑ جائے۔ کان
آنکھہ صدر اور مثانہ اور امراض مخصوصہ زنان و مردان کا ایسا مفصل بیان لکھا گیا ہے کہ بجاے
خود ہر ایک ایک مجلد ضخیم بن گئی ہے۔ ہر ایک مرض کی ایسی آسان اور فارق علامتین بیان
کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بھی مرض کو تشخیص کر سکتا ہے۔ ہر ایک مرض کے اچھے برے نتایج
بھی بیان کر دیئے ہین اور بتلا دیا ہے کہ اس مرض کا انجام کیسا ہوگا۔ طریق عمل اور اوزارون کی

بھی جا بجا تصویرین دیدی ہین تاکہ اسکے عام فہم ہونے مین کوئی کسر باقی نہ رہجائے۔ ہر ایک مرض کے متعدد سہل الوصول نسخے انگریزی ہین دیئے ہین پھر اسکے مقابل دیگر البدل یونانی ودیگر کے بیشمار نسخے دیئے ہین جو کئی برسون سے تجربہ مین آرہے ہین۔ بیان مذکورہ بالا کے لحاظ سے یہ کہنا مبالغہ مین داخل نہین کہ معمول احمدیہ تحقیق مسایل طبیہ وفن جراحی مین نہایت مشرح ومکمل کتاب ہے اور مبتدیون کے لئے مستقل درسی کتاب اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ہے اسکے کارآمد ومفید ہونے کی کئی سرکاری ڈاکٹرون ومستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے اخیر مین ملحق کی گئی ہے **قیمت** حصہ اول ۶ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۶ کل عہ محصول ذمہ خریدار۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی

کتاب ممد حیات

یہ علم حفظان صحت کی کتاب ۱۶۱ صفحہ پر ختم ہوئی ہے اسمین دیباچہ کے بعد ایک تمہید اور دس مقالے ہین ہر ایک مین جو مضامین درج ہوئے ہین انکی مختصر فہرست یہ ہے۔

دیباچہ آبادی کی کثرت وبائی امراض کا سبب ہے۔ کثرت انہار کثرت پیداوار اور ریل بھی کثرت امراض وبائیہ کا موجب ہے۔ کتاب ممد حیات دیگر رسایل حفظان صحت پر کیا فوقیت رکھتی ہے اور اسی سے امور حفظان صحت کو کسقدر مدد مل سکتی ہے

تمہید تعریف علم حفظ صحت۔ علم حفظ صحت کی ضرورت۔ بیماری مین اولاد کی کمی تاریخی واقعات حفظ صحت۔ زمانہ سابق وحال کی حفظ صحت کا مقابلہ۔ انگریزون اور ہندوستانیون کی حفظ صحت کا مقابلہ۔ انگلستان اور ہندوستان کی صحت کا مقابلہ۔ صحت کا علم کیونکر حاصل ہوسکتا ہے۔ آزادی صحت کی موید ہے۔ صاف پانی پر صحت کا مدار ہے۔ انسان دوسرے حیوانات کی نسبت کیون زیادہ بیمار ہوتا ہے۔ بیماری کی نسبت عام لوگون کے خیالات حفظ صحت کے ضروری لوازم۔ میونسپل کمیٹیون اور طبیبون کے فرایض دوران خون

مقالہ اول ہوا کے بیان مین۔ صاف ہوا مین دم لینے کے فواید۔ زکام کی وجہ۔ بچون پر ہوا کی تاثیر ہوا کی نسبت عام رائے۔ ماہیت ہوا۔ باد نسیم۔ باد سموم۔ معدنی۔ نباتی وحیوانی کثافت قصبات ودیہات کی ہوا۔ ہوا کی خرابی تاثیر ماکولات پر۔ ہوا کا تصفیہ۔ مقدار ہوا ومکانات قدرتی طور پر ہوا کا تصفیہ ہوائی اجسام کا لطیف ہوکر پھیلنا۔ حرارت کی تاثیر سے ہوا کی تحریک

ہوا کی رفتار سے تصفیہ ہوا۔ مصنوعی طور پر یعنی خشک و سیال ادویات سے تصفیہ ہوا۔ تصفیہ جات
کی صفائی۔ خاص حفظ صحت یا حفظ صحت موریون کا بنانا۔ صفائی۔ فرش بندی۔ کیونکی حفاظت
خراب مکان مین عمدہ ہوا حاصل کرنے کی تدبیر۔ میلے بستا ہد ہے۔ کمیٹیون کو ہدایتین۔ دیہات
کی صفائی۔ دیہات کی آبادی وغیرہ۔

مقالہ دوم جای سکونت اور اوسکے متعلق تمام مفید اور ضروری ہدایتین **مقالہ سوم**
پانی کے بیان مین پانی کی ضرورت۔ پانیون کی ماہیت و اوصاف پانی کے ناپ تول کی بعض اغلاط
پانی صاف کرنے کے طریقے۔ واٹر ورکس کے فواید وغیرہ **مقالہ چہارم غذا کے بیان مین**
غذاؤن کی ماہیت اور اونکی ضرورت۔ غذا کے اجزا۔ ہر ایک غذا کے مرکبہ اجزا۔ بیان ہاضمہ لعاب
دہن۔ رطوبت معدہ۔ رطوبت لبلبہ صفرا۔ مدت انہضام غذا۔ مقدار غذا۔ کہانے کا کمرا۔ برتن وغیرہ
ستھرے ہون کیسی چیزین ملا کر کہانا مضر صحت ہے۔ کہانا کہانے کے بعد تہوڑی دیر آرام کرنا چاہیے
گوشت انڈا وغیرہ کے فواید۔ سبزی ترکاریان خام میوے۔ شیرینیات انگریزی اور دیسی کہانے تنبا
و دیگر منشی اشیا۔ مریض کی غذا **مقالہ پنجم پوشش جسم** بچون کی پوشاک۔ عام لباس
مقالہ ششم ریاضت کے بیان مین فواید ریاضت۔ ریاضت مین اعتدال
ترک ریاضت کے نقصان۔ جوانی بچپن اور بڑہاپے کی ریاضت۔ ریاضت مستورات۔ ریاضت
کے اوقات اور اوسکی مقدار۔ ریاضت بلحاظ موسم و ملک **مقالہ ہفتم غسل مین مقالہ ہشتم**
نیند مین مقالہ نہم فصول اربعہ ہر ایک موسم کا حفظ ماتقدم **مقالہ دہم ہیضہ**
اسباب ہیضہ کے لیئے تدابیر حفظ ماتقدم ہیضہ کے ہر ایک درجہ کا علاج **وبائی بخار** اور اوسکے
روکنے کی تدبیرین ان سب امور کا مفصل و مشرح بیان کیا گیا ہے۔ انگریزی علم حفظ صحت مین جو مسایل
ہمارے ملک کے حالات کے موافق تہے اونکا اقتباس کر لیا گیا ہے اور بہت سے مسایل اپنے ذاتی
تجربہ و مشاہدہ سے جو بحیثیت ایک طبیب کے اپنی عمر کے ایک بڑے حصہ مین حاصل ہوئے ہین لکہے گئے
ہین اور یہہ تجربے نہ صرف کسی خاص شہر مین حاصل ہوئے ہین بلکہ مختلف شہرون کے سفر سے
جو ہر ایک طبیب کو بقدر اپنی شہرت و لیاقت کے پیش آیا کرتا ہے حاصل ہوئے ہین۔ جو شخص
اس کتاب کو مطالعہ مین رکہے گا اور اوسپر عمل کریگا بالضرور عمر طبعی کو پہونچے گا اور اوسکو کوئی درد
کسی عضو کا ضعف لاحق نہوگا۔ ہمیشہ تندرست و توانا رہے گا اور بڑہاپے مین جوانی کا دم بہرے گا
تم جانتے ہو کہ سفید ریش نورانی چہرہ انگریز جو تمہاری آنکہون کے سامنے چلتے پہرتے ہین

ساٹھہ ستر برس کی عمر مین کیون شادی کر لیتے ہین اور سو برس کی عمر تک اونکے تمام قوا سے کیون جو
وقائم رہتے ہین ؟ اسکا سبب صرف یہی ہے کہ وہ حفظان صحت کے پورے پورے پابند رہتے ہین اگر تم
بھی اسکی پابندی لازم سمجھو تو تمہین بھی وہ سب قوتین حاصل ہو سکتی ہین جو انگریزون کو حاصل ہین
ہمدم حیات تمہین کوئی ایسی بات نہین بتلائیگی جسمین تمہارا زائد روپیہ یا وقت صرف ہو بلکہ وہ باتین
بتلائیگی جنسے تم بدون کسی زاید صرف کے دکھہ درد اور بیماری کے اخراجات سے محفوظ رہو اور عیش و آرام
سے زندگی بسر کرو۔ پس ایسے مونس غمگسار رفیق جان نثار کا دو قدم آگے بڑہکر استقبال کرو اور اوس سے
بغلگیر ہو۔ یہہ تمہارا سچا وفادار دوست ہے اسکو حرز جان بناؤ۔ اسکی قیمت عمر ہے اور محصول وغیرہ
آپکے ذمہ ہے۔ گویا ڈیڑہ روپیہ مین آپکو ایسا طبی مشیر ہاتھہ آتا ہے جو عمر بھر صدق دل سے تمہاری خدمت
کرے اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے اور نہ کسی فیس کا طلبگار رہے۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو
تمام تصوف کے جمیع مسایل جزوی و کلی پر حاوی ہو۔ اسمین وہ اسرار مخفیہ ظاہر کیے گئے ہین جو مشایخ سالہا
سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین اس علم سے خدا کی شناخت حاصل
ہوتی ہے۔ اس کتاب مین جو کچھہ لکھا گیا ہے تصوف کا علم ہے نہ عمل اور معلوم ہے کہ جبتک کسی چیز کا علم نہو
اوسپر عمل نہین ہو سکتا۔ یہہ کتاب سکہاتی ہے کہ عمل کس طرح حاصل ہو سکتا ہے رہنما سے کیا کیا فیض
حاصل ہوتے ہین اور پیر کامل کی شناخت کیسے کیا۔ اسرار التصوف مین وہ باتین ہین جو مخنثون کو مرد اور
مردون کو شیر مرد اور شیر مردونکو مرد فرد بنا دیتی ہین اس کتاب کی ادنے خوبی یہہ ہے کہ اسکے مطالعہ سے
دل پر ایک رقت اور وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور کتاب ہاتھہ سے چھوڑنے کو جی نہین چاہتا
اسکے دو حصے ہین دونون کی مختصر فہرست یہہ ہے **فہرست حصہ اول** بیان ولایت معرفت تصوف
عارف متعرف جاہل صوفی۔ فقیر۔ بیان توحید۔ دلائل نقلی در اثبات توحید وجودی۔ اختلاف باب
الولایت کرامات الاولیاء۔ رویا و منام۔ معنی کنت کنزا مخفیا۔ معنی ان اللہ خلق آدم علی صورتہ معنی
انسان کیفیت دل۔ معنی الست بربکم۔ حقیقت نبوت۔ نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ منقبت صحابہ رضی
اللہ عنہم۔ مراتب شریعت و طریقت و حقیقت۔ پنج بنا ارکان اسلام کا بیان۔ طریق شریعت و تصوف

تقریظات

جن مستند طبیبوں اور ڈاکٹروں نے نیازمند کی تصنیفات پر منصفانہ تقریظیں تحریر فرمائی ہیں انکے نام نامی ممنونی و شکوری کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اصل تقریظیں اسواسطے نہیں لکھی گئیں کہ وہ اصل کتاب کے ہمراہ چھپی ہوئی موجود ہیں۔

کتاب مجمع حیات

جناب پنڈت گنڈو رام صاحب ایل ایم۔ ایس ہاسپٹل اسسٹنٹ اینڈ میڈیکل انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

جناب خان بہادر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر کمسٹری ویٹرنیری کالج لاہور

جناب خان بہادر سید سردار شاہ صاحب گیلانی لیکچرار دہوس سرجن ویٹرنیری کالج لاہور

جناب ڈاکٹر نرائن سنگھ صاحب پنشنر ہاسپٹل اسسٹنٹ اینڈ مرچنٹ لاہور

جناب ایم۔ او۔ ایل حکیم حاذق۔ زبدۃ الحکما۔ ایچ۔ بی۔ ای۔ مولوی فاضل منشی فاضل مولوی غلام مصطفےٰ صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور

کتاب قرابادین احمدیہ

جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر بی ایم۔ ایس انچارج سول ہسپتال چترال مصنف و مولف طب حسینی و مفردات صابری)

جناب پنڈت گنڈو رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مہتمم انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنیری کالج لاہور

جناب فخر الاطبا محمد عبد الرحیم صاحب رس انگریزی ہائی سکول سرکار نظام حیدر آباد دکن

جناب حکیم سعد ہی سیتل سنگھ صاحب خلف سودہی انوپ سنگھ صاحب رئیس اندور ضلع ہوشیار پور

مسیح دوران جناب حکیم سلطان محمد صاحب رئیس گنٹور احاطہ مدراس

جناب فاضت مآب سید خواجہ صاحب تعلقدار جاگیردار حیدر آباد دکن

جناب حکیم مشتاق حسین صاحب رئیس نکیو ربازار نواب گنج

جناب خان بہادر سید سردار شاہ صاحب گیلانی پروفیسر ہیس و ہوس سرجن لاہور ویٹرنیری کالج لاہور

جناب خان صاحب سید ممتاز علی شاہ صاحب گیلانی پروفیسر اناٹمی ویٹرنری کالج لاہور
جناب ایم۔ او۔ ایل حکیم حاذق زبدۃ الحکما۔ ایچ۔ پی۔ ای۔ مولوی فاضل منشی فاضل مولوی غلام مصطفےٰ
صاحب پروفیسر عربی و ریاضی اورینٹل کالج لاہور و لیکچرار طب یونانی مڈیکل کالج لاہور
[illegible] صاحب [illegible] میو اسپتال اسسٹنٹ لاہور

اشتہارِ ادویاتِ نادرہ روزگار

جو دوا کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور متصل کوتوالی
کے علاوہ ہر ایک بیماری کی دوا بمجرد فرمایش کے تیار کرکے بھیجی جاسکتی ہے۔
جو اصحاب بیرونجات سے مشورہ یا علاج کے خواستگار ہوں مفصل حالات
معلوم ہونے پر اونکے ارشاد کی تعمیل بہی ہوسکتی ہے۔

روغن عنبر

یہہ عجیب و غریب روغن خوشبو کے استعمال کرنے والوں
اور بالوں کے پالنے والوں کے واسطے تیار کیا گیا ہے جو
اپنی بہر دلعزیزی و عام پسندی کے سبب ہزارہا مرتبہ
نکل چکا ہے چونکہ قلیل القیمت و کثیر المنفعت ہے اسلئے
ہاتھوں ہاتھ بک جاتا ہے رہنے نہیں پاتا جسنے ایک
دفعہ اسکو استعمال کیا ممکن نہیں کہ پہر اسکا شایق نہو جاوے
اسکے فوایدِ عظیم ہیں ہر ایک شخص کو ہر ایک موسم
میں موافق آتا ہے آجتک کوئی روغن اس تاثیر کا
ایجاد نہیں ہوا۔ یہہ خوشبو میں عطریات پر سبقت
رکہتا ہے ایک دفعہ کے استعمال سے ہفتہ بہر تک
خوشبو قایم رہتی ہے اور لطف یہہ ہے کہ بال چکٹتے
نہیں اسکے استعمال سے رنگ رخسار سرخ ہوتا ہے

قوت دماغ و تقویت بصر و سمع کے لئے اکسیر کا حکم رکہتا ہے
کثرت مطالعہ کتب یا باریک کام کرنے سے جو دماغ
و بصارت میں ضعف آجاتا ہے یہہ اوسکی کافی تلافی
کرتا ہے۔ نزلہ زکام و دیگر امراض دماغیہ و صرع کے
اندیشہ سے اسکا استعمال کرنے والا ہمیشہ محفوظ
رہتا ہے طاقت اعصابی کے قایم رکہنے کیلئے بے نظیر
ہے نا تہیں و ضعیف آدمیوں کے بال جو دماغی امراض
کے باعث جڑ سے اکہڑنے لگتے ہیں یہہ اونکی
جڑوں کو مضبوط کرتا ہے بال جلد پیدا کرتا ہے سیاہ
بالوں کو تا تقاضاے عمر سفید نہیں ہونے دیتا
قیمت فی سیر للعہ لاگت بکس ہ محصول ڈاک ذمہ خریدار
آدہ سیر سے کم کی درخواست کی بیرونجات میں تعمیل
نہو سکے گی۔

مجمع البحرین

حصہ دوم

دربابِ عملیات و معالجات امراض بطریق طب انگریزی و یونانی

مصنفہ

ڈاکٹر حکیم احمد [illegible] علی خان صاحب

سنہ ۱۹۰۵ء

مختصر حالات حضرت خاندان گوارسی شریف علاقہ بدر ضلع حیدرآباد

فہرست مضامین کتاب تکمیل البصرین حصہ دوم

ضمیمہ ... کتب طبیہ ... الامام ۴۳۲ ...

تکمیل البحرین

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد سراپا ممتلی عصیان زبدۃ الحکما ڈاکٹر حکیم احمد علیخان مالک رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور عرض پرداز ہے کہ جب تکمیل البحرین کا پہلا حصہ حکیم مطلق کی امداد و تائید الٰہی سے ختم ہوا تو اوسکے دوسرے حصہ کے تیار کرنے پر قلم کو اوٹھایا آخر کار بتائید غیبی اس دوسرے حصہ نے بھی اختتام پایا اس حصہ میں آنکھوں سے حلق تک کی امراض کا بیان ہے اور حسب موقع تصویریں بھی دی گئی ہیں تاکہ اعضا کی اصلیت اور مرض کی ماہیت کے سمجھنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے اسمیں چند باب ہیں اور ہر ایک باب میں کئی مقالے اور فصلیں ہیں۔

باب اول امراض العین

مختلف کوائف کے لحاظ سے اوسکو چند مقالہ میں بیان کیا ہے

مقالہ اول امراض مقلہ عین

اسکو بغرض سہولت ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ تشریح العین

جو اس جسم میں سے آنکھ نہایت مفید اور کارآمد عضو ہے جس سے کل موجودات کی صورت ہیئت اور رنگت معلوم ہوا کرتی ہے اسی پر انسان اور حیوانات کی جملہ کاروائی موقوف ہے مقلہ چشم میں خاص قوت بصارت پائی جاتی ہے نیز دماغ سے عصبہ مجوفہ آکر پردہ شبکیہ کی صورت بنجاتا ہے جسپر شئی مرئی کا عکس رطوبات کے ذریعہ سے پڑتا ہے بعدازاں عصب مجوفہ کے ذریعہ شئی مرئی کی حس دماغ کے اندر پہونچنے سے مرئی کی خاص صورت معلوم ہوتی ہے طبقات اور رطوبات کے علاوہ عضلات عین۔ عضلات محرک مقلہ۔ چھوٹے آلات دمعیہ وغیرہ اور بھی چھوٹے چھوٹے اشیاء آنکھ میں پائی جاتے ہیں جنکا صحیح و سالم ہونا قوت بصارت کے

واسطے نہایت ضروری ہے اور آنکھ ایسا شریف عضو ہے کہ جسکی حفاظت کیلئے صانع حقیقی نے
ایک مخروطی شکل کا استخوانی جوف سامنے سے کشادہ اور پیچھے سے تنگ بنایا ہے اور چشم خانہ
کے نام سے موسوم ہے اور اسی چشمخانہ میں آنکھ کا ڈھیلا کمال حفاظت سے رہتا ہے اور اسمیں
بیرونی صدمات کا احتمال ہرگز پایا نہیں جاتا علاوہ ازیں اور بہت سی متعلق چیزیں ہیں جس سے
آنکھ بخوبی محفوظ رہتی ہے چنانچہ متعلقات میں سے دو ابرو ہیں جنکی جلد ابھری ہوئی چبوتروں
کے مانند ہے جن پر سخت بال پائے جاتے ہیں اور انہیں بالون کے ذریعہ سے آنکھ میں گرد و غبار
وغیرہ اشیائے خارجی نہیں جاسکتیں۔ مقلہ چشم کے اوپر اور نیچے باہر کیطرف سے حرکت کرنے
والے دو پپوٹے ہوتے ہیں انکی بیرونی جانب جلد اور اندرونی طرف لعابدار جھلی کا استر
لگا ہوتا ہے اور یہ جھلی آنکھ کے اندرونی کونہ پر پہونچکر ڈور کی مانند دبیز اور مضبوط ہوجاتی ہے
اسمیں عضلات غضروف جفن اور چند غدودیں بھی پائی جاتی ہیں اور یہ کنارے ریشہ دار جھلی
کے ذریعہ چشمخانہ میں جڑی رہتی ہیں اور عضلہ جفن کی حرکت سے پپوٹے جھک کر ایک
دوسرے سے ملجاتے ہیں اور رافعۃ الجفن عضلہ کی حرکت سے بالائی پپوٹہ اوپر کو اٹھجاتا ہے
اور اپنی بوجھ کی وجہ سے زیرین پپوٹہ نیچے کو گرا رہتا ہے۔ پپوٹون کے کنارون پر دو ہری
تہری بالونکی قطاریں پائی جاتی ہیں بالائی پلکوں کے بال بیرونی جانب اوپر کو خمیدہ اور
زیرین مژگان کے بال باہر اور کچھ نیچے کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں ان بالون کی موجودگی سے
آنکھ میں کوئی خارجی چیز یا زاید روشنی نہیں جاسکتی پپوٹون کی حرکت سے آنکھ کی زائد
رطوبت وغیرہ خارجی چیزیں جو آنکھ میں وقتاً فوقتاً داخل ہوتی رہتی ہیں ماق الاکبر میں چلی جاتی
ہیں **مقلہ چشم** جملہ حیوانات میں دو ڈھیلے ہوتے ہیں ایک ناک کی داہنی طرف دوسرا
بائیں جانب پایا جاتا ہے۔ یہ مدور الہیت کا مرکب عضو ہے جو قحف کے نیچے خاص چشمخانہ میں
رہتا ہے پچھلی طرف سے عصبہ مجوفہ اور تیسری جوڑی محرک العین عصب کی شاخیں اسمیں داخل
ہوتی ہیں۔ قطر میں قریباً ایک انچ کے برابر ہوتا ہے سامنے سے نامکمل پپوٹون اور طبقہ ملتحمہ
سے پوشیدہ ہوتا ہے پیچھے ایک چربی کے نرم گدی پر نہایت خوبصورتی سے قایم ہے تاکہ
ڈیلہ کی حرکت بآسانی ہو اگر سن نقاہت اور کثرت جماع کی وجہ سے چربی مذکور تحلیل ہوجاوے

تو آنکھ اندر کو گھس جاتی ہی اور اپنی پچھلی جہلی کی ذریعہ وبلہ مرطوب اور متحرک ہوتا ہی اسکے اوپر نیچے اور داہنی بائیں سپید ہی اور تہہ ہے عضلات العین پائی جاتی ہیں مقلہ کے پیچھے میٹا اور شما لگا دو عضلات مقلہ کو زیر و بالا حرکت دیتے ہیں۔ ایک عضلہ ایک کے طور پر دو عضلے سے مرکب ہے اور اسی سے مقلہ میں دوری حرکت پیدا ہوتی ہے مقلہ کے اوپر ایک غشا لعابدار (میوکس ممبرین) پایا جاتا ہے۔ نیز مقلہ میں سات طبقات اور تین رطوبات پائی جاتی ہیں۔ **غشائے لعابدار** یہ غشا پلکوں کے اندر ہوتا ہے جسکا زیادہ تر حصہ ملتحمہ کے اوپر اور تہوڑا سا حصہ قرنیہ پر پایا جاتا ہے اور مماس ہوا ہے اور پلکوں کو آنکھ کے ساتھ ملانا اسکا خاص فعل ہے۔

طبقہ ملتحمہ کنجنگٹیوا یہ سب سے بیرونی پردہ دبیز مضبوط لچکدار سفید سنگین غلیظ الجرم مماس ہوا اور دماغ کے غشاء الصلب سے نکلا ہے اس سے آنکھ کی اندرونی ساختیں محفوظ رہتی ہیں اور آنکھ کے تمام کرہ پر پھیلتا ہوا پپوٹون پر استر لگاتا ہے اور طبقہ صلبیہ پر بخوبی چسپان ہوتا ہے جسمیں بہت سی باریک غدودیں پائی جاتی ہیں اور انہیں غدودوں سے مقلہ چشم چکنا رہتا ہے جس سے آنکھ کی حرکت میں آسانی ہوتی ہے اور اسکی سوزش میں چیپڑ بکثرت خارج ہوتا ہے اور اسی پردہ میں درد چبھن کی شکایت پائی جاتی ہے درد اس قسم کا ہوتا ہے کہ گویا آنکھ میں ریت کے ذرات کھٹک رہے ہیں بعض حکما کے نزدیک طبقات میں سے ملتحمہ نہیں ہے بلکہ اسکو متعلقات میں شمار کرتے ہیں اور اوسکی اوصاف کا ہم طبقہ صلبیہ میں شامل کرتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ا صفحہ ۴ ....

طبقہ قرنیہ (کارنیا کوٹ) یہ نہایت مضبوط لچکدار شیشہ کی طرح شفاف اور ذی حس طبقہ ہے اور اسی سے روشنی آنکھ میں جاتی ہے دبازت میں ایک بٹہ ۲۵ حصہ انچ کی برابر سامنی کو محدب اور پیچھے سے مقعر ہوتا ہے اور ملتحمہ سے اتصال پاکر سامنی سے کرہ چشم کو پوشیدہ کرتا ہے اور طبقہ صلبیہ میں گھڑی کی شیشہ کی مانند مرکوز ہوتا ہے اور پانچ متفرق پرتوں سے بنتا ہے اسمیں شفاف ریشے قریباً ۶۰ پائے جاتے ہیں اسکے پیچھے بھی ایک لچکدار پرت ہوتا ہے۔ مدبہ میں ہی بیس تیس شاخیں عصب کی نکلکر اسمیں آتی ہیں اور اسکے گرد رگون کا جال پایا جاتا ہے خاص اس طبقہ میں کوئی رگ نہیں ہوتی

مگر ماؤف ہونیکی حالت میں اسپرو ریدین پیدا ہوجاتی ہیں جس سے قوت بصارت میں فتور پیدا ہوجاتا ہے ملتحمہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر گرداگرد ایک باریک نالی پائی جاتی ہے اور مجری الحلقیہ کے نام سے موسوم ہے۔

تصویر نمبر ۱
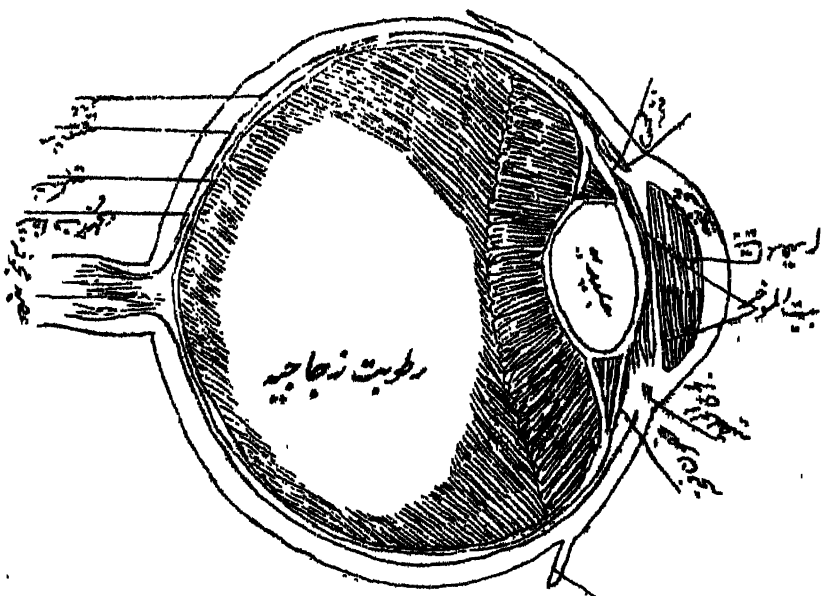
طبقہ عنبیہ (آیرس) قرنیہ کے مقابل اور ملتحمہ کی وسط سے شروع ہوکر بیرا ہیاء اسکی اطراف تک جاتا ہے اور مختلف الوان سے متلون ہوتا ہے کسی میں شہلا (بہورا) کسی میں کھلا (سبز رنگین) کسی مین اسود (سیاہ) کسی مین ازرق (نیلگون) اور بعض مین سرخی مایل پایا جاتا ہے مگر اکثر زغال کیطرح سیاہ رنگ ہوتا ہے جسکی رنگت قرنیہ کے ذریعہ بخوبی نمایان ہوتی ہے قرنیہ بالکل بیرنگ اور شفاف ہوتا ہے اور اسی طبقہ کی رنگت سے متلون معلوم ہوتا ہے عنبیہ کی مقدم سطح نہایت سخت قرنیہ سی مماس ہے اور موخر سطح ملایم ذی خمول جلیدیہ کیطرف پائی جاتی ہے اور خمول مذکورہ کا رنگ بہورا نیلگون ہوتا ہو لیکن پیچھے کیطرف سی ہمیشہ سیاہ رنگ کے چند پرتو نمیں تہ بتہ مرتب ہوتے ہیں اور

قلع کے وقت نزول الماء کا مادہ انہیں خمول کے اندر داخل ہونے سے بصارت کھل جاتی ہے نیز خمول میں فضلات العین ہمیشہ بند رہتے ہیں نیز خمول کی روکاوٹ سے رطوبت بیضیہ ادہر ادہر پھیل نہیں سکتی اور خمول کی وجہ سے روشنی کی کرنیں سیدھی پتلی کے راہ آنکھ کے اندر داخل ہوتی ہیں اور کسی دوسری طرف سے نفوذ نور کو مانع ہوتی ہیں عنبیہ کے عین وسط میں قدری ناک کیطرف ایک مدور الشکل کا ثقبہ ہوتا ہے جسکے راہ سے صورتیں اور شکلیں گزرکر پردہ شبکیہ کے نقطہ ماسکہ پر شبیہات بنتی ہیں۔ اور پتلی کی کشادگی مختلف اوقات میں مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ سکڑی ہوئی پتلی ...... ۱/۲۰ حصہ انچ کے برابر اور کشادگی میں ۱/۳ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے اسی تنگی اور کشادگی کے موافق روشنی کے مقدار طبقہ شبکیہ پر پہونچتی ہے اور حدقہ کی کم وبیش کشادگی پر معمولی بینائی میں خلل واقع ہوجاتا ہے اور ثقبہ کی مسدود صورت میں بینائی بالکل زایل ہوجاتی ہے اور عنبیہ کی سوزش میں درد بشدت ہوتا ہے اور عنبیہ کے پیچھے آنکھہ کا بیت الحجر پوسٹیری ار چیمبر واقع ہے۔ اس طبقہ کی بناوٹ دو پرت سے ہوتی ہے جسمیں غیر اختیاری عضلات کے غلیظ الجرم ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں اول حدقہ کی گرد گول ریشے واقع ہیں اور حدقہ کا سکڑنا انہیں پر موقوف ہے دوئم سیدھے ریشے جو اول الذکر ریشہ سے لیکر طبقہ عنبیہ کے کناروں تک پھیلتے ہیں اخیر میں رباط الجفن کی مقدم طرف جڑ جاتے ہیں اور رباط مذکور صلبیہ اور قرنیہ کے مقام اتصال کے پیچھے مشیمیہ میں واقع ہے اور اسی موقع پر عضلتہ الجفن بھی واقع ہے جسپر پتلی کا پھیل جانا موقوف ہے۔ عنبیہ اور بیضیہ کے مقام اتصال پر رباطی وعصبی ریشوں سے ایک فتحۃ اللحمی (چھلہ) مرتب ہوتا ہے اور قرنیہ کے گرد سفید سا نظر آتا ہے اور فتحۃ اللحمی کے قریب بہت سی غصون پائے جاتے ہیں نیز قرنیہ اور عنبیہ کا اتصال ایک متخلخل ساخت کے ذریعہ ہوتا ہے اور انکے اندر مسامات بکثرت پائی جاتی ہیں جو مجری حلقیہ میں کھلتے ہیں **حرکت عنبیہ** طبقہ عنبیہ کا سکڑنا اور پھیلنا صرف ایک قسم کا معکوسی فعل ہے جسمیں اعصاب حساسہ۔ عصبہ مجوفہ اور پانچویں جوڑی عصب کا پہلا حصہ ہے نیز مرکز اجسام الرباعیہ دماغی اور محرک الاعصاب۔ تیسرے جوڑی عصب کی ایک شاخ اور ہمدردی اعصاب پائے جاتے ہیں۔ تیسری جوڑی عصب کی خراش سے عنبیہ سکڑتا ہے نیز آنکھہ میں جسقدر روشنی پہونچتی ہے اوسی کے موافق عنبیہ سکڑتا ہے

تیز روشنی میں زیادہ سکڑتا ہے جس سے پتلی بہت تنگ ہو جاتی ہے تاکہ روشنی بہت کم داخل ہو قریب کی چیز کے دیکھنے سے بھی پتلی سکڑ جاتی ہے کیونکہ قریب کی چیز سے روشنی کا اثر تیز پڑتا ہے۔ روشنی کی کمی میں پتلی کشادہ ہو جاتی ہے تاکہ آنکھ میں روشنی زیادہ داخل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تیز روشنی میں تاریک مکان سے آتے وقت آنکھیں چوندھیانے لگتی ہیں اور تاریک مکان میں روشن مکان سے داخل ہوتے وقت مطلق اندھیرا معلوم ہوتا ہے مگر پتلیوں کے پھیل جانے سے پھر برابر نظر آتا ہے ہمدردی اعصاب کی خراش سے علنیہ ڈھیلا اور کشادہ ہو جاتا ہے اکثر ادویات کی استعمال سے بھی ہمدرد اعصاب کو تحریک ہوتی ہے جس سے پتلیاں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ **رطوبت بیضیہ (اکیوس ہیومر)** یہ رطوبت سفیدی بیضہ کی مشابہ نہایت شفاف ہوتی ہے مگر اوس سے قدرے رقیق القوام ہوتی ہے۔ آنکھ کے سامنے اور قرنیہ کی پچھلی وسعت اور جلیدیہ و علنیہ کی درمیانی جوف میں یہ رطوبت بھری رہتی ہے اس رطوبت میں نمکین پانی زیادہ پایا جاتا ہے ہر ایک آنکھ میں قریباً پانچ قطرہ کے برابر ہوتی ہے اور خارج ہونے کے بعد یہ رطوبت دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے جیسا کہ موتیابند کی دستکاری میں مشاہدہ کیا گیا ہے (**رطوبت جلیدیہ (کرسٹل لائن لینس)** یہ رطوبت بلور کی مانند صاف و شفاف اور منجمد و نرم ہوتی ہے اور اندر سے زیادہ سخت پائی جاتی ہے پتلی کے پیچھے زجاجیہ کے سامنے عین بینائی کے محور میں ایک باریک شفاف رباط کے ذریعہ ایک جگہ پر قایم رہتی ہے اور یہ رباط رطوبت زجاجیہ کے گرد جھلی کی مشابہ پایا جاتا ہے دونوں جانب سے محدب اور سطح مقدم بلنسبت موخر کی زیادہ چپٹی ہوئی ہوتی ہے اور کنارے بہ نسبت مرکز کی زیادہ محدب ہوتے ہیں اور شفاف نازک لچکیلے غلاف میں ملفوف ہوا کرتی ہے اور اسکے بہت سی طبقات ہیں بیرونی طبقہ بہ نسبت مرکزی کی ملایم ہوتا ہے اور طبقات مذکورہ تین ریشوں کی تقسیم کے تین خطوطی نشان پائے جاتے ہیں اور مقام مرکز پر ایک دوسرے سے ملجاتے ہیں اور ہر ایک طبقہ میں بہت سی شفاف چپٹی دھاگہ کی مانند ریشے شامل ہوتے ہیں جنکا قطر قریباً ایک ۔۔۔ حصہ انچ کے برابر ہوتے ہیں اور انکے کنارے جھالردار ہوتے ہیں جنسے گرد و نواح کے ریشے باہم چمٹ جاتے ہیں

اور رطوبت مذکو حجم میں چھٹے حصہ انچ کے قریب ناپ میں ایک طرف سے دوسری طرف تک پون
انچ اور دبازت میں چوتھائی انچ ہوتی ہے جنین میں بیضاوی شکل سرخی مایل اور نرم ہوتی ہے
اور جوانی میں مقدم سطح بہ نسبت موخر کی زیادہ تر چپٹی ہوتی ہے اور پیری میں چپٹا پن
بہت ہی زیادہ ہوجاتا ہے پیدایش سے پہلے اسکے مرکز سے ایک چھوٹی سی شریان نکلکر بہت سی
باریک باریک عروق شعریہ میں آخر ہوجاتی ہے جس سے ایک جھلی بنکر طبقہ عنبیہ سے جڑجاتی
ہے اور پتلی کو بند رکھتی ہے مگر ولادت کے بعد جھلی مذکور کے غائب ہوجانے سے پتلی کھلجاتی
ہے اور جھلی کے قایم رہنے سے بچہ اندھا پیدا ہوتا ہے اور غیر شفاف ہونے کی صورت میں
موتیا بند ہوجاتا ہے اور جس غلاف میں ملفوف ہوتی ہے وہ نہایت ہی شفاف ہوتا ہے

رطوبت زجاجیہ (وٹریس ہیومر) یہ رطوبت صاف شفاف پیدا شدہ پگھلی
ہوئی آئینہ کی مانند ملایم فالودہ نما ہوتی ہے نارنگی کی مانند چند قاشون میں منقسم ہوجاتی
ہے اسکے مقدم نشیب میں رطوبت جلیدیہ پائی جاتی ہے کثیر المقدار ہونے کی وجہ سے کل
مقلہ چشم کے ⅘ حصہ کے برابر ہوتی ہے اسکے اوپر نیچے داہیں بائیں طبقہ شبکیہ پھیلا ہوا
ہے اور ایک نازک صاف و شفاف جھلی میں ملفوف رہتی ہے جسکی بہت سی شاخیں نکلکر
زجاجیہ میں داخل ہوتی ہیں اور یہ جھلی طبقہ عنکبوتیہ کے نام سے موسوم کی گئی ہے **طبقہ
عنکبوتیہ (ہیالائیڈ ممبرین)** یہ ایک نہایت باریک خانہ دار شفاف
پردہ ہے جسکی بناوٹ شبکیہ اور مشیمیہ کی نہایت نازک عصبی ریشون سے ہوتی ہے رطوبت
بیضیہ اور جلیدیہ کے مابین واقع ہے اسمیں رطوبت زجاجیہ اسطرح رہتی ہے کہ جسطرح اسفنج
میں پانی رہتا ہے چونکہ یہ طبقہ زیادہ لطیف و شفاف ہونے کے باعث سے دیکھنے میں کم
آتا ہے بلکہ ایک رطوبت سی معلوم ہوتی ہے اسلئے بعض حکما اسکو شمار میں نہیں لاتے مگر موقع
تشریح پر رطوبت زجاجیہ کے لگائے جانے سے مثل ریشہ عنکبوت کی صاف دکھائی دیتا ہے
کیونکہ رطوبت کی موجودگی سے اسکو اجزا ملے ہوئے معلوم پائے جاتے تھے مگر جب رطوبت
کے خارج ہوجانے سے پردہ مذکور سکڑ جاتا ہے تو لطافت زائل ہوجاتی ہے پس کثافت کے
پائے جانے سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ **طبقہ شبکیہ (ریٹنا کوٹ)**

یہ نازک ملایم نورانی عصبی پردہ عصبہ مجوفہ کے ریشون سے بنتا ہے اسکی بیرونی سطح مشیمیہ سے اور اندرونی سطح نہایت صاف رطوبت زجاجیہ سے چسپی ہے اسکا اگلا کنارہ مقعر جہاں پردہ مشیمیہ کے اگلے کنارہ تک پہیلا ہوا ہے زندگی میں نیم شفاف ہوتا ہے لیکن موت میں شفاف نہیں رہتا اور بینائی کا دارومدار اسی پردہ پر موقوف ہے اس طبقہ کے عین وسط اور مرکز میں ایک زرد رنگ کا بیقاعدہ نقطہ اور داغ پایا جاتا ہے جس سے نہایت صاف بینائی کی کرنیں گزرتی ہیں اسکا قطر قریبًا ۱/۲۴ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے اسکی اندرونی جانب ۱/۱۰ یا ۱/۸ حصہ انچ کے فاصلہ پر ایک خفیف ابھرا ہوا سفید محیط نشان ہے جسکو قاب مجوفہ (اپٹک ڈابزن) کہتے ہیں جس سے عصبہ مجوفہ آنکھ کے اندر داخل ہوتا ہے اسیکے بیچ میں ایک شریان اور ایک ورید واقع ہے جنکی شاخیں طبقہ شبکیہ پر پہیلی ہوئی ہوتی ہیں اگر طبقہ شبکیہ کو خوردبین کے ذریعہ دیکھا جائے تو اسمین بہت پرت معلوم ہوتے ہیں ایک پرت رنگین کیسون سے بنا ہوا ششش پہلو ہوتا ہے دوسرا پرت کاؤدم شکل کا ہوتا ہے مثل شیشہ کی شفاف اور مخروطی شکل کے ڈنڈیون کی مشابہ ہوتا ہے اور ڈنڈیون کا حجم ۱/۱۲۰۰۰ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے اور طبقہ مشیمیہ کی جانب عمودی خط کے طور پر واقع ہے جسکا بیرونی سرا مشیمیہ سے چسپان ہوتا ہے اور انمین روشنی کے انحراف کی قوت زیادہ ہوتی ہے علاوہ ازین اسمین دوسری جسم کے گاؤدم اجسام بھی پائے جاتے ہیں اور یہ اجسام ڈنڈیونکی نسبت عریض اور ۱/۵۰۰۰ حصہ انچ کے برابر ہوتے ہیں اور ڈنڈیونکے ساتھ مشابہ کہتے ہیں نیز انمیں تین خطوط پائے جاتے ہیں شبکیہ کے کنارے پر ڈنڈیان اور بیچ میں گاؤدم اجسام زیادہ پائے جاتے ہیں تیسرا پرت دانہ دار ہوتا ہے جسکی بیرونی سطح ڈنڈیون اور گاؤدم اجسام سے ملی رہتی ہے مقام اتصال پر آڑے خطوط کے طور پر چار یا پانچ نشان پائے جاتے ہیں اندرونی سطح کیسون اور عصبی ریشون سے بنی ہے جس سے چند ریشے نکلکر ڈنڈیون اور گاؤدم اجسام کے ریشون سے نیز دوسری جانب کے عصبی ریشون سے شامل ہوجاتے ہیں یہ عصبی ریشے زرد رنگ کے نقطہ کو عبور نہیں کرتے لیکن اس مقام پر گاؤدم اجسام اور عصبی کیسے بکثرت پائے جاتے ہیں علاوہ ازین شبکیہ میں دوسری قسم کے ریشے بھی پائے جاتے ہیں

اور اس طبقہ میں فتور کے واقع ہونے سے حسب اسباب کم یا بالکل زایل ہوجاتے ہیں۔

طبقہ مشیمیہ (کورائیڈ کوٹ) اس عروقی سیاہی مایل وبہیز پردہ میں شرائین بکثرت پائی جاتی ہیں جس سے مقلہ چشم کی پرورش ہوتی ہے اور لعابدار جھلی کے ذریعہ سے طبقہ صلبیہ کے ساتھ جڑا رہتا ہے اسکا پچھلا عصبہ مجوفہ سے چیدا ہوا ہوتا ہے سامنی کیطرف سی قرینہ کے پیچھے چپٹا ہوا ہوتا ہے۔ شکنوں کی زیادتی کے باعث آلہ کے طور پر ہوتا ہے طبقہ عنبیہ اور اوسکی مرکزی پتلی کو مکمل کرتا ہے اور اس طبقہ کی دبازت $\frac{1}{264}$ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے اسکی اندرونی طرف میں سیاہ رنگ کا چکنا پرت ہوتا ہی بعدزاں عروق شعریہ کا پرت پایا جاتا ہے اور یہ عروق ہر طرف کو گزرتے ہیں جنکی بیرونی جانب میں شرائیں اور اعصاب بکثرت پائے جاتے ہیں اور وریدوںمیں ستارہ کی شکل کے بہت سی کیسے مخلوط ہوتے ہیں اور اس طبقہ کا فایدہ یہ ہی کہ روشنی کی کرنون کو جذب کرلیتا ہے تاکہ تیز اور بیقاعدہ روشنی کے صدمہ سی پردہ شبکیہ نیز آنکھ کے اجزا محفوظ رہیں جن اشخاص کا رنگ خلاف دستور سفید ہوتا ہے اونکو تیز روشنی میں کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ اونمیں رنگدار کیسے مطلقاً پائے نہیں جاتے اگر اس طبقہ میں کسی قسم کا فتور واقع ہو تو مقلہ چشم ملایم ہوجاتا ہے اور رطوبات کے زیادہ ترشح ہونے سی ضرب العین وغیرہ عوارضات لاحق ہوجاتے ہیں۔

طبقہ صلبیہ (اسکلی اٹاک کوٹ)

یہ سفید سخت سنگین آنکھ کا بیرونی پردہ ہے اور مشابہ اس غشائے بلغمیہ کی ہے کہ جو ناک منہ اور اندرونی اعضا کے جوفوں میں پایا جاتا ہے سکرہ چشم کے اجزا کو احاطہ کرتا ہوا پلکوں کے درمیانی سطح پر پلٹ جاتا ہے اور آشوب چشم کے وقت کی احتیاطی سے اسی پردہ میں ورم پڑجاتے ہیں اسکی دبازت $\frac{1}{24}$ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے اور محض سفید ریشہ دار بناوٹ سے بنتا ہے مگر ان ریشوں کی گھٹے ہوئی پنڈلیوں کے درمیان کچھ لچکدار ریشی اور رنگین کیسے بھی شامل ہوتے ہیں سامنی کا چپٹا ہوا حصہ محدب مدخل روشنی کے لئے صاف وشفاف ہوتا ہے جس سے آنکھ میں روشنی کی شعاعیں داخل ہوکر خاص نقطہ ماسکہ پر پہونچتی ہیں پچھلی وبیز سطح عصبہ مجوفہ کے غلاف سی اتصال رکھتی ہے اسمیں ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے جس سے عصبہ مجوفہ

اور عروق داخل ہوتے ہیں مگر اسکی بناوٹ میں عروق اور اعصاب بہت کم پائے جاتے ہیں اس سے رطوبت لعابیہ ہمیشہ جاری رہتی ہے تاکہ آنکھ مرطوب رہے **عصبہ مجوفہ (اپٹاک نرو)** عصب البصارت کی نام سے ہی مشہور ہے اور یہ عصب سریر البصر کے اجسام الرباعیہ اور عقود عصبی سے شروع ہو کر مخ کی ساقین کے گرد اور عظم الوتدی کے نوتر پر تقاطع صلیبی او مجمع البصارت بناتا ہے بعد ازاں ثقب البصارت کے راہ سے ہر ایک آنکھ میں ہمین سے لیسا کو اور لیسارسے یمین کو پھیل جاتا ہے اور زیادہ تر طبقہ شبکیہ کو مکمل کرتا ہے **فایدہ جلیلہ** بکری کے مقلہ پر مشق کرنے سے صرف چند گھنٹہ میں آنکھ کی تشریح باسانی سمجھی جاتی ہے اور امراض چشم میں بلا واقفیت تشریح دخل دینا سراسر نادانی میں داخل ہے۔

فصل اوّل عام امراض کی تشخیص میں آنکھ سے استمداد

جب تھرمامیٹر وغیرہ آلات ایجاد نہ ہوئی تھی تو زبان اور آنکھ کے ملاحظہ سے بہت سی امراض کی ماہیت معلوم کیجاتی تھی صرف پتلی کی حرکت سے دماغ کے کئی امراض معلوم کیجاتی تھیں زبان کی ملاحظہ سے الات الغذا وغیرہ اعضا کا حال بخوبی معلوم کیا جاتا تھا اگر غور سے دیکھا جاوے تو عام امراض کی تشخیص میں زبان اور آنکھ دونوں ایسی شریف اعضا ہیں کہ جنسے سیکڑوں امراض کا پتہ لگ سکتا ہے زبان کی ذریعہ تشخیص امراض کی کیفیت کا بیان امراض زبان میں بوضاحت تمام کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالےٰ پس اس موقع پر ہر ایک عضو کی تکلیف کا پیمانہ اور دلی راز کا آئینہ صرف آنکھ ہی کو سمجھکر اسکی بابت مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے کیونکہ آنکھ کے اندر سقدر شرائین موجود ہیں کہ اگر خون میں ذرہ بھر بھی تبدیلی واقع ہو یا زہریلے مواد کی موجودگی یا رگوں میں خون ہی خود منجمد ہو جائے یا خود شرائین میں کسی قسم کی مرض پائی جاوے تو آنکھ کی اصل حالت میں فوراً تبدیلی ہو سکتی ہے آنکھ کی ابصارت اور حرکات کا گہرا تعلق دماغ اور اعصاب سے پایا جاتا ہے جس سے تھوڑا سا تغیر بھی آنکھ کی ہیئت کو بدل دیتا ہے اور دلایل مشخصہ یہ ہیں (۱) **ورم پلک** - اگر ہوٹوں کی ایک طرف میں سوجن پائی جائے مگر کسی قسم کی چوٹ یا آنکھ اور پپوٹہ کی سوزش کا ظہور نہ پایا جائے تو سم الفار کی زہر کا نتیجہ سوء القنیہ اور امراض گردہ کا آغاز ضرور ہی ہوگا - نیز قلاع

جنیشہ۔ حصبہ وغیرہ امراض مودیہ میں پوٹہ کی جلد کے نیچے انجماد خون کی باعث سیاہ رنگ کے داغ پیدا ہو جاتے ہیں (۲) اگر قلت الدم کی صورت میں غضروف الجفن کو الٹا کر دیکھا جائے تو خون کی کمی کا اندازہ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ آنکھ کی غشائے بلغیہ کے زردی مائل ہونے سے یرقان کا ہونا ثابت ہوتا ہے اگر اسکے نیچے انجماد خون کے سیاہ داغ دکھلائی دیں تو کھو کھر کھانسی کی شدت معلوم ہوتی ہے یا شرائین کی کسی مرض کے پیدا ہونے کی خبر دی رہے ہیں (۳) قرنیہ کا سوزش عموماً آتشک کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے۔ موسمی بخار میں قرنیہ دھندلا ہو جاتا ہے۔ قرنیہ کے گرد بثورات کے پیدا ہونے سے اعضائے تنفس کی سوزش ضرور ہی پائی جاتی ہے (۴) آتشک وجع مفاصل اور ذیابیطس کی صورت میں اکثر عنبیہ متورم ہو جاتا ہے (۵) ہمیشہ انسان کی کوشش سے تیز روشنی اور اندھیری میں آنکھ کی پتلی پھیل اور سکڑ جاتی ہے نیز بعض ادویہ کے استعمال ور چند امراض کے لاحق ہو جانے سے مستقل طور پر پتلی پھیلتی اور سکڑتی ہے چنانچہ اثر وبین اجوائین خراسانی۔ جوز ماثل وغیرہ ادویہ کے استعمال سے پتلی پھیل جاتی ہے ضربان العین وغیرہ وہ امراض جنمیں نظر بالکل بند یا کم ہو جاتی ہے عام بیہوشی کلوروفارم۔ ایتھر کی بیہوشی۔ نیز تنفس کی روکاوٹ میں پتلی پھیل جاتی ہے۔ عنبیہ کی سوزش میں عضلات عنق کی فالج۔ سوزش پردہ دماغ وغیرہ بعض امراض دماغیہ میں پتلی سکڑ جاتی ہے افیون کی بیہوشی میں بھی پتلی سکڑ جاتی ہے (۶) موتیا بند کی صورت میں اکثر ضرب اور عارضہ ذیابیطس کا گمان ہو سکتا ہے (۷) اکثر امراض گردہ اور ذیابیطس نیز امراض چشم میں شبکیہ میں سوزش ہو جاتی ہے (۸) پردہ شیمیہ کی سوزش میں اکثر آتشک کا اگر شیمیہ پر چھوٹے چھوٹے خون کے داغ دکھلائی دیں تو دماغ کی شریان کے پھٹ جانے سے احتمال سکتہ کا ہے (۹) عموماً دماغ میں رسولی کے پیدا ہو جانے یا دماغ میں پانی کے پڑ جانے سے عصبہ مجوفہ میں سوزش ہو جاتی ہے تماکو۔ شراب اور سیسہ کے استعمال سے بھی عصبہ مجوفہ متورم ہو جاتا ہے اکثر اختناق الرحم میں آنکھ کی بصارت زائل ہو جاتی ہے (۱۰) ہیضہ کی مرض میں سب سے پہلے آنکھوں کی اندر زیادہ تر تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے سکڑنے والی عضلہ کی طاقت مسدود

قرنیہ کی حس زایل ہوجاتی ہی بیمار آنکھہ کو بند نہیں کرسکتا کیونکہ بند کرنے مین بیمار کو تکلیف ہوتی ہے آنسو کی بندہو جانے سے آنکھہ بالکل خشک ہوجاتی ہے پپوٹون کے اندر دو غون لگنے و دار ہونے اور آنکھون کے دب جانے سی مریض چند لمحہ مین اہی ہلاک علام ہوتا ہے۔

ابتدائی درجہ مین قرنیہ چمکیلا اور لچکدار ہوجاتا ہے پتلیان سکڑ جاتی ہیں اور کچھہ عرصہ کے بعد قرنیہ میں کدورت پیدا ہوجاتی ہے مرض کی زیادتی ہیں پتلیان پہیل جاتی ہیں بعض اوقات قرنیہ میں سٹرن پیدا ہوجاتی ہے اس موقع پر قرنیہ کے نیچے ایک سیاہ رنگ کی لکیر پڑجاتی روشنی سی پتلی کا موثر ہونا علامت نیک اور برعکس صورت میں علامت ردی ہے۔

فصل دویم حفاظت العین وتدارک آن - عموماً موسم گرما میں گرمی اور غبارات وغیرہ بے احتیاطی کے باعث امراض چشم بکثرت واقع ہوتے ہیں اور دوسرے موسم میں بھی کئی امراض لاحق ہوسکتی ہین جس سے آدمی بالکل دنیا کے کاروبار سے لاچار ہوجاتا ہے اب چند قواعد تحریر کئے جاتے ہیں جنپر عمل کرنے سے آنکھہ ہر ایک عوارض سے محفوظ رہسکتی ہے اور نہ ہی دکھتی ہے **قاعدہ اول** ہر ایک فرد بشر پر لازم ہے کہ بستر خواب پر جاتے وقت نیز اوٹھتے وقت غرض دونون اوقات میں آنکھہ کو سرد پانی سے دہویا کرین تاکہ عصبی کمزوری رفع ہوجاوے اس سی آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی نیز ذرات مٹی وغیرہ جو دن کے وقت اوڑکر آنکھہ میں پڑتے ہیں اس سی نکلجاتے ہیں میری مطب میں اکثر اس قسم کے بیمار آتے ہیں کہ جنکی آنکھین مہینہ میں دو تین دفعہ دکھنے آجایا کرتی ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ بیماری کے بار بار ہوجانے سی ازحد تکلیف ہوتی ہے بصارت میں فرق پڑگیا ہے پس جب مریض کو قاعدہ مذکور کی پابندی کرنے پر ہدایت کی گئی تو بہت جلد بیماری کی شکایت رفع ہوگئی اور آیندہ مرض سے بیمار محفوظ رہا۔ **قاعدہ دویم** آنکھہ کے واسطے ورزش جسمانی اور سبز چیزونکا دیکھنا نہایت ہی مفید ہوا کرتا ہے پس جو اشخاص تمام دن محنت کرتے ہین اور لکھنے پڑہنے کے کام مین زیادہ مصروف رہتے ہیں اونکو ضرور چاہئے کہ شام کیوقت

باغ و جنگل یا سبز کہیت میں جاکر درختون اور سبزی کو دیکھیں اس سے دن کا تہکاوٹ رفع ہوجاتا ہے اور آنکھیں تر و تازہ ہو جاتی ہیں **قاعدہ سویم** گرمی کی وقت دہوپ مین پہرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ گرمی میں روشنی کی تیز کرنیں آنکھونمیں جاکر موجب نقصان کا ہوتی ہیں کیونکہ روزمرہ کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایام گرما میں آنکھونکی امرض بکثرت پیدا ہوتی ہیں پس اس موسم میں ہمیشہ سر کو سرد اور پاؤن کو گرم رکہنا موجب صحت ہے نیز روشنی اور آگ کے سامنے بیٹھنا نقصان ابصارت کا ہے حتی المقدور اس سی بچنا ضروری ہے ۔ نیز کثرت سی رونا غم و فکر کرنا اور مطالعہ کی زیادتی موجب نقصان ہے پس ہر ایک امر کو اعتدال پر رکہنا باعث صحت ہے **قاعدہ چہارم** اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں خوبصورتی کی غرض پر روزمرہ سرمہ کا استعمال بحالت صحت بکثرت کیا جاتا ہی یورپ وغیرہ ممالک میں سرمہ کا رواج چندان نہیں ہی بلکہ یورپ کے طبیب اسکو مضر صحت خیال کرتے ہیں کیونکہ سرمہ نہایت سنگین معدنی چیز ہے گرد و غبار و غیرہ غیر جنس کیطرح زیادہ کثیف ہوتا ہے اور آنکہہ جیسی شریف اور نازک عضو میں کثافت کا استعمال کرنا مضرت سی خالی نہیں ہے کیونکہ ذرات مذکورہ کے ذرات پپوٹونمیں منجمد ہوجاتے ہیں جسسے دباؤ کی باعث پلکون کی جڑین کمزور ہوجاتی ہیں اور ٹڑبال پڑجاتے ہیں اور ہندوستان میں ٹڑبال کی مرض کا بکثرت پیدا ہونا صرف سرمہ کی زیادہ استعمال کا باعث معلوم ہوتا ہے چونکہ عام ہوا میں طرح طرح کے صغار اجزا کم و بیش ہمیشہ پائے جاتے ہیں جنکی داخل ہونے سے آنکہہ کو ہمیشہ سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے تقویت اور حفاظت چشم کی غرض پر کبھی کبھی سرمہ کی استعمال سے دافع سوزش محلل اورام اور قاطع خارش کا فایدہ ہوتا ہے اور اکثر آنکھیں امراض سی محفوظ رہتی ہیں جیسا کہ بعض اوقات ملتان کے باشندی آنکھون میں تیل کے قطرات ٹپکا دیا کرتے ہیں مگر تجربہ سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جن لوگون کو سرمہ لگانے کی عادت ہوا کرتی ہے اگر حسب عادت نہ لگاوین تو آنکھونمیں خارش اور سرخی ہوجاتی ہے اور غیر عادی کو عدم استعمال کی صورت مین کسی قسم کا نقصان بہی معلوم نہیں ہوتا مگر اتفاقاً بہوے سی لگا بہی لیں تو آنکھون میں خارش کے شروع

ہوجانے سے طبیعت بیچین ہوجاتی ہے پس اس صورت میں عادت کو مقدم کہنا نہایت ضروری ہے۔ **قاعدہ پنجم** اکثر نوجوان طالب علم انگریزون کی پیروی میں سبز عینک کو آنکھوں پر لگانا اپنا فخر سمجھتے ہیں تاکہ جنٹلمین کہلانے کے مستحق ہوجاوین لیکن حقیقت میں یہ فخر باعث نقصان کا ہے پس تندرستی کی حالت میں بلاضرورت عینک کا لگانا اصلی بصارت کی طاقت کو کمزور اور ضعیف کرتا ہے کیونکہ گرمی میں دہوپ کے بچاؤ کیواسطے عینک لگانے کی عادت ڈالنا طبیعت کو مجبور کرتا ہے جس سے کچھ عرصہ کے بعد عینک کے بغیر کچھ دکھائی نہیں دیتا گویا قدرتی گلاسون کے بدلے عارضی گلاسون کا عادی ہونا اصلی شکل کو بگاڑنا ہوتا ہے اور انگریزون میں عینک کا استعمال خوبصورتی کی غرض سے نہیں ہے بلکہ اونکو اسمین چند فوائد نظر ہوتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملک کے باشندے ہیں موسم گرما کی دہوپ کا برداشت کرنا اونکو اسد مشکل ہوتا ہے علاوہ ازین حکیم یا ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق استعمال کرتے ہیں مگر ہمارے ملک کے نوجوان صحاب چند الفاظ انگریزی کے پڑہکر انگریزون کی تقلید میں کوٹ پتلون پہنکر اور عینک لگانیکے شائق زیادہ ہوجاتے ہین جو آخر کار نقصان اوٹہاتے ہیں **قاعدہ ششم** زیادہ جاگنے اور بیداری سے بہی آنکھین خراب ہوجاتی ہیں خواب میں تمام دن کی محنت سے آنکھونکو آرام ملتا ہے لیکن زیادہ سونے سے بہی آنکھین خراب ہوجاتی ہیں پس نہ زیادہ بیداری کرین اور نہ زیادہ نیند کو اختیار کرین بلکہ چوبیس گہنٹہ میں صرف ۸ گہنٹہ خواب کرین۔ **قاعدہ ہفتم** اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی کی آنکھ آجاتی ہے تو وہ لوگ جہلا کی طرف زیادہ رجوع کرتے ہیں اور آنکھ کی اصلیت پر واقفیت کے نہونے سے ناموافق دوائیں زیادہ تر استعمال کیجاتی ہیں جس سے اس نازک عضو میں خراش کی ہوجانے سے قرنیہ پہٹ جاتا ہے اور حد سے زیادہ ایذا اوٹہانی پڑتی ہے ایک بیمار کا ذکر ہے کہ قرنیہ کے زخم مین لڈسلوشن کچھہ عرصہ تک استعمال کیا گیا جس سے قرنیہ کے زخم مین سیسہ کے جمع ہونے سے ایک قسم کی سفیدی پیدا ہوگئی اور غیر جنس کی موجودگی سے درد کی تکلیف میں مریض زیادہ مضطرب ہوگیا پس جب اس نازک صورت میں میری مطب میں بغرض

معالجہ آیا تو کوکین سلوشن کی استعمال کے بعد قرینہ کو صاف کیا جس سے شوگراف لڈ کا بڑا چھلکا
برآمد ہوا بعد میں ۳ گرین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو ایک اونس عرق گلاب میں شامل کر کے
استعمال کیا جس سے بقیہ حصہ سیسہ کے حل ہو جانے پر زخم چند ہی روز میں اچھا ہو گیا
ایک دوسری مریض کا ذکر ہے کہ قرینہ کے زخم میں روزمرہ سرمہ کا استعمال کرتا رہا پس
زخم میں ذرات سرمہ کے بھر جانے سے قریب تھا کہ آنکھ پھٹ جائے مگر موقع پر باقاعدہ
علاج کے کرنے سے مریض تندرست ہو گیا غرض اس بیان سے یہ ہے کہ زخم قرینہ کی حالت میں
سرمہ اور سیسہ کی مرکبات کو ہرگز استعمال نہ کیا جائے اور نہ کوئی تیز دوا ڈالی جائے کہ جس سے
احتمال نقصان کا ہو **قاعدہ ہشتم** جب آنکھ کی دُکھنے پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر موجود نہ ہو
تو ا سرخ پھٹکری کو ۳ اونس عرق گلاب میں حل کر کے صبح و شام ایک دو قطرات آنکھ میں
ڈالیں اور آنکھوں کو سرد پانی سے بخوبی دھو دیں آنکھوں کے سامنے سبز کپڑا رکھیں دھوپ
میں نہ پھریں سرخی کی زیادتی میں یہ لیپ تیار کر کے استعمال کریں **نسخہ** رسوت پھٹکری
ہر ایک ۲ ماشہ افیون ایک سرخ سبکو کوکنار کے پانی میں تیار کر کے صبح و شام استعمال کریں
درد کی زیادتی میں کوکنار کی تکمید کریں اور یہ سلوشن تیار کر کے آنکھ میں ڈالیں **نسخہ**
اٹروپیا اور کوکین ہر ایک دو گرین عرق گلاب ۲ ڈرام سب کو ملا کر چار چار گھنٹہ کے بعد
دو تین قطرات آنکھ میں ڈالیں درد میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے اگر اس سے صورت فائدہ
کی نمایاں نہ ہو تو کسی تجربہ کار حکیم یا لائق ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں بے علم کمال کے پھندے
میں نہ پھنسیں ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

فصل سوم کیفیت الابصار و فعل العین

بصارت کا سلسلہ بعینہ عکسی تصویر اتارنے کی مانند ہے جسمیں مبصرات کی شبیہ چھوٹی
ہو کر جمتی ہے اسکی مختلف پرزے آنکھ کی مختلف بناوٹوں سے مشابہ ہوتے ہیں چنانچہ
اسکی تاریک خانہ کی بجائے آنکھ میں طبقہ صلبیہ اور طبقہ مشیمیہ ہیں اور شفاف شیشہ
کے عوض طبقہ شبکیہ رطوبت زجاجیہ میں ڈائی فرام کی جگہ طبقہ عنبیہ کام میں آتا ہے
ڈایافرام پردہ اپنی مقامات کو بدل سکتا ہے اسی کے موافق آنکھ کا موخر شیشہ

متحرک ہوتا ہے طبقہ شبکیہ چپٹا ہونے کے عوض مقعر ہوتا ہے جس سے روشنی کا اثر دماغ تک پہونچ سکتا ہے آنکھہ کی آلاتی شیشے مختلف صورت مین ہوتے ہین مگر سب کے سب ملکر ایک دوہرا محدب شیشہ بناتے ہیں یعنی طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ دونون سامنے کیطرف محدب اور پیچھے کو مقعر ہوتی ہیں رطوبت جلیدیہ دوہری محدب شیشہ کا کام دیتی ہے رطوبت زجاجیہ سامنے کو قدرے مقعر اور پیچھے کو محدب ہوتی ہی اور ان آلات کی قوت انحراف روشنی بہ نسبت پانی کی زیادہ ہوتی ہے اور طبقہ قرنیہ کی قوت انحراف رطوبات کے قریب قریب برابر ہوتی ہے یعنی قرنیہ کی ۱۰۳۳ رطوبت بیضیہ کی ۱۰۳۴۲ رطوبت زجاجیہ کی ۱۰۳۵ اور رطوبت جلیدیہ کی ۱۰۴۵ ہوتی ہے جب کسی کی آنکھ اپنی اجزای ترکیبی کے اعتبار سے اپنی ہیت طبعی اور صحت معمولہ پر ہو تو ایسا شخص جسوقت ایسی شئے کے مقابل پر آئے جو دیکھی جانے کے قابل ہو اور اوسکا دیکھنا ممکن ہو تو اوسوقت شئی مری کے اردگرد کی روشنی سی نورانی خطوط جدا ہوکر قرنیہ پر آتے ہیں اور قرنیہ میں داخل ہونے کے بعد بخط عمودی منحرف ہوجاتے ہیں اور رطوبت بیضیہ سے گذرتے وقت اور بھی سیدہی ہوجاتے ہیں جب ثقبہ عنبیہ سے نفوذ کرکے جلیدیہ پر پہونچتی ہین تو اور بہی زیادہ تر سیدہی ہوجاتے ہیں لیکن رطوبت زجاجیہ مین پہونچکر شعاعین مذکورہ اپنی عمودیت سی منحرف ہوجاتے ہیں اور طبقہ شبکیہ تک پہونچکر باہم ملاقی ہوجاتے ہیں پس انکی اجتماع سے مری کی صورت یہان ہی منطبع ہوجاتی ہے اور انطباع کے بعد قوت باصرہ اوسکا ادراک کرتی ہے اور بعید و قریب مری بلا کلفت یکسان دیکہائی دیتی ہے لیکن جب دور کی چیز کو دیکھا جاتا ہے تو اس صورت میں کثیرہ طویلہ خطوط نورانی آنکھہ میں آتی ہیں اور اونکے نفوذ کے واسطے ثقبہ عنبیہ وسیع ہوجاتا ہے البتہ رطوبت جلیدیہ اپنی طبعی شکل اور ہیت پر رہتی ہے اور اسمین کسی قسم کی حرکت واقع نہین ہوتی اور بارام تمام شئی مری دیکھی جاتی ہے جب شئی مطلوبہ آنکھہ کے قریب ہوتی ہے تو اس صورت مین خطوط نورانی کے قصر سے ثقبہ عنبیہ بہی ضیق اور صغیر ہوجاتا ہے پس اس صورت میں رطوبت جلیدیہ

کے کنارے کے عضلات منقبض ہوجاتے ہیں پس اس سے رطوبت جلیدیہ غلیظ الجرم اور مستدیر الشکل ہوجاتی ہے اور استدارت کے ذریعہ سے نورانی خطوط قصیرہ طویل ہوکر طبقہ شبکیہ تک پہونچ جاتے ہیں اور باہم ملاقی ہونیسے محل انطباع پر صورت مرئی کی منطبع ہوجاتی ہے اور اوس کا ادراک قوت باصرہ کرلیتی ہے دیکھو تصویر نمبر ۳ جسکے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ کی درازی مقدم سے موخر تک تراشی ہوئی ہے جس سے آنکھہ میں روشنی کے داخل ہونے اور شبکیہ پر تشبیہ کے بننے کی کیفیت بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے چنانچہ الف اور ب سے روشنی کی شعاعیں نکل کر اول مقام قرنیہ ج سے ج اور رطوبت بیضیہ د سے منحرف ہوکر شئے منورہ کی مرکزی خط کی طرف قدرے آجاتی ہیں بعد ازان جلیدیہ کے
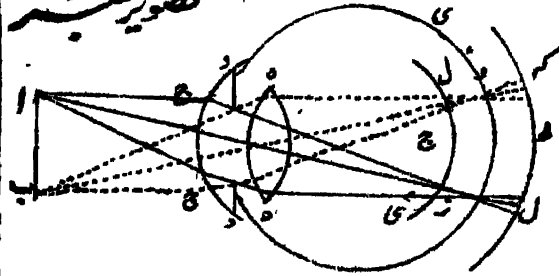
تصویر نمبر ۳

ذریعہ مقام ھ ھ کے سامنے کی سطح کے مرکز کی جانب یہ شعاعیں اور بھی زیادہ مائل ہوجاتی ہیں اور جلیدیہ کی پچھلی سطح سے نکل کر رطوبت زجاجیہ مین داخل ہوجاتی ہیں اور اس موقع پر زیادہ تر سمٹ جاتی ہیں اسطور پر شئے منورہ کی شعاعین نکلکر مقام و اور ز میں جمع ہوجاتی ہیں اب اگر پردہ شبکیہ مقام و اور ز پر موجود ہے تو الف اور ب کی اولٹی تشبیہ معلوم ہوتی ہے اگر طبقہ شبکیہ کے آگے مقام ط پر ہے تو گول تابندہ نشان ح اور ی یا ک کے مقامات میں بجائے اصلی مقام کے معلوم ہوتی ہیں کیونکہ مقام ح پر روشنی کی شعاعین جمع نہیں ہونے پاتیں اور مقام ط پر پہونچنے سے پہلے آپس میں ملجانے کے بعد پھر کشادہ ہوجاتی ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جلیدیہ سے طبقہ شبکیہ کا مناسب فاصلہ پر ہونا اشد ضروری ہے تاکہ نقطہ ماسکہ بخوبی بنتی ورنہ تشبیہ صاف نہیں بنتی جب عام محدب شیشہ سے روشنی کی کرنین گذرتی ہیں تو اوسکی ہر شعاع کے اجزا کی اصلی رنگت متفرق ہونے کی حالت مین نمودار ہوتی ہے اور ان رنگون کے یکسان انحراف

ہونے کی سبب شیشہ کے گرد رنگین کناری نمایاں ہو جاتے ہیں اور اس کیفیت کو اصطلاح میں رنگونکی بدراہی (کرومٹک ابریشن) کہتے ہیں - ان مختلف شفاف آلات میں رنگون کی بدراہی روکنی کی بہت قوت ہے الا اگر تیز روشنی میں ایک آنکھ سے دیکھا جاوے تو البتہ رنگون کی بدراہی کما حقہ نہیں رک سکتی اور آنکھ کے سامنی ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے جس سے روشنی قدرے رک جاتی ہے طبقہ عنبیہ کے سبب روشنی کا غیر مساوی انحراف بہت کم ہو جاتا ہے کیونکہ روشنی کی کرنیں قرنیہ سے داخل ہو کر طبقہ عنبیہ[1] کی حرکت اور سوراخ حدقہ کے سکڑ جانے سے بھی روشنی کا غیر مساوی انحراف کم ہو جاتا ہے اور طبقہ شبکیہ کے مقعر ہونے سے نقطہ ماسکہ کی وسعت خمیدگی زائل ہو جاتی ہے - بینائی کا صاف اور صحیح ہونا روشنی کی شعاع کے کرنوں کا شبکیہ کے خاص نقطہ ماسکہ پر پہونچنا موقوف ہے اس کے بدون بینائی کا صاف ہونا غیر ممکن ہے جب شے منورہ کا فاصلہ جلیدیہ اور شبکیہ کی نسبت مناسب طور پر ہو تو بینائی کا صاف ہونا ممکن ہے نیز خود جلیدیہ کی خمیدگی اور قوت انحراف پر بینائی کا صاف اور صحیح ہونا موقوف ہے جسقدر شے منورہ نزدیک ہوگی اوسیقدر جلیدیہ سے دور نقطہ ماسکہ کا استقرار پایا جاوے گا مگر صرف طبیعت کی اندک توجہ سے مختلف بُعد کی اشیا کو ہم بخوبی دیکھ سکتے ہیں اور آنکھ کے اندر تغیرات کے پیدا ہونے سے دور اور نزدیک کی اشیا بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں بعض حکما کا قول ہے کہ بیرونی عضلات کی کشش سے حدقہ چشم طویل ہو جاتا ہے یا طبقہ قرنیہ زیادہ تر محدب ہو جاتا ہے لیکن یہ قول درجہ تحقیقات سے منحرف پایا جاتا ہے کیونکہ دور نزدیک کی اشیا کو دیکھتے وقت اگر قرنیہ کے ابھار کو ناپیں تو اوسمین کسی قسم کا تغیر نہیں پایا جاتا اور یہ بات تحقیق کے درجہ کو پہونچ چکی ہے کہ قریب شے کے دیکھنے سے جلیدیہ محدب ہو جاتی ہے جسکی سطح مقدم قرنیہ تک پہونچ جاتی ہے اور اوسکی ثبوت میں مشاہدہ پیش کیا جاتا ہے کہ اگر تاریک کمرہ میں آنکھ کے سامنے ۸ انچ کے فاصلہ پر شمع کو روشن کر کے رکھا جاوے تو شمع کی تین شبیہیں نظر آتی ہیں - قرنیہ اور جلیدیہ کے سامنے کی محدب سطح سے منعکس ہونے والی نیز درمیانی شبیہ کھڑی ہوتی ہیں اور جلیدیہ کی پچھلی مقعر سطح سے منعکس ہونے والی اخیر کی شبیہ اولٹی معلوم ہوتی ہے اگر اس اثنا

[1] طبقہ عنبیہ -

ہیں بہت قریب کی شی کو دیکھا جاوئے تو درمیانی کھڑی شبیہ سامنی کی کھڑی شبیہ کے قریب پہونچتی ہوئی اور اخیر کی منقلب شبیہ کو ملاقی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف جلیدیہ ہی قرینہ کے نزدیک نہیں بڑھ آتی بلکہ اوسکی اصل شکل بھی کسیقدر متغیر ہوجاتی ہے اور یہ تبدیلی بہت خفیف ہوتی ہے یعنی نہایت دور کی چیز جو نظر آسکتی ہو اور نزدیک کی شی جو صرف آنکھ سے ۴ انچ کے فاصلہ پر ہو ان دونوں کے دیکھنے میں نقطہ ماسکہ کا فرق صرف ۱/۱۰ حصہ انچ کا ہوتا ہے پس جلیدیہ کے سامنے کی سطح کا صرف ایک انچ کا بارواں حصہ ہٹ جانا اس مطلب کیلئے کافی ہوتا ہے بلکہ اس حرکت کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ جلیدیہ کی مقدم خمیدگی میں تغیر ہوتا رہتا ہے - اور یقین کیا گیا ہے کہ جلیدیہ میں اس قسم کی تبدیلی صرف عضلہ الجفن کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ قریب کی چیز پر نظر کے جمانے سے عضلہ مذکور پھیلکاؤن کو نیز طبقہ مشیمہ کو سامنے کیطرف کھینچ لاتا ہے جس سے جلیدیہ اپنے لچکدار ریشون کے سبب مقدم سطح سے محدب ہوکر قرینہ کے قریب ہوجاتی ہے اور یہ عضلہ الجفن کے سست ہونے سے جلیدیہ پیچھے اور باہر کیطرف کھیچ کر شکل سابق کی کم محدب ہوجاتی ہے غرض قریب کی چیز کے دیکھنے میں عضلاتی حرکت بھی کارآمد ہوتی ہے اگر باریک حروف کی کتاب کو کچھ عرصہ تک دیکھا جاوئے تو عضلات کی کمزوری سے نظر تھک جاتی ہے اگر دور و نزدیک کی دونوں چیزیں صاف نظر آویں تو اس قسم کی قوت بینائی کو نظر کا جمنا یا ادوراکم سوڈیشن) کہتے ہیں۔ مختلف البعد کی اشیا پر مختلف عرصہ میں نظر جمتی ہے اگر دور سے ایک علیحدہ چیز کو دیکھا جائے تو اوسپر کچھ عرصہ میں نظر جمتی ہے یعنی ایک سکنڈ کے ۹/۱۰ حصہ میں نظر جمتی ہے اور نزدیک کی چیز کو علیحدہ دیکھنے سے کم عرصہ میں نظر جمتی ہے یعنی ایک سکنڈ کے ۱/۲ حصہ میں نظر جمتی ہے اگر نہایت دور کی چیز صاف نظر آوے تو اوس حد کو بعید یا نقطہ بینائی (فار پائنٹ اف ویژن) کہتے ہیں اگر نہایت قریب کی چیز صاف نظر آوے تو اوسکو حد قریب یا نقطہ بینائی (نیئر پائنٹ) کہتے ہیں اور ان ہر دو حدود کی درمیانی وسعت کو میدان بصارت کہتے ہیں اکثر شی بعید کا نقطہ کافی روشنی کی موجودگی وسعت تک پہیلتا ہے لیکن قریب کا نقطہ مختلف اشخاص میں مختلف حد پر ہوتا ہی

چنانچہ صغر سنی میں یہ نقطہ آنکھ کے قریب ہوتا ہے مثلاً دس برس کی عمر میں اکثر اوقات آنکھ سے ۲ حصہ انچ کے فاصلہ پر اور بیس برس کی عمر میں ۲ حصہ انچ کے فاصلہ پر۔ اور تیس برس کی عمر میں ۴ حصہ انچ کے فاصلہ پر۔ چالیس برس کی عمر میں ۶ انچ کے فاصلہ پر پچاس برس کی عمر میں ۱۲ انچ کے فاصلہ پر۔ ساٹھ برس کی عمر میں ۲۴ انچ کے فاصلہ پر اور ستر برس کی عمر میں ۴۴ انچ کے فاصلہ پر ہوتا ہے۔ اسی واسطے مسن اشخاص نزدیک کی چیز کو چشمہ کے بدون صاف دیکھ نہیں سکتا اور شئی بعید بخوبی دیکھی جاتی ہے اور بعید النظر شیخوخت کے نام مشہور ہے لیکن صورت مذکور میں آنکھ کی ہیئت میں کسی قسم کا فساد واقع نہیں ہوتا بلکہ رطوبت جلیدیہ کے سخت ہوجانے سے یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے اگر دونوں آنکھوں کی صحیح وسالم ہونے سے اوسط فاصلہ کی چیز کا نقطہ ماسکہ ٹھیک شبکیہ پر پڑے تو اس قسم کی آنکھ کو تندرست کہتے ہیں اگر شبکیہ کے سامنے نقطہ اسکا پڑے تو اسکو قریب نظری کہتے ہیں اس صورت میں قریب چیز بہ نسبت دور کے زیادہ صاف نظر آتی ہے اور اسکی کیفیت اسطرح پر ہے کہ جب مریض دیکھتا ہے تو جفن کو بند اور منقبض کرکے دیکھتا ہے اس مرض میں ہر ایک شئی مرئی جو قریب ۱۴ انگشت مضموم چشم سے دور ہوتی ہے اعانت مقعر چشمہ کے از حد ضرورت ہوتی ہے تاکہ نقطہ ماسکہ ٹھیک شبکیہ پر پڑے اگر اس فاصلہ سے مرئی کو قریب کیا جائے تو البتہ نظر آتی ہے اگر شبکیہ کے پیچھے نقطہ ماسکہ پڑے تو اوسکو ممتور (ہائی پر مترو پک) کہتے ہیں اس صورت میں محدب عینک کی ضرورت ہوا کرتی ہے تاکہ اپنی اصلی مقام پر نقطہ ماسکہ آجاوے اگرچہ پردہ شبکیہ کے مرئی پر نابندہ اثر کے پڑنے سے حس بصارت پیدا ہوتی ہے مگر یہ اثر آنکھ کے بیرونی سبب سے ہمیشہ مطابقت کرتا ہے غالباً یہ امر قوت مدرکہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ شبکیہ پر تابندہ اثر پڑنا اکثر بیرونی اسباب کی موجودگی سے حاصل ہوتا ہے حس باصرہ اور حس لامسہ کے باہم مقابلہ کرنے سے ہی پیدا ہوتا ہے علاوہ بریں اشیا کی شبیہیں شبکیہ پر ہمیشہ الٹی بنتی ہیں مگر ہم قوت مدرکہ کے ذریعہ سے سیدھا معلوم کرلیتے ہیں کیونکہ شبکیہ کی ساختہ شکل کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ قوت

اوس تبدیلی کے نتیجہ کو معلوم کرسکتے ہیں جو شبیہ سے دماغی اعصاب تک پہونچتا ہے بعض
حکما کا قول ہے کہ قوت مدرکہ کے ذریعہ سے تمام چیزین سیدہی نظر آتی ہین اور بعض حکما
عضلاتی حرکت کی امداد بہی شامل کرتے ہیں کیونکہ بلند چیز کی چوٹی پر نظر کرنے سے آنکہہ
کو گہما کر اوپر کیطرف کرنا پڑتا ہے جس سے اوسکی چوٹی معلوم ہوتی ہے اور زمین کیطرف ملاحظہ
کرنے سے آنکہہ پہیر کر نیچے کیطرف لایا جاتا ہے غرض چیزون کی مختلف حصے نیچے سے اوپر
تک دریافت کرنے کیواسطے آنکہہ کو گہمانا پڑتا ہے تاکہ شبکیہ کے اوسی مقام پر چیز کی شبیہ
اول سے آخر تک بنے اور شی مفروضہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک برابر نظر آوے جیسا
کہ مختلف چیزون کے قد و قامت کے اندازہ کو معلوم کرنے کیواسطے ہاتہہ کو اوپر نیچے
کیا جاتا ہے اور فاصلہ کی چیز کے دیکہنے مین بہی تبدیلی ہوتی ہے جس سے قوت مدرکہ
معلوم کرسکتی ہے کہ کسقدر بعد ہے اور کتنی بڑی چیز ہے۔ اشیای بعید کی روشنی
قریب کی نسبت بہت کم تیز ہوتی ہے اشکال کے دریافت کرنے مین قوت مدرکہ بہی مدد
دیتی ہے کیونکہ کیسی ہی عمدہ اور صاف بنی ہوئی تصویر ہو آنکہہ مین صرف ایک تختی چیز
کا عکس پڑیگا۔ ہر چیز کا قد و قامت شبکیہ کی مختلف مقدار وسعت سے دریافت ہوتا ہے
جسپر اوس چیز کا عکس پڑتا ہے مگر یہ مقدار وسعت بہی آنکہہ اور مرئی کی فاصلہ پر موقوف
ہے مثلاً فاصلہ سے ایک بلند درخت چہوٹا سا معلوم ہوتا ہے لیکن غور کرنے سے اوس
چیز کے فاصلہ اور قد و قامت کو قوت مدرکہ قریب قریب درست تبلا دیتی ہے کیونکہ اوس
چیز کے قد و قامت کا اندازہ اور اوسکی بُعد کا قیاس قوت دماغی کرتی ہے۔ متحرک مرئی
کی طرف نظر کرنے سے وہ شی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکا اصل سبب یہ ہے کہ شبکیہ
پر جہان اوسکی شبیہ بنتی ہے وہ اس حرکت کی سبب اپنی جگہ کو بدلتی رہتی ہے اگر
ہم ارادہ کرین کہ آنکہون میں اوسی مقام پر شبیہ قایم رہے تو ہمکو لازم ہے کہ اوس
سمت کیطرف آنکہہ گہماتے رہیں۔ خود متحرک ہونیکی حالت مین شبکیہ پر قایم چیز کی شبیہ
جگہ بدلتی رہتی ہے جس سے قایم شی متحرک معلوم ہوتی ہے چنانچہ ریل گاڑی پر سوار ہونے
کی حالت مین قریب کی اشیا ہماری خلاف سمت کو گزرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں

اور فاصلہ کی چیزین اوسی سمت کو آہستہ آہستہ چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ہر چیز کی حرکت
کی سمت شبکیہ کے اوس حصہ سے دریافت ہوتی ہے جسپر کہ اوسکی شبیہ بنتی ہے اور
جن اشیا کی شبہین شبکیہ پر ایک جگہ جمع ہوکر بنتی ہیں اونکی حرکت بھی اوسی سمت کو
ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ جسطرف کو شخص مفروضہ جارہا ہو اگرچہ یہ اشیا بہت فاصلہ
پر ہوتی ہیں ۔ **ہر چیز کے ایک نظر آنے کا باعث** دونوں آنکھوں
پر ہر چیز کے دو عکس پڑتے ہیں مگر وہ چیز مرئی ایک ہی نظر آتی ہے اسمیں بعض حکما
کا قول ہے کہ دیکھنے وقت صرف ایک ہی آنکھ مشغول ہوتی ہے لیکن یہ امر بعض صورتوں میں
ممکن الوقوع ہے عموماً دونوں آنکھین ایک چیز کو ایکہی مرتبہ دیکھتی ہیں کیونکہ ثقیل اجسام
اور کاغذ کی تصویر ایک دوسری سے بخوبی تمیز ہوسکتی ہین بعض حکما کا خیال ہے کہ
قاطع صلیبی مین عصبہ مجوفہ کے ریشے اسطور پر ترچھی شکل میں گزرتے ہیں کہ ایک آنکھ
کے عصبہ مجوفہ کے درونی ریشے دوسری آنکھ کے عصبہ مجوفہ کے بیرونی ریشوں سے
شامل ہوجاتے ہیں جس سے مبصرات کی شبیہ کا اثر قریب کے درونی جانب اور بعید
آنکھ کے بیرونی جانب گزرتا ہے اور دونوں اثر دماغ کے ایک ہی جانب پر پہونچتا ہے
جس سے ایک چیز معلوم ہوتی ہے اسمیں قوت مدرکہ کو بھی زیادہ تر دخل ہے جب بہت
سی چیزون کی شبہین ایک ہی مرتبہ آنکھ پر پڑتی ہیں تو قوت مدرکہ کسی خاص چیز کو
دیکھنے دیتی ہے اور باقیا کو چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ کتاب کے آہستہ آہستہ مطالعہ میں
کل صفحہ کے الفاظ کی شبہین شبکیہ پر پڑتی ہیں مگر ایک وقت میں صرف ایک لفظ
سمجھا جاتا ہے ۔ موثر ہونے کے بعد آنکھ میں بینائی کا اثر ⅛ سکنڈ تک قایم رکھتا ہے
اگر کوئی چیز ایک سکنڈ کے ⅛ حصہ سے بھی بہت جلد ایک محدود مقام پر حرکت کرے
تو وہ متحرک چیز مثل ایک لکیر کی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ جھنٹی پھینکنے میں دونوں شعلہ مثل
ایک آتشی چکر کی معلوم ہوتے ہیں جب تیز روشنی کا اثر آنکھ پر پڑتا ہے تو اکثر
اوسکا خاص ... ثانی اثر محسوس ہوتا ہے جسکی شکل و ترتیب قریب اوس چیز کے مطابق
ہوتی ہے جسکو آنکھ نے اخیر مرتبہ دیکھا ہے لیکن اسکے رنگ اور ہیئت مختلف

ہوتی ہے مثلاً تیز سرخ کے دیکھنے سے اثر ثانی سبز نیلی چیز کے دیکھنے سے زرد۔ زرد چیز کے دیکھنے سے ارغوانی رنگ معلوم ہوتا ہے کیونکہ تیز روشنی مین ایک قسم کے رنگ معلوم کرنے سے شبکیہ تھک جاتا ہے جس سے دوسری قسم کے رنگ معلوم ہونے لگتے ہیں بعض اشخاص کو اشیا کے رنگون کی تمیز بخوبی نہیں ہو سکتی سبز کو سرخ سے اور ارغوانی کو نیلے سے تمیز نہیں کر سکتے اکثر سرخ نیلے اور زرد رنگون کو پہچان سکتے ہیں اس قسم کی کیفیت آنکھ کی بناوٹ میں کچھ رنگون کی موجودگی سے ہوتی ہے اکثر شبکیہ کے پورا نہ بننے سے بھی ہوتا ہے علی الخصوص شبکیہ کا مخروطی اجسام جہان رنگون کی تمیز کیجاتی ہے شکل اور ہیت کے معلوم کرنے کا مقام ڈنڈیونکو خیال کیا گیا ہے۔ نیز شبکیہ پر ایک اندھا نقطہ بھی ہوتا ہے جہان قوت بینائی مطلقاً نہیں ہوتی پس مذکورۃ الصدر مقام پر اثر روشنی کے پڑنے سے کچھ نظر نہین آتا مثلاً اگر کاغذ پر دو نشان دونون آنکھونکی فاصلہ کے موافق علیحدہ علیحدہ بنائین اور ایک آنکھ بند کر کے دوسری آنکھ سے خلاف طرف کی نشان کو غور سے دیکھین اور آہستہ آہستہ کاغذ کو آنکھ کے قریب لادین تو دوسرا نشان ایک خاص فاصلہ سے نہیں معلوم ہوتا کیونکہ خاص فاصلہ سے دوسرے نقطہ کی روشنی کی شعاعین ٹھیک حبہ مجوفہ پر پڑتی ہیں اور بہت کمزور روشنی کا اثر شبکیہ پر پڑنے سے محسوس نہیں ہوتا اگر اس روشنی کے اثر کو تیز کر دیا جاے تو فوراً معلوم ہونے لگتا جیسا کہ سفید کاغذ پر باریک خط کے نہ معلوم ہونے سے گہرا رنگ کیا جاتا ہے۔ **فایدہ جلیلہ** بعض اوقات آنکھ کی ساخت میں کسی قسم کا فساد پیدا نہیں ہوتا صرف مقلہ اور اسکی رطوبات کے قطع وضع مین فرق کے پڑ جانے سے بصارت میں فتور ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ نقص زیادہ تر قریب نظری بعید نظری کہولت میں پایا جاتا ہے **محاکمہ مؤلف** انگریزی اور یونانی اطبا اس امر پر متفق ہیں کہ شے مرئی کی تصویر آنکھ کے کسی حصہ پر منطبع ہوتی ہے لیکن اوس حصہ چشم کی نسبت اختلاف ہے جسپر مرئی کی الٹی شبیہ انطباع پذیر ہوتی ہے اطبائے یونان اور عرب اس بات کے قایل ہیں کہ مرئیات کی شبیہین رطوبت جلیدیہ پر منطبع ہوتی ہیں لیکن اطبائے فرنگ پردہ

شبکیہ (ریٹنا) پر تصویر کا انطباع مانتے ہیں اور یہ اختلاف ایسا بھاری ہے کہ اسکے صدق و کذب کی نسبت رای دینا کسے بڑی فاضل اور تجربہ کار کحال کا کام ہے نیاز مند میں نہ چندان لیاقت ہے نہ اتنا وسیع تجربہ کہ اپنی رای قایم کیجائی البتہ ہم فریقین کی دلائل کا مقابلہ کرتے ہیں اس سے صاف معلوم ہو جاوے گا کہ کس فریق کی تحقیقات کا پلہ بھاری ہے۔ ڈاکٹر صاحبان اپنے دعوی کے اثبات مین یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ موتیا بند میں رطوبت جلیدیہ کی نکال دینے یا قیمیہ کرنیسے بصارت مین فرق نہیں آتا اگر اشیائی مرئیہ کی تصویرین جلیدیہ پر منطبع ہوتین تو عمل قدح کے بعد نظر درست نہ رہتی حالانکہ یہ امر خلاف واقع ہے ہزار ہا مریضون کی آنکھین انگریزی طریق پر بنائی گئی ہیں وہ بالکل بینا ہو گئے ہیں ڈاکٹرون کے نزدیک رطوبت جلیدیہ کا فایدہ صرف انتظام نور کا ہے یعنی ثقبہ کے چارون طرفسے جو روشنی داخل ہوتی ہے وہ رطوبت مذکورہ پر مجتمع ہو کر پردہ شبکیہ پر گرتی ہے اور اسی طبقہ پر مرئی کی تصویر منطبع ہوتی ہے بعدہٗ ان باذن خالق اشیا کی صورتین دکھلائی دیتی ہین بلکہ فلسفہ کی ایک کتاب میں جو کئی انگریزی کتابون کا خلاصہ ہے لکھا ہے کہ اطبائے یورپ نے موت کے بعد پردہ شبکیہ پر تصویر دیکھی ہے اگر یہ قول صحیح ہے تو اس مشاہدہ کے سامنے کوئی پیش نہین چل سکتی۔ متقدمین نے اپنے قول کی تائید مین کوئی معقول دلیل بیان نہین کی بجز اسکے کہ اجزائے چشم کے اندر رطوبت جلیدیہ افضل تر عضو ہے کیونکہ اسپر مرئیات کی تصویرین منطبع ہوتی ہیں باقی کل اعضائے چشم اس کے خادم ہیں +

فصل چہارم قریب نظری (مائی او پیا) اس مرض میں مریض دیکھتے وقت اپنی آنکھون کو منغمز اور منقبض کرکے شئے مرئی کو آنکھ کے قریب لا کر دیکھتا ہے جس سے اسکو صاف نظر آتا ہے ورنہ شئے مرئی کی شناخت نہایت مشکل ہوتی ہے یعنی دیکھتے وقت مریض اپنی آنکھ کو کھینچکر بھون کو شکن ڈالتا ہے اور کرۂ چشم کو اندر کیطرف کرکے شئے مرئی کو دیکھتا ہے اور دور کی شئے دھندلی نظر آتی ہے اس قسم کا تغیر دو حالت میں پیدا ہوتا ہے اول جب کرۂ چشم دراز ہوتا ہے تو عمق چشم کا

قطر طویل ہو جاتا ہے یعنی مقلہ کا افقی قطر معمول سے زیادہ طویل اور عمودی قطر چھوٹا ہو جاتا ہے اس سے طبقہ شبکیہ کا فاصلہ رطوبت جلیدیہ سے بعید ہو جاتا ہے اور اس بُعد کے سبب خطوط نورانی مشی مرئی بعیدہ سے طبقہ شبکیہ تک نہیں پہونچ سکتے اور نہ اوسمین صورت مرئیہ منطبع ہوتی ہے **دویم** جب قرنیہ کی اصل ذات میں یا رطوبات چشم میں سے کسی ایک رطوبت میں غلظت اور استدارت پیدا ہو جاتی ہے تو اوس سے خطوط نورانی نکلکر کسی قریب جگہ میں ملاقی ہوتے ہیں اور طبقہ شبکیہ تک ہرگز نہیں پہونچتے اور یہ قسم نادر الوقوع ہے **اسباب** اکثر اصل سبب حالت اول کی موجودگی ہے جو موجب فساد ہوا کرتی ہے تعلیم یافتہ مہذب خاندان میں بکثرت پایا جاتا ہے جس سے خاندانی تعلق بھی معلوم ہوتا ہے کبھی مولودی اور موروثی بھی ہوتا ہے نیز کثرت مطالعہ کتاب جسکی حروف نہایت باریک ہوں یا کشیدہ وغیرہ باریک کام کا کرنا اور کچھ عرصہ تک تاریک مکان میں عادت پڑھنے کی کرنا موجب اس مرض کا ہے کبھی آنکھ کی دوسری امراض کی شراکت سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی عرصہ دراز تک بہت چھوٹی چیزوں پر نظر کے زیادہ صرف کرنیسے دونوں مذکورۃ الصدر حالات پیدا ہو جاتے ہیں علامات آنکھ کی زیادہ درازی اور عمیق پن بظاہر خوبی معلوم ہوتا ہے ثقبہ عنبیہ وسیع اور فراخ ہو جاتا ہے آنکھ کی عظمت اور طوالت کا امتحان اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ مریض کو ناک کی طرف دیکھنے کی ہدایت کریں پس اس صورت میں جفن کو ماق اصغر کیطرف کھینچیں تا کہ مقلہ کی زیادتی بخوبی معلوم ہو جائے مریض ہر ایک چیز کو دیکھتے وقت اپنی آنکھوں کے قریب لاتا ہے پلکوں کو منقبض کرتا ہے بھوں پر شکن ڈالتا ہے پس اس ہیئت میں نزدیک کی شئی مرئی مریض کو صاف صاف دکھائی دیتی ہے مگر اس ہیئت میں دور کی شئی صاف نظر نہیں آتی بلکہ دھندلی معلوم ہوتی ہے میدان بصارت کے قریب دایرہ کی شکل میں شفاف تنکے علیحدہ علیحدہ کبھی ملی ہوئی سورہ شئی کی ایک جانب سے اوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں جس سے مریض کو زیادہ تر تکلیف ہوتی ہے موروثی اور خاندانی صورت میں آنکھ کے اندر کسی قسم کی اذیت نہیں ہوتی بچہ آٹھ نو سال کی عمر تک ہیئت مذکورۃ الصدر پر دیکھا کرتا ہے بعد میں قریب اور بعید چیزوں کو یکساں دیکھتا ہے مگر

دس سال گزر جانے کے بعد پھر آنکھہ میں تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں دور کی نظر بہت ناقص ہوجاتی
جن حروف کو بعید النظر شخص بیس فیٹ کے فاصلہ پر بآسانی پڑہ سکتا ہی اون کو
قریب النظر والہ شخص دس یا پانچ فیٹ کے فاصلہ پر پڑہا کرتا ہے اور اکثر یہ حالت
ایک خاص حد تک پہونچ کر ٹہر جاتی ہے اور برابر آخر عمر تک اسی حد پر قایم رہتی ہے کبھی
چالیس سال کے بعد مرض خود بخود رفع ہوجاتا ہے کبھی بتدریج زیادہ ہوجاتا ہے
اکثر ترقی کی حالت مین علامات نمایان ہوجاتی ہیں طبقہ مشیمیہ کی ورم مین آنکھون
کے سامنے سیاہ نقاط حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہین بجلی چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
دوسری مرض کے شراکت سے پیدا ہونا علامات موجودہ سی بخوبی معلوم ہوتا ہے **علاج**
مریض کو نظر انداز کام سے قطعی بند کرین اور آرام کرنے کی ہدایت کرین اور مناسب عینک
کا تجویز کرنا ہر ایک قسم کے نقص بصارت کو مفید ہے ورنہ آنکھہ پر زیادہ زور پڑنے سی
مرض بڑہجاتا ہے جس سے دماغی تکالیف کا احتمال ہوسکتا ہے اور وقت پر علاج کے
نہ کرنے سے نابینائی ہوجاتی ہے خاندانی وراثت میں دوا کی استعمال سے ذرہ بھر
بھی فایدہ نہین ہوتا البتہ مقعر اور مجوف شیشہ کی عینک کا استعمال کرنا فایدہ میں
سریع الاثر ہے اور اس قسم کی زیادہ عینکین جمع کرکے امتحان کرین جس عینک سے
۲۰ فیٹ کے فاصلہ پر شئی مرئی محسوس ہو اسکا استعمال اختیار کرین اگر امتحان کیواسطے
بحروف سر کردہ حروف ٹائیپ کے ہون تو بیس فیٹ کے فاصلہ پر لٹکا دین اور علیحدہ
علیحدہ ہر ایک آنکھہ سے دریافت کرین کہ مریض دونون آنکھ سے یکسان دیکھہ سکتا ہی
یا کم و بیش پس نظر کی یکسان صورت مین دونون آنکھون پر کم ازکم ایک طاقت کی شیشہ
سے حروف پڑہوا تے جاوین اور حسب ضرورت بتدریج طاقت کو زیادہ کرتے جائیں
بعدزان جس عینک سی تمام حروف بآسانی پڑہی جاوین وہی عینک آنکھہ کے لئے
موزون ہی اگر کسی عینک سے حروف کلیم نہ پڑہی جاوین تو اس صورت میں زیادہ سی زیادہ
طاقت کی عینک استعمال کراوین بعض اصحاب عینک کے بغیر ۱۲ انچ کے فاصلہ پر باریک
حروف پڑہوا تے ہیں اور عینک کا لگانا مناسب نہیں سمجھتے جس سے وی سخت نقصان

اوٹھالیتے ہیں اسصورت میں خاص لکھنے پڑھنے کے وقت عینک کا استعمال ضرور
کرلیا کریں اور عینک کے انتخاب میں یہ امر زیادہ تر قابل توجہ ہے کہ نظر معمولی سے اشیائے
مرئیات کی شباہت کمی میں دیکھائی نہ دیوی ورنہ آنکھ پر زیادہ زور پڑنے سے لگان
اور درد سر لاحق ہوجاتا ہی اکثر مرئیات کے دیکھتے وقت مریض سر کو سرنگون کرلیتا ہے
جس سے سر میں خون کی اجتماع کا احتمال ہوجاتا ہے اور بہت امراض پیدا ہوجاتے ہیں
اسلئے اس عادت سے مریض کو باز رکھیں اور ہدایت کریں کہ مطالعہ کتاب کے وقت سر
کو پس پشت رکھے اور کتاب کو آنکھوں کے قریب لاکر مطالعہ کریں اور سواری کی حالت
میں کسی کتاب کا مطالعہ نکرے خواہی اوسکے حروف موٹے ہی کیوں نہوں ورنہ آنکھ کا
سراسر نقصان ہی جب مطالعہ کے وقت آنکھ میں تھکاؤ پیدا ہوجائے تو فوراً مطالعہ کو
ترک کریں اور جبتک ماندگی رفع نہو کتاب کو ہرگز ہاتھ نہ لگاویں اور روشنی دنکی
سوا کسی دوسری روشنی مصنوعی میں نہ پڑہیں اور رات کیوقت شمع - لیمپ اور
چراغ وغیرہ کی روشنی میں کسی قسم کا کام نہ کریں اور ضرورت کیوقت لیمپ کی چمنی
پر نیلا یا سبز کاغذ کے مدور ٹکری کے درمیان سوراخ کرکے لیمپ کی چمنی پر اوس جگہ
تک چڑھاویں کہ جہاں چمنی کے خول کا مدور اور پہار ختم ہوتا ہے اس سے روشنی
چاروں طرف پھیلتی ہے اور صرف کتاب پر پڑتی ہے اور روشنی کا اثر آنکھوں
پر ہرگز نہیں پڑتا اگر کتاب کے مطالعہ سے آنکھوں کو اذیت پہونچی تو اس صورت میں تھوڑی
سے آنکھوں کو دہودیں تاکہ آنکھوں میں طاقت پیدا ہوجائے جب قریب انتظر کے ہونے
سے اذیت چشم اور علامات ردیہ ظاہر ہوں تو آنکھوں کو بالکل بیکار رکھا جائے او
اور ان سے کسی قسم کا کام نہ لیں بعدازاں ورم شبکیہ یا ورم مشیمیہ کے موافق علاج
کریں جو اپنے اپنے موقع پر لکھا جاوے گا اور ترتیب نظری میں سرمہ سیماب کا
استعمال کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے **سرمہ سیماب** سیماب اور تخم بنگ
بریاں ہر ایک یکتولہ دونوں کو ملاکر کھرل کریں تاکہ سیماب کے ذرات سب کے سب
حل ہوجاویں بعدازاں ۱۲ تولہ تازہ پہلی ببول کا رس (دودہ) شامل کرکے بخوبی

سحق کریں اور سرمہ سا ہو جانے کے بعد صبح و شام بذریعہ سلائی آنکھ میں استعمال کریں
چند ہی روز میں سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے اور قبض کا خیال رکھیں اور امتلا کی صورت
میں مسہل دیں دیگر **مجرب** کثیر المنفعت اور سریع التاثیر ہونے میں بمنزل
اکسیر ہے **نسخہ** نیلا تھوتھہ بریان ۲ ماشہ کف دریا سرمہ سفید، مامیران چینی
فلفل سفید، ودع، سنگ بصری ہر ایک ۶ ماشہ سرچینی ایک تولہ سبکو باریک کر کے
رسوت کے پانی میں کھرل کریں اور شیاف بنا کر رکھ دیں اور بوقت ضرورت
آملہ کے خیسا ندہ میں گھسکر آنکھ میں ڈالیں۔

فصل پنجم بعید النظر (ہائی پر مٹر اوپیا) یہ مرض قریب النظر کے
برعکس ہے کیونکہ ہائی پر کے معنی ہیں وہ چیز جو اپنی حد سے بہت دور نکل جائے
اور یہاں حد سی مراد طبقہ شبکیہ ہے جہاں شئی مرئی سی خطوط نورانی جدا ہو کر باہم ملاقی
ہوتے ہیں اور انکے ملاقی ہونے سے ہیت مخروطی پیدا ہوتی ہے اور مخروطی ہیت سے
شبکیہ پر مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے اور مٹر اوپیا مرکب ہے لفظ مٹر سے جو پیمایش کا
ایک آلہ ہے اور اوپیا کے معنی آنکھ ہے اور کثرت استعمال سے میٹر کی ئی اور اوپیا
کا الف حذف ہو گیا ہی اور اس سی جسم مخروطی نورانی کے قطر طولانی کی درازی اور
زیادتی مراد ہی اور یہ جسم مخروطی نورانی ان خطوط سے مرکب ہے جو شئی مرئی سی جدا ہوتی
ہیں اور یہ خطوط چشم کے اندر داخل ہو کر طبقہ شبکیہ تک پہونچتے ہیں اور خطوط مذکورہ
کے باہم ملنے سے ہیت مخروطی پیدا ہوتی ہے اور اس ہیت مخصوصہ سے مرئی کی صورت
منطبع ہوتی ہے پس جب آنکھ اپنی طبعی مقررہ ہیت پر ہوتی ہے تو اس صورت میں
خطوط نورانی میں سی ایک خط وسط چشم میں داخل ہو کر مرکز پر گزرتا ہوا طبقہ شبکیہ
تک پہونچتا ہے اور یہ مقام آنکھ کی آخری حد اور محل انطباع کا ہی بعد ازان دوسری
خطوط کے ساتھ ملاقی اور متصل ہوتا ہی پس اس اتصال اور ملاقات سی ہیت مخروطی
پیدا ہو کر مرئی کی صورت طبع ہو جاتی ہے اور یہ حد اعتدال ہے جو ہر ایک صحیح و سالم
چشم کیلئے موزون ہے جب آنکھ اپنی ہیت طبعی سے متغیر ہو جاتی ہے تو اس کی

دو صورتین پیدا ہوتی ہین اول چشم کا عمق زیادہ ہوجاتا ہی دویم آنکھہ کا عمق کم پایا جاتا ہی۔ زیادتی کی صورت میں خط نورانی چھوٹا ہوجاتا ہے جو محور کے طور پر آنکھ کے باہر سے ہوتا ہوا اندر مین داخل ہوتا ہے اور طبقہ شبکیہ تک پہونچنے سے صورت شی مرئی بعیدہ کی منطبع نہیں ہوتی اور قریب النظری پیدا ہوجاتی ہی اور عمق کی کمی مین یمین و یسار جانب مین آنکھہ طویل ہوجاتی ہے جس سے قطر عمقی چھوٹا ہوجاتا ہے طبقہ شبکیہ تک خطوط نورانیہ کے نہ پہونچنے سے باہمی اتصال پیدا نہین ہوتا بلکہ اوس سے متجاوز ہوکر نیز طبقہ شبکیہ سے دور تر جاکر باہم ملاقی ہوتے ہیں پس غیر محل میں ہیت مخروطی کے پیدا ہوجانے سے شئی مرئی کی صورت طبقہ شبکیہ مین منطبع نہین ہوتی اس حالت میں مرض بعید نظری پیدا ہوجاتا ہی چونکہ اس وقت قریبہ اور بعیدہ مرئیات کے دیکھنے مین نہایت دقت پیدا ہوتی ہے اسلئے اشیا کے دیکھتے وقت آنکھہ کے بند کرلنے اور جلیدیہ کے جمع کرنیکی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ جلیدیہ کے اجتماع سے استدارت پیدا ہوجائے پس اس صورت میں خطوط طویلہ جو باہر سے آنکھہ کے اندر آتے ہیں اطراف مستدیرہ جلیدیہ پر گذرنے کے سبب چھوٹے ہوجاتے ہیں اور طبقہ شبکیہ کے محل پر باہم ملاقی ہوجاتے ہیں اور ہیت مخروطی کے پیدا ہونے سے صورت مرئیہ منطبع ہوجاتی ہے لیکن دور کی شئے کے دیکھنے وقت آنکھہ میں کلفت اور حرکت چندان پیدا نہیں ہوتی اور شئی قریبہ کے دیکھنے مین دقت زیادہ ہوتی ہے اور آنکھہ مین حرکت انقباضی کی ضرورت زیادہ ہوجاتی ہے اکثر اسکے تین قسم ہوتے ہیں **اوّل** کلی اسمین مریض نہ باریک حروف کو دیکھہ سکتا ہے اور نہ دور کی چیز صاف طور پر نظر آتی ہے **دویم** اضافی۔ اسمین ۶ انچ کے فاصلہ کی شئے کے دیکھتے وقت اسقدر زور لگایا جاتا ہے کہ جسقدر ۱۲ انچ کے واسطے ہوا کرتا ہے **سویم** ضعیف اسمین قریب و بعید فاصلہ کی چیزین بآسانی دیکھی جاتی ہیں مگر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دور کا نظارہ کرنے سے تھکان اور دردسر شروع ہوجاتا ہے **اسباب**

اصل سبب ہیت چشم کا فساد ہے اور اس فساد کے اسباب متعدد ہیں **اوّل**

خلقت اور فطرت کے موافق ہیئت طبعی سے آنکھہ متغیر ہو جاتی ہے مثلاً آنکھہ کے چھوٹا ہونے
سے اوسکا قطر اُفقی چھوٹا ہو جاتا ہے اور عمودی قطر بڑا **دویم** درحقیقت خلقت طبعی
مین آنکھہ صحیح و سالم ہوتی ہے لیکن کسی مرض کے سبب جلیدیہ اپنی جگہ سے نکالی جاتی ہے
جو نورانی خطوط کے جامع اور منتظم ہے اور اسکی نہ ہونے سے خطوط نورانیہ محل طبقہ شبکیہ
مین اتصال نہیں پاتے جو آنکھہ کی اخیری حد ہے جیسے جسم مخروطی پیدا ہوتا ہے بلکہ
اوس سے دور تر جا کر ملاتی ہوتے ہیں اسصورت مین طبقہ شبکیہ پر شئی مرئی کی صورت
منطبع نہین ہوتی **سویم** قرنیہ کی استدارت کے مفقود ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے
کبھی رطوبت بیضیہ اور رطوبت زجاجیہ کے رقیق ہو جانے سے ان دونون رطوبات کی استدارت
زایل ہوتی ہے کبھی جلیدیہ کی استدارت مین تغیر پیدا ہو جاتا ہے کبھی وہ عضلات
ضعیف ہو جاتے ہیں جو جلیدیہ کو حرکت انقباض سے مستدیر کرتے ہین اور یہی اسباب
موجب فساد شمار کئے جاتے ہین کیونکہ قرنیہ اور رطوبات ثلثہ کے تغیر اور فساد سے
بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ کی قوت جمع کے مفقود ہو جانے
سے صورت مرئی کی منطبع نہین ہوتی - **علامات** قریب شئی کو آنکھہ کے نزدیک کر کے
بڑی قوت اور زور سے دیکھا جاتا ہے اور شئی بعید کے دیکھنے مین بھی دقت پیدا
ہوتی ہے لیکن قریب شئی کی نسبت بعید شئی کے دیکھنے مین حرکت چشم کم ہوتی ہے
نیز ہر ایک شئی کو آنکھہ ٹیڑہی کر کے دیکھا جاتا ہے مگر اس قسم کا ٹہراین قریب شئی کے
دیکھنے مین بخوبی محسوس ہوتا ہے جب محدب آئینہ کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو اس سے
جملہ اشیا بخوبی نظر آتے ہین کیونکہ اس سے جلیدیہ کی استدارت حاصل ہوتی ہے
جو طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ کے اجتماع کا سبب ہیں - جب کمی و بیشی کے لحاظ
سے مرض کی درجات متعدد پائی جاتے ہیں تو مرض کی کمی مین دیکھنے کا کام آنکھہ سے بخوبی لیا
جاتا ہے مگر کلفت اور اذیت ضرور ہوتی ہے جب آنکھہ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے
تو مشیمیہ اور شبکیہ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے جس سے بصارت ضعیف ہو جاتی ہے **علاج**
اس مرض کو دوا کی استعمال سے نابود ہونا غیر ممکن ہے خواہ وہ دوا بمنزلہ اکسیر کے ہو

کیونکہ دوا مین اس قسم کی طاقت نہین ہے جس سے ... ہوجاتا آنکھ کا مطلب یہی
ہے کہ شبکیہ کے خاص مرکز مین نورانی شعاعین متوازی طور پر پڑین پس اس صورت مین
چشمہ محدب کو استعمال کرنا نہایت مناسب اور موزون ہے اور جس عینک سے آسانی
نظر آئے وہی استعمال مین لاوین - اگر حسب قواعد ذیل عینک استعمال کیجاوے تو نہایت
ہی موزون ہے وہ یہ ہے کہ مریض کو ۲۰ فیٹ کے فاصلہ پہ کھڑا کرکے ہر ایک آنکھ سے علیحدہ نمونہ
کے حروف پڑہاوین دونون آنکھون کی یکسان نظر مین ایک طاقت کے شیشہ سے
امتحان کرین پہلے کم از کم طاقت کی شیشہ سے کام شروع کرین اور بتدریج طاقت بڑہاوین
آخر زیادہ طاقت کے شیشہ سے حروف نمونہ کے پڑہاوین اور سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض سے
دریافت کرین کہ معمولی حالت مین کس طاقت کا شیشہ نظر کو اصلی درجہ پر لیجاتا ہے اوس کو
درجہ بالفعل کہا جاتا ہے بعد ازان اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے پتلی کو پہیلا کر دریافت
کرین کہ اس حالت مین کس طاقت کا شیشہ نظر کو اصل درجہ پر لیجاتا ہے اگر اس اصل
درجہ مین سے درجہ بالفعل کو منفی کیا جائے تو درجہ بالقوی ظاہر ہوتا ہے پس اس صورت مین اس
قسم کا شیشہ تجویز کرین جو کل درجہ بالفعل اور تہائی درجہ بالقوی کو رفع کرے مثلاً درجہ
بالفعل = +۴ ہے اور اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے = +۷ اصل درجہ معلوم ہوسکتا ہے
پس درجہ بالقوی = +۳ ہوا اسلئے عینک مفصلۂ ذیل طاقت کی تجویز کرنی چاہیئے -
درجہ بالفعل یعنے +۴ + $\frac{1}{3}$ (درجہ بالقوی یعنی +۳) = (۴ + ۱) = +۵ پس ۵
درجہ کی محدب شیشہ کی عینک تجویز کرین - اور دونون آنکھون کی بصارت مین تفاوت
کے واقع ہونے سے پہلے ایک آنکھ کو بند کرکے دوسری آنکھ کے لئے قواعد بالا کے مطابق
شیشہ تجویز کیا جائے بعد ازان اسیطرح پہلی آنکھ کے لئے تجویز کرسکتے ہیں - اور عینک کے بدون
کسی چیز کو زور لگاکر ہرگز نہ دیکھین اگر زیادہ مشقت لینے یا ناموافق عینک کی استعمال
سے کوئی اذیت یا مرض چشم مین پیدا ہوجاوے تو آنکھ کو آرام دین اور اذیت کے رفع کرنے
مین جو تدابیر قریب نظری مین بیان کی گئی ہیں وہی استعمال مین لاوین

فصل ششم بعید النظر کہولان (پریس بائی اوپیا)

یہ جملہ مرکب ہے لفظ پریس لیکی سے جو بمعنے دیرینہ اور شیخوخیت ہے اور اوپیا بمعنے چشم ہے اور اس سے وہ حالت مراد ہے جو شیخوخیت کی حالت مین پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ بڑھاپے مین شئے مرئی بعیدہ بخوبی دیکھی جاتی ہے اور شئے مرئی قریبہ نہایت دشواری سے دکھائی دیتی ہے کیونکہ خطوط نورانیہ شئے بعیدہ سے جدا ہو کر اپنی استقامت پر طبقہ شبکیہ تک پہونچتی ہیں اس سے دیکھتے وقت حرکت جلیدیہ کی حاجت نہین پڑتی اور خطوط مذکورہ قریب کی شئے سے سیدہے اور پھر کے دونون صورت پر آنکھہ مین داخل ہوتے ہین اور طبقہ شبکیہ میں اجتماع جلیدیہ کے بغیر مجتمع نہیں ہوتے اسی سبب سے شئے قریب کی دیکھنے میں حرکت چشم کی حاجت زیادہ پڑتی ہے اگرچہ یہ حالت بعید النظر مین بھی پائی جاتی ہے لیکن وہان اسکا وجود فساد چشم کے سبب پیدا ہوتا ہے اور یہان آنکھہ کی ہیئت میں کسی قسم کا فتور نہیں پایا جاتا البتہ رطوبت جلیدیہ مین سختی کے پیدا ہونے سے عضلات متحرکہ حرکت سے قاصر ہو جاتے ہیں اور جلیدیہ میں استدارت پیدا نہیں ہوتی اور عدم استدارت کے سبب طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ جمع نہیں ہوسکتے جیسا کہ عہد جوانی میں کیا کرتے تھے۔ یہ نقص عموماً پنتالیس برس کی عمر کے بعد ہر ایک شخص کی نظر مین واقع ہو جاتا ہے جس سے بندیج قریب کی نظر کے کم ہو جانے سے باریک حروف کا پڑھنا محال ہو جاتا ہے اس صورت مین پڑہتے وقت ہر قسم کی باریک اشیائے دیدنی کو فاصلہ پر کر کے دیکھا جاتا ہے اگرچہ یہ حالت عمر کے دس سال گذر جانے کے بعد شروع ہوتی ہے اسطرح پر کہ عمر کے گیارہوین سال مین حروف کو جو قرینہ سے ۱۰ انچ کے فاصلہ پر دور ہون بخوبی دیکھہ سکتا ہے بارہوین سال مین اگر اس سے بھی کچھہ زیادہ فاصلہ پر ہون تو بخوبی دیکھہ سکتا ہے اگر کم فاصلہ پر ہون تو دقت سے نظر آتے ہیں اسی طرح سال بسال یہ حالت ترقی کرتی جاتی ہے یہانتک کہ پنتالیس سال کی عمر مین یہ حالت ہو جاتی ہے کہ عینک کے بدون مرئیات کے دیکھنے میں نہایت دقت واقع ہوتی ہے **علاج** جب مرئیات دیکھنے مین دقت واقع ہو تو عینک کا استعمال کرین جو بصارت کے موافق ہو اور اس کا

امتحان اسطرح پر کیا جاوے کہ مریض کی آنکھ سے ۲ انچ کے فاصلہ پر باریک حروف لکھ کر پڑھوائیں اگر پڑھ سکے تو کم از کم طاقت کا محدب شیشہ لگا کر ملاحظہ کریں نہ کامیابی کی صورت میں زیادہ طاقت کے شیشہ کو لگاتے جاویں آخر کار وہ شیشہ تجویز کریں کہ جس باریک حروف فاصلہ پر بخوبی آسانی سے پڑھی جاویں اور اس قسم کی عینک کو کان وکس اسٹ کہتے ہیں اور عینک لگانے میں اس امر کی احتیاط ضرور رکھیں کہ اوسکی اعانت سے فقط اشیائے قریبہ کو دیکھا جائے اور اشیائے بعیدہ کے دیکھنے میں ذرہ سر جھکا لیا کریں یا عینک کو ادہر اودہر سرکا دیا کریں تاکہ مرئیات بعیدہ کے دیکھنے میں عینک کا توسط درمیان میں نہ رہے۔

فصل ہفتم نقص بصارت سمتی (اس ٹگ می ٹزم)

جب قرنیہ۔ رطوبت بیضیہ۔ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ میں خشونت پیدا ہو جاتی ہے تو مرئیات صاف دکھائی نہیں دیتی۔ تینے اجزاے نورانیہ کا اتصال آنکھ میں پست اور بلند ہوا کرتا ہے اگرچہ خطوط نورانیہ ایک ایک ہیں شئے مرئی سے جدا ہوا کرتے ہیں مگر بعد میں بعض چھوٹے بعض لمبے اور بعض اپنی حد اعتدال پر قائم رہکر آنکھ میں داخل ہوتے ہین اور طبقہ شبکیہ تک کلہم نہیں پہونچ سکتے۔ پس آنکھ کے مرتفع اجزا میں خطوط نورانیہ چھوٹے ہوکر داخل ہوتے ہین جس سے قریب نظری پیدا ہوتی ہے آنکھ کے غور نشیب اجزا پر خطوط نورانیہ طویل ہوکر داخل ہوتے ہین جس سے بعید نظری پیدا ہوتی ہے اور آنکھ کے مقدار طبعی اجزا پر خطوط نورانیہ معتدلہ داخل ہوکر طبقہ شبکیہ میں ملاقی ہوتے ہیں اور شئے مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے الحاصل اسباب مذکورۃ الصدر کے اجتماع سے اور اونکے مختلف ہو جانیسے صورت مرئی ناصاف اور غیر طبعی پست پر دکھائی دیتی ہے چنانچہ ایک سمت میں صحیح اور دوسری سمت میں قریب نظری یا بعید نظری ہو جاتی ہے یا ایک سمت میں قریب نظری اور دوسری میں بعید نظری پائی جاتی ہے اور اس نقص کے معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک نقطہ کے گرد بہت سی متوازی خطوط کہینچکر پڑہاویں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس سمت کے حروف باسانی پڑھی جا سکتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۳

(۱) ایک مدور الشکل سیاہ کاغذ میں ایک سا لمبا نشان لگاویں یا بریک سیکھیں تیار کریں اور مختلف سمت میں چکر دیں اس سے کسی رخ میں نظر ایک طرح کی اور کسی رخ میں نظر دوسری طرح کی ہو جاتی ہے اگر اس صورت میں مریض کو ذرے کے حروف پڑھوائی جاویں تو کسی سمت میں مقعر شیشہ کی مدد سے اور کسی سمت میں محدب شیشہ کی مدد سے اور کسی سمت میں بلا کسی قسم کی امداد کے حروف پڑھنے پاویگا یا مختلف سمت میں ایک ہی قسم کا نقص مختلف درجات کا ثابت ہوگا۔ دیکھو تصویر نمبر ۴۰

اسباب سبب قریب وہی ہے جو مذکور ہوا ہے کبھی خلقی بھی ہوتا ہے اس حالت میں دونوں آنکھوں میں یکسان ہوتا ہی کبھی قرنیہ۔ رطوبت بیضیہ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ کی امراض میں سے موجب اس مرض کا ہوتا ہے قرنیہ کا زخم بھی موجب مرض ہے کیونکہ اعضائے مذکورہ کے اجزا میں مرض کے لاحق ہونے سے تغیر پیدا ہو جاتا ہے تو اکثر خلقی ہوتا ہے اور جب ایک آنکھ میں ہوتا ہے تو آنکھ کے اجزای اربعہ میں مرض کو قرار دیا جاتا ہی خصوصاً امراض قرنیہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے **علامات** اگر حروف کی قسم میں سے شی مرئی کو آنکھ کے قریب لا کر دیکھا جاوے تو کبھی اوسکے گرد مدور حلقہ پایا جاتا ہے کبھی اوسکی شکل و ہیئت غیر طبعی حالت پر قدرے کج معلوم ہوتی ہی مثلاً خط مستقیم منحنی نظر آتا ہے کبھی حروف باہم متصل اور چسپان دکھائی دیتے ہیں **علاج** قواعد عامہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ نمبر دریافت کرکے مرکب شیشوں کی عینک تجویز کریں جو مختلف سمتوں میں آنکھ کی ضرورتوں کے مطابق مختلف درجات پر شیشے دراز اندر کی طرف سے مقعر اور باہر کیطرف سے محدب اور گول یعنی اس قسم کی عینک کو انگریزی زبان میں سلنڈری کل لنس کہتے ہیں

فصل ہشتم ضعف بصارت (استھی نوپیا)

آنکھ کے ضعف اور کمزوری سے عضلات بھی ضعیف ہو جاتے ہیں جس سے بصارت ضعیف ہو جاتی ہے اور ظاہر میں کسی قسم کا نقص آنکھ میں معلوم نہیں ہوتا اور امراض چشم

چشم کی صورت میں جو صدمہ بصارت میں پایا جاتا ہے وہ خلل بصارت کا خلل ہے جس سے
ٹیڑھی چیز سیدھی، سیاہ چیز سفید، طویل چیز قصیر اور سیدھی چیز ٹیڑھی یا اسکے برعکس نظر
آتی ہے اور ضعف دو طرح پر ہے **اول** خارج چشم کے عضلات میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے
جو آنکھ کو ناک کی طرف کھینچتے ہیں جسم کی عام کمزوری۔ دماغی خلل۔ عرصہ دراز تک آفتاب
آتشیں وغیرہ تیز روشنی کی طرف دیکھنا یا تاریک کمرہ سے دفعتہ روشنی میں نکلنا کثرت جماع
وغیرہ مضر اسباب استعمالات کے ہونے سے بھی ضعف بصارت ہو جاتا ہے **علامات** جب
ضعف عضلات انسی کے سبب ظہور مرض ہو تو شئے بعیدہ کو بخوبی دیکھا جاتا ہے قریب
کی شئے بھی دیکھی جاتی ہے بشرطیکہ بہت نزدیک نہ لائی جائے اور بہت نزدیک ہو تو ہمیں
ایک شئے مرئی کی دو صورتیں نظر آتی ہیں جیسا کہ حول میں ہوا کرتا ہے کیونکہ قریب شئے
کے دیکھنے کے واسطے آنکھیں ناک کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور عضلہ جانب حسی کی قوت
قابضہ سے آنکھ ماؤف باہر کی طرف کھنچ جاتی ہے کیونکہ جانب انسی کا عضلہ اپنی ضعف کے سبب
چشم ماؤف کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا اس صورت میں چشم صحیح اندر کی جانب آجاتی
ہے اور چشم ماؤف باہر کو چلی جاتی ہے جس سے شئے واحد دو معلوم ہوتی ہیں اگر شئے
مرئی حروف کے قسم سے ہو تو حروف متحرک اور اپنی اصلیت سے متغیر نظر آتے ہیں اگر زیادہ زور
لگا کر دیکھا جاوے تو آنکھوں میں تکان کے پیدا ہونے سے درد ہونے لگتا ہے جب آنکھوں
سے کام لینا موقوف کر دیں اور آرام میں رکھیں تو تھوڑی دیر میں آنکھیں کام کرنے کے لائق
ہو جاتی ہیں جب ان مرض کے ہمراہ قریب نظری بھی شامل ہو تو اس صورت میں حروف
اور اشیائے صغیرہ بمشکل دیکھی جاتی ہیں اگر غور و تعمق سے دیکھا بھی جائے تو
آنکھ میں سخت اذیت ہوتی ہے اور قلب کی ساخت کے بگڑ جانے سے قوت بینائی میں
خلل واقع ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق علاج کریں اگر قرب
نظری کے باعث ہو تو مناسب عینک کا استعمال کریں وغیرہ تدابیر قریب نظری کی عمل
میں لاویں اگر عضلات چشم کے ضعف سے پیدا ہو تو مرکبات فولاد۔ جوہر کچلہ، بارک
وغیرہ ادویہ مقویہ کے استعمال سے آنکھ کو تقویت دیں اور یہ مرکب دفع کمزوری کیلئے

فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سیا شربٹ آف ایرن اینڈ امونیا ایک ڈرام ارو ماٹک
اسپرٹ آف امونیا ۴ ڈرام بائی کاربونٹ اف پوٹاسیم ۲ ڈرام عقیساندہ کلنبا ۱۰ اونس
سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام پلا دین یا صرف کشتہ فولاد [illegible] کر چند
روز متواتر استعمال کرین **ٹنکچر اسٹیل** بقدر ۱۲ بوند [illegible] صبح و شام [illegible] استعمال سے [illegible]
فایدہ ہے **کشتہ فولاد خبث** معدہ [illegible]
سریع الاثر ہے اور ضعف البصارت کے لئے زیادہ تر مفید ہے **ترکیب** شیرہ
[illegible] کھری۔ رس لیمو ہر ایک ۱۰ تولہ رس انار شیرین ۵ تولہ سب کو ملا کر حسب ضرورت
بورہ فولاد مین شامل کر کے کہرل کرین چندان کہ خشک ہو جائے بعدہ ان جغرات مین کہرل
کرین ازان بعد نصف سیر گودہ گہیکوار مین کہرل کر کے گل ملتانی کے ذریعہ کپڑہ کی تین تہہ
چڑھا کر خشک کرین بعد گہری عمیق مین ۵ سیر اپلہ جنگلی کی آگ دین اور سرد ہونے
کے بعد باریک کر کے بحفاظت تمام رکھ دین خوراک نصف چاول ہمراہ مسکہ دین اگر
خوراک مین الاچی طباشیر بھی قدرے شامل کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے۔
دیگر مجرب ٹنکچر کچلہ ۵ بوند لیکوڈ اکسٹراکٹ اف سنکونا ۱۰ بوند گوا کم مسیچر
۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین حبوب کچلہ مربا آملہ ہلیلہ کے
استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **دیگر حلوہ** مقوی بصارت وغیرہ اعضائے رئیسہ
کے لئے فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** خشخاس سائیدہ۔ روغن زرد تازہ
ہر ایک پاؤ شکر تری نیم سیر مغز بادام۔ نارجیل۔ مغز چلغوزہ ہر ایک چار درام مغز پستہ
دارچینی ہر ایک یکدام برنج کشنیز پوست ہلیلہ زرد ہر ایک تولہ برنج بادیان ۵ تولہ عرق گلاب
پاؤ پہر حسب دستور تیار کر کے بقدر ۳ تولہ صبح و شام استعمال کرین چند ہی روز مین بصارت
تیز ہو جاتی ہے اور یہ سرمہ مجربہ مؤلف تیار کر کے روزمرہ آنکھ مین استعمال کرین
نسخہ مغز تخم سرس۔ سنگ بصری۔ سنکہ سودہ مامیران چینی نبات چھتہ بہرش
غنچہ چنبیلی ہر ایک ۲ تولہ سب کو باریک کر کے سرمہ تیار کرین اور آنکھون مین سلائی
کے ذریعہ استعمال کرین **دیگر مجربہ** حکیم سلطان محمد خان صاحب برادر زادہ

جسکی سریع الاثر ہونے مین مولف بھی قایل ہی **نسخہ** مغز خستہ بلیلہ سنگ بصری۔ مغز تخم نیم۔ مغز تخم سرس۔ تو تیائی کرمانی ہر ایک آتولہ کشتہ رانگا ایکتولہ پھٹکری بریان تولہ جوہر نوشادر ۳ ماشہ سبکو سرمہ سا باریک کرکے سلائی کے ذریعہ صبح وشام آنکھہ مین ڈالین۔ اغذیہ مقویہ جید الکیموس کہانیکو دین اور شیائی قریبہ کو دیکہنے سے مریض کو باز رکہین اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو عضلہ جانب وحشی کو بہی ضعیف کردین اور یہ کام اوسکے قطع کردینے سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس کو بالکل قطع نکرین بلکہ اوسیقدر قطع کرین کہ جس سے اوسکی قوت عضلہ جانب انسی کے مساوی ہوجائے اگر ارام طلبی کے باعث ہو تو مناسب سیر گشت اور ورزش کیطرف رجوع کرین۔ **قسم دویم** اندرونی چشم کے عضلات مین ضعف کے پیدا ہوجانے سی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہی کیونکہ یہ عضلات جلیدیہ کو منقبض کرکے مستدیر کرتے ہین عضلات جلیدیہ کا ضعف سبب قریبہ مین سی ہی اور بعید نظری کی موجودگی سبب بعیدہ مین سی ہی جس سی رطوبت جلیدیہ کی تحریک کرنمین عضلات کو زیادہ ضرورت پڑتی ہے پس کثرت کار سے عضلات تہک جاتے ہین اور اپنی معمولی کام سے بہی رہجاتی ہیں۔ یہ حالت بعید نظری کہولان مین بھی پائی جاتی ہے کبھی ضعف دم قلت خون اور ضعیف بدن مین بھی یہ حالت پیدا ہوجاتی تہے۔ **علامات** اکثر قریب اور بعید کی مرئیات دیکھی جاتی ہین لیکن قریب کی چیزین جو حروف کے قسم سی ہون دیکہنے مین ذرہ دقت پیدا ہوجاتی ہے یعنی غور کے زیادہ کرنے اور مطالعہ کی کثرت سی آنکھوں کے سامنے سیاہی آجاتی ہی حروف دیکھائی نہین دیتی یا دہندلی معلوم ہوتے ہیں اور زیادہ زور لگا کر دیکہنے میں درد سر شروع ہوجاتا ہے اگر اس صورت میں آرام نہ کیا جاوی تو کنپٹی مین بھی درد شروع ہوجاتا ہی اور باہر کیجانب آنکھ کے نہ مائل ہونے سے شئی واحد دو دیکھائی دیتی ہی اور زیادہ کام لینے کی صورت مین عضلات ضعیف ہوجاتے ہین جس سے جلیدیہ کی استدارت کم ہوجاتی ہے حروف باہم متصل اور اپنی اصلی ہیت سے متغیر نظر آتے ہین میدان بصارت مین شفاف بلکے یا مکھی مچھر وغیرہ سیاہ نقاط اوڑتی ہوئی

اورکالی لکیرین معلوم ہوتی ہین اورشی بعیدہ کے دیکھنے مین کسی قسم کی دقت پیش نہین
آتی **علاج** بعید النظر کے موافق کرین یعنی خاص عینک لگادین اگر قریب النظر سے پیدا
ہو تو قریب النظر کی مستعملہ عینک استعمال کرین اگر قلت خون یا ضعف بدن سے پیدا
ہو تو جوہر کحلیہ فولاد اور بارک وغیرہ ادویہ مقویہ حسب مناسبت استعمال کرین اور
یہ سرمہ تیار کرکے آنکھ مین ڈالین **نسخہ** سنگ بصری دار فلفل لودہ گجراتی کف دریا
کشتہ جست ہر ایک ۲ تولہ ماميران چینی درم فلفل سفید توتیائی سبز ہر یان ہر ایک نیم درم
سبکو باریک کرکے لیمون کی رس مین باریک کرین اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین
اور مقوی غذا کہانیکو دین۔

فصل پنجم حول (ڈائی پلوپیا) سٹری بسمس کے نام سے بہی مشہور ہے ایک
چیز کے دو دکہائی دینے کو حول کہا جاتا ہے اور مختلف کوالف کے لحاظ سے اسکو چار
قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول فطرتی** ہے اور یہ قوت مولدہ اور قوت مصورہ
کی کمزوری کا باعث ہے اور لا علاج ہے **قسم دویم مولودی** اور یہ ولادت کے
بعد سن طفولیت مین پیدا ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس صورت مین بچہ عرصہ دراز
تک ایک جانب دیکہنے کا عادی ہو جاتا ہے **علاج** حتی المقدور بچہ کو جانب مخالف
پر دیکہنے کی عادت ڈالین **قسم سویم** اسمین جوان اور بوڑہے دونون شامل ہیں
جسمین دونون آنکھون مین ایک شی مرئی کی صورت جدا جدا دکھائی دیتی ہے کیونکہ
حرکت کے اختلاف سے چشم علیل کے عضلات منحرف اور کھنچے پڑجاتے ہیں جس سے شئی
مرئی کی صورت ہر دو چشم کے طبقہ شبکیہ تک جگہ واحد پر جو ایک دوسرے کے مقابل
ہوتی ہے نہین پہونچتی پس عدم انطباع کے اختلاف سے دو صورتین محسوس ہوتی ہیں
جو ایک دوسرے کے مقابل پائی نہین جاتین **اسباب** مذکورہ الصدر سبب
قریب مین سے ہے اور سبب بعید یہ ہے کہ دونون آنکھون کے عضلات مین تشنج
پیدا ہو جاتا ہے یا ایک آنکھ کے محرک عضلہ مین ضعف اور استرخا کے ہو جانے سے
دوسری طرف کا عضلہ آنکھ صحیح کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے پس اس صورت مین

دونون آنکھون مین الگ الگ مقام پر شئی مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے جو ایک دوسری کے مقابل نہین ہے پس ہر ایک محل انطباع پر صورت کے جدا جدا منعکس ہونے سے ایک ہی دو نظر آتی معلوم ہوتی ہیں خلاف اسکے جب دونون آنکھون کو کہول کر امتحان کیا جائے تو شئی واحد کی دو صورتین جدا جدا نظر آتی ہیں اگر ایک آنکھہ بند کرکے دوسری سے دیکھا جائے تو ایک ہی صورت دکھائی دیتی ہے اور اندرونی حول مین آنکھہ اندر کی جانب مائل ہوتی ہے بعض وقات اندرونی جانب کے عضلات مستقیمہ کے کاٹے جانے سے آنکھہ کا ڈہیلا باہر کیطرف پہر جاتا ہے نیز نس کو ڈہیلے کے فاصلہ پر کاٹنے سے مقلہ کا میلان باہر کیطرف ہوجاتا ہے کبھی قطع کرنے کے بعد اندرونی عضلہ کی نس کا اتصال ڈہیلا کی لچکدار ریشون سے ہوجاتا ہے کبھی عصب کے مفلوج یا مسترخی ہونے سے حول واقع ہوجاتا ہے

علاج اصل سبب موجب کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر قریب نظری کی وجہ سے ہو تو مناسب عینک کے لگانے سے بصارت کے نقص کو رفع کرین اگر دونون آنکھون مین بصارت کی تفاوت سے حول کا مرض پایا جاوے تو ہر ایک آنکھ کیلئے علیحدہ علیحدہ عینک تجویز کرین اگر عضلہ اندرونی چشم کے تشنج سے ہو تو دستکاری کے سوا دوسری کوئی تدبیر یا دوا کی تاثیر کارگر نہین ہے صرف قطع کرنے سے عضلہ مذکور کی قوت کم ہوجاتی ہے اگرچہ طریق عمل معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے مگر چند فواید زاید کی غرض پر بطور اختصار بیان کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

طریق عمل دستکاری کے پہلے کوکین سلوشن سے آنکھ کو بےحس کرکے آلہ چشم کشا (اسپیکولم) سے کہولیں اور اندرونی نس عضلہ مستقیمہ (رکٹس) کے قریب طبقہ صلبیہ کو موچنہ کے ساتہہ پکڑکر مقراض سے کاٹین بعدازان طبقہ صلبیہ کے نیچے سے ایک گندا ہک گذار کر نس مین پہنسا کر باہر کیطرف کہینچین۔ اور ڈہیلہ کے عین قریب نس کو کاٹ دین اگر مقلہ کا میلان باہر کیطرف پایا جائے تو ہر دو بیرونی عضلہ مستقیمہ کی نسون کو طبقہ صلبیہ کے نیچے کاٹ دین اگر زیادہ ساختون کی کٹ جانے سے مرض حول پیدا ہو تو اوسی آنکھ کا بیرونی عضلہ مستقیمہ کاٹ دین اگر اس عمل سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو

اندرونی عضلہ مستقیمہ کی لس کو انچکر قطع کرین بعدزان سامنی کی جانب کردین اگر نکان -
کرم امعا - بروز دندان وغیرہ کسی عارضی سبب سے یا کسی شئی پر دیر تک نظر کرنے سے حول پیدا
ہو تو آنکھ کو برابر چند روز تک کاروبار سے آرام دین اور کرم کش ادویہ مناسبہ
کے استعمال سے امعا کو صاف کرین بروز دندان کی تکلیف مین لثہ پر چلیپا شگاف دین
عضلہ کے تشنج - استرخا اور اوسکے ضعف مین آنکھ کو بند کرکے آرام پہونچا دین اوس سے
ازبس فایدہ ہوتا ہے بعدزان ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد - کونین اور جوہر کچلہ
وغیرہ مقوی دوائین دافع فالج استعمال مین لادین اور جوہر کچلہ کے استعمال کا عمدہ
طریق یہ ہی کہ ایک گرین جوہر کچلہ کو لیکر دس قطرہ خالص تیزآب گندہک مین جو ہلکا
اور کمزور ہو حل کرکے ۶ اونس عرق گلاب ملا دین اور بحفاظت تمام رکہہ دین اور حسب
موقع بقدر ایک ڈرام لیکر دو اونس سادہ پانی مین شامل کرکے مریض کو پلا دین اور دن مین
۲ دفعہ دین اگر دماغ یا آنکھ کی اذیت سے جو زیادہ محنت کے سبب ہو پائی جائے تو برومائیڈ آف
پوٹاسیم یا کلورل ہائیڈریٹ کہلا دین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہی نیز اس حالت مین صدغین
یا خلف اذنین پر آبلہ انگیز پلاسٹر لگا کر اذیت پیدا کرین مگر ان مقامات پر برابر ساتھ آٹھ
گھنٹہ تک پلاسٹر رکہنا چاہئے تاکہ آبلہ بخوبی اوٹھ آوے بعدزان برابر چند روز تک اذیت
کو جاری رکہنے کے واسطے مقام آبلہ پر مرہم سادن لگا دین اگر آتشک کی استعداد
سے عضلات مین ضعف پایا جائے تو اس حالت مین مرض کے قوی ہونے پر رسکپور تنہا
بقدر ۱/۸ حصہ گرین کہلا دین اور تہوڑی دیر کے بعد ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۵ گرین
دین یا سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلا دین نیز اس مرکب کی استعمال سے فایدہ
ہوتا ہے نسخہ رسکپور ایک گرین کلورائیڈ آف امونیا ۵ گرین لیکوئڈ اکسٹراکٹ
آف سارساپریلا ۱۲ ڈرام ڈیکاکشن سارسی کمپازیٹی ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین
۳ دفعہ دین اگر رسکپور اور ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو ملا کر پانی مین حل کرین اور سارسا
پریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی کے ساتھ پلا دین تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اور مرض خفیف
مین تنہا ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ہمراہ سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلانا فایدہ مند

سریع الاثر ہے شربت عشبہ کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ شربت عشبہ** عشبہ مغربی ۳ تولہ چوب چینی ۲ تولہ شاہترہ کاسنی بادرنجبویہ برادہ ابریشم منڈی بوٹی افتیمون برادہ صندل سفید جوانسہ ۔ چرایتہ ۔ چوب آبنوس ہر ایک یکتولہ عناب ولایتی ۔ آلو بخارا ہر ایک ۲۵ دانہ جملہ ادویہ کو دو سیر پانی میں ایک شبانہ روز بھگو دین بعد ازان جوش دین ثلث حصہ کے جذب ہو جانے پر آگ سے نیچے اوتارین اور سرد ہو جانے کے بعد دست مال کر کے صاف کرین اور ایک سیر نبات سفید مین قوام شربت کرین اور بقدر ۳ تولہ صبح و شام پلاوین **قسم چہارم** اس قسم میں ایک آنکھ سے شئے واحد کی دو صورتین نظر آتی ہیں **اسباب** جب آنکھ کے اجزاء مین جنکے توسط سے مرئی کی صورت محل انطباع تک پہونچتی ہے تغیر واقع ہو جاتا ہے تو بعض اجزا غلیظ اور متورم ہو جاتے ہیں اور بعض اپنی مقدار طبعی پر باقی جاتے ہیں جس سے سطوح مختلفہ پیدا ہو جاتے ہیں پس اس صورت میں خطوط شعاعیہ جو شئی مرئی سے جدا ہوتی ہیں سطح مستوی سے بطریق استقامت طبقہ شبکیہ مین پہونچتی ہیں اور جس جگہ کی سطح میں ورم اور غلظت کے سبب استدارت یا تکعب پیدا ہو جاتا ہے وہان پہونچکر یہ خطوط شعاعیہ اپنی استقامت پر باقی نہیں رہتے بلکہ سطح مدور یا مکعب پر گذرنے کے سبب کج اور منحنی ہو کر محل انطباع تک پہونچتی ہیں اور یہ محل انطباع اوس مقام کے مقابل نہیں ہوتا جہان خطوط مستقیمہ پہونچتے ہیں پس جب محل جہان شئی مرئی واحد سے جدا ہو کر خطوط شعاعیہ منحرفہ اور غیر مستقیمہ پہونچتے ہیں تو ایک ہی آنکھ سے دو صورتین دو جگہ پر دکھائی دیتی ہیں حالانکہ شئی مرئی واحد ہوتی ہے مثلاً جب قرنیہ کے سامنے کسیقدر بلغم آجاتی ہے تو جبتک اوسکو جدا نہ کیا جاے شئی مرئی واحد کی دو دو صورتین دکھائی دیتی ہین کیونکہ قرنیہ کے بعض حصہ پر بلغم مذکور مثل شیشہ مدور یا مکعب کی ہوتی ہے اور جب شئی مرئی سے خطوط شعاعیہ جدا ہو کر بلغم پر آتی ہیں تو یہان کی سطح کے ارتفاع ہونے سے اونکی استقامت زایل ہو جاتی اور وہی منحنی ہو کر طبقہ شبکیہ تک پہونچتی ہیں اور قرنیہ کی ہموار سطح سے جو بلغم مذکور

سے خالی ہوتی ہے خطوط منورہ استقامت کی حالت مین محل انطباع تک پہونچ جاتے ہیں الغرض محل انطباع کے اختلاف ہی متعدد صورتین محسوس ہوتی ہیں۔ **علاج** اصل سبب مرض کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ کی تدبیر کرین مثلاً اگر قرینہ کے سامنے بلغم کی موجودگی معلوم ہو تو اوسے کو حسب دستور صاف کرین اگر چشم کے اعضائے اربعہ مذکورہ مین ورم معلوم ہو تو حسب اصول ورم علاج کرین جیساکہ دوسرے اعضا کی ورم مین تدارک کیا جاتا ہے۔

مقالہ دویم امراض طبقات چشم آنکھہ کی ساخت مین فتور کے لاحق ہونیسے اوسکی متصل ساختون مین مرض کے پھیل جانے کا احتمال رہتا ہے اور معالجہ کی تغافلی اور بے توجگی سے آنکھہ کے عوارضات مین ترقی ہوتی ہے جسمین صحت بگڑ جاتی ہے اور جسمانی علاج کیطرف توجہ کے نہ کرنے سے آنکھہ ضایع ہوجاتی ہے اور آنکھہ کی امراض مین مریض کی طبیعت کو حد اعتدال پر رکھنا نہایت ضروری ہے اب اس مقالہ کو مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول ورم غشائے ملتحمہ (کنجنگٹوائٹس) یہ ایک باریک جھلی ہے جو ملتحمہ کے سامنے سے پلٹ کر پلکون کے اندرونی سطح پر متصل ہوجاتی ہے اصل مین آنکھون کا دکھنا یا آشوب چشم ہونا اسی جھلی کا ورم ہے طبقہ ملتحمہ اور جفن کے سرخ ہوجانے سے آنسو بکثرت آتے ہیں درد اور ورم کی موجودگی سے آنکھین سرخ ہوجاتی ہیں عموماً اسکو ..... رمد کہا جاتا ہے خواہ یہ ورم غشا میں پایا جائے یا کسے طبقہ مین ہو لیکن در اصل جس طبقہ یا غشا مین ورم پیدا ہوجاتا ہے اوسکو اوسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے رمد کو علیحدہ چند قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول رمد حاد (کٹارل افتھلمیا)** پنجابی زبان مین آنکھہ کا آنا کہا جاتا ہے **ع** کہ آیان بجا منن ہندوستان + وبے درحقیقت برفلتن دان یہ خراب مرض تیز و فاسد ہوا کے لگنے سے وبائی طور پر پیدا ہوجاتا ہے **اسباب** باریک حروف کی کتاب یا نہایت دقیق و باریک اشیا کی طرف کچھہ عرصہ تک دیکھنے اور زیادہ دیر تک

مشقت اوٹھانے کے بعد زیادہ سردی یا گرمی کا لگنا موجب اس مرض کا ہی سرد و مرطوب ہوا کے جھوکے۔ آفتاب کی شعاعین۔ تیز دھوپ مین چلنے ضعف کی صورت مین تیز روشنی مین زیادہ دیر تک کام کو کرنے۔ خراب جگہ یا مجمع کثیر مین ہالش کو کرنے سے یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ بدہضمی کی حالت مین یگ۔ برادہ آہن۔ چونہ۔ کاسٹک سوڈا کی پیپ پرج وغیرہ حاد اشیا اور غیر جنس صلب اجسام کا آنکھہ مین پڑنا موجب مرض ہے برود دندان کے وقت بچے رمد مین مبتلا ہو جاتے ہیں کبھی ظاہر مین رمد کا اصل سبب ذرہ بہر بھی معلوم نہین ہوتا صرف وبائی طور پر آنکھ دکہنے لگ جاتی ہے زیادہ پڑہنے لکہنے سے بھی رمد ہو جاتا ہے **علامات** پہلے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ مین ریگ یا خاک وغیرہ کوئی سخت چیز پڑگئی ہی جس سے آنکھہ مین رڑک چبھک اور جلن ہو جاتا ہی پلکین پہول کر موٹی اور سخت ہو جاتی ہیں آنکھون کی غشاے ملتحمہ سوجکر سرخ ہو جاتی ہے اور سرخی کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جفن کی جانب سی حمرت شروع ہوکر قرنیہ کیطرف بڑہتی جاتی ہے کیونکہ یہ حمرت پلکون کے نیچے زیادہ ہوتی ہے اور قرنیہ کی تیب خون سے عروق کے ممتلی ہو جانے سے یہ سرخی شبکہ سرخ کی طرح بھی ہوتی ہے اور شبکہ مذکور کے درمیان سی ملتحمہ کی سفیدی دکھائی دیتی ہے لیکن یہ شبکہ صرف غشائے ملتحمہ جسم اور جفن کی عروق خون سی پر ہو جانے کے سبب پیدا ہوتا ہی کوئی نیا عروق پیدا نہین ہوتا جیسا کہ مرض سبل مین پیدا ہو جاتے ہیں اور چند مدت کے بعد شبکہ کی صورت زائل ہو جاتی ہے محض سرخی باقی رہجاتی ہے اور یہ سرخی بہت سخت ہوتی ہے آنکھہ کی حرکت سے حرکت کرتی ہے اس سی ثابت ہوتا ہے کہ سرخی غشائے ملتحمہ مین ہے نہ ملتحمہ مین اگر ملتحمہ مین ہوتی تو متحرک نہوتی نیز ملتحمہ کی سرخی کم اور گلابی رنگ کی ہوتی ہے قرنیہ کے گرداگرد سرخ رنگ کے خطوط مستقیمہ دکہائی دیتے ہین جو قرنیہ کے حلقہ سی شروع ہوکر لغضف ملتحمہ تک پہونچتی ہین اور ملتحمہ کی سرخی جفن کی قریب زیادہ نہین ہوتی بلکہ جون جون قرنیہ سے فاصلہ پر ہوتی جاتی ہے کم پائی جاتی ہے آنکھہ مین گرمی اور درد معلوم ہوتا ہے بعض اوقات درد کی ٹیس کنپٹی تک جاتی ہے آنسو گرم جاری رہتے ہیں خصوصاً آنکھہ کے کہولنے سے

درد کی زیادتی اور پانی کا اخراج بکثرت ہوتا ہے اور روشنی کی برداشت کے نہ ہونیسے مریض ہر وقت
آنکھ کو بند رکھتا ہے خصوصًا روشنی مین بالکل کہول نہیں سکتا اور چند گھنٹے کے بعد چیڑ
پیدا ہوکر آنکھ کے کنارون خصوصًا موقین پر جمع ہو جاتا ہے اور رات کو پلکون کے بال چیڑ
کے سبب ایک دوسرے سے چپک جاتے ہیں اور جسقدر چیڑ گاڑہا پیلا نکلتا ہے اسیقدر سوزش
زیادہ ہوا کرتی ہے کبھی مائیت خون کی زیادہ تراوش سے غشاء مذکور مین ورم پیدا ہو جاتا ہے
اور کبھی شدت ورم کے سبب غشاء مذکور اپنی حد سے بڑہکر قرنیہ کی حلقہ تک پہونچ جاتا ہے اور
اور اپنے مقدار سے قرنیہ چہوٹا دکھائی دیتا ہے اکثر اس ورم مین دونون آنکھین معًا مبتلا
ہو جاتی ہین کبھی ایک پہلے اور دوسری چھوت دار رطوبت کے لگنے سے پیچھے دکھنے
لگتی ہے اور کسی دوسری مرض کے شامل ہونے سے قرنیہ گدلا ہو جاتا ہے نیز عنبیہ
کی آب و تاب جاتی رہتی ہے آنکھ کی حرکت اور اوسکی بینائی میں فرق پڑ جاتا ہے ۔
انجام اگر بے احتیاطی سے علاج کیا جائے تو ممکن ہے کہ ملتحمہ۔ قرنیہ اور عنبیہ کی ورم کے
پیدا ہو جانے سے آنکھ خراب ہو جاتی ہے بصارت کے زایل ہو جانے سے مریض بیکار
ہو جاتا ہے بعض اوقات خود بخود مرض مزمن اور خفیف ہو جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے
کہ علاج کے باقاعدہ کرنیسے یا خود بخود مرض کے زایل ہو جانے سے پوری پوری صحت ہو جاتی
ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین
اگر آنکھہ مین بال وغیرہ کوئی خارجی غیر جنس شئے موجود ہو تو پلک کو اولٹا کر غیر جنس کو نکال
دین اور ہر ایک قسم کی سرخی اور ورم مین پہٹکری نیلا تھوتھہ۔ زنک سلفاس ۔
کاربالک۔ بورک اسڈ وغیرہ جاذب اور مانع عفونت ادویات کو نہایت قلیل المقدار
مین پانی کے اندر حل کرکے آنکھ کو بار بار دہودین نیز کیڑیکی گدی بہگوکر آنکھہ پر رکہین
اس سے صرف ایک روز مین سرخی اور ورم دور ہو جاتا ہے **ترکیب عرق ادویہ**
مذکورہ ڈہائی پاؤ پانی مین پہٹکری ۵ سرخ۔ زنک سلفاس ۵ گرین۔ یا کاربالک اسڈ
۴ بوند۔ یا نیلا تھوتھہ ۵ سرخ۔ یا پہٹکری ۱۰ سرخ ریسوت ۲ ماشہ حل کرکے استعمال کرین
نیز دو فیصدی والا بورک اسڈ سلوشن سے آنکھہ کو دن مین تین چار مرتبہ دہونا مفید ہے

مگر دہونے سی یہ مطلب نہین ہی کہ اسفنج یا جاذب رے کو سلوشن مذکور مین بہگو کر قلیل مقدار
مین آنکہہ کے اندر نچوڑین یا دو چار چلوؤن سے آنکہہ کو دہو لیا کرین بلکہ دہونے سی یہ مطلب
ہے کہ آنکہہ ماؤف کو ہر مرتبہ ڈہائی پاؤ سلوشن کو ایسی کیٹر مین بہر کر سر سے دس بارہ
انچ اونچائی پر رکہین اور اسمین ایک بڑی نالی قایم کرین اور نالی کے آزاد سرے
پر سیسہ کی چہوٹی نالی لگا کر نیز زیرین اور بالائی پپوٹون کو الٹ کر خوب صاف کرین
اور دہوتے وقت اس امر کی احتیاط ضرور کرین کہ سیسہ کی نالی آنکہہ مین نہ لگ جائے
نیز عرق کی حرارت ۹۰ یا ۹۸ درجہ سے زاید نہو اور دہونے کے بعد پپوٹون کو الٹ کر
دو فیصدی والا کلورائین سلوشن لگا دین اس سے درد مطلق نہین ہوتا کبہی کبہی سرد پانی
سے بہی آنکہہ کو دہویا کرین تاکہ چیپڑ وغیرہ کثافت سی آنکہہ صاف رہے گرم پانی کا استعمال
سرد پانی سے بہتر ہے کیونکہ سردی سی رگین سکڑتی ہین خون مجتمع کے غلیظ ہو جانے مرض
ترقی پر ہو جاتا ہے اگر چیپڑ کی کثرت سے دونون پپوٹے رات کو باہم چپک جاتے ہون
تو خواب کے وقت پلکون کی کنارون پر تیز سٹرن اینٹمنٹ ایک حصہ مرہم سفید ۲ حصہ دونون
کو ملا کر لگا دیا کرین تاکہ چپکنے نہ پاوین یا رات کے وقت پلکون کے بالون پر موم روغن
ملنا چاہئے تاکہ بال چپکنے سے محفوظ رہین نیز ویسلین کا لگانا مفید ہی مگر عموماً ویسلین
کے خالص نہ ملنے سے آنکہہ مین خراش ہو جاتی ہے اس صورت مین اسکی بجا تازہ مکہن لگانا
ہی بہتر ہے اور اس مرہم کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** بورسیک
اسڈ ۲۰ گرین روغن بادام ۲۰ بوند اسپرمیسٹی اینٹمنٹ ۴ ڈرام سبکو ملا کر حسب معمول
پپوٹون پر لگا دین ۔ اگر ہاضمہ یا خون کے متعلق کسی قسم کا فساد معلوم ہو تو حسب قواعد
مسہلات اور مصلحات خون سے علاج کرین اور قبض کا خیال رکہین خصوصاً حرارت
کی زیادتی اور تپ کی موجودگی میں کہاری ادویہ کا دینا زیادہ تر فایدہ مند ہے ۔
نسخہ مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام سوڈا سلفاس ۲ ڈرام بائی کاربونیٹ آف پوٹاس
۲۰ گرین جنسیانہ برگ سنا ۲ انوس سبکو ملا کر بقدر ایک انوس دن مین ۲ دفعہ دین
اسڈ لینیز پوڈر وغیرہ ہاضم غذا ملین طبع ادویہ کی استعمال بہی مفید ہے اگر خون

کی زیادتی سے درد شدید ہو تو ناف اکبر کے نیچے یا صدغین پر چند جونکین لگا دین پلستر کے استعمال سے آبلہ اوٹھاوین اگر مناسب معلوم ہو تو فصد کے ذریعہ سے قدرے قلیل خون نکالین اور یہ مرکب پینے کو دین **نسخہ** کاسنی مغز تربوز تخم خیارین کاہو تخم خرفہ ہر ایک ۶ ماشہ شربت نیلوفر ۳ تولہ حسب دستور شیرہ نکال کر پلا دین اور آنکھ کو روشنی سے بچاوین اگر دن کے وقت روشنی مین باہر نکلنے کی ضرورت پیش آوے تو سبز کپڑا یا سبز عینک یا کیلے کا پتا وغیرہ کوئی سبز چیز پیشانی پر باندہ کر آنکھ پر لٹکائی رہین تا کہ تیز روشنی سے آنکھ محفوظ رہے نیز آنکھ کو صاف ستہرا رکہین اور روئی سے صاف کر کے پہینک دین اور روئی مستعملہ کو دوبارہ استعمال مین نہ لاوین اور رات کے وقت ۲ ماشہ رسوت کے پانی مین ایک ماشہ شب یمانی اور ۴ سرخ افیون حل کر کے آنکھ پر ضماد کرین اس سے درد اور ورم کو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے **دیگر ضماد مجربہ مؤلف** جس سے رمد کی ہر ایک قسم کو فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** رسوت ۵ تولہ کو کنار ۲ عدد دونون کو بوقت شب پانی مین بہگو دین اور علی الصبح دستمال کر کے صاف کرین بعد ازان گیرو دار ہلد پوست ہلیلہ زرد افیون خام ہر ایک ایک ماشہ - لودہ پٹھانی پہٹکری ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک سرمہ سا کر کے ملا دین اور آنچ پر پکا وین قوام کے آجانے پر اوتار کر بحفاظت تمام رکہ دین اور آنکھ پر ضماد کرین نیز سلائی کے ذریعہ آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** ۳ گرین کاسٹک نقرہ کو ایک اونس گلاب مین حل کر کے دو تین قطرات آنکھ مین ٹپکا وین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے ولیکن ورم کی زیادہ حالت مین یہ دوا اکثیر النفع ہے **دیگر پوٹلی مجرب** پہٹکری رسوت - زرد چوب - لودہ پٹھانی پوست ہلیلہ زرد - آملہ ہر ایک ۱ ماشہ افیون ایک سرخ گودہ گھیکوار ۴ ماشہ لونگ ۱ عدد سب کو نیم کوفتہ کر کے دو پوٹلی بنا وین اور کو کنار کے پانی مین بہگو کر گرما گرم بار بار آنکھ پر تکمید کرین **دیگر پوٹلی مجرب** معمول علیہ بندہ مولف پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ آملہ رسوت گیرو برگ تمر ہندی پہٹکری بریان زیرہ سفید ... لودہ پٹھانی ہر ایک ۱ ماشہ افیون ۴ سرخ سب کو ملا کر پوٹلی بنا وین

اور پانی مین ترکرکے بار بار آنکھ پر رکھین اگر ورم مین کمی پائی جاوے تو گلارڈ سلوشن مین جسکو پلمبائی ڈیا اسٹیٹس ڈائیلیوٹ بھی کہتے ہین کپڑا ترکرکے آنکھہ پر رکھنا یا باندہنا اور کپڑا کو ہر وقت تر رکھنا بہت عمدہ علاج ہے نیز کوکنار کے پانی سے آنکھ کو دہوئین اور تکمید کرین نہایت مین سریع الاثر ہے **نسخہ تکمید** ڈھائی تولہ کوکنار کو دوسیر پانی مین جوش دیکر خلالین کا لتہ ترکرین اور پانی تھوڑا کرکرا گرم برابر گھنٹہ تک تکمید کرین اور اس عمل کو دنمین دو تین دفعہ کرین **درد چشم** جسکے استعمال سے ہر ایک قسم رمد کو فایدہ کمال ہوتا ہے **نسخہ** حسب ضرورت چاکسو کو سرگین خر مین جوش دیکر مقشر کرین بعدہٗ نبات کوزہ دوچند ماميران چینی ایک چند لیکر نہایت باریک کرین اور بطریق معروف آنکھہ مین ڈالین ماميران چینی کی عدم دستیابی مین زرد شامل کرین **دیگر شیاف ابیض افیونی** صمغ عربی ۵ درم کتیرہ درم افیون درم سبکو باریک کرکے سفیدی بیضہ مین شیاف بناوین اور بوقت حاجت پانی مین گھسکر آنکھہ مین ڈالین اور طلا کرین۔ **دیگر مجربہ حکیم شیخ احمد خانصاحب مرحوم** برادر حقیقی مؤلف جسکے مفید ہونے کا شہرہ بھی ثابت ہے خصوصاً سرخی چشم اور درد کے دور کرنے مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** کوزہ مصری نیلا تھوتہ بریان افیون کافور ہر ایک ۲ ماشہ پھٹکری بریان ہلیلہ سیاہ ہر ایک ماشہ سبکو باریک کرکے ایک تولہ رسوت کے پانی مین برابر شب و روز کھرل کرین بعدہٗ ان شیاف بنا کر بوقت ضرورت استعمال مین لاوین۔ اگر شدت مرض کی باعث اس سے کچھ فایدہ نہو تو دوبارہ سہ بارہ مسہل دین قبض کا خیال رکھین درد کی شدت مین اگر مریض قوی طاقتور ہو تو صدغین پر دوبارہ چند جونکین لگاوین اور عام اصول پر جسمی علاج کیطرف متوجہ ہون قواعد حفظان صحت کی پابندی کرین اور حصول صحت کی بعد ادویہ مقویہ کا نقوع یا مطبوخ یا ٹنکچر بارک وغیرہ ملاوین تا کہ صحت قایم رہے **نسخہ عرق مقوی** چرائتہ ۲ تولہ پوست نارنگی اصل السوس ہر ایک ایک تولہ الاچی خورد ۶ ماشہ سبکو ڈھائی پاؤ گرم پانی مین شب و روز بھگو دین

بعدزان صاف کر کے نائٹرو میوریٹک اسڈ بقدر ۱ بوند شامل کرین خوراک ۱ تولہ صبح و شام مریض کو پلادین **فایدہ** شروع اور تزاید مرض کی صورت مین تیز اور قابض دوا آنکھہ مین نہ ڈالین صرف تجمید پر اکتفا کرین ورنہ عدم برداشت کی صورت مین ورم یادہ ہوجاتا ہے البتہ ورم کے دور ہوجانے پر محض دیرینہ سرخی مین عرقیات اور ادویات کی طاقت کو بہ چند چار چند زیادہ کر کے استعمال کرسکتے ہین **قسم دوم رمد مزمن** (**کرانک افتھلمیا**) اسکی دو صورتین ہین یا تو درجہ حاد سے درجہ ازمان مین آجاتا ہے جیسا کہ قسم اول مین عمدہ طور پر علاج کے نکرنے سے ہوجاتا ہے یا ابتدا ہی سے مزمن ہوجاتا ہے اور دوسری صورت مین اکثر نحیف البدن او ضعیف القوی اشخاص مبتلای مرض ہوجاتے ہیں علماء اہل تحقیق مہر صاحب یا صنعت خیاط گھڑی ساز اور شالباف وغیرہ آنکھون سی زیادہ کام لینے والے اصحاب اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین اور غیر محدود عرصہ تک تکلیف اوٹہاتے ہیں بعض اوقات شعر زاید او منقلب کی خراش اور عام صحت کی خرابی بہی موجب مرض ہے **علامات** آنکھہ مین قدری قلیل سرخی اور تہوڑا سا درد رہا کرتا ہے پپوٹون کے کنارے دبیز ہوجاتے ہین اور روشنی سے مریض گہبراتا ہے آنکھہ کم کہلتی ہے خصوصاً روشنی کی چمک مین بالکل بند رہتی ہے رڑک اور چیپک کے پڑنے سے تکلیف پائی جاتی ہے آرامی اور بے چینی کمال درجہ پر ہوتی ہے اونکے سبب سے آنکو بکثرت آنے کتاب کے مطالعہ اور کم محنت کی نظر سے بہی آنکھہ مین تکان معلوم ہوتا ہے آنکھہ دکہنی لگتی ہے سرخی ہوجاتی ہے علامات رمد حاد کی کم و بیش عود کر آتی ہین مگر خفیف ہوا کرتی ہیں ناک کی طرف کا گوشت قدرے بڑہا ہوا سرخ معلوم ہوتا ہے چیڑ بہی آنکھہ میں قدرے قلیل ہمیشہ رہتا ہے۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین آنکھہ کو آرام دین خون کی صفائی پر زیادہ توجہ کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین۔ قبض کا خیال رکہین عام قواعد پر آنکھہ صاف و ستہرا رکہین ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ کو پلک کے کنارو نپر ملین نیز کپڑے پر لگا کر صدغین پر چسپان کرین اسی

فایدہ کثیر ہوتا ہے لایکوار لیتھی کو موٹی قلم کے ساتھ طلا کرنا بھی مفید ہے اس سے آبلہ پیدا ہوکر آرام ہوجاتا ہے کنپٹی پر جونکین اور پلستر آبلہ انگیز کا لگانا بھی مفید ہے زیادہ کمزوری اور ضعف مین مریض کو تقویت دین اور باقی تدابیر مناسبہ مطابق رمد حاد کو عمل مین لاوین البتہ اہمین عرقیات ادویہ کی طاقت زیادہ کرین مثلاً ڈہائی یا ڈیہ پانی مین پہٹکری ۲۰ ماشہ زنگ سلفاس ۲۰ گرین یا نیلا تہوتہہ ۱۰ ماشہ حل کر کے استعمال کرین ایک اونس پانی مین ۲ گرین کاسٹک نقرہ حل کر کے استعمال کرنا بھی مفید ہے اور یہ سرمہ تیار کر کے استعمال مین لاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** رانگا ایک تولہ سیماب ۲ ماشہ ماميران چینی ۵ ماشہ سنگ بصری ۷ ماشہ سرمہ سیاہ پہٹکری بریان کف دریا ہر ایک ۳ ماشہ کوڈی بریان اصل چینی ہر ایک ۹ ماشہ سب سے پہلے سکہ کو پگہلا کر سیماب کو داخل کرین اور گرہ بنجانے کے بعد دیگر ادویہ شامل کر کے سحق بلیغ کرین اور بذریعہ سلائی استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** نیلا تہوتہہ بریان پہٹکری بریان کف دریا۔ انزروت مدبر کافور ہر ایک ۳ ماشہ افیون خام ۱ ماشہ کشتہ جست ۱۰ تولہ سبکو باریک کر کے بطور سلائی استعمال کرین فایدہ مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **دیگر مجرب** جس سے درد چشم اوسکی سرخی اور سوزش کو فوراً صورت فایدہ کی نمایان ہوتی ہے۔ بعض اوقات صرف ایک سلائی کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے دوسری دفعہ لگانے کی ضرورت چندان پیش نہین آتی **نسخہ** افیون پہٹکری بریان رسوت نبات کوزہ۔ لودہ پٹہانی سبکو مساوی الوزن لیکر کانسی کے کٹورہ مین ہمراہ آب کہرل کرین اور قوام پر آجانے کے بعد حسب موقع بذریعہ سلائی آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے درد چشم کو فوراً تسکین ہوجاتی ہے **نسخہ** افیون ۳ ماشہ پہٹکری ۲ ماشہ رسوت سفیدہ کاشغری نیلا تہوتہہ بریان عاقر قرحا ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے جوشاندہ کوکنار مین برابر ۲ پہر تک کہرل کر کے شیاف بنا وین اور بوقت ضرورت کوکنار کے پانی مین گہس کر اطراف چشم پر ضماد کرین **دیگر شیاف** جس سے دمعہ سبل سفیدی چشم درد چشم قروح چشم ضعف بصر اور چکا چوند کو از بس

فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد کتھہ سفید سونٹہ زرد چوب کف دریا نیلا تھوتھہ بریان پھٹکری۔ انہوں میں سے ہر ایک کا ماشہ سب کو باریک کر کے آب باران شباف تیار کریں اور حسب موقع گھسکر استعمال کریں اگر کسی علاج سے بہبود خاطر خواہ کی نمایان نہو تو پہلو کو متقابلہ کے ملاحظہ کرین کیونکہ اکثر اس صورت مین رہوں کی شکایت پائی جاتی ہے اس حالت میں ہی تدبیر کرین جو ورد یچ کے ذیل مین بیان کیا جاویگا مقوی الاجزا ادویہ اور اغذیہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین آب وہوا کی تبدیل کرنا بھی زیادہ تر مفید ہے

قسم سوم رمد خنازیری یعنی اسکرولس افتھلمیا عموماً یہ مرض خنازیری مزاج کے بچہ کو ہوتا ہے اور جوان آدمی کو کم ستاتا ہے۔ قرنیہ اور ملتحمہ کے مقام اتصال پر چھوٹے چھوٹے دانہ گیہون کے برابر دانے پیدا ہوجاتے ہین کبھی ایک پھنسی ہوتی ہے کبھی ایک سے زیادہ چار پھنسیان تک نمودار ہوجاتی ہین رنگت مین سفید یا مائل زردی ہوتے ہین جنکے گرد سرخ حلقہ پایا جاتا ہے اکثر غشائے بلغمیہ کے باقی اجزا ورم اور بثور سے سلامت پائی جاتے ہین **اسباب** نامعلوم اور کم ظاہر ہوتا ہے اکثر اسمین وہی اشخاص مبتلائے مرض ہوتے ہین جو دیگر امراض کے سبب ضعیف ہوتے ہیں **علامات** مریض بیان کرتا ہے کہ آنکھہ مین کوئی غیرجنس شی کھٹک رہی ہے اگر آنکھہ کو کھول کر ملاحظہ کیا جائے تو بثورات بخوبی معلوم ہوتے ہیں آنکھون کا رنگ نافرمانی ہوجاتا ہے روشنی کی برداشت مطلقاً نہین ہوتی ٹہیلی پر لمبی لمبی وریدین سرخ ڈورون کے موافق نظر آتی ہین آنسو بکثرت بہتی ہین اگر علاج باحتیاط نہایت ہوشیاری سے کیا جاوے تو ایک عرصہ مین آرام ہوجاتا ہے **علاج** امتلا کی صورت مین خفیف مسہل کے ذریعہ معدہ کو صاف کرین ضعف کی حالت مین روغن ماہی سلفٹ اف ایرن اندکوئنیا کوینن بارک وغیرہ ادویہ مقویہ دین اور مقوی غذا کھلا دین اور جسمی علاج حسب دستور مرض خنازیر عمل مین لاوین اور روزمرہ بثورات پر کمایولس بقدر ایک سرخ قلم مو ٹین سے ایک بار اس طرح لگا دیا

کرین کا آنکھہ کا دوسرا حصّہ محفوظ رہے اور سرمہ سیاہ بدرجہ قریب النظر سے بہتر فایدہ ہوتا ہے اگر دو گرین سلوگراف لڈ اور دو قطرات ڈائیلیوٹ اسی ٹاک ایسڈ کو ایک آونس عرق گلاب میں حل کرکے استعمال کیا جاوے تو از بس فایدہ ہوتا ہے بعض اطبا کا قول ہے کہ زوال جسکے بعد یہ مرض دوبارہ عود کرتا ہے لیکن تجربہ کار حکیم کہتے ہین کہ دوا جو رمد حاد مین لکہی گئی ہین صحت حاصل ہو تو اسکا دوبارہ عود کرنا ممکن ہے لیکن جب کبابلول کی استعمال سے زایل ہو تو پہر یہ مرض عود نہین کرتا اگر زیادہ تکلیف ہو تو صدغین پر چند جونکین لگا وین اور بوقت خواب پپوٹون کو روغن موم سے چرب کرین **قسم چہارم رمد مدی (پیوریولنٹ افتھلمیا)** اس قسم کی رمد مین غشائے ملتحمہ چشم اور پلکین متورم ہوجاتی ہین آنکہہ سے رطوبت ریم کے بکثرت جاری ہونے سے بصارت کے زایل ہوجانیکا زیادہ تر اندیشہ رہتا ہے اور یہ مرض متعدی ہونیکے باعث ایک سے دوسرے کو ہوجاتا ہے ایک شخص کے مبتلا ہونے سے اشخاص کثیرہ تکلیف اوٹہاتے ہین آخر یہ مرض نہایت خوفناک عالمگیر ہوجاتا ہے اسکو ایجپشن افتھلمیا بہی کہتے ہین کیونکہ ایجپٹ یعنی اسمین ملک مصر کے لوگ زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین **اسباب** اکثر میلا کچیلا لباس کے پہننے خراب ناپاک مکان کی رہایش سے ہوجاتا ہے تنگ مکان مین زیادہ آدمیونکا جمع ہونا مدارس اور مجمع کثیر کی مجالس مین شامل ہونا موجب مرض ہے خدمت گار پیش خدمت عورتین جو بچونکو پالتی پوستی ہیں اون کے میلے کچیلے کپڑون کے چہونے سے بچونکی آنکہین دکہنے لگتی ہین جب چشم ماؤف سے ریم اوڑکر صحیح وسالم آنکہہ پر بیٹھہ جاتی ہے تو بہی یہ مرض پیدا ہوکر عالم گیر ہوجاتا ہے جب ہمیشہ مریض چشم کے ریمی اور مرضی اجزا جدا ہوکر ہوا مین منتشر ہوا کرتے ہیں تو وہی اجزا ریمی وغیرہ ہوا کے ذریعہ صحیح وسالم آنکہہ مین چلے جاتے ہین اور موجب مرض ہوتے ہین بے احتیاطی کی صورت مین مرض رمد کی علامات بہی شروع ہوجاتی ہیں **علامات** شروع مرض مین آنکہہ کے اندر چلن اور کہجلی

ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ میں ریگ وغیرہ کوئی غیر جنس شی پڑ گئی ہے ابتدا میں رطوبت رقیق بعد میں غلیظ القوام خارج ہوتی ہے ورم کی زیادتی سے پلکیں بند رہتی ہیں اور بصد مشکل کہلتی ہیں بعض اوقات پپوٹے سرخ اور تیچکدار ہو کر اولٹ جاتے ہیں ملتحمہ کے متورم ہونے سے قرینہ بالکل ڈہکا جاتا ہے مدت دراز اور عرصہ بعید تک سوزش کے قایم رہنے سے کرہ چشم میں درد شدید ہوتا ہے جسکی ٹیس سر چہرہ اور صدغین تک جاتی ہے قرینہ غیر شفاف ہو جاتا ہے بعض اوقات درد کی شدت سے آنکھ پہٹ بھی جاتی ہے ٹرن کے پیدا ہو جانے سے طبقہ عنبیہ سوراخ سے باہر آجاتا ہے رطوبت بیضیہ کے خارج ہو جانے سے تناؤ میں قدرے تخفیف ہو جاتی ہے درد میں بہی قدرے آرام پایا جاتا ہے کبھی آنکھ کے ڈہیلہ کی ساخت میں سوزش کے سرایت کر جانے سے آنکھ بالکل غارت ہو جاتی ہے غرض رمد حاد کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن انمیں چند علامات زیادہ تر اور تیز ہوتی ہیں چنانچہ پہلی بہت جلد زیادتی پکڑ جاتی ہیں دوم علامات اور اعراض کی شدت سے رمص اور ریم زیادہ پیدا ہوتی ہے سوم اگر اسکے علاج کی طرف توجہ نہ کیجاوے تو قرینہ میں سوزش کے سرایت کر جانے کا زیادہ تر اندیشہ رہتا ہے آنکھ کے خراب ہو جانے سے بصارت زایل ہو جاتی ہے چہارم حرارت باطنی اور حمی دائمی کی موجودگی سے عام صحت بہی خراب ہو جاتی ہے مگر علاج مناسبہ سے چھہ سات ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے البتہ روہوں کی موجودگی سے مرض دوبارہ عود کرتا ہے اور زیادہ تر چھوت دار ہونے کے سبب ایک آنکھ کے خراب ہو جانے سے دوسری بھی مبتلا ہو جاتی ہے **علاج** زیادہ تر اس بات کی احتیاط کیجاوے کہ قرینہ تک مرض کی سرایت نہو جائے اور آنکھ کی صفائی پر زیادہ توجہ کریں صحیح وسالم آنکھ کو بند کر کے ماؤف آنکھ کو گرم پانی یا خیسانده کوکنار وغیرہ یا مانع عفونت عرقیات سے دہووین اور آنکھ دہونے کے بعد اس امر کی احتیاط بہی ضروری ہے کہ جس ہاتھ سے آنکھ ماؤف کو دہویا جائے بعد میں اوس ہاتھ کو

بہی نہایت احتیاط کے ساتہہ دہو دین اور دافع عفونت دوا لگا دین تاکہ دوسرے
پر اسکے مادہ کی سمیت سرایت نہ کرے اور اس مرض مین سرخی کے مدت دراز
تک رہنے سے گہبرانہ جاوین قبض کی شکایت مین حبوب ملین کی استعمال سے رفع قبض
کرین مزاج کے موافق غذا دین مگر معمول سے کم دین اور زیادہ تر مریض کو آرام
مین رکہین حرکت شدید۔ جماع۔ غضب غصہ شراب۔ ترشی۔ کثرت بیداری
سیر پیاز کے استعمال سے حتی المقدور پرہیز کرین اور مرض کی خفیف حالت مین
رمد حاد کے موافق علاج کرین مگر علاج مین زیادہ تر جلدی کرین تاکہ مرض مستحکم
نہو جائے اگر مرض کے قوی ہونے سے ورم اسقدر بڑہجادے کہ قرنیہ کو ڈہانک لے تو اس
موقع پر پپوٹون کو پلٹ کر آنکھ اور جفن کی غشائی بلغمیہ پر نشتر سے چند خطوط ہلکے
زخم پیدا کرین تاکہ قدری خون خارج ہو پہر گرم پانی سے آنکھ کو دہو دین تاکہ زخمون
سے بسہولت خون جاری ہو اور آنکھ بھی رمص و ورم سے پاک ہو جائے اگر درد کے
خوف سے دستکاری کا کرنا محال معلوم ہو تو موق اکبر سے فصد لین یا اوسکے
نیچے چند جونکین لگا دین نیز صدغین پر چند جونکین چسپان کرین۔ بند ہو جانے
خون کے بعد پپوٹون کو اولٹ کر غشائے بلغمیہ پلک پر اصل کاسٹک نقرہ کو
بڑی جلدی اور سبکی سے لگا دین بعد مین سرد پانی سے دہو دین تاکہ دوا کی
اذیت رفع ہو جائے اگر اس عمل کا کرنا بہی محال معلوم ہو تو ایک اونس عرق گلاب مین
۰ اسے ۲ گرین تک کاسٹک نقرہ حل کر کے غشائے بلغمیہ جفن اعلے اور اسفل پر موئین
قلم سے لگا دین اور ایک منٹ کے بعد آنکھ مین سرد پانی ڈالکر دہو دین اس سے صرف
ایک دور مین مرض کو تخفیف ہو جاتی ہے تزاید و شدت کی حالت رفع ہو جاتی ہے
بعد ازان اٹرو پیا سلوشن بقدر ۲ قطرات دو تین ۳ دفعہ آنکھ مین ڈالین اس سے آنکھ
کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ اٹروپیا سلوشن** ایک اونس عرق گلاب
مین ۴ گرین اٹروپیا حل کر کے تیار کرین اور استعمال مین لاوین **اشتباہ**
اکثر امراض چشم مین امالہ کے طور پر کنپٹی پر پلستر لگایا جاتا ہے جونکو لگانا استعمال بہی

ہوتا ہے اور بہی اسی قسم کی تدبیرین عمل مین لائی جاتی ہین جس سے اکثر فایدہ ہوتا ہے
مگر آجکل امراض چشم کے لئے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے او دیگر تدابیر سے بدرجہ
اول بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ درد کی وجہ سے بیمار آنکھہ کو کہل نہین سکتا چونکہ آنکھہ کی اعصاب
کا تعلق عموماً پپوٹون کی جلد سے ہوتا ہے اس لئے اس سے خاطر خواہ فایدہ ہوتا ہے
اور وہ یہ ہے کہ بالائی پپوٹہ کی جلد کو پانی سے تر کرکے خالص کاسٹک نقرہ کی ہتی
دو تین دفعہ پہیرین اس سے دو تین منٹ کے بعد جلن پیدا ہو جانے سے مقام ملوث سرخ اور متورم
ہوجاتا ہی کاسٹک کا سیاہ داغ دکھائی دیتا ہے اور برابر نصف گہنٹہ تک سخت
درد رہتا ہے بلکہ دہیما دہیما درد برابر رہتا ہے تین چار روز کے بعد سرخی کے رفع ہو جانے
سے چمڑے کا سیاہ چہلکا بہی جہڑ جاتا ہے اور کوئی نشان باقی نہین رہتا – کوکنا
کے پانی مین رسوت کو حل کرکے دور چشم پر ضماد کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے –

دیگر ضماد مجرب پہٹکری بریان رسوت ہر ایک ۱ماشہ افیون ۱سرخ سب کو
باریک کرکے پانی مین حل کرین اور آنکہوں پر بطور ضماد استعمال کرین **دیگر پوٹلی
مجرب** پہٹکری بریان لودھ پٹھانی پوست ہلیلہ زرد آملہ رسوت ہر ایک ۱ماشہ
افیون ۱سرخ سب کو ملا کر حسب دستور پوٹلی تیار کرین اور کوکنا کے پانی مین تر کرکے
استعمال مین لاوین اور پوٹلی کے علاوہ اوقات مین آنکھہ پر پٹی باندہی رکہین لیکن
دو دو گہنٹہ کے بعد پٹی کو کہول کر آنکھہ کو سرد پانی سے دہو دیا کرین تاکہ ریم اور رمص سے
آنکھہ پاک اور صاف رہی اور ریم کا اجتماع نہ پایا جائے اور ہر دفعہ صاف کرنیکے بعد نائٹرک
سلوشن یا شب یمانی یا پلمبائی اسیٹاس بقدر ۲ گرین کو ایک اونس عرق گلاب مین
حل کرکے آنکھہ مین ڈالا کرین **دیگر شیاف مجرب** پہٹکری بریان ۳ تولہ
افیون ایک دام دونون کو باریک کرکے رسوت کے پانی مین کہرل کرین اور حسب
دستور شیاف بنا کر خشک کرین اور بوقت ضرورت گہسکر آنکھہ کے دور پر لیپ
کرین اور قدرے آنکھہ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر ضماد مجرب**
جس سے ہر ایک رمد کے قسم کو فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** گیرو پوست ہلیلہ زرد –

زرد چوب زعفران افیون ہر ایک ۲ ماشہ لودہ پٹھانی پھٹکری بریان ہر ایک ۴ ماشہ رسوت ۶ ماشہ سبکو باریک کرکے حسب دستور آب کو کنار مین ضماد تیار کرین اور بوقت ضرورت آنکھ مین ڈالین۔ نیز آنکھ پر ضماد کرین از بس فائدہ مند ہے اگر اس تدبیر کے بعد بھی دوسرے روز ورم موجود ہو تو ہر صبح کے وقت آنکھ دہونے کی بعد قوی سلوشن کے بجائے خفیف الوزن نائیٹر سلور سلوشن تیار کرکے استعمال کرین **نسخہ** ایک اونس عرق گلاب مین دو یا ۴ گرین کاسٹک نقرہ حل کرکے دو تین قطرات آنکھ مین ڈالین اور پٹی سی باندہین اور دو گہنٹہ کے بعد آنکھ مین سلوشن ہائی مذکورہ مین سی کوئی ایک دوا ہر بار آنکھ مین ڈالا کرین اور اس تدبیر کا التزام اوس وقت تک کرین کہ جبتک ورم بالکل زائل نہو جاوی اگر ورم کے ساتھ ضربان بھی موجود ہون تو برف سے پانی کو سرد کرکے آنکھ کو دہوئین اور مریض کو آرام و چین سی رکہین صدغین پر جونکین لگاوین قبض کی صورت مین خفیف مسہل دین اور قبض کا خیال ہمیشہ رکہین اور رات کے وقت پلک کے کنارو نپر شحم بز یا موم روغن یا مرہم سادہ مل دیا کرین تاکہ بالون کے چپک جانے سی پیپ بند نہو جائے اگر آنکھ سے مواد غلیظ القوام بکثرت خارج ہوتا ہو تو فی اونس ۴ گرین کی طاقت والا کاسٹک نقرہ دو تین ۳ دفعہ استعمال کرنا اور پھٹکری کے عرق سی آنکھ کو دہو دین اگر درد کی زیادتی سے رات کیوقت مریض کو نیند نہ آوی تو پورے مقدار مین افیون کا استعمال کرین اگر حرارت حمیٰ شامل ہو تو امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین غذا لطیف سریع الہضم کہانیکو دین اور اسی طریق سے تا بقای مرض علاج کرتے جاوین بعض اوقات ضعف چشم کی صورت مین مدت دراز تک مرض کی شکایت پائی جاتی ہے اور آنکھ کے ملاحظہ سے ورد بہنچ کی شکایت بھی معلوم ہوتی ہے پس اس صورت مین خاص علاج ورد بہنچ کا کرین جو حسب موقع تحریر کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے **قسم پنجم رمد اطفال نوزائیدہ** ۔ (آفتہلمیا اون آلوٹرم) ولادت کے وقت اندام نہانی کی غلاظت اور ناپاک رطوبت کے لگنے یا مبتلائی سوزاک والدہ کی سوزاکی مواد بچہ کی آنکھ مین پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے کبھی ساتوین روز بچہ کے نشکا اور کثیف رکہنے سے نمایاں ہوتا ہے کبھی ولادت کی رطوبت

سے آنکھ کو صاف کرنا یا آنکھ مین ایدر روشنی کا دفعتاً پہونچنا موجب اس مرض کا ہوجاتا ہے کبھی دایہ کی بے احتیاطی سے بچہ کی آنکھ مین مادہ نفاس لگ جاتا ہے جس سے مرض کی علامات ظہور مین آتی ہین عموماً پیدائش کے بعد دوسرے روز سے ساتوین دن تک مرض کی شکایت معاً دونون آنکھون مین ہوجاتی ہے کبھی پہلی ایک آنکھ مین اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد دوسری آنکھ مین بھی مرض کا زور ہوجاتا ہے **علامات** پپوٹون کے کنارے سرخ متورم اور چپٹے ہوئے معلوم ہوتے ہین آنکھین بند رہتی ہین روشنی کی چمک کی برداشت بالکل نہین رہتی آنکھ مین سے مواد غلیظ بکثرت خارج ہوتا ہے ملتحمہ سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے درد کی تکلیف سے بچہ بیقرار اور مضطرب حال رہتا ہے بعض اوقات قرنیہ کے پھٹ جانے سے بصارت زایل ہوجاتی ہے غرض مرض کی خفیف حالت مین رمد کی علامات موجود ہوجاتی ہین اور مرض شدید کی حالت مین علامات موافق رمد مدی کے ظاہر ہوتی ہین **علاج** احتیاط کی صورت مین بہت جلد آرام ہوجاتا ہے عدم احتیاط مین آنکھ بہت جلد خراب ہوجاتی ہے اور لب لباب علاج کا یہ ہے کہ اصول مذکورۃ الصدر کے مطابق آنکھ کو گرم پانی سے یا تا بعض عرقیات مندرجہ رمد حاد سے دنمین تین چار دفعہ دھوکر صاف کرین اور درد کی زیادہ شدت مین کوکین سلوشن تیار کرکے تین تین گھنٹہ کے بعد آنکھ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر مثل اکسیر ہے **نسخہ** کوکین ہ گرین بورک ایسڈ ۱۲ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر استعمال کرین یا شیر مادر سے دھوکر صاف کرین اگر شیر مادر سے دھونا چاہین تو ماں بچہ کو گود مین لیکر آنکھ کو کھولے اور سوق اکبر مین پستان کی بھٹنی رکھہ کر دوبارہ سہ بارہ دوسے اور صاف کرے اور اس امر کی احتیاط ضرور رکھین کہ پلکین آپسمین چپک نہ جاوین اور آنکھ مین ریم بھی .... جمع نہ ہونے پائے ۔ ورنہ اس سے بہت نقصان پیدا ہوتا ہے بعد ازان ۲ گرین نائٹریٹ سلور کو ایک اونس گلاب مین حل کرکے آنکھ مین دو تین قطرات روزانہ دو دفعہ ڈالین پھر نیم گرم پانی سے آنکھ کو ریم وغیرہ سے پاک و صاف کردیا کرین اور فی اونس ۲ گرین والا زنک سلوشن

پانی آنوس بہم کرین دالاعرق شب یمانی کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے سرخی چشم فوراً رفع ہوجاتی ہے **نسخہ** پھٹکری بریان ۹ ماشہ افیون ۳ ماشہ دونون کو باریک کرین اور نیم پاؤ برگ حنا کا پانی نکالین بعدازان سفوف ادویہ کو پانی مذکور مین حل کرکے نرم آنچ پر پکائین جب قوام پر آجاوے تو حسب دستور شیاف بنادین اور عمل مین لادین اور اکثر اس نسخہ کو مستورات تیار کرکے گھر مین رکھتی ہین اور عام اطفال کی آنکھ مین بکثرت استعمال کرتی ہین جس سے فایدہ کثیر ہوتا ہے اور قرنیہ کے زخم مین اثروپیا سلوشن آنکھ مین ڈالین اور روغنات کے استعمال سے آنکھ کو چرب رکھین تاکہ پپوٹے آپسمین چپک جاوین بعض اوقات شدت ورم اور زیادہ تشنج کی وجہ سے بالائی جفن کی پلٹ جانے سے اندرونی سطح باہر ہوجاتی ہے پس اسصورت مین پپوٹہ کو درست وضع پر کرکے رفادہ رکھین اور عصابہ سے باندھین اگر اس سے صورت فایدہ کی معلوم ہو تو بیرونی سطح کو قاریسے قطع کرین۔ **قسم ششم** **رمد استروسس** — اگرچہ اسمین ورم اور سرخی کم ہوا کرتی ہے مگر روشنی کے دیکھنے سے مریض بہت ڈرتا ہے اس قسم مین بہی خنازیری مزاج کے آدمی مبتلا ہوجاتے ہین قسم اول کے اسباب بہی اسکے موید ہین جب سن طفولیت مین یہ مرض لاحق ہوتا ہے تو اکثر بلوغ کے بعد خود بخود رفع ہوجاتا ہے **علامات** اکثر آنکھون مین سرخی کم ہوتی ہے مگر مریض روشنی کی دیکھنے سے زیادہ خوف کرتا ہے جب آنکھ کو کہول کر دیکھا جاوے تو چندان سرخی اور ورم معلوم نہین ہوتا جیساکہ مریض بیان کرتا ہے نیز اس مرض کا خاصہ ہے کہ طلوع صبح کے وقت درد زیادہ ہوتا ہے اور پچھلی پہر خصوصاً شام کو کم ہوجاتا ہے دوسری اقسام ورم کے برخلاف کہ انمین دن کے آخیر حصہ مین درد زیادہ ہوتا ہے نیز اس قسم رمد مین قرنیہ کے کنارہ نیز ورم اور چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہین جب اسمین شیرخوار بچہ مبتلا ہوجاتا ہے تو اسکی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ذرا سی روشنی کیطرف سے منہ پھیر کر آنکھین زور سے موندلیتا ہے آنکھون کو ہاتھ کی پیٹھ سے ملتا ہے اور آنکھ کو اس طرح پر بند کرتا ہے کہ گویا اسمین سخت تشنج ہوگیا ہے

اگر اس حالت مین اوسکی آنکھہ کو کہولنا چاہین تو ایذا کے باعث آنکھہ کے نہ کہولنے پر اصرار کرتا ہے اور بہت روتا چلاتا ہے اور آنسو کے بکثرت جاری رہنے سے آنکھون کے نیچے رخسارون پر چھوٹی چھوٹی پہنسیان جرب طب کی صورت پر پیدا ہو جاتی ہین —

علاج حسب قواعد مذکورہ آنکھہ کو گرم پانی سے صاف ستھرا رکھین اگر غشاے ملتحمہ مین ورم زیادہ معلوم ہو تو فصد سے قلیل خون نکالین جیسا کہ قسم اول مین بیان کیا گیا ہے مگر اس قسم رمد مین خون کے نکالنے کی حاجت بہت کم ہوتی ہے اور تسکین درد کی ضرورت زیادہ تر پائی جاتی ہے پس اس صورت مین بیلاڈونا یا رسوت کو سرد پانی مین حل کر کے لیپ کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے نیز ایک آونس عرق گلاب مین دو سے پانچ گرین تک کاسٹک نقرہ حل کر کے بقدر دو قطرات صبح و شام آنکھہ مین ڈالدیا کرین بعد ازان زنک سلوشن یا عرق پہٹکری دنمین دو تین دفعہ ڈالین اور پلمبای اسیٹاس سلوشن کے استعمال ہرگز نکرین کیونکہ اس سے قرنیہ کے اندر اور کنارہ پر زخم ہو جاتے ہین اور پلمبای اسیٹاس یعنی رصاص (سرالگا یا جست) علیحدہ ہو کر زخمون مین بیٹھ جاتا ہے جس سے قرنیہ پر پہلی پیدا ہو جاتی ہے **دیگر** ورم کی زیادتی مین ۱۵ سے ۲۰ گرین کاسٹک نقرہ کو ایک آونس گلاب مین حل کر کے مو قلم سے آنکھہ کے گرد طلا کرین تاکہ جلد سیاہ ہو جائے اور پلکون کی اذیت کے پیدا ہونے سے اندر کی اذیت کم ہو جاتی ہے چکاچوند کی صورت مین ایک اونس عرق گلاب مین ۲ گرین اٹروپیا حل کر کے ہر روز قطرات آنکھہ مین ڈالدیا کرین تاکہ ثقبہ عنبیہ کے پہیل جانے سے چکاچوند کی اذیت رفع ہو جائے جو روشنی کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے. اگر ان تدابیر سے ورم رفع نہو تو کانون کے پیچھے لائکوار لیتی کے طلا سے آبلہ اوٹہا دین اس سے اکثر ورم زایل ہو جاتا ہے مرکبات کونین کا کہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے اس سے درد بھی جاتا رہتا ہے اور روشنی کی اذیت بھی کم ہو جاتی ہے خورد سال بچہ کو نصف سے ۲ گرین ہفت سالہ بچہ کو ۲ سے ۵ گرین روزانہ دنمین ۲ ۳ دفعہ دین اور خورد سال بچہ کے بدن پر روغن ماہی کی مالش کرین اور بڑی عمر کے بچہ کو مناسب مقدار

پر ملا دین غذا سریع الہضم مقوی دین صاف ہوا مین مریض کو ٹہلنے کی ہدایت کرین اور ٹہلتے وقت آنکھون کے سامنے سبز یا نیلگون کپڑا یا لوہی اور چیز سایبان کے طور پر لٹکائی رکہین اس تدبیر سے روشنی کی اذیت دفع ہو جاتی ہے اگرچہ اس قسم کے مریض کو اندھیرے مکان کی رہائش زیادہ تر پسند آتی ہے مگر تاریک مکان کی ہوا کے نہ صاف ہونے سے مضر صحت ہوتی ہے اسلئے صاف ہوا مین ٹہلانا نہایت ضروری ہوتا ہے

قسم ہفتم رمد سوزاکی (گنوریل افتھلمیا)

یہ اوس رمد کا نام ہے جسمین سوزاک کا زہر یا مواد کے لگ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے جب اس قسم کے مواد پر مکھی بیٹھ کر صحیح وسالم آنکھ تک پہونچتی ہے تو وہ بھی مبتلائی مرض ہو جاتی ہے والدہ کی سوزاکی چہوتدار رطوبت سے شیرخوار بچہ مبتلائی مرض ہو جاتا ہے اور اس قسم کا رمد اکثر ایک ہی آنکھ مین ہوا کرتا ہے اور باقی علامات و اشکال مثل رمد مدی کے ہوتی ہیں کبھی پانچ سات روز کے بعد مواد کے لگنے سے دوسری آنکھ بھی متورم ہو جاتی ہے اس رمد اور رمد مدی مین بظاہر کوئی فرق معلوم نہین ہوتا مگر مریض کا حال تفحص کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مریض سوزاک مین مبتلا ہے **علامات** ملتحمہ کے پہول جانے سے قرنیہ ڈہک جاتا ہے قرنیہ کا مرکز خالی ہو جاتا ہے پیپ کے مشابہ مواد بکثرت خارج ہوتا ہے آنکھون کے پپوٹے متورم ہو کر باہر کو الٹ جاتے ہین قرنیہ کی سوزش سے چکاچوند کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے پیشانی اور کنپٹی پر درد کی شدت ہوتی ہے خصوصاً دبانے سے اور رات کو درد زیادہ ہوتا ہے تمام کرہ چشم مین سوزش کے پہیل جانے سے آنکھ کا ڈہیلا غارت ہو جاتا ہے عصب البصر کی اذیت سے دماغ مین بہی سوزش ہو جاتی ہے جس سے مریض کی ہلاکت کا احتمال غالب ہو جاتا ہے شدت مرض کی وجہ سے بخار بہی ہو جاتا ہے قبض کے ہونے سے زبان خشک ہوتی ہے آنکھ کے عضلات مین قدرے قلیل تشنج بھی ہو جاتا ہے

علاج صفائی وغیرہ تدابیر رمد مدی کے مطابق کرین مریض کو لٹا کر تندرست آنکھ کو رفادہ سے بند کرین ابعد ازان کو کنارے کے جوشاندہ سے آنکھ کو دہو دین

اور اس بات کی احتیاط رکہین کہ مستعمل پانی مریض اور عام لوگوں کی تندرست آنکھ پر نہ لگ جائے مواد کے بہ کثرت خارج ہونے مین پپوٹون کو اولٹ کر کاسٹک سلوشن سے دہووین اور ۵ سے ۲ گرین کی طاقت والہ سلوشن حسب شدت اور خفت مرض تیار کرکے استعمال مین لاوین اور نیز اس بات کی احتیاط کرین کہ عرق مذکور قرنیہ پر نہ لگ جائے بعد ازان عرق پہٹکری یا نمکین پانی سے آنکھون کو دہووین اور یہ ضماد فایدہ مین سریع الاثر ہے نسخہ افیون پہٹکری رسوت نبات کوزہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور آملہ کے پانی مین کہرل کرکے بذریعہ سلائی آنکھہ مین نیز آنکھہ کی دیوار پر ضماد کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** کف دریا گل ارمنی مغز خستہ ہلیلہ ہر ایک ۳ ماشہ سنگ بصری ۲ ماشہ سپاری ایک عدد کافور افیون ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرین اور خیساندہ برگ حنا مین کہرل کرکے شیاف بناوین اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین فایدہ مین عظیم النفع ہے روغن کو پیپا یا روغن گرجن مین کپڑا اتر کرکے آنکھہ پر رکھنے سے اکثر فایدہ ہوتا ہے اور جو ادویات سوزاک مین فایدہ مند ہین اس مرض مین بھی مفید ہوا کرتی ہیں اگر قرنیہ مین سوزش کی شکایت پائی جائے تو کاسٹک سلوشن وغیرہ تیز ادویہ کا استعمال کرنا منع ہے اس صورت مین پپوٹون کو اولٹ کر دہووین بعد مین اٹروپیا سلوشن کا استعمال کرین فایدہ مین عظیم النفع ہے اور مرض کی شدت مین صدغین پر چند جونکین لگاوین مسہل سے معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کا خیال رکہین مریض کی کمزوری مین کانون کی پیچھے بلسٹر یا ذراریح لگا کر آبلہ اوٹھاوین اور حدت مرض کے زوال ہونے پر تنک سلوشن کاسٹک سلوشن اور عرق پہٹکری آنکھہ مین ڈالین کمزوری کی صورت مین کونین اطریفل کشنیز اطریفل زمانی وغیرہ مقوی دوائین دین مریض کو ہوادار مکان مین رکہین حفظان صحت کی پابندی لازم جانین ابتدا مین بڑی ہوشیاری سے علاج کرین آنکھہ کی سوزش ملتحمہ کے انتفاخ اور اجتماع خون کو کوکین سلوشن سے کم کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ پس وپیش کی صورت مین قرنیہ کی ساخت بگڑ جائیگی

احتمال ہی جس سے بصارت زایل ہو جاتی ہے آنکھہ اور چشم خانہ کی درد کو تسکین مین لانا ہی ضروری ہے ورنہ مریض نڈہال ہوکر تکلیف اوٹھاتا ہے **نسخہ** سلفٹ آف اٹروپیا ۱/۲ گرین سلفٹ آف کوکین ۲ گرین وسیلین ایک شعر گرین سب کو ملاکر آنکھہ مین ڈالین اس سے درد مین فوراً تسکین ہو جاتی ہے ملحمہ کا نفخ رفع ہو جاتا ہے مواد مین کمی پائی جاتی ہے **ہاشتم رمدڈفتھیریا** - یہ وہ رمد ہے جو آنکھہ کے غشای بلغمیہ پر لزوجت دار خون کے قسم کی کاذب جھلی پیدا ہو جاتی ہے ڈفتھیریا کا بیان امراض حلق مین آئیگا انشاء اللہ تعالے مختصراً یہان بھی بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈفتھیریا ایک کاذب غشا ہی جو مرض سوزش حنجرہ اطفال مین حلق - قصبة الریہ کے اندر پیدا ہو جاتا ہے اور جیسا غشای بلغمیہ حلق مین پیدا ہوتا ہی آنکھہ کی غشای بلغمیہ مین بھی پیدا ہو جاتا ہے اور زہریلہ مواد دونون مین ایک ہے **علامات** پہلی رمدحاد کی طرح درد وسرخی شروع ہوتی ہے آخیر مین آنکھہ اور پلک کی غشائے بلغمیہ غلیظ ہو جاتی ہیں فرق دونون مین یہ ہے کہ رمدحاد مین مائیت خون کے زیادہ آنے سے ورم ہو جاتا ہے اور اس قسم مین لزوجت خون کی زیادہ آنے سی آنکھہ کی غشائے بلغمیہ زیادہ غلیظ ہو جاتی ہے جس سے رمدحاد کی نسبت اسمین سرخی کم ہوتی ہے کیونکہ جکہ خون کے دباؤ سے آنکھہ کی غشاء بلغمیہ مین خون کم آتا ہے اسی وجہ سے استحکام مرض کی بعد آنکھہ کی غشای بلغمیہ سفید مایل بہ زردی اور خشک و مستوی ہوتی ہی مرض کی ترقی مین خون کا مادہ لزوجت والا غشائی بلغمیہ پر گرتا ہی جس سے آنکھہ کی غشائے بلغمیہ پر غشائے جدید پیدا ہو جاتا ہے جو دستکاری سے نکالا جا سکتا ہے اس صورت مین آنکھہ مین قدری درد کی شکایت پائی جاتی ہے آنسو بھی آیا کرتی ہین جسمین غشای مذکور کے اجزا بھی خارج ہوا کرتے ہین آخیر مین کسیقدر پیپ بھی آتی ہے اور انکے خارج ہونے سے ورم چشم کم ہو جاتا ہے **انجام** اکثر صحت ہو جاتی ہے کبھی ورم کی زیادتی سے زخم ہو جاتا ہے پیپ پڑ جاتی ہے

جس سے اکثر قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے اور تحوز العین کے پیدا ہونے سے آنکھہ خراب ہوجاتی ہے اگر صحت بہی ہوجاوے تو پلک ساکن رہتا یا باہر کی طرف منقلب ہوجاتی ہین علاج صفائی وغیرہ احتیاط مین رمد دمی کے مطابق کرین اور رمد حاد کی حالت فرمین کے موافق علاج کرین کیبا لومل یا جوہر سیکیورر کو افیون کی ساتھہ مکرر ... کر کے کہلادین تاکہ جوش دہن کے پیدا ہونے سے لعاب دہن بکثرت خارج ہوا اور آنکھہ مین ... پہلاڈونا رسوت افیون وغیرہ ادویہ مسکنہ کا ضماد کرین اور پلک کو منقلب کر کے کاسٹک نقرہ کی بتی جفن اعلیٰ اور اسفل پر لگادین اور اوپر سے سرد پانی ڈالکر دہوڈالین جب مرض کی زیادتی کم ہوجاوے تو کاسٹک نقرہ سلوشن یا زنک سلوشن یا عرق پہٹکری وغیرہ قلیل الوزن مین تیار کر کے آنکھہ مین ڈالین کونین سلوشن کا استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ کونین ۲ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ۵ بوند عرق گلاب ایک اونس سبکو ملاکر آنکھہ کو دہودین نیز آنکھہ مین دنمین ہار دفعہ ٹپکادین جب قرنیہ پر خاص ریشہ ہو دار ہوجاوے تو بکمال نرمی اور آہستگی سے لنٹ کے ٹکرے کے ساتھہ تر کر کے صاف کرین سختی اور تیزی مین آنکھہ کے خراب ہوجانے کا احتمال ہے اور مریض کو آب وہوا کی تبدیل کرادین اغذیہ اور بہی مقوی کہلاوین **قسم نہم رمد شرکی** (**سمپتی ٹک اپتھلمیا**) اسکو ریفلکس اپتھلمیا بہی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ جب ایک آنکھہ مین فساد اور خرابی لاحق ہوتی ہے تو کچہ دنون کے بعد ہمدردی اور شراکت کے سبب دوسری آنکھہ بہی مبتلائے مرض ہوجاتی ہی اسکے دو قسم ہین ایک خفیف دوسری شدید یا قوی یعنی معمولی اذیت کے رتبہ سے زیادہ پائی جاوے **اول خفیف** اسکا سبب یہ ہی کہ عندالمرض ایک آنکھہ مین ہوتا ہے مثلاً جب مریض کی آنکھہ مین کسی وجہ سے زخم ہوجاتا ہے اور اوسکی اذیت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہی تو صحیح وسالم آنکھہ مین بھی اذیت اور ورم پیدا ہوجاتا ہے جس سے قدرے سرخی اور تہوڑا سا درد پایا جاتا ہے اور آنکھہ ماؤف

سے قدری پانی بھی جاری ہوجاتا ہی صحیح آنکھ کی بصارت کم ہوجاتی ہے کبھی علامات مذکورہ کی بجا صحیح آنکھہ مین صرف عصبی درد پیدا ہوجاتا ہی نیز جب چشم ماؤف میز اذیت باقی پائی جاتی ہے تو اذیت کی شدت اور خفت کے لحاظ سے علامات کبھی پیدا ہوجاتی ہین اور کبھی زایل ہوجاتی ہیں مگر جب چشم ماؤف کو باہر نکال دیا جاے تو صحیح آنکھہ کی اذیت اور علامات برطرف ہوجاتی ہین **انجام** اگرچہ ورم دور ہوجاتا ہے مگر علامات مدت دراز تک باقی رہتی ہین لیکن اکثر یہ خوف رہتا ہے کہ اسکے بعد عتم شدید نہو جائے کیونکہ اوسکے شروع ہوجانے کے بعد اکثر صحیح آنکھہ بھی خراب ہوجاتی ہے **علاج** آنکھہ کو آرام مین رکھین مطالعہ کتب وغیرہ باریک کام کو ترک کرین دونون آنکھون کو اکثر اوقات بند رکھین امتلا کی صورت مین مسہل دین **نسخہ مسہل** کیالومل کیالومل ۵ گرین ریوجلیب ۵ اگرین دونون کو سفوف کے طور پر تیار کرکے مریض کو کہلا دین اور ۳ گھنٹہ کے بعد یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** سلفٹ اف مگنیشیا انگچر آف جلیب ہر ایک ۲ ڈرام شیر خشت ایک ڈرام عرق زیرہ ۱۲ ڈرام سب کو ملاکر استعمال مین لادین اور قبض کی صورت مین یہ حبوب بناکر استعمال کرین **نسخہ** رب اجوائن خراسانی ۴۰ گرین کمپونڈ پل اف کالوسنتھ ۲۰ گرین جلیب ریرن ۳ گرین سب کو ملاکر ۱۲ حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب کہلانے کو دین مرکبات کونین جوہر کچلہ وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ کہانیکو دین مسکن الاوجاع ادویہ کے ضماد سے درد چشم کو روکین اگر کسی تدبیر سے صورت فایدہ کی معلوم نہو تو چشم صحیح کی حفاظت کے واسطے چشم ماؤف کو خانہ چشم سے باہر نکالدین تاکہ مشارکت کی اذیت کا اندیشہ نہ رہے **دویم شدیدیہ** ایک قسم کا ورم چشم ہے جس سے چشم ماؤف کی اذیت صحیح وسالم آنکھہ تین سرایت کر جاتی ہے اگرچہ اس قسم کی ورم میں پیپ کی پیدائش مطلقاً نہین ہوتی مگر خون کا لزوجت دار مادہ جدا ہوکر طبقات اعین تین گرتا ہے جس سے انضمامِ طبقات

باہم چسپان ہوجاتے ہین اور اکثر اس ورم کا ابتدا علتبیہ سے شروع ہوتا ہوئی
طبقہ مشیمیہ مین سرائیت کرتا ہے بعد ازان درجہ بدرجہ طبقہ شبکیہ مین منتہی
ہوجاتا ہے کبھی اسکے برعکس طبقہ شبکیہ سے شروع ہوکر عنبیہ مین منتہی ہوتا ہی
اسباب اکثر زخم کے قسم سے یہ ورم پیدا ہوا کرتا ہے ملتحمہ اور قرنیہ
کے مقام اتصال کے زخم سے زیادہ ہوتا ہے کبھی آنکھ مین لوہے پتھر لکڑی
کے ریزے وغیرہ غیر جنس شئی کے نفوذ کرنے سے پیدا ہوجاتا ہے کبھی ایک
آنکھ کے طبقہ مین ورم ہوجاتا ہی جس سے چشم ماؤف ضعیف اور قبول فساد کے مستعد
ہوجاتی ہے آخر کار ضعف اور فساد کی وجہ سے دوسری آنکھ بھی ورم مین
مبتلا ہوجاتی ہے نیز عمر کے اعتبار پر کم سنی مین اطفال ورجوان آدمی جو سن
طفولیت مین قریب العہد ہون مبتلائی مرض ہوجاتے ہین نقرس وجع مفاصل
اور آتشک کے استعداد سے بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتداءً آنکھ
کی غشای ملتحمہ مین اذیت اور سرخی پیدا ہوجاتی ہے قدرے قلیل آنسو بھی جاری
رہتے ہین روشنی اور دہوپ مین نظر کرنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے بصارت
مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے تہوڑا سا کام لینے سے ہی آنکھ تہک جاتی ہے مرض
کی زیادتی اور شدت مین ملتحمہ پر خصوصاً قرنیہ کے گرداگرد گلابی رنگ کی سرخی
پیدا ہوجاتی ہے اذیت کے سبب عنبیہ کا رنگ گاڑہا ہوجاتا ہے ثقبہ سکڑکر
تنگ ہوجاتا ہے عنبیہ اور جلیدیہ کے باہم اتصال ہوجانے سے ثقبہ کم نظر آتا
ہے خواہ ہی اٹروپیا سلوشن ڈالکر آنکھ کا ملاحظہ کیا جائے علتبیہ مین خون کے لزوجت
دار مواد کے گرنے سے عضلات مدورہ اور طویلہ کی ترتیب مشاہدہ مین فتور
پیدا ہوجاتا ہے عنبیہ مین غلظت ہی ہوجاتی ہے جس سے اوسکی حرکت انقباض
معدوم ہوجاتی تہوڑی رطوبات کی زیادتی سے آنکھ مین سختی اور تمدد پیدا ہوجاتا ہے اور
یہ سختی مس سے تجربی معلوم ہوتی ہے جلیدیہ مین سفیدی دکہائی دیتی ہے
زجاجیہ بھی مقدار مین زیادہ اور رنگت مین مکدر ہوجاتی ہے درد کم ہوجاتا ہی

کہ مرض کی شدت میں آنکھ کے عنبیہ اور پیشانی میں بھی درد پیدا ہوتا ہے اشخاص
الکثر علاج سے کم فایدہ ہوتا ہے بروز مرض عنبیہ کی تفریق کر لینے سے کہ چشم اور جھوٹی ہوجاتی
ہے کیونکہ نکلا ہوا ہوتا اور ورم کی زیادتی سے آنکھ سخت ہوجاتی ہے جب تک عنبیہ
حاصل نہیں کر سکتی آخر ضعف کے سبب طبقات چشم پھٹ جاتے ہیں اور ڈھیلا نکلا ہوا ہوتا ہے متحدہ
ہوجانے سے آنکھ چپٹی ہوجاتی ہے **علاج** مریض کو تاریک کمرہ میں آرام سے تمام
رکھیں یا دونوں آنکھوں کو ہمیشہ بند رکھیں اگر روشنی میں مریض کو باہر نکلنے کی
ضرورت پیش آوے تو خاکی رنگ کے شیشوں کی عینک لگا کر باہر آویں اور اس عمل کو
برابر سات آٹھ مہینہ تک جاری رکھیں غذا لطیف جید الکیموس سریع الہضم کھانیکو دیں
کونین وغیرہ ادویہ مقویہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں اور یہ مرکب
فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** کونین ۴۸ گرین لائکوار آرسنیکی کیلس ۲ ڈرام
ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام پانی ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام غذا کے
بعد صبح و شام پلادیں اگر مریض کی طبیعت میں آتشک یا نقرس یا درد مفاصل کی
استعداد پائی جائے تو ہر ایک کا علاج جداگانہ حسب قواعد معروفہ کریں اور یہ مرکب
مذکورہ بالا امراض کے ہر ایک قسم کو زیادہ تر فایدہ مند ہے **نسخہ** رسکپور ایک
گرین رب افیون ۴ گرین گوند کم ریزان ۱۰ گرین سب کو ملا کر گلیسرین یا شہد خالص میں
۴ حبوب بنا دیں خوراک ۲ حبوب صبح و شام دیں مقام صدغین پر مرہم سیماب کی
مالش کریں اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے اور بلاڈونا کو پانی میں حل کر کے دور چشم
پر ضماد کریں تاکہ ثقبہ عنبیہ وسیع ہوجائے شدت درد کی صورت میں افیون کی پوری خوراک
دیں نیز آنکھ پر لیپ کریں اور تسکین درد کے لئے یہ حبوب فایدہ میں سریع الاثر ہیں
نسخہ پھٹکری افیون ہر ایک دام رسوت ۲ دام برگ نیم ۵ عدد زعفران ۵ سرخ
سب کو باریک کر کے آہن کی کڑاہی میں بقدر پانی ڈال کر آگ پر رکھیں خوب گھل کر
بعد ازاں آگ سے اتار کر پانی کو خشک کریں اور حبوب بنا دیں اور بوقت ضرورت گلاب یا آب نوکنار
میں گھس کر آنکھوں کے اوپر اور گرد پر ضماد کریں جب مذکورہ بالا تدابیر اور ادویہ

کے استعمال سے صورت فایدہ کی نمایان نہو نیز چشم ماؤف کی بصارت زایل ہو جاسئے
مگر کچھ فساد کے باقی رہنی سے کبھی چشم ماؤف مین اذیت اور درد کی شکایت پائی جائے
نیز ہمدردی اور مشارکت کی وجہ سے صحیح آنکھہ مین اذیت کی سرائیت ہو جاسئے تو صحیح
چشم کی حفاظت کیواسطے آنکھہ ماؤف کو باہر نکالدین تاکہ شراکت کا سلسلہ رفع ہو جائے
اگر کوئی غیر جنس آنکھہ مین پڑگئی ہو تو غیر جنس کو حسب دستور معروف نکال دین اگر باہر نکالنا
غیر ممکن معلوم ہو تو خود آنکھہ کو چشم خانہ سے باہر نکال دین اور جب دیکھا جاوے کہ چشم ماؤف
کی بصارت بہت کم ہو گئی ہے اور صحیح آنکھہ مین بہی اذیت کی سرائیت کا خوف پایا جائے
تو اس صورت مین بہی آنکھہ ماؤف کو چشم خانہ سے نکالدین اگرچہ اس عمل کو مریض پسند
نہیں کرتا لیکن حکیم کا فرض ہے کہ جو بات مریض کے حق مین مفید ہو اوس سے مریض اور
اوسکی ورثا کو مطلع کیا جاوے اور آنکھہ کے نکال دینی کا عمل ہمنے اپنی کتاب معمول احمدیہ مین
بوضاحت تمام بیان کر دیا ہے دوبارہ اعادہ کرنے کی چندان ضرورت معلوم نہیں ہوتی

قسم دہم رمد عام طبقات چشم (پین اپتھل میٹس)

پین کے معنے جملہ و جمیع ہیں پس اس سے مراد یہ ہے کہ آنکھہ کے جمیع اجزا مین ورم کا ظہور
پایا جاوے طبقات چشم ہون یا آنکھہ کی رطوبات بعض اوقات آنکھہ مین ریم بہی پیدا ہو جاتی
ہے پس اسی مناسبت سے اوسکو سپ پیورٹیف کو رائیٹڈ ائیٹس بہی کہتے ہیں —

اسباب جب آنکھہ مین زخم ہو جاتا ہے یا کوئی غیر جنس و غیر طبعی شئی آنکھہ مین نفوذ
کر جاتی ہے یا انگارہ یا تپی ہوئی لوہی سے آنکھہ جل جاتی ہے تو غشائی بلغمیہ چشم مین ورم
ہو جاتا ہے قرنیہ مین خراش ہوتا ہے کبھی اورام چشم خصوصًا رمد سوزاکی سے کبھی مرض
موتیابند وغیرہ مین دستکاری کرنے کے بعد یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے دوسری مرض
کی موجودگی سے بہی ہو جاتا ہے جن سے عام جسمی کمزوری اور خون مین رقت پائی جاتی ہے

علامات سرخی چشم وغیرہ علامات زیادہ تر شدید اور قوی ہوتی ہیں باعث
خون کی کثرت تراوش سے غشائی بلغمیہ چشم زیادہ تر غلیظ ہو جاتا ہے پلک بہی سرخ
اور متورم ہو جاتے ہیں آنکھہ مقدار مین بڑی معلوم ہوتی ہے رطوبت بہی بڑھ جاتی ہے

قرنیہ کے پیچھے خون کی لزوجت دار مادہ کے گرٹنے سی قدری سفیدی کہائی دیتی ہے علنبیہ کی رنگت نئے گاڑہا ہوجانے سی چمک دمک زائل ہوجاتی ہے علنبیہ اور اوسکے لقیہ پر خون کے لزوجت دار مادہ کے گرٹنیسے اونکے عضلات کی ترکیب نسبتاً معلوم نہین ہوسکتی قرنیہ مین سفیدی وکدورت یا اوسکے طبقات مین پیپ کی موجودگی معلوم ہوتی ہے کبھی ورم بہی پایا جاتا ہے جسمین قدری قلیل مردار مواد بھی پائے جاتے ہین غرض آنکھ کے جملہ اجزا مین تغیر اور مقدار مین زیادتی ضرور ہی پائی جاتی ہے کیونکہ خون کے لزوجت دار مادہ کے گرٹنے سے آنکھین زیادہ درد کرتی ہین جنکی ٹیس پیشانی رخسار صدغین اور ناک کے قریب تک جاتی ہے کبھی درد عصابہ کی طرح وقت مقررہ مین کم وبیش ہوجاتا ہی مگر مرض کے مستحکم ہوجانے سے درد اپنی ازدیاد کی حالت پر قایم رہتا ہے آنکھ مین عزبان بہی پیدا ہوجاتے ہین درد کی شدت سے رات کو نیند نہین آتی **انجام** نہایت خراب ہے کبھی اصل سبب موجب فساد کے رفع ہوجانے سے بصارت چشم محفوظ رہسکتی ہی لیکن اکثر آنکھ کے فتور سے بصارت زائل ہوجاتی ہے **علاج** غشائے بلغمیہ چشم کی قوی وشدید ورم مین جو علاج کی تدبیر لکہی گئی ہے عمل مین لاوین اگر رطوبت بیضیہ اور زجاجیہ کے ماؤف ہونے سے آنکھ مین تمدد زیادہ پایا جائے تو قرنیہ مین سوزن کرکے رطوبت بیضیہ کو خارج کرین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر قرنیہ اپنی جگہ کو چہوڑ کر ذرہ آگے کو نکل آوی تو اس سی رطوبت بیضیہ اور زجاجیہ کی زیادتی معلوم ہوتی ہے مرض کی شدت اور اثر کے باقی رہنے تک چوبیس یا اڑتالیس گھنٹہ کے بعد اخراج رطوبت کا عمل برابر کرتے جاوین کیونکہ بہت ہی قلیل عرصہ مین رطوبت بیضیہ پیدا ہوجاتی ہے اگر عمل کے وقت قدری افیون کہلائی جائے تو زیادہ تر مفید اور کارآمد ہے اس مرض مین ضعف کے زیادہ ہوجانے سی شوربائے گوشت ضرور ہی پلایا کرین تاکہ مریض کی طاقت بحال رہے

فصل دوئم ورد بیج (گرانیولر افتہلمیا) عموماً اس مرض کو روہے یا پہول جانا یا لکرے پڑجانا کہا جاتا ہے اسمین پلکون کے اندرونی سطح پر چہوٹے چہوٹے سخت گول سفیدی مائل یا سرخ رنگ کے دانے پیدا ہوجاتے ہین بعد ازان

غشای بلغیہ کی نیچے زاید ریشہ اور ذرات سخت کی صورت مین ایک کہردری ہو جاتی ہین جسکی حرکت
سے مقلہ کو اذیت پہونچتی ہے [illegible] زیادہ [illegible] بلحاظ رطوبت ہمیشہ خارج ہوتی
رہتی ہے جسکی صبح کے وقت [illegible] پلکین لپٹ جاتی ہین اور کنارے سرخ
ہو جاتے ہین کبھی رمد حاد کی [illegible] پائی جاتی ہین [illegible] ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ گویا آنکھ مین ریت [illegible] اور زیادہ حساسیت کے باعث
جانے سے آنکھ بھاری بھاری معلوم ہوتی ہے [illegible] قرنیہ دھندلا ہو جاتا ہے
اور زخمون کی شکایت ہونے سے کالا یا سفید [illegible] پلک کے اندر تھوڑا تھوڑا
کے پیدا ہو جاتے ہین بلبلین سی کہ جاتی ہین کبھی اندر کیطرف سے پلک زیادہ سرخ اور سرخ
معلوم ہوتی ہے اور پر سفید و سرخ رنگین خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہین لاطینی زبان مین
اسکو پیلیکس کہتے ہین جسکے معنی ہین پارچہ ممزق اور اس سے مراد غشائے حدقہ جسکی بافت
عروق سے ہوتی ہے **اسباب** کبھی رمد بلدی اور کبھی رمد خنازیری کی کہنہ اور
مزمن حالت مین رہ کے پڑ جاتے ہین اسکی دو قسمین ہین اصلی اور غیر اصلی اصلی وہ ہے کہ پلک کے
غلیظ ہو جانے سے اسکے نیچے کی غدودین متورم ہو کر حلمۃ الثدی کی مشابہ اُبھر آتی ہین
غشائی خانہ دار مین مواد کے گرنے سے پلک کی غشای بلغمیہ کے نیچے بھی ورم ہو جاتا ہے -
غیر اصلی مین غدودین اور غشائے خانہ دار مین ورم نہین پایا جاتا بلکہ پلک کے نیچے کے
پپوٹونکو الٹا کر ملاحظہ کیا جاوے تو یہ دانے بخوبی معلوم ہوتے ہین بعض اوقات یہ مرض رمد
کے مزمن ہونے کا نتیجہ نہین ہوتا بلکہ ہوائی مرطوب (ملیریا) یا ہوا و مکان کی کثافت
کا اثر ہوا کرتا ہے - جیلخانہ - مدارس وغیرہ اس قسم کے مقامات مین صفائی کے عدم انتظام
اور حفظ صحت کی عدم پابندی سے ہو جاتا ہے غربا تنگدست لوگ جو تنگ جگہ کے سبب
انبوہ کثیر مین گذران کرتے ہین اور خراب غذا کہاتے ہین گرد و غبار مین پہرتے ہین
مبتلائی مرض ہو جاتے ہین آنکھہ مین زیادہ تیز محرک دوا کے ڈالنے سے بہی مرض ہو جاتا
ہے جو چیزین ضعف اور کمزوری پیدا کرتی ہین وہ بھی اسکا موجب ہین خوردسالی مین
میلا کچیلا رہنے سے بچے زیادہ تر مبتلائی مرض ہو جاتے ہین **علامات** اصلی

قسم مین ابتداءً معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ مین ریت پڑگئی ہے جس سے آنکھہ مین قدرے
سوزش معلوم ہوتی ہے اور طبقہ ملتحمہ کسیقدر سرخ کہردرا اور ناہموار معلوم ہوتا ہے روشنی
کے لگنے سے زیادہ ایذا ہوتی ہے رطوبت اینر پیپ ہی قدرے قلیل خارج ہوتی ہی خواب
سے بیدار ہوتے وقت پلکون کے بال چپکی ہوئی ہوتے ہیں پلک کے کنارے اور موق
اکبر بھی سرخ اور متورم معلوم ہوتا ہے جب مرض شدید کی حالت مین پلکون کو منقلب
کرکے دیکھا جاوے تو جفن الاعلے اور اسفل کی غشاے بلغمیہ نہایت سرخ اور متورم نظر آتی
ہے درد کے سبب مریض تکلیف مین رہتا ہے کبھی چھوٹے چھوٹے کبھی بڑے بڑے
بثورات اور وریدین معلوم ہوتی ہیں آنکھہ کے چپکنے سے طبقہ بالائی قرنیہ کو اذیت
پہونچتی ہے جس سے قرنیہ قدرے گدلا ہوجاتا ہے خراش کی زیادہ ہونے سے قرنیہ مین
زخم اور ورم پیدا ہوجاتا ہے اوسکے اوپر قدرے سفیدی مکڑی کے جالے کیطرح اور
سفیدی پر قدرے سرخی ظاہر ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسپر گویا
عروق سرخ کی بافت پیدا ہوگئی ہے اور یہ ورم اور سرخی شعاع آفتاب گرم و سرد
ہوا کے صدمہ وغیرہ اونکے سبب سے زیادہ ہوجاتی ہے کبھی ضعف چشم کے سبب
کم ہوجاتی ہی درجہ حدت کے ختم ہوجانے کی بعد یہ ورم اور بثورات چند ہی روز مین
برطرف ہوجاتے ہیں اور مرض مزمن ہوجاتا ہے جس سے آنکھہ کے غشاے بلغمیہ سفید
درخشان ہوجاتی ہے غدودین معدوم ہوجاتی ہیں اور پلک کے نیچے کی اصلی جلد پر مرض
کا نشان باقی رہجاتا ہے جیسا کہ دوسرے جسم کی جلد پر نشانات پائے جاتے ہیں
اس حالت مین پلک منقلب ہوجاتی ہے بال ٹیڑھی ہوکر آنکھہ کے اندر چلے جاتے ہین
جس سے شعر منقلب کا مرض پیدا ہوجاتا ہے اور ان بالون کی حرکت اور رگڑ کہانے سے
قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے چندان کہ اذیت کی زیادتی اور قرنیہ کی کثرت سفیدی
سے بصارت باطل ہوجاتی ہے۔ دوسری قسم غیر اصلی مین اذیت اور علامات
خفیف ہوا کرتی ہین اس قسم کا مرض مدت دراز تک رہتا ہے کبھی کبھی سوزش کے
واقع ہونے سے مرض ہی آتا ہے صبح کو بیدار ہونے کے بعد پلکون کے بال

چپکے ہوئے ہوتے ہین اس قسم مین بھی گرم وسرد ہوا سے کم و بیش اذیت ہوتی ہے
اور آنکھہ کے چپکنے کی اذیت سے قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے جیساکہ قسم اول مین لکھا
گیا ہے **انجام** یہ مرض نہایت اور برسون رہنے والا ہے اور کچہ عرصہ کے بعد
بثورات سکڑ جاتے ہیں طبقہ صلبیہ سفید لسکدار ہوجاتا ہے زاید ریشہ اور ذرات
کے سکڑ جانے سے پلکین اندر کیطرف کہنچ جاتی ہیں اور علاج کی بے پروائی مین مختلف
قسم کے نقصانات پیدا ہوجاتے ہیں قرنیہ کے زخمی ہونے سے جالا اور پہولا پیدا
ہوجاتا ہے کبھی خراش وورم کی زیادتی سے قرنیہ باہر نکل آتا ہے **علاج**
مریض کو زود ہضم ہلکی غذا دین تازہ اور صاف ہوا مین ہوا خوری کرین دہوپ مین
نہ پہرین مقوی ادویات کہانیکو دین بثورات کے دور کرنے مین پپوٹونکو اولٹ کر استمینز
ملاوین تاکہ آنکہو لکا ڈہیلا پوشیدہ ہوجاوے بعدزان ۲ گرین نائیٹریٹ اف سلور کو
ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے پلک کے اندر موئین قلم سے بثورات پر طلا کرین
اور نصف منٹ کے گذر جانے پر سرد پانی سے دہوئین یا نیلا تہوتہا کو قلم کے موافق
بناکر اسطرح لگاوین کہ قلم کا صاف سر اغشائے بلغمیہ مقلہ پر نہ پہونچے بعدزان آنکہہ کو
سرد پانی سے دہووین اور بوقت خواب نیلا تہوتہہ کا عرق بقدر ایک قطرہ آنکہہ مین
ڈالین یعنے ۲ گرین نیلا تہوتہہ کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے استعمال مین
لاوین چونکہ نیلا تہوتہہ کے استعمال سے درد زیادہ ہوتا ہے اور کچہ عرصہ تک
مریض تکلیف مین رہتا ہے اسلئے رفع درد کے واسطے کیالومل کو استعمال کرنا فایدہ
مین سریع الاثر ہے اور وہ اسطرح پر ہے کہ نیلا تہوتہہ کی استعمال کے چار پانچ لمحہ بعد مقام
ماؤف پر قدرے قلیل کیالومل چہڑک دیا جاوے اس سے فوراً درد جاتا رہتا ہے اور
پانچ چہہ روز مین بلا تکلیف آرام ہوجاتا ہے واضح ہو کہ ورد ہینج مین خصوصاً اطفال
کے لئے نائیٹر سلور سلوشن کے بجائے اگر سلوشن سلور آیوڈائیڈ کو استعمال کیا جائے
تو فایدہ مین عظیم النفع ہے کیونکہ یہ اوسکی نسبت کمزور ہے اس سے آنکہہ کو اذیت کم
پہونچتی ہے اور مواد موجودہ کی تحلیل ہوجانے سے ورم کم ہوجاتا ہے جس سے بہت جلد

صحت حاصل ہوجاتی ہے **نسخہ** کاسٹک لفترہ ۲ گرین ایوڈائیڈاف پوٹاس ایک گرین
دونون کو ایک اونس عرق گلاب مین کچہ عرصہ تک رکہدین تاکہ آیوڈائیڈ سلوبر پیدا ہوجائے
بعدزان صبح وشام دودو قطرات آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** پہٹکڑی بریان
مسحوق کو بذریعہ موئین قلم یا پنبہ دہنی ہوئی کے ہمراہ غشائے بلغمیہ پر لگائین اور نصف
منٹ کے بعد آب سرد سے آنکہونکو دہووین لیکن ورم کی زیادتی مین پہلے ورم چشم
کا علاج کرین جو رمد کی ذیل مین لکہا گیا ہے اور اسکے سوا کوئی دوسری دوا ہرگز
استعمال نکرین اور رفع ورم کے بعد خاص مرض کا علاج کرین اور یہ مرکب فایدہ
مین کثیر النفع ہے **نسخہ** افیون کہنہ سفیدہ سنگ بصری تخم سرس شورہ قلمی ہر ایک
۱ ماشہ پہٹکڑی بریان نبات کوزہ ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے لیموکی رس مین برابر دو روز
تک کہرل کرین بعدزان شیاف بناکر خشک کرین بوقت ضرورت پانی مین گہسکر پلک
کو اولٹ کر روہون پر لگادین اس سے ضعف بصر اور شبکوری کو نیز فایدہ ہوتا ہے
جنمین بذریعہ سلائی استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب**
جسکے استعمال سے وردینج اطفال کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** افیون
کہنہ سفیدہ رسوت زرد چوب مامیران چینی ہر ایک ۱ ماشہ پہٹکڑی بریان ۴ ماشہ سب کو
باریک کرکے عرق گلاب مین کہرل کرین اور بوقت ضرورت پپوٹون کو اولٹ کر روہون
پر لگادین نیز آنکہہ کے دور پر لیپ کرین **دیگر مجرب** جس سے ابتدائی
رمد کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** انزروت مدبر صمغ عربی نشاستہ چشخام مدبر
نبات کوزہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور حسب موقع پلک کو اولٹ
کر روہون پر لگاوین **دیگر مجرب** پوریٹ سا سٹرہ ۸ گرین ٹانک اسڈ آیوڈو
فارم ہر ایک ۱۰ گرین سب کو باریک کرکے بوقت ضرورت پپوٹون کو اولٹ کر
چہڑک دین اس سے دو تین روز مین رمد بالکل کم ہوجاتے ہین ڈاکٹر جمیس ایل
ہاشیر صاحب کا خاص تجربہ ہے کہ پپوٹون کو اولٹ کر تیزاب سہاگہ کا سفوف
چہڑکدین اس سے برابر دس لمحہ تک جلن اور درد کے ہونیسے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے

اور ہفتہ مین صرف دو تین دفعہ کی استعمال سے رہ ہی بالکل رفع ہو جاتی ہین نیز آنکھ کو
اندر گلیسرین یا شیر دختر بار بار ٹپکاوین اور دفع عفونت عرقیات مین گدی کپڑی بھگا کر
آنکھ پر رکھین اس سے آنکھ خشک ہو جاتی ہے **دیگر مجرب** ایک رطل سرد
پانی مین ۳۲ رتیان (سنج) کا سفوف برابر ۲۴ گھنٹہ تک بھگو رکھین بعد ازان ایک رطل
گرم پانی شامل کرکے کچھ دیر کے بعد صاف کرین اور بحفاظت تمام بوتل مین بھر کر
رکھ دین اور حسب موقع پلک کو اولٹکر چند بار روزانہ ہر دو ان کو دھووین چندان
کہ سوزش کیے پیدا ہونے سے پلک پھول جائے اس سے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے
اور تین روز کے بعد پلک مین سپید پپڑی کے پڑجانے سے دس پندرہ روز مین بالکل آرام
ہو جاتا ہے ڈاکٹر وینی صاحب کا خاص تجربہ ہے کہ جب درد پیچ کی صورت مین وریدین
خون سے پر اور پیچیدہ پائی جاوین تو آنکھون کو گرم پانی سے بار بار دھووین بعد ازان
صاف کرکے یہ مرکب آنکھ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے اس سے مرض ناخنہ
کو بھی فایدہ ہوتا ہے مگر درد کی شدت اور چکاچوند کی صورت مین چندان مفید نہین
نسخہ اکسٹراکٹ آف آرگٹ اگرین گلیسرین ایک ڈرام عرق گلاب ایک
آونس سب کو ملاکر دن مین چند دفعہ آنکھ مین ڈالین - ہر حال مین بلاڈونا یا رسوت کو پانی
مین حل کرکے دور چشم پر ضماد کرین مگر رسوت بہتر ہے اگر رسوت پھٹکڑی اور افیون
کو پانی مین حل کرکے ضماد کیا جائے تو مناسب ہے نیز آنکھ پر رفادہ رکھکر باندھ بھی رکھین
تاکہ جھپکنے کی حالت مین قرنیہ کو اذیت نہ پہونچے جب بچہ شیر خوار مرض مین
مبتلا ہو جائے تو علاج بچہ کے علاوہ مرضعہ کی بھی اصلاح غذا وغیرہ تدابیر عمل مین
لاوین اگر مذکورہ بالا تدابیر سے نیز نسخہ جات سے صورت آرام کی نمایان نہو تو پپوٹون
کو اولٹ کر دو گرین کی طاقت والی کوکین سلوشن کے دو تین قطرات آنکھ مین ٹپکاوین
تین چار منٹ کے بعد ½ یا ¼ طاقت کے کرد ز سبلی منٹ سلوشن کے دو تین قطرات
روزانہ آنکھ مین ٹپکاوین اگر اس سے بھی صورت آرام کی نمایان نہو تو سعیون کو
نشتر سے شگاف دین اور مقراض سے کاٹدین اور مریض کی طبیعت کو بحال

رکھین حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھین اور وقتاً فوقتاً جو علامات ظہور مین آوین اونکی اصلاح حسب مناسب کرین خصوصاً ورم قرنیہ جو اس مرض میں ضرور ہوجایا کرتا ہے حسب موقع علاج کرین جسکا بیان عنقریب کیا جاوے گا -

فصل سوم ظفرہ (ٹریجیم) ناخنہ کے نام سے بھی مشہور ہے - ٹریجیم اوس ٹھیرا کو کہتے ہیں جو سپر خفاش کے مشابہ ہوتا ہے حقیقت مین یہ غشائے بلغمیہ چشم اور اوسکی غشاے خانہ دار کا مرض ہے جو غشائے بلغمیہ کے نیچے ہوتا ہے یعنی ان دونون پردہ مین ایک خاص قسم کا لحمی دخونی غلظت مثلث شکل پتلا چڑا یا بچہ کے موافق پیدا ہوتا ہے جسکا سر اور زاویہ قرنیہ کیطرف نامعلوم طور پر ٹرہتا جاتا ہے اور بینائی آنکھہ کی اندر کیطرف پائی جاتی ہے بعض اوقات ہولے سخت گوشت کی مانند ہوجاتا ہے **اسباب** سن نمو مین کمتر دیکھا جاتا ہے اور سن نمو کے بعد زیادہ عارض ہوتا ہے اسکی پیدایش بلاد حارہ میں بکثرت ہوتی ہے اوٹھ سیر بڈہی اور ضعیف آدمی بہی مستعد اس مرض کے ہوا کرتے ہیں - جوان اور قوی القوی آدمی بہت کم - آشوب چشم مزمن سی بہی ہوجاتا ہے **علامات** آنکھہ کے اندرونے کونہ سے سرخ غلیظ الجرم ریشہ دار موٹا اور دبیز بصورت مثلث غشائی بلغمیہ چشم پر پیدا ہوجاتا ہے اور قرنیہ کی طرف بڑہتا جاتا ہے جبتک یہ غلظت ملتحمہ پر رہتی ہے اور قرنیہ تک نہیں پہونچتی بصارت مین کسی قسم کا فتور پیدا نہین ہوتا اسمین عروق کثیرہ مشاہدہ کئے جاسکتے ہیں جب قرنیہ پر پہونچ جاتا ہی تو اوسپر غشای سعید کیطرح پہیل جاتا ہے اور جبتک ثقبہ کے مقابل نہ ہوجاوے بصارت مین کسی قسم کا تغیر نہین آتا ثقبہ کے مقابل ہونے پر بصارت زایل ہوجاتی ہے بعض مین بہت عرصہ مین آہستہ آہستہ ترقی پکڑتا ہے اور جسقدر قرنیہ پر قابض ہوتا ہے ادسی کے موافق بینائی مین فرق پڑجاتا ہے کبھی قرنیہ پر پہیل جانے کے بعد مستحکم ہوجاتا ہے جسمین سرخی اور خطوط سرخ رگ کیطرح دکہائی دیتی ہیں کبھی ایک آنکھہ مین کبھی دونون آنکھہ مین ہوتا ہے اکثر موق اکبر سے شروع ہوتا ہے کبھی موق

اصغر سے کبھی ہر ایک جانب سے شروع ہوتا ہے شاذ ونادر فوق اور تحت سے بھی ابتدا کرتا ہے
مگر اس مین نہایت رقیق اور محدود البحدود ہوتا ہے جس سے بصارت مین کسی قسم کا فتور
واقع نہین ہوتا کاٹنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے اور برسون رہتا ہے —
علاج ابتدا اور قریب العہد مین نیز خفیف ورقیق حالت مین مقام ہاقین سی فصد
لین امتلا کی صورت مین مسہل دین رفع قبض کے لئے ادویہ ملینہ کے استعمال سے قبض
کشائی کرین اور یہ انجن تیار کر کے آنکھہ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے —
نسخہ کف دریا نمک لاہوری نوشادر پہٹکری بریان شورہ قلمی ہر ایک ۲ تولہ
نیلا تہوتہہ بریان ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے مثل سرمہ استعمال کرین **دیگر کحل**
مجرب نوشادر اقلیمیا ذہب پہٹکری بریان ہر ایک ۲ ماشہ شورہ قلمی یکتولہ تخم سرس
فلفل گرد ۱۲ عدد نیلا تہوتہہ ۲ سرخ سب کو باریک کر کے بذریعہ سلائی استعمال مین
لاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** جس سے ظلمت بصر کو نیز فائدہ ہوتا ہے
نسخہ نبات چہتہ پہٹکری چاکسو مدبر مقشر سنگ بصری شورہ قلمی ہر ایک یکتولہ تخم سرس
نیلا تہوتہہ بریان کف دریا سرمہ سفید مغز بلیلہ فلفل سفید مامیران چینی توتیائی ہاردی
سنکہہ ہر ایک ۶ ماشہ کونپل نرم ریکا بیٹن کونپل نرم نیم غنچہ چنبیلی ہر ایک ۹ ماشہ سبکو باریک
کر کے مثل سرمہ تیار کرین بعد ازان لیمو کی رس مین کہرل کر کے شیاف بنا دین اور بوقت
ضرورت پانی مین گہس کر بذریعہ سلائی آنکھہ مین ڈالین **دیگر مجرب**
ایک اونس ویسلین مین ۲۰ گرین اوکسائیڈ آف مرکری حل کر کے بذریعہ سلائی آنکھہ مین ڈالین
نیز ۷ گرین کی طاقت والی کاسٹک سلوشن کی استعمال سے فایدہ ہوتا ہے لیکن دیرینہ
ناخنہ مین دستکاری کے سوا کوئی دوا فایدہ مند نہین ہے اور دستکاری دو طریق
پر کیجاتی ہے **طریق اول** جب ظفرہ کا سر قرنیہ کے کنارہ پر پہونچ جاوے تو
اسطور سے دستکاری کرین کہ پہلے آنکھہ کو آلہ مفتاح العین سے کہول کر قایم کرین
بعد ازان باریک موچنہ سی ناخنہ کو پکڑ کر ذرہ اونچا کرین اور اوسکے نیچے سے نیز نشتر
کا سرا آہستہ آہستہ داخل کر کے غشائے ملتحمہ سے جدا کرین پہر بقدر ½ حصہ انچ کے قرنیہ

کے دوسرے فاصلہ پر مقراض کے ساتھہ کاٹ دین تاکہ دوبارہ پیدا نہو دستکاری کے
بعد پانی مین گدی بھگو کر آنکھہ پر رکھنا ضروری ہے اگر قرنیہ سے چہارم حصہ انچ کے
فاصلہ پر کاٹا جاوے تو غشای ملتحمہ چشم مین زخم عریض پیدا ہو جاتا ہے اس صورت
مین غشای ملتحمہ کے دونون سرے ملا کر ریشمی تاگے سے ٹانکا لگا دین تاکہ دونون سرے
ایک دوسرے کے مقابل ہو کر جڑ جاوین اور زخم مندمل ہو جائے مگر اس قسم کی دستکاری
مین ظفرہ کے دوبارہ عود کرنے کا احتمال ہوا کرتا ہے اور طریق ثانی کے عمل مین یہ
قباحت نہیں پائی جاتی **طریق دویم** حسب دستور آنکھہ کو کشادہ کرین اور ناخنہ
کے سر کو موچنہ سے پکڑ کر قرنیہ سے جدا کرکے قرنیہ کے پہلو مین $\frac{1}{8}$ حصہ انچ کے فاصلہ
پر غشائی ملتحمہ کے اندر زخم کرین اور ظفر کا سر زخم مین داخل کرکے سوئی سے ٹانکا لگاوین
تاکہ قرنیہ کی طرف دوبارہ عود نکرے اگر اس صورت مین ترقی بھی پکڑ جاوے تو طبقہ صلبیہ
کے نیچے بڑہے اور پتلی کیطرف نہ جائے

فصل چہارم توثہ (رینگ کہولا) یہ ایک غلیظ الجرم مدور الہیت
ریشہ ہے جسکا رنگ سفید مثل چربی یا موم کی ہوتا ہے غشای ملتحمہ کے مقام ظفرہ
پر قرنیہ کے قریب پیدا ہوتا ہے اگرچہ اس سے بصارت کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا
لیکن بدصورتی کے سبب علاج کیطرف توجہ کیجاتی ہے **علاج** اول مسہل کے ذریعہ
معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کا خیال رکھین بعد ازان جو نسخجات ناخنہ مین درج
کئے گئے ہیں استعمال مین لاوین اگر ان سے فایدہ نہو تو صنارہ سے توثہ کو آہستگی
پکڑ کر جہت کو درمیان مین داخل کرین اور نشتر سے مثل ناخنہ کے کاٹ دین ازان بعد
زیرہ اور نمک خایدہ کا پانی آنکھہ مین ڈالکر بند کرین اور روئی کو زردی بیضہ مین
لت کرکے پشت چشم پر باندہین

فصل پنجم طرفہ (ایکیموسس کنجنکٹوائٹس) ضربہ اور صدمہ
کے واقع ہونے سے عروق شعریہ سے خون نکل کر غشائے ملتحمہ چشم کے نیچے غشائے
خانہ دار مین جمع ہو جاتا ہے اور غشائے ملتحمہ کے ساتھہ ملتصق ہو جاتا ہے الحاصل

یہ ایک سرخ داغ یا سرخ نقطہ ہے جو آنکھہ مین ظاہر ہوتا ہے **اسباب** جب کمزوری کی حالت مین عروق شعریہ کے غشاء بلغمیہ چشم پر سرد ہوا کا صدمہ پہونچتا ہے تو عروق شعریہ کے پہٹ جانیسے خون کا سیلان غشائے ملتحمہ خانہ دار مین ہوتا ہے کبھی چہرہ پر چوٹ کی لگنے سے آنکھہ کو صدمہ پہونچتا ہے جس سے عروق صغار پہٹ جاتے ہین جیسے کھانسی اور سرفہ شدید کی حالت مین بہی عروق پہٹ جاتے ہین تابستان کی گرم ہوا بہی موجب مرض ہے خصوصاً غبار اور سنگریزہ کے اوڑ کر پڑنے سے مرض ہوجاتا ہے **علاج** چندان ضروری نہین ہے چند روز کے بعد آرام دینے سے خون جذب ہوجاتا ہے جس سے سرخ داغ خود بخود زایل ہوجاتا ہے اگر شدید ہو تو صرف سرد پانی مین کپڑا بہگو کر آنکھہ پر رکہیں یا سلفٹ اف زنک یا عرق پہٹکری وغیرہ کوئی مقوی سلوشن آنکھہ کے اوپر لگاوین یا سرکا انگوری کو سادہ پانی مین ملا کر دونو آنکھون پر طلا کرین اگر سرکہ اور عرق گلاب کو مساوی الوزن لیکر اوسکے بخارات آنکھہ کو پہونچائی جاوین تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر گرم اینٹہ پر سرکہ یا شراب تند ڈالکر اوسکے بخارات سر آنکھہ کو رکہا جاوی تاکہ آنسو سائل ہون تو دو تین دفعہ کے عمل سے طرفہ دور ہوجاتا ہے کبھی گرم لوہی کے کوٹتی وقت آنکھہ مین ذرات پڑجاتے ہین اور آنکھہ کی غشائے بلغمیہ پر چسپان ہوجاتے ہین جس سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے پس اس صورت مین ریزہ آہن کو آنکھہ سے فوراً نکالدین ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے - زخم کی خفیف صورت مین صرف مانع عفونت عرقیات سے آنکھہ کو دہو کر اور اوسی مین گدی بہگو کر رکہین اور عصابہ سے باندہین اور زخم کی زیادتی مین ایک دو ٹانکے لگا کر طبقہ صلبیہ کے کنارے باہم ملاوین اور بورک ایسڈ یا کاربالک سلوشن سے آنکھہ کو روزانہ دو تین ۳ دفعہ دہو کر پٹی سے باندہین +

فصل ششم انتفاخ العین (اوڈیما) کتب طبیہ عربیہ مین زیادتی مقدار چشم لکہا ہے فی الحقیقت یہ ورم بارد غشائے بلغمیہ کا ہے جو ہوا سرد کے لگنے سے غشائے خانہ دار چشم کے درمیان پانی بہرجاتا ہے کیونکہ سرد ہوا سے آنکھہ منقبض ہوجاتی ہے

جس سے آنکھ کی رگون پر دباؤ پہونچتا ہے پس اس صورت مین رگون سے پانی تراوش پاکر غشا مین جمع ہوجاتا ہے اور اسمین شراکت سے جفن اور لحم ماق بھی متورم ہوجاتے ہیں **اسباب** ظاہر مین بے معلوم ہے مگر اکثر سن پیری کبھی بلغمی مزاج کے لوگون مین کبھی در حقیقت مین کبھی حدوث رمد سے پہلے کبھی بعد مین یہ مرض ہوجاتا ہے کبھی ضربان العین کی شدت مین تمام غشاے بلغمیہ چشم کے نیچے پانی بھرجاتا ہے کبھی غشائے بلغمیہ کے مختلف مقامات مین پانی جمع ہوجاتا ہے **علامات** آنکھ کے متفرق مقامات مین پانی کے جمع ہوجانے سے مواضع متعدد خصوصًا موق اصغر کے نزدیک انتفاخ پایا جاتا ہے اسصورت مین پلکون کی حرکت اور آنکھ جھپکنے مین اذیت پیدا ہوتی ہے اور مریض خیال کرتا ہے کہ آنکھ مین کوئی غیر جنس چیز پڑگئی ہے اور کھٹک ہی ہے مگر سرخی نہین ہوتی آنکھ کے تمام غشائے بلغمیہ مین پانی جمع ہوجانے سے انتفاخ عام ہوجاتا ہے اور اکثر یہ حالت سن پیری مین ظاہر ہوتی ہے اس صورت مین سوائے اسکے کسی قسم کی اذیت نہیں پائی جاتی کہ پانی کے زیادہ اجتماع سے پلکون کو حرکت دیتے وقت قدرے تکلیف معلوم ہوتی ہے رمد کے پہلے پانی کے جمع ہوجانے سے ظہور انتفاخ کے بعد بہت جلد سرخی ظاہر ہوجاتی ہے رمد کی علامات بھی ظاہر ہوا کرتی ہین اگر ضربان العین قوی کے سبب سے ہو تو درد کی شدت سے بصارت زائل ہوجاتی ہے بلغمی مزاج کے انتفاخ مین اکثر مرض کی شکایت صبح کے وقت ہوتی ہے اور دن کے گرم ہوجانے پر زایل ہوجاتی ہے

علاج جب آنکھ کے متفرق مقامات مین پانی جمع ہوجائے تو اس صورت مین پہلے ادویہ مقویہ رادعہ کو استعمال کرین یعنے ایک اونس گلاب مین ۵ سے ۱۰ گرین تک کاشک نقرہ کو حل کرکے صبح وشام آنکھ مین ڈالین اگر وائنیم پلمبائی بقدر ایک قطرہ صبح وشام آنکھ مین ڈالا جاوے تو از بس فایدہ ہوتا ہے ۲ گرین کی طاقت والی زنک سلوشن سے بھی فایدہ ہوتا ہے کوکنار کے پانی کی تکمید بھی فایدہ مین عظیم النفع ہے اگر ان تدابیر سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو سوزن کے سرے سے یا مقراض کے سرے سے جو خاص اسی کام کے لئے موضوع ہے اجتماع آب کے محل پر سوراخ کرکے پانی کو خارج کرین

بڑھتا ہے اور بلغمی مزاج کے انتفاخ میں ادویہ مقویہ آنکھ میں ڈالیں نیز سلفیٹ آف زنک سلوشن کو آنکھ میں استعمال کریں اور اسی سے آنکھ کو دھو دیں۔ **دیگر مجرب** نیلاتھوتھہ ۲ گرین پانی ایک اونس دونوں کو ملا کر آنکھ میں ڈالیں **دیگر مجرب** ۲ گرین شب یمانی کو ایک اونس عرق گلاب میں حل کر کے آنکھ میں استعمال کریں۔ نیز اسی سے آنکھ کو دھوویں ٹنکچر اسٹیل اور جوہر کچلہ وغیرہ ادویہ مقویہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں امتلا کی صورت میں خفیف مسہل دیں اور قبض کی شکایت میں یہ مرکب تیار کر کے دیں فائدہ میں نہایت ہی سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفیٹ آف کونین ۱۲ گرین ٹنکچر اسٹیل ۲ ڈرام ٹنکچر نوکس وامسی ایک ڈرام لیوبیولی ۶ ڈرام سلفیٹ اف مگنیشیا ایک اونس غیسا ندہ لیوبیولی ۷ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس ۳ گھنٹہ غذا کے بعد بوقت صبح استعمال کریں قبض کے نہونے میں مگنیشیا کا شامل کرنا مناسب نہیں ہے ٹانک سرپ کا استعمال زیادہ تر مفید ہے اگر بلغمی مزاج میں صبح کے وقت نفخ کی شکایت پائی جائے اور نصف النہار میں زایل ہو جائے تو یہ صورت علاج کی محتاج نہیں ہے اگر شقیقہ یا عصابہ کے باعث ہو تو اصل مرض کا علاج کریں بعد میں عارضی شکایت خود بخود رفع ہو جاتی ہے اگر زوال آفتاب کی بعد اصل مرض میں تخفیف معلوم ہو تو نائیٹریٹ سلور سلوشن یا سلفیٹ آف زنک سلوشن یا عرق شب یمانی آنکھ میں ڈالیں اگر رمد کے شروع ہونے سے پہلے پیدا ہو تو حسب مناسب علاج رمد کریں اگر ضربان العین کی اخیر میں پیدا ہو تو مثل ضربان العین کی علاج کریں یعنی علقیہ کوشش کریں تا کہ اوسکے بعد آنکھ میں تمدد نہ پایا جائے کیونکہ تمدد کی موجودگی میں شکایت مذکور رفع نہیں ہو سکتی۔

فصل ہفتم انتفاخ ملتحمہ (امفی سیما) جب غشای بلغمیہ کے زیرین غشائے خانہ دار میں ہوا بھر جاتی ہے تو اس قسم کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے **اسباب** جب ضربہ کے سبب عظم الانف شکستہ ہو جاتی ہے تو غشائی بلغمیہ چشم کے نیچے غشائے خانہ دار تک جدید رستہ پیدا ہو جاتا ہے بصورتیں

آنکھہ کی جھپکتے وقت جدید رستہ سی ہوا غشای خانہ دار تک چلی جاتی ہے جس سی موق
اکبر کے قریب انتفاخ محسوس ہوتا ہے ہوا کے زیادہ داخل ہونے سے آنکھہ پلک
وغیرہ گرد و نواح مین نفخ کی شکایت پائی جاتی ہے **علامات** غشای بلغمیہ پھولا ہوا
معلوم ہوتا ہے دبانے سے دب جاتا ہے چھوڑ دینے سے پھر عود کر آتا ہے سرخی بالکل
نہین ہوتی اگر آنکھہ کے تمام غشا مین ہوا جمع ہو جائے تو دبانے اور تحریک سے
کسیقدر آواز مسموع ہوتی ہے جیساکہ نفخ الریہ مین ہوا کرتا ہے **علاج** جبتک
جدید رستہ کو بند نہ کیا جائے مریض کو عطسہ سے باز رکھین اور غشائے بلغمیہ مین سوزن
سی سوراخ کرکے ہوا کو خارج کرین **مقالہ سوئم امراض قرینہ (ڈزیزاف دی
کارنیا)** مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

فصل اول ورم قرینہ (کری ٹائی ٹس) اسکو انگریزی زبان مین
انفلامیشن اف دی کارنیا کہتے ہین اس قسم کا ورم ابتدائً بلاواسطہ قرینہ مین پیدا
ہوجاتا ہے کبھی دوسرے طبقات واغشیہ چشم کی اورام سی پیدا ہوتا ہے اور غشائے
بلغمیہ چشم کے ورم سے زیادہ تر ہوا کرتا ہے اس صورت مین رمد کی پیدا ہونے سے صرف
قرینہ کا پہلا طبقہ جو مماس ہوا ہے اور جسپر غشائے بلغمیہ کا نہایت لطیف پردہ واقع
ہے مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے جاننا چاہئے کہ غشائے بلغمیہ چشم کے دو طبقات
ہیں ایک غلیظ الجرم اور دوسرا رقیق الجرم ہے سب سی بالائی پردہ نہایت
ہی رقیق ہوتا ہے اور اسی مین اس غشا کے کیسے بکثرت پائے جاتے ہیں اور رمد
کے بغیر اگر کوی دوسرا سبب ہو تو قرینہ کے جملہ طبقات مین ورم پیدا ہوجاتا ہے
غشای بلغمیہ کا ورم خواہ کسی قسم کا ہو جب علاج کی تغافلی یا رمد کی صورت مین
قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی سے مدت دراز ہوجائے تو قرینہ مین بھی ورم
پیدا ہوجاتا ہے خصوصًا رمد خنازیری اور خاندانی آتشک کی استعداد سے زیادہ
تر ہوتا ہے کبھی خراب غذا کے استعمال یا غذا کی بے اعتدالی سی بھی ہوجاتا ہے
عام ضعف کثرت محنت اور ضرب شدید کے واقع ہونے سے بھی ہوجاتا ہے

علامات درد کی صورت میں مریض خیال کرتا ہے کہ آنکھ میں کوئی غیر جنس شے پڑ گئی ہے چبک اور ٹرک کے ہمیشہ پائے جانے سے آنسو بکثرت جاری رہتے ہیں روشنی اور ضیائی آفتاب کی دیکھنے سے مریض گھبراتا ہے قرنیہ کے دھندلا ہو جانے سے بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے عموماً دونوں آنکھیں مبتلائی مرض ہو جاتی ہیں جب آنکھ کو کھول کر دیکھا جائے تو بادی النظر میں قرنیہ کے دور پر ایک سرخ حلقہ نظر آتا ہے جو غشائی بلغمیہ کی جانب سے شروع ہو کر قرنیہ تک پہونچتا ہے اور یہ سرخ حلقہ قرنیہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے قرنیہ اور حلقہ کے درمیان ملتحمہ کی کوئی سفیدی فاصل نہیں ہوتی۔ ورم قرنیہ کے برخلاف جو اورام طبقات اور اندرونی اغشیہ چشم سے پیدا ہو کیونکہ اس صورت میں قرنیہ اور سرخ حلقہ کے درمیان ملتحمہ کی سفیدی فاصل ہوا کرتی ہے اگر آنکھ کو غور سے دیکھا جائے تو ابتدائے مرض میں قرنیہ پر مثل دخان کی کدورت معلوم ہوتی ہے بصارت دھندلی ہو جاتی ہے اگر خوردبین کی ذریعہ سے دیکھا جائے تو قرنیہ کے گرد مقام کدورت اور سرخ حلقہ پر عروق شعریہ کے مشابہ باریک باریک رگین دکھلائی دیتی ہیں اور شبکہ عروقی کی صورت.... نظر آتی ہے **انجام** اگر صرف قرنیہ کے بالائی طبقہ پر ورم پایا جائے تو مدکی رفع ہو جانے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے اور جملہ طبقات میں ورم شدید کے ہو جانے سے قرنیہ کے جرم پر خون کی لزوجت دار مادہ کا گرنا ممکن ہے جس سے قرنیہ پر سفیدی کے پیدا ہو جانے سے بصارت میں فتور پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر یہ حالت چیچک کے بعد مشاہدہ میں آیا کرتی ہے اور یہ بھی ممکن الوقوع ہے کہ خون کے لزوجت دار مواد سے طبقات قرنیہ کے درمیان ریم پیدا ہو جاتی ہے اور دمل کی صورت نمایاں ہوتی ہے اس حالت میں قرنیہ کی صورت سنگ سلیمانی کے ہم مشابہ ہو جاتی ہے اور کدورت میں سفید سفید خطوط نظر آتے ہیں اگر قرنیہ کے آخری طبقہ میں جو مقلہ کے اندرونی طرف ہے ریم پیدا ہو جائے تو قرنیہ اور عنبیہ کے درمیانی فاصلہ میں ترشح ہو کر رطوبت بیضیہ کے خاص مقام

استقامت پکڑلیتی ہے کبھی روشنی مین مقلہ کو داہین بایئن حرکت کے دینے سے خاص قرینہ
مین چہوٹے چہوٹے زخم نقاط کو جاک کی صورت پر ظاہر ہوجاتی ہین اور زخم کا مقام الماس
کے چہوٹے نگینہ کی مانند چمکتا ہے نیز نگینہ الماس کی طرح مرتفع ہوتا ہے نہ زخم کی مانند
غایر پایا جاتا ہے کبھی قرینہ مین ایک بڑا زخم ہوتا ہے کبھی قرینہ کے کنارہ پر صرف ایک دو
کوجاک زخم ہوتے ہین جیسا کہ خنازیری استعداد سے ورم پیدا ہونے کے وقت اس
قسم کے زخم پیدا ہوجاتے ہین اور باقی قرینہ صاف ہوتا ہے خاندانی آتشک کی
استعداد سے جو زخم پیدا ہوتے ہین تمام قرینہ پر جا بجا پائے جاتے ہین آنکھ متورم دردناک
قرینہ دہبدلا سا معلوم ہوتا ہے نظر بہت جلد خراب ہوجاتی ہے مرض مدت دراز تک
ٹہرا رہتا ہے علاج سب سے اول موجب مرض کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین
آنکھ کو آرام دین اکثر اوقات پٹی باندہی رکہین تاکہ پوٹہ کی رگڑ سے قرینہ محفوظ رہے
اگر رمد یا شعر منقلب اور ورد پنہ کے باعث ہو تو حسب اصول اسکا علاج کرین اصل مرض کے
دور ہونے سے یہ مرض خود بخود دور ہوجاتا ہے حفظان صحت کی پابندی کرین تاکہ صحت
عامہ مین کسی طرح کا فتور واقع نہو سریع الہضم لطیف ہلکی غذا ہمیشہ کہلایا کرین تازہ ہوا مین
رہایش اختیار کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین بخار اور حرارت
کی موجودگی مین مگنیشیا ۲ ڈرام یا فروٹ سلفٹ ۲ ڈرام یا سڈلٹز پوڈر وغیرہ کہاراد ویہ
مسہلہ کو استعمال مین لاوین اگر روشنی کیطرف دیکھنے سے درد زیادہ پائی جائے
تو مسہل ادویہ مین ½ حصہ گرین ٹارٹار ایمٹک شریک کرین مریض کو اندہیرے مین
رکہین تاکہ روشنی کی اذیت سے محفوظ رہے اگر روشنی اور ضیاء آفتاب مین نکلنا
ضروری ہو تو سائبان کی طرح کوئی سبز چیز آنکھ کے سامنے لٹکاوین اور خراش کی صورت
مین جوشاندہ کو کنار کی تجدید کرین اور بلاڈونا لوشن سے آنکھ کو بار بار دہوئین اکسٹراکٹ
بلاڈونا یا ضماد رسوت افیون کو پانی مین حل کرکے دور چشم پر لگا دین دیگر مجرب
افیون ۲ ماشہ پھٹکری بریان ۲ درم دونون کو رسوت کے پانی مین کہرل کرکے شیاف
بناوین اور بوقت ضرورت آب گشنیز مین حل کرکے آنکھون پر ضماد کرین قدرے آنکھون

مین بھی ڈالین اگر مریض طاقتور قوی دموی مزاج ہو تو درد کی صورت مین خاص صدغین
پر چند جونکین لگادین کان کے پیچھے پلستر آبلہ انگیز کی استعمال کرین رفع درد کیلئے
افیون کی استعمال بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ مرض کی حدت مین نائیٹر سلور سلوشن
وغیرہ قابض ادویہ کی استعمال آنکھہ مین ہرگز نہ کرین ورنہ خرابی کے سوا کچھہ فایدہ ظہور
مین نہین آتا اس صورت مین اکسٹراکٹ بلاڈونا کا ضماد آنکھو نپر کرنا اور فیصدی ۴ حصہ والا
کوکین سلوشن کو آنکھہ مین دو تین دفعہ ڈالنا فایدہ مین عظیم النفع ہے اٹروپین سلوشن
کے استعمال سے پتلی کو پھیلائی رکھین ہلکی باریک پٹی کو آنکھہ پر باندھین تاکہ آرام
حاصل ہو دیگر مجرب کوکین ۱۶ گرین بورک ہسڈ ۱۰ گرین عرق گلاب ایک اونس
سب کو ملاکر آنکھہ مین ڈالین اور سوزش کی شدت مین ارومانک اسپرٹ اف ایمونیا
سلفیورک ایتھر شراب وغیرہ محرکات اور مقویات کو مناسب مقدار مین دین مواد کے
اجتماع صورت مین قرنیہ کے اندر نالی داخل کرکے پیپ کو خارج کرین اگر قرنیہ کی تہ مین
پیپ معلوم ہو تو تیز نشتر سے شگاف دیکر خارج کرین اور برابر چند روز تک سلائی
کے ذریعہ شگاف کو کشادہ کرکے زخم کو صاف کردیا کرین اگر آنسو کی کثرت اور چپکا چوند
کی صورت مین یلو اکسائیڈ اف مرکیوری آئنٹمنٹ وغیرہ مرکبات سیماب یا کلیانول کو
آنکھہ مین چھڑک دیا جائی تو رطوبت جذب ہوجاتی ہے اور زخم مزمنہ کے اندمال مین اس
سے بڑھکر کوئی سریع الاثر دوا نہین ہے اگر مزمن ہوجائی تو صدغین پر چند جونکین لگادین
کانون کی پیچھے آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کرین اور قطع آبلہ کے بعد مرہم سیماب کو
کپڑی پر لگاکر پھاہے کے طور پر استعمال کرین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے خصوصًا
خاندانی آتشک کی استعداد مین آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو عشبہ کے نقوع مین یا سرپ
فیری آئیوڈائیڈ مین دین۔ کونین بارک منرال ہسڈ اور مرکبات فولاد۔ چوب چینی
مین سے کوئی ایک جو مناسب ہو کھلادین دیگر مجرب آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
۸ گرین فرایشا ایمونیا سائیٹریٹ ۲ گرین شکر سفید ایک ڈرام پانی ۴ اونس سب کو
ملاکر بقدر ۲ ڈرام دنمین ۲ دفعہ دین مرکبات سیماب کی استعمال سے نیز فایدہ

ہوتا ہے اندک مقدار مین ٹار ٹار..... ایٹنک بار بار کہلانا سوزش کے روکنے مین سریع الاثر ہے مرکبات روغن ماہی کوینن آیوڈائیڈ اف ایرن وغیرہ مقویات کے استعمال سے عام صحت اور طاقت کو قایم رکہین خنازیری مادہ کی ورم مین رمد خنازیری کی موافق علاج کرین آب ہوا کی تبدیل خصوصاً بحر محیط کے کنارے پر رکہنا دودہ زردی بیضہ وغیرہ مقویات کہلانا زیادہ تر فایدہ مند ہین **بعض اوقات** فتور صحت کی باعث خنازیری مزاج آدمی کے قرنیہ کی تمام تہہون مین دفعتہً لشکل ہالی سرخی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ واسکولر کرٹیائٹس کی نام سے مشہور ہے حالانکہ ابتدا مین نہ کسی قسم کا خراش ہوتا ہے اور نہ ورم پایا جاتا ہی صفائی چشم کے بتدریج زایل ہوجانے سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے **علاج** مقامی قابضات کی نسبت عام صحت اور موجودہ طاقت کو بحال رکہنا زیادہ تر فایدہ مند ہے امتلا کی صورت مین مسہل دین بعض مین ملینات کا استعمال کرین مرکبات فولاد اور روغن ماہی وغیرہ مقویات کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین دافع سوزش عرقیات مین کپڑی کی گدی بہگو کر برف سے سرد کرین اور متواتر آنکہہ پر لگاوین فایدہ کے عدم ظہور مین عمل کرے لوٹی کرین تاکہ خون کا رجوع قرنیہ کی طرف بند ہوجائے **بعض اوقات** درد پیچ - رمد مزمن وغیرہ آنکہہ کی دیرینہ سرخی مین قرنیہ کی سطح چکیلی اور سرخ ہوجاتی ہے اور پینس کے نام سے مشہور ہے اور یہ سرخی بتدریج قرنیہ کی گہری تہہون مین سرایت کرجاتی ہے اور قرنیہ کے خراب ہوجانے سے بتدریج بصارت مین فتور پڑجاتا ہے **علاج** اندرونی استعمال کے علاوہ مقامی قابضات کو عمل مین لانا فایدہ مین سریع الاثر ہے خصوصاً پیشکری - کاسٹک نقرہ زنگ سلفاس آرگوٹین اور شوگراف لڈ وغیرہ قابضات کی استعمال فایدہ مین عظیم النفع ہے -

فصل دوم دنبل قرنیہ (ابسس افدی کارنیا)

قرنیہ کی تمام سطح یا کسے ایک حصہ مین دنبل پیدا ہوجاتا ہے اور دوسرے حصے ریم سے خالی ہوتے ہین کبہی قرنیہ کی زیرین حصہ مین پیپ کے پڑجانے سے

سنگ سلیمانی کی مانند سفیدی نمایاں ہوتی ہے اس صورت مین قرنیہ کی پچھلی طرف کے پہٹ جانے
سے رطوبت بیضیہ مین پیپ جمع ہوجاتی ہے اور اس حالت کو یونانی زبان مین ہیپاپی اون
کہتے ہین یعنی قرنیہ کی پچھلی طرف پیپ کا جمع ہوجانا **اسباب** کبھی ضربہ و
صدمہ کے باعث قرنیہ مین زخم ہوجاتا ہے جب عمل کے پہلے کوئی بیماری یا کمزوری پائی جائے
تو آنکھ کی دستکاری کے بعد اکثر دنبل ہوجاتا ہے کبھی رمد شدید اور ورم قرنیہ کے
بعد دنبل ہوجاتا ہے بشرطیکہ حدوث ورم سے پیشتر مریض مین کسی قسم کی بیماری یا
کمزوری پائی جاتی **علامات** قرنیہ کے دنبل مین ریم کے مقام پر حباب کی مانند
سفیدی نظر آتی ہے قرنیہ مین کدورت پائی جاتی ہے چند دنون کے بعد سفیدی اور کدورت
روز بروز غلیظ اور سخت ہوجاتی ہے کیونکہ سب سے پہلی خون کا لزوجت دار مادہ دنبل مین
گرتا ہے آخر ریم مین تبدیل ہوجاتا ہے اور حد کمال پر پیپ کے پہونچنے سے سفیدی مذکور مائل
بزردی ہوجاتی ہے پیپ کی زیادتی مین عموماً تمام قرنیہ پر سفیدی پہیل جاتی ہے
اور کمی کی صورت مین قرنیہ کے کسی ایک حصہ مین نظر آتی ہے نیز آنکھ مین درد اور گرمی
معلوم ہوتی ہے آنکھ اور جفن کے غشائی بلغمیہ و ملتحمہ مین خون جمع ہوجاتا ہے روشنی
سے مریض ایذا پاتا ہے آنسو بکثرت آتی ہین **انجام** کبھی ریم کی موجودگی مین باہر کی طرف
سے قرنیہ نرم ہوکر منفجر ہوجاتا ہے اور پیپ کے ہمراہ قرنیہ کے خود نکلنے سے آنکھ
بیٹھ جاتی ہے جب قرنیہ کے کسی ایک حصہ مین پیپ کے پیدا ہونے سے دنبل ظاہر
کی طرف پہٹ جاتا ہے تو صحت تامہ کے بعد بہی محل زخم پر سفیدی باقی رہجاتی ہے
کبھی باقاعدہ علاج کے کرنے یا خود بخود ریم موجودہ جذب ہوجاتی ہے اور کسی قسم کا نشان
پایا نہین جاتا بعض اوقات خنازیری مزاج کے بیمارین ادنے سبب سے قرنیہ کے کنارہ
پر چہوٹی چہوٹی شفاف پہنسیان پانی سے بہری ہوئین پیدا ہوجاتی ہین اور پہوٹنے کے
بعد زخم ہوجاتے ہین چپکا چہوٹ کے ہوجانے سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے۔
علاج سب سے پہلے اذیت اور درد چشم کو رفع کرین اور یہ امر جوشاندہ کوکنا ر
کی تکمید سے حاصل ہوسکتا ہے دیگر بلاڈونا یا رسوت کو آب گرم مین حل کرکے آنکہین

کپڑا ترکرین اور آنکھہ پر تکمید کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے اور وقفہ کی حالت مین بلاڈونا
یا رسوت کی پانی مین کپڑا ترکرکے آنکھون پر رکھین یا بلاڈونا کا ضماد دور چشم پر کرین -
دیگر مجرب رسوت ۶ ماشہ افیون ۳ ماشہ صمغ عربی ۴ ماشہ سب کو پانی مین حل کرکے
دور چشم پر ضماد کرین یا اٹروپیا کو پانی مین حل کرکے آنکھہ مین ڈالین بعد ازان رفادہ
مدور کو آنکھہ پر رکھہ کر پٹی سے باندھین اور اس علاج کو برابر چند روز تک جاری رکھین
اور دیکھتے رہین کہ ریم جذب ہوتی ہے یا نہین اگر ریم جذب ہوجائے تو ھو المراد ورنہ
صدغین پر آبلہ انگیز پلپستر لگادین بلاڈونا اور مرہم سیماب یا لمناصفہ لیکر دور چشم
پر نیز بہؤون کے اوپر لگاکر خوب مالش کرین اگر اس تدبیر سے ریم جذب نہو تو قرینہ
کے پہٹ جانے کا احتمال ہوسکتا ہے پس ایسے نازک موقع پر عاقل کو چاہئے
کہ باریک نشتر سے شگاف دیکر ریم کو نکال دے اور اس دستکاری کو مینے اپنی کتاب
معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا ہے اوسکے مطابق عمل کرین اور دستکاری
کے بعد دور چشم پر بلاڈونا کا ضماد کرین تاکہ ثقبہ عنبیہ کے وسیع ہوجانے سے قرینہ
کے ساتھہ اتصال ہونے کا احتمال رفع ہوجائے اور نہ قرینہ کے زخم مین عنبیہ داخل ہو
جب درد شدید اور تمدد کی زیادتی سے اس بات کا احتمال ہو کہ ورم باطن کے دباؤ
اور اوسکی مدافعت سے قرینہ باہر کیطرف نکل پڑے گا تو اس صورت مین نشتر سے
شگاف دینا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اس سے رطوبت بیضیہ خارج ہوجاتی ہے پس
آنکھہ کی خالی اور نرم ہونے سے اذیت رفع ہوجاتی ہے کبھی دوسری تیسری روز متواتر
نشتر لگانے کی حاجت پڑتی ہے اس عمل کو لاطن زبان مین پاراسنٹسس
کہتے ہیں یعنی سوراخ جدید پیدا کرنا پس اس قسم کے مریض کو فصد وغیرہ مستفرغات
سے ضعیف نکرین بلکہ آرام زیادہ دین اوسصات کو افیون کہلاوین شیر مادہ گاؤ
زردی بیضہ مرغ لحوم پرندگان اور روغن ماہی وغیرہ مقوی جید الغذا کے استعمال سے
مریض کی طاقت کو بحال رکھین کونین یا رکت وغیرہ ادویہ مقویہ دین -

فصل سویم قرحہ قرنیہ (السر آفذی کاربنا)

مختلف صورتون مین قرنیہ کا زخم پیدا ہوتا ہے کبھی بالائی سطح پر کبھی گہرا اور عمیق ہوتا ہے کبھی قرنیہ کے مختلف حصص مین نقاط خرد کی شکل بثورات ظاہر ہوجاتے ہین کبھی زخم بڑا اور وسیع خاص قرنیہ مین پایا جاتا ہے جس سے عنبیہ باہر نکل آتا ہے اور مورسرج کے نام سے پکارا جاتا ہے کبھی پچھلی طرف مین عنبیہ کے ساتھہ قرنیہ چپٹ جاتا ہے وباؤ کے پہونچنے سے قرنیہ کو ایذا ہوا کرتی ہے لقبہ علنبیہ ٹھہرا ہوجاتا ہے بعض اوقات صرف ایک زخم بعض مرتبہ دانہ لستیج کے مشابہ متعدد زخم قرنیہ کے چوگرد پائے جاتے ہیں بعض دفعہ بہت چھوٹے بعض حالت میں مہیب اور خطرناک ہوتے ہیں دونون آنکھین ایک ہی حالت میں یا یکے بعد دیگرے ماؤف ہوجاتی ہیں جوانی اور بڑہاپے کی نسبت یہ مرض بچپن مین زیادہ پیدا ہوتا ہے **اسباب** اکثر رمد شدید اور رمد مدی کے بعد پیدا ہوتا ہے کبھی ورم یا دمل قرنیہ کے بعد ظہور مین آتا ہے کبھی ضربہ وصدمہ ناگہانی۔شعر زائد۔شعر منقلب اور مادہ آتشک کی موجودگی سے ہوتا ہے کبھی خود بخود زخم پیدا ہوجاتا ہے مگر یہ حالت اون لوگون میں پائی جاتی ہے جو سابقہ امراض کی باعث نہایت نحیف البدن اور کمزور ہون خصوصًا خنازیری مزاج کے مستعد اشخاص زیادہ تر مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں اوجاع مفاصل کی مریض بہی اسمین زیادہ مبتلا ہوتے ہین پپوٹون کی خراش سے بہی یہ مرض ہوجاتا ہے زیادہ تنگ دست اور غریب لوگ مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں کبھی ضعیف کمزور ناتوان آدمیون مین موتیابند کی دستکاری کی بعد خاص قرنیہ پر سوزش کی شکایت کے ہوجانے سے آنکھہ کے نیست ونابود ہونیکا احتمال ہوا کرتا ہے **علامات** شروع مرض میں خراش کی پیدا ہونے سے قدری سرخی ہوجاتی ہے چندروز کے بعد ایک دانہ نمودار ہوکر پہٹ جاتا ہے جسکی سطح اوبہری ہوئی زردی مائل چارو نطرف مین وریدی حلقہ نمایان ہوتا ہے اس صورت میں آنکھہ نہایت سرخ ہوجاتی ہے آنکھہ مین ہمیشہ ریت کے پڑجانے کی سی رگڑ کم چبہک پائی جاتی ہے درد اور اذیت رہتی ہے مریض کو روشنی سے زیادہ

نفرت ہوتی ہے چکاچوند کی زیادتی سے مریض اندہیری کوٹہری اور تاریک کمرہ مین
آنکہہ بند کرکے پڑا رہتا ہے چلتے پہرتے وقت منہ پر کپڑا ڈال کر آنکہہ بند کئے ہوئے
کسی چیز کے سہارے سے چلتا ہے حتی الوسع آنکہہ کو نہیں کہولتا اگر زور سے کہولی جائے
تو آنسو بکثرت خارج ہوتی ہین بلکہ آنکہہ سے ہمیشہ آنسو جاری رہتی ہین مقام زخم پر
قدرے کدورت دخان کی سی دکہائی دیتی ہے دہندلاپن زیادہ ہو جاتا ہے جس سے
بصارت مین فرق پڑجاتا ہے باقی قرینہ صاف اور شفاف ہوتا ہے مگر جب ضعیف القوی
آدمی کی آنکہہ مین زخم کے بغیر ورم ہو جاتا ہے تو قرینہ پر کسی قسم کی سفیدی اور کدورت
نہین پائی جاتی لیکن جب بعض کی آنکہہ کا ملاحظہ کیا جائے اور مقلہ کو حرکت دیجائے تو ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے نشتر کی نوک سے بعض اجزای قرینہ کو قطع کرکے اوٹہا
لیا ہے جس سے قرینہ قدرے اوبہرا ہوا معلوم ہوتا ہے ملتحمہ اور غشائے بلغمیہ چشم پر قدرے
سرخی ہوجاتی ہے دہوپ مین زیادہ دیر تک پہرنے یا ضیائے آفتاب کی طرف نظر کرنے
سے سرخی زیادہ قوی ہوجاتی ہے کبہی ناخن وغیرہ کہردری شئے کے لگنے سے قرینہ چہلا
جاتا ہے جس سے مقام ماؤف زیادہ تر سرخ اور چمکدار نظر آتا ہے درد اور رگڑ کی زیادتی
سے پانی بکثرت جاری ہوجاتا ہے اور روشنی کی برداشت بالکل نہین رہتی **انجام**
چار طرح پر ہوتا ہے **اول** علاج باقاعدہ کرنے سے ممکن ہے کہ صحت ہوجائے اور مرض
کا اثر بالکل نہ پایا جائے خصوصًا وہ زخم جو قرینہ کے بالائی طبقہ پر پایا جاتا ہے اور گہرا نہین
ہوتا **دویم** قرینہ کی ورم عظیم اور دنبل کی پہٹ جانے سے گہرا زخم ہوجاتا ہے جس سے
اندرونی رطوبات کے خارج ہوجانے سے آنکہہ کے بیٹھ جانے کا احتمال غالب پایا جاتا ہے
اندمال کی صورت مین قرینہ دہندلا بادل کا سا معلوم ہوتا ہے زخم غیر شفاف بے قاعدہ
برابر مدت تک ایک حالت پر رہتا ہے اکثر زخم کے مقام پر سفیدی بیٹھ جاتی ہے چکیلاپن
کی کیفیت آنکہہ کے ڈہیلا سے زایل ہوجاتی ہے کرہ چشم کے اندرونی دباؤ سے قرینہ باہر کو
ابہر آتا ہے اور مردار ہوجانے کی صورت مین چہچہرا سا معلوم ہوتا ہے بصارت مین کم و بیش
فرق پڑجاتا ہے **سویم** تمام علاج اور حصول صحت کے بعد اکثر سبل (ریشش) پیدا ہوجاتا ہے

اور یہ ایک غشا کا نام ہے جسکے باعث عروق سرخ سرخ نمایاں ہو جاتے ہیں اس صورت میں
قرنیہ کے جرم اور ساخت میں فساد و نقص پیدا ہو جاتا ہے صفائی اور شفافیت کے
دور ہو جانے سے قرنیہ دھندلا سا معلوم ہوتا ہے **چہارم** قرنیہ کے زخم سے عنبیہ باہر نکل
آتا ہے جس سے سوزش کا عارضہ ہو جاتا ہے **علاج** ابتدا میں عام قواعد سوزش
کی پابندی کریں آنکھ کو آرام و چین میں رکھیں اصل سبب موجب درد کو دریافت کرکے
اسکے ازالہ میں کوشش کریں حاد و شدید حالت میں دمبل قرنیہ کے موافق علاج
کریں مسکن درد دوائیں استعمال میں لاویں وائینم اوپیا اور شیاف افیون کا لیپ
آنکھ پر کریں نیز آنکھ میں ڈالیں **نسخہ** سفیدہ کاشغری ۵ درم صمغ عربی ۵ درم انزروت
مدبر بہ شیر خر افیون کتیرا ہر ایک درم کافور نیم درم سب کو باریک کرکے سفیدی بیضہ میں
حسب دستور شیاف تیار کریں اور حسب موقع استعمال میں لاویں جوشاندہ کو کنار
کی تکمید کریں اگر اکسٹراکٹ بلاڈونا بقدر ۴ گرین کو ۱۰ اونس گرم پانی میں حل کرکے
تکمید کیجاوے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے ایک گرین کی طاقت والا اٹروپیا سلوشن
آنکھ میں ڈالیں بعد میں گرم بورک سلوشن کے اندر رفادہ بھگو کر آنکھ پر رکھیں
اور کٹا پارچہ یا موم جامہ کے ساتھ باندھیں تاکہ تکمید کی تاثیر کے برابر قائم رہنے سے
آنکھ کو آرام رہے اور پپوٹوں کی رگڑ سے محفوظ رہے اس سے چکا چوند کی کیفیت بھی
رفع ہو جاتی ہے ۵ گرین اوکسائڈ آف مرکری کو ایک اونس ویسلین میں ملا کر آنکھ پر
ضماد کریں تاکہ درد میں تسکین ہو مگر کاسٹک سلوشن نمک سلوشن وغیرہ خراش دار
قابض عرقیات اور تیز دوائیں آنکھ میں ہرگز نہ ڈالیں کیونکہ ان سے زیادہ تر ضرر اور
نقصان کا احتمال ہے بعض اوقات حاد حالت میں تکمید کے بجائے ٹھنڈک کا استعمال
کرنا زیادہ تر مفید ہوتا ہے پس اس صورت میں کاربالک سلوشن یا بورک سلوشن مفیدی
دو کو برف سے سرد کریں اور رفادہ بھگو کر بار بار متواتر آنکھ پر رکھیں اور سرخی کی صورت
میں مفیدی دو کے ساتھ پھٹکری بھی شامل کریں **دیگر مجرب** جس
سے زیادہ تر تسکین ہوتی ہے **نسخہ** کوکین ۱۲ گرین بورک ایسڈ ۸ گرین عرق گلاب

ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک قطرہ گھنٹہ گھنٹہ کے بعد آنکھہ مین ڈالین مقلہ کی سخت حالت مین ۲ گرین ایسرین بہی شامل کرین عنبیہ کے متورم ہونے مین ۴ گرین اٹروپیا کا شامل کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ حالت مزمن مین زخم ضعیف کیلئے تیز دوا کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے اس سے بہت جلد زخم مندمل ہوجاتا ہے پس اس صورت مین ۱۰ اسے ۲۰ گرین تک کاسٹک نقرہ کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے موئین قلم سے زخم قرنیہ پر لگائین یا زخم کے خراب کنارہ کو کاسٹک نقرہ کی باریک قلم سے ٹچ کرین بعدازان روغن گنجد سے آنکھہ کو دہوئین اور باندہین **دیگر مجرب**

ایک اونس ویسلین مین ۴ گرین یلواوکسائڈ اف مرکری کو شامل کرکے بوقت خواب آنکھہ مین ڈالین اور چند ایام کے بعد زخم کی مزمن حالت اور دوا کی برداشت ہونے پر اس دوا کی طاقت کو برابر ۲۰ گرین تک حسب برداشت مریض بڑہا سکتے ہین **دیگر مجرب** جس سے عفونت پیدا نہین ہوتی آنکھہ کی طاقت بہی قایم رہتی ہے **نسخہ** ہائڈروکلورایٹ آف کوکین ۲ گرین یا ہائڈ سار جیرای پرکلورائڈ ایک گرین کلورائڈ اف زنک ۴ گرین عرق گلاب ۲ اونس سب کو ملا کر روزانہ دمین تین چار دفعہ آنکھہ مین ڈالین۔ اگر مناسب معلوم ہو تو صدغین پر چند جونکین لگاوین کثرت سے گرم پلستر کا استعمال کرین بلا ڈونا اور رائی کے پلستر سے نیز فایدہ ہوتا ہے سٹین کا عمل بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے مقلہ کی ورم اور سرخی مین اندرونی کونہ یا ناک کے اندر چار پانچ جونکین لگاکر خون کو کم کرین اندمال زخم کیلئے شیاف کندر سفیدہ ارزیر سرمہ سیمابی اور کیا لومل روزانہ ایک دفعہ زخم پر چہڑکین اگر زخم کے گہرا ہو جانے کا احتمال ہو تو آنکھہ پر دہنی ہوی روئی کا رفادہ رکھہ کر عصابہ سے باندہین اگر قرنیہ کے زخم مین عنبیہ آجاوے تو اصل کاسٹک نقرہ کو عنبیہ پر لگاوین تاکہ عنبیہ سمٹ کر اندر کو چلا جائے اور کاسٹک نقرہ لگانے کے بعد اٹروپیا یا رسوت کو پانی مین حل کرکے آنکھہ مین ڈالین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے ثقبہ زیادہ تر وسیع ہوجاتا ہے اور وسعت کے سبب نائیٹریٹ سلور کی تاثیر سے عنبیہ سمٹ جانے کے بعد بسہولت اندر چلا جاتا ہے سرخی

کی دیر پا حالت اور ورم کی موجودگی مین عمل پیرٹومی بہی کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہی کہ طبقہ قرینہ
کا ایک مدور قطعہ قرینہ کے گرد سے کاٹ دین تاکہ قرینہ کیطرف خون کی آمد و رفت کم
ہوجائے اور رطوبات موجودہ تحلیل پاجاوین تقبض کی صورت مین ملینات کا استعمال کرین
یا حلیب سقمونیا یا کیلومل کا جلاب دیکر صرف کونین یا سائیٹریٹ اف ایرن انڈ کونیا
کہلاوین بخار کی صورت مین مبردات اور معرقات کا استعمال کرین قیام صحت موجودہ
اور تندرستی کے واسطے دودہ شوربا گوشت روغن ماہی بیضہ مرغ کونین بارک وغیرہ
اغذیہ ادویہ مقویہ استعمال مین لاوین۔

فصل چہارم ناصور قرینہ (فچولا افدی کارینا) جب آنکھہ مین
غیر جنس پہنچنے سے داخل ہوجانے سے گہرا زخم ہوجاتا ہے تو سوراخ کے ہوجانے سے رطوبات
باطنیہ ہمیشہ جاری رہتی ہیں بعض اوقات جلیدیہ بہی زخمی ہوجاتی ہی **علامات**
سوزش قرینہ کے علاوہ سوراخ کے راہ ہمیشہ رطوبت جاری رہتی ہے جس سے رطوبت بیضیہ
ملیست و نابود ہوجاتی ہے **علاج** اصل سبب جب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ
مین کوشش کرین اگر ضربات العین کی وجہ سے مقلہ سخت اور تنا ہوا معلوم ہو تو
عمل کے ذریعہ مقلہ کو نکال دین غیر جنس کی موجودگی مین اوسکو خارج کرین موتیابند
کی صورت مین رطوبت جلیدیہ کو نکال دین اور اصل سبب کے عدم دریافت مین ناصور
کے کنارون پر موئین قلم کے ذریعہ کاسٹک نقرہ ۲۰ گرین کی طاقت والا لگا دین۔

فصل پنجم سبل القرنیہ (نیبولا) قرینہ کے طبقات مین ورم حاد کے
پیدا ہوجانے کے سے رطوبات کا اجتماع ہوجاتا ہے یا زخم قرینہ کے اندمال سے داغ
باقی رہجاتا ہے جس سے تمام قرینہ کی سطح پر یا اوسکے کسی بعض حصہ مین دہندلا پن
یا جالا سا پیدا ہوجاتا ہے جس سے بصارت مین فتور پڑجاتا ہے **اسباب**
ورم قرینہ یا غشاے ملتحمہ چشم کی ورم کے بعد سفیدی باقی رہجاتی ہے کیونکہ ان
دونون صورتون مین خون کا لزوجیت دار مادہ غشائے ملتحمہ کی بالائی سطح پر گرتا ہے
جس سے غشائے رقیق کی طرح ایک قسم کا جالا پیدا ہوجاتا ہے۔ کبہی سفیدی

لی جگہ پر ایک خفیف سا زخم ہو جاتا ہے اور دموی لزوجت دار مادہ کی گرنے سے
انگور کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور زخم کے اچھا ہو جانے سے وہی لزوجت دار
مادہ غشائی رقیق کی شکل مین باقی رہجاتا ہے شعر منقلب کی خراش سے بہی جالا سا
ہو جاتا ہے رمد حاد کے علاج مین بے اعتدالی کے باعث جالا پڑجاتا ہے چیچک درد
عصابہ - درد شقیقہ درد سر شدید بہی اسکے اسباب مین سے ہے **علامات**
قرنیہ کے اوپر قدری رطوبت مثل دخان یا ضباب کی محسوس ہوتی ہے قرنیہ غیر
شفاف اور گدلا ہو جاتا ہے عدم صفائی قرنیہ کے سبب جملہ چیزین مکدر معلوم
ہوتی ہین خاص حدقہ کے مقام پر پہلی کے پائی جانے سے بینائی مین فتور زیادہ
پیدا ہو جاتا ہے اور سفیدی کے غائر ہونے سے آنکھہ دہندلی ہو جاتی ہے
کبہی جلیدیہ کے غیر شفاف اور شبکیہ کے نجس ہونیسے بینائی بالکل جاتی رہتی
ہے **علاج** اصل سبب موجب خراش کو دور کرین اگر شعر منقلب وغیرہ موجب فساد
معلوم ہوں تو اسکا علاج معقول طور پر کرین اس سے پہلی خود بخود زائل ہو جاتی ہے اگر سوزش
اور رمد کے باعث ہو تو مرکبات سیماب وغیرہ تدابیر عمل مین لاوین لیکن علاج سے
پہلے اس بات پر غور کرین کہ آنکھہ مین کسی قسم کی اذیت تو نہین ہے اور اذیت کی
عدم صورت میں اس قسم کی دوا آنکھہ مین ڈالیں کہ جس سے دوران خون اور عروق
جاذبہ کی تحریک سے ذرات فاسدہ تحلیل ہو جاوین اور اذیت کی صورت مین سب سے
پہلے اذیت کو رفع کرین اور اس صورت مین نئی اذیت پیدا کرین اگرچہ پہلی اذیت سے
اگر نا ظاہر مین موجب نقصان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین سراسر فایدہ پایا جاتا
قرنیہ کے مجاری صغار شعریہ متاذی ہو کر مفتوح ہو جاتے ہیں اور اپنی معمول سے
کام کرلیتے ہیں جس سے مادہ موجودہ خارج ہو جاتا ہے اور انفتاح مجاری کیواسطے
یہی دوائین استعمال کیجاتی ہین **اول** کیا لوئل اور یہ مختلف طریق سے استعمال
کیا جاتا ہے انمین سے ایک یہ ہے کہ قدرے کیا لوئل کو کف دست پر رکہہ کر ہتھیلی کو
آنکھہ کے برابر مقابل پر لیجاوین اور منہ سے پہونک کر آنکھہ کے اندر پہونچا دین دوسرا

کسی نلی مین ڈالکر بطریق نفوخ سفیدی چشم پر پہونچادین تیسرا اوپر کی پلک کو اوٹھا کر موئین قلم کے ساتھہ سفیدی چشم پر لگادین اور آنکھہ کو بند کردین اور کیالومل اسقدر استعمال کرین کہ پوری پوری صحت ہوجائے اگر اس اثنا مین اذیت زیادہ ہوجاسے تو کیالومل کے استعمال کو برابر چندروز تک موقوف کرکے پہر دوبارہ استعمال شروع کرین کیونکہ استعمال کی زیادتی مین احتمال ورم کا ہے **دوئم** اوکسائیڈ اف زنک یا شب یمانی بریان یا سلفٹ اف سوڈا یا نبات سفید سفوفاً مثل سفوف کیالومل استعمال مین لادین **سوئم** بائی کلورائیڈ اف مرکیوری ایک گرین کو ۱۰ اونس عرق گلاب مین حل کرکے صبح وشام ایک دو قطرات آنکھہ مین ڈالین اگر ایک اونس عرق گلاب مین ایک گرین کلورائیڈ اف زنک کو حل کرکے آنکھہ مین استعمال کیا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** ہائیڈرارجیرائی پرکلورائیڈ ایک گرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زنک کلورائیڈ ۴ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر دنمین ۳ دفعہ استعمال کرین **دیگر مجرب** نمک ۔ نوشادر ہر ایک ۵ گرین نبات کوزہ ۲۰ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر آنکھہ مین ڈالین **دیگر شیاف مجرب** جسکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** نیلاتہوتہہ بریان پہٹکری بریان افیون ہر ایک یکماشہ نبات کوزہ ۴ ماشہ سنگ بصری ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے آب ترپہلہ مین کہرل کرین بعدہ ان حسب دستور شیاف تیار کرکے بوقت ضرورت استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے سبل چشم کو نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** مغز خستہ ریٹہی ایک عدد تخم سرس نمک لاہوری شورہ قلمی سفیدہ آب ارزیر اقلیمیا نقرہ مس سوختہ کف دریا ہر ایک ما شہ انبہ ہلدی ۲ ماشہ قرنفل ۲ عدد سب کو باریک کرکے صبح وشام بذریعہ سلائی مثل سرمہ استعمال کرین **دیگر مجرب** جس سے جرب اور سبل چشم کو نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** قرنفل ۴ عدد تخم سرس شورہ قلمی نمک لاہوری ہر ایک درم انبہ ہلدی پہٹکری بریان کف دریا اقلیمیا ذہبی سرمہ اصفہانی ہر ایک ۲ درم کشتہ جست ۴ درم سب کو باریک کرکے سلائی ملنے کے ذریعہ آنکھہ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے

دیگر مجرب جس سے ناخنہ اور رمد مزمن کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** دار فلفل نمک لاہوری آبگینہ زرد چوب مامیران چینی تخم سرس اصل چینی خرمہرہ زرد بریان سرد چینی ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ پھٹکری بریان یکتولہ سب کو باریک کرکے شیرہ برگ املی اور شیرہ برگ سرس اور شیرہ برگ نیم مساوی الوزن مین برابر دو روز تک کھرل کرین بعدازان مساوی الوزن کشتہ جست شامل کرکے مثل سرمہ کی باریک کرین اور سلائی کے ذریعہ آنکھہ مین استعمال کرین **دیگر مجرب** جس سے پھُلی کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** بلواوکسیڈاف مرکیوری ۲ گرین یا ایوڈوفارم ۲۰ سے ۴۰ گرین ویسلین ایک اونس سب کو ملاکر حل کرین اور سلائی کے ذریعہ آنکھہ مین ڈالین اور برابر کچھ عرصہ تک آنکھہ کو بند رکھین اگر کسی دوا سے خراش یا سوزش پیدا ہوجاے تو اوسکو موقوف کرکے فوراً یہ نسخہ استعمال مین لادین **نسخہ** روغن تارپین ۴ ماشہ روغن زیتون ۳ تولہ دونون کو ملاکر دن مین ۲ دفعہ آنکھہ مین ڈالین **دیگر مجرب** روغن تارپین ایک ڈرام روغن کنجد ایک اونس دونون کو ملاکر دو تین قطرات آنکھہ مین ڈالین اگر اس سے بہی اذیت زیادہ ہو تو روغن تارپین کی مقدار اس سے بہی کم کردین **دیگر مجرب** ایوڈائڈاف پوٹاسیم ۵ گرین سلفٹ اف سوڈا ۱۰ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر صبح وشام دو تین قطرات آنکھہ مین ڈالین ایوڈائڈاف پوٹاسیم کا کہلانا بہی بہت مفید ہی خواہ آنکھہ مین کوئی دوسری دوا استعمال کیجاوے مگر اسکے استعمال کلاً فایدہ مین سریع الاثر ہے۔

فصل ششم بیاض العین (لیوکوما)

اکثر ورم قرنیہ کی بعد یا زخم کے اچھا ہوجانے سے پہولا پڑجاتا ہے کیونکہ جب خون کا لزوجت دار مادہ بغرض اندمال قرح قرنیہ کے جرم مین گرتا ہے تو زخم کے اندمال ہوجانے کے بعد یہ مادہ خشک ریشہ کیطرح غشائی غلیظ بنجاتا ہے جسطرح پہوڑی کے اچھا ہوجانے کے بعد کہرنڈ باقی رہجاتا ہے اگر اسمین تم کی سفیدی دور نہ ہونے کی صورت مین زیادہ بڑہجاوے تو اسکو ہندوستانی زبان مین ٹیٹ یا ٹینٹوا کہتے ہین اکثر اس قسم کی

سفیدی چیچک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ زخم کی صورت مین قرنیہ کے اصل اجزا زایل ہوجاتے ہیں اور نقصان قرنیہ کی جگہ مین خون کے لزوجت دار مواد سے ایک غشا جدید پیدا ہوجاتا ہے اور غشائے مذکور بھی پہلی قسم کی طرح کبھی تمام قرنیہ پر ہوتا ہے کبھی اوسکے اکثر اجزا پر پایا جاتا ہے اور یہ صورت مرض چیچک مین یا د؟ نزبالی ہوجاتی ہے کبھی قرنیہ کے تھوڑے سے حصہ پر پایا جاتا ہے لیکن ثقبہ عنبیہ کے مقابل ہونے سے مانع بصارت ہوتا ہے پس اس صورت مین کس چیز کو دیکھتے وقت اگر مریض سر نیچے کو اور مقلہ اوپر کو کرلیا کرے تو کسیقدر دکھائی دیتا ہے کیونکہ اس ہیئت پر قرنیہ کی سفیدی سے ثقبہ عنبیہ علیحدہ ہوجاتا ہے کبھی زخم کی صورت مین قرنیہ باہر نکل آتا ہے اور مورسرج کے نام سے بولا جاتا ہے کبھی قرنیہ کے ساتھ ثقبہ عنبیہ کے اتصال ہونے سے ثقبہ اپنی اصلی ہیئت پر نہین رہتا کبھی ثقبہ کے ٹھرا ہوجانے سے بصارت مین فتور پیدا ہوجاتا ہے حالانکہ قرنیہ پر سفیدی کا نام و نشان بھی نہین ہوتا **علاج** اگرچہ یہ قسم لاعلاج ہے لیکن سفیدی مذکور کے کنارون پر کبھی تھوڑی سی رقت ہوا کرتی ہے جو علاج کرنیسے بالکل زایل یا کم ہوجاتی ہے جس سے قدرے قلیل دکھائی دینے لگتا ہے اندھیرے اور اوجالا کی تمیز مریض کرسکتا ہے اور کسی قدر رستہ پر چل پھر سکتا ہے اگرچہ یہ فایدہ بہت ہی قلیل ہے لیکن اسکو بھی ہاتھ سے نہ دینا چاہئے اور اس مطلب کیلئے وہی دوائین حسب مناسب استعمال مین لاوین جو سبل القرنیہ مین لکھے گئے ہیں اور یہ مرکب بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** پارہ سنگ سوختہ پوست بیضہ مرغ سوختہ زبد البحر سنگ بصری اقلیمیا فضہ ہر ایک ۶ ماشہ سہاگہ بریان پھٹکڑی بریان مامیران چینی ہر ایک ۳ ماشہ مغز تخم سرس ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے سلائی کے ذریعہ آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے صدہا مریض شفایاب ہوچکے ہین گویا سفیدی چشم کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے رتوندا اور دھند کے اقسام کو بھی مفید ہے **نسخہ** تازہ برگ سرس پھٹانک تخم سرس ۵ تولہ نمک لاہوری تولہ تینون ادویہ کو باریک کرکے کوزہ گلی گلحکمت مین آگ دین تاکہ جلکر راکھہ ہوجاسے بعد ازان

کف دریا ۶ ماشہ پھٹکڑی ۶ ماشہ غنچہ ناشگفتہ چنبیلی ۱۵ عدد شامل کرکے آب حنا میں
برابر ایک ہفتہ کھرل کرین پندرہ پندرہ عدد غنچہ چنبیلی ہر روز ڈال لیا کرین اور
آب حنا کی کمی مین دوبارہ سہ بارہ شامل کرین من بعد خشک کرکے باریک کرین
اور صبح و شام آنکھ کی سفیدی پر ڈالین اور دوسری امراض مین مثل سرمہ استعمال
کرین **دیگر مجرب** کوزہ مصری سنگ بصری پھٹکڑی بریان کف دریا تخم سرس
ہر ایک یکتولہ نیلا تھوتھہ بریان پلپل مامیران چینی ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے
سرمہ سا تیار کرین اور سلائی کے ذریعہ استعمال مین لادین - جب ثقبہ عنبیہ کے مقابل
قلیل لوسعت سفیدی پائی جائے اور عنبیہ مین مصنوعی تیلی بنائی جانی ممکن ہو تو اوپر
کیجانب ثقبہ پیدا کرین اگر اوپر کیطرف تیلی کا بنانا ممکن نہو تو قرنیہ کی صاف جگہ
پر جہان سفیدی نہ پائی جائے اوسکے مقابل عنبیہ مین ثقبہ پیدا کرین اس عمل کو
ایرڈاکٹمی کہا جاتا ہے یعنی عنبیہ کا قطع کرنا - اور ثقبہ جدید کو ارٹی فشل پیوپل
کہتے ہین یعنی عنبیہ مین ثقبہ جدید پیدا کرنا - اور اس عمل کو مینے اپنی کتاب معمول احمدیہ
مین بوضاحت تمام بیان کیا ہے اگر قرنیہ کے ساتھہ عنبیہ کی چسپیدگی معلوم ہو تو اسکو
نہ علاج سے کچھ فایدہ ہوتا ہے نہ مصنوعی تیلی بنانا مفید ہوتا ہے البتہ بدصورتی کا
دور کرنا منظور خاطر ہو تو پھولا کے اندر سیاہی بھردین اور وہ ایک خاص قسم کا
نیلگون رنگ ہوتا ہے جس سے ہندوستان کی اہل ہنود عورتین وغیرہ اپنے جسم پر
مختلف نقوش گودا کرتی ہین لیکن عمل مذکور مین اس امر کی احتیاط نہایت ضروری
ہے کہ رنگ ایسا کیا جاوے کہ اصلی رنگ عنبیہ کے ساتھہ ٹھیک ملجائے ورنہ دونون
آنکھون کی رنگت مین اختلاف ہونے کی وجہ سے بدصورتی اور بھی پیدا ہوجاتی
ہے **بعض اوقات** کم فہم ڈاکٹر اور ناتجربہ کار حکیم زخم اور سوزش قرنیہ کی
حالت مین لڈسلوشن کی رفادہ آنکھہ پر رکھہ دیتے ہین جس سے بظاہر ورم مین قدرے
کمی واقع ہوجاتی ہے اور مریض کو تخفیف معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے زخم یا
عام سطح پر سیسہ کی تہ بیٹھہ جاتی ہے پس مریض کے ادہراودہر دیکھنے سے چشم ماؤف

کی بصارت میں دفعتہً فتور پیدا ہوجاتا ہے **علاج** خمدار نشتر کے ساتھ کھرچ کر اوتار دیں اور قرنیہ کے صحیح حصہ کو جسقدر کم نقصان پہونچ اوسیقدر بہتر ہے **بعض اوقات** سن شیخوخت میں قرنیہ کے کنارہ پر سفید حلقہ پیدا ہوجاتا ہے اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے مگر اس سے بصارت میں چنداں نقصان پیدا نہیں ہوتا کبھی قرنیہ پر غیر جنس کے جم جانے سے رگڑ زیادہ پڑتی ہے اور آنسو بکثرت آیا کرتی ہیں سرخی پیدا ہوجاتی ہے پلکیں بند رہتی ہیں **علاج** غیر جنس کو باحتیاط تمام خارج کریں بعد ازاں جو شانہ کو کنارکی تکبید کریں **فائدہ جلیلہ** اگرچہ سورش کی دفعیہ میں لڈ سلوشن کی استعمال بی نظر شئی ہے مگر قرنیہ کے زخم اور خام حالت میں اسکا استعمال کرنا ہرگز جایز نہیں ہے اس عام غلطی کیطرف معالج کی خاص توجہ درکار ہے ورنہ ہمیشہ کیلئے بصارت خراب ہوجاتی ہے کبھی خون کے کمیات سی قرنیہ کی سطح پر چونہ کی تہ خود بخود پیدا ہوجاتی ہے اور دیکھنے میں قرنیہ کلہم صاف سفید معلوم ہوتا ہے **علاج** فاسد تہ کو مناسب طریق سے کھرچ دیا جائے یا اس قسم کی کوئی دوائی استعمال کیجاوی کہ جس سے تہ فاسد بتدریج کم ہوتی جائے ۔

فصل ہفتم موربسرچ (اسٹی فی لوما افدی کا ریشا)

اس کو ہندی زبان میں ٹینٹ کہتے ہیں جب ظہور بثور یا ضربہ صدمہ کے بعد قرنیہ کا لچکیلاپن زایل ہوجاتا ہے یا آنکھ کے اندرونی اجزا متورم یا زخمی ہوجاتے ہیں یا خود قرنیہ متورم ہوکر نرم ہوجاتا ہے تو مقلہ کے دباؤ سے جزءً یا کلاً قرنیہ باہر نکل آتا ہے جس سے رفتہ رفتہ قرنیہ کی ساخت بدل جاتی ہے کبھی سوراخ زخم کے راہ قدرے عنبیہ بھی نکل آتا ہے اور زخم کے مندمل ہونے سے نکلا ہوا حصہ انگور کے دانہ کی مانند نظر آتا ہے بعض اوقات زخم کے بڑے ہونے سے قرنیہ کے سامنے عنبیہ کا بہت سا حصہ باہر نکل آتا ہے اور مختلف قد و قامت کے لحاظ علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم کیا جاتا ہے **علاج** نامکمل اور جدید صورت میں اصل سبب موجب فساد کے دور کرنے میں کوشش کریں امتلا کی صورت میں کنپٹی پر چند جونکیں لگادیں اور رفع قبض کریں

اور رفادہ کو سرد پانی میں بھگو کر آنکھ کو سہارا دیتے رہیں اکثر اس سے ابھار کی زیادتی
بند ہو جاتی ہے اور رفادہ کے علاوہ پر سرمہ کی پوٹلی آنکھ کے اوپر باندھیں اور درد
کی زیادتی میں شیافات ابیض افیونی آنکھ میں ڈالیں اگر اس صورت آرام کی نظر نہ
آوے اور قرنیہ کے بعض اجزا باہر نکلی ہوئی اندر کو نہ جاویں تو باقی اجزا کو باہر
نکلنے سے روکنے کی ایسی تدبیر کریں کہ اجزای داخلی چشم کا دباؤ کم ہو جائے اور یہ
مطلب عنبیہ کے قطع کرنے سے حاصل ہوتا ہے بعض اوقات جلیدیہ کو بھی نکال
دینا ہوتا ہے جسکا عمل معمول احمدیہ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس کے
نکلنے کے بعد قرنیہ سے اندرونی دباؤ کے کم ہو جانے سے قرنیہ کا بروز و جحوظ بھی دفع ہو جاتا
ہے نیز عنبیہ میں ثقبہ جدید کے پیدا ہو جانے سے نظر آنے لگتا ہے کیونکہ اس حالت
میں ثقبہ قدیم کے بھرا ہو جانے سے بصارت زایل ہو جاتی ہے اور قطع کرنے سے
پھر دکھائی دینے لگتا ہے قرنیہ کے تمام تر باہر نکل آنے سے علاج کی کوشش
بے سود ہوتی ہے لیکن اذیت چشم کے دور کرنے میں قرنیہ کو قطع کر کے جملہ
رطوبات اور اجزای چشم کو چشمخانہ سے باہر نکال دیں اس سے درد و تکلیف دور
ہو جاتی ہے بعض حکما کی رای ہے کہ قرنیہ کے ابھری ہوئی حصہ کو قطع کر دیا جائے
لیکن اس میں مصنوعی آنکھ لگانے کی کافی گنجایش نہیں رہتی۔

فصل ششم نتو القرنیہ (کونیکل کارنیا)

نتو کی صورت میں عین وسط میں قرنیہ کے رقیق الجرم ہونے پر جھلک قایم رہتی ہے
اور شروع میں یہ حالت نظر نہیں آتی کچھ مدت کے بعد قرنیہ کے مرکز پر اندرونی
دباؤ کے اثر سے قرنیہ کا زیادہ تر حصہ محدب اور نوکدار مخروطی شکل پر آگے کو
نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور فتور پرورش کے سبب قرنیہ کا لچکیلا پن کم ہو جاتا ہے
ابھار اور اجالا کے پیدا ہو جانے سے قرنیہ کی سطح ناہموار ہو جاتی ہے بینائی میں
فرق کے پڑ جانے سے قریب نظری ہو جاتی ہے اور بتدریج بصارت کم ہو جاتی
ہے آخر کار بینائی بالکل زایل ہو جاتی ہے۔ عموماً مرض میں دونوں

آنکھیں مبتلا ہو جاتی ہیں **علاج** ابتدائی صورت میں جوشاندہ کو کنا کی تکمید کریں مگر جوشاندہ میں قدری پھٹکری کا شامل کرنا ضروری ہے یا سرد پانی میں گدی بھگو کر آنکھ پر رکھیں اور عصابہ سے یا تدبیر قبض کی صورت میں ملینات کا استعمال کریں خون کی زیادتی میں صدغین پر چند جونکیں لگا دیں اگر قرینہ کے زیادہ محدب ہونے سے قریب نظری ہو جائے تو گول سیاہ رنگ کا غذ میں باریک سوراخ کر کے آنکھ پر لگا دیں تاکہ سوراخ مذکور میں سے بیمار برابر دیکھتا رہے یا مقعر چشمہ لگائیں جسکے چار طرف سوراخدار جبالر لگی ہوئی ہو۔ اگر ان تدابیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہ ہو تو قرنیہ کے ابھری ہوئی حصہ کو قطع کر کے مصنوعی پتلی بنا دیں جسکا عمل معمول احمدیہ میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

مقالہ چہارم امراض عنبیہ (ڈزیز آف دی آیرس)

مختلف امراض کے لحاظ سے اسکو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اوّل ورم عنبیہ (آرائٹس)

اکثر اسکی شرکت سے دوسرے طبقات بھی سوزش میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اسباب زیادہ تر آتشک کے باعث ہوتا ہے کبھی وجع مفاصل اور بخار کی صورت میں ہو جاتا ہے کبھی عرصہ دراز تک باریک حروف کی کتاب کے مطالعہ کرنے۔ زیادہ محنت و مشقت کے اٹھانے سے بھی ہو جاتا ہے گھڑی سازی قالین بافی وغیرہ کام جنمیں بہت باریک چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں اور آگ کی طرف زیادہ دیکھنے سے بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ نانبایوں۔ لوہاروں وغیرہ پیشہ وروں کو اتفاق پڑتا ہے۔ تیز روشنی کے لمپ اور آفتاب کی طرف دیکھنا بھی موجب مرض ہے کبھی زیادہ دیر تک سرد ہوا کے لگنے سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص تنگ کمرہ میں بیٹھ کر کام کرتا ہے اور اوسکی کسنے پہلو میں ایک دریچہ برابر کھلا رہتا ہے جس سے سناٹے کی سرد ہوا داخل ہوا کرتی ہے پس ایسا شخص اس ورم میں مبتلا ہو سکتا ہے کرہ چشم پر ناگہانی ضربہ اور صدمہ کے پہونچنے سے نیز موتیا بند کی دستکاری سے

تیز سوزش قرنیہ سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے زیادہ تر بڑی عمر اور ادھیڑ سن
کمزور خصوصاً بگڑا مزاج آدمی کو خصوصاً آتشک کے زہریلہ موجودہ مواد سے ہوتا ہے
علامات شروع مرض میں علامات خفیف ہوا کرتی ہیں صرف ملتحمہ میں ہلکی ہلکی گلابی
رنگ کی سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور جوں جوں قرنیہ کے قریب پہونچتی جاتی ہے رنگت
میں زیادہ سرخی ہوتی جاتی ہے عنبیہ کی گولائی بھی بدل جاتی ہے مواد کی تراوش سے
میں فرق پڑ جاتا ہے بھورا یا سبزی مائل معلوم ہوتا ہے اگر دوسری صحیح و سالم آنکھ
سے متورم چشم کا مقابلہ کیا جائے تو تغیر کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے پتلی کی
حرکت جاتی رہتی ہے بے ڈول اور سکڑی ہوئی تہڑی معلوم ہوتی ہے چھوٹی بھی ہو جاتی
ہے کبھی چھوٹا پن اور تہڑا پن دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور پتلی کے چھوٹا پن کا سبب
یہ ہے کہ جب بیمار روشنی سے متاذی اور خائف ہوتا ہے تو آنکھ کو ہمیشہ بند
اور بھینچی رکھتا ہے پس اس قسم کی دائمی عادت سے مردمک صغیر اور کوچک ہو جاتی
ہے اور پتلی کے تہڑا پن کا سبب یہ ہے کہ جب ورم سے خون کا لزوجت دار مادہ
خارج ہو جاتا ہے تو اوسمیں سے کسیقدر جلیدیہ پر چسپاں ہو جاتا ہے پس اس
صورت میں جب بیمار روشنی سے خائف ہو کر آنکھ کو بند کرنا چاہتا ہے تو حرکت
اجتماع چشم کے واسطے عنبیہ ہر طرف سے سمٹ جاتا ہے مگر چسپیدہ مقام
جلیدیہ کے نہ جدا ہونے سے ثقبہ عنبیہ کوچک اور کج ہو جاتا ہے جس سے آنکھ بھی
کوچک اور تہڑی معلوم ہوتی ہے آنکھ کی ہر جانب سے ملتحمہ کی رگیں جو سیدھی جاتی
ہیں بخط مستقیم قدرے سرخی مائل قرنیہ تک پہونچتی ہیں اور قرنیہ کے قریب پہونچکر
زیادہ سرخ ہو جاتی ہیں جس سے قرنیہ کے گرد ایک سرخ دایرہ اور حلقہ معلوم ہوتا
ہے اور سوزش کی شدت میں عنبیہ کی مقدم سطح پر چھوٹے چھوٹے ثبورات زردی
مائل بکثرت نظر آتے ہیں کبھی مواد کی کثرت تراوش سے رطوبت بیضیہ کا کل خانہ
بھر جاتا ہے پتلی بند ہو جاتی ہے کبھی عنبیہ سے مخرجہ مواد کے سبب مردمک مطلقاً
معلوم ہی نہیں ہوتی بلکہ مردمک کے مقام پر سفیدی یا سرخی یا نیلگی رنگ مواد کے

عنبیہ کی صورت میں تغیر

رنگ کے موافق معلوم ہوتا ہے لیکن سُرخی اور نیلاہٹی رنگ کا ظہور زیادتی مادہ
پر دلالت کرتا ہے۔ آنکھ۔ صدغین اور پیشانی پر درد بشدت ہوتا ہے خصوصاً درد
کی تکلیف رات کو زیادہ ہوتی ہے جس سے نیند نہیں آتی چکاچوند کی کیفیت کے
زیادہ ہونے سے مریض آنکھ کو بند کرکے پڑا رہتا ہے تیز روشنی میں آنکھ کو زیادہ
تکلیف ہوتی ہے آنسو کثرت سے آتے ہیں حاد حالت میں علامات مذکورۃ الصدر شدید اور
مزمن میں خفیف ہوا کرتی ہیں آتشک کی صورت میں آتشک کی جسمانی علامات بھی
پائی جاتی ہیں بصارت کے کم ہوجانے سے بیمار کو صاف دکھائی نہیں دیتا سب سے
پہلے ایک آنکھ مبتلائے مرض ہوجاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوسری آنکھ بھی
دکھنے لگتی ہے اور بار بار بیماری عود کرتی ہے سوزش عنبیہ اور رمد کی علامات میں زیادہ
تر اشتراک پایا جاتا ہے جسکا باہمی تفرقہ معمول احمدیہ میں بخوبی کیا گیا ہے **انجام**
اکثر اس سے ملتحمہ۔ قرنیہ اور شبکیہ بھی سوزش میں مبتلا ہوجاتے ہیں معقول باقاعدہ
علاج میں سوزشی مواد کے جذب ہوجانے سے عنبیہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے بینائی
میں بھی کسی قسم کا نقص باقی نہیں ہوتا اگر تشخیص کی غلطی سے اندھا دھند علاج کیا
جاوے تو اندیشہ پایا جاتا ہے کہ ساتھ عدسیہ کا اتصال ہوجاتا ہے پتلی کے بند ہوجانے
سے بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے **علاج** جب گرد نواح قرنیہ کے سُرخی وغیرہ
علامات کے ظاہر ہونے سے ورم عنبیہ ثابت ہوجائے تو علاج کیطرف بہت جلد متوجہ
ہوں ورنہ بصارت کے زائل ہوجانیکا احتمال ہے مرض قوی و شدید میں علاج بھی
قوی کریں مرض کی خفیف حالت میں علاج خفیف کرنا چاہئے مثلاً مرض کی خفیف صورت
میں مریض کو اندھیرے کمرہ میں آرام وچین سے بیٹھے رہنے کی ہدایت کریں اور ہر قسم
کے نظری کام سے منع کریں اور آنکھ کے سامنے سبز پردہ رکھیں عام صحت کے بحال رکھنے
میں حفظان صحت کی پابندی کریں کوکنا یا بلاڈونا کے جوشاندہ کی ٹکور سے سوزش
چشم کو روکیں اور جذب مواد کے لیے [illegible] مسہل دیں تاکہ نہایت پتلی دست پانی
کے موافق آویں اگر مریض طاقتور ہو درد کی شدت سرخی اور ورم زیادہ پایا جاتا ہے

تو صدغین پر چند جونکیں لگا دیں بعد ازاں مخدرات کی استعمال سے قبض کو رفع کریں اگر ...
الہضم غذا کھانیکو دیں شیاف سونٹا افیونی یا ایک اونس عرق گلاب میں ... گرین ...
حل کر کے آنکھ میں ڈالیں تا کہ آنکھ کی پتلی کشادہ رہے اگر اثر وپین اور کوکین ... ملا کر
استعمال کیا جائے تو فائدہ میں سریع الاثر ہے اور جسقدر دونوں اور یہ کے ملا کر استعمال
کرنے سے پتلی پھیل جاتی ہے علیحدہ علیحدہ کی استعمال سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا اور
اس مرض میں پتلی کا کشادہ رکھنا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ پتلی کی کشادگی میں عنبیہ کی
وسعت کم ہو جاتی ہے اور رگوں کے سکڑ جانے سے خون کا بہاؤ کم ہوتا ہے اور دباؤ کے
رفع ہو جانے سے درد بھی گھٹ جاتا ہے اسمیں قابض اور تیز دوا کا استعمال ہرگز نہ
کریں ہمیشہ مسکن الوجع ادویات کا استعمال کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے اٹروپیا سلوشن
کی استعمال حکم اکسیر کا رکھتی ہے جس سے درد کو تسکین ہوتی ہے اور نقبہ عنبیہ کے کشادہ
ہونے سے قرنیہ اور عنبیہ کی باہم چسپیدگی بھی دور ہو جاتی ہے دونوں طبقہ کے پیوست
حالت میں تین تین گھنٹہ کے بعد اٹروپیا سلوشن آنکھ میں استعمال کیا کریں اور روزانہ
دن میں ۳ دفعہ کیالومل ۲ گرین یا بلیو پل ۴ گرین کھانیکو دیں۔

دیگر مجربہ حکیم سلطان محمد خان صاحب

برادر زادہ مولف جسکے مجرب ہونیکا بندہ بھی قائل ہے نسخہ صارنع سوزش اور تسکین
درد کے لئے فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** سنگ بصری سرمہ سفید کف دریا شب یمانی
بریان زردچوب تخم سرس ہر ایک یکتولہ افیون ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر مالہ کے سوت
کے پانی میں برابر دو روز تک کھرل کریں بعد ازاں حسب دستور شیافات تیار کر کے بحفاظت
تمام بند بوتل میں رکھ دیں اور بوقت ضرورت کو کنار کے پانی میں گھس کر آنکھ پر طلا کریں
نیز آنکھ میں ڈالیں اس سے سوزش عنبیہ کو کمال فائدہ ہوتا ہے۔ مرض کی قوی اور شدید
حالت میں مسہل کے بعد فصد بھی کر سکتے ہیں بعد ازاں کیالومل ۲۴ گرین افیون ۶ گرین دونوں
کو ملا کر ۱۲ حبوب بنا دیں اور دن میں ۳ دفعہ دیں تا کہ سیمابی اثر کے ظہور سے جوش دہن پیدا
ہو جائے اس سے مریض کو البتہ فائدہ ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** سیماب رب السوس

ہر ایک ۲ ماشہ دونوں کو بخوبی کہرل کریں بعد ازاں شہد میں ۳۶ حبوب بناکر ایک ایک حب صبح وشام کہانیکو دیں کیا نول وغیرہ مرکبات سیماب کے کہانے سے یہ فائدہ ہے کہ خون کا لزوجت دار مادہ جو عروق سے نکل کر مختلف مقامات میں جمع ہوکر موجب قسباء کا ہوا ہے وہ اب سیماب کی تاثیر سے پہر عروق میں منجذب ہوکر خون میں دورہ کرتا ہے جس سے عنبیہ صاف او صحیح وسالم ہوجاتا ہے نیز مسہل کی اثنا میں دو تین اجابت کے بعد روغن تارپین بقدر ۲۰ بوند تین ۳ دفعہ دیں اس سے زائد فضلات کے تحلیل ہوجانے سے باہمی اتصال رفع ہوجاتا ہے اس مرض میں روغن تارپین کا استعمال کرنا بحسب تجربہ ہے ورنہ دلیل عقلی تاحال قائم نہیں ہے۔پس مسہل کے بعد روغن تارپین بقدر ایک درم کہلادیں بعد ازاں روزانہ تین دفعہ دس سے پندرہ قطرات تک پلایا کریں اس سے ورم عنبیہ رفع ہوجاتا ہے اور عنبیہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اگر اسکی کثرت استعمال سے مرض گردہ پیدا ہوجائے تو برابر چند روز تک موقوف کریں تاکہ مرض گردہ کی شکایت دفع ہوجائے پہر دوبارہ بمقدار قلیل المقدار میں استعمال شروع کریں اگر ابتداء مرض سے مزمن حالت تک اسکی استعمال کی جاوے تو سراسر فائدہ ہی ہے مگر اس اثنا میں پتلی کی وسعت کا خیال رکہنا نہایت ضروری ہے ورنہ ثقبہ کی تنگی حالت میں جب عنبیہ اور جلیدیہ کا باہم اتصال ہوگیا تو اس حالت میں اٹروپیا سلوشن کا استعمال ہرگز فائدہ نہیں دیتا پس جب مرض کے پیدا ہونے میں پوری طور پر یقین ہوجائے تو آنکہہ کے اندر اٹروپیا سلوشن کا ڈالنا نیز آنکہہ کے اوپر ضماد کرنا شروع کریں اگر کسی تدبیر سے ثقبہ وسیع نہ ہوا اور بصارت میں فتور پیدا ہوجائے تو سوزش و ورم کے زوال کے بعد عمل دستکاری کے ذریعہ ثقبہ جدید پیدا کریں تاکہ صورت فائدہ کی نمایاں ہو صرف دوا سے ذرہ بہر بھی فائدہ نہیں ہوتا یا آنکہہ میں ہک داخل کرکے عنبیہ اور قرنیہ کے درمیانی اتصال کو جدا کریں اگر کسی قسم کے علاج اور تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو بلکہ آنکہہ کا بیٹھ جانا یقیناً ثابت ہوجائے تو ماؤف آنکہہ کو نکال دیں ورنہ دوسری آنکہہ کے خراب ہوجانے کا احتمال قوی ہے اگر رات میں درد کی تکلیف سے نیند نہ آئے تو مرہم سیماب کی مالش صدغین پر کریں اس سے درد میں افاقہ ہوجاتا ہے **نسخہ مرہم سیماب** سیماب ایک ڈرام

افیون ۲۰ گرین دونون کو ملاکر چربی بز مین چندان کہرل کرین کہ سیماب کے ذرات معدوم
ہوجاوین اور تیار ہوجانے کے بعد قدری قلیل لیکر صدغین پر مالش کرین مارفیا یا اٹروپیا
سلوشن یا کیالومل کی پچکاری زیر جلد بھی مفید ہے اور ایک ایک گہنٹہ کے بعد کوکین سلوشن
آنکھہ مین ڈالین اور بوقت خواب صرف افیون یا معجون برشعشا مریض کو کہلادین تاکہ مریض
کو نیند آجاوے اگر گرمی سردی وغیرہ اس قسم کیفیت کے واقع ہونے سے مائیت الدم کی
تراوش مین کمزور مریض کی رطوبت بیضیہ گدلی اور مکدر ہوجائی اور تناؤ کی زیادتی سے
درد بشدت پایا جائے تو صدغین پر چند جونکیں لگادین اور مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین
وجع مفاصل کی صورت مین سوڈا سلی سلیٹ اور پوٹاس آیوڈائیڈ کا استعمال نہائت
ضروری ہے اگر زاید رطوبات کے اجتماع سے تناؤ یا تنوالقرنیہ پیدا ہوجائے تو قرنیہ مین
نشتر سے شگاف دیکر زاید پانی کو خارج کرین اگر پانی دوبارہ سہ بارہ پیدا ہوجائے تو مکرر
سہ کرر عمل کرین اگر عنبیہ پر مسہ کے پیدا ہونے سے تکلیف پائی جائے تو حسب دستور قطع کرین
اگر ضرب شدید کے واقع ہونے سے عنبیہ کا کچھہ حصہ ٹوٹ کر تتی پتلی بنجائے یا اسوج کی طرح عنبیہ
باہر نکل آوے تو حسب دستور اصلاح کرین بعض اوقات عنبیہ اور شیمیہ کے مقام اتصال پر
خصوصاً عصبی اور رباطی ریشون کے دائرہ (سلیری باڈی) مین کسے غیر جنس کے گہس
جانے سے خلع جلیدیہ اور موتیا بند کی دستکاری کے بعد ورم پیدا ہوجاتا ہے عام ضعف
قلت الدم احتباس طمث کثرت حیض اور جریان منی مین بھی ہوجاتا ہے کبھی دوسرے پردون
کے متورم ہوجانے سے شرکی طور پر عارض ہوجاتا ہے جس سے قرنیہ کے گرد بنفشی رنگ
کا حلقہ پیدا ہوجاتا ہے اور آنکھہ سے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے روشنی کے نہ پسند آنے سے مریض
اندھیرے کمرہ مین پڑا رہتا ہے درد کی زیادتی سے رطوبت جلیدیہ گل سڑ جاتی ہے **انجام**
عموماً ورم کے عرصہ دراز تک رہنے سے آنکھہ خراب ہوجاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد
کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین خفیف مسہل دین ملینات
کی استعمال سے قبض کو رفع کرین آتشک وجع مفاصل اور خنازیری مزاج مین عام اصول
کے مطابق اصلاح کرین مسکن الوجع کے طور پر افیون کہلادین بلاڈونا یا کوکنار یا برگ دہتورہ

آنکی تکمید کرین مقام محدقین چند جونکین آبلہ انگیز یا بتہ لگا دین سریع الہضم لطیف مقوی غذا اور دوا کی استعمال سے مریض کی عام صحت و طاقت کو بحال رکھین اگر کسی صورت مین فایدہ معلوم نہو تو آنکہ کو نکال دین

فصل دویم اتساع ثقبہ عنبیہ (مائی ڈرائی اسیس)

جب بلاڈونا۔ دہتورا۔ کوناٹم۔ ڈیوبائسین۔ جل سی مٹس۔ سی ٹیٹ ٹین۔ جوہر اجواین خراسانی۔ [illegible] سس کے رین۔ تاسسٹن وغیرہ مختلف اقسام کی زہرون کے استعمال یا دماغ پر ضربہ صدمہ کے پہنچنے سے سویم جوڑہی عصب دماغی کے فعل مین فتور واقع ہو جاتا ہے تو آنکھہ کے مدور ریشون مین کیفیت فالج کی ہو جاتی ہے اور اسکے طویل ریشون کے تشنج سے پتلی کشادہ ہو جاتی ہے واضح ہو کہ آنکھہ مین دو قسم کے عضلات محرک ہوتے ہین ایک عضلات مدورہ جس سے انسان باریک حروف یا اشیاء صغیرہ کے دیکھتے وقت اپنی آنکھہ کو تنگ کر لیتا ہے دویم عضلات مستطیلہ کے ذریعہ سے آنکھہ وسیع کیجاتی ہے دونون قسم کے عضلات کو تحریک دینے والی اعصاب مختلف ہوتی ہین اور متعدد مقامات سے پیدا ہوتے ہین اور عضلہ مدورہ کی تحریک سے ثقبہ عنبیہ مین ضیق ہو جاتا ہے اور عضلات مستطیلہ کی تحریک سے ثقبہ وسیع ہو جاتا ہے جب دماغ مین خون کے اجتماع سے کیفیت انضغاط کی ہوتی ہے یا طبقہ شبکیہ مفلوج ہو جاتا ہے تو اسمین بہی ثقبہ عنبیہ وسیع و کشادہ ہو جاتا ہے ان دونون صورتون مین آنکھہ کے اندر اذیت اور درد نہین ہوتا نہ مریض کو روشنی سے نفرت ہوتی ہے کبھی ہمدردی کے سبب بہی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ بدہضمی کرم امعا میں دیکھا جاتا ہے کبھی ضعف مناسبہ کے سبب اتساع ہو جاتا ہے پس ان تمام صورتون مین سوائے فساد دماغ اور [illegible] شبکیہ کے مریض روشنی کی طرف دیکھہ نہین سکتا البتہ اندھیرے مین دکھائی دینا ممکن ہوتا ہے ضربان العین اور ذہاب البصر وغیرہ مزمن امراض اندرونی طبقات کرہ چشم کے توسع سے بہی ہو جاتا ہے آنکھہ مین اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے بہی پتلی پہیل جاتی ہے ضعیفہ مجوفہ کے امراض بہی موجب اس مرض کا ہین بعض اوقات آنکھہ کی پتلی دفعۃً پہیل جاتی ہے کبھی بتدریج کشادہ ہوتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے

اوسکے رفع کرنے میں کوشش کریں بعدزاں ٹنکچر آرگٹ بقدر ۱۵ گرین کہانیکو دیں آنکہہ میں امونیا ہوا پہونچاویں تاکہ قدرے قلیل اذیت آنکہہ میں پیدا ہو کر آنسو جاری ہو جاویں اس سے آنکہہ کو طاقت آجاتی ہے جو اتساع ثقبہ کے انقباض میں زیادہ تر فائدہ مند ہے دیگر مجرب چونہ آب نرسیدہ دو حصّہ نوسادر ایک حصّہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے ایک کاگ والی بوتل میں داخل کریں بعدزاں مساوی الوزن پانی شامل کرکے بخوبی ملادیں تاکہ امونیا کی ہوا پیدا ہو اس صورت میں مریض کو بار بار سنگہا دیں فائدہ میں سریع الاثر ہے۔ دیگر مجرب پوست ہلیلہ زرد دار فلفل ہامیران چینی ہر ایک نیم درم توتیا بریاں ایک درم کف دریا ادرم سرمہ اصفہانی ایک درم سبکو باریک کرکے کہرل کریں اور سلائی کے ذریعہ آنکہہ میں ڈالیں دیگر مجرب دوائی کالا بارین کو اتساع ثقبہ کے زائل کرنے میں کمال طاقت ہے اور یہ دو طریق سے استعمال کیا جاتا ہے اول ایک سے ۴ گرین تک کالا بارین کو عرق گلاب میں حل کریں اور صبح و شام ایک دو قطرات آنکہہ میں ڈالیں تاکہ تمام روز ثقبہ میں ضیق پایا جائے۔ دویم جلاٹین کے چہوٹے چہوٹے ٹکڑوں پر دوائی مذکور کو لگا کر فروخت کیا جاتا ہے پس ان میں سے ایک ٹکڑا لیکر گوشہ چشم میں پلک کے نیچے رکہہ دیں۔ نیز شیاف ابیض افیونی۔ باسلیقون۔ شیاف مرارات وغیرہ کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے اگر شبکیہ کے مفلوج ہونے سے ثقبہ میں اتساع پایا جائے تو وہ لاعلاج ہے دیگر مجرب فائی زوسنگ مائین ۲ گرین عرق گلاب ایک اونس دونوں کو باہم ملاکر صبح و شام ایک دو قطرات آنکہہ میں ڈالیں اس سے آنکہہ کی پتلی نور اگسکڑ جاتی ہے یا اسکی طین کو پلک کے نیچے رکہہ دیں ثقبہ کے ضیق کرنے میں سریع الاثر ہے دیگر مجرب زنجیر بہتی کو آنکہہ پر لگاکر قدرے حرکت دیں اس سے آنکہہ میں تقویت ہوتی ہے اور ضیق پیدا ہو جاتا ہے دیگر مجرب حبوب کچلہ اور اسٹرکینیا کے کہلانے سے اتساع ثقبہ زائل ہو جاتا ہے نسخہ دارچینی جوز بوا بسباسہ عاقرقرحا دار فلفل قلفل گرد ہر ایک یکتولہ سفوف کچلہ مدبرہ بشیر ۳ تولہ سبکو باریک کرکے گہیکوار کی رس میں کہرل کریں اور مقدار نخود حبوب بناکر ایک ایک حب صبح و شام

کہا ہنکو دیں دیگر مجرب اسٹر کنیا ایک گرین سلفنٹ اف ایرن سیٹ ریوند چینی ایک ... زم سیکو ملا کر ۲ حبوب بنا دین خوراک ایک حب دن میں ۳ دفعہ دیں اگر ان سے ... صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو دخانی رنگ کے شیشوں کی مقعر عینک لگا دین ... عظیم النفع ہے امتلا کی صورت میں ہلکا مسہل دین قبض کا خیال رکھیں خون کی زیادتی ہو تو صدغین پر چند جونکیں لگا دین یا پلستر ذراریح کا استعمال کریں نیز قبضہ کلی مفقود ہو لہذا انکو دین حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھیں

فصل سوم ضیق التقبہ (امائی روسس)

جب سر پر چوٹ لگتی ہے یا کسے دوسرے قسم کا صدمہ پہونچتا ہے یا سرسام کی ابتداء غیرہ امراض دماغیہ یا دماغ کی اذیت سے عصب کے تیسرے جوڑے میں خراش ہوجاتی ہے تو آنکھہ کے مدور پٹھوں میں تشنج کے واقع ہوجانے سے پتلی سکڑ جاتی ہے۔ قرنیہ عنبیہ شبکیہ اور صلبیہ کی اورام میں بھی ثقبہ نہایت ضیق ہوجاتا ہے کبھی آنکھہ سے زیادہ کام لینا بھی موجب مرض ہے مثلاً کم روشنی میں کچھ عرصہ تک باریک حروف کا دیکھنا یا دہوپ میں عین گرمی کی حالت میں مطالعہ کتب بکثرت کرنا یا خوردبین کے ذریعہ سے اشیای صغیر الاجسام کا زیادہ دیکھنا نیز عینک کا استعمال ہمیشہ رکھنا کیلی باربین یا اوسکی جوہر اسیرین کے عرق کو بقدر ایک دو نظرات آنکھہ میں ڈالنا یا نائٹریٹ اف پائلو کارپین کے عرق کو آنکھہ میں استعمال کرنا آنکھہ کی پتلی کو سکیڑتا ہے کثیر المقدار افیون کے کہانے شراب کلورافارم تماکو وغیرہ منشیات کی استعمال سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اختناق الرحم کے آغاز حرام مغز کے بالائے حصہ کی امراض رسولی گردن بھی موجب مرض ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ میں کوشش کریں اور بیمار کو ہدایت کریں کہ جس پیشہ سے اس مرض کی بنیاد پیدا ہوئی ہے اوس سے دست بردار ہوجاوین مسکرات موجب مرض سے قطعی پرہیز کریں ورم عنبیہ میں خاص علاج ورم کریں حمام مرطب کا استعمال کریں اطریفل صغیر کہا نیکو دیں تریپہلہ کے پانی سے آنکھہ ہونکو دہو ئیں آنکھوں میں عرق دہتورہ دن میں ۳ دفعہ ڈالیں **نسخہ** تخم دہتورہ بنکو فتہ ایکتولہ کو پانچ تولہ

عرق گلاب میں جوش دیکر صاف کریں اور استعمال میں لاویں اٹروپیا سلفیٹ کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے نسخہ ایک گرین سلفیٹ اف اٹروپیا کو ۲ ڈرام عرق گلاب میں حل کرکے آنکھہ میں ڈالیں اگر اجواین خراسانی کے تازہ پتوںکا رس آنکھہ میں ڈالا جائے تو پتلی پھیل جاتی ہے غذا مرطوب مرغن سریع الہضم کھانیکو دیں آب و ہوا تبدیل کریں۔

مقالہ پنجم امراض مشیمیہ (ڈزیز افدی کورائیڈ)

یہ غشا کثرت مجاری الدم کی وجہ سے غشائی انول (کوریان) کی ہم مشابہ ہے انول اک وہ غشا ہے کہ جو حمل کی حالت مین جنین پر محیط ہوا کرتا ہے۔ مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول ورم مشیمیہ (کوراڈائیٹس)

اکثر آتشک کی سمیت کے سرائیت ہو جانے اندھیری جگہ قلیل روشنی میں آنکھہ سے زیادہ کام لینے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے مختلف امراض کی شراکت بھی موجب مرض ہے خصوصا سوزش عنبیہ کی حاد اور مزمن دونون حالت میں زیادہ ہو جاتا ہے بعض اوقات استحوالی مادہ میں ریشہ دار مواد کی تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے مشیمیہ کی کل بناوٹ پیالہ کی شکل پر ہو جاتی ہے عصبہ مجوفہ کے مبدا میں سوراخ کے ہو جانے سے جلیدیہ اور قرنیہ میں مادہ بورقیہ کی سرائیت ہو جاتی ہے کبھی ملتحمہ کے ضربہ و صدمہ سے مشیمیہ میں فتور ہو جاتا ہے اور خون کے خارج ہونے سے بینائی دفعتاً زائل ہو جاتی ہے **علامات** پہلے آنکھہ میں قدرے درد محسوس ہوتا ہے تمدد بھی پایا جاتا ہے درد کی ٹیس پیشانی اور صدغین تک جاتی ہے جلن کے باعث ڈھیلا ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے نیز ابتدا میں آنکھوں کے سامنے مگس پشہ وغیرہ جانور اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں جیساکہ بدہضمی میں مشاہدہ کیا جاتا ہے لیکن دونوں میں یہ فرق ہے کہ اسمیں رویت خیالات کے وقت ضعف بصارت بھی پیدا ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہیں چکا چوندکی کیفیت کے پائے جانے سے مریض روشنی کے دیکھنے سے ایذا پاتا ہے مریض روشنی سے از بس خائف ہوتا ہے ابتدائے مرض مین آنکھہ سخت ہو جاتی ہے اور سختی کی زیادتی سے درد چشم

بڑھ جاتا ہے روشنی میں ثقبہ عنبیہ بتدریج سمٹ جاتا ہے اپنی جگہ سے پتلی کے ہٹ جانے سے کیفیت ناہمواری کی پائی جاتی ہے پس میداں بصارت کے تنگ ہو جانے سے رفتہ رفتہ بصارت زائل ہو جاتی ہے ملتحمہ میں بھی گلابی رنگ کے مستقیمہ خطوط کا حلقہ دکھائی دیتا ہے چشم کی اذیت سے غشائے بلغمیہ جفن اور ملتحمہ میں بھی خون کا اجتماع پایا جاتا ہے مدت دراز تک رہنے سے مزمن ہو جاتا ہے ملتحمہ کے رقیق الجرم ہو جانے سے مشیمہ کی سیاہی نیچے سے بخوبی نظر آتی ہے اس حالت میں مریض کی آنکھ نرم ہو جاتی ہے اور مس کرنے سے نرمی بخوبی معلوم ہوتی ہے کبھی مشیمہ کے ورم سے عنبیہ بھی متورم ہو جاتا ہے جیسا کہ عنبیہ کے متورم ہونے سے مشیمہ میں بھی ورم پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ عنبیہ اور مشیمہ میں قرب اتصال کے سبب اشتراک زیادہ پایا جاتا ہے پس ایک کی ورم سے دوسرا بھی متورم ہو جاتا ہے خصوصاً مرض شدید میں یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے قرنیہ کے غیر شفاف ہونے سے بصارت ناقص یا بالکل باطل ہو جاتی ہے شراکت اور ہمدردی کے باعث دوسری آنکھ میں بھی فتور پیدا ہو جاتا ہے اور صلبیہ کے جذب ہو جانے سے مشیمہ ابھرا ہوا جھلک دار معلوم ہوتا ہے کبھی آتشک کی سمیت کے زیادہ ہونے سے آنکھ نیست ونابود ہو جاتی ہے کبھی بے احتیاطی کی صورت میں آنکھ کی ساخت متورم ہو جاتی ہے اور زیادہ سرخی کے باعث صلبیہ پھولا ہوا موٹا گوشت کی مشابہ نظر آتا ہے پلکیں بھی پھول جاتی ہیں رطوبت بیضیہ میں مواد ریم کے پیدا ہو جانے سے عنبیہ کی چمک دمک اور اوسکی دھاریاں زائل ہو جاتی ہیں قرنیہ دھندلا نیلگون غیر شفاف ہو جاتا ہے رطوبت زجاجیہ بھی غلیظ القوام پائی جاتی ہے درد کی شدت سے آنکھ بیٹھ جاتی ہے

انجام فتور بصارت کی شکایات کے مدت العمر رہنے سے اکثر نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے

علاج اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے دفعیہ میں کوشش کریں اور اندھیرے کمرہ میں مریض کو آرام وچین سے رکھیں جوشاندہ کوکنار کی تکمید کریں آتشک کی صورت میں ادویات مستعملہ درجہ دویم وسویم استعمال میں لاویں رسکپور اور ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو ہمراہ سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلادیں **دیگر مجرب**

فلفل گرد قرنفل الاچی سفید کبیر و رسکپور ہر ایک ۳ ماشہ سبکو باریک کر کے ایکتولہ قند سیاہ میں حبوب مقدار نخود بنا کر بالائی میں لپیٹ کر صبح و شام مریض کو کہلا دیں اور رفع درد کے لئے اندک مقدار میں برومائڈ اف پوٹاسیم یا ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم کہانیکو دیں اور آنکہہ سے زیادہ کام نہ لیں صدغین پر آبلہ انگیز پلستر اور موقع ماقین پر چند جونکیں لگا دیں نیز صدغین پر عمل فتیلہ (سیٹن) کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے رفع درد کے لئے افیون کہانا چاہئے قبض کا خیال رکہیں بلاڈونا یا کوکنار کے پانی کی تکمید کریں آنکہہ میں اٹروپیا سلوشن یا عرق دہتورہ ڈالیں اگر ان سے صورت آرام کی نمایاں ہو تو سبز یا نیلگون یا دخانی رنگ کے آئینہ کی عینک آنکہہ پر لگا رکہیں اسیچ اسہال اور فصد کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے طاقت مند مریض میں مسہل کا کرنا بھی مفید ہے حسب ضرورت مدرات اور معرقات کی استعمال کریں اگر کم روشنی میں زیادہ مشقت کے لینے سے ورم کا ظہور پایا جائے تو آنکہہ کو زیادہ تر آرام دیں صدغین پر آبلہ انگیز پلستر لگا دیں عینک موصوفہ کا استعمال کریں تاکہ روشنی کی ضرورت کم پہونچے کمزوری جسم اور مزمن مرض میں فولاد بارک کونین وغیرہ مقویات کا استعمال کریں اغذیہ جیدیہ صالح الکیموس کہانیکو دیں تاکہ خون صالح اور قوی پیدا ہو اگر مقلہ میں سبب کے بڑہ جانے سے تناؤ اور درد کی کیفیت پائی جائے اور بصارت میں فتور ہوتا نظر آوے تو مقلہ کو نکال دیں تاکہ شراکت اور ہمدردی کی کیفیت سے دوسری آنکہہ بھی مبتلائی مرض ہو جائے

فصل دویم سل العین

یہ مستقل مرض نہیں ہے بلکہ دوسری امراض کی ایک ضمنیہ علامت ہے اکثر یہ علامت ورم مشیمیہ کے بعد عارض ہوتی ہے جس سے آنکہہ نرم اور اصل مواد موجودہ کے منجذب ہونے سے چہوٹی ہو جاتی ہے **علاج** اصل سبب مرض کے موافق علاج کریں حفظان صحت کی پابندی کریں اغذیہ جیدیہ اور ادویہ مقویہ کا استعمال بکثرت کریں اور صحت کے بحال رکہنے پر دیگر تدابیر بھی عمل میں لاویں۔

فصل سویم خفش (الینو)

الینو کے معنے سفیدی بدن ہے اس مرض میں دن کے وقت بالکل دکہائی نہیں دیتا یا کم نظر آتا ہے رات کے وقت نیز دہیمی اور محیط کے وقت بخوبی دکہائی دیتا ہے یہ مرض خلقی ہوتا ہے

نیز اون لوگوں میں پایا جاتا ہے جنکی جلد اور تمام بال پیدائشی سفید ہوتے ہیں اور آنکھہ گربہ کی مانند سفید مائل بہ سرخی ہوتی ہیں اسباب شبیہ کے کم رنگ دار ہونے سے ہوتا ہے اوسمیں سیاہی ذرہ بھر بھی نہیں ہوتی جس سے آنکھونکا نور متفرق ہو جاتا ہے اور دکھائی کم دیتا ہے اور راتکو سیاہی شب کے سبب نور چشم جمع ہو جاتا ہے جس سے بخوبی نظر آتا ہے **علاج** مقابل ثقبہ کے مقام کو چھوڑ کر تمام قرنیہ پر نشتر سوزنی سے چھید کر نیل یا وہ سرمہ بھردیں جس سے ہندوستان کی عورتیں اپنے بدن کو گودا کرتی ہیں پس اس عمل سے نور بصر متفرق نہیں ہوسکتا۔

فصل چہارم بعض العین للشعاع (فوٹو فوبیا)

اسکے معنے ہیں روشنی کے شعاع سے آنکھہ کا چرانا یہ بذات خود مرض نہیں ہے بلکہ بعض امراض چشم کی ایک معتبر علامت ہے پس اس صورت میں جس مرض کی یہ علامت ہے خاص اوس کا علاج کریں اگر بطور خود پیدا ہو تو دماغ میں حرارت کا پایا جانا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت میں مسہل دیں ادویہ سردہ مقویہ کا ضماد آنکھہ پر کریں۔

مقالہ ششم امراض طبقہ شبکیہ (ڈزیزا فدی رٹنا)

یہ پردہ غشائی نور کے نام سے بھی موسوم ہے یہ طبقہ عصبہ مجوفہ کی اطراف سے پیدا ہوکر آنکھہ میں منتشر ہو جاتا ہے اور نہایت سخت ہوا کرتا ہے چونکہ مختلف امراض کے الحاق سے اسکے اصل فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے بصارت میں خلل پایا جاتا ہے اسلئے اسکو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول اجتماع الدم فی طبقہ الشبکیہ (ہائی پریمیا افدی رٹنا)

یہ حالت ورم کا ابتدا درجہ ہے لیکن جب خون کا اجتماع ایک حد تک پہونچ جاتا ہے تو اکثر تدابیر صالحہ سے زائل ہو جاتا ہے اسمیں یہ ضرور نہیں ہے کہ اس قسم کے اجتماع خون سے ورم پیدا ہو جاوے بالجملہ شبکیہ میں خون کے اجتماع سے مرض کا ظہور ہوتا ہے **اسباب** جب آگ کے سامنے آنکھوں سے زیادہ کام لیا جاتا ہے تو اس قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً اس مرض میں لوہار اور نان پز زیادہ تر مبتلائی مرض ہوا کرتے ہیں لیمپ کی زائد

روشنی مین کام کرنا بھی موجب مرض ہے جو لوگ کسی چیز کو آنکھوں کے نزدیک لاکر اور آنکھوں پر زیادہ زور ڈال کر دیکھہ سکتے ہیں یا کم روشنی مین بہت باریک حروف لکھتے پڑہتے ہیں نقاشی مصوری کرتے ہین اکثر اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہیں بعض اوقات شبکیہ پر دوسرے طبقات واغشیہ چشم کے اورام سے بھی خون کا اجتماع پیدا ہو جاتا ہے بشرطیکہ ورم میں شدت پائی جائے کیونکہ آنکھہ کی ہر ایک ورم شدید مین اکثر مریض روشنی سے نفرت کرتا ہے بلکہ روشنی میں زیادہ دیکھنے سے ایذا پاتا ہے اور روشنی کے دیکھنے سے ایذا کا پانا شبکیہ کے مضر ہونے کی معتبر علامت ہے اور اسکی ایذا کے بغیر ممکن نہین ہے **علامات** جب آنکھہ کا معائنہ کیا جاتا ہے تو بادی النظر مین صحت اور سقم کی حالت میں کچھہ فرق معلوم نہین ہوتا لیکن جب آلہ چشم بین (افتھلمس کوپ) کے ذریعہ سے دیکھا جائے تو صحیح آنکھہ کی نسبت آنکھہ ماؤف کے طبقہ مین سرخی زیادہ پائی جاتی ہے لیکن جب دونوں آنکھیں مریض کی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو اس صورت میں تشخیص مرض بعید مشکل ہوتی ہے البتہ جسکے ہاتھ سے متعدد مریض نکل چکے ہون اسکے لئے تشخیص میں چندان دقت پیش نہین آتی پس اس صورت میں دوسری علامات معتبرہ پر اعتماد کرنا چاہیے نیز مریض کے بیان پر زیادہ توجہ کرین کیونکہ اس سے تشخیص مین زیادہ مدد ملتی ہے مثلاً مریض کہتا ہے کہ میری آنکھوں کے سامنے بار بار روشنی کی چنگارے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں جیساکہ بجلی چمک رہی ہے جب اس قسم کا مریض اپنی آنکھوں سے ذرہ سا کام لیتا ہے تو آنکھیں بہت جلد تھک جاتی ہیں اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے زاید روشنی کی چمک میں مریض ایذا پاتا ہے آنسو بکثرت جاری ہو جاتی ہیں اور مکان تاریک میں جاتے ہی آنکھین اپنی اصلی حالت پر ہو جاتی ہین اور کسی قسم کی اذیت نہین رہتی۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں آنکھہ کو زیادہ آرام مین رکھیں ہر قسم کے نظری کام سے منع کرین نیز آنکھوں کو بند کرکے سر منہ کو سرد پانی مین غوطہ دین لیکن زیادہ سرنگون نکرین کیونکہ اس سے خون کا رجوع سر اور منہ کیطرف زیادہ ہوتا ہے جس سے مرض مین ترقی ہوتی ہے۔ یا آنکھین بند کرکے خاص قرابہ کے ذریعہ

جس سے فوارہ کی طرح بوندیں ٹپکیں محل مقصود پر پہونچا دیں یا آنکھوں پر سرد پانی چھڑکیں سدغین پر جونکیں لگانے کے بعد لینیمنٹ ایوڈین یا جالکوٹہ وغیرہ اس قسم کی حاوہ اکالہ ادویہ لگاکرا مالہ کریں کبھی کبھی صدغین اور پس گوش پر تار بجلی (الکٹر سیٹی) لگادیں اس سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے اور آنکھہ کو آرام دینے کے بعد فولاد سنکونا کوئین بارک اور نزال اسڈ وغیرہ ادویہ مقویہ اور غذائی جیدیہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں حفظان صحت کی پابندی سے صحت کو قائم کریں

فصل دوم ورم طبقہ شبکیہ (رٹنائی ٹس)

شبکیہ میں تنہا ورم کی شکایت کم پائی جاتی ہے اکثر مشیمیہ یا کوئی دوسرا آنکھہ کا طبقہ پہلے ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے بعدزاں اوسکی شراکت سے شبکیہ میں ورم ہو جاتا ہے

اسباب اکثر یہ مرض درزی گھڑی ساز جہرکن نقاش مصور وغیرہ اس قسم کے پیشہ ور اشخاص کو ہو جاتا ہے خون کے جتماع سے بھی ورم ہو جاتا ہے جو فصل اول میں بیان کئے گئے ہیں آتشک وجع مفاصل نقرس وغیرہ امراض کی سمیت سے بھی ہو جاتا ہے امراض گردہ کے سبب سے بھی ہوتا ہے خصوصاً جسمیں البیومنوریا زیادہ پایا جائے احتباس طمث اور دل کے عضلات بڑہجانے سے بھی ہوجاتا ہے کیونکہ انمیں عروق کمزور ہو جاتے ہیں کبھی عروق کی وسعت کے بڑہجانے سے دفعتاً آنکھوں پر بجلی کی چمک کے لگنے سے برفانی ملک میں برف پر سورج کی روشنی کے عکس سے یہ مرض ہو جاتا ہے قریب نظری قیمور وغیرہ امراض میں عینک کے بغیر کام کرنا موجب مرض ہے باریک حروف کی کتاب کا مطالعہ بکثرت کرنا مشیمیہ اور عنبیہ کی سوزش کا زیادہ پھیل جانا آنکھہ کی عروق شعریہ کا پھٹ جانا بھی موجب مرض ہے کبھی دوران سر اور نکسیر کے پھوٹنے سے دفعتاً بینائی میں فتور پیدا ہو جاتا ہے

علامات بصارت کے دھندلا ہو جانے سے نظر کا میدان تنگ ہو جاتا ہے جسمیں مریض بیان کرتا ہے کہ مجھی صاف دیکھائی نہیں دیتا بلکہ ہر ایک شے مکدر یا دخان یا ضباب کے پردہ میں دکھائی دیتا ہے اور جبتک زائد روشنی میں نہایت خوض اور دقت سے

انکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھا نہ جائے صورت مرئی کی بخوبی پہچانی نہین جاتی کیونکہ اسمین شبکیہ کی قوت حس کم ہو جاتی ہے جس سے طبقہ شبکیہ مین شئے مرئی کی صورت پورے طور پر منطبع اور منعکس نہیں ہو سکتی بالاارکی محتاج ہوتی ہے کہ دیکھنے مین نہایت غوض کیا جائے جس سے مرئی کا انطباع بصد دقت ہوتا ہے بالجملہ مرض کی ابتدا مین مریض کو ہر ایک شئے مکدر نظر آتی ہے چندروز کے بعد ہر شے مین جبتک خوض اور دقت سے دیکھا نہ جائے نظر نہین آتا اور اس قسم کی ترقی مرض مین کبھی جانب یسار سے کبھی جانب یمین سے کبھی فوق چشم کی جانب سے ذرہ بھر بھی نظر نہین آتا اور مخالف جانب سے بخوبی دکھائی دیتا ہے اور جبتک بصارت بالکل زائل نہ ہو جائے یہی حالت برابر رہتی ہے کیونکہ ورم کے مقام سے خون کا لزوجت دار مادہ ناص شبکیہ پر گرتا ہے جس سے غشائے جدید پیدا ہو جاتا ہے پس غشائے جدید یا خون کے لزوجت دار مادہ کے مقام کی حس کے کم ہو جانے سے بصارت زائل ہو جاتی ہے جہان جدید غشا یا خون کا لزوجت دار مادہ نہین ہوتا وہان سے قدرے نظر آتا ہے آتشک کی صورت مین آتشک کی علامات بھی موجود ہوا کرتی ہین اور اس قسم کی مخصوصہ علامت یہ ہے کہ ہر ایک جانب سے مریض بخوبی دیکھ نہیں سکتا امراض گردہ مین البیومن وغیرہ علامات گردہ کی موجودگی سے بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے اور اس مرض کی ترقی بہت جلد ہوتی ہے جس سے تھوڑی مدت مین بینائی زائل ہو جاتی ہے عروق کے پھٹ جانے سے شبکیہ مین خون جمع ہو جاتا ہے جس سے بصارت فورًا زائل ہو جاتی ہے نیز ظہور مرض کے پہلے دوران سر وغیرہ علامات سے دماغ مین اذیت زیادہ پائی جاتی ہے آنکھ کے سامنے آگ کی چنگاریان اور بجلی کے شرار سے مریض کو معلوم ہوتے ہین کبھی متفرق مقام پر سیاہ دھبے پیدا ہو جاتے ہین اور بینائی مین فتور پڑ جاتا ہے آنکھ کی پتلی کے سکڑ جانے سے چکاچوند کی کیفیت پائی جاتی ہے اور صدغین مین بھی قدرے درد پایا جاتا ہے **انجام** اعصاب کا کوئی حصہ جسقدر زائل ہو جاتا ہے وہ دوبارہ پیدا نہین ہوتا دیا ہی اس مرض کا حال ہے علاج سے

پہلے جسقدر بصارت مین نقصان ہوچکا ہے اسکا اعادہ ہونا مشکل ہے البتہ باقاعدہ
علاج سے مرض رک جاتا ہے آتشک کی سمیت کے باعث جو مرض پیدا ہوتا ہے بنسبت
امراض گردہ کی چندان ضرر رسان نہین ہے نہ دیرپا ہے اکثر صحت ہوجاتی ہے اور گردہ
کی امراض سے جو مرض پیدا ہوتا ہے وہ النفجار سے قدرے نیک مگر یہ دونون اخیر الذکر
امراض کا انجام برا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکے ازالہ
مین کوشش کرین آنکھہ کو آرام دین روشنی سے پرہیز کرین آسمانی رنگ کا مقعر چشمہ استعمال
مین لاویں مقام صدغین پر چند جونکیں لگادیں کانوں کے پیچھے آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کریں
اور جو تدابیر اور ادویات کا استعمال شبکیہ کے اجتماع خون میں کیا گیا ہے استعمال
کرنا زیادہ تر مفید ہے اندک مقدار مین رسکپور کو جوشاندہ بارک یا کونین کے ہمراہ کہلانا
فائدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** سیماب گندہک آملہ سار اسگند ناگوری ہر ایک
یکتولہ سہاگہ ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے کہرل کرین اور حبوب دانہ موٹھہ کے برابر تیار کرکے
ایک ایک حب صبح وشام کہانیکو دین **دیگر مجرب** پرکلورایڈ اف مرکیوری ایک
گرین ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک ڈرام ٹنکچر کلمبا ۲ اونس پانی ۴ اونس سبکو ملاکر غذا کے
بعد بقدر ۲ ڈرام قدرے پانی شامل کرکے صبح وشام مریض کو پلاوین اگر آتشک کی موجود
سمیت سے مرض کا ظہور معلوم ہو تو رسکپور ایک گرین ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک ڈرام
عرق گلاب ۹ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام اور پانی ۲ اونس میں شامل کرکے روزانہ
۳ دفعہ پلادین اگر مریض کو شراب سے پرہیز نہو تو دوای مین ۳۰ بوند سے ایک ڈرام
تک ٹنکچر کلمبا شامل کرکے پلادین اگر شراب سے پرہیز ہو تو صرف خیساندہ کلمبا کا پلانا کافی
ہے اگر دو تین ہفتہ کی استعمال سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو بیمار کے بدن کو سیماب
کا بہپارہ دیں تاکہ جوش دہن پیدا ہوجاوے بعدازان سارساپریلہ میں یا عشبہ مغربی کی
جوشاندہ مین یا صرف سادہ پانی مین دو تین گرین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو حل کرکے
برابر چند ہفتہ تک پلاتے جاویں چندان کہ مرض زائل ہوجائے اگر گردہ کی امراض میں
البیومنوریا کا علاج کیا جاوے تو فائدہ میں سریع الاثر ہے اور اس صورت مین کمبات

سیماب کا استعمال کرنا سراسر موجب ضرر ہے مسہلات اور معرقات کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے ٹنکچر فرائی پر کلورائیڈ کی استعمال سے بھی فائدہ کثیرہ ہوتا ہے اگر انفجار عروق کے باعث مرض کا ظہور پایا جائے توحسب اسباب موجب فساد تدارک کریں اور اس صورت مین بھی مرکبات سیماب کا استعمال کرنا قطعی منع ہے مگر کبھی کبھی سرپ فیرم ایوڈائیڈ کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے احتباس طمث کی صورت مین مرکبات سُہاگہ کا استعمال کیا جائے خصوصاً یہ مرکب فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ٹنکچر ارگٹ ۸ ڈرام سُہاگہ ایک ڈرام عرق دارچینی ۹ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** بائی کاربونٹ اف سوڈا سُہاگہ ہر ایک ڈرام ڈائلوٹ ہایڈروکلورک اسڈ ۸ قطرات عرق گلاب ۲ اونس پانی ۱۲ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام پلادیں قبض کا خیال رکھیں اور کبھار ادویہ کی استعمال سے اسہال کریں اگر فریڈرکس ہال واٹر کا استعمال کیا جاوے توسب سے بہتر اور موزون ہے۔

فصل سویم ذباب البصر ایموروسس

اس سے وہ نقص بصارت یا نابینائی چشم مراد ہے جو دماغی یا نخاعی اسباب سے پیدا ہو ابتدا مرض میں مریض مبصرات کو صاف صاف دیکھ نہین سکتا جیساکہ تاریکی میں مبصرات کا صاف دکھائی دینا بصد مشکل ہوتا ہے بلکہ دخان یا ضباب کے پردہ مین مرئیات نظر آتے ہیں اکثر اخیر مین بصارت باطل ہوجاتی ہے اگرچہ یہ مرض امراض متعددہ میں سے پیدا ہوتا ہے مگر ایموروسس اوس ذباب البصر کا نام ہے کہ جسمیں عصبہ مجوفہ یا شبکیہ مین کسے قسم کا نقصان یا ضعف یا ضرر پہونچتا ہے کبھی جوہر دماغ میں ضعف ونقصان کے پیدا ہونے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے مختلف عوارضات کے لاحق ہونے سے دو قسم پر منقسم ہے۔

اوّل مرض اصلی

جب عصبہ مجوفہ یا طبقہ شبکیہ میں کسے قسم کا نقصان یا ضرر پہونچتا ہے تو یہ دونوں اعضا مسترخی اور مفلوج ہوجاتے ہیں دماغ کے نقصان وضرر سے بھی یہ دونوں اعضا مفلوج

ہو جاتے ہین اور یہ دونون صورتین قابل علاج کے نہیں ہین

قسم دوئم شرکی

جب شبکیہ یا عصبہ مجوفہ یا دماغ کے فعل میں ضعف آجاتا ہے تو ذہاب البصر کی صورت نمایان ہوتی ہے بشرطیکہ یہ ضعف رفع ہو جانے کے قابل ہو نہ یہ کہ اعضاء مذکورہ کی ذات میں کسی قسم کا نقص عائد ہو اور اعضائے مذکورۃ الصدر مین تغیر کا واقع ہونا دو وجہ سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ حالت صحت کی نسبت اعضا کے حجم میں فرق پیدا ہو جائے مثلاً ورم کے سبب مقدار میں زیادہ ہو جاوین یا کسیقدر چربی مین تبدل کے ہو جانے سے نرم ہو جاوین یا زیادہ تحلیل کے ہو جانے سے صغیر اور چھوٹے ہو جاوین دوئم یہ کہ خون کے قدرے تقلیل اجتماع یا زاید شفقت کے باعث حالت صحت کی نسبت اعضاے مذکورہ کے افعال مین فرق آجاوے اور اپنے کام معمولہ سے ہٹ رہین لیکن اصلی ساخت میں کسی قسم کے نقص نہ واقع ہونے سے اصلی مقدار اور صحت طبعی مین چندان فرق پیدا نہو۔

اسباب

جب شبکیہ یا عصبہ مجوفہ یا دماغ مین ورم کا ظہور ہو جاتا ہے تو ان تینون اعضا کے افعال مین تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ سرسام اور شبکیہ کے ورم میں اکثر ذہاب البصر کی شکایت پائی جاتی ہے۔ دماغ مین جریان خون کے واقع ہونے سے جیسا کہ عروق دماغیہ کے انفجار سے سکتہ کا عارضہ ہو جاتا ہے یا منبت اعصاب کے موقع پر دماغ مین رسولی کے واقع ہونے سے یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے کبھی امراض نخاعیہ کے سبب ہو جاتا ہے مگر استرخائے اعصاب کی حالت مین نصف بدن اسفل یا عام بدن کے مفلوج ہو جانے پر اکثر اس مرض کی شکایت پائی جاتی ہے پس مذکورۃ الصدر اسباب کے باعث اعضاء مذکورہ کی ساخت مین تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے جس سے یہ اسباب قوی شمار کئے جاتے ہیں کبھی احتباس طمث، قبض شکم، ایام حمل اور انکھون سے زیادہ کام لینے سے دماغ یا عصبہ مجوفہ یا شبکیہ مین خون کی [illegible] زیادہ ہو جاتی ہے جس سے ذہاب البصر پیدا ہو جاتا ہے زیادہ روشنی اور گرمی کی کثرت سے بھی شبکیہ مین خون کا اجتماع ہو جاتا ہے کبھی اسباب [illegible] کی ضد سے مرض کا ظہور ہوا کرتا ہے چنانچہ خون کی قلت [illegible] انیمیا مین بھی یہ حالت

پیدا ہو جاتی ہے وہ اسباب جنسے خون کی قلت ہو جاتی ہے یہ ہیں۔عورتونکے ساتھ زیادہ مقاربت کرنا۔ تنبا کو کا استعمال کثرت سے کرنا ولادت یا بواسیر کی حالت میں بدن سے خون کا بکثرت خارج ہونا یا بار بار فصد کا لینا جونکین بکثرت لگانا مسہل وغیرہ استفراغات کا زیادہ استعمال مین لانا موجب مرض ہے کبھی دوسرے اعضا کی امراض کی مشارکت اور ہمدردی کی وجہ سے بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ کرم شکم کی صورت مین ہوتا ہے جب دانتون کے اوپر یا رخسارون پر دنبل پیدا ہو جاتا ہے یا پیشانی کے زخم سے تکلیف ہوتی ہے تو چہرہ کے ریشہ ہای عصب زوج خامس کی اذیت سے مرض کا ظہور ہو جاتا ہے کبھی نقرس وجع مفاصل اور آتشک کی سمیت بھی موجب مرض ہے۔

علامات عموماً ہر ایک قسم مین بتدریج ضعف بصارت پیدا ہو جاتا ہے تمام مبجرات وسندلے معلوم ہوتے ہیں بصارت کے آہستہ آہستہ کم ہو جانے سے دفعتاً بینائی باطل ہو جاتی ہے کبھی ایک چیز کی دو چیزین اور ثابت شئی اودہی۔راست ٹیڑھی شکل دار بدشکل دکھائی دیتی ہے چراغ کی روشنی چہار سر معلوم ہوتی ہے جسکے گرد حلقہ سا بنا ہوا نظر آتا ہے کبھی آنکھون کے سامنے روشنی کا شعلہ یا آگ کی چنگاریان اڑتی ہوئین نظر آتی ہین آنکھ کی تپلی پھیل جاتی ہے اس مرض مین عنبیہ بھی ضعیف ہو جاتا ہے جس سے روشنی کے دیکھنے وقت بتدریج حرکت اجتماعی کرتا ہے یعنی سمٹنے مین کوشش کرتا ہے جس سے مریض روشنی کو زیادہ پسند کرتا ہے کبھی حرکت کرنے سے مطلقاً رہجاتا ہے اور آنکھ کے ہمیشہ کھلے رہنے سے مریض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا غور و خوض کے ساتھ آنکھین کھول کر دیکھ رہا ہے اور اپنے سامنے کی دور و دراز اشیا پر نظر دوڑا رہا ہے اور چلتے وقت آنکھین کھول کر ہاتھ کی انگلیون یا اٹکل بچون کے طور پر اندھون کی مانند رستہ مین چلتا ہے اور ہاتھ آگے کو ٹٹولتا ہوا رکھتا ہے تاکہ ہر ایک صدمہ سے محفوظ رہے رفتار مین سست ضعیفون کی طرح ہوتا ہے غرض روشنی مین مریض کی رفتار ایسی ہوتی ہے جیسا کہ کوئی رات کو اندھیرے مین چلتا ہے اور اس مرض کی یہ مخصوصہ علامت ہے جس سے مرض کی تشخیص فوراً ہو سکتی ہے اگر آنکھ کو چشم بین کے ذریعہ دیکھا جائے تو طبقہ شبکیہ مین ایک گہرا سا

معلوم ہوتا ہے عصبہ مجوفہ پیلا سفید مرجہایا ہوا ہوتا ہے کبھی میدان بصارت کے وسط
مین نظر دہندلی اور باقی حصہ مین صحت کی نسبت قدرے کم مگر بعض بعض نقاط مین بالکل
نداردہوتی ہے کبھی میدان بصارت کی وسط مین نظر بالکل مفقود ہوجاتی ہے مگر اطراف
کی نظر مین کمی یا بعض بعض نقاط مین نظر بالکل زوال پذیر ہوجاتی ہے کبھی میدان بصارت کے
نصف حصہ مین نظر مفقود اور نصف حصہ مین صحیح وسالم ہوتی ہے کبھی ایک آنکھہ کے
اندرونی نصف حصہ کی نظر صحیح وسالم اور دوسری آنکھہ کے بیرونی نصف حصہ کی سالم ہوتی
ہے کبھی دونون آنکھون کی بیرونی نصف حصہ کی نظر مفقود ہوجاتی ہے کبھی عصبہ مجوفہ
پر دباؤ کے پڑنے سے صرف ایک ہی آنکھہ کی نظر ضائع ہوجاتی ہے مگر دیکھنے مین بالکل
صاف اور صحیح وسالم نظر آتی ہے بالجملہ یہ مرض تین قسم پر منقسم ہے **اول** آنکھہ مین کسی
قسم کا درد اور اذیت نہین ہوتی فقط کمزوری اور ضعف کے باعث روز بروز بصارت ضعیف
ہوتی جاتی ہے **دویم** ابتدا مین خاص دماغ مین یا طبقہ شبکیہ مین ورم کے ہوجانے سے
برابر ایک دو ہفتہ تک درد سر اور دوران سر پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کے رفع ہوجانے کے
بعد اعضائے چشم مین فتور کے واقع ہونے سے ضعف بصر پایا جاتا ہے جس سے مرض کامل
ہونے لگتا ہے **سویم** رسولی۔ دمبل اور آتشک کی سمیت مین خاص دماغ اور عصبہ
پر ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے جس سے شدید درد سر پیدا ہوجاتا ہے اور ہمیشہ قائم رہتا ہے اور
کسی وقت موقوف نہین ہوتا جس سے بصارت مین ضعف اور کمزوری ہوجاتی ہے۔

فائدہ جلیلہ امتحان کے وقت مریض کو ایک دیوار کے مقابل کھڑا کرکے ایک نقطہ قائم
کرین تاکہ خاص نقطہ پر اپنی نظر کو مریض قائم رکھے بعد ازان نقطہ سے اوپر نیچے اور دائین بائین
انگلی رکھہ کر پوچھتے جاوین پس اس صورت مین جسقدر دور فاصلہ پر ارد گرد کے نقاط کو
مریض دیکھہ سکے وہی اوسکا میدان بصارت مقرر کیا جائے پیمائش نظر کے لیے پیری
میٹر ایک آلہ بھی ہوا کرتا ہے جس سے میدان بصارت کا فاصلہ نہایت آسانی سے مقرر
کیا جاسکتا ہے **انجام** اکثر مریض اور اوسکے ورثا دریافت کیا کرتے ہین کہ مریض کا
انجام کار کیا ہوگا اس صورت مین طبیب پر لازم ہے کہ پہلے خاص مریض اور اوسکے خدمتگار سے

حدوث مرض کی کیفیت دریافت کرلیا کرے پھر اسباب مرض کو معلوم کرکے حکم لگائے
کہ مرض دفعتاً پیدا ہوا ہوگا جیساکہ مرض سکتہ میں ہوا کرتا ہے نیز وہ مرض جو دردسر
زائل ہو جانے کے بعد لاحق ہوتا ہے یا شدت درد کے بعد پیدا ہوتا ہے اور دردسر بھی برابر
قائم رہتا ہے پس ان دونوں صورت میں انجام مرض بُرا ہوتا ہے جو مرض بتدریج پیدا
ہوتا ہے یا شراکت کی وجہ سے ظہور پکڑتا ہے یا آتشک کی سمیت۔ وجع مفاصل و نقرس
کے زہریلے سواد سے نمودار ہوتا ہے اکثر اسکا انجام نیک ہوا کرتا ہے اور باقاعدہ علاج
سے آرام ہو سکتا ہے۔ نیز طبقہ شبکیہ کی قوت کے دریافت کرنے پر انجام مرض کا حکم لگایا
جاسکتا ہے مثلاً دریافت کریں کہ میدان میں کسقدر فاصلہ بعید سے مریض دیکھہ سکتا ہے یہ
بھی دریافت کریں کہ جیسا مریض مقابلہ کی شئے کو دیکھہ سکتا ہے ویساہی یمین و یسار
اور فوق کی جانب بھی دیکھہ سکتا ہے یا کچھہ فرق پایا جاتا ہے پس اگر دور فاصلہ کی چیزوں
کو نیز جہات کی مرئیات کو مریض بخوبی دیکھہ سکتا ہے تو انجام نیک ہے ورنہ بُرا۔ اگر مقابل
کی شئے کو بخوبی دیکھا جاتا ہے لیکن جہات میں کمی یا بالکل نظر نہیں آتا تو انجام بُرا ہے کیونکہ
یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ شبکیہ کی خاص جہات میں تغیر اور نقصان پیدا ہو گیا ہے
جب آلہ چشم بین کے ذریعہ معلوم ہو جائے کہ ضعف اور استرخا کے سبب شبکیہ رقیق اور
سفید ہو گیا ہے تو اکثر انجام خراب ہوا کرتا ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت
کرکے اوسکی ازالہ میں کوشش کریں کیونکہ اصل سبب موجب فساد کا دفع کرنا ہی علاج
مرض ہے۔ اسباب دماغیہ اور عصبیہ مجوفہ کے باعث ظہور مرض پایا جائے تو لا علاج ہے
اسکے علاج میں تضیع اوقات نکریں کمزوری میں مقوی ہلکی غذا کھلادیں تمباکو نوشی شراب
نوشی اور ضربہ صدمہ کی حالت میں ۱/۵ سے ۱/۱۲ حصہ گرین اسٹرکنیا کی پچکاری روزانہ
زیر جلد کریں مرکبات کچلہ۔ فولاد۔ کونین اور جوہر کچلہ کے کھلانے سے زیادہ تر فائدہ
ہوتا ہے فاسفورس سلوشن بقدر ۵ بوند پانی میں شامل کرکے پلانا فائدہ میں سریع الاثر
ہے **نسخہ کشتہ فولاد** جسکی استعمال سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے۔
ترکیب برادہ فولاد کو شیر مدار میں ترکرکے خشک کریں ازاں بعد ہموزن نوسادر شامل

کرکے کڑچھی مین اگ دین تاکہ نوسادر کے جل جانے سے فولاد خاکستر ہوجائے بعد
سرکہ انگوری مین ترکرکے خشک کرین اور گہیکوار کی رس مین کہرل کرکے اگ دین
اس سے فولاد نہایت سُرخ رنگ تیار ہوتا ہے خوراک ایک سرخ ہمراہ مسکہ

نسخہ کشتہ سم الفار جسکی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **ترکیب**
ایک تولہ سنکہیا کو نصف شیرہ اسپر مین کہرل کرین بعد ازان نصف سیر شیرۂ پیاز مین ازان بعد
ٹکیہ بناکر پوست درخت پیپل کی راکہہ سیر بہر مین بطور داب ۴ سیر چوب کنار دشتی کی
اگ دین اس سے سنکہیا نہایت شگفتہ ہوکر تیار ہوجاتا ہے خوراک نیم برنج مسکہ مین
اور یہ مرکب بھی فائدہ مین کثیر النفع ہے **نسخہ** سائٹریٹ اف ایرن اند کوئنیا
۳۰ گرین ٹنکچر چرایتا ۱ ڈرام خیسانده کواشیا ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام
دین **دیگر معجون مجرب** سفوف کچلہ مدبر بشیر ۲۰ درم فلفل سفید فلفل سیاہ دارچینی
جوزبوا مصطگی عود بلسان زنجبیل عود ہندی ہر ایک ۲ درم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ
بلیلہ ہر ایک ۱۰ درم کشنیز ۳ تولہ سبکو باریک کرکے سہ چند شہد مین حسب دستور
معجون تیار کرین اور بقدر ایک ماشہ صبح وشام کہانیکو دین آتشک کی موجودگی مین
الیوڈائیڈ اف پوٹسیم اور مرکبات سیماب کہلادین اگر وجع مفاصل اور نقرس کے باعث
ہو تو اسکا خاص علاج کرین اگر احتباس طمث قبض تشنج حبس البول وغیرہ عوارضات
سے ہو تو مسہل دین صدغین پر آبلہ انگیز پلستر لگاکر اذیت پہونچاوین اور آنکہہ کے
گرد زنجیر برقی کے لگانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے باسلیقون روشنایا اور شیاف
مرارات کو اکتحال کے طور پر استعمال کرنا نہایت مفید ہے نیز آنکہہ پر سرد پانی کے
چہینٹے مارین۔

فصل چہارم ذباب البصر فی المطامیر

لفظ کی جمع مطمورہ ہے اسکے معنی ہین اندہیری کمرہ مین رہایش کے زیادتی سے بصارت
زائل ہوجاتی ہے عہد سلطنت روس وغیرہ زمانہ سابقہ مین اس مرض کا ظہور بکثرت
ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اکثر قیدیونکو زمین کے نیچی بڑی بڑی خندقون مین مقید کیا

کیا کرتے تھے پس کچھ عرصہ تک تاریک مکان کی رہائش سے بصارت زائل ہو جاتی تھی **اسباب** جب مدت دراز تک آنکھون مین آفتاب کی روشنی نہین پہونچتی تو شبکیہ اور عصبہ مجوفہ کے کچھ عرصہ تک برابر معطل پائے جانے سے دونون اعضا لاغر اور کمزور ہو جاتے ہین کیونکہ طبقہ شبکیہ تین چیزون سے مرکب ہے ایک عروق سے جنکے ذریعہ خون داخل ہوتا ہے دویم اعصاب دماغیہ کے ریشون سے جنکے ذریعہ قوت حس پہونچتی ہے سویم عضلاتی ریشے اور غشا سے جنکے سبب آنکھون مین نور خارجی داخل ہوتا ہے پس جب کچھ عرصہ تک طبقہ مذکور خارجی روشنی سے محروم رہتا ہے تو بیکار اور معطل ہونے کے سبب شبکیہ فاسد ہو جاتا ہے اور مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جو مچھلی زیر زمین کے چشمہ مین رہتی ہے آفتاب کی روشنی کے نہ پہونچنے سے انکی آنکھین بہت چھوٹی ہوتی ہین بلکہ صرف نشان سا معلوم ہوتا ہے اور گمان پڑتا ہے کہ شاید جسم کی مقدار کے موافق مخصوص نسبت کے حصہ مین مزوسہ پائی جاتی ہین **علاج** قابل علاج نہین ہے -

فصل پنجم ضرب العین (گلاؤ کوما)

اس مرض مین مردمک نہایت سبز ہو جاتی ہے جیسا کہ سمندر کے پانی کی سبزی پائی جاتی ہے اور اسکی اصلیت ابتک پایہ ثبوت کو نہین پہونچی بعض کہتے ہین کہ طبقہ شبکیہ کی خاص ورم ہے بعض کی رائے ہین شبکیہ اور مشیمیہ دونون کی موجودہ ورم کا باعث ہے بعض حکما کی رائے اس امر پر ہے کہ باوجود دونون طبقہ کی موجودہ ورم کے ہمراہ رطوبت جلیدیہ بھی متورم پائی جاتی ہے پس اس صورت مین شبکیہ کی ذات اور رنگت مین حالت صحت کی نسبت تغیر واقع ہو جاتا ہے اور اقرب بصواب یہ امر ہے کہ اس مرض مین ان اعضا کا ورم خصوصاً اور جملہ اجزائے چشم کا ورم عموماً ہوا کرتا ہے اور یہ مرض تین قسم پر منقسم ہے اول حاد دویم مزمن اور یہ دونون قسم ابتداءً بلا واسطہ امراض دیگر خود ہی پیدا ہو جاتے ہین سویم شرکی یہ ضربہ چشم یا حدوث زخم چشم نیز دوسرے امراض چشم کی شراکت سے پیدا ہو جاتا ہے عموماً اقسام ثلثہ کے تین حالات ہوتے ہین اول خون اور رطوبات کے اجتماع سے مقلہ چشم سخت مشابہ پتھر کی ہو جاتا ہے دویم میدان

بصارت کے تنگ ہوجانے سے بعید نظری روز بروز کم ہوتی جاتی ہے سویم بصارت مین ضعف کے زیادہ ہوجانے سے قریب شے بھی صاف نظر نہین آتی بالجملہ ابتداحالت مین کبھی کبھی آنکھون کے سامنے اندھیرا ہو جاتا ہے چراغ کے گرد رنگدار ہالہ سا نظر آتا ہے مقلہ کی سختی اور میدان بصارت کے تنگ ہوجانے سے روز بروز نظر کم ہوتی جاتی ہے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چار قسم مین بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول حادسب اکیوٹ گلاکوما

یہ قسم چیالیس برس کی عمر کے اندر کمتر دیکھا جاتا ہے ہندوستان مین یہ عجیب خوفناک مرض ضعیف اور ادھیڑ عمر کے آدمی کو عام تندرستی مین فتور کے پڑ جانے سے خود بخود پیدا ہوجاتا ہے کبھی خوف شدید کے باعث جو دفعتاً لاحق ہوتا ہے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے چنانچہ بجلی کا گڑ نا یا رعد کی آواز یا توپ کی آواز کا مسموع ہونا یا مال واولاد کے دفعتہً ضائع ہوجانے سے غم و ہیج مین پڑنا موجب مرض ہے **علامات منذرہ** ظہور شدت سے چند روز پیشتر نزدیک شے کو کم اور بعید کی مرئیات کو مریض بخوبی دیکھہ سکتا ہے کیونکہ ازدیاد رطوبات اور ورم کے سبب اندرونی اعضائے چشم کے بڑھجانے سے قرنیہ منغمز ہوکر آگے کو نکل آتا ہے جس سے شکل وہیئت طبعی مین فرق پڑجاتا ہے آنکھہ طویل ہوجاتی ہے جس سے مقابل کی مرئیات بخوبی منطبع نہیں ہوسکتین جیساکہ حالت صحت مین ہوا کرتی تہین پس مقلہ کے کبیر و دراز ہونے کی صورت مین مرئیات قریبہ کے خطوط شعاعیہ کی ساق اپنی کوتاہی کی وجہ سے محل ابصار تک نہین پہونچ سکتی جس سے مرئیات قریبہ کا دیکھنا مشکل ہوجاتا ہے مگر مرئیات بعیدہ کے خطوط شعاعیہ کی ساق طویل ہوتی ہے اور محل ابصار تک پہونچ جانے کے سبب دور کی چیزین بخوبی نظر آتی ہین اس حالت مین مریض کو عینک لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ دور اور نزدیک کی چیزین یکسان نظر مین آوین۔ اگرچہ عینک کے لگانے سے سردست مدعا بخوبی حاصل ہوتا ہے یعنی قریب وبعید کی چیزین یکسان نظر آتی ہین مگر روز بروز قوت باصرہ کے ضعیف ہوجانے سے دس پندرہ روز بعد پھر وہی شکایت سابق پیش آتی ہے اور پہلی عینک کی نسبت قوی درجہ کی عینک لگانی پڑتی ہے بعض اوقات خاص شبکیہ یا دماغ مین مبدائے عصبہ مجوفہ پر خون کی اجتماع ہونے سے شب و روز

ہیں کسے ایک وقت پر آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے اور دس پندرہ منٹ کے بعد زائل ہو جاتی ہے اس صورت میں کبھی بہت کم نظر آتا ہے اور کبھی مطلقاً نظر ہی نہیں آتا نیز چراغ اور لیمپ پر نظر کرنے سے ایک قسم کا حلقہ رنگ دار معلوم ہوتا ہے کبھی چاند کے ہالہ کی طرح ایک ہی رنگ کا ہالہ ہوتا ہے کبھی قوس قزح کی طرح رنگ برنگ پایا جاتا ہے اور وسیع میدان میں کسے چیز کی طرف دیکھنے سے مقابل کی شی ریخی نظر آتی ہے اور دائیں بائیں کی چیزیں دکھائی نہیں دیتیں جیساکہ خرد بینیا یا دوربین کے ذریعہ دیکھنے سے سامنے کی چیزیں بخوبی نظر آتی ہیں اور جہات کی اشیا بالکل دکھائی نہیں دیتیں اگر مریض اپنی ناک کی طرف دیکھتا ہے تو موق اکبر کی جانب سے ذرہ بھر بھی نظر نہیں آتا کیونکہ ورم شبکیہ کے سبب متورمہ غشا کے مقام میں عصبہ مجوفہ جو مدرک اشیا ہے نہایت خراب ہو جاتا ہے اور فعل ادراک صور سے قاصر ہو جاتا ہے اور صحیح و سالم مقام کا عصبہ مجوفہ اپنے فعل ادراک صور کو بخوبی کر سکتا ہے اسی وجہ سے مقابلہ چشم یا مقابلہ موق کی جانبی اشیا یا جانب وحشی کی چیزیں بخوبی نظر آتی ہیں اور جانب انسی کی مرئیات بالکل مفقود النظر ہو جاتی ہیں نیز آنکھ کے مقلہ کے زیادہ تن جانے سے ڈھیلا مانند پتھر کی سخت ہو جاتا ہے اور اس علامت کے روز بروز بتدریج ظاہر ہونے سے مریض کو اس کے معالجہ کی طرف مطلقاً توجہ ہی نہیں ہوتی خصوصاً ایک آنکھ کے مبتلا ہونے سے کم توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ **علامات مخصوصہ** علامات مندرجہ کے بعد اعراض قویہ ظاہر ہو جاتے ہیں درد کی شدت کے نہ برداشت ہونے سے مریض نہایت مضطرب ہو جاتا ہے پاگلوں اور دیوانوں کی سی حرکات کرنے لگتا ہے درد کی ٹیس صدغین سے پیشانی اور ناک تک جاتی ہے اور سب سے زیادہ درد کی شدت موخر راس میں ہوتی ہے اکثر اثنائی درد میں قے ہو جاتی ہے جیساکہ معدہ میں صفرا کی زیادتی سے قے ہوا کرتی ہے غرض آنکھ کے ڈھیلے کے تناؤ پر درد کی شدت وخفت موقوف ہے زیادہ تناؤ میں درد بشدت ہوتا ہے چنانکہ مقلہ پھٹا جاتا معلوم ہوتا ہے جس سے مریض ہمیشہ مغموم بےچین رہتا ہے جب آنکھ کو دیکھا جائے تو ملتحمہ اور غشائی بلغمیہ چشم میں اجتماع خون کے باعث سرخی زیادہ پائی جاتی ہے اور قرنیہ قدرے آگے کو بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے رطوبت زجاجیہ کے متورم ہونے سے عنبیہ بھی اپنی جگہ سے حرکت کرکے قرنیہ کے قریب پہونچ جاتا ہے تپلی پھیلی ہوئی سست بحرکت ہو جاتی ہے

اور ثقبہ عنبیہ پر آلوچہ کی سی سفیدی محسوس ہوتی ہے اور آنکھ کی مردمک پر سمندر کے پانی کی طرح
سبزی مائل بہ نیلاہٹ چھا جاتی ہے اور یہ اس مرض کی خاص معتبر علامت ہے اور روشنی کے معائنہ
سے ثقبہ عنبیہ نہایت آہستہ آہستہ جمع ہوجاتا ہے چکاچوند کی کیفیت کی موجودگی سے آنسو بکثرت آتی
ہیں نیز شبکیہ میں جابجا ورم و تغیر کے واقع ہونے سے نظر بہت گھٹ جاتی ہے خصوصاً جب آنکھوں کے
سامنے بجلی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے تو اس حالت میں بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے جب آلہ
چشم بین کے ذریعہ سے آنکھ کی اندرونی کیفیت دیکھی جاتی ہے تو رطوبت زجاجیہ میں دخان کی مانند اس
قدر کدورت معلوم ہوتی ہے کہ اوسکے سبب سے طبقہ شبکیہ محسوس نہیں ہوسکتا کیونکہ اسوقت جاجیہ
میں آب قلزم کے رنگ کی سی سبزی پیدا ہوجاتی ہے مشیمیہ کی رگوں کے دب جانے سے آنکھ کی پرورش
میں فتور پڑجاتا ہے اور طبقہ شبکیہ کے دب جانے سے میدان بصارت تنگ ہوجاتا ہے چونکہ زجاجیہ
میں رنگت پیدا ہونے کے سبب ضرب العین اور نزول الماء کی مرض میں اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے اسلئے
دونوں میں تفرقہ کرنا نہایت ضروری ہے **علامات مشخصہ** جب آلہ خوردبین کے ذریعہ ملاحظہ
کیا جاتا ہے تو ضرب العین میں زجاجیہ کی رنگت نہایت غور میں جلیدیہ کے پیچھے محسوس ہوتی ہے
اور نزول الماء میں جلیدیہ غائر نہیں ہوتی نیز جب چشم کے پہلو کو دیکھا جائے تو ضرب العین میں
رنگت مذکورہ محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ رنگ جلیدیہ کے نیچے غور میں ہوتا ہے اگر نزول الماء کی طرح
جلیدیہ میں ہوتا ہے تو یہ رنگ پہلو سے ہی معلوم ہوجاتا ہے **انجام** زیادہ شدید مرض میں
بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے یا علامات قویہ کے زائل ہوجانے سے علامات خفیفہ
باقی رہجاتی ہیں اور مرض مزمن ہوجاتا ہے پس اس صورت میں قدرے بصارت پائی جاتی ہے
بلکہ کچھ عرصہ کے بعد زائل شدہ بصارت بھی قدرے قلیل عود کر آتی ہے **علاج** حاد صورت میں
سب سے پہلے درد کو رفع کرنا مقدم ہے پس اس غرض کے لئے ابتلا میں مسہل دیں تاکہ معدہ
اور امعا کی صفائی ہوجائے موق اکبر کے نیچے یا صدغین پر حسب مناسب چند جونکیں لگائیں
کو کنار کے جوشاندہ سے تکمید کریں اور عرق تیار کرکے صبح و شام آنکھ میں ایک دو قطرات
ڈالیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ اف اسیرین ۲ گرین کو ایک اونس عرق گلاب
میں حل کرکے آنکھ میں ڈالیں بلاڈونا یا رسوت اور افیون کو پانی میں حل کرکے آنکھ بھضما

کرین اور مرہم سیماب افیونی کی مالش صدغین پر کرین اور رات کے وقت افیون یا مارفیا کہلادین تاکہ نیند آجائے بعض ڈاکٹر صاحبان اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے **دیگر طلا مجرب** جسکی استعمال ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پھٹکڑی بریان تولہ زردچوب تخم نسرین ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ رسوت ایک تولہ ترپھلہ ۳ تولہ اول رسوت اور ترپھلہ کو پانی میں بھگوکر صاف کرین بعدازان دیگر ادویہ کو خوب باریک کرکے آب مذکور مین کہرل کرین جب طلا کے موافق ہوجائے تو ڈبیہ میں بحفاظت رکھدیں اور بوقت ضرورت آنکھہ مین ڈالین نیز آنکھہ پر طلا کرین چندروز کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر پوٹلی مجرب** جسکے استعمال سے رمد حاد کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد پھٹکڑی بریان بودہ پٹھانی اشیہ پلدہی ہر ایک ماشہ رسوت ۴ ماشہ گوکنار ۲ عدد سبکو نیم کوفتہ کرکے ململ کے کپڑہ مین پوٹلی بنائیں اور گھیکوار کی رس مین بھگوکر بار بار آنکھہ پر لگادین اگرچہ اس مرض مین اسہال تنقیہ کی استعمال اور مارفیا کی پچکاری زیر جلد وغیرہ تدابیر سے عارضی طور پر بالبدیع کسیقدر فائدہ معلوم ہوتا ہے مگر پوری پوری صحت کے نہ حاصل ہونے سے تمام تدابیر رایگان جاتی ہین اور آنکھہ بہت جلد خراب ہوجاتی ہے سابقہ زمانہ مین اس موذی مرض کے لئے کوئی دوا کارگر نہ ہوتی تھی مگر ایک صدی سے کچھہ زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ ڈاکٹر فن گریفا صاحب نے اسکے واسطے ایک خاص علاج ایجاد کیا جس سے بیشمار آدمیوں کو فائدہ ہوا اور تا حال ہو رہا ہے اور ڈاکٹر موصوف نے اس ایجاد کے سبب بڑا نام پیدا کیا علاج مذکور یہ ہے کہ جبتک بصارت بالکل زائل نہوئی ہو قرنیہ کو نشتر سے شگاف دیکر ایک چھوٹی سی کلبتین کے ذریعہ عنبیہ کو قرنیہ کے نیچے سے کھینچکر محل ثقبہ سے کنارہ تک ایک طرف سے کم از کم پانچویں حصہ کے برابر کاٹ ڈالین یا ایسی طرح شگاف دین کہ ثقبہ عنبیہ مثل ہلال کی کشادہ ہوجائے مخصوصاً مرض کی حاد صورت مین یہ تدبیر بہت جلد عمل مین لائی جائے کیونکہ حاد کی صورت مین بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے اور آنکھہ خراب ہوجاتی ہے پس عنبیہ کے قطع کرنے سے آنکھہ کا دباؤ اور ڈھیلہ کی سختی یہ طرف

ہو جاتی ہے اور تمام عوارض رفع ہو جاتے ہین اگر بطلان بصارت اور خرابی چشم کے بعد طبیب کے پاس لیجاوی تو اوس موقع پر اگرچہ علاج سے بصارت کو کچھہ فائدہ نہین ہوتا لیکن اذیت چشم اور درد کو رفع کرنا نہایت ضروری ہے۔

قسم دویم مزمن (کرانک گلاگوما) یہ قسم بھی بیتالیس برس عمر کے اندر بہت کم پیدا ہوتا ہے اور ظاہر مین کوئی سبب موجب فساد معلوم نہیں ہوتا اکثر ابتدا ہی سے خفیف الاعراض ہوا کرتے ہین اور دیر تک رہتے ہین درد وغیرہ ہر قسم کی اذیت بہت کم ہوتی ہے کبھی درد مطلقاً نہیں ہوتا اکثر یہ قسم ایک آنکھہ مین ہوتا ہے کبھی دونون آنکھون میں یہ عارضہ ہوجاتا ہے **علامات** جو علامات منذرہ قسم حاد میں پائے جاتے ہین اس قسم میں بھی موجود ہوتے ہین نیز یہ قسم بتدریج ترقی کرتا ہے اور بصارت کے زائل ہونے تک قائم رہتا ہے لیکن اس قسم مین بھی ڈھیلا کی سختی اور نظر کی کمی میدان بصارت کی تنگی پائی جاتی ہے کبھی علامات بتدریج قدرے قلیل ترقی پر ہوجاتی ہین کبھی کمی پر رہتے ہیں اور ہر ایک زیادتی کے بعد آنکھہ مین نقصان زیادہ ہوجاتا ہے اکثر یہ ہے کہ مزمن میں بھی حاد قسم کی علامتین بطور شدت اور قوت دفعتاً ظاہر ہوجاتی ہین اور اسکا انجام بھی وہی ہوتا ہے جو حاد مین بیان کیا گیا ہے۔ **فائدہ** ڈھیلہ کی سختی کا معلوم کرنا اس طور سے ہوتا ہے کہ ہاتھہ کی انگلی سے ڈھیلہ کو ایک طرف سے قائم کرکے دوسرے ہاتھ کی انگلی سے دباکر صحیح آنکھہ سے مقابلہ کرین اس سے سختی کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے **علاج** قسم حاد کے موافق کریں لیکن عنبیہ کے قطع کرنے میں یہاں کچھہ فائدہ نہین جیسا کہ حاد میں ہوا کرتا ہے۔

قسم سویم شرکی (سکنڈری گلاگوما) اکثر دوسرے امراض کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ خصوصاً ضربہ وسقطہ کے بعد ہوتا ہے نزول الماء کے عمل میں جلیدیہ کے زخمی ہوجانے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے کبھی جلیدیہ کی صورت خلع میں ہوجاتا ہے اور جلیدیہ کا انزلاق عام ہے بیضہ کی طرف ہو خواہ زجاجیہ مین پایا جائے کبھی قرنیہ مین زخم عمیق کے ہوجانے سے یا عنبیہ مشیمیہ اور شبکیہ کے متورم ہوجانے سے یہ قسم

پیدا ہوجاتا ہے چونکہ یہ قسم دوسرے امراض کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اسلئے اس میں زوال بصارت کا زیادہ خوف ہوتا ہے کیونکہ امراض سابقہ کے سبب ضعف زیادہ ہوجاتا ہے اور ضعف کے واقع ہونے سے اس مرض کی شدت زیادہ ہوتی ہے جس سے زوال بصارت کا خوف زیادہ ہوتا ہے بالجملہ یہ قسم بھی حاد اور مزمن ہوا کرتا ہے اور ہر ایک کے موافق علامات ظہور میں آتی ہین اور اسکا ظہور زیادہ تر ۴۰ برس کے بعد ہوتا ہے۔

انجام اقسام ثلثہ - جملہ اقسام مین بصارت زائل ہوجاتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بعض مین بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے بعض میں دیر کے بعد زوال بصارت واقع ہوتا ہے۔ **علاج** - اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر ضلع کے باعث جلیدیہ اپنی جگہ سے متحرک ہوکر سامنے یا بیضیہ کے پیچھے یا رطوبت زجاجیہ میں چلی گئی ہے تو قرنیہ مین شگاف دیکر خارج کرین بعد ازان عنبیہ مین شگاف دین اور اسکی ہدایات قسم اول مین بیان کی گئی ہین قرنیہ کے زخم مین آنکھہ کے اندر سوزن داخل کرکے قدرے رطوبت بیضیہ کو خارج کرین تاکہ آنکھہ کا تمدد اور سختی کم ہوجائے اس قسم کی دونوں درجہ حاد میں بھی چند روز کے لئے مفید ہوا کرتی ہے جو کمال ہدایت کے موافق عنبیہ کے قطع بریدہ پر قدرت کاملہ رکہتا ہو اوسکو لازم ہے کہ آنکھہ مین سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو کسیقدر خارج کرے تاکہ آنکھہ کی اذیت کم ہوجائے۔

فصل ششم عشا (نائٹ بلائینڈنس) نائٹ بمعنی شب بلائینڈنس بمعنی نابینائی ڈے سائٹ بھی کہا جاتا ہے ڈے بمعنی روز اور سائٹ بینائی - لاٹن میں ہیمرالوپیا کہتے ہیں اُسکے معنی بھی بینائی روز ہے فارسی زبان مین شبکوری اور ہندی مین رتوندا کہتے ہین اگر خوردبین کے ذریعہ آنکھہ کا ملاحظہ کیا جائے تو آنکھہ میں کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا جیساکہ دوسرے امراض میں مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ دوسرے امراض مین تغیرات کے علاوہ زجاجیہ مین بھی کدورت اور تغیر پایا جاتا ہے ضعف بصر مین طبقہ شبکیہ قدرے بحس ہوجاتا ہے نیز لاغر اور صغیر نظر آتا ہے۔ کدورت زجاجیہ مین زجاجیہ مکدر ظاہر ہوتا ہے مرض شبکوری مین فقط فعل چشم کی بصارت مین بوقت شب ضعف یا نقصان

تام پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ بینائی سے زیادہ کام لیا جائے تو شبکیہ مین ضعف ہو جاتا ہے جس سے اکثر آنکھ کی پتلیان رانکو کشادہ ہو جاتی ہین اور شبکیہ پر مرئیات کی عدم انطباع صورت مین نظر نہین آتا۔ مختلف عوارضات کے ظہور سے ضعیف اور قوی ہوا کرتا ہے۔ **اسباب** قلاع (اسکروی) بدہضمی کرم معدہ کرم دندان نزف الدم اور قلت الدم وغیرہ وہ امور جنسے خون مین کمزوری پیدا ہو۔ ضعف اعصاب سے بھی مرض پیدا ہو جاتا ہے نیز غریب تنگدست لوگ اسمین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین جو لوگ لطیف اور مرطب غذا کے نہ میسر آنے سے صرف خشک اناج کے کہانے پر اکتفا کرتے ہین اور کسے قسم کی چکنائی یا گوشت کا استعمال کم کرتے ہین محنت مشقت کی زیادتی تمازت آفتاب کی برداشت گرم ممالک مین گرمی مین دہوپ کا لگنا اور برسات مین مرطوبی بخارات کا اجتماع نیز کمزوری اور تکان موجب مرض کا ہین کبھی بادر نادا اور مختلف چیزون کے سونگنے سے بھی ہو جاتا ہے بعض مقامات مین وبائی طور پر پیدا ہو جاتا ہے کتب بینی خیاطی نقشہ نویسی۔ مصوری دلالی وغیرہ اس قسم کے پیشہ سے ہو جاتا ہے مچھلی کا شکار بھی موجب مرض ہے ملیریا کے ہوا زیادہ سرایت سے بھی ہو جاتا ہے۔ **علامات** آفتاب کے غروب ہونے پر اندہیری رات مین ضعف بصارت کے باعث مرض قوی ہو جاتا ہے جس سے مریض کو مطلقاً نظر نہین آتا اور اس قسم کے مریض کو روز روشن مین بھی کم نظر آتا ہے لیکن آنکھ مین کسی قسم کی تکلیف اور اذیت نہین ہوتی۔ اور باقاعدہ علاج سے باسانی آرام ہو جاتا ہے۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اور مریض کو باآرام تاریک کمرہ مین رکہین اور ایک آنکھ دن کے وقت باندہ رکہین اور اوس سے رات کے وقت کام لین غلیان الدم اور فساد خون مین صدغین پر چند جونکین لگا دین آبلہ انگیز پلستر بھی نیز فائدہ ہوتا ہے ابتدا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین قلاع کی شکایت مین حسب دستور علاج کرین دودہ گوشت وغیرہ مرغن مقوی جید الکیموس غذا کہلا دین۔ روغن ماہی کا استعمال فائدہ مین سریع الاثر ہے۔ اگر ہاضمہ کی خرابی سے ہو تو اوسکو او کہا رہ دین کرم معدہ کی صورت مین قاتل کرم ادویات کہلا دین ضعف اعصاب کی صورت مین اسٹرکینیا وغیرہ مرکبات

مرکبات کچلہ فولاد - کونین - سنکہیا - فاسفورس اور دیگر مقوی اعصاب دوائین دین اگر
مرطوب اور مرغن اشیا کی کمی سے ہو تو روغن زرد روغن کنجد چربی وغیرہ ترکاری خوب مرغن
کرکے کہلاوین امونیا یا نوشادر اور چونہ کی آمیزش سے جو بخارات پیدا ہوتے ہین آنکہہ کے
پاس نہ کہین **دیگر مجرب** ٹنکچر ذراریح بقدر ایک قطرہ آنکہہ مین ڈالین یا سرخ مرچ کا
سلوشن آنکہہ مین استعمال کرین اس سے اکثر فایدہ ہوجاتا ہے **نسخہ** ۳ گرین سفوف مرچ
سرخ کو گرم پانی مین حل کرین اور سرد ہونیکے بعد پارچہ بیز کرکے صبح و شام آنکہہ مین
دو تین قطرات ٹپکا دین **دیگر مجرب** سرخ مرچ کی لوپری ہمراہ آرد کتان تیار کرکے پپوٹون
اور بہون پر برابر ۳۔۴ دن تک لگا دین اگرچہ سرخ مرچ کے استعمال سے آنکہہ سرخ ہوجاتی ہے
مگر اس سے خوف نکرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی ادویہ حادہ سے ہی فایدہ ہوتا ہے جیسا کہ
دارفلفل - فلفل گرد - نوشادر وغیرہ اس قسم کی دواؤن سے اکثر فایدہ ہوا کرتا ہے کیونکہ تحریک
سے نورانی پردہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور قوت کے عود کرنے سے روشنی قایم اور درست
ہوجاتی ہے **دیگر مجرب** سنگ بصری - پہٹکڑی بریان ہر ایک یکتولہ فلفل سیاہ
دارفلفل ہر ایک ۶ ماشہ نبات کوزہ ۲ تولہ سب کو باریک کرکے لیمو کے رس مین کہرل کرین
اور شیاف بناکر بوقت ضرورت پانی مین گہس کر آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** نوشادر
پہٹکڑی بریان دونون کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور سلای کے ذریعہ استعمال
مین لاوین اگر ۴ گرین کی طاقت والہ کاسٹک نقرہ برابر کچہہ عرصہ تک استعمال کیا جائے
تو اکثر فایدہ ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** مغز کہرنی ۲ ماشہ کافور ۱ ماشہ فلفل گرد ۱ عدد
تینون کو باریک کرکے آب گشنامی کلان کہرل کرین اور استعمال مین لاوین صرف ایک
ہفتہ کی استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر مجرب** صابون خالص چرک قلیان
جوہر نوشادر ہر ایک ۲ سرخ مرچ سیاہ ۵ عدد سب کو باریک کرکے حسب دستور شیاف تیار
کرین اور بوقت ضرورت پانی مین گہسکر آنکہہ مین ڈالین اس سے چند ہی روز مین صورت
فایدہ کی نمایان ہوتی ہے صرف صابون کے سلوشن کو استعمال کرنا ہی فایدہ مین سریع الاثر
ہے چنانچہ ایک شخص اپنا خاص ذاتی تجربہ بیان کرتا ہے کہ کچہہ عرصہ سے مجہے رتوندی

نے سخت ستایا اس اثنا میں کاسٹک زنک سلوشن کا استعمال برابر عرصہ تک کرتا رہا
بکری کی کلیجی کا رس بھی استعمال کیا مگر ذرہ بھی فایدہ نہ ہوا ایک روز صابون انگریزی
سے سر دہوتے وقت اتفاقاً چند قطرات آنکھ مین پڑ گئے اور زیادہ جلن کے باعث
پانی بکثرت آنکھون سے خارج ہوا جس سے میرا مرض فوراً جاتا رہا پس فایدہ کی صورت مین
قدری صابون کو پانی مین حل کرکے کئی بیمارون پر استعمال کیا گیا جس سے سیکڑون
مریض اس مرض موذی کے پنجہ سے رہائی پا گئے۔ اگر برف یا پانی کی چمک کے عکس سے یہ مرض
پیدا ہو گیا ہو تو دہوپ کی روشنی سے مریض کو بچا دین اور سبز عینک کی استعمال
کرین اگر ملیریا کے باعث ہو تو کونین سم الفار وغیرہ دافع ملیریا دوا کہانیکو دین دن کی
زیادہ روشنی سے اکثر آنکھ کی پتلیان سکڑی رہتی ہین تاکہ آنکھ مین روشنی کی زیادہ
کرنین داخل نہو جاوین ورنہ احتمال نقصان کا ہے۔ اکثر رات کے وقت روشنی کی
معدوم ہو جانے سے پتلیان زیادہ پہیل جاتی ہین مگر شب کوری کی عارضہ مین زیادہ
کمزوری مین پہیلنے والی طاقت آنکھ کی پتلیون سے زایل ہو جاتی ہے جس سے دن کی سکڑی
ہوئی پتلی رات کو بھی ویسی ہی سکڑی ہوئی رہتی ہے پس اس صورت مین وہ دوائین
استعمال کرین کہ جن سے پتلیو مین سکڑنے کی طاقت آجائے۔

فصل ہفتم سہرد (ڈے بلائینڈ نس) نکٹولوپیا کے نام سے

بھی مشہور ہے ہندی مین روز کوری کہا جاتا ہے اسمین پردہ شبکیہ کی حس کے
زیادہ تیز ہو جانے سے روشنی کی برداشت نہین ہو سکتی جس سے پتلی سکڑ جاتی ہے
شبکیہ پر خون کا اجتماع بھی ہو جاتا ہے سوزش کی ابتدا مین بھی مرض کی کیفیت
نمایان ہوا کرتی ہے اور برف پر کچھ عرصہ تک نظر کے ڈالنے یا بجلی کی چمک اور سورج
کی طرف دیکھنے سے شبکیہ مین ایک قسم کا لگان پیدا ہو جاتا ہے اور مرض کا ظہور ہو جاتا ہے
اور یہ مرض عشا کی ضد ہے اکثر التہاب عنبیہ یا بعض اجزائے عین کی اورام وغیرہ امراض
چشم مین پایا جاتا ہے لیکن اس مرض مین بصارت روز بروز ضعیف ہو جاتی ہے اسکے
سوا آنکھ کی کسی جزو مین تغیر نہین پایا جاتا اور یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا ہے شبکوری

کے برخلاف کہ وہ کثرت الحدوث ہے اکثر زور کوری کا مرض صرف پرہیز سے رفع ہوسکتا ہے علاج کی چندان ضرورت نہین ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی دفعیہ مین کوشش کرین اگر کسی مرض کی شرکت یا اذیت چشم کے باعث ظہور مرض پایا جائے تو سب سے پہلے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین سرد پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولین سر پر سرد پانی کا ترڑا دین شیاف ابیض افیونی آنکھ مین ڈالین ہریسہ کلہ پائچہ شوربائے چوزہ مرغ وغیرہ مقوی مرطب دماغ اشیا کھانیکو دین دماغ کی تقویت مدنظر رکھین نیلگون شیشون کی عینک کا استعمال کرین۔

فصل ہشتم تمور العین (ہائپیریٹروپیا)

یہ اوس مرض کا نام ہے کہ جسمین برف یا سفید براق چیزون پر نظر کے ڈالنے سے نظر تھک جاتی ہے اور بصارت مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے اکثر موروثی طور پر کل خاندان مین اس مرض کا ظہور پایا جاتا ہے۔ روشنی زاید اور انعکاس قویہ کے سبب عصبہ مجوفہ مین ضعیف آجاتا ہے تیز چمکنے والی بجلی کی طرف دیکھنے سے بھی بصارت کو نقصان پہونچتا ہے اکثر یہ عارضہ کوستانیون کو لاحق ہوجاتا ہے جنکو برف کیطرف دیکھنے کا زیادہ اتفاق پڑتا ہے جلیدیہ اور شبکیہ کے کم محارب ہونے سے بھی ہوجاتا ہے جس سے دور و نزدیک اشیا کی شعاع کا نقطہ اجتماعی شبکیہ کے پیچھے بنتا ہے آنکھہ مین بھی قدرے درد پیدا ہوجاتا ہے آنسو بکثرت آتی ہین اور روبیت کے وقت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے زیادہ دیر تک کتاب کے مطالعہ سے حروف دہندلے معلوم ہوتے ہین پتلی چھوٹی ہوجاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کی موافق تدارک کرین اور موجب مرض مکان کی سکونت ترک کرین اور ناممکن صورت مین سیاہ یا سبز یا نیلگی رنگ کا پردہ آنکھون کے سامنے لٹکائے رکھین اکثر برفانی پہاڑون کے لوگونکا طریقہ ایسا ہی ہوتا ہے امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین شیر دختر آنکھہ مین ڈالین مرطبات کا استعمال زیادہ کرین کو کنار کے جوشاندہ یا صرف گرم پانی کی تکمید کرین اس سے نہایت سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے اور مذکورۃ الصدر رنگون مین سے کسی ایک رنگ کی عینک کا استعمال کرنا فایدہ مین نہایت عظیم النفع ہے اور بجلی چمکنے

وقت اپنی آنکھون کو حرکت سے محفوظ رکھین **مقالہ ہفتم امراض طبقہ صلبیہ**
(ڈزیزاف دی اسکلی روٹاک) یہ غشار باطی ریشہ دار غایظ الفوام دماغ کے ام الدماغ سے نکلتا ہے اور اسی پر کرہ چشم کا وجود قایم ہے اور کثیر الوقوع امراض مین صرف ورم صلبیہ (اسکلی روٹائی ٹس) واقع ہوتا ہے کتب طبیہ عربیہ مین اسکو کتہ لکھتے ہین مستقل طور پر سوزش کا وقوع اس طبقہ مین کمتر پایا جاتا ہے بلکہ قرنیہ ملتحمیہ اور مشیمیہ وغیرہ دوسری طبقات اور غشیہ کی شرکت سے ہوا کرتا ہے اگر اسمین ورم کا ظہور مستقل طور پر پایا جائے تو اکثر دو سبب سے ہوتا ہے اول وجع المفاصل کے زہریلہ مواد سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس طبقہ کی بناوٹ غشائے ریشہ دار سے ہوتی ہے اور وجع مفاصل کا ظہور بہی غشائے ریشہ دار مین ہوا کرتا ہے دوم خاص طبقہ صلبیہ پر ضرب یا سردی کے لگنے سے ہوتا ہے اور یہ عارضہ سن طفولیت شباب اور شیخوخت مین کمتر پایا جاتا ہے اور سن کہولت مین زیادہ تر عارض ہوتا ہے اور اکثر ایک ہی آنکھہ مین پایا جاتا ہے **علامات** وجع المفاصل کی طرح آنکھہ مین درد محسوس ہوتا ہے غشا مین بھی تمدد کی شکایت پائی جاتی ہے حالت حاد مین کرہ چشم صدغین ابرو اور کہوپری مین درد شدید ہوتا ہی خصوصا آنکھہ کی پیٹھ پر دباؤ کے ڈالنے اور آنکھہ کو حرکت کے دینے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور درد کے واقع ہونے سے کرہ چشم پہٹا جاتا معلوم ہوتا ہے اور رات کے وقت درد کی ترقی اور زیادتی ہوتی ہے آنکھہ مین جلن اور سوزش بکثرت ہوتا ہے بصارت اور بینائی دہندلی پڑجاتی ہے لیکن اس قسم کی درد مین روشنی کے دیکھنے سے مریض کم خائف ہوتا ہے آنسو کم آتی ہین آنکھہ کے ملتحمہ قرنیہ کے دور پر ذرہ فاصلہ سے خطوط مستقیمہ برنگ گلابی حلقہ کے طور پر پائے جاتی ہین حلقہ اور قرنیہ کے مابین قدری ملتحمہ کی سفیدی فاصل ہوتی ہے - برخلاف ورم قرنیہ کہ اوسمین سرخ حلقہ قرنیہ کے ساتھہ متصل ہوا کرتا ہے اور دونون کے درمیان ملتحمہ کی سفیدی فاصل نہین ہوتی نیز لقبتیہ عنبیہ قدرے تنگ دکہائی دیتا ہے جب امتحان لقبتیہ کے موقع پر آنکھہ کو بار بار کہولا اور بند کیا جائے تو آنکھہ مین روشنی کے پڑنے سے ثقبتہ عنبیہ بتدریج سمٹ جاتا ہی

اس صورت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوزش صلبیہ کی سرائیت خاص عنبیہ میں بھی ہو گئی ہے
جس سے مرض شدید ہو جاتا ہے۔ غشائے ملتحمہ چشم کی ورم میں خطوط مستقیمہ کا سرخ حلقہ
ظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ غشائے ملتحمہ کی زیادہ سرخی سے حلقہ مذکور کی سرخی بخوبی نمایاں نہیں ہوتی اس موقع
پر نہایت غور سے ملاحظہ کیا جائے تو تشخیص بخوبی ہو سکتی ہے غور کرنے کی صورت میں
غشائے ملتحمہ کی سرخی کے نیچے سے گلابی رنگ کے خطوط مستقیمہ بھی نظر آجاتے ہیں نیز
انگلیوں کی پوٹوں کے ساتھ حرکت دینے سے غشائے ملتحمہ کی سرخی متحرک ہوتی ہے
اور صلبیہ کی سرخی متحرک نہیں ہوتی اس عارضہ کے ہمراہ وجع مفاصل کی شکایت بھی پائی
جاتی ہے کبھی ہوتیا بند کی دستکاری کے بعد اور ناگہانی صدمہ کے واقع ہونے سے
صلبیہ پھٹ جاتا ہے آنکھ کے اندر سے خون بکثرت جاری ہو جاتا ہے جلیدیہ اور زجاجیہ
کے خارج ہو جانے سے آنکھ بیٹھ جاتی ہے اور مریض کو سخت صدمہ پہونچتا ہے **اشتباہ**
کبھی ورم صلبیہ کے واقع ہونے سے غشائے ملتحمہ چشم بھی متورم ہو جاتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے
کہ غشائے ملتحمہ چشم کی رگیں مختلف شکل کی ہوتی ہیں اور صلبیہ کی رگیں سیدھی اور مستقیم ہوتی ہیں نیز
ایسا اس سے سمجھو کہ غشائے ملتحمہ کی گولی سرخی اور صلبیہ کی گول سرخی کی جمع ہو تو تشخیص میں نہایت دقت ہوتی ہے لیکن اس
تشخیص کی موقع پر غور کرنے میں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ عروق صلبیہ کا رنگ مستقیم اور غشائے ملتحمہ کے نیچے ہوتے ہیں اور پلانے سے حرکت نہیں کرتا عروق
غشائے ملتحمہ کے اشکال مختلف زیادہ سرخ ہوتے ہیں نیز عروق صلبیہ کے اوپر ہوتے ہیں جو کم سرخ ہیں غشائے
ملتحمہ کے ہلانے سے ہل جاتی ہیں **علاج** سب سے پہلے عام بدن کی اصلاح وجع مفاصل کے موافق کریں امتلا
کی صورت میں معدہ اور امعا کو مسہلات کی استعمال سے صاف کریں نیز مدر بول دوا
کی استعمال کریں خصوصاً یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** کاربونٹ اف سوڈا
نصف تولہ ہمراہ ایک ہزار گرین دونوں کو ملا کر چھ پڑیہ بنا دیں اور دن میں ۳ دفعہ دیں اور بارک
کے ہمراہ آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا دینا فائدہ میں سریع الاثر ہے کالچیکم سورنجان اور
ترکیبات سیماب کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے اور یہ مرکب بھی کثیر النفع ہے
نسخہ آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۱۲ گرین سائٹریٹ اف آئرن اینڈ کوئینا ۳۰ گرین ٹنکچر
اکونائیٹ ۵ اگرین جنیا نذہ چرائیتہ ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۲ دفعہ

دین فایدہ مین سریع الاثر ہے اور بوقت خواب ڈوورس پوڈر کی استعمال کرین شدت درد کی صورت مین نوبت سی دو گہنٹہ پیشتر کونین بقدر ۵ گرین کہانیکو دین اگر مریض طاقتور ہو تو مقام صدغین پر چند جونکین لگا دین پلستر آبلہ انگیز کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے نیز ادویہ مسکنہ وجع استعمال مین لاوین **نسخہ** ۴ گرین ایکسٹراکٹ بلاڈونا کو پاؤ بہر پانی مین جوش دین اور تکمید کے طور پر استعمال مین لاوین یا رسوت اور افیون کا ضماد دور چشم پر کرین **نسخہ** رسوت ۲ ماشہ پہٹکری ۳ ماشہ افیون خالص صمغ عربی ہر ایک ماشہ زعفران ۴ سرخ سبکو باریک کرکے پانی مین حل کرین اور غلیظ القوام بناکر آنکہہ پر ضماد کرین **دیگر مجرب** جسّی درد چشم کو فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ **نسخہ** صندل سرخ شیاف مامیثا رصبر سیاری صمغ عربی افیون سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور کوکنار کے پانی مین لت کرکے آنکہہ پر ضماد کرین ۔

۴ گرین اٹروپیا کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے آنکہہ مین ڈالین تاکہ ثقبہ عنبیہ کشادہ رہی کیونکہ آنکہہ کے دوسری اجزاؤن کی دباؤ ڈالنے سے ثقبہ عنبیہ تنگ رہتا ہے اور اسکے کشادہ رکہنے سے درد مین بہی تخفیف ہوجاتی ہے ۔

مقالہ ہشتم امراض رطوبت بیضیہ (ڈزیزا فدی اکوئیس ہومر)

جب رطوبت بیضیہ زیادہ بڑہجاتی ہے تو اسکو عظم البیضیہ اور استسقائے بیضیہ (ڈرالیسی اف ایکوئیس ہومر) کہتے ہین واضح ہو کہ عنبیہ کے پیچہے اور جلیدیہ کے مقدم ایک قسم کا غشا ئی رقیق آبدار پایا جاتا ہے اور یہی مولد رطوبت بیضیہ ہے اور کیسل (یا خریطہ بیضیہ) کے نام سی موسوم ہے بسبب التہاب غشیہ کے سبب رطوبت بیضیہ زیادہ ہوجاتی ہے تو اسکو کیپسل آئیس کہتے ہین یعنی خریطہ بیضیہ کے متورم ہونے سے پانی کی کثرت ہوجائے اس صورت مین حالت صحت کی نسبت رنگت مین فرق آجاتا ہے سفیدی مایل کدورت یا دخان کو رنگت پر ہوجاتی ہے جب کسی دوسری سبب سے رطوبت بیضیہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اوسکو ڈرالیسی (استسقای بیضیہ) کہا جاتا ہے اس صورت مین رنگت کا تبدیل ہونا چندان معتبر نہین ہے **اسباب** اکثر قرینہ یا خریطہ بیضیہ

کے متورم ہونے سے رطوبت بیضیہ میں زیادتی پائی جاتی ہے دیگر اجزاے عین کے متورم ہونے سے بھی بیضیہ بڑھجاتی ہے کبھی فطرتی کبھی موروثی آتشک مادہ کی سرائیت سے ولادت کے بعد سن طفولیت میں زیادہ ہوجاتی ہے کبھی زمانہ طفلی میں جلیدیہ کے متورم یا کسی دوسری مرض میں مبتلا ہونے کے سبب بیضیہ زیادہ ہوجاتی ہے کبھی ضربہ صدمہ وغیرہ اسباب خارجیہ کے واقع ہونے سے بیضیہ عظیم الجحم ہوجاتی ہے **علامات** حالت صحت کی نسبت قرنیہ اگے کو بڑھجاتا ہے استدارت اور گولائی زیادہ ہوجاتی ہے کبھی بیضیہ کی فطرتی زیادتی سے کثرت دباؤ کے باعث قرنیہ زیادہ وسیع ہوجاتا ہے مگر اسصورت میں قرنیہ کی اصلی رنگت بحال رہتی ہے کسی قسم کا فرق نہین پایا جاتا ... کبھی غشائ بلغمیہ حشیم یا خریطہ بیضیہ یا شبکیہ کے متورم ہوجانے سے ورم کا اثر قرنیہ پر بھی ہوجاتا ہے جس سے کدورت کے باعث قرنیہ دھندلا ہوجاتا ہے اور خون کے لزوجت دار مادہ کے زیادہ گرنے سے رطوبت بیضیہ کی رنگت مین بھی تغیر عظیم واقع ہوجاتا ہے اور زیادہ تر وہ سفید ہوجاتی ہے کبھی لزوجت دار مادہ میں اجزای دمویہ کے شامل ہونے سے وہ خود رنگین ہوجاتا ہے کبھی عنبیہ کے متورم ہونے سے خون کے لزوجت دار مادہ میں خود عنبیہ کی رنگت سرائیت کرجاتی ہے عنبیہ کے ضرر پذیر ہونے سے اوسکی حرکت انبساطی اور انقباضی بھی کم ہوجاتی ہے کیونکہ شدت ضعف کے سبب عنبیہ مسترخی ہوجاتا ہے اور عنبیہ کی اصلی رنگت بھی غلیظ القوام ہوجاتی ہے کبھی رطوبت بیضیہ کی زیادتی سے عنبیہ پر ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے اور وہ اپنی پشت کی جانب منقلب ہوجاتا ہے جس سے عنبیہ مین تقوس اور حنیدر کے پیدا ہوجاتی ہے اور انقلاب کے سبب عنبیہ کے جوف مین جلیدیہ اگر چسپان ہوجاتی ہے جس سے جلیدیہ کی رنگت مین بھی تغیر واقع ہوجاتا ہے حشیم ماؤف مین تمدد کی شکایت پائی جاتی ہے بصارت ضعیف ہوجاتی ہے درد کی شکایت مطلقاً نہین ہوتی ہے مگر ورم کی موجودگی مین قدرے قلیل درد ہوا کرتا ہے ابتدای مرض مین اشیای بعیدہ کو مریض بخوبی دیکھ سکتا ہے مگر مرئیات قریبہ پر دیکھنے کی قدرت نہین رکہتا مرض کی شدت مین بصارت ضعیف ہوجاتی ہے

جس سے قدرے قلیل نظر آتا ہے یا بصارت بالکل زایل ہوجاتی ہے اور جحوظ العین کے پیدا ہوجانے
سے آنکھ کی شکل میں فرق پڑجاتا ہے اور حدقہ کے بڑھجانے اور سخت ہونے سے مقابلہ
کو ملکیں چھپا نہیں سکتیں ملتحمہ اپنی متمدد ہونے کی وجہ سے رقیق ہوجاتا ہے اور
رقت ملتحمہ کے باعث سبب مشیمیہ کی سیاہ رنگت ملتحمہ کے نیچے سے بخوبی نظر آتی ہے۔ انجام
مدت دراز تک خفیف مرض کی قایم رہنے سے قدرے قلیل نظر آتا ہے لیکن اخیر مرض
میں رطوبت بیضیہ کی شدت سے ملتحمہ اور قرنیہ کا جرم مسترخی ہوجاتا ہے بلکہ مشیمیہ
اور شبکیہ ہر سہ نرم ہوکر منجذب ہوجاتے ہیں۔ جس سے آنکھ بھی نرم ہوکر مقدار
میں چھوٹی ہوجاتی ہے اور شبکیہ بیکار ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت
کرکے اوسکے مطابق تدارک کریں ورم یا ضرب کی صورت میں صدغین۔ ابرو اور پیشانی
کے مقام پر مرہم سیماب کی مالش کریں بلاڈونا یا رسوت کو پانی میں حل کرکے گرد
چشم پر ضماد کریں اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے نیز صدغین اور پس گوش کے مقام پر
آبلہ انگیز پلستر لگادیں اور قرنیہ میں سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو خارج کریں
اور اثر مرض کے باقی رہنے تک برابر چوتھے یا پانچویں روز عمل مذکور کو کیا کریں تاکہ آنکھ
کی اذیت نہ بڑھجائے فطری مرض میں جبتک قدرے قلیل بصارت باقی رہے علاج
کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں قرنیہ کے اندر سوزن کے داخل
کرنے سے اذیت چشم زیادہ ہوجاتی ہے البتہ فطری مرض کی زیادتی میں بصارت کی
زوال کا احتمال پایا جائے تو قرنیہ میں سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو خارج
کریں موروثی آتشک کی موجودگی سے مرض کے آثار معلوم ہوں تو آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم
کو ہمراہ سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ دیں آتشک کے مادہ کی اصلاح کریں بعدازاں
روغن ماہی۔ کونین اور مرکبات فولاد کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں
مقوی سریع الہضم جید الکیموس غذا کھانے کو دیں۔ **مقالہ نہم امراض رطوبت
زجاجیہ (ڈزیزز آف دی وٹرس یومر)** مختلف کوایف کے لحاظ سے
اسکو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل عظم الزجاجیہ (ڈراپسی وٹرس یوم) جب شبکیہ کی متورم ہونے ذ ی بہو زجاجیہ کا خریطہ ہے رطوبت زجاجیہ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے توجلیدیہ اور عنکبوتیہ کے منغمز ہوجانے سے یہ دونوں آگے کو نکل کر قرنیہ کے قریب آجاتے ہیں پس اس صورت میں ملتحمہ متمدد اور آنکھ زیادہ وسیع و عریض ہوجاتی ہے جس سے رطوبت بھی کم ہوجاتی ہے اور کمی کے موافق مقام بیضیہ بھی تنگ ضیق یا بالکل مفقود ہوجاتا ہے جو عنبیہ اور جلیدیہ کے درمیان ہے پس تضیق اور فقدان محل کے سبب رطوبت بیضیہ اور بھی کم ہوجاتی ہے اور نقصان رطوبت بیضیہ سے یہی مراد ہے کتب طبیہ عربیہ میں بھی اسیطرح بیان کیا گیا ہے **اسباب** کبھی خارجی ضربہ وصدمہ کے واقع ہونے سے کبھی موروثی آتشک کی استعداد سے کبھی بغیر ظہور اسباب خارجیہ و داخلیہ سے مرض پیدا ہوجاتا ہے حدقہ چشم کی مقدار کے بڑھ جانیسے جحوظ العین نمایاں ہوجاتا ہے اس صورت میں قرنیہ کی مقدار اپنی اصلی حالت پر رہتی ہے اور بڑھتی نہیں ہے جیساکہ رطوبت بیضیہ کی ازدیاد حالت میں ہوا کرتا ہے زجاجیہ قرنیہ کے پیچھے نہیں ہے بلکہ جلیدیہ کے بعد ہوتی ہے اور مقدار کی زیادتی صرف اعضائے جوار میں ہوتی ہے جب زجاجیہ کی زیادتی کا تجاوز محل بیضیہ تک ہوجاتا ہے تو مقام بیضیہ کے تنگ ہوجانیسے رطوبت بیضیہ بھی کم ہوجاتی ہے اور دباؤ کی وجہ سے عنبیہ کا اتصال قرنیہ کے ساتھ ہوجاتا ہے ملتحمہ کے متمدد ہوجانیسے نیلگونی رنگ پر ہوجاتا ہے مقلہ چشم کی سختی اور مقدار کی زیادتی سے پلکوں کی حرکت مسدود یا کم ہوجاتی ہے اور موخر الراس کے مقام پر درد کی شدت ہوتی ہے جس سے مریض بیقرار اور مضطرب حال ہوجاتا ہے اور یہ ایک خاص علامت مخصوصہ علامات میں سے ہے **انجام** روز بروز ضعف بصارت کے زیادہ ہوجانے سے بتدریج بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے اور علاج کیطرف توجہ کم کرنے سے مرض کا اثر عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے جس سے آنکھ نرم ہوکر چھوٹی ہوجاتی ہے **علاج** ضربہ صدمہ خارجیہ کی وجہ میں علاج ورم کریں۔ خاص علاج یہ ہے کہ ملتحمہ کے مقام میں سوزن داخل

کر کے زجاجیہ تک لیجا دین اور رطوبت زجاجیہ کو نکال دین تاکہ تمدد چشم کے کم ہو جانے سے
درد مین تخفیف ہو اور رطوبت مذکور کے بار بار پیدا ہونے سے تا قیام مرض عمل کو مکرر
سہ کرر کرین اگر بصارت کے زایل ہو جانے کے بعد بہی درد اور اذیت چشم بدستور باقی
جائے تو اس صورت مین مقلۂ چشم کو خانہ چشم سے خارج کر دین تاکہ اذیت کے رفع ہو جانے سے
دوسری صحیح و سالم آنکھہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے اور اس مرض مین بصارت زایلہ
کا عود کرنا غیر ممکن ہے پہر عمل مذکور کے نہ کرنے سے کچہ عرصہ کے بعد آنکھہ خود بخود ملایم
ہو کر منجذب ہو جاتی ہے پس جب آخر انجام آنکھہ کا بیٹھہ جاتا ہے تو فعل عمل سے انکار
کرنا سراسر نادانی ہے کیونکہ اس سے دوسری آنکھہ کے ضایع ہو جانے کا قوی احتمال ہے

فصل دویم تکدر زجاجیہ (ڈراوپیشس فلڈی وٹریس ہیومر)

زجاجیہ کے مکدر ہونے سے مرئیات سب کے سب مکدر نظر آتی ہین گویا پردہ دخان یا
ضباب مین ہین جیسا کہ عنبیہ مشیمیہ اور شبکیہ کے متورم ہونے سے مرئیات مکدر معلوم ہوتی
ہین ویسا ہی اسمین دکہائی دیا کرتی ہین تکدر زجاجیہ کا ہونا دو قسم پر ہے اول
تمام زجاجیہ کا جسم مکدر ہو جاتا ہے دویم زجاجیہ کے جسم پر چہوٹے چہوٹے یا بڑے
بڑے نقاط جا بجا نظر آتی ہین کبہی یہ دونون حالات چشم واحد مین پائے جاتے ہین
یعنے تمام جرم زجاجیہ کی مکدر ہو جانے کے علاوہ چہوٹے بڑے نقاط بہی موجود ہوا
کرتے ہین **اسباب** اکثر عنبیہ مشیمیہ و شبکیہ کے متورم ہونے سے زجاجیہ
مکدر ہو جاتی ہے خصوصًا مادہ آتشک کے موروثی یا خود حاصل کردہ سے خون کا لزوجت
دار مادہ جدا ہو کر زجاجیہ جرم کو غلیظ اور مکدر کر دیتا ہے اگر اس حالت مین آنکھہ کو
آلہ چشم بین سے ملاحظہ کیا جائے تو شبکیہ مین ورم کی علامات بخوبی معلوم ہوتی ہین
کبہی آنکھہ کے دوسری اجزا سے خون کا سیلان رطوبت زجاجیہ مین ہوتا ہے جسمین
اجزائے دمویہ شناوری کرتی ہوئی دکہائی دیتی ہین کبہی رطوبت زجاجیہ مین عنبیہ
یا مشیمیہ کا رنگ بہی محسوس ہوتا ہے **علامات** جب عنبیہ مشیمیہ و شبکیہ
کے متورم ہونے سے رطوبت زجاجیہ مین فتور پیدا ہو جاتا ہے تو بصارت

کے ضعیف ہو جانے سے زجاجیہ میں کدورت ہو جاتی ہے اور نظر کے کم ہو جانے سے
مرئیات صاف معلوم نہیں ہوتیں نیز خاص محل لنقاط کے مکدر ہو جانے سے بھی بصارت
ضعیف ہو جاتی ہے کبھی مرئیات مکدر اور دھوان کی پردہ میں معلوم ہوتے ہیں
کبھی شئی مرئی پر سیاہ نقاط مدور یا مستطیل نظر آتے ہیں کبھی خط مستقیم کی مانند جسم طویل
کبھی منحنی دکھائی دیتا ہے کبھی شئی مرئی پر قطعہ غشا کی مانند محسوس ہوتا ہے بعض اسکے
جس صورت کی کدورت زجاجیہ پر پائی جاتی ہے مرئیات پر بھی اوسی قسم کی کدورت
مشاہدہ کی جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجبات کو دریافت کرکے اوسکے موافق تدارک
کریں آتشک کی موجودہ صورت میں اگر علاج باقاعدہ کیا جائے تو امید صحت کی
ہو سکتی ہے اور خاص جواز آتشک کے واسطے وہی دوائیں استعمال میں لاویں جو آتشک
کے درجہ دوئم میں مستعمل ہیں اگر کسی دوسری امراض کی شراکت سے مرض کا ظہور
پایا جائے تو امراض موجبہ کی رعایت مد نظر رکھکر اصل مرض کا علاج کریں۔

فصل سوئم تخیلات متفرقہ مسکی ڈولی ٹمٹیلاٹس مگس مچھر وغیرہ

اشیاء کے خیالات آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتے ہیں یہ دو قسم پر ہیں مستقل اور
غیر مستقل اور صور محسوسہ جگنو کی طرح صاف و شفاف ہوتی ہیں (جگنو ایک زیور کا
قسم ہے جسکو عورتیں گلی میں پہنتی ہیں) نیز بعض صور غیر شفاف مگس اور پشہ کی طرح
مکدر متحرک نظر آتی ہیں تکدر زجاجیہ کی برخلاف کہ وہ جملہ صور قایم ہوتی ہیں اور جس طرف
آنکھ پھرتی ہے اوسی جانب پر شئی مرئی کے صور دکھلائی دیتی ہیں **اسباب**
جب رات کے وقت بہت باریک حروف کی کتاب کچھ عرصہ تک پڑھی جاتی ہے تو
رطوبت زجاجیہ میں شفاف اجسام یا نقاط اور کیسے سیاہ پیدا ہو جاتے ہیں آنکھوں
سے زیادہ کام لینا بھی موجب مرض ہے جو لوگ ضعف البصر کے سبب مرئیات کو
آنکھوں کے بہت قریب لاکر پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر اسمیں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
علامات دفعتاً اوٹھتے وقت شفاف یا دھندلی ذرات کی طرح گھومتی ہوئی
صور اجسام آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہیں یعنی ایک طرف سے آتی ہیں

اور دوسری جانب اوڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں کبھی اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ کچھ دیر کے واسطے نظر آنا بند ہو جاتے ہیں کبھی آنکھوں کے سامنے معلوم ہوتے ہیں کبھی زایل ہو جاتے ہیں کیونکہ کیسے اور نقاط مذکورہ زجاجیہ کی ایک جگہ مین قایم نہین رہتی بلکہ اوسمین شناور کیطرح متحرک ہوتے ہیں اور شناوری کی حالت مین جب کہ ثقبہ کے مقابل آجاتے ہیں تو محسوس ہونے لگتے ہین اور تقابل سے علیحدگی کے وقت اونکا محسوس ہونا موقوف ہو جاتا ہے کبھی برابر دو تین مہینہ تک آنکھون کے سامنے نہین آتے اور بعد بارت بارہ کے پھر دکھائی دینے لگتے ہیں **علاج** آنکھ کو آرام مین رکھین نیلگی رنگ کی عینک لگائیں اس سے روشنی کی تیزی کے کم ہو جانے سے صور مذکورہ کا دیکھنا موقوف ہو جاتا ہے نیز مریض کے خیال اور توجہ کو مرض کیطرف سے لطایف الحیل سے ہٹاوین مرکبات فولاد کو نین بارک وغیرہ مقوی ادویہ سے مریض کی طاقت کو سنبھالے رکھین سریع الہضم مقوی جید الکیموس غذا کہانے کو دین۔

فصل چہارم رویت اشیاء براقیہ پیش چشم (رسن جیس سنٹلی لانسن)

اسمین مریض خیال کرتا ہے کہ اجزای براقیہ یا اجزای طلائیہ وغیرہ اشیائے درخشندہ باہم ہو کر اوپر سے نیچے کیطرف گذر رہی ہین فقیر مؤلف کے نزدیک اگر یون کہا جائے کہ پھلجھڑی کے پھولون کے گرنے کا سلسلہ نظر آتا ہے تو اسکی ماہیت بخوبی سمجھ مین آسکتی ہے **اسباب** زجاجیہ مین درخشندہ چیزین کولسٹرین کے پیدا ہونے سے مرض کا حدوث ہوتا ہے مگر یہ اجزا آلہ چشم بین کے بدون نظر مین نہیں آتے جس مین گولسٹرین وہ زرد رنگ کے درخشندہ اجزا ہین جو خون مین پائے جاتے ہین اور انہی سے جگر مین صفرا بنتا ہے گویا یہی اجزا صفرا کی اصل ہین جبکہ رطوبت زجاجیہ مین خون کے قطرات گر کر منجذب ہو جاتے ہین تو اس قسم کے اشباح آنکھوں کو سامنے معلوم ہوتے ہین **علاج** عدم اصلاح کے باعث قابل علاج نہیں ہے اور نہ اس سے بصارت کو کسی قسم کا نقصان پہونچتا ہے۔ **فایدہ جلیلہ** بعض وقات زجاجیہ یا عنبیہ اور شبکیہ کی سوزش کے بعد زجاجیہ کی ساخت

خراب اور فاسد ہوجاتی ہے مشیمہ کی امراض مین بہی زجاجیہ غیر شفاف اور دہندلی ہوجاتی ہے کبہی ضربہ صدمہ کے پہونچنے سے زجاجیہ نہایت پتلی اور رقیق ہوجاتی ہے کبہی فساد خون اور ذیابیطس کے باعث مشیما ور شبکیہ کے عروق پہٹ جاتے ہین اور زجاجیہ مین خون کے داخل ہونے سے دفعتًا نظر زایل ہوجاتی ہے۔ انجام عمومًا خراب ہوتا ہے **علاج** اسباب کے موافق تدارک کرین

مقالہ دہم امراض رطوبت جلیدیہ (ڈزیزا فذی لنس)

مختلف کوایف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ حقیقت رطوبت جلیدیہ اسکو انگریزی زبان مین لنس یعنی جسم شفاف کہتے ہین اسی کی ذریعہ مرئیات صغیرہ اور کبیرہ کا حجم معلوم ہوتا ہے اور اجسام صغار وکبار کے دیکہنے کا ذریعہ یہی جسم شگاف ہے جب شئ مرئی سی خطوط شعاعیہ نورانیہ جدا ہوکر جلیدیہ مین نفوذ کرکے متجاوز کرلیتے ہین تو فورًا خاص شبکیہ کے نقطہ اجتماعیہ پر جمع ہوجاتے ہین یا متفرق اور منتشر ہوجاتے ہین جس سے شئ مرئی صغیر کبیر اور مرئی کبیر صغیر دیکہی جاتی ہے اور یہ دو قسم پر ہے **اول محدب** اسمین خطوط نور آئینہ اپنی استقامت کی حالت پر داخل ہوتے ہین مگر محدب ہونی کی وجہ سی متجاوز ہوتی وقت ٹہری ہوکر باہم ملاقی ہوتے ہین۔ **دویم مقعر** اسمین خطوط نورانیہ مستقیمہ اپنی استقامت کی حالت پر داخل ہوتے ہین اور مقعر کی وجہ سی متجاوز کرتے وقت وحشی جانب مین ٹہری ہوکر باہر نکلتی ہین اور نہ باہم ملاقی ہوتے ہین اور یہ قسم اول کے برعکس ہے اکثر زجاج یا سنگ براق سے بہی جسم براق بنایا جاتا ہے جیسا کہ دوربین۔ خوردبین اور عینک وغیرہ ہوا کرتے ہین مگر جلیدیہ کے بغیر یہ اجسام عمدگی سی کام نہین دی سکتے۔ رطوبت جلیدیہ بہی ایک قسم کے شفاف جسم غضروف کی مانند سخت ہوتی ہے بیضیہ اور زجاجیہ کے درمیان خریطہ مین ملفوف ہوکر رباطات کے ذریعہ آنکہہ مین معلق رہتی ہے اور صحت کی حالت مین صفائی اور شفافیت کے سبب آنکہہ مین مدرک نہین ہوتی لیکن خلع کی صورت مین یا جلیدیہ کے جرم مین

بحسب ان تغیر کے پیدا ہونے سے بخوبی محسوس ہوتی ہے اور انخلاع کی صورت مین رباطات کے ٹوٹ جانے سے اپنی اصلی جگہ پر عود کرنا غیر ممکن ہوتا ہے پس اس صورت مین جلیدیہ کو مجبوراً نکالنا پڑتا ہے یا مہت کے ذریعہ ریزہ ریزہ کرکے عنبیہ کے خلون مین داخل کیا جاتا ہے جس سے وہ خود بخود جذب ہوجاتی ہے +

فصل اول انخلاع جلیدیہ (ڈسلوکیشن افدی لنس)

واقع ہوکہ انخلاع کی صورت مین جلیدیہ سامنے کیطرف محل بیضیہ مین یا پیچھے کی جانب زجاجیہ کے مقام مین داخل ہوجاتی ہے کبھی ملتحمہ کے زخم سے باہر نکل کر غشائی بلغمیہ چشم مین قرار پذیر ہوجاتی ہے اگر اسمین بھی زخم پایا جاتا ہے تو آنکھہ سے باہر نکل آتی ہے چونکہ انخلاع کی صورت تین طرح پر واقعہ ہوا کرتی ہے اسلئے اُسکو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے **صورت اول** جب آنکھہ پر ضربہ صدمہ واقع ہوتا ہے تو سامنے کی طرف بیضیہ کے مقام مین جلیدیہ داخل ہوجاتی ہے نیز بحسب اعضائے چشم کے متورم حالت مین یا خود مقلہ کے ضعیف اور لین ہونے کی صورت پر زیادہ زور سے قے کرنیکا اتفاق پڑتا ہے تو اس قسم کا عارضہ وقوع مین آجاتا ہے **علامات** جب آنکھہ کو کھولکر مریض کی محل کو دیکھا جائے تو رطوبت بیضیہ کے مقام مین جلیدیہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا روغن کا ایک بڑا قطرہ پانی مین پڑا ہوا ہے اور کنارون پر روشنی کے پہونچنے سے سفیدی کی زردی لئے ہوئے محسوس ہوتی ہے ثقبہ وسیع ہوجاتا ہے بیضیہ مین جلیدیہ کے داخل ہونے سے عنبیہ زجاجیہ کیطرف منقلب ہوجاتا ہے جس سے تقوس اور خمیدگی پیدا ہوجاتی ہے جلیدیہ کی پیچھے عنبیہ کے کنارے دیکھے جاتے ہین رطوبت بیضیہ دو مقام مین ہوا کرتی ہے ایک عنبیہ کے سامنے دوسرا عنبیہ کے پیچھے جب بیضیہ کے مقدم خانہ مین جلیدیہ داخل ہوجاتی ہے تو مقام بیضیہ کا تمام ہی مملو ہوجاتا ہے پس اس صورت مین عنبیہ منقلب ہوکر رطوبت زجاجیہ پر چلا جاتا ہے جس سے عنبیہ کے پیچھے کا مقام بھی تنگ ہوجاتا ہے پس قرنیہ اور عنبیہ پر زیادہ دباؤ کے پڑنے سے درد کی اذیت زیادہ ہوجاتی ہے کبھی طبقات مذکورہ بھی متورم ہوجاتے ہین اور ورم کی عدم صورت مین عنبیہ کو اندرتری اور استرخا ضرور ہی پیدا ہوجاتا ہے جس سے آنکھہ کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے **علاج** محل قرنیہ پر شگاف دیکر رطوبت جلیدیہ کو خارج کرین یا آنکھہ مین مہت داخل کرکے جلیدیہ کو ریزہ ریزہ کرکے عنبیہ کے خلون مین داخل کرین تاکہ کچھہ عرصہ کے بعد خود بخود جذب ہوجائے بعدازان مخصوص عینک کا استعمال کرین تاکہ بینائی قائم رہے **صورت دوم** اس مین جلیدیہ پیچھے کی طرف زجاجیہ کے مقام مین داخل ہوجاتی ہے **اسباب**

آنکھ پر ضربہ اور صدمہ خارجیہ کے لگنے سے انخلاع پیدا ہو جاتا ہے **علامات** ضرب کے پہونچنے سے فوراً بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے قریب کی شئے بڑی صاف دیکھی نہیں جاتی عینک کے لگانے سے بھی صحت کے موافق نظر نہیں آتا آنکھ کے ملاحظہ کرنے سے ثقبہ عنبیہ وسیع معلوم ہوتا ہے جب زجاجیہ کے محل میں جلیدیہ داخل ہوتی ہے تو ثقبہ کے مقابل ہونے سے رطوبت مذکور کے اطراف پر روشنی کی چمک مائل بہ زردی یا مائل بسفیدی محسوس ہوتی ہے درد اور اذیت اس قسم کی ہوتی ہے کہ گویا آنکھ میں کوئی غیر جنس شئے داخل ہو گئی ہے کبھی ضرب العین کی سبب یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے مردمک پر سبزی مثل سبزی آب قلزم کی پیدا ہو جاتی ہے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا ہے کبھی کسی قسم کی اذیت لاحق نہیں ہوتی اور کچھ مدت کے بعد رطوبت مذکورہ کے خود بخود منجذب ہونے سے صحت ہو جاتی ہے **علاج** سب سے پہلے حسب دستور ضربہ اور صدمہ کی اذیت کا رفع کرنا ضروری سمجھیں کو کنار کے جوشاندہ کی تکمید کریں جب اذیت کے رفع ہونے سے کسی قسم کی کلفت باقی نہ رہے تو آنکھ پر سبز رنگ کی عینک کا استعمال کریں اگر چوٹ کی اذیت سے مشیمیہ کی ورم اور آنکھ کے نقصان کا احتمال ہو تو ملتحمہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر شگاف دیکر جلیدیہ کو خارج کریں **صورت سویم** ملتحمہ کے زخم سے جلیدیہ نکلکر غشائی بلغمیہ میں قیام پذیر ہو جاتی ہے **اسباب** جب آنکھ پر صدمہ اور ضربہ کے پہونچنے سے ملتحمہ اور مشیمیہ پھٹ جاتی ہیں اور زخم ہو جاتا ہے اور لدونت کی سبب غشائی بلغمیہ چشم اپنی اصلی حالت پر رہتا ہے اور منخرق نہیں ہوتا تو اس صورت میں زخم کی راہ سے جلیدیہ باہر نکلکر غشائی بلغمیہ چشم کے نیچے قرار پکڑتی ہے اگر غشا میں بھی زخم ہو جائے تو آنکھ سے باہر نکل آتی ہے **علامات** جب چوٹ کے بعد آنکھ کا ملاحظہ کیا جائے تو اوپر کے یا جفن اعلیٰ کے نیچے ملتحمہ میں زخم دکھلائی دیتا ہے اور زخم مذکور کے قریب غشائی بلغمیہ کے نیچے ایک قسم کی مدور شفاف چیز نظر آتی ہے اور یہی رطوبت جلیدیہ ہے ثقبہ عنبیہ کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے اور کنارے سے حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں **علاج** رطوبت جلیدیہ کے مستقرہ مقام پر غشائی بلغمیہ میں باریک شگاف دیکر رطوبت کو خارج کریں پھر آنکھ کو بند کر کے خفیف فادہ کریں اور پٹی سے باندھیں تاکہ دباؤ پہونچنے سے آرام معلوم ہو اور صحت کے بعد عینک کا استعمال کریں۔

فصل دویم نزول الماء (کٹرکٹ) آنکھ میں پانی اوترآنے کو موتیا اور موتیابند بھی کہا جاتا ہے نزول الماء اور کٹرکٹ کے معنے ہیں اوپر سے نیچے کو پانی گرنا چونکہ کثافت اور غیر

شفافیت کی صورت مین جلیدیہ کی شکل اس قسم کی سفیدی مائل ہوجاتی ہی جیساکہ بلندی سے پانی گرنے کی
صورت مین ہوا کرتا ہے اسلئے اس نام سے یہ مرض موسوم کیا گیا ہی۔ موتیا بند کی چند اقسام ہین
اونمین سے زیادہ تر مشہور سخت موتیا بند ہی جسمین صرف جلیدیہ مکدر اور غلیظ ہوجاتی ہی اور اس
صورت مین جلیدیہ پر ایک قسم کی کثیف سفیدی پیدا ہوجاتی ہی **دوئم** موتیا بند دودہیا ہے جسمین جلیدیہ
گھل کر دودہ کی مانند ہوجاتی ہے **سوئم** موتیا بند غلافی ہی جس مین جلیدیہ کا غلاف سامنے کیطرف سے کثیف
اور سفید ہوجاتا ہے جس سے بصارت زائل ہوجاتی ہی اس صورت مین جلیدیہ اپنی حالت اصلی پر شفاف اور
سفید ہوا کرتی ہے **چہارم** پچہلی طرف سے جلیدیہ کا غلاف جو زجاجیہ اور جلیدیہ کے مابین پایا جاتا ہے
مکدر اور غلیظ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین حدقہ نہایت صاف و شفاف نظر آتا ہی اور جلیدیہ بہی صحیح و سالم
پائی جاتی ہی مگر شبکیہ پر عکس کے نہ پڑنے سے نظر بند ہوجاتی ہی اور تشخیص مین نہایت دقت پیش آتی ہے
کبہی نفس جلیدیہ اور اوسکی غشا مین کثیف سفیدی ہوجاتی ہی **اسباب** بعیدہ اسباب مین سے
جب کبرسن کے باعث نیز دیگر امراض مین خون صالح کم پیدا ہونے سے جسم کی پرورش بخوبی نہین ہوسکتی
تو غذائیت کی عدم وصولیت سے جلیدیہ سخت اور مکدر ہوجاتی ہے سب سے پہلے مرکز جلیدیہ سے تکدر شروع ہوتا ہی
اور رفتہ رفتہ چارون طرف پہیل جاتا ہے مگر اسکے پہیلنے کیواسطے زمانہ معین نہین ہی بعض صاحب بارا
بارہ سال تک کمی نظر کے شاکی پائے جاتے ہین بعض اصحاب چند مہینون اور ہفتون مین نابینا
ہوجاتے ہین جب نزول الماء کا موجب ضربہ سقطہ دماغیہ ہوتا ہی تو چند روز مین بلکہ بعض اوقات
آن واحد مین مریض عدیم البصر ہوجاتا ہے کبہی ذیابیطس وغیرہ عام ضعف و کمزوری مین ہوجاتا ہی
کبہی عنبیہ مشیمیہ اور شبکیہ کے متورم ہونیسے نیز آنکہہ کی دوسری امراض کے بعد پیدا ہوجاتا ہی کبہی فطرتی اور
پیدائشی ہوتا ہی اس صورت مین جلیدیہ کی چہوٹاپن ہونے سے آنکہہ بہی قدرے چہوٹی ہوجاتی ہے
اور ڈہیلا خود بخود پہرتا ہوا معلوم ہوتا ہی عام کمزوری اور جسم کے دبلا پتلا ہونیسے قوائے عقلیہ بہی ناقص
ہوجاتے ہین کبہی پیدائش کے بعد سن طفولیت مین پیدا ہوجاتا ہی اور اسکی دو قسم ہین **اول** صرف جلیدیہ
کی درمیانی سطح پر کثیف غیر شفاف پیدا ہوجاتی ہی اور یہ کثافت ہر طرف سے یکسان گہری ہوتی ہی خاص
مرکز اور تہ کی سطح شفاف پائی جاتی ہی **دوئم** کثافت کے خطوط سطح سے شروع ہوکر مرکز کی طرف
جاتے ہین اور شروع مین درمیانی حصہ شفاف ہوتا ہی کبہی نرم موتیا بند ہوتا ہے اکثر تیس پینتیس سال سے

کم عمر مین ہوتا ہی جس کے اقسام لعینہ فطرتی اور پیدائش کی بعد طفولیت مین ہو کرتے ہین اگر انکی سوا علامات
ظاہر ہون تو ہمیشہ ذیابیطس البیمونوریا عنبیہ و صدمہ وغیرہ اندرونی امراض کی پیدا ہونیسی ہوتا ہی
اکثر سخت ہوتا ہے پینتیس سال کے بعد دیر لو آنکھون مین پیدا ہوتا ہے اس صورت مین وہ دودہ کے مشابہ
سفید یا نیلے پن پر ہوتا ہے کبھی دہاریان سی نظر آتی ہین مرکز کی سختی اور گرد و نواح کی نرمی سی چہوٹے
شگاف کی ضرورت ہوا کرتی ہے کبھی سخت و ثابت مین تمام جلیدیہ کے سخت ہو جانیسی بڑی شگاف
کی ضرورت پڑتی ہی اس صورت مین جلیدیہ کی رنگت سفید یا زردی مائل ہو جاتی ہی خاص مرکز
مین گہری رنگت اور سطح پر دہاریان نمایان ہوتی ہین سیاہ اور سخت ہوتا ہے مین بہی شگاف بڑا درکار
ہوتا ہے متاثر جسم استعمال طعام سی پہلے نہیں اور مجامعت کا بیشتر اتفاق پڑنا غلیظ و دیر ہضم اغذیہ
کی مداومت سی بہی پیدا ہو جاتا ہے بسا اوقات ضربہ سی بہی جلیدیہ کو غذائے جلیدیہ کی نہ ملنے سی رطوبت
کی شفافیت زائل ہو جاتی ہی اور جلیدیہ کی ساخت غیر شفاف کثیف اور سفید ہو جاتی ہی یا سخت عنبری رنگ
زردی مائل ہو جاتی ہی اندر سی سخت اور باہر سی نرم پائی جاتی ہی اور بتدریج بیرونی حصہ بہی سخت ہو جاتا
ہے کبھی قرنیہ کے زخم کا اثر جلیدیہ تک پہنچ جانے سی غلاف جلیدیہ بہی غیر شفاف ہو جاتا ہی کبھی مشیمیہ اور جسم
کی امراض سی جلیدیہ کا مرکزی حصہ پیدا ہوتا ہی ضربات العین کی باعث جلیدیہ غیر شفاف آسمانی رنگ
ہو جاتی ہے۔ **علامات** ابتدا مین بصارت کے ضعیف ہو جانے سے مرئیات مکدر معلوم ہوتی ہین اور
کدورت و رسوب بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہی لیکن آنکھ مین درد وغیرہ کسی قسم کی اذیت پائی نہین جاتی
خاص روشنی مین اور روشنی کی طرف دیکھنے سی کم معلوم ہوتا ہی سایہ مین نیز سایہ کی طرف دیکھنے سے
اسیقدر زیادہ نظر آتا ہی کیونکہ روشنی مین ثقبہ عنبیہ تنگ ہو جاتا ہی سایہ اور تاریکی مین وسیع ہو جاتا
ہے چونکہ اکثر وسط جلیدیہ مین سفیدی ہوا کرتی ہی نیز ثقبہ عنبیہ کے تنگ ہو جانے سی خطوط شعاعیہ جلد ہو کر طبقہ
شبکیہ تک کمتر پہنچتی ہین پس ان دونون وجوہ سی کم دکہائی دیتا ہی جب ثقبہ عنبیہ کشادہ ہونے سی
خطوط شعاعیہ اطراف جلیدیہ پر جہان سفیدی نہین ہوتی یا کمتر ہوتی ہی پڑکر طبقہ شبکیہ تک پہنچ
جاتے ہین تو مرئیات بخوبی دکہائی دیتے ہین لیکن تمام جلیدیہ سفیدی کے پہیل جانے سی نہ روشنی
مین نظر آتا ہے اور نہ تاریکی مین دیکھا جاتا ہی یعنی دونون صورتین برابر ہوتی ہین جب بعض کی
آنکھ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے تو عدم عنبیہ کی عدم صورت مین ثقبہ عنبیہ کی حالت خاص جہت سی معلوم کی

اور سفید رنگ کی کدورت جو ظاہر مین ثقبہ عنبیہ پر معلوم ہوتی ہے وہ فی الحقیقت عنبیہ کے پیچھے ہوتی ہے
نہ خاص عنبیہ پر۔ کبھی یہ کدورت بیاض اور سواد سے مرکب ہوتی ہے کبھی نیلگون کبھی برنگ شمع مثل کہربا
کی اور کبھی سیاہ ہوتی ہے اس قسم کی کدورت اکثر ایک آنکھ مین شروع ہوتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد
دوسری آنکھ مین بھی پیدا ہو جاتی ہے جس سے آنکھون کے سامنے مچھر مکھی وغیرہ مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے
جانور اُڑتے ہوئے نظر آتے ہین اور چراغ کا شعلہ بھی ایک جھاڑ کی شکل مین معلوم ہوتا ہے کبھی چاند
و چراغ بہت سے دکھائی دیتے ہین صبح و شام کے وقت بہ نسبت دوپہر کے صاف معلوم ہوتا ہے

واضح ہو کہ ابتدا مین نزول الماء کی اقسام کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے لیکن اس موقعہ پر
موتیابند نرم اور سخت کا دوبارہ اعادہ کرنا فائدہ سے خالی نہین ہے اور وہ یہ ہے کہ نرم موتیابند
کی رنگت مثل شیر یا کچی لسی کی طرح ہوتی ہے نیز اسمین ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے جلیدیہ بھی متورم
سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ نرمی جسم کے سبب مقدار مین زیادہ ہو جاتی ہے نیز سن طفولیت سے سن
نمو کے اختتام تک اسکی پیدائش ہوا کرتی ہے **دوم** سخت موتیابند جسمین جلیدیہ سخت ہو جاتی ہے
اور یہ قسم اکثر پینتالیس برس کے بعد پیدا ہوتا ہے اسکی رنگت سفید مائل بہ سیاہی ہوتی ہے یا موم
خام کی مشابہ ہوا کرتی ہے یہ سفیدی وسط جلیدیہ سے شروع ہو کر اطراف کی انتہا تک پھیل جاتی ہے
بلاڈونا سلوشن کے ضماد سے ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے اس صورت مین تاریک مکان یا سایہ مین
منفذ از طبعی پر ثقبہ عنبیہ کے قائم رہنے سے مریض کو بخوبی نظر آتا ہے کبھی اطراف جلیدیہ سے سفیدی شروع
ہو کر بطور خطوط مستقیمہ تقاطع کرتی ہوئی جلیدیہ کے وسط مین پہونچ جاتے ہین پس جہان
سفید خطوط پائے جاتے ہین وہ مقام مکدر معلوم ہوتا ہے ان کے سوا دوسرا مقام شفاف
دکھائی دیتا ہے۔ نیز اطراف سے سفید خطوط کے شروع ہونے سے صرف اطراف مین ہی سفیدی
زیادہ پائی جاتی ہے اور خاص وسط مین بہت کم ہوتی ہے پس ضیق ثقبہ کے وقت جلیدیہ کی اطراف
کی سفیدی اور کدورت مخفی ہو جاتی ہے جس سے ثقبہ کے تنگ ہو جانے کی حالت مین مریض زیادہ دیکھتا
چونکہ خاص ان ۳ امراض مین نیز ذہاب البصر اور ضعف العین مین بصارت روز بروز ضعیف ہو جایا
کرتی ہے اور تشخیص مین اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے انمین تفرقہ کرنا نہایت ضروری ہے

علامات مشخصہ ذہاب البصر مین آنکھ کے اندر سفیدی معلوم نہین ہوتی جیسے کہ

نزول الماء مین پائی جاتی ہے اکثر قریب العین مین دونو آنکھون کے اندر سفیدی ہوتی ہے اور دونون
مین ہی شروع ہوتی ہے نیز اِن دونو امراض مین دونون آنکھون کا ثقبہ عنبیہ وسیع ہوتا ہے نزول الماء
ابتداءً ایک آنکھ مین شروع ہوتا ہے اور ثقبہ عنبیہ مین ذرہ بہر فرق نہین آتا بلکہ اپنی اصلی حالت
پر ہوتا ہے نیز کمرۂ تاریک مین اگر ایک شمع روشن کرکے اُسکی طرف دیکھا جائے تو صحیح آنکھ مین ایک ہی
شمع کی تین صورتین نظر آتی ہین اِس ترتیب سے کہ ایک صورت طویل اور سیدہی ہوتی ہے مگر شمع خارجی
سے طوالت مین زیادہ ہوتی ہے اور یہ اُسکا عکس ہوتا ہے جو قرنیہ پر منطبع ہوتا ہے **صورت
دویم** شمع روشن جو قد مین شمع خارجی سے صغیر اور سیدہی ہوتی ہے اور یہ اِسکا عکس ہے جو جلیدیہ
مین جمع ہوتا ہے **صورت سویم** جو شمع خارجی سے صغیر تر اور معکوس ہوتی ہے یعنے پاؤن
کی طرف سر اور اوپر کی جانب ہالہ ہوتا ہے اور یہ شمع خارجی کا عکس ہے جو جلیدیہ کے غشا مین پچھلی طرف
منطبع ہوتا ہے اور یہ صورت بظاہر ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا رطوبت بیضیہ مین ہے حالانکہ
فی الحقیقت جلیدیہ کے پیچھے ہوتی ہے پہلی دونو صورتین جو راست ہین پس انمین ایک طویل ہے
اور دوسری صغیر جب اُسکو شمع خارجی کے ہمراہ اوپر نیچے کرین تو حرکت کرکے شمع خارجی کے برابر
اوپر نیچے چلی جاتی ہے۔ صورت سویم جو منعکس ہے شمع خارجی کی حرکت کے برخلاف حرکت کرتی ہے یعنے جب
شمع خارجی کو اوپر لے جاوین تو یہ صورت ثالثہ نیچے کو چلی جاتی ہے اور شمع کو نیچے کی طرف لیجانے سے
یہ صورت اوپر کو چلی جاتی ہے کیونکہ صورت مرقومہ خود معکوس ہے اسی واسطے اُسکی حرکت
اصلی شمع روشن کی حرکت کے برخلاف جہت کو ہوتی ہے نزول الماء مین ابتداء مرض پر مریض
کی آنکھ مین صورت معکوس معلوم نہین ہوتی کیونکہ جو سفیدی جلیدیہ کے سامنے ہوتی ہے ناظر کو
اپنی خرابی کے دیکھنے سے جو اُسکے پیچھے ہے اور صورت ثالثہ اُسی مین منطبع ہوتی ہے مانع نہین ہوتی
جب سفیدی مذکور مستحکم ہوکر تمام جلیدیہ پر عام ہوجاتی ہے تو شمع روشن کی راست صورت جو
نفس جلیدیہ پر منطبع ہوتی تھی وہ بھی دکھائی نہین دیتی فقط ایک طویل راست صورت جو قرنیہ
پر منطبع ہوتی ہے استحکام مرض کے بعد مریض کو نظر آتی ہے ایضاً جب تشخیص نزول الماء مین اشتباہ
واقع ہوجائے تو بلاڈونا کو پانی مین حل کرکے دو چشم پر ضماد کرین تاکہ ثقبہ کے وسیع ہوجانے سے بخوبی
نظر آجاویگا کیونکہ سفیدی جلیدیہ مین ہے ثقبہ مین نہین ہے ایضاً کمرۂ تاریک مین مریض کی پیٹھ پیچھے کی

اور چشم باؤفت کی جانب کھڑی ہو کر جلیدیہ کیساتھ جو شعاعی صغیرہ کو دیکھتی کا مشہور آلہ ہے آنکھوں
کو دیکھیں بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ نزول الماء ہی ہے کوئی اور بیماری نہیں ہے علاج موتیا بند کی
دستکاری میں سب سے پہلے آنکھ کی تشریح کا واقفیت پیدا کرنا نہایت ضروری ہے اور شروع علاج
میں جلیدیہ کی نرمی اور سختی کا معلوم کرنا بھی نہایت ضروری ہے اگر ابتدائی درجہ میں بعض قطعی
حصہ مثلاً مرض اور نرم قسم سے ہو تو صرف نیلگون چشمہ کا استعمال کریں اس سے اکثر بینائی کی قوت
رہتی ہے اور برابر نظر قایم رہ سکتی ہے خفیف طاقت کا اٹروپین سلوشن (۱/۴ گرین فی اونس) یا مرہم
اٹروپیا روزانہ ایکدفعہ استعمال کرنا پتلی کی کشادہ کرنیمیں سریع الاثر ہے جس سے [illegible]
ہے قبض کا خیال رکھیں مقوی دماغ ادویات کھاتے رہیں مربا ہلیلہ اطریفل کشنیزی کا
کھلانا لازم رکھیں اور یہ مرکب تیار کر کے صبح و شام آنکھ میں استعمال کریں نسخہ مجرب [illegible]
تخم نیل کف دریا اصل چینی سرمہ سیاہ سرمہ سفید سنگ بصری پھٹکری سفید ہر ایک [illegible]
سب کو باریک کر کے سلائی کے ذریعہ آنکھ میں لگائیں اس سے ضعف بصارت کو نہایت فایدہ ہوتا ہے بلکہ [illegible]
جس سے نزول الماء کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** [illegible] ۲ درم [illegible] سنگ بصری [illegible]
سفید پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۳ ماشہ پھٹکری ۵ ماشہ سب کو باریک کر کے سفوف تیار کریں
اور بوقت ضرورت پانی میں گھسکر آنکھ میں لگا دیں **دیگر مجرب** ہے نزول الماء کو نہایت
فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** مغز تخم پنبہ پھل تخم بندق ہندی مغز تخم کھرنی مغز تخم ہلیلہ بلیلہ ہلیلہ سیاہ
سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور لیموں کی رس میں کھرل کر کے شیاف بنا دیں اور بوقت
ضرورت پانی میں گھسکر آنکھ میں ڈالیں غذا قلیہ خشک نان خشک [illegible] تیتر اور بٹیر کا شوربا
دار چینی پودینہ انگوزہ ادرک وغیرہ گرم مصالحے ڈالکر کھائیں فصد جماع شراب لبنیات
حموضات نیز عدس پیاز حمام مچھلی گائے کا گوشت وغیرہ مغلظ منجر اور مضعف دماغ چیزوں سے
پرہیز کریں لیکن یہ تمام عارضی تدابیر ہیں اگر ایک آنکھ کی نظر قایم ہو تو ان تدابیر کا عمل میں لانا
مناسب نہیں ہے بہر حال دستکاری کرنی پڑتی ہے موتیا بند کی دستکاری کے چند طریق ہیں
جو ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں (۱) عمل قدح کا طریقہ قدیم یہ ہے کہ آنکھ کے اندر آلہ داخل کر کے
موتیا کو ثقبہ عنبیہ کے مقابلہ سے ہٹا کر عنبیہ کے خلوں میں گرا دیا جاتا ہے اکثر اس صورت میں غیر [illegible] شئے کے طور پر

آنکھ میں سخت سوزش پیدا ہو جاتی ہے آخر کار نتیجہ خراب ظہور میں آتا ہے بعض اوقات پتلی کی ساخت دوہا ہو
آجانے سے نظر بند ہو جاتی ہے پس مذکورۃ الصدر قباحتوں کی وجہ سے یہ عمل آجکل متروک کیا گیا ہے
صرف جاہل اور مجہول لوگوں میں رائج ہے (ب) میکینن صاحب کے طریق عمل میں خاص موتیا پر عمل
کیا جاتا ہے بعد ازاں جلیدیہ کی ریزوں کو پانی کے ساتھ دھو کر نکال دیا جاتا ہے (ج) نرم
و رقیق موتیا بند کی صورت میں قرنیہ کے راستہ سے سوئیاں داخل کر کے جلیدیہ کو چھید دیں
اور چند روز کے بعد پچکاری کی ذریعہ یا چوس کر خارج کریں اور بعض حکماء جلیدیہ کے غلاف اور ریشوں
کو نیز چھید دیتے ہیں جس سے رطوبت بیضیہ اور جلیدیہ باہم ملجاتی ہیں اور جلیدیہ خود بخود حل ہو جاتی ہے
مگر عمل کے وقت نیز بعد میں پتلی کو اٹروپیا سلوشن سے برابر کشادہ رکھنا چاہیئے نیز عمل کیوقت احتیاط
کریں کہ بیضیہ میں کسی قسم کا نقصان عائد نہو یہ عمل ۳۵ یا ۴۰ سال کی عمر کے بعد کارآمد نہیں ہو سکتا
البتہ جوانوں کیلئے زیادہ تر موزوں ہے (د) قرنیہ اور ملتحمہ کے مقام اتصال پر شگاف دیکر صرف
جلیدیہ کو نکال دیا جاتا ہے اور فی زمانہ یہی عمل زیادہ تر رائج ہے کبھی غلاف سمیت جلیدیہ کو
نکالا جاتا ہے۔ (ہ) جلیدیہ کی سطح کے قریب صاف و شفاف صورت میں ثقبہ عنبیہ
کے مقابل مصنوعی پتلی کا بنانا کافی ہوتا ہے کیونکہ اس سے خطوط نورانی شئی مرئی سے جدا ہو کر
شبکیہ تک پہونچتی ہیں اور مرئیات برابر نظر آتے ہیں سخت موتیا بند میں اصل علاج یہ ہے
کہ رطوبت جلیدیہ کو جو سفید ہو گئی ہے خارج کر دینا اور معدوم کر دینا ہی اور یہ منفعت ادویات سے
حاصل نہیں ہوتی اور دستکاری کی ضرورحاجت پڑتی ہے لیکن قدح اور دستکاری کی شرائط میں سے
جو ضروری ہیں ایک یہ ہے کہ جبتک بصارت قدرے باقی ہو قدح کے عمل سے باز رہیں اسی طرح جبتک
ایک آنکھ سے بھی قدرے دکھائی دے تا کامل ایسا صف میں دستکاری نکریں ورنہ اندیشہ ہے کہ اگر
چشم مذکور قدح کی حالت میں خراب ہو جائے تو دوسری آنکھ بھی ہمدردی کے سبب خراب ہو جاتی ہے
نیز عمل قدح اسوقت کریں کہ سوائے نزول الماء کے کوئی دوسرا مرض چشم و جفن میں نہو مثلاً
اگر نزول الماء کے ہمراہ ضربۃ العین بھی ہو اور اس کے سبب سے بصارت باطل ہو گئی ہو تو عمل
قدح چشم اور اخراج رطوبت سے بجز ایذا رسانی مریض کے کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوتا نیز شرائط
عمل میں سے یہ بھی ہے کہ قدح کے وقت کوئی مریض آتشک ذیابیطس ہزال الکلیہ وغیرہ امراض

عامہ مین سے کسی مرض مین مبتلا ہو ورنہ اس حالت مین دستکاری چشم سی ورم کا احتمال ہے جس سے بصارت زائل ہوجاتی ہے عمل قدح کے بعد جو مرض یا ورم پیدا ہوجائے حسب موقعہ اُسکا علاج کرین اور جبتک بصارت قدرے باقی ہو یا ضعف بصارت کی ابتدا ہو پہلے عام ضعف اور کمزوری کے دفعیہ مین کونین سرپ فیری ایوڈائیڈ یا مرکبات کچلہ یا سرپ ہائپو فاسفائٹ آف لائم یا ٹانک سرپ وغیرہ ادویہ مقویہ اور اغذیہ جیدیہ کہلاوین خصوصاً اِس مرکب سے کمزوری کو ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** ایوڈائڈ آف ایرن ۸ گرین گلیسرین ۱۲ ڈرام خیسانده کلمبا ۸ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اگر آتشک کی سرایت سے نزول الماء کی پیدائش معلوم ہو تو وہ دوائین دین جو استیصال مادہ آتشک کیلئے مفید ہون جیساکہ رسکپور۔ ایوڈائڈ آف پوٹاسیم اور سارسا پریلا وغیرہ دین اور روشنی کی مطلق تمیز کے نہونے سے عمل کرنا جائز نہین ہے بنبر دونون آنکھون پر ایک وقت مین عمل قدح کرانا چاہیئے کیونکہ اس صورت مین اتفاقاً ایک آنکھ کے خراب ہونیسے دوسری آنکھ کے ضائع ہوجانیکا بھی احتمال ہے۔ **قید عمر** اطبائے فرنگ اجازت دیتے ہین کہ دو مہینہ کی بچہ سے لیکر اسّی برس کی بوڑھے تک آنکھ بنائی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر سانڈر صاحب نے ۶ لڑکون کی آنکھین بنائین اور سبکو آرام ہوگیا اِس مین دو مہینہ سی لیکر پندرہ برس تک کے لڑکے شامل ہین البتہ ڈاکٹر موصوف نے تجربہ کثیرہ سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ دو برس کی عمر سے پہلے آنکھ کا بنانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس عمر سے پہلے بچون کی آنکھین بے اختیار اِدہر اُدہر حرکت کرتی رہتی ہین جس مین قدح کرنا موجب نقصان ہے **اقوال متقدمین پر شکوک** نزول الماء کی ماہیت جو متقدمین نے بیان کی ہے تشریح کے سامنے بالکل غلط معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ دماغ سے رطوبت غریبہ ثقبہ کیطرف آ نہین سکتی کیونکہ چارون طرف سے آنکھ غشیہ وغیرہ سے محیط ہے اور اسکی کل تجاویف رطوبات سے معمور ہین دماغ سے آتا ہوا کوئی منفذ آنکھ کی طرف ایسا دکہائی نہین دیتا کہ جس سے رطوبت دماغیہ گذر سکے بجز اُس مقام کے جہان سے عصبہ مجوفہ آنکھ مین داخل ہوتا ہے مگر اِس مقام کا اندازہ صرف عصب نوری کے لئے ہے اگر فرض کرلیا جاوے کہ اِس مقام سے رطوبت غریبہ دماغ سے اوتر کر ثقبہ عنبیہ کے پیچھے قرار پکڑتی ہے تو اس صورت کا ثابت ہونا مشکل ہے کیونکہ رطوبت زجاجیہ اور جلیدیہ نے پچھلی طرف کا رستہ مسدود کر رکہا ہے پس یہ امر غیر ممکن ہے

کہ رطوبت غریبہ ہر دو رطوبات کو اور پردہ عنکبوتیہ کو پہاڑ کر ثقبہ مین آجائے۔ **وجہ دویم** غلطی کی یہ ہے کہ جلیدیہ اور عنبیہ کے مابین کا تجویف رطوبت بیضیہ سے پرا ور مملو ہے اگر رطوبت غریبہ کا دماغ سے اوتر کر ثقبہ عنبیہ مین پڑنا صحیح ہوتا تو اس فضول رطوبت کے نزول سے آنکھہ کا حجم بڑہ جاتا مگر ظاہر مین ایسا نہین ہے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین کی تحقیقات قابل اعتماد نہین ہے جاہل کحال صدغین پر داغ دیتے ہین اور بعض لوگ جو فخریہ بیان کرتے ہین کہ فلان فلان مریض کو داغ دیا گیا جس سے انکا مرض عرک گیا اور آگے نہ بڑہا۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ کبہی یہ مرض شروع ہونیکے بعد خود بخود متوقف ہو جاتا ہے اور اُسی حد پر تا دم مرگ ٹہرا رہتا ہے ورنہ بارہا تجربہ مین آچکا ہے کہ مریضون نے داغ لئے اور پہر مرض بڑہ گیا اور بصارت کلیتہ زائل ہو گئی اور دوبارہ عمل کرنیکی ضرورت پیش آئی اور صحت بہی ہو گئی۔ **عمل قدح** سے ایکدو روز پیشتر ۲ گرین اتروپین کی طاقت والا اٹروپین سلوشن آنکھہ مین ٹپکا کر پتلی کو خوب کشادہ کرین اور عمل قدح کے وقت آنکھہ کو نیز چہرہ اور پیشانی کے قریب قریب مقام کو نیم گرم بورک سلوشن (عرق سہاگہ) سے کامل طور پر صاف کرین بعد ازان ۱۶ گرین فی اونس کی طاقت والا کوکین سلوشن آنکھہ مین ٹپکاوین اس سے چار پانچ منٹ کے اندر قرنیہ بے حس ہو جاتا ہے ازان بعد مریض کو چت لٹا کر سر کے نیچے ایک چہوٹا سا تکیہ اس ترکیب سے رکہین کہ گردن کے نیچے سے پٹی باسانی گذاری جا سکے اس صورت مین آلہ مفتاح العین (سپیکولم) سے پلک کو کشادہ کرین اور مریض کو ہدایت کرین کہ اپنے پاؤن کی طرف نظر کو برابر قائم رکہے تاکہ تمام قرنیہ نظر آتا رہے پہر قرنیہ مین عین اتصال ملتحمہ کے قریب نشتر کو داخل کر کے دوسرے کنارہ سے نشتر کا سرا اس احتیاط سے باہر نکالین کہ اوپر کیطرف کو کاٹتے ہوئے ہلالی شکل بنجاوے اور جلیدیہ کے غلاف کو بہی ساتہہ ہی چہیڑ دیا جاوے من بعد آلہ مفتاح العین کو نکالکر پلک کے باہر کی طرف انگلیون سے آنکھہ کے ڈہیلا پر دباؤ دیے جاوین تاکہ دباؤ کے باعث جلیدیہ باہر نکل آوے اگر کوئی ریزہ باقی رہ جاوے تو اوسکو بہی دبا کر نکال دین ورنہ کچھہ عرصہ کے بعد باقی ماندہ ریزہ کے غلیظ ہونے سے حرج زیادہ ہوتا ہے اور ریزون کے صاف کرنے کا قابل اطمینان طریق یہ ہے کہ ایک سرنج کی سوئی پر ربڑ کی نلکی چڑہا دین بعد ازان چار اونس مقطر پانی کی شیشی سے اتصال کرین اور سوئی کا باریک منہ زخم کے راستہ آنکھہ مین داخل کر کے پانی کی دہار دین

۲ اور جانتے ہین کہ اس سے پانی کی آمد بند ہو جاتی ہے یہ محض دہوکا کی بات ہے انکے فریب مین ہرگز نہ آوین ناحق مریض کو تکلیف دیتے ہین

اور چاروں طرف سے دباؤ پہونچاوین اس سے زخم کے راہ پانی باہر نکلتا ہوا تمام ذرات کو باہر لے آتا ہی
اور اسمین کسی قسم کا نقصان پیدا نہین ہوتا کیونکہ اسمین پانی کا نرم نرم دباؤ ہر طرف مین یکسان پہونچتا ہی
مگر اس عمل مین ہوا کے داخل ہونیکی احتیاط کرین ورنہ سرانڈ کے ہوجانیکا احتمال ہو جاتا ہی اور قدح
کے بعد آنکھہ کو صاف کرکے زخم کے کنارون کو ٹہیک ٹہیک بالمقابل ملادین اور مانع عفونت عرقیات
سے مرہم پٹی کرین اور تیسرے روز آنکھہ کو کہول کر صاف کرین عموماً پانچروز کے بعد زخم کے ملجانے سے
نظر صاف ہوجاتی ہی اور سرخی کی حالت مین یہ عرق تیار کرکے آنکھہ مین ٹپکاوین **نسخہ**
سلفٹ آف زنک ۲ گرین اٹروپین سلفاس ۲ گرین عرق گلاب ایک اونس سبکو ملا کر صبح و شام
آنکھہ مین ٹپکاوین نیز عمل کے بعد برابر دو روز تک مریض کو بیٹھنے کی اجازت ہرگز نہ دین
اور برابر دس روز تک تاریک کمرہ مین رکھین بعد ازان سبز یا بہورا یا نیلگون پردہ آنکھہ پر لگا کر
روشنی مین نکلنے کی اجازت دے سکتے ہین

مقالہ یازدہم امراض چشمخانہ (آربٹ) آربٹ کے لغوی معنی ہین
راہ یا مدار جسپر قمر وغیرہ کواکب حرکت کرتے ہین چونکہ مقلہ چشم بہی اپنے خانہ مین منتشر حرکت کرتا ہی
لہذا اس نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اس سے وہ اجزا مراد ہین جو مقلہ چشم سے خارج ہین اب
مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ تشریح چشم خانہ چند عظام سے خانہ چشم مرکب ہے اور ہر ایک خانہ
مین سات سات عظام پائے جاتے ہین اور دونون خانہ مین مجموعہ گیارہ۔ ہڈیان ہین چونکہ
بعض استخوان ان دونون چشم خانہ مین مشترک پائے جاتے ہین لہذا انہی گیارہ مین سے ہر ایک
خانہ سات سات استخوان سے پورا ہوجاتا ہی اور علیحدہ علیحدہ چودہ استخوان سے پورا کرنیکی حاجت
نہیان رہتی اور سر کے تین عظام خانہ چشم مین شامل ہوتے ہین عظم پیشانی۔ عظم مشاشی اور
عظم وتدی۔ مقلہ چشم کے سوا ہر ایک خانہ مین چہہ عضلات پائے جاتے ہین جن سے مقلہ چشم کو
حرکت ہوتی ہی اور ان مین سے ایک عضلہ کبیرہ طویلہ ہی جس سے جفن اعلی اٹہائی جاتی ہی اور ان
مین چند اعصاب بہی دماغ سے آتے ہین اول عصبہ مجوفہ دوئم عصب زوج ثالث سوئم
عصب زوج رابع چہارم عصب زوج خامس کی ایک شاخ پنجم عصب زوج سادس ہی تمام عضلات

چشم کی تحریک عصب زوج ثالث سے ہوا کرتی ہے مگر جس عضلہ کے ذریعہ آنکھہ مین حرکت دَوْری پیدا ہوتی ہے اُس مین عصب زوج رابع کی محرک شاخ آتی ہے جس عضلہ سے آنکھہ کی حرکت باہر کی طرف ہوتی ہے نیز مقلہ سے خارج ہے اسمین عصب زوج سادس کی شاخ پائی جاتی ہے عصب زوج خامس کی شاخ سے چشم خانہ کے جملہ اجزا کو حس پہونچتی ہے اور اِس شاخ کے بعض الیاف اجزاے خارجیہ چشم سے باہر نکلکر پیشانی اور ناک کیطرف آتے ہین اور اسی کے ذریعہ مقامات مذکورہ مین حس پہونچتی ہے - خانہ چشم مین چربی کی جزو زیادہ ہے عضلات چشم کے اوپر اُن کے درمیان اور اجزائے چشم اور مقلہ کی خلقت مین اکثر پائی جاتی ہے اور تمام مقلہ چشم پر ایک غشائی شحمی پیدا ہوجاتا ہے جس سے مقلہ بسہولت حرکت کرسکتا ہے نیز اِس سے آنکھہ کی حفاظت ہوتی ہے مقلہ کے پیچھے کی طرف اسکی زیادتی پائی جاتی ہے تاکہ عضلات کی تحریک سے آنکھہ پیچھے کیطرف زیادہ نہ چلی جاے کسی مین شحم کا حصہ زیادہ اور کسی مین کم پایا جاتا ہے اور شحم کی زیادتی اور کمی پر آنکھہ بڑی اُبھری ہوئی یا چھوٹی اور دبی ہوئی معلوم ہوتی ہے چونکہ سن پیری ولاغری بدن کی حالت مین آنکھہ کے اندر شحمی حصہ بہت کم ہوجاتا ہے اِسلئے دورِ چشم کے گرد حلقہ محسوس ہوتا ہے اور آنکھہ چھوٹی اور دبی ہوئی نظر آتی ہے چشمخانہ مین آنسو کے پیدا کرنیوالی بادام کی شکل پر غدود ہوتی ہے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی غدود دون سے مرکب ہوتی ہے اور اسمین سات آٹھہ کے قریب چھوٹے چھوٹے مجاری ہوتے ہین اور یہ غدود مقلہ چشم اور استخوان کاسہ چشم کے درمیان موق اصغر کے قریب پائی جاتی ہے اور غدود کی موجودہ رطوبت مجاری کے ذریعہ آنکھہ مین آتی ہے جس سے آنکھہ ہمیشہ مرطوب پائی جاتی ہے اور ہر ایک چشم خانہ مین ایک بڑی شریان داخل ہوکر شاخ در شاخ ہوجاتی ہے بعدازان اسکی عروق شعریہ سے چھوٹی چھوٹی وریدین پیدا ہوتی ہین آخر ایکدوسری کے ساتھہ باہم ملکر ایک موٹی اور بڑی ورید بنتی ہے اور آنکھہ سے باہر آتی ہے اور یہ جملہ اعضاء ایک خانہ دار غشا کے ذریعہ باہم ملتصق اور ملے ہوئے ہوتے ہین - اور کاسہ چشم مین سے ایک غشائی ریشہ دار نکلکر کاسہ چشم کی استخوان پر سے منجاوز ہوتا ہوا دو شاخ مین منقسم ہوجاتا ہے اور اِن دونون شاخ مین سے ایک شاخ رباطی پیشانی کی استخوان پر پھیل جاتی ہے اور دوسری باطی شاخ دورِ چشم پر اکثر پلک کی بناوٹ مین شامل ہوجاتی ہے اور پلک کی بناوٹ غضروف وغیرہ اور

بہت سی اجزا سے مرکب ہے اور اسکا بالائی حصہ مماس ہوا بدن کی جلد کیساتھ ملجاتا ہے اور اسکے نیچے چھوٹے چھوٹے باریک عضلات پائے جاتے ہین جنکی حرکت سے پلک ایکدوسری سے ملجاتی ہر اور عضلات دقیقہ صغیرہ کے نیچے ایک عضلہ ہے کہ جس سے جفن کہلتی ہین اور انبساط ہوتا ہے اور جفن اعلی کی غضروف کیساتھ اتصال پکڑتا ہے اور غضروف کے نیچے غشای بلغمیہ پایا جاتا ہے پلک کے کنارونپر بالون کے پیدا کرنیوالی غدودین بکثرت پائی جاتی ہین اور انہین مین پیدا کرنے کی قابلیت پائی جاتی ہے نیز میبومیس (یا بومین گلنڈ) غدودین ہوتی ہین جنکو ڈاکٹر مائی بومین صاحب نے تشریح جفن کے وقت دریافت کیا ہے ان مین دہنیت کے پیدا کرنے کی استعداد ہوتی ہے جس سے پلک کے کنارے باہم ملتصق نہین ہوتے اور جملہ غدود کی دہانے پلک کے کنارونپر دکہائی دیتے ہین پلک اعلی و اسفل کے آخری کنارہ پر موق اکبر کے قریب سیاہی مائل نقاط دکہلائی دیتے ہین اور حقیقت مین یہ دہانی آنسو کی مجاری ہین اور انہین سے آنسو خارج ہوتے ہین جب آنسو کی پیدائش سے مقلہ چشم کے تمام خارجی اجزا دہوئے جاتے ہین تو عروق جاذبہ کے ذریعہ جذب ہوکر مجری الانف کی راہ خارج ہوتے ہین اور یہ مجری جفن اسفل مین جفن اعلی کی نسبت بڑا ہوتا ہے جبتک حد اعتدال پر آنسو کی پیدائش ہوتی ہے اسی راستہ سے خارج ہوا کرتی ہین اور آنسو کی زیادتی مین رستہ مذکور سے بصد مشکل گذرتے ہین اور آنکہون سے باہر ٹپکتے ہین اور آنسو کے لیجانے والی دونون مجری کے درمیان ماق اکبر کا لحم پایا جاتا ہے اور انسان مین صرف نشان کی طور پر ہوتا ہے مگر مرغ اور بعض دیگر حیوانات مین زیادہ طویل ہوتا ہے اور جفن ثالث معلوم ہوتا ہے اور اسکی بناوٹ غشائی بلغمیہ غضروف صغیرہ اور مولد رمص کی غدودین سی ہوتی ہے

فصل اول ورم غشائی خانہ دار چشم خانہ (آربٹل انفلامیشن)

علتمولی چشم خانہ (آربٹل فلگمن) کے نام سے بہی موسوم ہے

اسباب کبہی آنکہہ پر صدمہ پہونچنے سے پیدا ہوتا ہے کبہی آنکہہ مین غیر جنس کی داخل ہونے سے زخم ہوجاتا ہے کبہی غشائی خانہ دار مین غیر جنس شئے کے ٹوٹ جانے سے ہمیشہ کہٹک رہتی ہے اور زخم اندمال مین نہین آتا جس سے اس مرض کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے

کبھی ورم پلک یا رمد سے یا ورم پیشانی یا ورم رخسارہ وغیرہ حوالی چشم کی اورام کی بدولت بھی جو غشائی خانہ دار تک ہو جاتی ہے موجب مرض کا ہوتا ہے جیسا کہ سرخ باد میں مشاہدہ کیا گیا ہے کبھی آتشک کی سمیت سے استخوان چشم کے مردار ہو جانے سے ہوتا ہے **علامات**
ابتدا میں آنکھ کے اوپر ورم معلوم ہوتا ہے ضربان اور درد کی زیادتی سے حوالی چشم بھی درد کرتی ہیں خصوصاً دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے مقلہ چشم کے پیچھے درد زیادہ محسوس ہوتا ہے وقتاً فوقتاً درد کی زیادتی ہوتی جاتی ہے آنکھ میں تمدد زیادہ ہوتا ہے کیونکہ غشائی ریشہ دار جو کاسہ چشم کی استخوان سے پیدا ہو کر جملہ اجزائے عین پر محیط ہوتا ہے پس اجزاے محاط چشم کے زیادہ بڑھ جانے سے تمدد زیادہ ہو جاتا ہے اگر اس درجہ میں باقاعدہ علاج سے یا خود بخود ورم زائل ہو جائے تو بہتر ورنہ حد مذکورہ سے تجاوز کی صورت میں علامات ردیہ ظہور میں آتے ہیں بخار کے زیادہ ہو جانے سے ہذیان کی شکایت پائی جاتی ہے آنکھ میں جحوظ کے واقع ہونے سے باہر کی طرف مقلہ مائل ہو جاتا ہے مقلہ اور استخوان چشم کا درمیانی حلقہ جو صحت کی حالت میں خالی ہوا کرتا ہے اس موقعہ پر محو ہونے کے باعث غائب ہو جاتا ہے کیونکہ ریم کی پیدائش تمام چشم خانہ میں پھیل جاتی ہے اور جفن کے زیادہ متورم ہو جانے سے رمد بھی پیدا ہو جاتا ہے بصارت میں نقصان یا بطلان واقعہ ہوتا ہے اگر ہڈی کے مردار ہونے سے ورم پیدا ہو تو پیپ پڑنے کے پیشتر عوارضات کلہم خفیف ہوتے ہیں جس سے علاج کرنے میں مریض بے پرواہ ہو جاتا ہے اور حکیم کی طرف مطلقاً رجوع نہیں کرتا اور پیپ پڑ جانے کے بعد آنکھ متورم ہو جاتی ہے اور چشم خانہ کے موافق مقلہ کا میلان باہر کیطرف ہو جاتا ہے کیونکہ چشم خانہ کا میلان بھی باہر کی جانب پایا جاتا ہے اور استخوان عینی کی روکاوٹ سے اندر کی طرف مقلہ کا میلان ناممکن ہے نیز اندر کی طرف میں سے چشم خانہ کی بناوٹ استقامت او سیدھی پن پر ہوتی ہے جانب وحشی میں نہ کوئی مانع ہے اور نہ استقامت پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جحوظ کی حالت میں مقلہ چشم کا میلان زیادہ تر باہر کی طرف ہوا کرتا ہے اور پیپ کی موجودگی میں مواد کے خارج ہونیکا او بہار اور وقوع انفجار کا نشان عظم الجبہ کے نیچے

اسی مقام پر پایا جاتا ہے جہاں کہ حالت صحت میں پلک۔ مقلہ اور دیوار چشم خانہ کے درمیان اندر کی طرف کہ ہوا قوس دکھائی دیتا ہے کبھی ورم کی شدت میں رمد شدید کا اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے اور دونوں میں امتیاز بعد مشکل ہوجاتی ہے پس بغرض امتیاز علامات مخصوصہ کا بیان کرنا نہایت ضروری امر ہے تاکہ موقع تشخیص پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **علامات مشخصہ** رمد میں غشائی بلغمیہ چشم پر سرخی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر جلن کے طور پر درد ہوتا ہے اور نہ رمد میں جحوظ العین کی شکایت پائی جاتی ہے خاص اس مرض میں درد گہرا اور عمیق ہوا کرتا ہے اور مقلہ کے پچھلی غشائی خانہ دار میں ورم کے پیدا ہوجانے سے حجم اور مقدار میں زیادہ بڑھ جاتا ہے پس اس صورت میں مقلہ چشم کے باہر دکھیلے جانے سے جحوظ العین کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے نیز ورم رمد میں پلک کے اوپر کا حلقہ جو صحت کی حالت میں معلوم ہوتا ہے بدستور قائم رہتا ہے اور موجودہ ورم میں پلک کا بالائی حلقہ بالضرور غائب اور معدوم ہوجاتا ہے خصوصاً بحالت پیدائش ریم نیز جفن کے مقام پر ضربان کی شدت ہوتی ہے اور بخار بھی نہایت سخت معہ ہذیان پایا جاتا ہے اور مرض رمد میں ہذیان کی شکایت بہت کم پائی جاتی ہے **علاج** حسب دستور اورام عام کے موافق تدارک کریں لیکن اس خاص حالت میں حقنی ادویات کا استعمال ہرگز نہ کریں کیونکہ اس سے سراسر نقصان کا احتمال ہے اور زخم کی صورت میں اگر مقلہ کے اندر غیر جنس شئی کی موجودگی کا احتمال پایا جائے تو اسکے خارج کرنے کی تدبیر کریں تاکہ اذیت کے رفع ہوجانے سے ورم دور ہوجائے اور مریض کو آرام سے تاریک کمرہ میں رکھیں اور بوقت ضرورت آنکھ پر سبز یا نیلا کپڑا رکھ کر مکان سے باہر نکالیں اور مقام ورم پر ریم کی موجودہ حالت میں گرم پانی میں پارچہ یا اسفنج بھگو کر نچوڑیں اور گرم تکمید کریں یا تخم کتان کی لوپری باندھیں اگر مواد کے پختہ ہوجانیکا یقین کامل ہوجائے تو خاص ابھار کے مقام پر شگاف دیکر مواد کو خارج کریں اور بعد میں لوپری باندھیں اور عمل مذکور میں حتی المقدور جلدی کریں ورنہ مواد کی مقدار کے بڑھ جانے سے آنکھ میں تمدد پیدا ہوجاتا ہے ہڈی کے مُردار ہونے کی موجودگی سے صورت ناصور کی نمایاں ہو تو اسکو تلاش کر کے نکال دیں ورنہ ایک اونس پانی میں ۶ گرین زنک کلورائڈ حل کر کے پچکاری کریں اگر مدہ مقلہ کی

مدافعت سے محجر العین کی شکاشت پیدا ہو جاتے تو دباؤ کی زیادتی سے عصبہ مجوفہ کو نہایت نقصان پہونچتا ہے پس اس صورت مین اخراج ریم کے بعد آنکھ کا تمدد برطرف ہو جاتا ہے اور قطعہ بھی اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور آنکھ مین کسی قسم کا نقصان عائد نہین ہوتا۔ اور انشلاء کی صورت مین ورم کے خود بخود پھٹ جانے سے اکثر آنکھ کو ضرر عظیم پہونچتا ہے اگر استخوان کے مردار ہو جانے سے ریم کا اجرا شروع ہو جائے اور ورم مزمن کی علامات نمایان ہون تو شگاف دیکر مردار ٹکڑہ کو خارج کرین بعد ازان ورم مزمن کے موافق تدارک کرین اگر زخم مین سے مردار ٹکڑہ کو نہ نکالا جاویگا تو اس صورت مین زخم کا اندمال غیر ممکن ہے اور ہمیشہ مواد کے جاری رہنے سے مریض نہایت کمزور نحیف البدن ہو جاتا ہے اور آنکھ کے کمزور ہو جانے سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے پس حتی المقدور مردار ٹکڑہ کا نکالنا نہایت ضروری ہے غشائی عظم کی مزمن سوزش مین بغرض رفع درد دیکھئے مارفیا۔ اٹروپین کی پچکاری زیر جلد کرین اور ریلو اٹنمنٹ مین ایک حصہ اکسٹر اکٹ بلاڈونا ملا کر صدغین پر مالش کرین اگر خانہ چشم کے اندر تحقیقات سے کوئی گمان پہوتا ہوا معلوم ہو تو ایک مین شگاف دیکر گہرا تک سوراخ کرین تاکہ تمام رطوبت وغیرہ موجودہ نکلے خارج ہوتی ہے اگر ہڈی کا کوئی مردار ٹکڑہ علیحدہ ہوکر موجب تکلیف ہو یا خانہ چشم مین پھنسی ہوئی عصب جنس نکلے معلوم ہو تو حتی المقدور اس کے خارج کرنے مین کوشش کرین بعد مین سوزش وغیرہ کی اصلاح معمولی اصول پر کرین آتشک کی موجودہ علامات مین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کی استعمال ضروری سمجھین

نسخہ بائیڈرار جرائی پر کلورائڈ ایک گرین ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ۱۶ گرین ٹنکچر کلمبا ۲ اونس عرق گلاب ۸ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس دمین تین دفعہ دین اگر اجتماع خون کے باعث انتفاخ شریان العین کے شکاشت ظہور مین آوے تو ماوف جانب کی شریان پر حسب دستور دباؤ پہونچاوین یا پھولی ہوئی شریان پر لگچر کرین

فصل دویم کسر عظم العین ذ فریکچر آف دی اوربٹ

جب خانہ چشم کے کسی حصہ پر ضربہ و صدمہ کے پہونچنے سے ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا آتشک یا خنازیری مزاج کے باعث ہڈی کے ٹکڑے مردار ہوکر علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہین تو دماغ کے قریب ہونے سے مریض کو سخت صدمہ پہونچتا ہے شروع مقام ماوف پر درد عمیق اور ورم عظیم پیدا ہو جاتا ہے

اور مواد کے پیدا ہو جانے سے وہ نیل ہو جاتا ہے اور پھوٹ جانیکی صورت مین مواد بکثرت جاری رہتا ہے جس سے مریض لاغر الاندام اور ناتوان ہو جاتا ہے اور دماغ مین ورم چشم کی سرایت کر جانے سے احتمال ہلاکت ہے **علاج** مریض کو ہر قسم کی حرکت اور شغل سے باز رکھین رفادہ کو سرد پانی مین بھگو کر برابر کچھ عرصہ تک آنکھ پر رکھین امتلا کی صورت مین مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کرین قبض کا خیال رکھین مرکبات فولاد کو نین۔ کیلسیم۔ ہائپو فاسفٹ وغیرہ مقویات کی استعمال اور اغذیہ مقویہ سے مریض کی عام طاقت جسمانی کو بحال رکھین سرخی اور ورم کی زیادتی مین صدغین پر جونکین لگا دین سرخ مرچ گرم مصالح وغیرہ محرک گرم ادویہ اور اغذیہ کی استعمال سے پرہیز کرین قرب دماغ کے باعث دستکاری کا ارادہ ہرگز نہ کرین ناصور کی صورت مین سلائی داخل کر کے مردار ٹکڑہ کی علیحدگی کو معلوم کرین اگر تمام ہڈی ایک جز و معلوم ہو اور علیحدگی نہ پائی جائے تو عمل سے ہاتھ اٹھاوین بلکہ برابر کچھ عرصہ تک کھلا چھوڑ دین تاکہ قدرتی فعل سے ٹکڑہ کی علیحدگی کسی طرف سے خود بخود شروع ہو جائے کیونکہ قدرتی حدبندی کے بغیر یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ کسقدر ہڈی مردار ہونے والی ہے پس مردار ٹکڑہ کی علیحدہ صورت مین سلائی کو نیچے سے داخل کر کے اوپر اوٹھاوین ورنہ مردار ٹکڑہ کو توڑ کر یا کھینچ کر نکال سکتے ہین اگر مردار ٹکڑہ صحیح و سالم مضبوط السطح ہڈی کی نالی مین داخل ہو جائے تو اس صورت مین مقام معلومہ پر قریب قریب دو گول سوراخ کر کے درمیانی ہڈی کو آرہ سے چیر کر نکال دین اگر یہ سوراخ کافی معلوم ہو تو ایک چارگوشہ دراز ٹکڑہ کاٹ کر مردار ہڈی کو موچنا سے پکڑ کر خارج کرین بعد ازان رفادہ کو دافع عفونت عرقیات مین بھگو کر جوف مین بھر دین تاکہ دباؤ سے خون بکثرت جاری نہو من بعد مرہم پٹی سے علاج زخم کرین۔

فصل سوئم رسولی چشم خانہ (آربیٹل ٹیومرس)

جب چشم خانہ مین یا اسکے قرب و جوار کے مقامات پر رسولی پیدا ہو جاتی ہے تو ابتداء مین صرف بے آرامی اور ناگواری پائی جاتی ہے اور مرض کے بتدریج ترقی کرنے سے کرہ چشم ابھر آتا ہے اور لبوانی عصب کے تن جانے سے بینائی کم ہو جاتی ہے آنکھ کے کھلے رہنے سے خراش کی شکایت پائی جاتی ہے بعض اوقات مردار

اکالہ زخم کے ہوجانے سے بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے **علاج** ابتدائی ظہور مرض مین روغن
ماہی بیضہ مرغ وغیرہ مقویات کا استعمال کراوین سرپ آف آیوڈائیڈ آف آیرن کا استعمال کرنا
بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے اور محلل اورام ادویہ کا استعمال طلا کے طور پر کراوین اس سے
سریع الاثر فائدہ ہوتا ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو عام اصول کے موافق بذریعہ نشتر
رسولی کو خارج کرین اور حتی الوسع آنکہہ کو ضرر سے بچاوین اگر مہلک اور ایذا رسان قسم کی
رسولی معلوم ہو تو مقلہ کو تمامہ نکالدین بعدازان گردکی ساخت اور شریانین کو داغ دین اور
مانع عفونت عرقیات مین ململ کی تریزین بہگو کر چشم خانہ مین بہردین اور زیادہ دبکر عصابہ
سے باندہین تاکہ خون بند ہوجائے اور پانچ ماہ کے بعد رفع بدصورتی کیلئے مصنوعی آنکہہ
لگادین اور رفع درد کیلئے مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین - طریق عمل اور طریقہ استعمال
چشم مصنوعی کا بیان معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام کیا گیا ہے اگر عظم الجبہ کے جوف
مین اجتماع رطوبت کے باعث ابہار پایا جائے تو مناسب موقعہ پر خارج کی طرف سے یا ناک
کے اندر سے جوف مین شگاف دیکر تمام رطوبت وغیرہ کو خارج کرین اور باقی علاج عام اصول
جراحی کے موافق کرین -

فصل چہارم قذی العین

جب ذرات خاک کنکر ریگ بندوق کی ٹوپی کا ٹکڑا
یا کوئلہ وغیرہ کوئی غیر جنس شئے آنکہہ کے اندر داخل ہوجاتی ہے تو عموماً جفن اعلی یا جفن
اسفل کی جڑ کے قریب پوشیدہ ہوجاتی ہی سرسری طور پر دیکہنے سے نظر نہین آتی سخت
خراش اور تشنج پلک کے واقعہ ہونے سی مریض کو آنکہہ کا کہولنا بصد مشکل ہوجاتا ہے آنسو بکثرت جاری
رہتے ہین درد ہوتا ہے آنکہہ سُرخ ہوجاتی ہے اگر غیر جنس شئے قرنیہ کو چہید کر مقلہ مین داخل ہوجائے
تو اس صورت مین ورم کے زیادہ ہوجانے سی ڈہیلہ گل کر بیٹہہ جاتا ہے سوزش اور خراش
کی زیادتی سی مریض مضطرب الحال اور بیقرار رہتا ہی کبہی چونہ آب نا رسیدہ کی پڑجانے سی سخت
جلن اور سوزش ہوتی ہی قرنیہ پر پڑنے سے مقام ماؤف جل کر مُردار ہوجاتا ہے آنکہہ زیادہ
سُرخ اور متورم ہوجاتی ہے **علاج** پلک کو برابر جڑ تک اوٹہا کر ملاحظہ کرین اور
ذرات کے معلوم ہونے پر حسب دستور معروف فوراً نکالدین اگر قرنیہ کے ساتہہ چپٹا ہوا معلوم ہو

تو اس صورت مین پہلے آنکھہ کو کوکین سلوشن کے استعمال سے بے حس کرین بعد ازان موچینہ
سے پکڑ کر یا کھیچ کر ذرہ کو نکالدین اگر قرنیہ کے زخمی ہوجانے سے عنبیہ باہر نکل آئے تو اس صورت
مین سب دستور نکلے ہوئے حصہ کو اصلی مقام پر کرین اور اندر کیطرف نہ داخل ہونے کی
صورت مین خارج شدہ حصہ کو قطع کر کے زخم کے کنارون کو بالمقابل ملاکر بورک سلوشن سے
آنکھہ کو دہووین اور مرہم پٹی کرین تیسرے روز پہر آنکھہ کو دہوکر مرہم پٹی کرین اگر غیر جنس شئے
لوہے کے ذرات مین سے ہو تو مقناطیس کو قریب لاوین اس سے لوہے کے ذرات باسانی
نکلجاتے ہین اگر اس سے بہی کامیابی حاصل نہو تو یہ عرق تیار کر کے آنکھہ مین ڈالین اس سے لوہے
کے تمام ذرات ایوڈائیڈ آف ایرن مین تحلیل ہوکر سست اور نابود ہوجاتے ہین اور قرنیہ کی اصلی
صورت پر آجانے سے بصارت مین ذرہ بہر بہی فرق نہین آتا **نسخہ** ایوڈین ۵ گرین
ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین عرق گلاب ایکڈرام سبکو ملاکر استعمال کرین اگر مقلہ مین غیر جنس
شئے کا گہس جانا ثابت ہو تو فی الفور مین شگاف دیکر فوراً نکالدین ورنہ مقلہ مین سرانڈ کے
پیدا ہوجانے سے دوسری آنکھہ کے خراب ہوجانیکا بہی احتمال ہے غیر جنس شئے کے بہت باریک
ہونے سے جو مقلہ مین گہسی ہوئی ہے گرفت مین نہ آسکتا اور باہر نہ آسکنے کے باعث خراش
کی تکلیف پائی جائے تو با امر لاچاری مضروب مقلہ کو نکالدین تاکہ دوسری آنکھہ کی حفاظت
ہو اگر مریض پہلے سے ہی یکچشم ہو تو حتی المقدور آنکھہ کے بچانے مین کوشش کرین تاوقتیکہ
خطرناک سوزش پیدا نہو عمل جراحی کا ارادہ ہرگز نہ کرین آنکھہ مین چونہ کے پڑجانے سے فوراً
پانی کیساتھہ صاف کرین اگر فی اونس پانی مین ایک ڈرام سرکہ انگوری شامل کر کے آنکھہ
کو دہویا جاوے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے بعد ازان سرد پانی مین گدی بہگوکر آنکھہ پر رکہین
مرفع تکلیف کیلئے قدرے افیون یا ٹنکچر بلاڈونا کہلاوین اگر کچہہ عرصہ کے بعد مریض زیر علاج
ہو تو کوکین سلوشن سے آنکھہ کو فوراً بے حس کر کے چونہ کے ذرات کو نکالدین بعد ازان آنکھہ
مین روغن کنجد کو ٹپکاوین اور پٹی سے باندہین اگر گرم پانی یا آگ یا بارود کے شعلہ یا کیسی
تیز گرم شئے سے آنکھہ جل جائے تو اس صورت مین روغن زیتون کے ہموزن آب چونہ
ملاکر مقام سوختہ پر لگاوین نیز کپڑا کی گدی بہگوکر آنکھہ پر برابر کچہہ عرصہ تک رکہین اور

رفع درد کے لئے افیون کہلاوین اگر تیزاب گندہک سرکہ انگوری تیزاب شورہ وغیرہ کسی
دوسرے تیزاب سے آنکہہ جل جائے تو فوراً مریض کی آنکہہ پر سرد پانی کا ترا بکثرت
دین اگر فی اونس پانی مین ۵ گرین سوڈا حل کر کے آنکہہ کو اندر سے بخوبی دہووین
اور بعد مین روغن کنجد ڈالکر آنکہہ کو پٹی سے باندہین تو نہایت مفید ہے اگر بارود کی اڑنے
وقت آنکہہ کو صدمہ پہونچ جائے تو آنکہہ پر فوراً سرد پانی کی گدی رکہین اور آنکہہ کو آرام
دین اگر آنکہہ مین بارود کے ذرات بیٹھ جاوین تو پہلے آنکہہ کو کوکین سلوشن سے بیحس کرین
بعد ازان آنکہہ کو کہولکر چارون طرف سے ذرات کی تلاش کرین اور باہستگی کپڑے کیسا تہہ
یا چاقو یا سوزن کی نوک سے کہرچکر نکالین بعد ازان گرم پانی کی پچکاری سے آنکہہ کی تمام سطح
کو دہووین بعد روغن کنجد ٹپکا کر پٹی باندہین۔

فصل پنجم جحوظ العین (بیرت ٹوززاکیولا)

یہ دو لفظ سے مرکب ہے ایک بیرت ٹوزز جسکے معنے یونانی زبان مین آگے آنا ہے دوسرا اکیولا ہے جس کی معنے
لاطینی زبان مین آنکہہ کے ہین اور اس سے مقلہ کا اپنے خاص مقام سے باہر نکل آنا مراد ہے
اور انگریزی زبان مین اسکو اکس افتہل مس کہتے ہین جسکے معنے ہین آنکہہ کا باہر نکل آنا یہ عارضہ
متعدد امراض کے پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے اصل مرض نہین ہے چنانچہ سب سے پہلے اور اول
سبب خاص مقلہ مین پایا جاتا ہے پس اس صورت مین جب رطوبات چشم کی زیادتی سے طبقہ ملتحمہ
مسترخی ہو جاتا ہے تو مقلہ بڑہکر ہر طرف سے حجم مین زیادہ ہو جاتا ہے اور خارج چشم کی طرف بڑہکر باہر نکل
آتا ہے یا آنکہہ مین پانی کے زیادہ پیدا ہو جانے سے مقلہ دب جاتا ہے اور دباؤ کی شدت سے باہر نکل
آتا ہے اور یہ جحوظ حقیقی ہے کبہی شدت رمد کی صورت مین غشاء بلغمیہ کی ورم مقدار مین زیادہ
ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقلہ اپنی جگہ سے باہر آگیا ہے مگر یہ فی الحقیقت جحوظ نہین ہے
بلکہ مشابہ جحوظ ہے کیونکہ اس حالت مین دونو پلکین باہم چسپان ہو سکتی ہین علامات
کا ظہور حسب امراض ظاہر ہوتا ہے اور علاج بہی مطلق اسباب کرین **دویم** سبب یہہ ہے کہ اصل سبب
موجب فساد نہ خود مقلہ مین ہوتا ہے اور نہ چشم خانہ مین پایا جاتا ہے آنکہہ کہ حوالی مین ہوا کرتا ہے
مثلاً جب درد دندان اضلاب مین زیر چشم کے رخسارہ پر ورم پیدا ہو جاتا ہے اور پیپ کی موجودگی

معلوم ہوتی ہی تو اس صورت مین خانہ چشم کی ہڈی دب جاتی ہی اور مقلہ کو دیکھلتی ہی جس سے مقلہ باہر نکل آتا ہی **علاج** صرف فاسد اور خراب دانت کو نکال دینا کافی ہی کیونکہ اسکی جڑ برابر رخسارہ تک ہوتی ہی جبتک وہ نہ نکالی جاوے ریم کا خارج ہونا غیر ممکن ہی اور ریم کی موجودہ حالت مین جحوظ العین کا رفع ہونا ممکن نہین ہی **سوم** جوف الجبہ (فرنٹل سائنس) جو ناک کے اوپر استخوان پیشانی کے دو لوپرت مین ایک عمیق گڑھا پایا جاتا ہی اور اسکی مخصوصہ غشائی بلغمیہ سے ہمیشہ قدرے قلیل پانی کی تراوش ہوا کرتی ہی اگر اسمین سردہوا یا کسی اور سبب سے ورم پیدا ہو جائے تو اس حالت مین پانی کی زیادتی ہو جاتی ہی اور عدم اخراج کی حالت مین پانی بتدریج جمع ہوتا رہتا ہے اس صورت مین پیشانی کی ہڈی پر دباؤ کے زیادہ بڑھنے سے ہڈی مذکور مقلہ کی طرف زیادہ حائل ہو جاتی ہے جس سے مقلہ آگے کو نکل آتا ہے اور جحوظ العین کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے **علاج** مقام جوف الجبہ پر استخوان پیشانی کو نشتر کر سے شگاف دین بعد ازان سلائی داخل کر کے کہرہی کے رستہ کو برابر بینی تک صاف و جاری کرین تاکہ آب مجتمع اپنی طبعی رستہ سے جاری ہو جائے اور مزاحمت کے رفع ہو جانے سے جحوظ کی شکائت دور ہو جائے **چہارم** خاص خانہ چشم مین جحوظ العین کا ہونا کبھی خلقی ہوتا ہے اور بے علاج ہی کبھی مرض کے طور پر ہوتا ہے چنانچہ چشم خانہ مین شحم کی کثرت سے مقلہ چشم پر دباؤ پڑتا ہی جس سے مقلہ باہر کی طرف دھکیلا جاتا ہے اور جحوظ العین پیدا ہو جاتا ہے **علاج** قدرے مشکل ہی مگر ترقی کی صورت مین بینائی کے زائل ہو جانیکا احتمال زیادہ ہے اس موقعہ پر پلک اعلی کے اوپر حلقہ خالی کی مقام مین اسقدر زخم طویل پیدا کرین کہ جس سے غشائی خانہ چشم بھی پھٹ جائے پس زخم سے شحم کے باہر آجانے سے کھینچکر باہر نکالدین بعد ازان زخم کو صاف کر کے سی دین اور مندمل کرین خانہ چشم مین رسولی کے پیدا ہونے سے بھی جحوظ العین کی شکائت ہو جاتی ہی اگر رسولی کے زیادہ بڑھجانے سے خوف نقصان بصارت پایا جائے تو چشم خانہ سے رسولی کو نکال دین اگر سرطان کی قسم سے رسولی معلوم ہو تو نقصان بصارت کا انتظار نہ کرین بلکہ رسولی اور مقلہ دونون کو فوراً نکالدین تاکہ دوسری صحیح و سالم آنکھ مین فساد کی سرائت

ہو جائے جب آتشک کی سمیت سے خانہ چشم کی ہڈی بڑھجاتی ہے تو اس سے بھی جحوظ العین
پیدا ہو جاتا ہے پس اس صورت مین اصل آتشک کا علاج کرین اگر چشم خانہ کی غشائی
خانہ دار مین ورم اور دنبل کے پیدا ہونے سے جحوظ العین کی شکایت ظہور مین آوے تو
ظہور علامات کے موافق علاج کرین **مقالہ دوازدہم امراض پلک**
متعلق کوائف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے —

فصل اول تسوید الاجفان (ایکی موزز) جب خاص آنکھ
یا اُسکے حوالی پر چوٹ کے لگنے سے جلد کے نیچے سے کوئی رگ پھٹ جاتی ہے تو بتدریج خون
تراوش کر کے جلد کے نیچے جم جاتا ہے جس سے مقام پلک سیاہ رنگ ہو جاتا ہے **علامات**
ضربہ یا سقطہ کے بعد فوراً پلک پر سیاہی ہو جاتی ہے ورم کے آثار بھی کم وبیش پائے جاتے ہین
غشائی خانہ دار پر عروقی خون کے تراوش سے مقدار کی کمی بیشی ہوا کرتی ہے کبھی پانچ چھہ
گھنٹہ کے بعد پلک پر سیاہی ہو جاتی ہے **انجام** سخت چوٹ مین خون کے بہنے اور ہوا کے
لگنے سے پھوڑا بن جاتا ہے اور ضرب کی حالت مین ہڈی کے ٹوٹ جانے سے جلد کے نیچے ناک
کی طرف سے ہوا داخل ہو جاتی ہے اور مقام کے زیادہ پھول جانے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے
اور سادہ حالت مین ہفتہ عشرہ کبھی زیادہ عرصہ کے بعد سیاہی خود بخود زائل ہو جاتی ہے
اور زائل ہونے سے پیشتر جلد کی سیاہی زردی مین بدل جاتی ہے بعد ازان بتدریج
زردی بھی دور ہو جاتی ہے **علاج** جب علاج کی طرف رجوع کیا جائے تو دو امر کا لحاظ نہایت
ضروری ہے اول چوٹ لگنے کے بعد خون کے کم جاری ہونے پر کوشش کرین دوم اس قسم
کا تدارک کرین کہ مخرجہ خون عروق مین پھر منجذب ہو جائے پس ان دونون امر کو مدنظر
رکھکر سب سے پہلے بالفعل سرد اشیا کو آنکھ پر لگاوین اور برف کی استعمال زیادہ تر موزون ہے
اس طرح پر کہ بکری کے مثانہ مین برف کو بھر کر آنکھ پر رکھین یا برف مین کپڑا ٹھنڈا کر کے
آنکھ پر لگاوین یا سرکہ انگوری پانی مین ملا کر اس مین کپڑا تر کرین اور آنکھ پر بار بار رکھین
تاکہ سرکہ کے متبخر ہونے سے آنکھ پر سردی پیدا ہو یا کولڈ سلوشن مین پارچہ تر کر کے آنکھ
پر رکھین کولڈ کے معنے سرد ہین اور سلوشن کے معنے عرق چونکہ اس سے مقام موضوع علیہ پر سردی

پہونچتی ہے اس لئے اِس نام سے موسوم کیا گیا ہے **نسخہ کولڈ سلوشن**
لائکوار ایمونیا اسیٹاس ایک حصہ سرکہ انگوری ایک نیم حصہ اسپرٹ نائٹرک ایتھر نیم حصہ
آب سادہ پانچ حصہ سبکو باہم ملا کر پارچہ تر کرین اور مقام ضرب پر رکھین اور تھوڑا تھوڑا
پانی کپڑے پر بار بار ٹپکاتے جاوین اور متواتر بھیگنے سے نرم ہوا پہونچانے رہین اور کسی وقت
بند نہ کرین چندان کہ عروق سے خون کا بہنا بند ہو جائے کیونکہ مواد کے انجذاب مین نداہیر
مذکورہ سے زیادہ تر فائدہ مند ہے **دیگر مجرب** جس سے انجذاب مواد کو زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے
نسخہ ایکڈرام میوریٹ آف ایمونیا کو ایک اونس پانی مین حل کرکے پارچہ تر کرین اور
آنکھ پر رکھین بعد ازان رفادہ مرطوب رکھکر پٹی سے باندہین تاکہ پٹی کے دباؤ کا اثر جذب مواد
مین مدد دے یا ٹنکچر ارنیکا ہی خالص کو موئے قلم کیساتھ محل ضرب پر طلا کرین یا ٹنکچر آرنیکا نیمڈرام
کو ایک اونس پانی مین حل کرکے اور کپڑا بھگو کر آنکھ پر رکھین کاربالک اور پھٹکڑی کا سلوشن
بھی مفید ہے اور مسہل کے استعمال سے فائدہ کثیرہ ہوتا ہے **نسخہ** کریم آف ٹارٹار دہم گرین
سفوف جلپ ۲۰ گرین سفوف زنجبیل ۱ گرین سبکو ملا کر مریض کو کہلاوین اس سے خوب پتلی پانی
کی طرح دست آتے ہین جس سے مرض کو فوراً آرام ہو جاتا ہے ایوڈائڈ آف پوٹاسیم کے استعمال
سے نیز فائدہ ہوتا ہے خصوصاً اس مرکب کے استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** ایوڈائڈ
آف پوٹاسیم ۱۲ گرین وائینم کالچی سائی ۹۰ بوند ٹنکچر اکونائٹ ۲۰ بوند خیساندہ ریوند ایک
اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے نائیٹر
میوریٹک اسڈ ڈائیلیوٹ کے دینے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے

فصل دویم سرطان الاجفان (ابی تھیلیل کنسر)

یہ ایک قسم کا پھانے ورم ہے جس سے مریض کو از حد تکلیف پہونچتی ہے **اسباب** اکثر ضربہ و سقطہ
کے بعد ورم کا ظہور پایا جاتا ہے اور غشائی خانہ دار کے متورم ہونے سے مائیت کی تراوش
زیادہ ہوتی ہے جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے کبھی ورم حار بین غشائی مذکور بسٹ جاتا ہے
علامات ورم سرخی اور درد کی موجودگی سے مریض مضطرب الحال ہو جاتا ہے اگر علاج
باقاعدہ کیا جائے تو اکثر ورم تحلیل ہو جاتا ہے کبھی مواد کے اجتماع سے دنبل پیدا ہو جاتا ہے

لیکن دبیل پیدا ہونے کی حالت مین اعراض تو یہ پیدا ہوجاتے ہین سُرخی کے رفع ہوجانے سے پلک مین تمدد اور جلد پر درخشندگی پیدا ہوجاتی ہے قریب کی غدود جاذبہ اور رگین پہولکر متورم ہوجاتی ہین اگر انگلی سے پلک کو ٹٹولا جاوے تو جلد کے نیچے پیپ کی موجودگی معلوم ہوتی ہے جیساکہ عام دنامیل مین مشاہدہ کیا جاتا ہے پہوٹ جانے کی صورت مین بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے زخم پر موٹا اور چپٹا ہوا انگور پیدا ہوجاتا ہے **علاج** ریم کی موجودہ صورت مین نشتر دیکر پیپ کو خارج کرین لیکن موازات غضروف جفن پر جو طول مین واقعہ ہین نشتر دین تاکہ صحت کے بعد زخم کا نشان باقی نہ رہے ورنہ عیب کا قبیح منظر نشان ہمیشہ کیلئے پایا جاتا ہے

فصل سوم قروح اکال پلک (روڈنٹ السر)

پہلے ایک چھوٹی سی پہنسی کے پیدا ہونے سے کنارہ پلک کے قریب زخم ہوجاتا ہے اور کہرنڈ کے نیچے بڑہتا جاتا ہے اِس سے بدبودار رطوبت خارج نہین ہوتی اور نہ درد ہوتا ہے اور کہجلاتے وقت کہرنڈ کے اُتر جانے سے زخم صرف جلد تک محدود رہتا ہے کبہی پلک کی غضروف تک بہی پہونچ جاتا ہے اور اچہا ہونے مین نہین آتا **علاج** اگر خاک کے ذرات وغیرہ کوئی غیر جنس شئے زخم مین آجائے تو پہلے اُن سے زخم کو صاف کرین بعد ازان زخم کے کنارون کو جوڑ کر ٹانکا لگا دین اگر غضروف جفن کی قطع ہوجانے سے پلک مین فاصلہ پڑجائے تو اِس صورت مین بہی زخم کے کنارے کو بخوبی ملاکر ٹانکے لگا دین پہر سردپانی مین کپڑا تر کرکے آنکہہ پر رکہین بعد ازان رفادہ رکہکر پٹی سے باندہین تراں بعد حسب دستور زخم کا علاج کرین بعض اوقات ناک پر چوٹ کے لگنے سے استخوان بہی ٹوٹ جاتی ہے جس سے پلک کے غشائی خانہ دار مین ہوا بہرجاتی ہے جیساکہ غشائی خانہ دار چشم کی امراض مین انتفاخ العین کی ذیل مین لکہا گیا ہے اسکا علاج وہی ہے جو وہان تحریر کیا گیا ہے

فصل چہارم تہبیج الاجفان (اڈیما)

پلک مین چربی کی عدم موجودگی سے رخاوت پائی جاتی ہے جس سے رمد وغیرہ اسباب سے پلک کی جلد مین پانی جمع ہوجاتا ہے اور ورم پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ چربی کے دباؤ سے پانی کا اجتماع کم پایا جاتا ہے **اسباب** کبہی مقلہ چشم یا غشائی خانہ دار چشم مین رمد وغیرہ ورم حار کے پیدا ہوجانے سے پلک پہول جاتی ہین

کبھی آنکھ پر ضرب کے پہونچنے اور زخم کے ہوجانے سے بھی ورم ہوجاتا ہے کبھی رخسارہ وغیرہ
قرب وجوار چشم کے مقام پر سرخ باد کے ہوجانے سے یہہ ورم ہوجاتا ہی کبھی چشم خانہ کی
ہڈی کے مردار ہوجانے یا رسولی کے پیدا ہوجانے یا کسی دوسری امراض کو پیدا ہوجانے سے
ہوجاتا ہی کبھی بواسیر الانف وغیرہ امراض بینی مین بھی پایا جاتا ہے کبھی پیشانی یا رخسار پر دنبل
کی اذیت سے ہوجاتا ہی کبھی پلک اعلی کے قطع کرنے مین یا شگاف پلک کی سینے کی حالت مین باؤ
پہونچتا ہے جس سی پلک مین ورم پیدا ہوجاتا ہی مگر جو ورم چشم خانہ کی امراض یا دنبل پیشانی
کے باعث ہوتا ہے وہ دونون آنکھون مین عام ہوتا ہے اور پلک پر زیادہ گرم لو پری کے
کے لگانے سے نیز اس قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہے عصابہ کی ورم مین بھی اسکا بھی ظہور ہوجاتا ہی
مذکورۃ الصدر کلہم اسباب خاصہ مین سے شمار کئے گئے ہین۔ اور عام اسباب مین سے
یہ ہے کہ حمی دمویہ وغیرہ امراض دمویہ یا قصور فعل گردہ یا قلب ریہ کی امراض کے
لاحق ہوجانے سے استسقای عام بدن ہوجاتا ہے جسکی شراکت سے اس مرض کا بھی
ظہور ہوجاتا ہے کبھی بلغمی مزاج کے آدمی اس مین مبتلا ہوجاتے ہین اس صورت مین
صبح کیوقت ورم نمودار ہوجاتا ہے اور دن کو گرم ہوجانے پر زائل ہوجاتا ہے کمزوری خون
اور ضعف بدن کی حالت مین بھی عموماً یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے **علامات** سب سے
پہلے پلک پر ورم رخو پیدا ہوجاتا ہی پلک کی جلد کی غضون جو صحت کی حالت مین بخوبی
نمایان ہوا کرتے ہین زائل ہوجاتے ہین ورم کی موجودگی پر پلک کی جلد پر آب اور چمکدار
معلوم ہوتی ہے اور انگلی کیساتھ دبانے سے محل مغموز نیچے کو دب جاتا ہے حرکت پلک
بمشکل ہوتی ہے ورم کی زیادتی سے آنکھ کہل نہین سکتی **علاج** ضربہ قرحہ اور
سرخ باد کی صورت مین حسب اصول جراحی عمل کرین اگر اعصاب ہلکین کے دب جانے
سی ہو جیسا کہ لب علیا کے قطع پر یدیا اور اس کو زخم کی سلائی کرنے کی حالت مین ہوتا ہی
وہ صحت کے بعد خود بخود زوال سبب کی بعد زائل ہوجاتا ہے بلغمی مزاج آدمی کا ورم بھی خود
بخود زائل ہوجاتا ہے اگر فعل گردہ کے قصور سی لاحق ہو تو مدرات قویہ کا استعمال کرین
نسخہ مدر بول جس سی قبض کی شکایت بھی رفع ہوجاتی ہے **نسخہ** اسپرٹ

جونی پربہ ڈرام کریم آف ٹارٹار ایک اونس جوشاندہ بروم ۱۲ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں تین دفعہ دین فائدہ مین سریع الاثر ہے قلب اور ریہ کی امراض مین اصل مرض کا علاج کرین اِس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اور عام علاج مرض کا یہہ ہے کہ مسہلات اور مدرات دین تاکہ پانی موجودہ کے خارج ہوجانے سے ورم رفع ہوجائے اسہال کی بارہ مین یہ مرکب فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ مسہل** سلفٹ آف مگنیشیا ۲ ڈرام ٹنکچر آف جلاپ ۲ ڈرام شیرخشت ایک ڈرام عرق گلاب ۲ ڈرام سبکو ملا کر علی الصباح ایک خوراک دین اور عرق گلاب سے آنکھہ کو بار بار دہووین **دیگر مجرب** جس سے ورم کو بہت جلد افاقہ ہوتا ہے **نسخہ** آب چونہ ۸ حصہ شراب برانڈی ایک حصہ دونو کو ملا کر چشم متورم کو بار بار دہووین **دیگر مجرب** گل بابونہ گل خیرو اکلیل الملک پودینہ ہر ایک ۶ ماشہ کافور ۳ ماشہ سبکو ملا کر ایک تھیلی مین بہردین اور پیشانی پر اِس ترکیب سے باندہین کہ پلک پر تھیلی مذکور لٹکتی رہی۔ اِس سے پلک مین قوت کے آجانے سے ورم رفع ہوجاتا ہے اگر اصل سبب کی نہ معلوم ہوے پر ورم کی شکایت بار بار پائی جائے تو گردن کے پیچھے آبلہ انگیز پلستر لگادین ضعف بدن اور خون کی کمزوری مین مرکبات فولاد کونین وغیرہ ادویہ مقویہ دین۔ دودہ شوربائے گوشت جید الکیموس مولد الدم غذا کہلاوین حفظ صحت کے قواعد کی پابندی کرین تاکہ مریض کا موجودہ حال صحت بحال رہے۔

فصل پنجم قروح الاجفان (السیریشن آئی لڈ)

السیریشن بمعنے زخم آئی بمعنے آنکھہ اور لڈ بمعنے سرپوش ہے اِس سے زخم پلک مراد ہے کیونکہ سرپوش کی مانند پلک سے آنکھہ ڈہنک جاتی ہے اور یہ زخم تین قسم پر ہے **اول قرحہ آتشک (سفلسٹک السر)** اکثر آتشک کے ابتداء درجہ مین پلک پر زخم ہوجاتے ہین مگر اکثر یہ صورت اسوقت واقعہ ہوتی ہے کہ شدت آتشک کی بعد دوبارہ زور پکڑ جاسے اِس درجہ آتشک کو سکندری سفلس کہتے ہین اگر آتشک کی اول درجہ مین زخم کی پیدائش پائی جائے تو اسکی صورت آلہ تناسل کے زخم کی سی ہوتی ہے اور آتشک کی دویم درجہ مین کنارہ پلک پر نیز مقام جنبت سے کے نیچے تک زخم پیدا ہوجاتے ہین اور گوشت کے کہائے جانے سے گہڑا پڑجاتا ہے اگر علاج

باقاعدہ سے زخم کے مندمل ہونے پر صحت بھی ہو جائی تو گہرا بدستور قائم رہتا ہی اور بادم زیست بد صورتی پائی جاتی ہے بعد ازان دوسری جگہ پر اسی قسم کا زخم پیدا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ تمام پلک پر زخم پیدا ہو جاتے ہیں اس زخم مین اور دوسری تیسری قسم کے زخمون مین یہ فرق ہوا کرتا ہے کہ اس زخم مین جلد پیدا ہو جاتی ہر اور دوسری قسمون مین جلد کا پیدا ہونا محال ہوتا ہے زخم پر جلد کے پیدا ہونے کو جراحون کی اصطلاح مین مرمت زخم کہا جاتا ہے علاوہ ازین مریض سے استفسار کروقت بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض آتشک مین مریض مبتلا ہے جسکی سمیت سی یہ زخم پیدا ہو گئے ہین اس صورت مین اکثر آتشک کے درجہ دویم کی علامات بھی موجود ہو جاتی ہین کبھی ان زخمون کی سوا دوسری قسم کی علامت ظہور مین نہین آتی اور دویم درجہ کے علاج سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

تاکل الاجفان یا سرطان کے موافق علاج کرنے سی ذرہ بھر بھی فائدہ نہین ہوتا **علاج** درجہ دویم آتشک کے موافق تدارک کرین ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کا استعمال زیادہ کرین اور مقامی علاج کے طور پر ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ریڈ آکسائڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ کا استعمال زخمون پر کرین اس سے قریباً دو ہفتہ مین زخم مندمل ہو جاتے ہین اور پوری طور پر صحت حاصل ہو جاتی ہے خصوصاً اس مرہم سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** کریازوٹ ۱۰ بوند آئنٹمنٹ آف رڈ مرکیوری ۳ اونس مرہم سادہ ۳۶ اونس سبکو ملاکر حسب دستور استعمال کرین **دیگر مجرب** سندہور شنگرف رال سفید ہر ایک درم سبکو باریک کرین اور ۳ تولہ سکہ مغسول مین حل کرین اور مقام زخم پر لگادین **دویم تاکل الاجفان روڈنٹ السر** ابتداء مین کنارہ پلک کی قریب ایک چھوٹی سی سخت پھنسی پیدا ہو جاتی ہے اور بتدریج بڑہتی جاتی ہے چندان کہ دانہ مٹر کے برابر ہو جاتی ہے حکہ اور خارش کی زیادتی سے جلد پہٹ جاتی ہے زخم پیدا ہو جاتے ہین زخم کی سطح پر خشک ریشہ پیدا ہو کر گرجاتا ہے جس سے زخم کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے خشک ریشہ کے بار بار اتر جانے سے زخم روز بروز بڑہتا جاتا ہے چندان کہ تمام پلک پر زخم پہیل جاتا ہے باوجود زیادہ پہیل جانے کے بدبو مطلقاً پائی نہین جاتی علاج معالجہ اور اصلاح زخم مین خواہی کتنی ہی کوشش کیجاوے زخم اچھا نہین ہوتا اور آہستہ آہستہ بڑہتا بڑہتا پلک اور رخسارے بھی کہائے جاتے ہین کبھی آنکھ

اور پیشانی بھی کھائی جاتی ہے اور زخموں کے کنارے اس طرح معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے چوہا کسی لکڑی کو
کتر جاتا ہے اور دندان موش کے نشان برابر معلوم ہوتے ہیں **سوئم قرحہ سرطانی**
اپیتھیلیان (اپی تھی لیل کینسر) اس قسم میں اور ناکل الاجفان کی عوارضات میں سخت مشابہت
پائی جاتی ہے چنانچہ دونوں میں تفرقہ کرنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے خصوصاً ابتدائی زمانہ
کی حالت میں لیکن ان دونوں میں اسطرح فرق کیا جاتا ہے .... کیفیت اور جلد
پلک کے مقام اتصال پر موق اکبر کے قریب قسم ثالث شروع ہوتا ہے نیز اس میں جلد گردن کی
غدد جاذبہ متورم ہو جاتی ہیں برخلاف ناکل الاجفان کہ اسکی پیدائش اکثر جلد میں ہوا کرتی ہے
اور گردن کی غدودوں میں کسی قسم کا ورم نہیں پایا جاتا اور قرحہ ناکلہ میں زخم کے کناروں پر دندان
موش کے نشانات موجود ہوتے ہیں قرحہ سرطانی میں غلاظت اور سختی زیادہ پائی جاتی ہے اور
زخم کے کنارے کہیں سے اونچے اور کہیں سے نیچے سیاہی مائل ہوتے ہیں اور زخم کی سطح پر سرخ
نقاط محسوس ہوتے ہیں اور حلمہ جلد کہلاتے ہیں گرداگرد میں عروق صغار بکثرت پائے جاتے ہیں
نیز قرحہ ناکلہ زیادہ عمیق اور گہرا پایا جاتا ہے اور سرطانی زخم گہرا نہیں ہوتا نہ اسمیں کبھی تندمل
ہوتا ہے نہ خود بخود اچھا ہوتا ہے باوجود رطوبت کے زیادہ خارج ہونے سے درد سخت ہوتا ہے
علاج ثانی اور ثالث دونوں قسم کے زخم میں برابر صحیح وسالم جلد کے کنارہ تک جلد اور گوشت
کو قطع کرکے اٹھا دیں تاکہ فساد دور ہو جائے اور حتی المقدور دستکاری کے عمل میں جلدی
کریں ورنہ ان دونوں میں احتمال ہلاکت ہے اگر زخم کی سرائت رخسار اور پیشانی تک ہو جائے
تو تدبیر سابقہ عمل میں لانا ہی موزوں ہے اگر موقع دستکاری پر کوئی بڑی شریان کٹ جائے
تو حسب دستور ریشم کے تاگے سے باندھیں اگر گوشت پلک کی قطع کرنے کے بعد ثابت ہو جائے
کہ کسی جگہ پر مواد فاسدہ باقی رہ گئے ہیں تو لوہا کی میخ تپا کر فوراً داغ دیں یا کلورائڈ آف
زنک لگا دیں یہ ایک تیز اکالہ دوا ہے تاکہ فاسد گوشت کلہم کھا جائے تیزاب نائٹرک
کاربالک ایسڈ کاسٹک نقرہ سے جلا دینا بھی مفید ہے اگر ایک دفعہ کے لگانے سے فائدہ
معلوم نہ ہو تو کرر سہ کرر لگا دیں جب مواد ردیہ سے گھاؤ صاف ہو جائے تو اندمال زخم کے
لئے مناسب تدبیر عمل میں لادیں اور یہ مرہم بھی اندمال قرحہ کے واسطے فائدہ میں سریع الاثر ہے

نسخہ مرہم موم سفید ۱۰ درم روغن کنجد ۳۰ درم دونوں کو آگ پر پگھلاویں بعد ازاں نیچے اُتار کر سرد کریں اور سرد ہونیکی اثناء میں تین انڈہ کی سفیدی اور قدرے افیون کافور شامل کرکے استعمال میں لاویں اور مریض کو صاف و ستھرا ہوادار مکان میں رکھیں مزاجی علامات کا علاج حسب دستور کریں شوربا گوشت دودہ پلاؤ حلیہ وغیرہ غذائے مقوی کھانیکو دیں اور زیادہ کمزوری میں بدرقہ کے طور پر قدرے قلیل مقدار میں شراب برانڈی دیں اگر قطع کرنیکی صورت میں نقصان خفیف پایا جائے تو اسمیں علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر قطع بہرید زیادہ بھی کیجاوے تو انگور کے زائد ہو جانے سے پلک کا اندازہ پورہ ہو جاتا ہے جس سے آنکھہ ڈھاپنی جاتی ہے اگر مرض شدید میں پلک کی زیادہ کاٹنے کا اتفاق پیش آئے جس سے پلک کے پورا ہونیکی امید منقطع ہو جائے تو پلک قطع کرنے کیساتھہ ہی مقلہ کو بھی چشم خانہ سے باہر نکال دیں ورنہ آنکھہ کی کھلا رہنے سے نقصان عظیم پیدا ہوا کرتا ہے جس سے بصارت بالفعل ہی زائل ہو جاتی ہے اور بار بار تکلیف کے عائد ہونے سے آنکھہ لگا لینے کی ضرورت پیش آتی ہے اس عمل سے آئندہ کی بار بار اذیت رفع ہو جاتی ہے

فصل ششم بردہ (کلازین) جس طرح جسم کے دیگر اعضا میں سولی کی پیدا وار ہوا کرتی ہے اسی طرح پلک میں بھی سولی پیدا ہو جاتی ہے بردہ کی منشا ابتداءً یا تنگر گرک ہوتا ہے زیادہ تر میبومیوس غدودوں میں پیدا ہوتا ہے اور یہ غدودیں پلک کی غشائی بلغمیہ کے نیچے اور اسکی غضروف کے اوپر ہوتی ہیں اور اس کے پیدائش کی صورت یہ ہے کہ جب غدود مذکورہ میں سے کسی غدود کا دہانہ مجری یا خود مجری بند ہو جاتی ہے تو رطوبت دہنیہ کا جریان مسدود ہو جاتا ہے جس سے غدودوں کی موجودہ رطوبت کے منجذب ہو جانیسے محض دہنیت باقی رہجاتی ہے اور بالائی یا زیریں پپوٹے کی اندرونی یا بیرونی جلد پر سولی کے طور پر ایک قسم کا اُبھار نکل آتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑہتا ہوا کرسنہ کی مقدار پر ہو جاتا ہے (کرسنہ ایک درخت کا پھل ہوتا ہے جو چنے کے برابر ہوتا ہے مگر گول نہیں ہوتا بلکہ چپٹا سا ہوتا ہے بعض گوشے نکلے ہوئے ہوتے ہیں رنگت میں خوب شفاف چمکیلا اور خاکستری ہوتا ہے اور ہندی میں مٹر کہا جاتا ہے) اور بردہ کی پیدائش زیادہ تر پلک اعلیٰ میں صرف ایک ہی ہوا کرتی ہے بعض اوقات پپوٹوں کی کنارہ پر متعدد سولیاں ہوا کرتی ہیں گرانی بوجھہ اور

بدصورتی کے سوا کسی قسم کی شکایت نہین پائی جاتی اکثر بڑہنے مین سُست ہوتا ہی بعض اوقات بقدر
جلد جلد بڑہتا ہے کہ تہوڑے عرصہ مین آنکھہ کا کہلنا بعد مشکل ہوجاتا ہی اکثر بردہ اور شعیرہ مین۔
مشابہت کے زیادہ ہونے سے تشخیص مین دقت ہوا کرتی ہے بس بغرض آسانی چند علامات
مخصوصہ بیان کیئے جاتے ہین تاکہ موقعہ علاج پر تشخیص مرض مین کسی قسم کی دقت پیش آوے
علامات تفرقہ شعیرہ ہمیشہ پلک کی کنارہ پر ہوتا ہے بردہ کنارہ پلک کی نیچے زیادہ
تر اندر کیجانب کبہی باہر کیطرف ہوتا ہے اور باہر کیجانب ہونے سے بڑہتے وقت اندر کی طرف
مائل ہوجاتا ہے نیز بڑہنے مین مدت دراز لگ جاتی ہی یعنے ایکدو سال تک کسی قسم کی شکایت اِس
مین نہین پائی جاتی البتہ مدت دراز کی بعد پختہ ہوکر بیٹہ جاتا ہے اور زیادہ تکلیف سی پیپ
خارج ہوتی ہے اور بردہ زائل ہوجاتا ہے برخلاف شعیرہ کہ وہ اِس عرصہ تک نہین رہتا۔ نیز
بردہ ابتدائی حالت مین نہایت چہوٹا دانہ نخود کی برابر ہوتا ہے تجربہ کار طبیبون کا قول ہے
کہ مرض بردہ اکثر وہی لوگ مبتلا ہوا کرتے ہین جو مرض بدہضمی۔ فساد کبد اور امراض معدہ کی
شاکی ہوا کرتے ہین اور اُنکے معدہ مین ترشئے کی زیادتی اور امعا مین ریاح کی کثرت ہوتی ہے
علاج بردہ کی کوچک اور سخت حالت مین کسی قسم کا علاج کرنا مناسب نہین ہے مگر جب دانہ
نخود کی برابر نرم ہوکر غشائی بلغمیہ کیطرف رجوع کرے جس سی غشائی بلغمیہ پلک کا قوام رقیق اور رنگت
سیاہی مائل پائی جائے تو اس صورت مین پہوڑہ کو اولٹ کر باریک نشتر کے سرے سے طول مین
شگاف دین اگر اِس سے بہی مواد بخوبی خارج نہو تو دوسرا شگاف عرض مین دیکر سلائی داخل
کرین اور بخوبی حرکت دین تاکہ کلہم مواد خارج ہوجاوین اگر باہر کی جلد مین ہو تو کنارہ پلک کے
متوازی شگاف دیکر حسب دستور نکالدین اگر نکل جانے کے بعد جلد کا زائد حصّہ رہجاوے
تو اُسکو ساتہہ چپکا دین کاٹنا مناسب نہین ہی اور باہر کی طرف شگاف دینے سی اندر کیطرف
کا شگاف بہتر ہے کیونکہ بیرونی شگاف مین پہوڑہ باہر کی طرف مُڑجاتا ہے اور بدصورتی ہمیشہ
کیلیئے باقی رہتی ہے چونکہ بردہ کی خاصیت ہی کہ عمل دستکاری کی بعد بردہ کی خریطہ مین فوراً خون
جمع ہوجاتا ہے اور وہی مقدار ہوجاتی ہی جو عمل کے پہلے تہی اس لئے کم فہم نادان آدمی خیال
کرتے ہین کہ عمل دستکاری سے سوائے اذیت کی کچہہ فائدہ مترتب نہین ہوا لیکن چند روز کے بعد

شدید تحولات موجودہ کے منجذب ہوجانے سے بردہ کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔ بدہضمی کی موجودگی میں معدہ کی صفائی اور جگر کا تصفیہ کرین اس صورت مین پہلی پلوپل کی استعمال سے ابتدا کرین وہ دوائین دین جس سے ترشی معدہ اور ریاح امعا کی دور ہوا اور یہ مرکب معدہ کی ترشی اور ریاح تیزی مین نہایت مفید ہے

نسخہ بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۲ ڈرام ایرومیٹک سپرٹ آف امونیا ۳ ڈرام ٹنکچر الوپانٹ ۔ ۳ لونڈ خیساندہ چرائتہ ۸ اونس ملاکر ایک ایک اونس صبح وشام دین بعد ازان بارک مرکب فولاد وغیرہ ادویہ مقویہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو قائم کرین اسی سے بردہ خود بخود کم ہوتا ہوا بالکل زائل ہوجاتا ہے اور غذا مقوی میں زود ہضم جیسے الکیموس کہانے کو دین۔

فصل ہفتم شرناق (سیبیشس ٹیومر)

سلعہ شحمی پلک کے نام سے بھی مشہور ہے آنسو کی غدودون کے رک جانے سے دانہ مٹر کے برابر ایک چھوٹی سی رسولی کیسہ دار پیدا ہوجاتی ہے کبھی ایک سے زیادہ ہوجاتی ہین اگرچہ پلک مین چربی نہین ہوتی مگر اس قسم کی رسولی مین کبھی فطرتی طور پر پیدا ہوجاتی ہے جب اسکی خریطہ کو نکالکر دیکہا جائے تو اس کے اندر شحم کے ہمراہ چھوٹے چھوٹے باریک بال پلک کے بالون کی مشابہ پائے جاتے ہین اسی واسطے اسکو انگریزی زبان مین ڈرمائڈ سسٹ (خریطہ مشابہ جلد کہتے ہین) اور اس قسم کی رسولی اکثر دو مقام پر پیدا ہوتی ہے اول ناک کی قریب موق اکبر کے اوپر پیدا ہوتی ہے دوئم استخوان ابرو کے قریب اور موق اصغر کے اوپر ہوا کرتی ہے غرض خواہ کسی مقام پر پیدا ہو آخر پلک کی جلد کے نیچے آجاتی ہے اور خاص پلک پر پیدا نہین ہوتی اور بظاہر زیر جلد محسوس ہوتی ہے لیکن اس کی جڑین بہت گہری ہڈی کیساتھ پیوستہ ہوتی ہین نیز پلک کی نیچے رخاوت کی حالت نہیں پائی جاتی ہے چنانچہ انگلی کے پلپوٹے سے ہلاتے وقت بخوبی حرکت کرتی ہے

علاج رسولی کی چھوٹی حالت اور بے ایذا ہونے کی صورت مین علاج کے درپے ہونا سراسر تضیع اوقات ہے مگر جب زیادہ بڑہ کر باعث ایذا کا ہو یا بدصورتی کا موجب ہو تو عمل کے ذریعہ نکالدین اور عمل دستکاری اس طرح پر ہے کہ خطوط غضون جلد پلک کے مقابل شگاف دیکر ذرہ دباوین اور غدود کو نکالدین پھر زنبور کے سرے سے پکڑ کر خریطہ سے باہر کہینچ لین اگر رسولی کے کہینچتے وقت مواد موجودہ مین سی

قدر سے باقی رہجاوے تو اُس ہی رسولی کے دوبارہ پیدا ہونیکا احتمال ہوسکتا ہی اس صورت مین
رسولی کو جڑ پیڑ سمیت نکالنا [illegible] چاہئے کاسٹک نقرہ بھی بجاے چاقو کے مفید ہوا کرتا ہے اکثر ناک کی قریب
رسولی کو نکالنے [illegible] شریان کٹ جاتی ہی اور خون کی زیادہ خارج ہونے
سے [illegible] صورت مین انگلی رکھکر فوراً دبا دین اگر خون بند
ہوجاوے اگر [illegible] خون بند نہو تو شریان [illegible] زنبور سی پکڑ کر مروڑ دین تاکہ شریان
تمام کٹ جاوے اور [illegible] مین تشنج کے پیدا ہونے سے جریان خون [illegible]

فصل شعیرہ (اسٹائی)

پنجابی زبان مین گوہانجنی
کہتے ہین [illegible] شعیرہ [illegible] مین دانہ شعیرہ یعنی جو سی مناسبت کی
وجہ سے پلک کی بالائی [illegible] اسکو شعیر کہا جاتا ہے یہ ایک قسم کا ورم حار اور چھوٹا سا دنبل
مولد مخ کی مشابہ ہوتا ہے [illegible] پر بالون کی غدودون کی درمیان غدود سیبو سیوس
مین پایا جاتا ہی اور اکثر پلک کی ایسی ہی غدود مین کبھی ایک آن مین زیادہ غدود دونون مین پیدا ہوجاتا ہی
نیز سن طفولیت مین ضعف اور کمزوری کی وجہ سے یا خنازیری مزاج کی لڑکون کو زیادہ پیدا
ہوتا ہے پلک کی مرض سبوسہ مین سن شباب مین ہی پیدا ہوا کرتا ہی کبھی آنکھ کے زیادہ ملنے
یا سردی کے زیادہ لگنے سے ہوجاتا ہے جب باربار کثرت سی نکلتے ہین تو احتراق خون
کی علامت ہوا کرتی ہی جس سے خون کمزور ہوجاتا ہے **علاج** آغاز ظہور مرض کی بعد سیپ
پڑنے کے بیشتر ہی خود بخود رفع ہوجاتا ہے کبھی حدوث کی بعد سیپ پڑجاتی ہی انفجار اور جریان
ریم کے بعد صحت ہوجاتی ہی اگر ظہور شبور کی صورت مین علاج کی ضرورت پیش آمی تو ابتدائی
ورم مین بیسن اور گرم پانی سے پلک کو دہووین تاکہ پسینہ کی ہمراہ مخ جو پلک پر جمع ہو گئی تھی
دور ہوجائے کیونکہ صاف کئے بغیر پلک پر کاسٹک نقرہ کا استعمال موثر نہین ہوسکتا اور دہونی
کے بعد باریک اور صاف کپڑا سے رطوبت پلک کو خشک کرین بعد ازان دس پندرہ گرین
کی طاقت والا کاسٹک سلوشن مقام ورم پر لگاوین یا موئین قلم کو پانی مین تر کرکے نچوڑین
اور کاسٹک نقرہ کی قلم پر تین چار دفعہ پہیر کر مقام ورم پر لگادین اس تدبیر سے دوا کا استعمال
صرف محل مرض پر ہی ہوا کرتا ہے اور سلوشن کی طرح پلک پر پہیل نہین سکتا یا موئین قلم سی گلوڈین

کو مقام ورم پر طلا کریں یا بلاڈونا کو پانی میں حل کر کے موشین قلم کے ذریعہ لگائیں بعض اوقات
صرف پارچہ کو سرد پانی میں بھگو کر مقام ورم پر باندہ دینا مفید ہوتا ہے اور صرف خشک کپڑا کی رفادہ
کو باندہنا بھی مفید ہے تاکہ پلک کی حرکت بند رہے۔ اِس سے ورم کی اذیت رفع ہوجاتی ہے
جب ورم کا درجہ تزائد میں ہو درد اور سُرخی زیادہ پائی جائے تو مسطبخ کوکنار کی تکمید کریں
یا صرف گرم پانی میں گدی بھگو کر رکھہ دیں تخم کتان کی لوپری باندہنا بھی مفید ہے مواد کی پختہ صورت
میں خود بخود انفجار کا انتظار نہ کریں بلکہ نشتر سے فوراً کام لیں اور مواد اخلیجانی کے بعد کاربالک
سلوشن سے بخوبی صاف کر کے کاسٹک سلوشن لگاویں اور مواد کو دبا کر نہ نکالیں اِس سے ورم کی
سرایت دوسری غدود میں بھی ہوجاتی ہے جب بالوں کی غدود میں شعیرہ کی پیدائش ہوتی ہے تو انفجار
کے وقت ایک چھوٹا سا سوراخ ہوجاتا ہے جس سے پیپ نکلتی رہتی ہے جب میبومیس کی غدود میں
ہوتا ہے تو مثل شب چراغ (کاربنکل) کی طرح بہت سے سوراخ ہوجاتے ہیں جس سے پیپ جاری
ہوتی ہے اگر انفجار اور جریان ریم کے بغیر خود بخود ورم تحلیل ہوجاوے تو اکثر اِس صورت میں مقام
ورم پر مدت دراز تک صلابت پائی جاتی ہے پس رفع صلابت کیلئے مرہم سیماب زرد رنگ والی
(ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ) یا ٹنکچر ایوڈین لگاویں فائدہ میں سریع الاثر ہے دیگر مجرب
جس سے صلابت ورم فوراً رفع ہوجاتا ہے نسخہ بروہین ۵ گرین آیوڈین ۱۸ گرین ٹنکچر آیوڈین
ایک اونس سب کو ملا کر نہایت احتیاط سے مقام صلابت پر لگاویں تاکہ دوا کی سرایت آنکھ میں نہ ہوجاوے
ورنہ رمد کے ہوجانے کا احتمال پایا جاتا ہے اور بار بار پھنسیوں کے نکلنے سے امتلا کی صورت میں مسہل
دیں قبض کا خیال رکھیں مثل اسٹڈ وغیرہ مقویات کی استعمال ہمراہ نقیع بارک یا کواشیا یا چرائتہ
کریں کونین یا ٹنکچر اسٹیل کے ہمراہ دیں سلفٹ آف کیلسیم۔ ٹنکچر فیری پرکلورائڈ اور کلوریٹ آف
پوٹاسیم کھلاویں اور بچہ کے مبتلا ہونے میں گرگری پوڈر کا مسہل دیں بعد ازاں سفوف بارک
اور سپیڈا یا میگ کاربوناس دونوں کو مساوی الوزن لیکر بقدر ۱ گرین دن میں ۳ دفعہ دیں اور تین روز
کے بعد فیری ایٹ کوئینا سائٹراس بقدر ۲ گرین ہمراہ شربت نبات روزانہ دو تین بار دیں یا سرپ
فیری ایٹ ہائپوفاسفٹ ۵ سے ۲۰ بوند تک سادہ پانی میں حل کر کے دیا کریں خنازیری مزاج کے آدمی
کو پھنسیوں کی بار بار نکلنے کی عادت پیدا ہوجائے تو سرپ فیری ایوڈائڈ کو روغن ماہی کے ہمراہ دیں

اور یہ مرکب فائدہ مین زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** سرپ الوڈائڈ آف آیرن ۲۰ ڈرام میو سیلیج اکاشیا ایک اونس
روغن بادام ۲ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک ڈرام صبح و شام دین جملہ اقسام مین غذا مقوی جید الکیموس کھلاوین

فصل نہم استرخاء الاجفان ٹوسس

اس قسم کے استرخاء مین اوپر کی پلک زیرین پلک پر گرا جاتی ہے اور مریض مین پپوٹے کے اوٹھانے کی طاقت بالکل نہین رہتی اور پلک کے جھکے رہنے کے باعث بصارت مین فتور پڑجاتا ہے رخاوت جلد پلک کے سبب جو ہوتی ہے پلکین ہمیشہ گری رہتی ہین کبھی پلک پر چوٹ کے لگنے اور زخم کے پیدا ہونے سے پلک کے عضلات ٹوٹ جاتے ہین جس سے پلک کے اوٹھانیوالے عضلات اور اعصاب مفلوج ہوجاتے ہین اور اوپر کی مسترخی پلک نیچی کی پلک پر گری رہتی ہے کبھی عام کمزوری بدن کے سبب پلک کے عضلات ضعیف ہوجاتے ہین جس سے یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے کبھی مولودی حالت مین عضلات مذکورہ کی عدم نشو ونما سے بچہ اسی حالت پر پیدا ہوتا ہے کبھی خاص دماغ مین مرض کے واقع ہونے سے ایک قسم کی سختی یا نرمی پیدا ہوجاتی ہے جس سے عصب زوج ثالث کے مبداء مین فتور پیدا ہوجاتا ہے پس اس صورت مین عصب مذکور کی شاخ جو پلک مین آتی ہے وہ بھی مفلوج ہوجاتی ہے جس سے بالائی پلک نیچی کو گر جاتی ہے کبھی چشم خانہ مین سولی کے پیدا ہونے سے پلک کی شاخ عصب کو دبا دیتا ہے پس قوت محرکہ کے بند ہوجانے سے استرخا پیدا ہوجاتا ہے کبھی مادہ آتشک کی سرایت اور وجع مفاصل و نقرس کی موجودہ حالت مین بھی استرخا ہوجاتا ہے کیونکہ آتشک کی صورت مین استخوان کے متورم ہونے سے عصب پلک کو ایک قسم کا دباؤ پہنچتا ہے وجع المفاصل و نقرس کی صورت مین عصبی غلاف کے غلیظ ہونے سے قوت محرکہ کی آمد و رفت کا رستہ مسدود ہوجاتا ہے **علامات** جب کہ طور پر دونون آنکھونکو چھوڑ دیا جاتا ہے تو بالائی ماؤف پلک بے ارادہ خود بخود نیچی کی پلک پر گر جاتی ہے اور ارادہ سے بھی نہین کھل سکتی جب عصب زوج ثالث کی شاخ کے مفلوج ہونے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے تو آنکھ کے دوسرے عضلات مین بھی فتور پیدا ہوجاتا ہے مگر یہ استرخائی مخصوص اس صورت مین پایا جاتا ہے کہ جب چشم خانہ کے قریب کی شاخ مذکور پر دباؤ پہنچتا ہے **علاج** جلد پلک کی رخاوت مین اگر دستکاری پر مریض راضی اور صابر ہو تو پلک مسترخی کے عضو جلد پلک کے مقابل کنارہ سے قریباً تین خط چھوڑ کے قطع کر کے کم کر دین بعد ازان ٹانکے لگا کر سی دین تاکہ زیادتی کم ہوجائے زخم پلک کی صورت مین اندمال زخم کے بعد کچھ عرصہ مین قوت کے آجانے سے استرخا خود بخود دفع ہوجاتا ہے اگر اندمال زخم کے بعد قدرے قلیل استرخا باقی رہجائے تو اوسکے علاج کے درپے نہوں اگر بالفرض نقص کا بیخ و بیکر نامنظور خاطر ہو تو پلک ماؤف کو قدرے کاٹکر باقیماندہ حصّہ کو بھون کیساتھ ملا کر سی دین اس اتصال سے عضلات پیشانی کے ہمراہ پلک مین بھی حرکت پیدا ہوجاتی ہے اور عام بدن کی کمزوری مین اغذیہ ادویہ مقویہ کی استعمال کرین پلک کی اصلاح مین اسٹکن کی پٹی لگاوین

اسطرح پر کہ اسٹکلن کی پٹی کا ایک سرا پیشانی پر اور دوسرا لٹکتے اور چسپاں کرین بشرطیکہ پلک تک نہ پہونچتا ہو یا
نیز عرق گلاب یا عرق پھٹکری یا قدرے برانڈی پانی مین ملاکر آنکھ کو دہویا کرین یا عرق قیمات … یا پارچہ تر کرکے آنکھ پر
رکہین نیز ایک اونس آب یا بین خالص تیزاب ایموسیا لقادیر … شامل کرکے … کہین فطرتی حالت
مین دوسرے کی استعمال سے ہرگز فائدہ نہین ہوتا البتہ … دوشت … فائدہ …
کی مفلوج حالت مین اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین …
کی شکایت مین اصل امراض کا علاج کرین اور پلک کے قریب صدغین پر یا کانون کے پیچھے آبلہ انگیز … لگاوین …
سے پلک کا استرخا خود بخود زائل ہوجاتا ہے پیشانی اور صدغین پر اور مالش اسپرٹ ایموشیا یا مرہم سیماب کی مالش سے بھی فائدہ …
کیونکہ اس سے بھی اذیت پیدا ہوتی ہے اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو پلک پر زنجیر برقی لگاوین اسی ترکیب سے کہ اسکا
ایک سر گردن کے نیچے مقام نخاع پر اور دوسرا سر مقام پلک پر رکہکر تحریک دین یا ایک سر ماتھہ پر اور دوسرا سرا خاص پلک پر چسپان
کرکے تحریک دین لیکن دماغی امراض کی صورتمین زنجیر برقی کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ اس سے دماغ مین ورم پیدا ہوجاتا ہے نیز دماغ
مین سرخی زیادہ ہوتی ہے جس سے اسپر نقصان پیدا ہوتا ہے اگر زنجیر برقی کی استعمال سے فائدہ نہو تو پلک کا ایک بردکیسا تہہ ملاکر سی دین

فصل دہم شترہ (لاگ افتھلمس)

وہس کو خرگوش چشم بہی کہا جاتا ہے اس مین آنکھہ ہمیشہ کہلی رہتی ہے اور خواب مین بہی بند نہین ہوتا
جب مقام رخسارہ کی رسولی سے عصب زوج سابع کی شاخ دبکر اوسکے باعث مفلوج ہوجاتی ہے تو پلک
مین صورت تشنج کی پیدا ہوجاتی ہے چونکہ عصب مذکور کی شاخین چہرہ مین بہی جاتی ہین اس
لیے چہرہ کے عضلات مین بہی فتور پیدا ہوجاتا ہے کبہی کان کے قریب سردی کے لگنے
آتشک - وجع مفاصل اور مادہ نقرس کی سرایت سے استخوان بڑہ جاتی ہے جس کے دباو
سے مرض کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے جب عصب مذکور کا غلاف غلیظ ہوجاتا ہے یا جسم مین
عام کمزوری پیدا ہوجاتی ہے تو پلک مفلوج ہوجاتے ہین کبہی آگ سے جل جانے کے بعد بہی یہ
مرض پیدا ہوجاتا ہے کبہی زخم پلک کے اچہا ہوجانے سے خشک رشتہ پیدا ہوجاتا ہے۔
جس سے پلک متشنج اور منقبض ہوکر ایک جانب کو کہچ جاتی ہے اور پلک اسفل پر
پلک اعلے کا آنا مشکل ہوجاتا ہے **علامات** دونون پلکون کے
گرداگرد لمبے ریشے جو جہلہ کے طور پر محیط ہین اور پلکون کو.........

بند کرتی ہین جب کسی سبب سے مفلوج ہوجاتے ہین تو کہلی پلک کا بند کرنا محال ہوجاتا ہے اور بے اختیار آنکھہ کے کہلا رہنے سے مریض گہورتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پلک کی باہم نہ ملنے اور آنکھہ کے ہر وقت کہلے رہنے سے آنکھہ مین اذیت زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ آنکھہ مین ہمیشہ گرد وغبار اور روشنی کی تیزی داخل ہوا کرتی ہے جس سے غشای ملتحمہ چشم مین ورم۔ سرخی اور درد پیدا ہوجاتا ہے جب عام فالج بدن کے ہمراہ مرض کا ظہور پایا جائے تو اسمین پلک کے بند کرنے کی قوت قدرے قلیل موجود ہوتی ہے جب خاص زوج سابع کی شاخ مین خرابی پائی جائے تو پلک کے ہلانے کی طاقت مطلقاً پائی نہین جاتی اور اس قسم کا تشخیص زیادہ تر قوی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اُس کی ازالہ مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین کان کے پیچہے انگلیز پلستر لگا دین اگر خسارہ کی رسولی موجب مرض معلوم ہو تو عمل کے ذریعہ نکالدین تاکہ دباؤ عصب کے رفع ہوجانے سے مرض مین صورت آرام کی نمایاں ہو اور برابر حصول صحت تک اسٹکن کی پٹی یا سادہ پٹی سے آنکھہ کو بند رکہین تاکہ گرد وغبار اور روشنی کی تیزی سے آنکھہ کی حفاظت رہے چونکہ دونون قسم کی پٹیاں کچھہ عرصہ کے بعد خود بخود ڈہیلی ہوجاتی ہین اس لئے بہتر ہے کہ پٹی باندہنے کے عوض پلک کی بالائی حیلہ کو باہم ملا کر دو غرت کردین اور حصول صحت کی بعد دوخت کے تاگے نکال کر پلک کو اپنی اصلی حالت پر لا دین اگر آگ سے جلنے کے بعد یا زخم کے واقعہ ہونے سے اعلی پلک مین تقلص کی صورت نمایاں ہوجائے تو پلک کے مقام تقلص کو جو خشک ریشہ کے باعث پیدا ہوگیا ہے قطع کرکے پلک اعلی کو پلک اسفل پر لا دین اور اتصال کرنے کے بعد اسٹکن کی پٹی سے باندہین تاکہ حرکت کرکے دوبارہ اپنی اصلی مقام پر چلی نہ جاوین اور اسٹکن کی پٹی کو زخم مین برابر انگور کے آنے تک باندہے رکہین تاکہ پلک مین دوبارہ تقلص کی صورت نمایاں نہو۔

فصل یازدہم تشنج عضلات الاجفان (بلفی فرو اسپیزم)

بلفی فرو بمعنے پلک ہے اور اسپزم بمعنے تشنج اور اسکو ٹانک اسپزم بھی کہا جاتا ہے جب کسی سبب سے عصب زوج خامس کی شاخ مین اذیت پیدا ہوجاتی ہے

تو اس اذیت کا اثر برابر دماغ تک پہونچتا ہے جس سے عصب زوج سابع عصب کی شاخ
عضلہ مستدیرہ پلک میں آیا کرتی ہے اسلیئے شاخ مذکور کی اذیت سے پلک کے عضلہ مستدیرہ
میں بھی شل کر انکی قوی تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور اسباب بعیدہ میں سے کسی ایک سبب
کا ظاہر ہونا بھی موجب مرض ہے چنانچہ شعر منقلب غبار وغیرہ غیر جنس کا آنکھ میں داخل
ہونا رمد خنازیری قرنیہ میں ورم یا قرحہ کا پیدا ہونا سوزش شبکیہ درد عصابہ دماغ و چشم
پر چوٹ کا واقعہ ہونا ورم دماغ بدہضمی معدہ اختناق الرحم وغیرہ اس قسم کے اسباب
بعیدہ سے مرض کے پیدا ہونیکا احتمال ہو سکتا ہے بغض العین للشعاع کے باعث
بھی مرض کا وقوع ہو سکتا ہے **علامات** آنکھ میں تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھ
ہمیشہ بند رہتی ہے اور بمشکل کھلتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو
دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں اگر آنکھ میں گرد و غبار پڑ گیا ہو یا پلک کے
بال منقلب ہو کر آنکھ میں پڑ کر اور چبھک پیدا کریں تو حتی المقدور اُن کے خارج کرنے
میں کوشش کریں اور کسی دوسری امراض کے واقعہ ہونے سے تشنج پایا جائے تو اصل
مرض کا علاج مقدم سمجھیں اس سے تشنج پلک خود بخود رفع ہو جاتا ہے اور عام علاج
کے طور پر بلاڈونا کو پانی میں حل کرکے آنکھ پر طلا کریں یا اٹروپیا سلوشن کے چند قطرات
آنکھ میں ڈالیں بعد ازاں آنکھ کو آرام میں رکھیں **دیگر طلائی مجرب** اس سے اکثر
صورت فائدہ کی نمایاں ہوتی ہے **نسخہ** صبر۔ اقاقیا رسوت مرمکی زعفران مازو پوست
بیخ مدار سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور سنبل الطیب کے جوشاندہ میں لیپ تیار
کرکے پیشانی پر طلا کریں آنکھ کے سامنے سبز کپڑا رکھیں یا سبز شیشہ کی عینک کا استعمال
کریں تاکہ اذیت رفع ہو جائے

فصل دوازدہم تحریک پلک (نکٹ ٹیشن) اسپیزم

کلانک کے نام سے بھی مشہور ہے نکٹو بمعنے پلک اور ٹیشن بمعنے حرکت ہے اور یہ قوی تشنج
کی ضد ہے یعنے بار بار پیدا ہوتا ہے اور بار بار زائل ہو جاتا ہے اور عضلہ مستدیرہ پلک کی
اذیت سے کبھی پلک اعلی میں کبھی دونوں پلکوں میں کبھی پلک کی تمام دوریہ عضلات میں تشنج

صرف واغضب کی شاخ ثانی سے حجاب میں ... [illegible]

پیدا ہوجاتا ہے **اسباب** اکثر شعر منقلب کی اذیت یا رمد حاد کی تکلیف سے پیدا ہوتا ہے جلق کی عادت بد اور آنکھ کی زیادہ مشقت سے بھی ہوجاتا ہے اور اکثر طلبا ئے مدارس اسمین مبتلا ہوجاتے ہین بد ہضمی اور رعشہ مین بھی ہوجاتا ہے اور خاصہ اس مرض کا یہہ ہے کہ بعض اوقات مرض کے واقعہ ہونے سے خود مریض بھی آگاہ نہین ہوتا خصوصًا رعشہ اور بد عادت جلق کی صورت مین لیکن آگاہ اور شرمندہ کرنے کی حالت مین قوت نفسانیہ کی تاثیر سے یہہ حالت زیادہ پیدا ہوجاتی ہے **علامات** بعض مین حرکت تشنجی کے بار بار عارض ہونے سے جلد جلد بے اختیار پلک کہلتی اور بند ہوتی ہے مگر زیادہ کوشش کرنے سے مریض قدرے قلیل حرکت اختیاری پیدا کر سکتا ہے **علاج** اصل سبب مرض کو معلوم کر کے بقدر امکان اسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر رعشہ وغیرہ عصبی امراض سے پایا جائے تو لاعلاج مین داخل ہے خاندانی مرض بھی اسی قسم کا ہے۔

فصل سیزدہم سلاق (ٹبنیا ٹارسلامی)

یہہ ایک قسم کی سوزش پلک ہے جس مین زیادہ اکثر خنازیری مزاج کے غریب لوگ مبتلائے مرض ہوجاتے ہین خصوصًا معدہ اور جگر کے فساد سے حمی دموی (اسکارلٹ فیور) خسرہ سرفہ سیاہ کے بعد پلک کے کنارے اور غشائے بلغمیہ نیز پلک کی غضروف مبولومیوس غدود خیر لطیبہ متورم ہوجاتی ہین اور اسباب فاعلہ مین سے رمد حاد ہے جو علاج کی بے احتیاطی مین سلاق کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے اگر فقط بالون کی .... غدود کے متورم ہونے سے خارش پیدا ہوجائے اور پلک کے بال گر جاوین تو اوسکو حکتہ الاجفان والا ہداب کہتے ہین جب ورم مذکور کی مستحکم اور مزمن ہونے سے غشائی خانہ دار اور غضروف بھی مبتلائے مرض ہوجاوین تو اوسکو صلابت الاجفان کہتے ہیں **اسباب** جب خنازیری مزاج کے آدمی رمد حاد مین مبتلا ہوجاتے ہین تو صحت کے بعد صلابت کا کچھہ اثر باقی رہ جاتا ہے مرض حصبہ کے بعد بھی اسکی شکایت پیدا ہوجاتی ہے کبھی سرد ہوا کے لگنے سے بھی ہوجاتا ہے خصوصًا جسمین دخانیہ بخاریہ وغیرہ اشیائے ردیہ کی آمیزش ہو میلے کچیلے کپڑون کے رکھنے سے بھی مرض کی شکایت پائی جاتی ہے مجتمع قاذورات کی زمین پر بود و باش کرنا یا اس قسم کے شہرون مین رہائش اختیار کرنا جہان

بلاد کا خط عرض ۹۰ درجہ کے قریب ہوتا ہے موجب مرض ہے کیونکہ برابر تین ماہ تک آفتاب کی روشنی کے نہ ظاہر ہونے سے برودت زیادہ پائی جاتی ہی اور برودت کی زیادتی سے مکانات بہت چھوٹے بنائے جاتے ہین اور اُسی مین آگ جلائی جاتی ہے جس کے دہوئین سے گہر بہر جاتا ہے جب اس قسم کے گہرونمین لوگ شب و روز رہتے ہین اور بموقعہ ضرورت پر کبہی کبہی باہر نکلتے ہین اور سردی کی شدت سے غسل بہی کم کرتے ہین نیز کپڑے غلیظ رکہتے ہین تو ضرور یہی مرض کے نتیجہ مین مبتلا ہوجاتے ہین **علامات** پلک کی جڑون مین سوزش کے واقعہ ہونے سے سخت کہجلی ہوتی ہے اور زیادہ کہجلانے سے آنکہ مین سُرخی اور ورم پیدا ہوجاتا ہے جب میبومیوس کی غدودون ۔ پلک اور آنکہہ کی غشائی بلغمیہ نیز بالون کی غدودون سے رطوبات نکلکر پلک کے کنارون پر جمع ہوجاتے ہین تو اس صورت مین صبح کے وقت پلکون کے بال باہم چسپان ہوئے معلوم ہوتے ہین اور مریض خیال کرتا ہے کہ آنکہونمین ریت کے ذرات پڑ گئے ہین بصارت کے ضعیف ہوجانے سے آفتاب کی روشنی سے ایذا زیادہ ہوتی ہی اور چہوٹی چیزون کو دیکہنے مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے مرض کے قوی اور تزائید درجہ مین ابداب ملتزقہ کو جدا کرتے وقت بال ٹوٹ جاتے ہین بالون کے مقام منبت پر زخم ہوجاتے ہین کبہی شور پڑ ریم پیدا ہوجاتے ہین رطوبت کے سبب پلک کے بال باہم چسپان ہوکر زخم کے اوپر آجاتے ہین کنارہ پلک کے زخم سے پیپ کے نہ خارج ہونے سے زخم وسیع اور کبیر ہوجاتا ہے پلک کے کنارے سُرخ غلیظ مستدیر پائے جاتے ہین جب تندرست حالت مین آنسو کی رفتار موق اکبر کیطرف ناک مین ہوا کرتی ہتی تو اب پلک اسفل کے کنارہ کے مستدیر الشکل ہونے سے آنسو کی رفتار طبعی رستہ سے بند ہوجاتی ہے اور آنکہہ سے باہر نکلا کرتے ہین اور مرض دموع کی شکایت پیدا ہوجاتی ہی پس آنسو کے ہمیشہ بہا ری رہنے سے پلک اسفل کے رخسار پر زخم پیدا ہوجاتے ہین **انجام** پلک کے کنارونپر خارش کے زیادہ ہونے سے سبوسہ پیدا ہوجاتا ہے اور مرض ٹہرا ہوا معلوم ہوتا ہے کبہی آنکہہ سے زیادہ محنت لینے یا بدہضمی کے ہونے سے پلک کے کنارے زیادہ سُرخ ہوجاتے ہین کبہی تمام کنارہ پلک بہر زخمون کے ہوجانے سے صلابت احتقان پیدا ہوجاتی ہی آنکہہ کے کہولنے اور بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے کبہی سلاق مزمن کی بعد پلک کے بال گر جاتے ہین کنارے

نہایت غلیظ دستدیر الشکل اور چمکیلے نظر آتے ہین رات کے وقت پلکین باہم چپک جاتی ہین
غلیظ القوام پیپ کی مشابہ رطوبت خارج ہوتی ہے سخت کہرنڈ جم جاتا ہے پس اس درجہ
مین مرض ہین رطوبت دہنیت اور بالون کے پیدا کرنیوالی غدودین فانی ہوجاتی ہین کبھی پلک
کے کنارے یا باہر کی جانب منقلب ہوکر متشنج ہوجاتے ہین پس اس صورت مین مجاری انسو
کے بند ہوجانے سے سیلان دموع پیدا ہوجاتا ہے کبھی کنارہ پلک کی اندر کیطرف مڑجانے سے
آنکھہ مین اذیت پیدا ہوجاتی ہے کبھی کنارہ پلک کے متورم ہوجانے سے پلک کے بال ایک وضع پر پیدا
نہین ہوتی بلکہ کوئی اندر کیجانب کوئی باہر کیطرف مائل ہوتا ہے اور بالون کی خلش سے آنکھہ مین اذیت
پیدا ہوجاتی ہے **علاج** سب سے پہلے پلک اور آنکھہ کو گرم پانی سے دہووین تاکہ پیپ خشک
ریشہ اور سبوسہ دور ہوجائے بعد ازان ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ڈائیلیوٹ ریڈ
اوکسائڈ مرکیوری آئنٹمنٹ کا طلا کرین اور بوقت صبح بورک سلوشن یا سوڈا سلوشن سے دہووین
اور یہ مرہم بھی فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** گندہک چہاچیہ ۲ درم نیلا تہوتہا سرمان
سیماب سہاگہ ہر ایک چہہ درم سبکو باریک کرکے مسکہ مین ملاوین اور جائے ماؤف پر طلا کرین نہایت
مین سریع الاثر ہے اگر صبح کے وقت اہداب باہم چپکے ہوئے معلوم ہون تو بزور دست نہ چہڑاوین
بلکہ دودہ مین قدرے پانی گرم کرکے شامل کرین اور دہووین تاکہ نرم ہوکر خود بخود جدا ہوجاوین
مسکہ کے لگانے سے بھی بال کہل جاتے ہین اور کہل جانے بالون کی بعد مقام ماؤف کو صاف کرین
بعد ازان خشک کرکے کاسٹک نقرہ سلوشن ۵ سے ۲۰ گرین کی طاقت والا لگاوین اگر پیپ
سے بہری ہوئی پہنسی معلوم ہو تو سر سوزن سے شگاف دین اور ریم خارج ہونے کے بعد عرق
مذکور لگاوین ۳ گرین پہٹکڑی کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے روزانہ آنکھہ کو دہویا کرین نمک
سلوشن سے بھی دہونا فائدہ مند ہے اور تا حصول صحت صاف کرنے کے بعد رات کے وقت
مرہم سیماب ضرور لگاوین اگر کنارہ پلک کے منقلب ہونے سے سیلان دموع پایا جائے
تو آنسو کی مجری کو جو ناک تک پہونچتا ہے نشتر سے بنا سوراخ پیدا کرین کنارہ پلک پر خارش
حمرت سبوسہ کے پیدا ہونے مین عرق پہٹکڑی سے دہووین بعد ازان مرہم سیماب
زنک سلفاس لگاوین اس سے چند روز مین فائدہ کثیر ہوتا ہے اگر مرض مزمن کی باعث

صورت فائدہ کی نمایان نہو تو سلفورییٹ آف لائم سلوشن کو بعد صاف کرنے پلک کی موئین قلم سے کنارہ پلک پر لگاوین یا گلیسیرین مین ٹانک اسڈ حل کرکے لگاوین کنارہ پلک کی زیادہ متورم ہونے مین دس گرین کے طاقت والی نائیٹریٹ سلور سلوشن کو لگاوین بعدازان دوسری تدابیر جو شیتہ لکھی گئی ہین عمل مین لاوین اگر غلظت پلک کی باعث حرکت کرنے مین دشواری معلوم ہو تو ۲۰ گرین کی طاقت والے نائیٹریٹ آف سلور سلوشن برابر چند روز تک غلیظ پلک پر لگاوین تاکہ ورم زائل ہوجائے بعد ازان مقام غلاظت پر ٹنکچر ایوڈین کی استعمال کرین یا مرہم سیماب کی مالش کرین تاکہ خون کا لزوجت دار مادہ منجذب ہوجاوے اور یہ مرکب بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ایوڈین آف پوٹاسیم ۲ گرین گلیسرین ایک اونس ٹنکچر اکونائیٹ ۲۰ بوند وائنم ایپیکاک ۲ ڈرام جوس اف ترا گزیکیم ۶ ڈرام جوشاندہ سارساپریلا ۶ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۲ دفعہ پلاوین چند روز کے استعمال سے سریع الاثر فائدہ ہوتا ہے دودہ شوربائے گوشت بیضہ نیم برشت وغیرہ اغذیہ مقویہ جیسے الکیموس کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین - مرکبات فولاد بارک - کونین وغیرہ متقوی دوائین جوشاندہ جنشین کے ہمراہ دین جرائتہ کلمبنا اور رفزال اسدکا خیساندہ بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بہی فائدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** ٹنکچر کونین ایک اونس سرپ ایوڈائیڈ آف ایرن ۶ ڈرام خیساندہ کلمبنا ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلاوین اور اس بات کی احتیاط رکہین کہ بدہضمی نہ ہوجائے اور بدہضمی کی صورت مین مناسب علاج سے ازالہ بدہضمی کرین رات کے وقت لیمپ اور چراغ کی روشنی مین کام نہ کرین —

فصل چہاردہم التصاق الاجفان (دیرن آفدی آئی لڈ)

مختلف کوائف کے لحاظ سے اس کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول** جب زخم کے بعد دونون پلک آپسمین پیوست ہوجاتے ہین تو یونانی زبان انکلو بلیفرن کہتے ہین جسکے معنے ہین پلک کا چسپان ہوجانا کیونکہ انکلوز حقیقت مین دو استخوان کے جوڑون کا باہم چسپان ہوجانا ہے اور یہان پلک کے باہم چسپان ہونے پر مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے اور بلیفرن

یعنے جفن ہے کبھی اندمال زخم کبھی پیدائش ہی مین پپوٹون کے دونو کنارے باہم چپیان
ہوجاتے ہین۔ **علامات** کبھی تمام پلک تمام طور پر التصاق ہوجاتا ہے کبھی موق اکبر کے قریب
یا کسی دوسرے خاص حصہ مین التصاق پلک ہوجاتا ہے لیکن دونون صورتون مین دونون
پلک کے درمیان موق اکبر کے قریب ایک ثقبہ کشادہ پایا جاتا ہے جسکے ذریعہ آنسو برابر جاری
رہتے ہین کبھی پلک کے دونون کنارے بذات خود بلا واسطہ باہم چپیان ہوجاتے ہین ایسی صورت
حرکت پلک بعد مشکل پیدا ہوتی ہے کبھی زخم پلک سے لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے جس سے غشائی
جدید پیدا ہوکر پلک کے دونون کنارون مین حایل ہوجاتا ہے اور پلک کے کنارے اِس غشا
سے چپیان ہوجاتے ہین اِس صورت مین پلک کی حرکت مین چندان دقت نہین ہوتی
علاج عام امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین جوش خون مین آنکھون
کے نیچے چند جونکین لگا دین اور اِس شیاف کو شیر دختر مین حل کر کے ضماد کے طور پر لگاوین
نسخہ اقلیمیا ذہب توتیا کرمانی سفیداب ارزیر۔ سرمہ اصفہانی محرق مغسول کندر
ہر ایک ۲ درم افیون دم الاخوین ہر ایک ادرم انزروت مدبر بشیر خر۔ نیم درم سبکو باریک کرکے
عرق بادیان مین کھرل کرین اور حسب دستور شیاف تیار کرکے موقعہ ضرورت پر استعمال کرین
اگر اِس سے پپوٹہ کھل جائے تو بہتر ورنہ آلہ ڈرکسٹر جوبیل کی طرح ایک آلہ ہے اور اِس کی وسط
مین مجری ہوتا ہے ایک طرف سے آنکھہ مین ڈالین اور دوسرا سرا ثقبہ مین سے باہر نکالین جو
دونون پلکون کے درمیان سیلان آب کے واسطے ہوتا ہے بعد ازان اُسپر نشتر کا سرا رکھکر
مجری آلہ کے لحاظ پر مقام التصاق کو شگاف دین تاکہ پلک کے کنارے ایک دوسرے سے
جدا ہوجاوین آنکھہ اور پلک کے اجزا مین سے کوئی جزو قطع نہوجائے بعد ازان پلک کی کنارون پر
روغن کنجد یا چربی لگاوین تاکہ بار دیگر التصاق پیدا نہوجائے اگر دہنی ہوئی روئی کو روغن
گل یا العبہ یا عرق گلاب مین بھگو کر آنکھہ پر رکھہ دیا جائے تو بھی پلک باہم چپیان نہین ہوتین
قسم دویم التصاق الاجفان بالمقلہ (سیمبلیفرن) اگر آنکھہ مین غیر جنس شئے کے
داخل ہونے سے زخم ہوجائے تو مقلہ چشم سے پپوٹہ کا اندرونی پرت ملتصق ہوجاتا ہے
سیم یعنے دو چیزکا باہم ملتزق ہوجاتا ہے چونکہ مقلہ کے ساتھہ پلک باہم جڑ جاتی ہیں جو دونون باہم

مشتغازہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہوا اصل اسباب اسکی وہی ہیں جو پہلی قسم میں مذکور ہو چکے ہیں لیکن شرط یہ کہ غشائی بلغمیہ کے زوال سے مقلہ چشم میں بھی زخم پیدا ہو گیا ہو تاکہ دونوں اعضاء باہم ملتصق ہو جاویں اکثر اس قسم کا زخم آنکھہ میں کرم جوشہ کے ذرات داخل ہونے سے اس صورت میں بعض اوقات مقلہ اور پلک دونوں بالذات یعنی بلا واسطہ باہم چپان ہو جاتے ہیں کبھی غشائی جدید کے پیدا ہونے سے بالواسطہ دونوں میں التصاق پیدا ہو جاتا ہے بالجملہ اس قسم کا التصاق کبھی عام ہوتا ہے جس سے پلک اور آنکھہ کی حرکت متعسر ہو جاتی ہے کبھی پلک اور مقلہ کے کسی خاص مقام پر بیواسطہ یا غشائی جدید کے واسطہ سے ہوتا ہے جس سے پلک و مقلہ میں قدرے قلیل حرکت پائی جاتی ہے لیکن اکثر پلک و مقلہ کے باہم التصاق سے قرنیہ کو ضرور ہی نقصان پہونچتا ہے **علاج** پلک اور مقلہ کے بلاواسطہ باہمی التصاق میں علاج سے مطلقاً فائدہ نہیں ہوتا اور مرض کو لاعلاج سمجھا جاتا ہے اگر غشائی جدید کے پیدا ہونے سے التصاق پیدا ہو جائے تو غشائی جدید کو کنارہ پلک کے قریب مقراض یا نشتر سے کاٹ دیں بعد ازاں روزانہ دو تین دفعہ غشائی جدید کے زخم میں مخصوصہ سلائی داخل کر کے روغن کنجد یا کاربالک آئیل ڈالدیا کریں تاکہ بار دیگر التصاق کی صورت پیدا نہ ہو جائے ۔

فصل پانزدہم انقلاب الاجفان الی داخل العین (انٹروپین)

اِن یعنے اندر آنا ٹروپین یعنے کسی جانب منقلب ہونا اور اصطلاح حکماء میں پلک کے کناروں کا آنکھہ کے اندرونی طرف منقلب ہوتا ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو حاد اور مزمن دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول تشنج حاد (اسپازموڈک)** -

باوجود تشنج عضلات کی لازم ہونے سے ورم یا غلظت کا ہونا ضروری نہیں ہے **اسباب** قریب اسباب میں سے عضلہ مستدیرہ کی ریشوں میں تشنج ہو جاتا ہے اور یہ ریشے پلک کی اوپر اور کناروں پر آتے ہیں جس سے پلک بالائی حرکت کر کے پلک زیریں پر آتی ہے اور آنکھہ بند ہو جاتی ہے اور بعید اسباب میں سے آنکھہ کی کسی حصہ میں ورم ہو جاتا ہے جس سے روشنی کے دیکھنے میں بغض العین تکشاع اور سیلان دموع کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے آنکھہ پر چوٹ کے لگنے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جیسے آنکھہ کی کسی بیماری میں مدت دراز تک آنکھہ کو بند کرنیکا اتفاق

ہوجاتا ہے تو اذیت شعاع کے باعث کہولتے وقت پلک مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے کبھی موتیابند کی عمل
دستکاری کے بعد مشایخ مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ زمانہ مشایخ مین پلک کی جلد کو زیادہ مسترخی
ہونے سے اکثر تشنج کی شکائت ہوجایا کرتی ہے **علامات** اِس قسم مین فی الواقع نہ پلک متورم
ہوتی ہے نہ غلیظ مگر جب انقلاب کے سبب پلک کے کنارے غیر محل مین چلے جاتے ہین تو قدرے قلیل بڑی یا چھوٹی
اور غلیظ معلوم ہوتی ہے اور انقلاب کی وجہ سے پلک کے بال دکھائی نہین دیتے البتہ پلک کو نیچے کھینچنے سے نظر
آتے ہین اور جب تک پلک کو کھینچکر انگلیون کے سرون سے دبایا جاوے پلک اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے اور چھوڑ
دینے پر فوراً تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھ کے اندر پلک چلی جاتی ہے اور مریض ہمیشہ آنکھ کو بند رکھتا ہے
اور ملتا رہتا ہے تاکہ پلک مین حرکت پیدا نہو کیونکہ پلک کی تحریک سے آنکھ مین بال کھٹکتے اور اذیت
پہونچاتے ہین اور بالون کی خلش سے درد کے باعث اکثر سُرخی پائی جاتی ہے قرنیہ کے متورم اور زخمی ہوجانے
سے پہوڑے پڑجاتے ہین قرنیہ دہندلا اور غیر شفاف ہوجاتا ہے سیلان دموع کے پائے جانے سے پلک کے
کنارے اور رخسارے زخمی ہوجاتے ہین **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اُسکے ازالہ
مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین اگر آنکھ پر چوٹ لگنے سے یا کسی
اور بیماری سے تشنج پیدا ہوجائے تو حسب قواعد علاج کرین اگر ضرب کی اذیت اور مرض مذکور کے زائل
ہونے کے بعد تشنج کی شکائت باقی پائی جائے تو اسٹکن کی پٹی لگاوین اور مسترخی پلک پر دوائی لازق
اور کلوڈین کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر اِس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو عضلہ مسترخی کو مقراض
سے کاٹ دین پھر عضلات زیرین کو قطع کردین اِس عمل سے اندمال زخم کے بعد تشنج اور انقلاب موقوف
ہوجاتا ہے **قسم دوئم تشنج مزمن** ورم کے پیدا ہونے سے پلک کی طبعی شکل مین تغیر پیدا
ہوجاتا ہے جیسے غضروف اعضلات اور جلد وغیرہ تمام اجزا غلیظ ہوجاتے ہین **اسباب** قریبہ اسباب
مین سے تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھ کی شکل مین فتور پیدا ہوجاتا ہے **علامات** آنکھ کو ہمیشہ مریض بند
رکھتا ہے جب آنکھ کو کھولکر پلک کے کنارہ کو دیکھا جائے تو بین الموقین کی مسافت طولانی کم دکھلائی دیتی ہے یعنے
دونون پلک کی درمیانی وسعت حالت صحت کی نسبت تشنج کے واقعہ ہونے سے چھوٹی ہوجاتی ہے اور بیرونی
طرف پلک کے کھینچنے سے حالت طبعی پر نہین آتی اور پلک کے بال اندر کیطرف مڑے رہتے ہین جس سے آنکھ
مین ہمیشہ خلش رہتی ہے اور آنکھ کے سُرخ رہنے سے بصارت مین فتور پیدا ہوجاتا ہے پلک کے کنارے بھی موٹے ہوجاتے ہین

علاج اصل سبب کے ازالہ مین کوشش کرین اس سے تشنج خود بخود رفع ہوجاتا ہو اگر زوال سبب کے بعد بھی مرض کی شکایت باقی رہجاوے تو شعر منقلب کے موافق تدارک کرین پلک کو پہلے محوق مین بہر خارج مین قطع کرین اگر اس کے بعد بھی بین الاجفان کی وسعت کم دکہلائی دے تو موق اصغر کے بالائی جلد کو پلک کی طوالت مین قطع کرکے غشائی بلغمیہ کو شگاف دین بعد ازان پلک کی طوالت مین غشا کو کہینچکر جلد صدغ کیساتھ لاکر دوخت کرین تاکہ دوبارہ تشنج کے پیدا ہونے سے کوتاہی نہ ہوجائے —

فصل شانزدہم انقلاب الاجفان الی الخارج (اکٹروپین)

اک بمعنے باہر اور ٹروپین بمعنے کسی جانب مین منقلب ہوجانا ہے اِس قسم کے انقلاب مین یہ امر لازم ہے کہ آنکہہ کا غشائی بلغمیہ اور پلک دونون ظاہر و کہلی معلوم ہوتے ہین کیونکہ اِس موقع پر کسی قسم کا تشنج موجود نہین ہوتا مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو حاد و مزمن دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول تشنج حاد جب میلے کچیلے کپڑون کی رکہنے سے رمد کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے تو پلک مین تشنج پیدا ہوجاتا ہے تبھی رمد اطفال نومولود اور ورم تشنج کے بعد بھی ہوجاتا ہے کیونکہ ان صورتون مین ورم و تشنج دونون موجود ہوتے ہین اور عضلہ کو تشنج سے غشائی بلغمیہ پلک منقلب ہوجاتا ہے پس انقلاب و تشنج کے دباؤ سے غشائی بلغمیہ منقلب زیادہ غلیظ اور متورم ہوجاتا ہے **علامات** آنکہہ کو ہمیشہ مریض بند رکہتا ہے پلک کے کنارے باہر کیطرف مڑے رہتے ہین اگر پلک کو حالت طبعی پر لانا چاہین تو بمشکل اپنی جگہ پر آتی ہے اور ہاتھ سے چھوڑ دینے کے بعد فوراً باہر کی طرف منقلب ہوجاتے ہین خصوصاً بچہ کے روتے وقت باہر کی طرف آنکہہ فوراً اُلٹ جاتی ہے ورم کی زیادتی مین آنکہہ کی کیفیت بخوبی معلوم نہین ہوسکتی علی الخصوص قرنیہ دکہائی نہین دیتا تشنج قوی مین غشائی بلغمیہ منقلب کی سُرخی عمز کے اثر سے مبدل بہ سیاہی ہوجاتی ہے اور مدت دراز تک انقلاب کے قائم رہنے سے پلک کی غشائی بلغمیہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان پیدا ہوجاتی ہین **علاج** اصل سبب موجب مرض کی موافق علاج کرین اگر زوال سبب کے بعد بھی تشنج کی شکایت باقی رہجائے تو اوسکا خاص تدارک کرین اور وہ یہ ہے کہ غشائی منقلب پر نشتر سے چند خطوط کہینچ دین تاکہ خون کی مقدار کثیر خارج ہوجائے۔ اور سیلان خون بند ہونے کے بعد پلک کو دہووین بعد ازان خفیف الوزن نائٹریٹ آف سلور سلوشن لگاوین اور آنکہہ کو بند کردین اگر زوال ورم کے بعد غشائی بلغمیہ کی غلاظت بدستور قائم رہے اور تدابیر بالا سے بصورت آرام کی نمایان نہو تو سر انگشت اور سبابہ سے پکڑکر غشائی بلغمیہ کو اسقدر نچوڑین کہ خون

دیگر مجرب انقلاب پلک کے غشا ئی بلغمیہ کو متواضی سے نسفد زیر اشیبن کہ اندمال زخم کے بعد اپنی اصلی مقدار پر آجائے اور انقلاب زائل ہو جائے **دیگر** پلک منقلب کی وسط مین سے بقدر زیادتی برابر رخسارہ تک تراش دین اور تراشنے کے بعد ٹانکے لگا دین بعد ازان اصلی جگہ پر قائم کر کے عصابہ سے باندہین چند لگا صحت ہو جائے **دیگر** پلک منقلب کے نیچے رخسار پر زخم پیدا کرین تاکہ پلک مین استرخا پیدا ہو جائے اصلی جگہ پر پلک کو لیجانا ممکن ہو پس اصلی جگہ پر لیجاوین اور موق اصغر کی جانب سے بقدر ضرورت پلک کو کاٹ دین اور دوخت کرین تاکہ طوالت کے زائل ہو جانے سے پلک اپنی اصلی مقدار پر قائم رہے اگر جل جانے کے بعد ریشۂ جدید کے تقلص سے پلک کا انقلاب معلوم ہو تو اس صورت مین خشک ریشہ کو کاٹ کر رخسار یا پیشانی کی جلد کا بنا پیوند لگا دین اور کنارون کو درمیان مین رکہکر دوخت کرین تاکہ تقلص کی صورت رفع ہو جائے اگر کسی تدبیر سے انقلاب پلک کے نہ زائل ہونے سے سیلان دموع کی اذیت اور تکلیف پائی جائے تو رفع اذیت کیواسطے ایک جدید رستہ پیدا کرین جس سے ناک کیطرف آنسو کا سیلان شروع ہو جائے اگر ساتوین عصبت کی شاخ کے استرخا سے پلک کا پلٹاؤ باہر کیطرف پایا جائے تو اسٹر کنیا کی پچکاری زیر جلد کرین مرکبات فولاد لجلہ کونین وغیرہ مقویات کہانیکو دین **فصل ہفتدہم انتشار الاہداب (ماڈر اروزز)** اسکے معنے ہین موہائے پلک کا منتزع ہو جانا اور پہر پیدا نہونا **اسباب** اکثر مرض شعیرہ کے بعد کبہی جدری کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ امراض مذکورہ مین بثورات پلک کے پیدا ہونے سے بالونکی غدود بین فانی ہو جاتی ہین اور سلاق بہی اسباب قویہ مین سے ہے جو علاج کے بغیر مدت دراز تک رہتا ہے اور مزمن کی صورت مین پلک کے بال جہڑ جاتے ہین کبہی آتشک وغیرہ امراض عامہ مضعف القوی کے بعد مرض کی نسکائت ہو جاتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسباب ثلثہ سابقہ کی موجودگی مین بار دیگر بال پیدا نہین ہوتے اور جو امراض مضعف القوی کی موجودگی سے ہوا ہے اُن مین اکثر زوال مرض کے بعد بال دوبارہ پیدا ہو جاتے ہین **علامات** پلک کے بال کنارۂ پلک پر کم ہوتے ہین یا مطلقاً معدوم ہو جاتے ہین اس قسم کا مریض دیکہتے وقت آنکہون کو دبا لیتا ہے کیونکہ پلک کے بال پلک کو اذیت سے بچاتے ہین پس بالون کی عدم موجودگی مین مریض کو احتمال ہوتا ہے کہ آنکہ کہولتے وقت تیز روشنی اور غبار وغیرہ اشیاء داخل ہو کر موجب اذیت کے ہو جاوین جس سے آنکہ کو منقبض کرنا پڑتا ہے تاکہ آنکہ مین موذیات کم ہو جاوین نیز پلک کو مریض جلد جلد حرکت کرتا ہے اور آنکہین جہپکتا ہے تاکہ بار بار کی تحریک سے آنکہ صاف ہوتی رہے پا ربار کی تکلیف سے بصارت مین بہی

فتور پڑ جاتا ہے **علاج** اگر مرض شعیرہ یا جدری سے ظہور پایا جاوے تو اولا علاج سمجھا جائے نیز اس قسم
کا مرض تمام پلک پر نہیں ہوتا بلکہ خاص پہنیسیوں کے مقام سے بال جہڑ جاتے ہیں اور سلاق کی صورت مین
اصل مرض کا علاج کرین رفع سبب کے بعد مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے امراض عامہ مین بہی اصل مرض کا
تدارک کرنا نہایت ضروری ہے آتشک کی صورت مین پلک اور ابرو دونون مقام سے بال گر جاتے ہین
پس اس صورت مین یہ مرکب فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** لاجورد مغسول حجر ارمنی خستہ
خرما بریان دخان کندر پوست صنوبر سنبل الطیب سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور بطور اکتحال
استعمال مین لاوین نیز بالون کے مقام پر لگاوین اگر حجر الیہود کو خفاش کے خون مین سائیدہ کرکے اکتحال
کیا جاوے تو بالون کی روئیدگی مین اسرار مخفیہ مین سے ہے **دیگر مجرب** تخم سرس کف دریا سانج
ہندی چنی معدنی مامیران چینی اقلیمیا ذہب اقلیمیا فضہ رتن جوت سرمہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ
کتہ حسبت چشمام مد سر ہر ایک تولہ سبکو باریک کرکے عرق بادیان مین صلایہ کرین اور اکتحال کے طور
استعمال مین لاوین اس سے ضعف بصر بیاض جدری ظفرہ وغیرہ کو نیز فائدہ ہوتا ہے اگر ان سے صورت
فائدہ کی نمایان نہو. نیز پلک اور ابرو کے بالون کی عدم موجودگی مین بدصورتی پائی جاوے تو کسی مجلس
مین جانے سے پیشتر مناسب ہے کہ کنارہ پلک منبت مو پر سرمہ سیاہ لگاوین اور بہون پر کلاہ موئمن کیمیل
یا کلاہ صرف اسی غرض کیلئے تیار کیجاتی ہے اور ولائت انگلستان مین بکثرت فروخت ہوتی ہین -

فصل ہژدہم قمل الاجفان (ٹرائی آئیزز)

پنجابی زبان مین جوئین
پڑ جانا کہتے ہین واضح ہو کہ جس طرح سر ریش - بغل موئے زہار وغیرہ تمام جسم کے بالون مین جوئین وغیرہ
پڑ جاتی ہین اسی طرح پلک اور بہون کے بالون مین بہی جوئین پڑ جاتی ہین لیکن مواضع مذکورہ سے جن جن
ہر ایک جگہ کی قمل علیحدہ قسم کی ہوتی ہین اور ایک جگہ کی قمل دوسرے مقام پر نہین رہ سکتی اور
موئے مژہ کی قمل بہی ایک خاص قسم کی نہایت صغیر الجسم ہوتی ہے عموما بدن اور بالون کے چرک آلودہ
رہنے سے جوئین پڑ جاتی ہین جو لوگ گیہون چنے اور جو زیادہ کہاتے ہین اور بدن کو صاف و ستہرا نہین
رکہتے غسل کم کرتے ہین انکے بدن مین جوئین زیادہ پڑ جاتی ہین گوشت کے زیادہ کہانے سے اکثر
جوئین کم پڑتی ہین اور بدن کے پسینہ سے جوئین مر جاتی ہین **علامات** پلک کے بالون کی
جڑون مین خارش زیادہ ہوتی ہے بار بار کی خارش سے پلک کے کنارے سرخ ہو جاتے ہین اگر غور کرکے

دیکھا جائے تو بالوں پر سیاہ نقطے دکھائی دیتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سفوف کی ذرات ہیں مگر خوردبین کے ذریعہ دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قمل کے انڈے یا بچے ہیں **علاج** اصل علاج اسکا یہ ہے کہ بدن اور بالوں کو صاف پانی سے اچھی طرح دھویا کریں لیکن جو آدمی آنکھوں پر پانی کا لگانا مناسب نہیں سمجھتا اُسپر لازم ہے کہ ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ڈائیلیوٹ ریڈ اوکسائیڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ کی مالش موئے مژہ اور ابرو پر کریں یا ۲ گرین رسکپور کو ایک اونس عرق گلاب میں حل کرکے پلک اور ابرو کے بالوں کو دھوئیں اس تدبیر سے فوراً جوئیں مر جاتی ہیں لیکن اسکے استعمال کیوقت احتیاط ضرور چاہیئے کہ آنکھ کے اندر دوا نہ چلی جائے ورنہ اذیت زیادہ پیدا ہو جاویگی - روغن تخم زردآلو تلخ یا آڑو کو مژگان پر لگاویں بعد ازاں آب نمکین سے دھوئیں صبر اور مویزج کے طلا سے بھی فائدہ ہوتا ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ ابدان چرکین میں قمل زیادہ پیدا ہوتی ہیں اگر غلیظ آدمی کی بدن میں سے پاک و صاف آدمی کی بدن میں چلی جاویں تو غذائے چرک کی نپائے جانے سے فوراً بھاگ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ گائے بھینس وغیرہ اس قسم کے جانوروں کی بدن میں چرکین آلودہ کی زیادہ رہنے سے جوئیں بکثرت پڑتی ہیں پس اس صورت میں قدری سیماب یا مرہم سیماب کو ناک کی نتھنوں پر لگاویں اس سے تمام بدن کی جوئیں مر جاتی ہیں مگر شیر دار حیوانات میں اس قسم کا علاج کرنا منع ہے اس سے اکثر شیر خراب ہو جاتا ہے اور انسان کی بدن کی جوئیں صرف پارہ کے ڈالدینے سے مر جاتی ہیں اکثر سیماب کو تیل میں حل کرکے لگایا جاتا ہے -

فصل نوزدہم شعر منقلب ٹریکائیٹس و شعر زائد (ڈسٹکائی ایٹس)

اسکو ہندی زبان میں پڑبال کہتے ہیں اکثر اس مرض میں بالائی پپوٹہ مبتلا ہو جاتا ہے بعض اشخاص میں زیرین پپوٹہ بھی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اسکی دو قسم ہیں اول پلکوں کی بال قطار واحد میں منبت طبعی پر اوگتے ہیں مگر بعض ان میں سے خلاف طبعی پر سیدہ ہے اور بعض ٹیڑھی منقلب ہوتی ہیں بعض انمیں سے اندر کیطرف مڑی ہوتی ہیں اور بعض باہر کیجانب ہوتی ہیں پس اس قسم کے بالوں کو لاطینی زبان میں ٹرکائی آیسز کہتے ہیں دوئم پلکوں کی بال دو قطار میں اوگتے ہیں ایک قطار اندر کو مڑی ہوئی سخت اور چھوٹی ہوتی ہے اور دوسری باہر کیطرف ہوتی ہے اُسکو لاطینی زبان میں ڈسٹکائی آیسز کہتے ہیں اور اس میں یہ ضرور نہیں ہے کہ تعداد

مین بال ہی زیادہ ہون بلکہ اسمین بعض بال ایسے ہوتے ہین کہ اپنا طبعی سمت چھوڑکر دوسری جگہ اُگتے ہین اسی وجہ سے دو قطارین ہوجاتی ہین کبھی صرف ایک دو بال ہوتے ہین جو مقلہ پر چبھتے ہین کبھی کل قطار ہی تکلیف دیتی ہے زیادہ تر رمد حاد اور اسطرومس افیتھلمیا جو رمد کی قسم مین سے ہے نیز حکۃ الاجفان کے واقعہ ہونے سے پیدا ہوجاتے ہین جب امراض مذکورہ کے علاج کیطرف کم توجہی کرتے ہیں درجہ مزمن مین ہوجاتی ہین تو مورث اس مرض کا ضرور ہی ہوتی ہین کبھی چیچک کے بعد کبھی آگ سی پلک کے جل جانے سے کبھی ورم و تشنج کے بار بار عارض ہونے سے یہ عارضہ ہوجاتا ہی نیز ادویہ حادہ کی استعمال بھی موجب مرض ہے نیز وہ اشیا بھی باعث مرض ہوا کرتی ہین کہ جنکے استعمال سے پلک کے کنارہ پر دمبل یا زخم پیدا ہوجاتے ہین اور سیلان ریم سے پلک کے بال باہم چپک جاتے ہین۔ **علامات** جب اندر کیطرف مڑے ہوئے بال اوگتے ہین تو اُن کے چبھنے سے آنکھ مین سرخی اور اذیت پیدا ہوجاتی ہے خصوصاً قرنیہ پر دائمی خلش سے اذیت زیادہ ہوتی ہے اور سفیدی کو چھپا جانے سے قرنیہ غیر شفاف اور دھندلا ہوجاتا ہے بعض اوقات زخمی بھی ہوجاتا ہے ورم کے پیدا ہونے سے عروق سرخ دکھائی دیتی ہین آخر بصارت مین فتور کے پیدا ہونے سے مریض نابینائی کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے غرض دونون قسم کے بال کبھی پلک کے منقلب بال تھوڑی سی جگہ پر پائے جاتے ہین کبھی تمام پلک پر کبھی منقلب بال ایسے باریک ہوتے ہین کہ دیکھنے مین نہین آتے لیکن جب رمد کی صحت کی بعد اذیت چشم کی شکائت باقی رہتی ہے تو اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے کہ شعر منقلب پیدا ہوگئے ہین پس اس موقعہ پر بھی بالون کے نہائت باریک ہونے اور گہری رنگت کے ہونے سے بال کم نظر آتے ہین اس صورت مین بہتر ہے کہ پلک کے کنارہ کو قرنیہ پر اولٹ کر ملاحظہ کرین تاکہ قرنیہ کی سیاہی کے روپوش ہونے سے بال نظر آجاوین **علاج** اس مرض مین اس قسم کی تدبیر کرین کہ جس سے رگڑ کی شکائت رفع ہوجائے اگر ایک دو بال منقلب ہون تو اس حالت مین بہتر ہے کہ منقلب بالونکو موچنہ سے پکڑ کر نکال دین شائد بار دیگر نکلتے وقت اپنی اصلی حالت پر قطارین سیدہی برآمد ہون اور نکالنے بالون کی بعد شیر انجیر اور خون مینڈک یا کنہ شتر یا کنہ سگ لگائین اس سے دوبارہ بال پیدا نہین ہوتے اور منقلب بالون کو سیدہے بالون کیساتہ ایسی چیز سے چپکاوین جو لیسدار ہو اس سے اکثر اذیت رفع ہوجاتی ہے یا منقلب بالون کو موچنہ سے بار بار نکال دیا کرین اکثر اس عمل سے بالون کی جڑین ضائع ہوجاتی ہین اور

آئندہ بال پیدا نہین ہوتے۔ بجلی سے جلا دینا بھی نہایت عمدہ طریق ہے کاسٹک کی قلم سے بال کی جڑ کو جلا دینا بھی مفید ہے اگر ان تدابیر سے صورت فائدہ کی نمایان ہو تو بال نکالنے کے بعد سوئی تپا کر بالون کی جڑ پر داغ دین یا سر سوزن کو نائٹر سلور سلوشن مین تر کر کے مجری بیخ شعر مین داخل کرین تاکہ ورم کے پیدا ہونے سے مجری مذکور بند ہو جاوین اور بالونکی غدود دونکی فنا ہونے سے بالون کی پیدائش موقوف ہو جاتی ہے یا سوزن مین ریشم کی تار پرو کر حلقہ بناوین اور سوزن کو پلک کے اندر کی طرف سے داخل کر کے باہر کیجانب نکال لین اور جب ریشم کی تار کا حلقہ منقلب بال کے قریب آجائے تو بال کو حلقہ کے اندر داخل کر کے سوئی کو معہ حلقہ باہر کھینچ لین اس سے بال منقلب کا سرا پلک کے باہر کیجانب نکل آئیگا اور اندر کی خلش موقوف ہو جائیگی اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایان نہو اور منقلب بال بھی زیادہ ہون اور تمام پلک پر پھیلی ہوئی ہون تو کنارہ پلک عمق کیجانب سے اس مقام تک تراش دین جہان بال نکلتے ہین اور یہ غضروف پلک کے قریب تک تمام ہوتی ہے پھر خارج پلک کی جانب سے بھی اسی قدر تراش دین جتنا کہ عمق کی طرف سے تراش دیا تھا اور طریقہ تشمیر کو کتاب معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔ اور بغرض استفادہ عامہ چند نسخہ جات مجربہ تحریر کیئے جاتے ہین جس سے اکثر فائدہ ہوا کرتا ہے **نسخہ** چاکسو مقشر بیخ زعفران توتیا ہارونی مروارید ناسفتہ پوست شیطرج سنگ بصری سرمہ سفید پھٹکڑی بریان کف دریا فلفل گرد نمک سفید شورہ قلمی سبکو باریک کر کے شیاف بناوین اور بوقت ضرورت گھسکر آنکھ مین ڈالین مگر پہلے بالون کو نکال لین اس سے سبل پھولہ وغیرہ امراض چشم کو بیشتر مفید ہوتا ہے **دیگر مجرب** سیسہ ایک درم سیماب ایکدرم دونون کو حسب دستور کشتہ کرین بعد ازان فلفل سیاہ نیم درم سیاہی فلفل دراز ۲ درم سبکو باریک کر کے آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے سفیدی چشم اور خارش کو نیز فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پاؤبھر جست کو ۲ درم زیرہ سفید داخل کر کے کشتہ کرین بعد ازان فلفل گرد فلفل دراز کتھہ سفید توتیائی ہارونی ہر ایک ۵ ماشہ سبکو باریک کر کے سرمہ سا کرین اور آنکھون مین ڈالین۔ **مقالہ سیزدہم اعضائے الدمعہ (ڈزیز آف دی لکریمل سسٹم)** جب آنسو کی۔ آلات مین کسی قسم کا فتور لاحق ہو جاتا ہے تو چند امراض پیدا ہو جاتے ہین پس اختلاف کو الف کی لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ۔ اور چند فصول

میں بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ تشریح غدود الدمعہ (لیکریمل گلینڈ)

آنسو کا غدود شکل میں بیضاوی یا بادامی ہوتا ہے۔ پلک اعلیٰ کے بیرونی گوشہ کے نیچے اوپر پیچھے کی طرف واقعہ ہے اِس میں ۶ سے ۱۲ تک آنسو کی نالیاں پائی جاتی ہیں جنکی سوراخ پلک کے اندرونی سطح پر کہلتے ہیں اور صحت کی حالت میں مجاری مذکورہ سے اسقدر پانی خارج ہوتا ہے کہ جس سے آنکھ مرطوب پائی جاتی ہے اور خشک نہیں ہوتی۔ دونوں پلک کے اندرونی سرے سے دو باریک نالیاں شروع ہو کر کیسہ الدمعہ میں داخل ہوتی ہیں اور اِن دونوں نالیوں کی راستہ سے آنکھ کا زائد پانی کیسہ الدمعہ میں پہونچتا ہے۔ بعد ازان مجری الانف کے راستہ ناک میں جاتا ہے اگر نالیوں کا انکاس کافی طور پر ہو تو سیدہا چہرہ پر پانی بکثرت خارج ہوتا رہتا ہے اور گہرا سانس لینے سے آنسو بکثرت پیدا ہوتے ہیں آنسو میں فیصدی ایک حصہ ثقیل اشیا از قسم نمکیات اور ۹۹ حصہ خالص پانی ہوتا ہے غرض قدرت کاملہ نے صفائی چشم کیلیے آنسو کو داروغہ صفائی مقرر کر رکہا ہے جس سے بلغم وغیرہ اشیائی خارجی دفع ہوا کرتے ہیں اور اعتدال کی صورت میں آنکھ تر و تازہ رہتی ہے کیسہ دمع ایک جہلی کے قسم کی تہیلی ہے جس میں مجاری دمعہ پائی جاتی ہیں اور اِس ہی مجری انف شروع ہوتا ہے اور کیسہ دمعہ ہی مجری الانف شروع ہو کر ناک میں ختم ہوتا ہے دیکہو تصویر نمبر ۵ —

تصویر نمبر ۵

اگر انتظام مذکورہ میں سے کسی قسم کی خرابی اور بے اعتدالی ظہور میں آئے تو کئی قسم کی خرابیاں وقوع میں آتی ہیں چنانچہ مجری الانف وغیرہ آنسو کی نالیوں کے بند ہونے سے آنسو کا نکاس رخسارہ پر بکثرت ہوتا ہے اور آنسو کے کیسہ میں مواد کے اجتماع سے احتمال دنبل کا ہوتا ہے جس کا اکثر نتیجہ ناسور غرب ہے

غدود الاجفان (مائی بومین غدود)

بالائی پپوٹہ کے اندر قریباً تیس اور زیریں پپوٹہ میں قریباً بیس غدود واقعہ ہیں اور ہر ایک غدود میں ایک سیدہی لمبی نالی ہوتی ہے جسکی دونوں جانب پستان کی مشابہ گرہ پائی جاتی ہے اور عضلاتی بناوٹ سے ملفوف
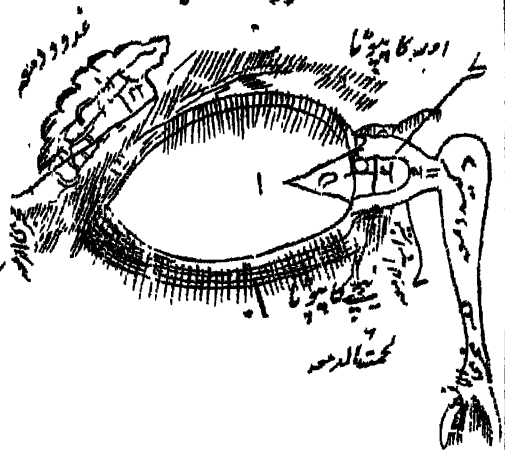
ہوتی ہیں اور غدود مذکورہ سے ایک قسم کی چکنی غیر سیال رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے آنسو کا سیلان سہولت پذیر نہیں ہوتا۔

فصل اول ورم غدہ دمعیہ (ڈاک ری او اڈن ایٹس)

ڈاک ری او بمعنے آنسو۔ اڈن بمعنے غدود اور ائیٹس بمعنے ورم ہے اس سے مراد آنسو کے غدود کا ورم ہے الحاصل یہ مرض نادر الوقوع ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے حاد اور مزمن دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے

اول قسم ورم حاد اکثر آنکھ پر چوٹ کے لگنے سے مرض کا ظہور ہو جاتا ہے کبھی ظاہر میں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اور مرض پیدا ہو جاتا ہے **علامات** بحالت حاد پلک اعلیٰ میں موق اکبر کے قریب درد و سوزش اور ورم پیدا ہو جاتا ہے تمام پلک ورغشائی ملتحمہ چشم پر تہیج معلوم ہوتا ہے اگر علاج باقاعدہ کیا جائے تو آرام ہو جاتا ہے کبھی خود بخود علامات موجودہ زائل ہو جاتی ہیں یا ریم غدود میں مواد کی پیدا ہو جانے سے ضربان سوزش اور درد وغیرہ موجودہ ریم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں **علاج** امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مقام ورم چند جونکیں لگاویں بعد ازاں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کھلاویں نیز اسکی مرہم یا ٹنکچر آیوڈین کا طلا کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو تخم کتان کی لوپری باندھیں تاکہ مقام ماوف کے گرم رہنے سے مواد موجودہ تحلیل ہو جاوے اگر عدم فائدہ کی صورت میں مواد پیدا ہونے کے آثار نمایاں ہوں تو شگاف دیکر پیپ کو خارج کریں اور نشتر سے مقام زخم پر روغن کاربالک ایسڈ میں پارچہ تر کرکے رکھیں یا مرہم زنک جوت کا استعمال کریں تاکہ زخم مندمل ہو جائے اور زخم میں فی ہفتہ دو دفعہ سلائی داخل کرتے رہیں مرہم صابونی کی استعمال سے بھی مواد بخوبی خارج ہوا کرتا ہے **نسخہ** پاؤ بھر روغن کو بخوبی گرم کریں اور تیل کے جل جانے پر ۲ تولہ صابون کتلا کیا ہوا داخل کریں جب صابون جلکر تیل کے ہمرنگ ہو جائے تو آگ سے نیچے اتار کر سرد کریں اور بحفاظت تمام رکھ دیں اور حسب موقعہ استعمال میں لاویں **قسم دوم ورم مزمن** مدت دراز تک مرض کے قائم رہنے سے سرخی کم ہو جاتی ہے۔ لیکن آنسو کی غدود کے مقام پر ورم اور سختی زیادہ ہو جاتی ہے پلک ورغشائی ملتحمہ پر تہیج کی شکایت بھی پائی جاتی ہے کبھی ورم کی زیادتی سے مقلہ چشم بھی منغمز ہو جاتا ہے پلک اسفل پر پلک اعلیٰ کی گر جانے سے آنکھ کھل نہیں سکتی **علاج** محل ورم پر ٹنکچر آیوڈین لگاویں یا مرہم آیوڈائڈ آف پوٹاسیم

کی مالش کریں **نسخہ** ایوڈائڈ آف امونیا ۱ ڈرام چربی ۱ ۱/۲ ڈرام دونوں کو باہم ملا کر بحفاظت تمام رکھ دیں اور حسب موقعہ ورم پر لگاویں **دیگر شیاف محلل اورام** جسکے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** جدوار صندل سرخ کرپلہ خشک زیرہ سیاہ انگل ارمنی رسوت خستہ ابنہ مکو تخم خطمی بابونہ اکلیل الملک فوفل ہر ایک ۲ درم زرنباد زردچوب ہر ایک ۱ درم آرد عدس آرد جو ہر ایک ۳ درم سبکو باریک کرکے شیرہ برگ سبز مکو میں کھرل کریں اور بوقت ضرورت سرکہ میں گہسکر مقام ورم پر طلا کریں فائدہ میں سریع الاثر ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایاں ہو تو مجاری الدموع کو کھولکر سلائی داخل کرتے رہیں تاکہ نالی کشادہ ہو جائے اور یہ مرکب پچکاری کے طور پر استعمال کریں **نسخہ** ایک اونس پانی میں ایک گرین زنک کلورائڈ حل کر کے استعمال کریں اور یہ مرکب تیار کر کے مریض کو پلاویں چند ایام کے استعمال سے مواد موجودہ تحلیل ہو جاتی ہیں **نسخہ** ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ۸ گرین بائی کاربونٹ آف پوٹاس ۲۰ گرین خیساندہ کلمبا ۸ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دیں -

فصل دوم عظم غدود دمعیہ (ہیپر ٹرافی لکریمل گلینڈ) آنسو

کی غدودیں مقدار میں خود بخود بڑہ جاتی ہیں بغیر اسکے کہ ان میں ورم یا درد ہو اور یہ مرض نادر الوقوع ہے اور اصل سبب بہی نامعلوم ہے **علامات** غدود مذکور کے مقام میں قدرے نمو اور مقدار میں زیادتی پائی جاتی ہے اور چنداں صلابت پائی نہیں جاتی **علاج** امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکہیں بعد ازاں ورم مزمن کے موافق تدارک کریں جو آنسو کی غدود و ورم مزمن میں لکہا گیا ہے اور سرپ ایوڈائڈ آف ایرن کا پلانا اور ٹنکچر آیوڈین کا طلا کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے خصوصاً اس مرض میں زیادہ تر مفید ہے اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو تو رفع بدصورتی کے لیئے پلک میں شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں -

فصل سوم سیلان دموع (ایپی فورا) ایپی فورا بمعنے

آنکہہ کا تر رہنا اور ۔ آموق اکبر سے پانی کا سیلان ہوتا ہے اگرچہ رمد وغیرہ امراض چشم میں اذیت کے ہونیسے پانی جاری ہو جاتا ہے لیکن ان امراض میں ایپی فورا کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایپی فورا (سیلان دموع) اس حالت کو کہا جاتا ہے کہ جب اپنی طبعی مقدار میں آنسو پیدا ہوں

اور فساد رستہ کے سبب اپنی معمولی مجری مین جاری ہون اور آنکھون کے کونہ سے تقاطر کے طور پر
پرٹپک جائین اس حالت مین سیلان دمعہ اور بوالتین دونون پائی جاتی ہین کیونکہ تخفیف سے سبب
مین بوالتین ہوتا ہے جس سے آنکھ اکثر خشک رہتی ہے اور قوی سبب مین سیلان دمع پیدا ہوجاتا ہے
نیز اس مین آنکھ ہمیشہ مرطوب پرآب پائی جاتی ہے سیلان دموع اور بوالتین دونون بذات خود مرض
نہین ہین بلکہ اکثر امراض چشم اور بعض امراض الانف کی علامت ہین **اسباب** کبھی مجاری کی
ضعف سے آنسو پیدا ہوجاتے ہین اور یہ حالت کبھی بچپن مین کبھی بڑھاپے مین پائی جاتی ہے ضعف
کی حالت مین پلک اور آنکھ کی غشائی بلغمیہ مین سفیدی وغیرہ آثار قلت الدم کے نمودار ہوجاتے ہین
کبھی موق اکبر کے ثقبہ مین انقلاب کا ہونا موجب مرض ہے جیسا کہ انقلاب الاجفان مین بیان کیا
گیا ہے اور یہ انقلاب داخل و خارج کا یکسان ہے ہر ایک صورت مین مجری طبعی کو آنسو کا داخل ہونا
محال ہوجاتا ہے اور نہ اپنی خریطہ مین جاسکتی ہین بلکہ آنکھ سے ہی خارج ہوجایا کرتی ہین کبھی جل جانے
کے بعد یا چیچک وغیرہ نکلنے کے بعد آنسو کے مجاری مسدود یا تنگ ہوجاتے ہین تو سبب ضعیفہ
کی صورت مین مجاری ضیق ہوجاتے ہین اور انسداد نہین ہوتا اور سبب قوی مین مجاری بالکل
مسدود ہوجاتے ہین کبھی انسداد خلقی ہوتا ہے کبھی وسط مجری مین شعر منقلب وغیرہ کسی غیر طبعی
جسم کے داخل ہوجانے سے انسداد ہوجاتا ہے کبھی گردہ اور مثانہ کی طرح مجاری مین سنگریزہ پیدا
ہوجاتا ہے کبھی آنسو کے خریطہ اور آنسو کی مجری مین ورم وغیرہ کسی قسم کے فساد سے انسداد
یا تنگی پیدا ہوجاتی ہے کبھی بواسیر الانف کے دباؤ سے یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے کبھی موسم سرما
اور بلدان مرطوبہ مین سن رسیدہ اشخاص و بلغمی مزاج کے اصحاب مبتلائے مرض ہوا کرتے ہین
کمزوری اور آنکھون کی خراش سے بھی خشک زیری مزاج کے آدمی شاکی مرض کے ہوجاتے ہین عضلات
جفن یا ق کی تالاب اور گڑھے مین آنسو کا زیادہ اجتماع ہوجاتا ہے تو تقاطر کے طور پر آنکھون سے باہر
ہوتے ہین خصوصاً آنکھ سے زیادہ کام لینے یا آنکھ پر سردی کے زیادہ لگنے یا دھوان وغیرہ سے
اذیت سے آنسو زیادہ آیا کرتے ہین اگرچہ آنکھون سے کام کی کثرت مین آنسو کے زیادہ آنیکا اصل سبب ابھی
تک پایہ ثبوت کو نہین پہونچا مگر شاید یہ وجہ ہو کہ جب انسان کتاب کے مطالعہ یا کسی چیز کے دیکھنے مین مشغول
ہوتا ہے تو اس صورت مین پلک کو تحریک کم ہوتی ہے جس سے آنسو کی غدد مین پانی کا اجتماع زیادہ ہوجاتا ہے

اور آنکھہ کی حرکت بین موق اکبر کیطرف پانی کا سیلان دفعتہ ہوجاتاہی پس ضیق یا السند اد مجری کی باعث خارج کی طرف آنسو کا بہنا شروع ہوتا ہی نیز موسم سرما اور ہوائی باردہ مرطبہ مین یہ حالت زیادہ ہوجاتی ہی موسم گرما اور ہوای حارہ یابسہ اور باد سموم مین آنسو کم آیا کرتے ہین۔ آنسو کی کثرت مین بیاض سلاق اور انتشار اہداب ہوجاتاہے بینائی مین بہی فتور پیدا ہوجاتا ہے **علامات تشخیصہ** اگر مقابلے کیسی پردہ مین ورم یا سوزش کی شکایت نہ پائی جائے تو پلک کو اولٹ کر ملاحظہ کرین تاکہ رو ہون کی بیماری وغیرہ امراض کا اشتباہ رفع ہوجائے پس کیسی قسم کی خرابی کے نہ معلوم ہونے پر یقین ہوجاتاہی کہ آنسو کی نالیون یا تہیلی مین ضرور ہی رکاوٹ ہوگئی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکی دفعیہ مین کوشش کرین اور عرق پہٹکڑی مین دہنی ہوئی روئی بہگو کر بوقت خواب آنکھہ پر رکہین **دیگر مجرب** گرین شوگراف لڈ کو ایک اونس پانی مین حل کرکے صبح وشام چند قطرات آنکھہ مین ٹپکاوین **دیگر مجرب** جس سے سیلان دموع کو از بس فائدہ ہوتاہے **نسخہ** استخوان ہلیلہ کابلی سوختہ سنگ بصری ہر ایک ۳ درم نمک لاہوری مازو سرخ سیاہ ہر ایک ۱ درم سبکو باریک کرکے بذریعہ سلائی آنکھہ مین ڈالین۔ **دیگر مجربہ اخوی حکیم شیخ احمد خان صاحب** مرحوم مغفور جسکے مفید ہونیکا مولف بہی قائل ہی اور فوائد الامین اسرار تحفیہ مین ہے **نسخہ** سنگ بصری استخوان ہلیلہ کابلی سوختہ مغز تخم سرس مازو ہر ایک ملتولہ پہٹکڑی بریان سمندر جہاگ ہر ایک ۲ تولہ سبکو باریک کرکے صبح وشام سرمہ کی طور آنکھہ مین ڈالین **دیگر مجرب** مامیران چینی بسد توتیای کرمانی ہر ایک ۴ درم خرمہرہ زرد سوختہ صدف سوختہ پہٹکڑی بریان کف دریا ہر ایک ۳ درم سبکو باریک کرکے آب رسوت مین کہرل کرین بعد ازان شیاف تیار کرکے موقعہ ضرورت پر آب تر پہلہ مین گہسکر آنکھہ مین ڈالین فائدہ بسریع الاثر ہی اگر ضعف اور کمزوری کے سبب ہو تو فولاد۔ کونین اور روغن ماہی وغیرہ ادویہ مقویہ استعمال مین لاوین اور اسی قسم کی دوائین کرین جو غشائی بلغمیہ چشم اور پلک کو تقویت دین نائٹرسلور سلوشن قلیل الوزن یا سلفٹ آف زنک سلوشن یا سلفٹ آف کاپر سلوشن وغیرہ جو رمد مزمن کی ذیل مین تحریر کئے گئے استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** کف دریا کہتہ سفید پہٹکڑی بریان پوست ہلیلہ زرد رسوت افیون نیلا تہوتہہ سبکو مساوی الوزن لیکر رسوت کے پانی مین کہرل کرین اور حسب ضرورت شیاف تیار کرکے

بوقت ضرورت کہسکر آنکھہ مین ڈالین اِس سے رمد مزمن کو نیز فائدہ ہوتا ہے اگر آنسو کی مجری بین شعر منقلب یا کسی قسم کا سنگریزہ پیدا ہوجائے تو باریک موچنہ سے نکال دین غرض اصل مرض کے مطابق علاج کرین اگر آنسو کی ہتیلی کا دہانہ اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جائے یا تنگ ہوجائے تو شگاف دیکر اصلی حالت پر لاوین تاکہ آنسو کی ہتیلی سے مجری طبعی پر آنسو کا اجرا پایا جاے اور اِس عمل کو معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے اگر کسی تدبیر سے ناک کی طرف آنسو کا اجرا نہو سکے تو غدود مدمع کو نکال دین اور حسب قواعد جراحی زخم کا علاج کرین

فصل چہارم ورم ماق (انفلامیشن آف کیرنکولا لکریملس)

انفلامیشن آف دی کیرنکولا یعنے قطعہ لحم کو جاک لکریمل یعنے محل اجتماع الدموع ہے اِس سے مراد موق چشم کی ورم ہے جہان پانی کا اجتماع پایا جاتا ہے الغرض آنکھہ مین برادہ آہن یا لکڑی کا ریزہ یا شعر منقلب وغیرہ غیر جنس کے داخل ہونیسے خارش بکثرت ہوتی ہے اور خارش سے غیر جنس شئے زیادہ کہٹکتی ہے جسکی اذیت سے مقام موق پر ورم ہوجاتا ہے کبھی سردی کے لگنے سے ورم کی شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات لحم ماق کثیر المقدار اور زیادہ سرخ ہوجاتا ہے درد زیادہ ہوتا ہے خصوصاً آنکھہ کے بند کرنے کے وقت یا تحریک پلک کے موقعہ سر درد کی شکایت بکثرت ہوتی ہے اور پانی بکثرت جاری رہتا ہے چرک کی صورت پر ریم نکلتا ہے **انجام** اکثر خود بخود یا باقاعدہ علاج سے رفع ہوجاتا ہے یا مواد کے پیدا ہوجانیسے صورت دنبل کی ہوجاتی ہے جسسے درد سرخی اور ورم زیادہ ہوجاتا ہے ریم خارج ہونیکے بعد یہ عضو بھی ضائع ہوجاتا ہے یا ورم حار کے زائل ہوجانے سے غشائے ملتحمہ غلیظ ہوکر بد گوشت پیدا ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اُسکی دفعیہ مین کوشش کرین اگر غیر جنس کے داخل ہونے سے معلوم ہو تو اُسکو نکالدین گرم پانی سے آنکھہ کو دہوکر نائٹریٹ سلور سلوشن آنکھہ مین ڈالین اگر اِس تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو مقام ورم پر حسب مناسب چند جونکین لگاوین اگر اِس سے بھی آرام نہو ضربان اور درد کی زیادتی سے ریم کا پیدا ہونا معلوم ہو تو تخم کتان کی لوپری یا نان خمیر کو دودہ مین تیار کرکے لگاوین اور مواد پختہ ہوجانیکے بعد شگاف دیکر ریم کو نکال دین مزمن کی صورت مین گوشت کی زیادتی پر خالص کاسٹک نقرہ یا خالص نیلا تہوتہہ نہایت احتیاط سے لگاوین اگر اِس سے بھی گوشت زائد دور نہو تو مقراض سے کاٹ دین

فصل پنجم ورم خریطہ دموع (ڈاکری سسٹ

اٹلیس) ڈاکری بمعنے دموع اسسٹ بمعنے خریطہ اٹلیس بمعنے ورم یہ اب مختلف کوائف کی لحاظ سے
اسکو حاد اور مزمن دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول ورم حاد خریطہ**
دموع اکثر سردی کی سرائیت اور ضرب وغیرہ واقعہ ہونیسے اس قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہے زیادہ تر
گریہ زاری بھی موجب اس مرض کا ہی کبھی ظاہر مین کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر اکثر بوالبتین کے
بعد پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتدا مین پلک کے کنارہ پر موق اکبر کے نیچے ناک کے متصل درد پیدا
ہوتا ہے بعد ازان سوزش کے پیدا ہونے سے قدری سرخی پیدا ہوجاتی ہے پلک کی دونون کنارے
متورم ہوجاتے ہین کبھی دونون پلک کے زیادہ متہیج ہونیسے آنکھہ کہل نہین سکتی درد عظیم کی شدت موخر
راس تک معلوم ہوتی ہے جس سے مریض نہایت تکلیف اٹھاتا ہے اور پکار پکار کر کہتا ہے کہ میرا سر
پھٹا جاتا ہے اور درد کی برداشت کے نہ اٹھانیسے مریض مضطرب حال ہوا کرتا ہے چند گھنٹہ یا چند
روز کے بعد درد دفعتہً دور ہوجاتا ہے کیونکہ خریطہ کی موجودہ مواد کے دباؤ سے نیز خریطہ کے دباؤ
کی تمدد سے درد قائم رہتا ہے جب خریطہ سے ریم خارج ہوکر جلد پلک کے نیچے غشائی خانہ دار مین
آجاتی ہے تو خریطہ کے خالی پائے جانیسے درد فوراً زائل ہوجاتا ہے لیکن جلد پلک کے نیچے ریم کی ہونیگی
سے فوراً دنبل پیدا ہوجاتا ہے اور ابتدائی مرض مین علامات کا ظہور بعینہ رمد حاد کے موافق ہوتا ہے
لیکن دونون مین فارق مقام خاص کا درد ہے خصوصاً انگلی کے دباؤ سے درد زیادہ ہوتا ہے
نیز اس مرض مین مریض درد کی شدت سے زیادہ بیقرار اور مضطرب حال ہوجاتا ہے بخلاف رمد
حاد کہ اوسمین درد کی شکایت چندان نہین ہوا کرتی **انجام** کبھی خودبخود ورم کے پھٹ جانیسے
خروج مدہ کے بعد آرام ہوجاتا ہے کبھی زخم کی مزمن صورت مین ناسور ہوجاتا ہے جس سے ہمیشہ
ریم جاری رہتا ہے کبھی سیلان دموع کی شکایت پائی جاتی ہے **علاج** ابتدا مین کوکنار کے
جوشاندہ یا صرف آب گرم سے تکمید کرین اور مقام ورم پر چند جونکین لگاوین سلفٹ آف مگنیشیا
وغیرہ ادویہ مسہلہ نمکین سے معدہ اور امعا کو صاف کرین مواد کی اجتماع صورت مین آرد تخم
کتان وغیرہ محلل اورام ادویہ کی لوپری باندھین پختہ ہونیکے بعد باریک سر کی نشتر سے شگاف دیکر
مواد موجودہ کو خارج کرین اور زخم کے سوراخ مین کپڑے کا فتیلہ بنا کر رکھین بعد مین تخم کتان کی لوپری

باندھیں جب بے احتیاطی کی صورت میں ناسور پیدا ہوجائے تو دو تین دن کے بعد باریک مخصوص سلائی کو داخل
کرکے مجری کو برابر ناک تک صاف کردیا کریں اور جتنا کہ رسمی طور پر صحت یابی ہو اس عمل کو برابر کردیا
کریں اور شدت مرض کے زمانہ میں اور درد کی شدت میں مریض کو قدرے مارفیا یا افیون کھلاویں
تاکہ نیند کے آجانے سے اذیت کم معلوم ہو **قسم دوم ورم مزمن خریطہ دموع**
(میوکر سیل) آنسو کی خریطہ میں لزوجت دار رطوبت کا اجتماع رہتا ہے اور دبانے سے
باہر نکل آتا ہے اور قوام میں بلغم کی مشابہ ہوتا ہے اور خریطہ میں ورم کے پیدا ہوجانے سے ناک کی طرف کا رستہ
سیلان الدموع تنگ ہوجاتا ہے کہ جس سے ناک کی طرف آنسو کا سیلان کم یا بالکل بند ہوجاتا ہے اور خریطہ
میں ہمیشہ جمع رہنے سے غلیظ ہوجاتا ہے **اسباب** اکثر سرد ہوا کے لگنے کبھی رمد۔ جدری اور حصبہ
کے بعد کبھی زیادہ رونے سے ہوتا ہے زیادہ تر خنازیری مزاج کے آدمی مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ اس قسم کے
لوگ رمد اور غشائی بلغمیہ کی امراض میں زیادہ تر شاکی رہتے ہیں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ مبتلا
پائی جاتی ہیں کیونکہ یہ زیادہ رویا کرتی ہیں مستعد مرض کا آدمی جب بدن کی گرم حالت میں سرد
ہوا کھاتا ہے یا زیادہ روتا ہے یا سرنگون کرکے کام کرنا پڑتا ہے تو فوراً مرض کا ظہور ہوجاتا ہے
علامات ابتدا میں آنکھ سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور بتدریج بڑھتی جاتی ہیں
اور مدت دراز تک رہنے سے مریض کو معلوم نہیں ہوتا کہ مرض کب شروع ہوا تھا کتاب کے مطالعہ کرنے
یا کسی دوسرے کام میں آنکھ سے محنت لیتے وقت آنسو فوراً جاری ہوجاتے ہیں ہوائے بارده
رطبہ میں زیادہ اور ہوائے حارہ یابسہ میں کم ہوجاتے ہیں حالت مذکورہ کی مدت دراز تک قائم رہنے
سے مقام خریطہ میں درد ہونے لگتا ہے ورم کی صورت میں ناک کی طرف سے آنسو کا اجرا بند ہو
جاتا ہے دبانے سے صرف رطوبت سفید بلغم کی مانند خریطہ سے نکلکر آنکھ میں آجاتی ہے اور حالت مذکورہ
کے مدت دراز تک رہنے سے یکبارگی درد شدید سرخی و ورم پیدا ہوجاتا ہے ورم حاد کی علامات کے
شروع ہونے سے دمبل کی صورت نمایاں ہوجاتی ہے انفجار اور خروج ریم کے بعد ناسور ہوجاتا ہے اور
اس قسم کا ناسور بار بار بند ہوکر جاری ہوجاتا ہے انسداد مواد کی صورت میں بہت سے ناسور پیدا ہوجاتے ہیں
انجام نابالغ بچوں کا ناسور سن بلوغ کے بعد خود بخود زائل ہوجاتا ہے یکبارگی پیدا ہونیوالا ناسور علاج
سے کم اچھا ہوتا ہے دمبل کے بار بار پیدا ہونے سے ناک کی ہڈیاں مردار ہوجاتی ہیں **علاج** مرض کی ابتدا میں

ورم ہو در د کے مقام پر تکمید کریں جونکیں لگائیں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مواد کی پختگی میں شگاف دیکر زخم کھرنا آنسو کی مجری کو باریک نشتر سے شگاف دیں اور حصول صحت ہمیشہ دوسری تیسری اور مخصوص باریک سلائی سے آنسو کے منفذ کو برابر اندرون ہی تا صاف کر دیا کریں اور یہ آلہ نہایت باریک سلائی کے طور پر حرف میم خط تعلیق کی شکل میں ٹیڑھی کا ہوتا ہے بعض اوقات سلائی مذکور کو مدت دراز تک آنسو کی نالی میں رہنے دیتے ہیں چنانچہ تمام ورم رفع ہو جائے تاکہ آنسو کا برابر جاری رہنے سے دبیل کی صورت پیدا نہ ہو۔ اور سلائی نکالنے کے بعد زخم مندمل ہو جائے کبھی مدت العمر تک سلائی کو نکالا نہیں جاتا بس اس صورت میں قبیح المنظر کے دور کرنے پر سلائی کے سرے کو جلد کے ہمرنگ کیا جاتا ہے مرکبات فولاد۔ کونین روغن ماہی وغیرہ ادویہ مقویہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں غذا دودھ گوشت وغیرہ سریع الہضم جید الکیموس کہا نیکو دیں۔

فصل ششم غرب (فیسچولا لکریمل)

جب ناک بند ہونیکی صورت میں آنسو کے اندرونی نالی کے راہ آنسو کا اجرا کم ہوتا ہے تو مواد حادہ ردی الکیفیۃ کے اجتماع سے آنکھ کے اندرونی کونہ میں صورت دبیل کی ہو جاتی ہے اور پھوٹ جانیکے بعد آنسو کی تھیلی تک غیر مندمل ناسور بن جاتا ہے اور بعض شکل اچھا ہو جاتا ہے اور ہمیشہ خراب مواد کے رہنے سے قریب کی کریوں اور ہڈیوں کو بھی نقصان پہونچتا ہے جس میں سلائی کو داخل کرنے سے کرکراہٹ کی آواز مسموع ہوتی ہے ریم آمیز الائش کے ہمیشہ جاری رہنے سے قریب کی جلد موٹی اور آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں اندرونی کونہ پر سخت سوزش کے ہونیسے آنکھ سرخ اور متورم پائی جاتی ہیں پانی بکثرت جاری رہتا ہے پلکیں بھی متورم معلوم ہوتی ہیں **علاج** اگرچہ پوست ماقین کے پتلا ہونے اور آنکھ کی دوامی حرکت اور قوی لحس ہونیکے باعث علاج ذرہ مشکل ہوتا ہے مگر پھر بھی اس کے معالجہ میں حتی المقدور کوشش کریں شروع مرض میں رودادعات کی استعمال سے مرض کو روکیں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں جوش خون کی صورت میں جونکیں لگادیں ورم کی زیادتی میں محل ورم پر ادویہ محللہ کی استعمال سے تحلیل ورم کریں اگر آرام کے نہونے سے مواد پختہ ہو جاویں تو نشتر سے شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں اور حسب دستور ناسور کا علاج کریں دوسرے تیسرے روز سلائی داخل کرکے ناسور کی نالی کو کشادہ کریں مناسب ادویہ کی پچکاری کریں مرہم لگا مرہم غلہ فیون کا استعمال فتیلہ کے طور پر کریں اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو تو داغ دیں جس کا بیان معمولی احمدیہ میں کیا گیا ہے۔ —

باب دوم امراض الاذن ڈزیز آف دی ایر

جسم کے تمام قویٰ میں سے قوت سماعت ایک اعلیٰ درجہ کی قوت ہے جس کی ذریعہ سے انسان اشرف المخلوقات کا مستحق ٹھہرایا جاتا ہے اور قوت مذکورہ کا خاص آلہ دونوں کان ہیں پس کانوں کی حفاظت کرنی نہایت ضروری امر ہے تاکہ قوت سماعت میں کسی قسم کا فتور لاحق نہ ہو چونکہ تشخیص امراض اذن اور اسکی اصل ماہیت کا اور اک بسا اوقات تشریح پر موقوف ہے اسلئے امراض کے بیان سے پہلے مختصر تشریح کا بیان کرنا بہت ضروری ہے تاکہ امراض کے تغیرات کی حقیقت آسانی سے سمجھ میں آجائے اب بغرض تسہیل فہم امراض اذن کو ایک مقدمہ اور تین مقالوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ **مقدمہ تشریح الاذن وافعال آن** کان کے تین حصے بڑے ہیں۔ بیرونی۔ درمیانی۔ اور اندرونی کان کا جسقدر حصہ باہر سے نظر آتا ہے اسکو پنا کہا جاتا اور اسکی بناوٹ جلد غضروف سے ہوا کرتی ہے۔ غضروف حصہ کان کا جو باہر کی طرف سے صدف کی شکل پیدا دکھائی دیتا ہے اور عرض میں بقدر ۲ انگشت معلوم ہوتا ہے اور اس کے اوپر غشائی جلدیہ پایا جاتا ہے صماخ اذن انبوبہ کی مانند طویل اور مدور الشکل ہوتا ہے باہر سے ترچھی طور پر قدرے خمیدہ سامنے اور اندر کی طرف مائل ہو کر غشائی طبلی تک پہنچتا ہے صماخ کے اندر غشائی جلدی کا باریک استر ہوتا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے صنوبری شکل کے غدود ملتزنیہ پائے جاتے ہیں اور پسینہ کی گلٹیوں سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور ان سے غلیظ القوام زرد رنگ کی بدبودار ذائقہ میں تلخ رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے کان کا غشائی بلغمیہ ہمیشہ مرطوب نرم اور بہار تر رہتا ہے ۔ ۔ غشائی طبلی کی ہیئت و جوف مذکور کے عضلات بھی درست اور قائم رہتی ہیں انہیں عضلات کی فعل سے سوراخ بیضوی کی جھلی تیندہ اور مدور سوراخ کی جھلی ڈھیلی ہو جاتی ہے اگر کسی سبب سے رطوبت مذکورہ معدوم ہو جائے تو غشائی بلغمیہ مفروشہ کے خشک ہو جانے سے صورت استخالی پیدا ہو جاتی ہے اور آواز کی صوتی لہروں سے متحرک نہیں ہو سکتا اور نہ صماخ کے عظام ثلثہ میں تحریک ہوتی ہے جس سے قوت سماعت میں فتور پیدا ہو جاتا ہے پس اس قسم کی کیفیت دفعیہ کے چمڑے سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے کیونکہ چمڑہ کی سخت صورت میں آواز بخوبی نہیں نکل سکتی **نرمہ گوش** جلد اور چربی سے مرکب ہے اس میں حس بہت کم ہوتی ہے انسان کے کانوں میں نہایت کوچک اور ضعیف عضلات متحرک ہوتے ہیں اسپ وغیرہ حیوانات

ہین قوی اور دراز ہوتے ہین جس سے حیوان اپنی ارادہ کو موافق کانون کو حرکت دے سکتا ہے اور جس طرف چاہے موڑ لیتا ہے انسان مین اس قسم کی طاقت نہین ہے **جوف متوسط (ٹمپینم)** یہہ ایک چھوٹا سا جوف کنپٹی کے استخوان حجری کے حصہ مین واقع ہے اسکی بیرونی دیوار غشائی طبلی ہے اور اندرونی دیوار کان کے مستبطن حصہ سے بنتی ہے جوف مذکور کا استر لعابدار جھلی کا ہوتا ہے جس مین جگہ جگہ سپید ریشے بکثرت پائے جاتے ہین ازانجملہ بعض ریشے مدور ہوتے ہین اور بعض ریشے جھلی کے مرکز سے شروع ہوکر ہر سمت مین پھیل جاتے ہین اوپر اور سامنے کے حصہ مین پھیلنے والے ریشے باہر کیجانب جاکر قدرے مدور ہوجاتے ہین درمیانی اور اندرونی پرتون کے درمیان ایک چھوٹا سا استخوانی ابھار پایا جاتا ہے جو ہڈی کے دستہ سے تنا رہتا ہے جوف مذکور مین چھوٹی چھوٹی تین ہڈیان پائی جاتی ہین اور ہر ایک ہڈی کی صورت ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہے رباطات کے وسیلہ سے سب کی سب آپسمین ملی رہتی ہین دیکھو تصویر نمبر ۶

تصویر نمبر ۶

اول عظم مطرقی (مالیس) یہہ ہڈی ہتھوڑی کی شکل پر مدور الراس ضیق العنق عظم سندانی کے ساتھ اتصال رکھتی ہے اور دستہ مطرقی کا کنارہ غشائی طبلیہ سے ملا رہتا ہے **دویم عظم سندانی (انکس)** یہہ ہڈی کا مربع مستطیل الشکل ایک جانب سے دوسری طرف کو چپٹی ہوئی ایرن کی صورت پر ہوتی ہے جسپر لوہار لوہا کوٹتے ہین اسکی بالائی چوٹی پر ایک نشیب ہوتا ہے جسمین عظم مطرقی کا جوڑ ملتا ہے اور زیرین سرا فیتی ہوتا ہے **سویم عظم رکابی (اسٹیپس)** یہہ ہڈی بعینہ رکاب کی شکل ہوتی ہے جسپر پاؤن رکھکر گھوڑی پر سوار ہونا پڑتا ہے اور ایک نشیب کے ذریعہ عظم سندانی سے ملتی ہے غرض یہ تینون ہڈیان باریک عضلاتی ریشون کے ذریعہ متحرک ہوا کرتی ہین اور یوسٹیکین نلی کے ذریعہ حنجرہ کیساتھ تعلق پایا جاتا ہے نیز مجری کے راہ سے اسکی لعابدار جھلی کی خارجی رطوبت حلق مین جاتی ہے اور جوف مذکور ہوا سے بھرا رہتا ہے نیز جوف کے اندرونی دیوار مین دو سوراخ ہوتے ہین اول بیضوی سوراخ جو دہلیز مین کھلتا ہے اکثر اوپر کیطرف ہین عظم رکابی کے پاؤن کے پاس غشا سے بند رہتا ہے دویم گول سوراخ جو گھونگیا مین کھلتا ہے جوف کے نیچے پیچھے کیطرف

واقع ہے اور بر باطنی بنا وٹ سے بند رہتا ہے یوسٹیکین مجری کا سوراخ قریباً ۲ انچ طویل پیچھے سامنے اور اندر کیجانب مائل ہوتا ہے استخوان و غضروف سے بنتا ہے استخوانی حصہ قریباً نصف انچ طویل مقدم دیوار کے زیرین حصہ سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف بیضوی کشادہ سوراخ میں ختم ہوتا ہے غضروفی حصہ قریباً ایک انچ طویل حلق میں تُرہی کے سوراخ کی مانند نظر آتا ہے۔ زیادہ تر فائدہ اسکا یہ ہے کہ ہوا کے دباؤ سے غشا طبلی کے دونوں جانبی کنارے برابر رہا کرتے ہیں جس سے آواز کی لہریں بآسانی پہونچ سکتی ہیں جب کام وغیرہ بعض صورتوں میں یوسٹیکین مجری کی لعاب دار جہلی متورم ہونیکے باعث بند ہو جاتی ہے تو جوف المتوسط کی ہوا کے منخارج ہونے سے کانوں میں بوجھ اور بہرا پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور کھانا کہاتے وقت بلع کی صورت میں مجری مذکور کے کہل جانے سے صعود ہوا کے سبب کانوں میں جھن جھناہٹ کی آواز مسموع ہوتی ہے **جوف متبطن (لیبرنتھ)** یہ ایک استخوانی اور غشائی مجاری کا پیچیدہ مجمع ہے اسکے دو حصے ہیں **اول** حصہ غشائی جو بیضوی اور مدور سوراخوں کے ذریعہ جوف متوسط سے شمولیت رکھتا ہے مجمع مذکور میں پیچھے کی جانب سے عصب سماعی داخل ہوتا ہے دوم حصہ استخوانی جس میں دہلیز (وسٹی بیول) نیم مدور مجری (سیمی سرکیولر کنال) اور گھونگیا (کاکلیا) پائے جاتے ہیں۔ استخوانی دہلیز (وسٹی بیول) ایک قسم کی بیقاعدہ مجری ہے جس کا قطر ½ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے اور اپنی بیرونی دیوار کے قریب بیضاوی سوراخ کے ذریعہ جوف متوسط سے شامل ہوتا ہے اسکی موخر دیوار میں پانچ سوراخ پائے جاتے ہیں جو نیم مدور مجاری میں کہلتے ہیں اور اسکے سامنے کا بڑا سوراخ گھونگیا میں داخل ہوتا ہے اسکے درونی دیوار کے پستی میں عصب سماعی کا سوراخ واقعہ ہے۔ استخوانی نیم مدور مجاری شمار میں تین ہیں ایک بالائی دوسرا افقی تیسرا موخری نیز ان مجاری میں پانچ سوراخ پائے جاتے ہیں جو دہلیز میں کہلتے ہیں ہر ایک استخوانی مجری کا قطر ½ حصہ انچ کا ہوتا ہے اور مجری کے اصل میں پہولا ہوا کونہ موٹا سا ہوتا ہے جسکو انگریزی زبان میں امپیولا کہتے ہیں غشائی نیم مدور مجاری کی شکل بعینہ استخوانی نیم مدور مجاری کی مانند ہوا کرتی ہے مگر ان کی گولائی استخوانی نیم مدور مجاری کی نسبت صرف ½ حصہ ہوتی ہے انکے سامنے کا پرت استخوانی نیم مدور مجاری کی طرف غشائی العظم کیساتھ شامل ہوتا ہے اور دیگر

اطراف سے آزاد پایا جاتا ہے اور امپیولا کے قریب مجاری کی غشا میں ایک پھیلی ہوئی وسعت پائی جاتی ہے جس مین ایک ابھار بھی نمودار ہوتا ہے۔ استخوانی گھونگیا ایک قسم کی دوہری بلدار مجاری ہوتے ہین جو استخوانی دہلیز کے پہلے واقع ہین اور انکے مرکز پر ایک گاؤدم استخوانی ابھار پایا جاتا ہے اس کے گرد غشاء العظم کے دہنے حصہ سے ایک بلدار استخوانی ابھار ہوتا ہے جس سے گھونگیا کے مجری دو غیر مکمل مجاری مین منقسم ہوجاتے ہین اِن کا بالائی حصہ ایک غار مرداطور ابھار کی ہم شکل ہوتا ہے بحالت زندگی گھونگیا کی مجاری غشا سے بند رہتی ہین جس سے ایک تیسری درمیانی مجری بن جاتی ہے۔ استخوانی گھونگیا کا استر غشاء العظم سے ہوا کرتا ہے جس مین ایک قسم کی شفاف رطوبت بھری رہتی ہے غشائی مذکورہ کا دہلیزی حصہ دو چھوٹے چھوٹے کیسو نمین منقسم ہوجاتا ہے اور اس کا چھوٹا کیسہ گھونگیا کے قریب اور بڑا کیسہ نیم مدور مجری کے قریب واقع ہے دونون کیسون کی جہلی تین پرت سے بنتی ہے بیرونی پرت ڈھیلا خانہ دار درمیانی پرت ریشہ دار ہوتا ہے اور اس مین عصبی ریشے بکثرت پائے جاتے ہین اندرونی پرت غشائی قشری سے بنتا ہے اور اس مین بال کی مانند باریک لیفی ریشے زیادہ ہوتے ہین آخر کار عصبی ریشون مین شامل ہوجاتے ہین استخوانی گھونگیا کا غشا شکل مین مثلث مجری کے طور پر ہوتا ہے اور اسمین شفاف رطوبت بھری رہتی ہے نیز رطوبت مین ایک قسم کے گول کیسے (سیلز) پائے جاتے ہین اور سیلز مذکورہ بیقاعدہ ڈنڈیون کے سلسلہ سے بنتی ہین اور ہر ایک سلسلہ ایک دوسرے کے برابر تین چار قطارون مین مرتب ہوتا ہے درونی ڈنڈیان قد سے عظم الساعد کی ہمشکل ہوتی ہین جنکی بالائی حصہ پر ایک بڑی مجوف سطح ہوتی ہے اور بیرونی ڈنڈیون مین ایک محدب سطح پائی جاتی ہے جو درونی ڈنڈیون کی مجوف سطح سے ملکر بیٹھ جاتی ہے اور اِن دونون سلسلون کی ترچھی طور پر واقع ہونے سے ایک مثلث وسعت پائی جاتی ہے اور یہ ڈنڈیان بیچ مین تنگ اور جڑ کے قریب کشادہ ہوتی ہین اوپر کیجانب سے چلد ار جھلی اور دوسری جانب سے غشاء العظم کیساتھ پوشیدہ رہتی ہین اور اس جھلی مین بہت سے سوراخ پائے جاتے ہین جن کی راہ سے شفاف رطوبت گذرتی ہے علاوہ ازین شفاف رطوبت مین بہت سے گول کیسے دانون کی شکل مین پائے جاتے ہین غرض استخوانی گھونگیا کے مجاری اور وسعتین مثل پر آب حوض کی مختلف صورت مین ہوا کرتی ہین ایک ان مین سے بڑا حوض ہوتا ہے جس کی شکل ناسپاتی کے قریب قریب ہوتی ہے نیز عظم الرکابی کے متصل پایا جاتا ہے اور یہ ہڈی حوض کے مونہہ پر مثل سرپوش کی ہوتی ہے تاکہ شفاف رطوبت

سیال ان سے محفوظ رہے سرپوش کی عدم موجودگی مین تمام رطوبت لوسشکلین مجری سے خارج ہو جاتی ہے اور ان مجری جوف کے ارد گرد مختلف شکل کے اور کئی حوض پائے جاتے ہین بعض قریب بعض بعید ہوتے ہین اور کل تمام شفاف رطوبت سے بھرے رہتے ہین اور جملہ حوضون کی رطوبت مین عصب سماعی کی شاخین تیرتی رہتی ہین —

عصب سماعت (آڈی ٹوری نرو)

عصب مذکور دماغی اعصاب کے ساتوین زوج سے نکل کر کان کے اندرونی سوراخ کی راہ کان مین داخل ہوتا ہے بعد ازان اس کی ایک شاخ استخوانی دہلیز اور دوسری شاخ استخوانی گھونگیا مین جاتی ہے — دہلیز کے عصب کی پانچ شاخین ہو جاتی ہین جس کی ایک شاخ خاص دہلیز کے چھوٹے کیسہ اور دوسری بڑے کیسہ مین اور باقی تین شاخین نیم مدور مجاری کے ہر سہ پھیلاؤ مین داخل ہوتی ہین بعد ازان یہ جملہ شاخین شفاف رطوبت سے گذر کر جوف اندرونی کے غشا مین پہونچتی ہین اور شاخ در شاخ ہو کر باریک ریشون مین آخر ہو جاتی ہین اور کچھ شاخین باریک کیسون مین شامل ہو جاتی ہین گھونگیا کے عصب کی شاخ گاؤدم استخوانی او پہونچتی ہے چند شاخون مین منقسم ہو جاتی ہے اور مختلف مقامات مین جال کی صورت ہو جاتی ہین جن بعد جال سے باریک باریک ریشے نکل کر آلہ سماعت مین شامل ہو جاتے ہین

فعل قوت سماعت

حس سامعہ کا مخصوص آلہ دونون کان ہین جسمین آواز کی لہرون سے تحریک اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ اس طریق پر ہے کہ جب آواز کی لہرین ہوا کی ذریعہ سے کان تک پہونچتی ہین تو اُن لہرون کو کان کا پتا جمع کر کے صماخ اذن مین داخل کرتا ہے بعد ازان صماخ اپنی خمیدہ مجری کی راہ آواز کی لہرون کو متواتر پیچھے سے دباتا ہوا غشائی طبلی تک پہنچاتا ہے جس سے غشائی مذکور فوراً متاثر ہو جاتا ہے اسی اثنا مین عضلات استخوان مطرقی کی تحریک سے غشائی طبلی قدرے کھنچتا ہے اور زیادہ بلند آواز سے عضلات کی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے غشائی طبلی زیادہ تن جاتا ہے اور آہستہ آواز سے عضلات مین حرکت کم پیدا ہوتی ہے جس سے غشا مذکور ڈھیلا رہتا ہے اور آواز بمشکل مسموع ہوتی ہے اگر کان مین نالی رکھکر آواز کی لہرین پہونچائی جاوین تو آواز زیادہ تیز سنائی دیتی ہے پس اس صورت مین آواز کی لہرون کا خاص اثر کان کے اندرونی جوف کے حوضون پر منتہی ہوتا ہے جس سے حوضون کی شفاف رطوبت مین تحرک اور تموج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور رطوبت کی موجودہ سیل بھی حرکت مین آتی ہین آخر کار عصب کے باریک باریک ریشون کو متاثر ہونے سے صورت ادراک کی مدرک ہوتی ہے اور اس قسم کا اثر ہوا سیال اور سخت اجسام وغیرہ لچکدار شئے کی حرکت سے ہوا کرتا ہے۔ ہوا مین آواز

کی رفتار فی سکنڈ ۱۰۵۰ فیٹ سیال اجسام میں چہار چند اور سخت اجسام میں ۸ سے ۱۸ مرتبہ تک زیادہ تیز ہوتی ہے
ایک سخت جسم سے دوسرے سخت جسم میں نہایت آسانی سے منتقل ہو جاتی ہے مگر سخت جسم سے سیال میں کم اور
ہوا میں نہایت ہی کم آسانی سے منتقل ہوتی ہے البتہ درمیان میں کسی پردہ کو حائل ہونے سے سخت اجسام کی آواز
ہوا کے اجسام میں زیادہ تر آسانی سے منتقل ہو جاتی ہے اور سطح عالم میں ہوا کی موجودگی سے آواز کی لہریں ہر سمت
میں پھیل کر پہونچتی ہیں اور جس قدر آواز چلتی جاتی ہے اُسی قدر آواز کی تیزی کم ہوتی جاتی ہے اگر ہوا کی
سخت جسم میں منتقل ہونیکے وقت آواز رک جاتی ہے البتہ درمیان میں کسی لچکدار شئے کو حائل ہونے سے
آواز منتقل ہو جاتی ہے - آواز کا مستقیم طور پر یا قدرے منحرف ہو کر پہونچنا ٹھیک اصول روشنی کے
مطابق ہے مختلف آواز کی سمت کا دریافت کرنا دونوں کانوں کی تحریکی اثر کے دباؤ کا باعث ہے نیز آواز
کی سمت سر کے پھیرنے اور کان کو لگانے سے صاف معلوم ہوتی ہے مگر سمت آواز معلوم کرنے میں نیم مدور مجاری
زیادہ تر کارآمد ہوتے ہیں کیونکہ نیم مدور مجاری کی وضع قیام ایسی موقعہ سے ہے کہ جس کسی سمت کی آواز معلوم
ہوتی ہے اور یہ مجاری شمار میں تین ہیں اور ہر ایک کا محور طول عرض اور عمق ایک ہی مرکز میں شامل ہوتا ہے
اور مجاری مذکورہ کے ذریعہ سے وہ آواز بھی معلوم ہوتی ہے جو صماخ کی بند حالت میں سر کی ہڈیوں کی راہ سے داخل
ہوتی ہے بشرطیکہ آواز زیادہ تر تیز ہو - سُر کی آواز گھونگیا میں داخل ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے مختلف آوازوں کے
نغمے مسموع ہوتے ہیں کیسوں کی ڈنڈیاں جو قد و قامت میں مختلف ہوا کرتی ہیں متحرک کانٹوں کی مانند باجہ
کی مختلف آوازوں کی لہر کو پیدا کرتی ہیں جنکی ہر ایک کا نغمہ جداگانہ ہوتا ہے اور مختلف نغموں کی آوازیں
پہچانی جاتی ہیں جب متواتر او بے قاعدہ فاصلہ سے بہت سی تحریکی اثر کانوں میں داخل ہوتا ہے تو صرف
شور و غل کی آواز معلوم ہوتی ہے البتہ برابر فاصلہ سے اثر کے متواتر داخل ہونے پر نغمہ کی آواز مسموع
ہوتی ہے اگر برابر فاصلہ سے ایک سکنڈ میں سماعی اثر ۱۸ مرتبہ داخل ہو تو نغمہ کی آواز نہایت مدھم پیدا ہوتی ہے
مگر زیادہ سے زیادہ بلند نغمہ کی آواز جس کا مسموع ہونا ممکن ہے ایک سکنڈ میں ۴۰۰۰۰ مرتبہ تحریکی
اثر کے داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہے اگر دونوں حدود کے مابین اوتنی ہی عرصہ میں جیسے شمار کا اثر کان میں داخل
ہو تو مختلف سُروں کی نغمی پیدا ہوتے ہیں اگر مختلف سُروں کی آوازیں پے درپے آویں تو اُن سے خوشگوار
یا ناگوار اثر مسموع ہوتے ہیں اور یہ شمار تحریکی اثر کے موافق جو آواز پیدا ہونیکی واسطے ایک دوسرے کے بعد
فرداً فرداً پڑتے ہیں نمایاں ہوتا ہے اگر ان تحریکی اثر کے شمار کا اندازہ سادہ ہو یعنے ایک نغمہ بہ نسبت

دوسرے کی دوہرا تحریکی اثر رکھتا ہو تو کان مین خوشگوار آواز پڑتی ہے اور اِس دوہری تحریکی اثر کے اندازہ
کو آہستہ آوازون کا فاصلہ مقرر کرتے ہین اسی طرح سادہ شمار یعنے تین چار کی بعد ایک ایک اور دو دو کی بعد
تین دوہری تحریکی اثر رکھتے ہون توان سب سے خوشگوار نغمے پیدا ہوتے ہین اگر یہ شمار زیادہ پیچیدہ ہون
یعنے تین کے بعد پانچ یا چار کے بعد سات تو اس سے ناگوار آواز پیدا ہوتی ہین - ڈاکٹر کارٹای صاحب کا
ہر ایک سیل غالباً اِس قابل ہے کہ علیحدہ علیحدہ قسم کی سُر کا اثر حاصل کرے اور یہ سیل شمار مین ۳۰۰۰ ہین
اگر سوال کیا جائے کہ دونون کانون مین ایک ہی وقت مین اکہری آواز کیون پیدا ہوتی ہے تو جواب
مین یہ کہا جاتا ہے کہ غالباً یہ امر دونون کانون کو متفق فعل سے حاصل ہوتا ہے مگر جس کان کی طرف سے آواز کی
لہرین داخل ہوتی ہین اوسمین زیادہ صاف مسموع ہوتی ہے بعض اوقات ایک ہی اثر سے دوہری
آواز مسموع ہوتی ہے مثلاً جب پانی کے اندر گھنٹہ بجا کر اوسکے قریب پانی مین ایک کان لگایا جائے تو دو
آوازین مسموع ہوتی ہین ایک سیدہی پانی سے گزر کر باہر آتی ہے اور دوسری ہوا کے ساتھ پانی سے گزر کر کان
مین داخل ہوجاتی ہے مگر یہ آواز آہستہ مسموع ہوتی ہے آواز کے فاصلہ کا دریافت ہونا اُسکی تیزی اور سر
دہیمی ہونے پر موقوف ہے مگر آواز کی تیزی معمولی تیزی سے زائد ہو ورنہ فاصلہ کا اندازہ کرنا غیر
ممکن ہوجاتا ہے مثلاً گرج کی آواز باوجود فاصلہ بعید کے قریب معلوم ہوتی ہے اگر مختلف تیز آواز کو
مختلف مسافت کیساتھ مقابلہ کرنے کی مشق کیجاوے تو اکثر فاصلہ کے اندازہ کرنے کی مہارت
پیدا ہوجاتی ہے بعض نقال اِس قسم کی آواز نکالتے ہین کہ جس سے سامعہ کو دور کی آواز معلوم
ہوتی ہے اگر آواز کی طرف غور و توجہ کی جاوے تو نہایت خفیف آواز کا فرق بہی بخوبی پہچانا جاتا ہے
جیسا کہ ایک باجہ کی آواز کو بہت سے باجون مین سے اہل باجہ علیحدہ بتلا سکتا ہے - عدم توجہ کی صورت مین آواز
مسموع نہین ہوتی مثلاً گاڑی کے چلنے سے آواز مسموع ہوتی ہے اگر اُسکے بار بار چلتے وقت غور
و توجہ نکیجاوے تو اُسکی آواز سُنائی نہین دیتی - مختلف اشخاص کی قوت سماع مختلف ہوتی ہے
بعض بلند آواز کو بعض خفیف آواز کو زیادہ صاف سُن سکتے ہین بعض اشخاص باجہ کی آواز کو بہت کم
پہچان سکتے ہین اور اُن مین فرق بہی بدقت بتلا سکتے ہین البتہ سیکہنے اور مشق کرنے سے یہ دقت
رفع ہوجاتی ہے حِس سامع آواز اور حنجرہ کی عضلاتی فعل کو بخوبی مدد دے سکتی ہے - بہرے پن کی صورت
قوت سامعہ کی عدم رہنمائی سے اکثر بلند آواز اور کریہ الصوت پیدا ہوتی ہے بعض اوقات دوران خون

مین تغیرات کے واقع ہونے سے مختلف قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین جیسا کہ کونین کی زیادہ استعمال کیجاتی ہے گانے یا خفیف شور وغل کی آواز معلوم ہوتی ہے نیز دماغ مین خون کا اجتماع ہوجانے سے آواز زیادہ نقاہت سے اور یوسٹیکین مجری کی رکاوٹ سے اس قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین۔

مقالہ اول امراض بناگوش

جس کو مختلف کوائف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیاجاتا ہے

مقدمہ

ملاحظہ گوش - اگر کان کی ساخت یا اسکے فعل مین کسی قسم کا فتور پیدا ہوجائے تو کیفیت دریافت کرنے کی غرض سے پہلے آب صابون کی پچکاری کرین تاکہ میل والائش سے کان صاف ہوجائے بعد ازان مریض کو روشنی کے سامنے کھڑا کیاجاوے اور گوش ماؤف کے مقابل عامل بھی کھڑا ہوکر بناگوش کے غضروف کو اوپر اور پیچھے کی طرف کھینچکر صماخ کے سوراخ کو سیدھا کرے اس سے غشائے طبلی کی کل کیفیت معلوم ہوجاتی ہے اگر اس ترکیب سے اصل مطلب برآمد نہو تو آلہ گوش بین (فنل سپیڈ اسکیولم) یا ایئر اسکوپ باریک سرے کو کان کے سوراخ مین داخل کرکے دوسرے سرے سے غیر معمولی کوائف کو معلوم کرین مگر اثنائے استعمال کے وقت آفتاب کی شعاع یا چراغ کی روشنی کا ہونا ضروری ہے پس اس صورت مین اگر غشائے طبلی کی رنگت مین تبدیلی پائی جائے تو کان کے درمیانی حصہ پر رسولی یا دمبل کی موجودگی ثابت ہوتی ہے کیونکہ غشائے مذکور کی اصل رنگت سفید خاکی مائل شکل مین محدب ہوتی ہے۔ استاکیوس مجری کی مسدود حالت مین غشائے طبلی صحت کی نسبت زیادہ محدب یا مقعر معلوم ہوتا ہے اگر اس موقعہ پر مُنہ ناک بند کرکے زور سے ہوا کو خارج کیاجائے تو غشائے مذکور مین کسی قسم کا تغیر اور تبدل واقعہ نہین ہوتا۔ قثاطیر کے داخل کرنے سے مجری مذکور کی بندش بخوبی معلوم ہوسکتی ہے مگر قثاطیر کے استعمال کیلئے زیادہ تر مشق درکار ہے ورنہ غلطی کے واقعہ ہونے سے چند قباحتین ظہور مین آتی ہین پس اس صورت مین مخصوص پچکاری کو عمل مین لانا عامل مریض دونوں کیلئے سہل تر ہے دیکھو تصویر نمبر

پچکاری
ربڑ کی نلی

طریق عمل مریض کو کرسی پر بٹھلا کر ہدایت کریں کہ منہ کو پانی سے پُر کرے بعد ازاں ٹرکی دونوں نالیوں کو مریض کی ناک میں داخل کرکے نتھنیں کو پکڑیں اور دائیں ہاتھ سے پچکاری کو دباویں اور پچکاری کے دباتے وقت مریض کو پانی نگلنے کی ہدایت کریں کیونکہ پانی کے نگلنے سے حلق کی سوراخ بند ہو جاتی ہیں اور پچکاری کی ہوا اوستاکیوس مجری کے ذریعہ کان کے درمیانی حصہ میں داخل ہو جاتی ہے جس سے مختلف قسم کی آوازیں مسموع ہوتی ہیں غشائی طبلی کی پھٹی ہوئی حالت میں ہوا کا تھا کا سماخ کی راہ سے باہر نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے فتور سماعت کی تفتیش اسطرح بھی ہو سکتی ہے کہ مریض کی پیشانی یا صدغین پر گھڑی لگاویں اگر گھڑی کی آواز مریض سُن سکتا ہے تو اسکو صحیح و سالم سمجھا جائے اگر آلہ کے استعمال سے آواز بھاری معلوم ہو یا خود مریض اپنی آواز کو بھاری خیال کرے تو اس سے فتور سماعت معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم کریں کہ مریض کسقدر فاصلہ سے آواز سن سکتا ہے۔

فصل اول چنبل گوش (اگزیما آفدی ایر)

امراض گوش کی حاد و مزمن صورت میں مواد ردیہ کے زیادہ خارج ہونیسے کان کے پیچھے اور غضروف پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بکثرت نکل آتی ہیں جن سے شفاف رقیق چپکدار رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہے اگر یہ رطوبت کسی دوسرے مقام پر لگ جائے تو وہاں بھی پھنسیاں نکل آتی ہیں مرض کی مزمن حالت میں رطوبت کے نہ خارج ہونے سے جلد پر زردی مائل دنبیرا و رخشک کھرنڈ جم جاتا ہے اور کھرنڈ کے نیچے مائیت خون یا پیپ کے جمع ہونے سے سوزش اور کھجلی بشدت ہوتی ہے جس سے مریض بے آرام اور بے چین رہتا ہے کھجلی کی زیادتی سے رات کو وقت نیند مطلقاً نہیں آتی اور پیپ کے نکلنے سے کھاؤ پڑ جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ کھرنڈ بنجاتا ہے اور صماخ میں پھنسیوں کے نکل آنے سے سوراخ گوش تنگ ہو جاتا ہے سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے اور صحت کاملہ کے بعد مقام ماؤف سیاہی مائل ہو جاتا ہے **علاج** حاد حالت میں مگنیشیا سلفاس یا پاپوبل کے استعمال سے معدہ امعا کو صاف کریں **ذیل سفوف مسہل** آرد تربد ۹ ماشہ حب النیل ۶ ماشہ نمک لاہوری ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے روغن بادام سے چرب کریں اور مریض کو کھلائیں اس سے بہت کھل کر دست آتنے ہیں تکمید کریں چند جونکیں لگاویں مختلف مزاج کی موافق خارجی علاج مختلف ادویہ سے کریں ویسلین مسکہ بالائی روغن زرد۔ روغن بادام روغن زیتون روغن کتان گل روغن گلیسرین روغن ناریل زنک آئنٹمنٹ۔ بورک

انٹمنٹ وغیرہ مسکن دافع خراش دوائین لگاوین بورک سلوشن یا لیڈ سلوشن مین کپڑی کا پارچہ بھگو کر مقام
ماؤف پر رکھین اور پارچہ کو برابر تر رکھنا چاہیئے ملا بارو لٹ - بسمتہ کاربوناس سفوف سہاگہ زنک
اوکسائیڈ - مگنیشیا کاربوناس - چاک - آرد - بیج وغیرہ اس قسم کی ادویہ کا سفوف فرداً فرداً یا تین
چار کو ملا کر استعمال کر سکتے ہین خراش کی زیادتی مین اگرین کافور کوفی انوس کے حساب سے ملا کر استعمال
کرین اور یہ مرکب بھی فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** ویسلین ۲ انوس نشاستہ ایک انوس زنک
اوکسائیڈ ایک انوس سلی سلاک ایسڈ ۳۰ گرین سبکو ملا کر مقام ماؤف پر لگاوین - **دیگر مجرب**
زنک آئنٹمنٹ ایک انوس مین سلی سلاک ایسڈ حسب ضرورت ملا کر استعمال کرین اگر اس سے صورت آرام کی
نمایان ہو تو چند روز کے بعد لوشن کے استعمال سے کھنڈ کو اتار دین بعد ازان نیم کا پانی یا کاربالک سلوشن
سے الائش موجودہ کو صاف کرین اور یہ مرکب تیار کر کے لگاوین **نسخہ** گندھک چہاچھہ ایک تولہ سہاگہ
۶ ماشہ کافور نیلا تھوتھہ کتھہ سفید کمیلا ہر ایک ۳ ماشہ سبکو باریک کر کے بقدر ۲ ماشہ ۲ تولہ مسکہ مین ملا کر لگاوین
اور بوقت خواب ۱۰ گرین اوکسائیڈ آف زنک کو ایک انوس ویسلین مین شامل کر کے لگاوین تا کہ کپڑی نہ چپکے
روغن ناریل کا استعمال بھی فائدہ مین سریع الاثر ہے **ترکیب** پوست کھوپہ ناریل بقدر ایک سیر کو
نیم کوفتہ کرین اور پاؤ سیر گندم بھی شامل کر کے ایک کورہ گلی گلھت مین داخل کرین جس کے نیچے تین چار
سوراخ کئے ہون بعد ازان منہ بند کر کے بطور جنتر روغن کشید کرین جیسا کہ قرابادین احمدیہ کے
حصہ اول مین دوا سازی کے باب مین ضبط ہے دودہ چاول بیضہ نیم برشت وغیرہ زود ہضم غذا کہانی
کو دین - گوشت مچھلی - شراب - چٹنی اچار اور تیز گرم مصالح سے پرہیز کرین خون کی قلت اور رقت
مین پل فیری کا استعمال فائدہ مین سریع الاثر ہے کلورائیڈ آف پوٹاسیم - تارمین سرپ فیری لوڈائیڈ
روغن ماہی وغیرہ [illegible] خون کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین اور مزمن
درجہ مین کھنڈ دانہ کے پہلے [illegible] مرکبات [illegible] وغیرہ بیخراش اور مسکن ادویہ کا
استعمال کرین بعد مین محرک دوائین لگاوین اور ایک انوس پانی مین ۱۰ گرین کاربونٹ
آف سوڈا حل کر کے دھوئین یا نیم کے پانی مین قدرے سجی ملا کر صاف کرین بعد ازان
ہائیڈرارج امونیاٹ آئنٹمنٹ - ڈائیکیلون پلاسٹر وغیرہ لگاوین اور یہ مرکب بھی فائدہ مین سریع الاثر
ہے **نسخہ** لائکور کاربونس ڈٹرجنس ایک ڈرام ہائیڈرارج امونیاٹا ۱۰ گرین

لیتوپین ایک تولس سب کو ملاکر مقام ماؤف پر لگادین رطوبت کے زیادہ خارج ہونے مین
ایک فی صد ام الانگوار یلمبای جی شامل کر سکتے ہیں کاٹک سے داغ دینا بھی فایدہ مند ہے
اور دریں مرض مین مرکبات سنکھیا کا استعمال کرنا فایدہ مین بمنزلہ اکسیر ہے —
نسخہ سنکھیا سفید ایک تولہ کو ایک ہزار لیمو کی رس مین چند روز تک کھرل کرین
بعد ازان حبوب بقدر برنج تیار کرکے غذا کے بعد صبح وشام ایک ایک حب کھانیکو دین
غذا خوب روغن کھلاوین —

فصل دوم سوزش جلد بیتا جب بعض کمزور اور خنازیری مزاج ہوتا ہے
تو حیچک حسبرہ آتشک وغیرہ بثورات کے بعد سوزش کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے
کان کے حصہ لینے ضربہ صدمہ ناگہانی کے واقع ہونے زیادہ سردی گرمی کے لگنے سے
بھی ہوجاتی ہے کبھی غشائے خانہ داربین دمبل کے پیدا ہونے طبیعت کی خرابی اور باشرا
کی سمیت کے سرایت کرجانے سے سوزش کا ظہور ہوجاتا ہے **علاج** ابتدا صورت مین
مسہل دین قبض کا خیال رکھین مقام سوزش پر کوکنار اور برگ بکوکی تکمید کریں —
دیگر تکمید جس سے مواد موجب کنا دفوراً تحلیل ہوجاتے ہین **نسخہ** پوست کوکنار
برگ حنظل تخم شبت - بابونہ اکلیل الملک گل خیرو عنب الثعلب ہر ایک تولہ برگ نیم ۴ تولہ
برگ بنگ برگ سنبھالو ہر ایک ۲ تولہ سب کو ملاکر ۱ سیر پانی مین جوش دین
اور سعود بخار کے شروع مین گرما گرم بہانے دین - تاکہ مواد موجودہ تحلیل ہوجائے
دمبل کی صورت مین چند جونکین لگادین سنکھیر آلو ڈین یا مرہم داخلیون لگادین
اگر اس صورت آرام کی نظر نہ آوی تو تخم کتان کی لوپری دیمین تین دفعہ گرما گرم باندھین
اور مواد کی پختہ صورت مین شگاف دیکر مواد کو خارج کرین بعدازان مرہم صابون کا پھاہا
لگادین اور نیم کے پانی یا کاربالک سلوشن سے زخم کو صبح وشام دھویا کرین سرخ باد
کی صورت مین مقام ماؤف کو روئی سے ڈھانک رکھین تاکہ سردی سے محفوظ رہے نائیٹریٹ
اف سلور سلوشن لگادین وغیرہ علاج حسب مناسب موقع عمل مین لاوین —

فصل سوم دمبل گوش جب پیدایش کے واسطے کمزور خنازیری مزاج کی

عورتین زیورات پہننے کی غرض پر بینا کی غضروف چھید واتی ہین یا کان کو پکڑ کر زور سے کھینچا جاتا ہے یا ادسپر طمانچہ مارا جاتا ہے تو کان کے باہر غضروف پر صورت دنبل کی نمایان ہوجاتی ہے درد کی شدت سے بخار بھی ہوجاتا ہے بعض اوقات التہاب العظم مین کیفیت مردار ہونے کی ہوجاتی ہے جس سے دماغ کے اندر ورم کے سرایت کر جانے کا احتمال زیادہ پایا جاتا ہے اس صورت مین اکثر انجام خراب ظہور مین آتا ہے اگر مریض اچھا بھی ہوجائے تو بدصورتی تادم زیست باقی رہتی ہے کبھی بیرونی اور درمیانی حصہ گوش کی ذہن امراض مین کان کی پشت پر دنبل پیدا ہوجاتا ہے درد کی شدت سے بخار ہوجاتا ہے نیند کے نہ آنے سے درد سر بے چینی بکمال پائی جاتی ہے مقام ماؤف تنا ہوا چمکدار معلوم ہوتا ہے مواد کے گہرا ہونے سے پیپ کی حرکت چندان معلوم نہین ہوتی اگر پختہ ہونے مواد کے بعد کان مین پیپ پھٹ جائے تو کان سے بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے بعض اوقات دماغ کے اغشیہ مین سوزش کی سرایت کر جانے سے علامات ردیہ نمایان ہوتی ہین اور باہر کیطرف دنبل کے پھٹ جانے سے صورت ناسور کی ہوجاتی ہے قوت سماعت مین فتور کے پیدا ہونے سے کان مین مختلف قسم کی آوازین پیدا ہوتی ہین - **علاج**

اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین مقام ماؤف پر تحمید کرین بہانپ دین تخم کتان کی لوپری باندھین مواد کی موجودگی مین شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین اگر پیپ کے گہرا ہونے کے سبب مواد کی پختگی مین اشتباہ پڑجائے تو سلائی کو داخل کر کے پیپ کی موجودگی معلوم کرین اور شگاف دین اگر مواد کے پورے طور پر نہ خارج ہونے سے علامات حادہ مین تخفیف کی صورت پیدا نہو تو مقام ماؤف پر نہایت ہوشیاری سے برما کرین مردار کی صورت مین نائٹریٹ اف مرکیوری سے داغ دین کاربالک سلوشن یا نیم کے پانی وغیرہ دافع عفونت عرقیات سے صفائی مقدم رکھین اور کان مین کاربالک آئل یا روغن رتن جوت ٹپکا دین بعض اشخاص مین کمزوری کی باعث مرض کا بار بار دورہ ہوا کرتا ہے پس اس صورت مرکبات فولاد - کوئین روغن ماہی وغیرہ مقویات کی استعمال سے مریض کی طاقت

اور عام صحت کو بحال رکھین نقاہت بدن اور کمزوری جسم کیلئے بیدمر کیف فلیڈ یا بیرین یا پیریم مفید الاثر
ہے **نسخہ** لائیکوار آرسنی کیلس ایک ڈرام ٹنکچر فیری میلیٹا گلیسرین ہر ایک چھ ڈرام سب کو
ملاکر بقدر ۵ بوند صبح و شام غذا کے بعد دین - گندک یا کیلسیم سلفائیڈ - آیوڈائیڈ آف
آیرن پیانہ تھوم وغیرہ ادویات کے کہلانے سے پیپ کی پیدائش کو روکین -

فصل چہارم رسولی اذن اکثر بچون مین گوشمالی طمانچہ لینے اور صدمات
مین کان کے چھیدنے سے پیدا ہوجاتی ہے کبھی مادرزاد بھی ہوتی ہے کبھی ضربہ صدمہ
کے بعد عروقی رسولی ہوجاتی ہے دبانے سے حجم اور تڑپ مین کمی واقع ہوجاتی ہے -

علاج ابتدا مین ٹنکچر آیوڈین لگادین یا مرہم داخلیون کا استعمال کرین سیرپ آیوڈائیڈ آف
آیرن یا روغن ماہی کہلادین اگر اس سے فایدہ معلوم نہ ہو تو حسب دستور عمل جراحی رسولی کو قطع
کرکے نکال دین اگر صماخ مین رسولی پیدا ہوجاے تو اسکا نکالنا نہایت مشکل ہے پس اس صورت
مین مریض کو بیہوش کرکے صماخ کی سمت مین برما سے سوراخ کرین یا رسولی کی جڑ مین بالمقابل
دو سوئیان داخل کرکے کیمیائی بجلی گزارین دو تین ہفتہ مین جڑ کے سوختہ ہوجانے سے رسولی
خودبخود علیحدہ ہوجاتی ہے پس اس صورت مین زنبور سے پکڑ کر باہر نکالین جب ضربہ کی صورت
مین استخوان اور غشاء العظم کے درمیان خون کے خارج ہونے سے گول بیضوی شکل کی رسولی
پیدا ہوجائے تو اسمین شگاف دینا مناسب نہین ہے کیونکہ اس صورت مین اکثر پیپ پڑجانے
کا احتمال پایا جاتا ہے پس اس حالت مین صرف مانع عفونت عرقیات مین روئی بھگو کر کان
مین رکھین درد کی شدت مین سرد پانی کی گدی یا برف لگادین **دیگر مجرب**
جس سے مقام ماؤف نہایت سرد رہتا ہے **نسخہ** نوشادر ایک ڈرام کافور ۳۰ گرین اسپرٹ
ایک اونس سبکو ملاکر ادہار کے مقام پر بار بار لگا دین -

فصل پنجم ورم خلف الاذن پیروٹائی ٹس انگریزی مین ممپس
ہندی مین کن پیڑے عربی مین الورم التی تحدث فی اصل الاذن کہتے ہین یہ ایک قسم
کا متعدی وبائی ورم عموماً عہد طفلی مین ایک سے دوسرے نوخیز چہوٹے بچہ کی غدود لعابیہ
مین نرم گوشت کے مابین غضروف مثلث پر ہوجاتا ہے مدرسون کارخانون اور بورڈنگون

ہین لڑکے بکثرت مبتلای ورم ہوجاتے ہین خصوصًا پانچ سے سات سال کی عمر کے بچے زیادہ تر مبتلا
ہوجاتے ہین اور مردون کی نسبت عورتین زیادہ مریض ہوتی ہیں **ماہیت** جب غدود
مذکورہ کے مجری مین کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے تو اسمین خون کے زیادہ اجتماع سے
مجری مذکور زیادہ تر دستی اور پھول جاتی ہے اور انکے ریشون مین خون کی مائیت کے نفوذ کر جانے
سے باقی ماندہ خون کا ذخیرہ بنجاتا ہے **اسباب** ایک قسم کا متعدی عام زہر ہوتا ہے
مگر ابتک پایہ ثبوت کو نہین پہونچا کہ یہ زہر نباتی ہے یا حیوانی - یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سم کی طرح
یہ زہر بلیہ یا دہ قاتل نہین ہوا کرتا بلکہ متاخرین حکمای انگلستان کی اصطلاح مین زہر اوس شی کو کہا
جاتا ہے کہ جس سے کسی قسم کا مرض جسم میں پیدا ہوجائے سردی کی لگنے اور ہوائی مرطوب خصوصًا
موسم برشگال مین ورم کا ظہور زیادہ ہوجاتا ہے کیونکہ ہوائی نمناک سے جلد بدن کے مسامات بند
ہوجاتے ہین جس سے بخارات جسمیہ اور پسینہ بدنیہ کم خارج ہوتا ہے پس اسصورت مین مخصوصہ
فعل جلد کے معطل ہوجانیسے حموضات وغیرہ فضلات دمویہ کا اخراج گردہ کے ذریعہ زیادہ ہوتا ہے
آخر معمولہ عادت کی برخلاف زیادہ کام کرنے کے باعث گردی بھی اپنے فعل سے قاصر ہوجاتے ہین
جس سے پیشاب مین سرخی زیادہ ہوجاتی ہے اس موقع پر جلد اور گردی دونون اعضا کے فضلات
ردیہ خون میں ملے جلے رہتے ہیں اور خون کی خراب حالت مین ہوائی مرطوب کی مخالف تاثیر جسم
پر جلد سرائیت کرجاتی ہے چونکہ اعضا کی طول وعرض جہات مین عروق پھیلے ہوئے ہوتے ہین
اور سرد ہوا کے لگنے سے عروق مذکورہ سکڑکر دوری ہیت حاصل کرلیتے ہیں اسلئے ہیت مذکور کے عروق
میں برونی خون کا دخول ہرگز نہین ہوسکتا جب دخول دم کی صورت مین برونی عروق کے اندر خون
کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے تو ہیت دوریہ کی منقبضہ عروق مین خون بزور داخل ہوجاتا ہے
جب عروق دوریہ مین خون کی مقدار زیادہ داخل ہوجاتی ہے تو وہی پھولکر زیادہ وسیع وعظیم
ہوجاتی ہین اخر جرم عروق مذکورہ کے کمزور اور رقیق الجرم اور تنگ ہونیکے باعث بعض
عروق پھٹ جاتے ہیں جنکا مخرجہ خون عضلات مین جمع ہوجاتا ہی بعض عروق خون کی بوجھ
کی عدم برداشت سے عضلات کیطرف مایل ہوجاتے ہین جس سے ورم کا ظہور ہوجاتا ہے سیماب
کی کثرت استعمال نیز مختلف قسم کے حمیات مین بھی ورم کی شکایت پائی جاتی ہے وجع مفاصل

کے مواد کی کمیت سے زیادہ ہوتا ہے جسمیں مواد کم پیدا ہوتے ہیں **علامات** زمانہ ابتدا میں آٹھ یوم سے تین ہفتہ تک معاد مخصوصہ کی شکایت چنداں معلوم نہیں ہوتی البتہ اس اثنا میں مختلف طور پر خفیف علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں چنانچہ عام ضعف۔ تکان۔ بیخوابی۔ بدہضمی نفخ اور غثیان وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں آخر کار بخار لرزہ کے ساتھہ ہو جاتا ہے ایک کبھی دونوں کان کے پیچھے دفعتًا دردناک ورم پیدا ہو جاتا ہے اور بخار کا دورہ اخیر مرض تک برابر رہتا ہے اور نرم ورم سنجا کے پائے جانے سے بیمار چنداں نڈھال معلوم نہیں ہوتا ہے رفتہ رفتہ چہرہ اور گردن کے نیچے تک ورم پھیل جاتا ہے نیز نوتین پھول جاتی ہیں جس سے بیمار کی شکل بدل جاتی ہے دبانے سے ورم لچکدار معلوم ہوتا ہے مگر عین وسط میں بہ نسبت گردنواح کی سختی زیادہ پائی جاتی ہے ورم کا مقام نہایت سرخ ہو جاتا ہے تحریک تکلین اور حرکت مفصل فک اعلی سے اذیت زیادہ ہوتی ہے خصوصًا چبانے لگنے اور جمائی لینے سے تناؤ کے باعث درد زیادہ اور بے چینی کمال پائی جاتی ہے نیز دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے منہ سے رال بکثرت بہتی ہیں کبھی رال کے بند ہو جانے سے منہ خشک ہو جاتا ہے قوت سماعت میں بھی فرق پڑ جاتا ہے درد کی زیادتی سے نیند نہیں آتی اکثر اوقات محلل ورام ادویہ کے استعمال سے چوتھے روز تمام علامات میں تخفیف ہونے لگتی ہے البتہ کچھ عرصہ تک سختی برابر پائی جاتی ہے اور ورم کے رفع ہو جانے پر غدد اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے کبھی اس اثنا میں دوسری طرف کا غدد متورم ہو کر مثل پہلے کی اپنا دورہ کرتا ہے کبھی بے احتیاطی کی صورت میں ورم کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے بعد ازاں باہر کیطرف یا کان کے اندر پھوٹ جاتا ہے اور کان سے پیپ جاری ہو جاتی ہے اکثر خاصہ اس ورم کا یہ ہے کہ انحطاط کے وقت مواد کا انتقال دوسری جگہ پر ہو جاتا ہے چنانچہ عورتوں کے پستان اندام نہانی خصیۃ الرحم اور مردوں کے خصیے اور فوطے سوج جاتے ہیں آخر ورم کے رفع ہو جانے سے خصیہ چھوٹا ہو جاتا ہے نیز ہاضمہ کی لعابدار جھلی اور دماغ کے غشیہ میں ورم سرایت کر جاتا ہے اور اسکی ورم کے رفع ہو چکنے کے بعد غدد مذکور دوبارہ متورم ہو جاتا ہے اور کئی دفعہ عود کرتا ہے بعض دفعہ غدد مذکور اور خصیے وغیرہ اعضا ایک ہی دفعہ مبتلائے مرض ہو جاتی ہیں وجع مفاصل اور فساد خون کی شراکت سے درد زیادہ ہوتا ہے دبانے سے کمال تکلیف ہوتی ہے باوجودیکہ

ورم کم ہوتا ہے مگر درد کی شدت سے بے چینی زیادہ ہوتی ہے بخار خفیف پایا جاتا ہے رات کو نیند کے نہ آنے سے بیمار نہایت مضطرب حال ہوتا ہے سرد ہوا کی سرائت سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے کیونکہ سردی سے عضو ماؤف میں انقباض اور کثافت کے سبب تنہ ہوجاتا ہے جس سے درد زیادہ ہوتا ہے **انجام** دو حالت میں سے ایک حالت ضرور ہی ہوا کرتی ہے **اول** قوی تنومند اشخاص میں جب عضلات میں خون کا اجتماع ہوجاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اوپر ایک قسم کا غشا پیدا ہوجاتا ہے اور غشائے مذکور کے گرد از سر نو عروق پیدا ہوجاتے ہیں جو تکمید وغیرہ باقاعدہ علاج سے ان عروق خون موجودہ کو بتدریج جذب کرلیتے ہیں اور جوں جوں خون جذب ہوتا جاتا ہے ورم میں تخفیف پائی جاتی ہے چنانکہ تمام خون کے جذب ہوجانے سے ورم کی شکایت بالکل مفقود ہوجاتی ہے اور مقام ماؤف اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے **دوم** بے احتیاطی کی صورت میں پیپ کے پڑجانے سے گوشت عروق وغیرہ اجزا فاسد اور خراب ہوجاتے ہیں آخر دنبل کے پھٹ جانے سے مواد موجودہ نکل جاتا ہے اور یہ حالت اکثر زیادہ تر ضعیف القوی کمزور آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ غرض اس مرض کا انجام اکثر نیک ہوا کرتا ہے خوف ہلاکت نہیں ہے **علاج** خفیف صورت میں مریض کو سرد ہوا سے محفوظ رکھیں عناب لاہتی منڈی بوٹی رسم بھکہ سپستان رشاہترہ ہلیلہ گل نیلوفر وغیرہ مصفے خون ادویہ کو پانی میں بھگو کر مریض کو پلادیں بعد ازاں مگنیشیا سلفاس۔ یا سوڈا سلفاس یا سٹڈلیٹر پوڈر وغیرہ کہار مسہلہ ادویہ کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کریں اگر دوائی مسہلہ کے ہمراہ کوئی معرق دوا شامل کر کے استعمال کیا جاوے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے مگر چونکہ مسہل کے ساتھ دوائی معرق کا فعل ضعیف ہوجاتا ہے اسلئے مسہل کے بعد معرق ادویہ کا استعمال کرنا نہایت موزون ہے پس لائیکوار ایمونیا اسٹیاس بقدر ۲ ڈرام دن میں چار دفعہ دیں تاکہ پسینہ کے آنے سے بخار ٹوٹ جائے ورنہ فیور پوڈر یا فیور مکسچر یا سلائن مکسچر کا استعمال کریں **دیگر مجرب** اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک گرین کمیالوبل ۸ گرین دونوں کو ملا کر چار پوڑیہ بنا دیں اور دن میں ۴ دفعہ دیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** ایوڈین ۵ گرین ایوڈایڈ آف پوٹاسیم ۲۰ گرین پانی ایک اونس

سبکو ملا کر بقدر ۱ بوند صبح وشام پلا دین تحلیل اورام کیلئے زیادہ تر مفید ہے روغن ماہی فیزی الوڈ ایڈ
کیا لسیم ہائپو فاسفاس - سیرپ آیوڈائیڈ آف آئرن وغیرہ دوای مقویہ کی استعمال سے عام صحت
کو قایم رکہیں لطیف مقوی اور سریع الہضم غذا کہانے کو دین اگر تجشل و رماس سے درد زیادہ
پایا جائے اور غلبہ خون کی علامات بہی نمایان ہون تو غضروف مثلث کے مقابل یا نرمہ گوش
کے نیچے چند جونکین لگا دین اور کان مین ٹنکچر اوپیم یا افیون محلول آب مین روئی بہگو کر کان
مین رکہین نیز نیم گرم پانی یا روغن گنجد مین قدرے افیون حل کر کے نیم گرم کرین اور کان
مین ٹپکا دین محلل و مسترخیہ اورام اور مسکن درد ادویہ کا ضماد فایدہ مین سریع الاثر ہے
عنب الثعلب سبز کو بخوبی کوٹ کر موٹے کپڑے کی تہ پر بچہا دین اور محل ورم پر رکہکر پٹی سے
باندہین عنب الثعلب سبز کے نہ دستیاب ہونے پر بلاڈونا کو سادہ پانی مین حل کر کے مقام
ورم پر طلا کرین اگر یہ بہی موجود نہو تو فلالین کا ٹکڑا گرم آب حوشاندہ کوکنار مین بہگو کر
نچوڑین اور محل ورم پر رکہہ کر پٹی سے باندہین یا خشک فلالین کے ٹکڑے پر پرانے روئی کی گدی
کو گرم کر کے باندہین **دیگر مجرب** بہمنت - بابونہ - صبر - تخم کتان - اکلیل الملک - کنوچہ
حلبہ - عنب الثعلب ہر ایک ۳ ماشہ کوکنار ۲ عدد تخم بنگ ۶ ماشہ موم سفید ۹ ماشہ روغن بید انجیر
۲ تولہ سب کو ملا کر حسب دستور ضماد تیار کرین اور مقام ورم پر لگا دین **دیگر مجرب**
آیوڈین ۲ ڈرام کینڈ پاسیم ۲ درام کلوڈیم سوا پاؤ سب کو ملا کر مقام ورم پر لگا دین فایدہ
مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** بلو آئنٹمنٹ ایک اونس گلیسرین ایک اونس آیوڈین
۲ ڈرام روغن زیتون ۲ اونس سب کو ملا کر دن مین ۳ دفعہ لگا دین **دیگر مجرب**
جسکے استعمال سے اورام مین تحلیل اور درد مین تسکین ہوتی ہے **نسخہ** اسپغول
کوکنار گل خطمی عنب الثعلب تخم کتان ہر ایک یکتولہ افیون ۶ ماشہ مرزنجوش ۳ ماشہ موم
زرد ۳ تولہ روغن زرد ۲ تولہ زردی بیضہ مرغ ۱ عدد حسب دستور تیار کر کے مقام ورم پر لگا دین
اگر ورم دور ہو جانے کے بعد محل ورم پر صلابت باقی رہجائے تو اوسکے ازالہ کے واسطے
ایمونیا میوریاس یا کالسیم میوریاس پیوا پلا دین اور ٹنکچر الوڈین یا مرہم داخلیون
کے استعمال سے مقام ماؤف کو اصلی حالت پر لا دین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت

آرام کی معلوم ہو اور ورم ترقی پکڑ جاتے تو برابر چند ایام تک ۔ تخم کتان کی پلٹس بھی
گھیکوار کی رس مین تیار کرکے مقام ورم پر باندھین اور پختہ مواد کی صورت مین شگاف یا
دیگر مواد موجودہ کو خارج کرین اور زخم کا علاج حسب قواعد ذیل عمل مین لاوین اور زخم کو
جوشاندہ نیم یا کاربالک سلوشن سے روزانہ دو دو دفعہ دہویا کرین اور انتقال مواد کی صورت
مین پستان خصیہ غیرہ اعضائے متورمہ پر ریجنٹ کرین یا انکا علاج غدود پر رائی کا پلستر لگا دین یا
یا آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کرین تاکہ نئی سوزش کے پیدا ہونیسے سوزش اصلی رفع ہو جاتی ہے
اس ورم کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسکو لاطینی زبان مین ہمٹو باکٹ اور انگریزی زبان مین
پرائی ٹڈ بیو کہتے ہیں اکثر بخار محرقہ وغیرہ امراض شدیدہ کے بعد ہوا کرتا ہے اور عوارضات
مین نہایت سخت ہوتا ہے بعض اوقات چیچک خسرہ یا ذات الریہ کی ردی حالت
مین ظاہر ہوتا ہے ابتدا مین علامات کے ظاہر ہونے سے پیشتر پوشیدہ طور پر سوزش ترقی کرجاتا ہے
اور خون کی انتجاع حالت مین غدود کے پھول جانے سے صورت ذیل کی ہو جاتی ہے پیپ
پڑ جاتی ہے جسکی موجودگی دبانے سے معلوم ہوتی ہے درمیان مین سے گلا کے نگلتے وقت ذیل
زیادہ بڑھ جاتا ہے غدود کے گرد نواح مین بھی سوزش سرایت کر جاتی ہے اجتماع اوقات غشیہ
دماغ یا خود جوہر دماغ اور کان مین سوزش کی سرایت کر جانے سے علامات ردیہ نمایان ہوتی ہین
اگر باہر کی طرف سے شگاف دیکر مواد کو خارج نہ کیا جاتا تو کان یا منہ کے اندر دنبل کے پھوٹ جانے
سے تا دم زیست ناسور کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی گردن کے نیچے چھاتی پر پھوٹ جاتا ہے
اور عام طور پر علامات ردیہ نمایان ہوتی ہین **علاج** کرکنار اور عنب الثعلب کے جوشاندہ کی
تکمید کرین تخم کنوچہ ۔ تخم کتان ۔ عنب الثعلب وغیرہ محلل اورام ادویہ کی لوپری گرما گرم
بار بار باندہین ریم کی موجودگی مین شگاف دیکر مواد کو خارج کرین مقویات اور مفرحات
کے استعمال سے مریض کی صحت کو قایم رکہین قبض کی صورت مین ملینات کا استعمال کرین
مصفی خون دوا پلاوین غذا لطیف سریع الہضم کہانیکو دین ۔

فصل ششم ناسور غدود ملکفیہ (پیروٹڈ گلانڈ فیچولا) جب خسرہ چیچک
بخار محرقہ وغیرہ شدید امراض کی ردی حالت مین مریض کمزور اور ضعیف الجسم ہو جاتا ہے

کھانے پینے مین نہایت دقت ہوتی ہے لعاب فی ہن بکثرت خارج ہوتا ہی بدہضمی کی شکایت پائی جاتی ہے پختہ ہونے کی صورت مین اگر باہر کیطرف شگاف نہ دیا جائے تو حلق اور کان مین دنبل کے پھٹ جانے سی ہمیشہ کیلئے ناسور باقی رہجاتا ہے اور بحالت مزمن بصد مشکل اچھا ہوتا ہے **علاج** ابتدا مین مقوی اور مفرح دوائین دین حید الکیموس سریع الہضم غذا کھلا دین مواد کے پختہ ہونے پر فوراً باہر کیطرف سی دنبل کو شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین زخم کا علاج حسب دستور عمل مین لاوین اگر بے احتیاطی کی وجہ سی صورت ناسور کی ہو جائے تو اسکا علاج موافق قواعد ناسور عمل مین لاوین جیسا کہ معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل ہفتم رض الاذن (فریکچر افدی ایر)

بعض اوقات ضربہ اور صدمہ ناگہانی کے باعث کان کی عظم التجری ٹوٹ جاتی ہے کبھی اسکی کھوپری کے تہ کی ہڈی بھی شکستہ ہوجاتی ہے اور اس نازک حالت مین گون کے پھٹ جانے سی کان کے راہ خون بکثرت خارج ہوتا ہے بیہوشی کے طاری ہونے سے جسم سرد ہو جاتا ہے تنفس خراٹہ سے لیا جاتا ہی نبض نہایت کمزور آہستہ آہستہ چلتی ہے آنکھہ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہین **علاج** مریض کی سر کو تکیہ کے سہارے اونچا رکھین اور برف سے سر کو سرد کرین بیہوشی کی حالت مین حقنہ کرین ہوش کے آنے پر مسہل دین قبض کی شکایت کو رفع کرین بول کی بندش مین پیشاب کو خارج کرین دماغ کی سوزش مین صدغین پر چند جونکین اور گدی پر آبلہ انگیز پلستر لگا دین بغرض آمالہ پنڈلیون پر رائی کی پٹی لگا دین دودہ چاول یخنی گوشت ماء اللحم مقوی سریع الہضم حید الکیموس غذا کھانے کو دین۔

فصل ہشتم انشقاق الاذن

نرمہ گوش کے پیچھے نرم اور سست جلد کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے انشقاق پیدا ہوجاتے ہین خصوصاً خورد سال بچے اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہین **علاج** نیم کے پانی یا کاربالک سلوشن سی دہو کر مقام ماؤف کو صاف ستھرا رکھین فیر کاربونیٹ آف پوٹاس کے پانی سی دہوئین بعد ازان اوکسائیڈ آف زنک آئنٹمنٹ لگا دین یا کاسٹک نقرہ بکرین کو ایک اونس

پانی مین حل کرکے استعمال کرین روغن کار کار بالک اسٹد ڈراشیلو مٹ کی مالش سے بھی فایدہ ہوتا ہے
اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** گندیک چھاچھیہ ۲ تولہ سیماب ۔ قبیلہ مرداسنگ ہر ایک
یکتولہ نیلا تھوتھہ ۳ ماشہ سبکو باریک کرکے سرمہ سا کرین بعدزان بقدر ۳ ماشہ کو ۲ تولہ مسکہ مین حل
کرکے لگاوین چند روز کے استعمال سے صورت فایدہ کی نمایان ہوتی ہے ۔ **دیگر** مغز کدو پوست
کدو مغز خیارین ہر ایک سوختہ دم الاخوین عنبداب ارزیز زنجبیل ۔ گلنار سوختہ ۔ توتیائی
کرمانی سوختہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شیر دختر مین کھرل کرکے مرہم کے طور تیار کرین
بعدزان مقام ماوٗف پر لگاوین نیز برگ اندرائن ایک تولہ کو ۵ تولہ پانی مین بخوبی گھوٹین
اور صاف کرکے شہد سے شیرین کرین اور چار سال کے بچہ کو پلاوین آب سوت کو پلانا نیز مفید ہے
اگر بروز دندان کی وقت بچہ کے کان پر شقاق ہوجاوین تو فقط گرم جوشاندہ نیم یا گرم پانی
سے صاف رکھین دوسری کسی تدبیر کی چندان ضرورت نہین ہی

مقالہ دویم امراض صماخ (ڈزیز اف دی اڈیٹر کنال)

مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے ۔

فصل اول حکۃ الاذن

اکثر یہ مرض چرک گوش کی خشک ہوجانے سے عارض ہوجاتا ہے
جسکا بیان پورے طور پر معمول احمدیہ مین کیا گیا ہے یہ عارضہ ہر ایک عمر مین وسن کی مختلف مقدار
اور جداگانہ ہیئت پر ہوا کرتا ہے سن طفولیت مین سیال بدبودار رطوبت برابر جاری بہی ہے
عدم صفائی اور خارش کی زیادتی سے احتمال سوزش کا ہوسکتا ہے اور جوانی مین اس مرض کی شکایت
بہت کم ہوتی ہے ۔ بعض اشخاص مین چرک کی پیدایش بکثرت ہوتی ہی جو ہر ایک ہفتہ
مین نکلوانی پڑتی ہے اور ضعیفی مین خشک پپڑی دار ہوتی ہے اور جسقدر عمر بڑہتی جاتی ہی
اسیقدر کم ہوجاتی ہے اصل سبب اسکا یہ ہی کہ جب صماخ کی غدود مین سوزش اور خراش
ہوتی ہی تو خون کی آمد و رفت کے بکثرت ہونے سے خون کی مائیت زیادہ مترشح ہوتی ہے ہر ہفتہ
مین میل نکلوانے کی عادت مین کان مین میل زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر عادت کے موجب نکلوائی
نہ جاوے تو کھجلی زیادہ اور سنسناہٹ کی شکایت پائی جاتی ہے قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے
کبھی میل گوش کی خراش سے کان مین زخم بہی ہوجاتا ہے اور غشای طبلی کے چہد جانے سے درد

شدت سے ہوتی ہے سیلان صماخ ابتدا میں سہل دینے قبض کا خیال رہیں اگر خون کی زیادتی پائی جائے تو کان کے پیچھے چند جونکیں لگا دیں بعد ازاں نیم گرم فینٹیل اور صابون کے جوشاندہ کی پچکاری سے کان کو صاف کریں بعد ازاں ایک روغن فینٹین کو روغن خستہ زرد آلو۔۔۔
روغن بادام تلخ کے ہمراہ کان میں ڈالیں اگر فینٹین کو سرکہ انگوری میں جوش دیں اور مطبوخ سرکہ میں روغن بادام تلخ شامل کرکے کان میں ٹپکایا جائے تو ازبس فائدہ ہوتا ہے
اس سے کان کا میل پھول جاتا ہے اور سلائی کے ذریعہ آسانی سے باہر نکل آتا ہے یا ایک ماشہ سہاگہ کو ۲ تولہ پانی میں حل کریں اور نیم گرم کرکے پچکاری کریں اس سے کان کا میل باآسانی باہر نکل آتا ہے اگر میل نکل جانے کے بعد گلیسرین اور ٹنکچر افیم ملا کر کان میں ٹپکایا جائے
بعد میں روئی سے کان کو بند کر دیا جائے تو حس سماعت کے قائم رکھنے میں سریع الاثر ہے
دیگر مجرب جس سے کان کی خارش کو ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** ایک ماشہ سہاگہ کو تھوڑے سے پانی میں حل کریں اور نیم گرم کرکے کان میں ٹپکا دیں بعد ازاں سہاگہ کو پانی میں حل کرکے ڈالیں چند دن کے استعمال سے فائدہ کمال ہوتا ہے۔ اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایاں نہ ہو تو کھینچنے سے میل کو نکلوائیں جس کا طریق عمل معمول احمدیہ میں
بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوئم ورم صماخ (انفلامیشن آف دی اڈیٹری کنال)

جب جسمانی کمزوری کی باعث صماخ کے خانہ داخلی میں سوزش کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو اس صورت میں کان کے اندر درد شدت سے ہوتا ہے کبھی میل نکلوا لینے عرقیات قابضہ کی پچکاری کرلینے نیز کھجلانے سے سوزش ہو جاتی ہے اگرچہ ظاہر میں ورم کا ظہور بالکل نہیں ہوتا مگر پھر بھی بیرونی ورم کی نسبتاً اندرونی ورم میں پھٹنے چھننے اور ٹیس مارنے کی مانند درد ہوتا ہے لقمہ چبانے وقت وغیرہ تحریک کی حالت میں درد زیادہ ہوتا ہے بیرونی اور اندرونی دونوں طرف میں ورم کے مساوی ہونے میں پھر بھی اندرونی ورم کا درد بشدت ہوتا ہے کبھی صماخ کا ورم دماغ کے اغشیہ میں سرایت کر جاتا ہے جس سے درد سر کی شکایت شروع ہو جاتی ہے بخار کی شدت غشیان ۔ ہذیان اور

اختلال عقل وغیرہ علامات سرسام کی ظاہر ہوجاتی ہیں بے چینی اور بے آرامی کی باعث نیند نہیں آتی خون کے زیادہ اجتماع سے صماخ میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے جس سے بہراپن کی کیفیت شروع ہوجاتی ہے مختلف آوازیں آتی ہیں چنانچہ شروع مرض میں دھیمی اور موٹی آوازیں درجات ورم کے موافق مسموع ہوتی ہیں خفیف ورم میں طنین اور مگس کی بھن بھن کی سی آوازیں آتی ہیں ورم کی زیادتی میں بہت بھاری آواز پیدا ہوتی ہے اسصورت میں استماع اصوات کا اصل سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرائین میں خون کی حرکت زیادہ تیز ہوجاتی ہے کیونکہ ورم کی زیادتی سے طنین کا رستہ بھی بند ہوجاتا ہے اور غشائے طبلی تک اندرونی ہوا کے نہ جانے سے شرائین میں خون کی حرکت زیادہ تر تیز ہوجاتی ہے اور اسی حرکت کی آوازیں مختلف قسم میں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ صحت کی حالت میں جب کانوں میں انگلی ڈالی جاوے تو غشائے مفروش تک خارجی ہوا کے نہ پہنچنے سے شائیں شائیں کی آوازیں مسموع ہوتی ہیں **علاج** درد کی شدت اور ابتدا حالت میں کان کے پیچھے چند جونکیں لگا دیں مسہل قوی دیں مناسب معلوم ہو تو فصد بھی دے سکتے ہیں اکلیل الملک بابونہ حلبہ افسنتین برگ کپاس برگ کنار وغیرہ محلل ورام ادویہ کی بھپارہ دیں۔ بائی کلور آئیڈ اف مرکیوری بورک ایسڈ کاربالک سلوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات سے پچکاری کریں۔ جوہر سکیوریاکیالول کو افیون کے ہمراہ دیں تاکہ منہ میں جوش پیدا ہوجائے اس سے درد گوش اور سرسام دونوں کو فایدہ کمال ہوتا ہے اگر تدابیر مذکورہ سے صورت آرام کی نمایاں نہ ہو تو پختگی مواد کے بعد حسب دستور شگاف دیں تاکہ ریم موجودہ خارج ہوجائے اور مواد کا خارج کرنا ہی اسکا عمدہ علاج ہے لیکن اس سے اکثر سماعت میں فرق پڑجاتا ہے اور خروج ریم کی حالت میں نہایت گرم پانی کی پچکاری سے کان کو صاف کیا کریں بعدازان روغن رتن جوت یا روغن نیم کا استعمال کان میں کریں اور اجرای مواد کو ہرگز بند نکریں ورنہ غشای دماغ میں ورم کے سرائیت کرجانیکا احتمال ہوسکتا ہے جس سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے البتہ روغن کاربالک کی استعمال سے مواد کی پیدائش کو روک دینا مناسب ہے اس سے خود بخود ریم کے بند ہوجانے سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے

دیگر مجرب افیون کافور اجوائن خراسانی سکہ مساوی الوزن لیکر باریک بین اور شیاف بناکر بوقت ضرورت نیم گرم روغن گل مین گہسین اور کان مین ڈالین فایدہ مین نہایت سریع الاثر ہے۔ خارش کی شکایت مین بورک اسڈ۔ آیوڈو فارم کو وسیلین کے ہمراہ استعمال کرین خارش کے رفع کرنے مین بے نظیر ہے بخار کی صورت مین حسب دستور علاج کرین اور نیند کیلئے افیون معجون برشعشا ڈور س پوڈر اور مارفیا وغیرہ منوم ادویات کا استعمال کرین کمزوری مین مرکبات فولاد اور روغن ماہی دین حفظان صحت کی پابندی ضروری ہے۔ **قسم دوم سوزش مزمن صماخ** خنازیری مزاج موروثی آتشک کے کمزور بچے زیادہ تر بروز دندان۔ کرم امعا کی موجودگی اور خسرہ چیچک کے بعد مبتلائی مرض ہو جاتی ہین جوانو مین آتشک کثرت شراب نوشی کرم گوش موجودہ چرک کی خراش غوطہ زنی سردی گرمی کی سرایت وجع مفاصل نقرس وغیرہ اس قسم کی امراض ہو جاتا ہے **علامات** خراش اور کم وبیش درد کے ہونے سے ہر وقت بچہ اپنی انگلی کو کان مین ڈالتا اور چلاتا ہے بے چینی اور بے آرامی کی باعث کھیل کود کیطرف رغبت نہین کرتا ماں کی گود ہی مین پڑا رہتا ہے کھانستے چھینکتے اور نگلتے وقت درد بشدت ہوتا ہے بخار بھی ہو جاتا ہے صماخ کے تنگ ہو جانے سے کان بھاری بھاری معلوم ہوتے ہین قوت سامعہ مین فتور کے پڑ جانے سے مختلف آوازین مسموع ہوتی ہیں رطوبت غلیظ القوام لیسدار خارج ہوتی ہے زخم کی موجودگی مین بدبودار خون آمیز رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے عشائی طبلی کی صورت متغیر ہوجاتی ہے کیونکہ صحت کی حالت مین عشائی مذکور مستوی السطح ہوتا ہے پس صماخ کے پیچھے ریم کے پیدا ہونے سے قدرے مکعب ہو جاتا ہے مخصوصہ جگہ سے قدرے ابہر جانے کے باعث مدور الصورت ہو جاتا ہے پس صماخ کے پیچھے ریم کی معلوم ہونے پر آلہ گوش بین (اسکپولم) کے ذریعہ کان مین روشنی داخل کرین تاکہ کان کی کل کیفیت معلوم ہو جائے بعض اوقات بے احتیاطی کی صورت مین علامات حادہ پیدا ہو جاتے ہین غشائی طبلی کے گل سڑ جانے سے عظام ثلثہ بھی خارج ہو جاتی ہین جس سے بہرا پن کی کیفیت نمایان ہوتی ہے دماغ کے غشیہ مین سوزش کے سرایت کر جانے سے مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج سب سے پہلے میل وغیرہ خارجی جسم کے معلوم ہونے پر نکال دینے کی کوشش کریں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں خون کے جوش میں جونک لگا دیں رفع بیداری کیلئے منوم سے طور پر قدرے افیون کھلا دیں جوشاندہ کو کنار کی تکمید کریں اور دافع عفونت عرقیات کی پچکاری سے کان کو آلائش سے صاف کریں رفع درد کے لئے بلاڈونا سلوشن کان میں ڈالیں اگر امتحان کے ذریعہ ریم کی موجودگی معلوم ہو تو ہڈی کو بچا کر صرف پیپ کے مقام پر باریک نشتر کے سرے سے شگاف دیں تاکہ مادہ ریم بہ سہولت خارج ہو جائے اور خود بخود پھٹ جانے کا انتظار نہ کریں جیسا کہ بعض حکما کا طریقہ ہے کہ لوپری وغیرہ منضجات کے استعمال سے خود بخود پھٹ جانے کا انتظار کیا کرتے ہیں حالانکہ اس سے پیپ کے زیادہ اجتماع سے درد کی شدت بدرجہ کمال ہوتی ہے استخوان گوش کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے اور شگاف کے ذریعہ پیپ کے خارج کرنے سے درد میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے نہ غش اور استخوان کو کسی قسم کا نقصان پہنچتا ہے اور سیلان رطوبت کی کثرت میں ایک آونس پانی میں ۲ گرین پھٹکری یا سلفٹ آف زنک یا کاسٹک لوشن حل کر کے پچکاری کریں اگر ہوائی مرطوب کے سبب ورم کا حدوث پایا جائے تو بابونہ کو کنار وغیرہ اشیاء حارہ کے جوشاندہ کی تکمید کریں گرم سفوف نمک یا گرم ریت کی تکمید سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر درد عصابیہ کے باعث ہو تو علاج عصابیہ کا مقدم رکھیں کونین سنکھیا برومائیڈ آف پوٹاسیم اجوائن خراسانی وغیرہ دافع نوبت دوائیں کھانیکو دیں اکثر کان میں کرموں کی پیدائش زخم کی موجودہ حالت میں ہوتی ہے جس پر مکھی بیٹھ کر عادت کے موافق انڈا دیتی ہے اور کرم پیدا ہو جاتے ہیں تندرست آدمی کے کان میں کرموں کا پیدا ہونا نادر الوقوع ہے پس اس صورت میں روغن کاربالک کا ڈالنا فائدہ میں سریع الاثر ہے اور مر جانے کرموں کے بعد گرم پانی کی پچکاری سے کرم مردہ کو خارج کریں اگر چار جزو کلوروفارم میں ایک جزو روغن زیتون کو شامل کر کے کان میں ڈالا جائے تو تمام کرم مر جاتے ہیں بعض اوقات کان میں مچھر وغیرہ چھوٹے چھوٹے جانور داخل ہو کر موجب درد کا ہوتے ہیں تو اس صورت میں گرم پانی میں صابون حل کر کے پچکاری کریں اگر اس سے نہ مریں تو روغن کاربالک ڈال کر پچکاری کے ذریعہ مردہ جانوروں کو خارج کریں اگر

غیر جنس صغیر کے داخل ہونے سے درد کی شکایت پائی جائے تو ملقاط جسم مذکور کو پکڑ کر نکالیں یا گرم پانی میں صابون حل کر کے پچکاری کریں اس سے خود بخود مر کر نکل آتے ہیں اگر غیر جنس حبوب یا مغزیات کے قسم سے ہو اور کان کی موجودہ رطوبات سے پھول جاویں تو باریک سر کی نشتر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیں اور دانتوں کی خرابی سے مرض کی شکایت معلوم ہو تو اس صورت میں دانتوں کی صفائی کا انتظام کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو دانت ماؤف کو نکلوا دیں کیونکہ کان اور دانتوں میں عصبی شراکت پائی جاتی ہے جو عصب کان میں جاتا ہے اوسی کی شاخ دانت میں آتی ہے۔ زخم کی صورت میں ڈائیلیوٹ سٹرن اشنٹ اور گلیسرین دونوں باہم ملا کر کان میں ٹپکا دیں نیز آیوڈوفارم کو ویسلین کے ہمراہ استعمال کرنا بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے۔

فصل سوم وجع الاذن (اوٹلجیا) انگریزی زبان میں ایرک کہتے ہیں جب غشائے صماخ یا اس کے عضلات متورم ہو جاتے ہیں تو حسب درجات علامات ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ خفیف حالت میں صرف درد ہی ہوتا ہے ورم کا نام و نشان تک محسوس نہیں ہوتا کبھی ورم کی زیادتی سے کان کا سوراخ بالکل بند ہو جاتا ہے سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے ورم کے زیادہ نمودار ہونے سے درد سر دوران سر اور بخار کی شکایت بھی .... پائی جاتی ہے علاج کی طرف متوجہ کے نہ ہونے سے پیپ پڑ جاتی ہے جس سے درد کی شدت ہوتی ہے اور جب تک پیپ خارج نہ ہو درد میں افاقہ ہرگز نہیں ہوتا اکثر سرد ہوا یا برسات کی مرطوب ہوا کے لگنے سے درد کی شکایت ہو جاتی ہے کبھی بچوں میں بروز دندان کے وقت ورم کا عارضہ ہو جاتا ہے کیونکہ کان اور دانتوں میں عصبی شراکت پائی جاتی ہے کبھی معدہ امعا کی فتور سے اختناق الرحم نیز وہمی طبیعت کی باعث درد شروع ہو جاتا ہے عصب سماعت کی سوزش ورم تونسلین وغیرہ امراض حلق کے وقوع سے یہی عارض ہو جاتا ہے خارجی شئے کے داخل ہونے سے بھی درد ہو جاتا ہے **علاج** اگر خارجی ہوا کے لگنے سے قدرے قلیل درد کی شکایت پائی جائے تو افیون کو روغن گل میں حل کر کے نیم گرم کریں اور اوسمیں پارچہ تر کر کے کان میں رکھیں یا فقط پنبہ بھگو کر کان میں رکھیں تا کہ بیرونی ہوا سے کان محفوظ رہے اور مسکن الوجع ادویہ کی

بہانے کان میں ٹپکانا **نسخہ** عنب الثعلب گل خطمی - کوکنار ہر ایک ایک تولہ کشنیز کا ہو ہر ایک
۲ تولہ بزر البنج اکلیل الملک ہر ایک ۶ ماشہ سب کو ملا کر سیر بھر پانی میں جوش دیں اور جب
دستور کان ماوقت کو گرما گرم بخارات دیں **دیگر مجرب** جسکے قطور سے درد گوش کو
فوراً فایدہ ہو جاتا ہے **نسخہ** چند بیدستر افیون کافور عصارہ برگ بنگ سب کو مساوی
الوزن لیکر مناسب وزن روغن کنجد میں جلاویں اور صاف کرکے نیم گرم چند قطرات کان میں
ٹپکائیں اور اوپر سے تخم کتان کی لوپری باندہیں تاکہ بیرونی ہوا اندر نہ جائے **دیگر مجرب**
جس سے سوزش گوش کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** لائیکوار پلمبای اسٹیاس ۲۰ بوند
ڈرامیلیوشٹ اسٹیبائٹ سٹر ۲ بوند لائیکوار اوپیائی ۲۰ بوند عرق گلاب ایک اونس سب کو ملا کر گرم
کرکے چند قطرات کان میں ڈالیں **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے درد کو فوراً آرام ہو جاتا
ہے خواہ کیسا ہی سخت ہو **نسخہ** کمفر کلورل ۵ حصہ گلیسرین ۲ حصہ روغن بادام ۱۰ حصہ
سب کو ملا کر بوقت ضرورت روئی کو بھگو کر کان میں رکھیں **دیگر مجرب** کاورافارم عرق گلاب
ہر ایک ۲ ڈرام ٹنکچر فایدر اسپرٹ گلیسرین ہر ایک پاؤ ڈرام سب کو ملا کر نیم گرم کرکے چند قطرات کان
میں ڈالنا تسکین درد کیلئے اسرار مخفیہ میں سے ہے **دیگر مجرب** اٹروپین ۴ گرین مارفیا ۲ گرین
پانی ایک اونس سب کو ملا کر چند قطرات کان میں ڈالیں ٹنکچر اوپیم اور گلیسرین ہموزن تیل میں
ملا کر کان میں ٹپکانا - آب لہسن تیل میں ملا ہوا - تماکو پانی میں حل کیا ہوا - کوکین منتھال بھی
مفید ہیں - فی صدی ۵ گرین کوکین سلوشن کو گرم کرکے کان میں ڈالنا اور اوپر سے لوپری باندہنا
درد گوش کی تسکین میں طلسمات میں سے ہے اگر ان سے صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو غضروف مثلث
کے مقابل جو باہر کیطرف سوراخ گوش کے اوپر ہے یا نرمہ گوش کے نیچے چند جونکیں لگا دیں مگر غضروف
کے مقابل جونکوں کا لگانا بہتر ہے جلاب اور کیالومل کی استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کریں
اور مسہل میں کیالومل کا شامل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ آب مستخرجہ عروق کی روکاوٹ
ہو جاتی نیز آب مستخرجہ کے جذب ہو جانے سے ورم زایل ہو جاتا ہے - بلاڈونا یا برگ سبز عنب الثعلب
کے تنہا دینے سے نیز فایدہ ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں ادویہ کے استعمال سے عروق زیادہ تر وسیع
و فراخ ہو جاتی ہیں اور خون مجتمع کے منتشر ہو جانے سے ورم زایل ہو جاتا ہے اگر تنقیہ کی بعد

کمیا لو میل ۱۲ گرین بلاڈونا اگرین دونون کو ملاکر ۲ پوڑیہ بنا دین اور چار چار گھنٹہ کے بعد دین تو اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر اشیائی خارجیہ کا دخول یا خرابی دانتون کا ظہور موجب مرض معلوم ہو تو اوسکو حسب دستور خارج کرین بعدزان مسکن دردوائون کی بہانپ سے درد کو تسکین دین اگر خشک کان مین درد کی شکایت پائی جائے تو پچکاری کا کرنا مناسب نہین ہے ورنہ درد کی زیادہ ہو جانے سے مریض مضطرب حال ہوجاتا ہے پس اس صورت مین صرف روئی سے کان کو صاف کرین بعدزان ایک اونس گلاب مین دو گرین سلفٹ آف اٹروپیا حل کر کے چند قطرات کان مین ڈالین فایدہ مین نہایت سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** روغن زیتون ایک درام کلوروفارم ۴ درام دونو کو ملاکر کان مین ڈالین درد کے ارام دینے مین عظیم النفع ہے۔ مگر اثنائی استعمال مین کان کو روئی سے ڈھانک دین تا کہ ہوائی خارجیہ سے کان محفوظ رہے **دیگر مجرب** ایک اونس گلاب میں ۶ گرین کوکین کو حل کر کے نیمگرم کرین اور ایک دو قطرات کان مین ڈالین فائیدہ مین عظیم النفع ہے۔ **دیگر مجرب** یعنی منٹ اوپیم یعنی منٹ بلاڈونا یعنی منٹ کمفر یعنی منٹ کلوروفارم ہر ایک ایک ڈرام روغن تہیوبروما ۴ ڈرام کوکین ۵ گرین ٹانک اسڈ ۱۰ گرین گلیسرین ۲ ڈرام سب کو ملاکر نیمگرم کرین اور چند قطرات کان مین ڈالین اور اوپر سے لوپری باندہین فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ اگر آتشک کے سبب کان مین درد کی شکایت پائی جائے تو علاج آتشک کرین اور کان کی پیچھے زیر جلد مارفیا اور اٹروپیا کی پچکاری کرین اور ساخت کے فتور مین حسب اصول علاج کرین تخفیف درد کیلئے افیون کہلا دین اور دوسرے تدابیر بہی حسب مناسبت عمل مین لاوین اگر مذکورۃ الصدر تدابیر سے ورم اور درد مین تخفیف نہو تو مواد کی موجودگی یقیناً ثابت ہوتی ہے پس اس موقع پر کتان کی لوپری یا سبز برگ عنب الثعلب کا گودہ تیار کر کے گرما گرم کان پر باندہیں پختہ اور ملایم ہونے کی صورت مین نشتر کے ذریعہ پیپ کو خارج کرین۔

فصل چہارم سیلان الدم من الاذن رہموریج افدی ایر

اسکو یونانی زبان مین نزف الاذن بہی کہتے ہین اگر ضربہ سقطہ یا بحران اور مبتلائی صماخ کے باعث صماخ کے اندر سے خون کی شکایت پائی جائے تو اسکا بند کرنا مناسب نہین ہے ورنہ

ورم کے پیدا ہو جانے سے احتمال نقصان کا ہے اگر سیلان خون کی زیادتی سے کمزوری اور ضعف کا
احتمال ہو تو فوراً بند کرنے کی تدابیر عمل میں لاوین اس صورت مین تساہل کرنا سراسر موجب نقصان
ہے - اگر صماخ کے باہر سے خون آرہا ہو تو اوسکی بند کرنے مین چندان مضایقہ نہین ہے
علاج پہلے کان کو صاف کر کے سرد پانی مین کپڑا بہگو کر کان پر رکہین برف کا رکہنا زیادہ
تر فایدہ مند ہے بیرونی سیلان خون مین ٹنگچر اسٹیل مین لٹری کا پارچہ تر کر کے مقام سیلان
خون پر رکہین فوراً خون بند ہو جاتا ہے خالص کماسٹک نقرہ کا لگانا خون کے بند کرنے مین
سریع الاثر ہے اگر صماخ مین سے خون کا سیلان معلوم ہو تو تقویت عروق کیواسطے گیالک اسٹر -
ڈام ٹیلیوٹ سلفیورک اسڈ کو پانی مین حل کر کے دین - اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے -
نسخہ گیالک اسڈ ۳۰ بوند ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ایک ڈرام لیکوئڈ اکسٹرکٹ اف اپیم ۲۰ بوند
عرق گلاب ۱۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین چار دفعہ دین اور گلیسرین اف گیالک اسٹڈ
کا استعمال کان مین کرین نیز سرد پانی مین کپڑا بہگو کر سر پر رکہین لیکن اس قسم کی دوا نہین دینی چاہیئے
کہ جس سے فوراً خون بند ہو جائے رفتہ رفتہ بند ہونا فایدہ مند ہے **مقالہ سوم امراض
جوف متوسط** مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا
جاتا ہے

فصل اول تشدید یوسٹیکئین مجری

اکثر حلق اور منخرین کی غشا
بلغمیہ کے متورم ہونے سے رطوبات بکثرت خارج ہوتے ہیں اور اس مرض مین بچے اور نوجوان
دونون زیادہ تر مبتلا ہو جاتے ہین جس سے یوسٹیکئین مجری مین ایک قسم کا سدہ واقع
ہو جاتا ہے اس صورت مین غشای حلقی تک اندرونی ہوا کے نہ پہونچنے سے غشائے مذکور اندر
کیجانب دب جاتا ہے اور مریض کی قوت سماعت مین کم و بیش خفت کے پڑ جانے سے مریض
زیادہ گہبراتا ہے **علاج** شروع مرض مین تیسرے چوتہے روز اور بعد مین زیادہ وقفہ سے
غشائے طبل کو ہوا سے پر کر دیا کرین اور حلق مین ادویہ قابضہ کا عرق لگا دین تاکہ ورم
اور رطوبت کی زیادتی مین کمی واقع ہو جائے اور یہ مرکب بازدہ تر مفید ہے **نسخہ**
ٹنگچر فری پر کلورائڈ ۲ درام کو ایک اونس پانی مین حل کر کے حلق مین لگا دین منخرین

کی متورم حالت مین نہایت درجہ پھٹکری کو پانی مین حل کر کے ناک مین پچکاری کرین اگر ان
دونون ادویہ کو باریک پیس کر ناک مین ناس اور حلق مین نفوخ کے طور پر استعمال کیا جاے
تو نیز مفید ہے نوز بتین کی بڑہ جاتے مین حسب دستور نوز بتین کی اصلاح کرین اگر اس
صورت مین فایدہ نمایان نہو تو زاید حصہ کو قطع کرین اس سے فیوسہ ماعقت [illegible]
حلق کو کمال فایدہ ہوتا ہے اگر یوسٹیکئین مجری مین نزلہ کی رطوبات کے پہنس
جانے سے مرض کی شکایت پائی جائے تو حسب دستور بالا تدارک کرین اگر اس سے فایدہ
معلوم نہو تو مجری مذکور مین قثاطیر کا استعمال کرین **طریق استعمال قثاطیر**
مریض کو روشنی کی مقابل کرسی پر بٹھا کر سر کو پچھلی جانب جہکا وین اور بائین ہاتہ
سے سر کو سہارا دین اور داہنے ہاتہ مین قثاطیر تصویر نمبر ۸

کوشش کرتے قائم رکہکر ذرا گرم کرین اور آلہ

تصویر نمبر
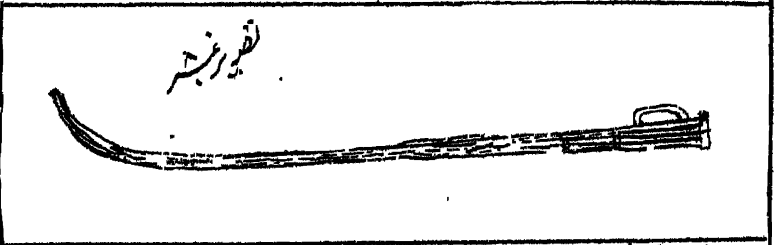
کے خم کو نیچے کی طرف کر کے مائوف گوش کیجانب کی منخر مین حلق کے پچھلی دیوار تک
پہونچا دین اور آلہ کے بیرونی حصہ کو چہرہ کے متوازی بصورت زاویہ قائمہ بنا دین پس
اس صورت مین نصف انچ کے قریب باہر کیطرف کہینچکر آلہ کو نیچے کی سمت مقابل مین
باہر قدر ہی اوپر کو گہما دین تاکہ آلہ کا خمدار سرا مجری مذکور مین داخل ہوجائے اور زیادہ اطمینان
کے لئے قثاطیر کے راستہ سے ہوا پہونچ جانے تاکہ ہوا کی لہرین غشاے طبلی پر ٹکراتی ہوئین
معلوم ہون بعد ازان بائین ہاتہ کی انگوٹہے اور دو انگلیون سے ناک کو دبا کر پکڑین
اور قثاطیر کو مریض کی کان اور اپنی کان کے برابر رکہین تاکہ آلہ کی حرکات برابر مسموع
ہوتی رہین اگر قابض ادویہ کے عرقیات کو غشاے طبلی مین داخل کرنا منظور خاطر ہو تو
اس آلہ کے راستہ سے بذریعہ پچکاری پہونچا دین اور پالٹزر صاحب کی مخصوصہ پچکاری
نمبر مندرجہ مقدمہ ملاحظہ گوش کی استعمال سے نیز فائدہ ہوجاتا ہے بعض اوقات

جوف غشائی طبلی مین رطوبت بکثرت جمع ہو جاتی ہے پس اس صورت مین روزانہ ایک دفعہ
یوسٹیکین مجری کے اندر قشاطیر داخل کرکے ایک اونس نیم گرم پانی مین ایک گرین نیلا تھوتھ
یا سلفیٹ اف زنک حل کرین اور پچکاری دین اگر زکام مزمن کی صورت مین ایک اونس نیم گرم
پانی مین ۵ گرین سوڈا بائی کاربوناس یا پوٹاسی بائی کاربوناس یا ہائیڈروکلوریٹ آف
ایمونیا حل کرکے پچکاری کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اور دوائی داخل کرنے کا عمدہ
طریق یہ ہے کہ یوسٹیکین مجری مین قشاطیر داخل کرکے بذریعہ ذراقہ چند قطرات عرق
مطلوبہ داخل کرین بعد ازان بیرونی سری پر ربڑ کی تھیلی چڑھا دین اور دبا دین تاکہ ہوا کے
زور سے پانی کے قطرات غشائی طبلی تک پہونچ جاوین پچکاری اور تھیلی ربڑ کی عدم موجودگی
مین مریض کو ماؤف جانب پر لٹا کر ناک کے اندر عرقیات مذکورہ کی چند قطرات داخل کرین
بعد ازان ناک اور منہ کو بند کرکے بزور تمام ناک کیطرف اندرونی ہوا کو کھینچین اگر مذکورہ الصدر
تدابیر سے صورت آرام کی نظر نہ آوے تو غشائی طبلی کی پچھلے حصہ مین قریباً ⅛ حصہ انچ کے
برابر شگاف دین اور یوسٹیکین مجری کے رستہ سے غشائی طبلی کو دھویا کرین
تاکہ اندرونی جانب سے دافع عفونت عرقیات داخل ہو کر صماخ سے خارج ہو جاوے اگر جوف
متوسط مین سوزش کے پیدا ہو جانے سے پیپ پڑ جائے تو اکثر غشا سے مذکور کے گل جانے
سے سوراخ ہو جاتا ہے پس اس صورت مین قشاطیر کے ذریعہ سے یوسٹیکین مجری کو کشادہ
رکھین اور کان کو کامل طور پر صاف کیا کرین قابض عرقیات کی پچکاری روزانہ
ایک دفعہ کر دیا کرین اگر غشائے طبلی کی سطح پر انگور زائد پیدا ہو جائے تو کبھی کبھی کاسٹک
نقرہ سے جلا دیا کرین مگر جلاتے وقت اس قسم کی احتیاط رکھین کہ صحیح و سالم ساخت کو کسی
قسم کا نقصان نہ پہونچے عموماً اس سے قوت سماعت مین ترقی ہو جاتی ہے بعض اوقات
مصنوعی جھلی کی ضرورت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ صاف روئی کو پانی مین تر کرکے
ایک چپٹی گدی بنا دین اور روزانہ بذریعہ زنبور کان مین رکھدیا کرین۔

فصل دوم سیلان رطوبت اذن ڈکٹار اڈی مڈل ایر

سوزش کی باعث اکثر موسم بہار مین لڑکون کو بہ نسبت جوانون کی رطوبت کا سیلان

زیادہ ہوتا ہے خصوصاً خناز یری مزاج کے کمزور بچے اسمین زیادہ مبتلا ہوجاتے ہیں خون کی قلت
اور جسمی کمزوری کے باعث بھی اس مرض کی شکایت پائی جاتی ہے سرخ بخار چیچک حسرہ اور
چوٹ کے لگنے اور سردی کی سرایت سے بھی ہوجاتا ہے سیال شفاف رطوبت کے
اجتماع سے کان مین گرانی اور بےآرامی زیادہ پائی جاتی ہے کبھی گاڑہی اور پیدار رطوبت
خارج ہوتی ہے مگر درد مطلقاً نہین ہوتا نہ کوئی خراب علامت ظہور مین آتی ہے البتہ قریب جا
پردہ باؤ کے پڑنے سے سماعت مین قدری تحلیل فتور لاحق ہوجاتا ہے مختلف آوازین آتی ہیں
اور اس قسم کی شکایت مہینون اور برسون تک رہتی ہے جس سے کئی تبدیلیان کان مین لاحق
ہوتی ہیں **انجام** بے احتیاطی کی صورت مین بواسیر الاذن پیدا ہوجاتی ہے کنپٹی کی ہڈی
مردار پڑجاتی ہے بعض اوقات دماغ اور پھیپھڑہ مین سوزش کی سرائیت کرجانے سے نیز خون مین
پیپ کے مل جانے سے کئی خرابیان وقوع مین آتی ہیں **علاج** ابتدا صورت میں ابتلا کے ہوتے
پر سہل دینے قبض کا خیال رکھیں جوشاندہ نیم یا روغن تارپین کچھ الجزات کان مین
پہونچا دین غلیظ القوام پیدار رطوبت مین جوشاندہ نیم یا کاربالک سلوشن کی پچکاری
سے کان کو صاف کرین بعد ازان روغن رتن جوت یا روغن نیم کو کان مین ڈالکر اوپر سے
روئی باندھین اور کسی قسم کی خشک دوا کان مین ہرگز استعمال نہ کرین کیونکہ اس سے راستہ
کے تنگ ہوجانے سے پیپ کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اور پیپ کے اجتماع سے ورم اور
درد کی زیادتی ہوجاتی ہے پس اسصورت مین نیمگرم بورک سلوشن سے کان کو صاف کرین
نیز الکحال مین بورک ایسڈ حل کرکے کان مین ٹپکاوین خصوصاً مرض مزمن مین زیادہ تر
فایدہ مند ہے۔ نیز اس سے غشای طبلی مین تقویت آتی ہے جس سے اسکا سوراخ بند ہوجاتا ہے
کان کی سرخی اور سیلان رطوبت کو روکتا ہے چھوٹی چھوٹی پھنسیان بھی رفع ہوجاتی ہیں
استخوان گوش کی خرابی حالت مین فیصدی چار حصہ نائٹرک ایسڈ یا ہائیڈرو کلورک ایسڈ
سلوشن کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اس سے معدنی حصہ استخوان کے حل ہوجانے
سے حیوانی حصص خودبخود جذب ہوجاتے ہیں اور ہڈی صاف ہوجاتی ہے اور فی صدی
۲۰ گرین کاسٹک لقرہ سلوشن کے استعمال سے سیلان رطوبت فوراً بند ہوجاتی ہے مگر پہلے

فی اونس ایک گرین کی طاقت والا استعمال کرین اور بتدریج طاقت کو بڑہاتے جاوین پہر بھی پچیس گرین سے زیادہ طاقت کا کاسٹک سلوشن ہرگز استعمال نکرین اگر بالسم آف پیرو ایک ڈرام جٹہ گا دو ڈرام دونون کو ملا کر نیمگرم کر کے چند قطرات کان مین ڈالین اور بہتے ہوے کان مین ایوڈوفارم کا استعمال کرنا فایدہ مین بمنزل اکسیر ہے اور اسکے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیم گرم پانی یا کاربالک سلوشن کی پچکاری سے کان کو بخوبی صاف کرین بعد ازان آیوڈوفارم کو کان مین پہونکدین تین چار ہفتہ کے استعمال سے صحت کلی ہو جاتی ہے خواہ برسون کی شکایت ہو مگر قدرے آرام ہونے کی صورت مین ایوڈوفارم والی روئی کان مین رکھدیجائے اگر آیوڈوفارم کی بو ناگوار معلوم ہو تو روغن پودینہ یا روغن شبت تلخ یا بادامون کے ایتہریل آئل وغیرہ کے چند قطرات یا قدرے قلیل کافور کو شامل کیا جائے اس سے ناگواری بو کی اصلاح ہو جاتی ہے —

دیگر مجرب برگ لیمو برگ انبہ برگ ارنڈ برگ سرس سب کو کوٹکر نچوڑین اور نیمگرم کر کے کان مین قطور کرین اور کچھ دنون کے بعد زرد کوڑی سوختہ یا پوست بیضہ سوختہ باریک کر کے کان مین ڈالین اس سے زخم بہت جلد خشک ہو جاتا ہے اگر کان کو صاف کر کے روئی مرطوب گلیسرین روغن بادام یا شہد یا شیر زنان کان مین رکھدی جائے تو مصنوعی جہلی کا کام خاطر خواہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس صورت مین مانع دخول ہوا کے علاوہ غشائے طبلی کے موافق سلسلہ استخوان ثلثہ کو بخوبی دبا دیتی ہے جس سے قوت سماعت جلد تر عود کر آتی ہے **دیگر مجرب** سلفٹ اف زنک کاربالک ایسڈ ہر ایک ۵ گرین پانی ایک اونس سب کو ملا کر قدرے گرم کرین اور صفائی کے بعد چند قطرات دو تین چار دفعہ کان مین ٹپکائین فائدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** فیصدی پانچ حصہ سلفٹ آف سوڈا سلوشن سے کان کو بخوبی صاف کر کے .. دہ حصہ شراب الکحال یا ریکٹی فاید اسپرٹ مین پانچ حصہ روغن پودینہ شامل کر کے گرما گرم کان مین ٹپکا دین کان کے پیچھے آبلہ انگیز پلستر کا استعمال بہی فایدہ مند ہے غذا مقوی سریع الہضم جید الکیموس کہانے کو دین۔ روغن ماہی۔ پورٹ وائن۔ مرکبات فولاد۔ ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ ٹنکچر نکس وامیکا اور کونین مکسچر وغیرہ مقویات کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ضروری سمجھین —

گرد امراض جگر قند حیض اور سیلان خون مین علامت کے طور پر پایا جاتا ہی کبھی شرائین اور عروق میں داغیہ ہین کہ ذری کے دفع ہونیسے اصوات مذکورہ مسموع ہوتے ہیں یعنی دوران کم یا بیش یا آہستہ ہوتا ہی جس سے جسم کا خون جوش میں آتا ہے اور اوسکے غلیان کی آوازین مسموع ہوتی ہیں جب شرائین کے غشا کی چربی کے اجزا زیادہ ہوجاتے ہیں تو مختلف آوازین مسموع ہوتی ہیں اور چربی کی پیدا ہونے کی کیفیت یہ ہی کہ جب شرائین کا غشا کمزوری کی سبب معدوم اور لاشی ہو جاتا ہے تو اوسکے عوض چربی پیدا ہوجاتی ہے پس اس صورت مین قرنیہ کے گرد سفید ہالہ کے پیدا ہوجانے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ دل اور شرائین میں چربی کی پیدائش زیادہ ہوگئی ہے اور مقام چربی پر وسعت اور گہرائی زیادہ ہوجاتی ہے اور جہان چربی نہین ہوتی وہ مقام اپنی طبعی مقدار پر رہتا ہے اور مقام عمیق مین خون کے آنے سے جوش اور غلیان زیادہ ہوجاتا ہی اور حرکت مسموع ہوتی ہے جیسا کہ دریا کی بھنور میں پانی کا زور زیادہ ہوتا ہی بالجملہ جب قرنیہ کے گرد سفید ہالہ نمایان ہوجانے یا سن پیری میں اس قسم کی آوازین مسموع ہوں تو یقین کر لینا چاہئے کہ شرائین مین چربی کی پیدائش کا سبب ہے کبھی شرائین کا ریشہ دار غشا اجزا ہی آہکی کی زیادتی سے سخت ہوجاتا ہی کبھی خود ہڈی ہی بنجاتا ہی کیونکہ اسکے غشا سے ہڈی بنتی ہی اور اسی غشا سے عظام الراس پیدا ہوتی ہیں جب شرائین پر غشا کی عوض ہڈی پیدا ہوجاتی ہے تو حرکت انبساطی اور انقباضی کی دقت ہوجانے سے خون کا اتصال دوران کی وقت جسم صلب کے ساتھ ہوتا ہی جسکے تصادم سے ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جو کانون کے ذریعہ مریض کو مسموع ہوتی ہے اگر اصوات مذکورہ کے اثنا مین وجع مفاصل کی شکایت پائی جائے تو یقینا ثابت ہوتا ہے کہ شرائین کا غشا استخوان کی ساخت مین بدل گیا ہے نیز بد ہضمی کرم معدہ امعا کی پیدائش مین ریاح کی زیادہ پیدا ہونیسے کانون مین مختلف قسم کی آوازین آتی ہیں قبض کی حالت میں بھی آوازات مذکورہ مسموع ہوتے ہیں کیونکہ اعصاب کے ریشے جو دماغ سے معدہ مین آتے ہیں وہ بدہضمی اور قبض کی شدت اور تکلیف کو دماغ مین لیجاتے ہیں اور اتصال اعصاب کے موافق عروق بھی متاثر ہوتے ہیں اور منقبض ہوجاتے ہیں جنمین خون کی آمد و رفت کم و بیش ہوتی ہے نیز اسہالات میں دماغ کے اندر خون کی آمد و رفت مختلف صورت پر ہوتی ہے کبھی مختلف اسباب کے موجب

دماغ میں خون زیادہ داخل ہوتا ہے کبھی کم جاتا ہے زیادتی میں خون اور شرائین کی حرکت کی آواز
بخوبی محسوس ہوتی ہے دماغ میں خون کے کم جانے کے آواز چنداں محسوس نہیں ہوتی کبھی رنج والکان
عام کمزوری دماغ کے بعد مستورات میں وضع حمل کے بعد عرصہ دراز تک بچے کو دودھ پلانا شراب کی
کثرت استعمال چرس و چانڈو اور تمباکو پینے کے بعد شکر کثیر سے اور کونین کی کثرت استعمال
. . . . کے بعد بھی مشتبہ اصوات مسموع ہوا کرتی ہیں خارجی شیا کا کان
میں داخل ہونا جیسے گوشت وغیرہ غیر جنس کے داخل ہونے سے صماخ کا بند ہو جانا اور صدمات
ناگہانی کے واقع ہونے سے بھی طنین کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی عصب سماعت کی فعل میں
فتور کے پڑ جانے سے غیر موجودہ آوازیں مریض کو مسموع ہوتی ہیں بعض اوقات اس سے بہرا پن
کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے غرض ماحصل یہ ہے کہ مختلف اصوات کے مسموع ہونیکا اصل سبب
صرف حرکت خون اور تحریک شرائین کی آواز ہی ہوا کرتی ہے اسکے سوا دوسرا کوئی سبب
نہیں ہے **علاج** اصل سبب کی اصلاح میں کوشش کریں دوران خون اور
شرائین کی حرکت کو کم کریں آلات الہضم کے فعل کو اعتدال پر لا دیں بادیان الائچی دانہ
مصطگی طباشیر کشنیز زیرہ سفید سوا جینی بلیلات وغیرہ مقوی معدہ دوائیں استعمال میں
لا دیں غذا لطیف سریع الہضم جید الکیموس بالکل کھانے کو دیں اور یہ مرکب فائدہ میں سریع
الاثر ہے **نسخہ** کاربونیٹ آف امونیا ۱۰ گرین ٹنکچر پوست نارنگی ۲ ڈرام خیساندہ چرائتہ
۲ اونس پانی ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام پلا دیں اس سے ضعف معدہ اور ترش
آروغ کو اکسیر فایدہ ہوتا ہے اور قبض کی شکایت میں مسہل دیں اور قبض کشا ادویہ کی استعمال
کو ہمیشہ لازم رکھیں اور حبوب تنکار کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سہاگہ بریان
۲ درم بذر البنج ۲۰ درم فلفل گرد ۱۲ درم صبر سقوطری ۵ درم سب کو باریک کر کے گھیکوار کی
رس میں کھرل کریں اور بقدر نخود حبوب بنا کر ایک حب صبح ایک حب شام کھانے کو دیں۔
دیگر حبوب تنکار جس سے درد معدہ اور گرانی شکم کو فایدہ ہوتا ہے اشتہائے
طعام بھی پیدا ہوتی ہے **نسخہ** سہاگہ زنجبیل بذر البنج پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۲ درم
فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک ۱۲ درم صبر سقوطری ۱۶ درم نمک سیاہ نمک لاہوری حلتیت ہر ایک

بہرا پن ہو جاتا ہے کبھی آتشک کے دوئم درجہ مین صرف عصب سماعت مین فتور پڑ جاتا ہے تا بہرا
بر دلی اور وسطی کان مین کسی قسم کی خرابی پائی نہین جاتی ۔ کبھی موروثی آتشک کی حیثیت سے
دونون کان بہرے ہو جاتے ہین کبھی اختناق الرحم کی شکایت اور ایام حیض [illegible]
سے عصب سماعت مفلوج ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ
مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اگر کان کے اندر میل کے
منجمد ہونے سے شنوائی مین فتور معلوم ہو تو پہلے صابون کے گرم پانی سے کان کو صاف کرین اور بعدہ
روغن بادام یا گلیسرین ٹپکا دین تاکہ تمام میل نرم ہو جائے دوسرے روز ڈہائی پاؤ گرم پانی مین
۴ ڈرام سوڈا حل کرکے پچکاری کرین تاکہ میل و آلائش پانی کے ہمراہ خارج ہو جائے ۔ ان بعد
لاڈنم کے چند قطرات کان مین ڈالین یا روغن کنجد مین چند دانہ تہوم کے جلا کر صاف کرین اور پنبہ
کو مرطوب کرکے کان مین رکہین گلیسرین مین پنبہ آلودہ کرکے رکہنا بہی مفید ہے اور روغن کی
نسبت گلیسرین کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہے لیکن زور سے پچکاری نہ کیجاوے کیونکہ بحالت
سوزش کے زیادہ کمزور ہونے سے پچکاری کے وقت اوسکے صدمہ سے اوسکے پہٹ جانیکا احتمال
پایا جاتا ہے اور غشا کی پہٹ جانے کی شناخت اسطرح پر ہے کہ مریض بیان کرتا ہے کہ پہلے کان سے
ریم اور پانی بکثرت خارج ہوتا رہا ہے بعد مین بہرا پن پیدا ہو گیا ہے اور آلہ گوش مین سے
بہی پردہ پہٹا ہوا معلوم ہوتا ہے پس اس قسم کی شکایت مین عمدہ تدبیر یہ ہے کہ دہنی ہوئی
روئی کا فتیلہ بنا دین اور فتیلہ کے وسط مین ایک مضبوط تاگا باندہین پہر فتیلہ مذکور کو [illegible]
کرکے خالص پانی یا گلیسرین مین مرطوب کرکے سلائی یا انگلی کے ذریعہ صماخ تک پہونچا دین اور
رشتہ مذکور کو کان کے باہر رکہین تاکہ ضرورت کیوقت فتیلہ کو کہینچکر نکال دین اس عمل سے
کسی قدر سماعت پیدا ہو جاتی ہے اور اسمین قباحت صرف یہی ہے کہ ہر روز یہ عمل کرنا پڑتا ہے
اگر سوزش مزمن کی سبب شنوائی مین فرق آجائے تو حسب قواعد تدارک کرین اگر غشائی طبلی مین
سوراخ ہو جائے تو مصنوعی جہلی لگا سکتے ہین اگر ضعف اعصاب یا کمزوری کے باعث شنوائی
مین فتور پیدا ہو جائے تو کان کے گرد رائی کا پلستر یا آبلہ انگیز پلستر لگا دین اور نیز گرم دوائین
کان مین ٹپکا دین **نسخہ** ٹنکچر [illegible] ٹنکچر [illegible] ٹنکچر اوپیم ہر ایک ۱ ڈرام روغن [illegible]

۴ بوند سب کو ملا کر بوقت ضرورت کان مین ٹپکائین **دیگر مجرب** ۴ ڈرام روغن بادام مین ۴ بوند روغن تارپین یا ایک ڈرام روغن کیجپوٹ شامل کر کے کان مین ڈالین لیکن اگر صماخ کے بیفروشش غشا مین کسی قسم کا فتور پیدا ہو جائے تو اس صورت مین اکثر استخوان ثلثہ بھی ریم کے ہمراہ گل کر خارج ہو سکتی ہین اس موقع پر وہی علاج کرین جو درد گوش مین بیان کیا گیا ہے اگر ہولناک اور عظیم آواز کے صدمہ سے غشائے مذکور کا انشقاق پایا جائے تو اس قسم کا پھٹ جانا قابل علاج کے نہین ہوا کرتا کبھی یوسٹیکین ٹیوب مین ورم کے پیدا ہونے سے رستہ بند ہو جاتا ہے اور شنوائی مین فتور پڑ جاتا ہے پس اس صورت مین اگر ورم گلے کی شراکت سے ہی تو علاج کی چندان ضرورت نہین ہے گلے کی ورم کے رفع ہونے سے یہ شکایت خود بخود رفع ہو جاتی ہے اگر مجری مذکور کسی دوسرے سبب کے لاحق ہونے سے بند ہو گئی ہے تو ناک یا کان مین سلائی داخل کر کے مجری کو کشادہ کرین جیسا کہ حبس البول کی صورت مین مثانہ کے اندر قثاطیر داخل کر کے پیشاب کو نکالا جاتا ہے اور یہ تدبیر بھی خود بخود کامل نہین کیجی جبتک کہ اسمین قثاطیر مخصوصہ داخل نہ کیا جائے اور مجری کی بند حالت مین ہوا کے نہ داخل ہونے سے کان بہاری بہاری معلوم ہوتا ہے اکثر لقبنہ کے استخوان کے متورم ہو جانے سے حوصون مین نیپ پڑ جاتی ہے اس صورت مین عصب سماعت مین فتور کے پڑ جانے سے بیمار مطلقًا نہین سن سکتا اور یہ قسم علاج کے قابل نہین ہے کبھی صماخ مین گوشت کے زاید پیدا ہو جانے سے رستہ بند ہو جاتا ہے پس اس صورت مین زاید گوشت کو کاٹ دین اور اوسکی جڑ کو خالص کاسٹک نقرہ سے جلا دین تاکہ دوبارہ عود نکرے یا اکالہ ادویات کی استعمال سے زاید گوشت کو قطع کرین اور یہ مرکب فایدہ مین زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** زنگار نوشادر سجی چونہ آب رسیدہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور حسب دستور شیاف بنا کر حسب موقع سرکہ مین گہر کر مسّہ پر لگاوین بعض اوقات کونین کی زیادہ استعمال سے کانون مین شور و غل کی آواز آتی ہے اور کچہ عرصہ کے بعد سماعت مین فرق پڑ جاتا ہے پس اس صورت مین کونین کے استعمال کو ترک کر کے دودہ وغیرہ مرغن غذا بکثرت استعمال کرین تاکہ کونین کی یبوست رفع ہو جائے آتشک کی صورت مین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم زیادہ مقدار

میں عرصہ دراز تک کہلا دیں کان کے قریب پای لوکار پیں یا اسٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کریں ضعف کی صورت میں کونین اسٹرکنیا اور فولاد وغیرہ مقویات کے استعمال سے طاقت مریض کو قایم رکہیں کانون اور دماغ کے درمیان بجلی لگاوین فایدہ اکثر صاحب طرش کلام کرتے وقت منہ کو کہولتا رہتا ہے تاکہ کان میں ہوا داخل ہوتی رہے **فایدہ جلیلہ** ناسور الاذن دخول الہوام خلع الاذن وغیرہ امراض متعلقہ فن جراحی کو کتاب معمول احمدیہ میں بوضاحت بیان کیا گیا ہے بخوف طوالت اعادہ کرنا مناسب نہیں سمجہا گیا۔

باب سوم بیان امراض الالف (ڈزیزاف دی نوز)

مختلف کو الف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے **مقدمہ**

تشریح الالف اعضای متعددہ سے ناک مرکب ہے عظام۔ غضاریف غشائے مخاطیہ جلد اور اعصاب بکثرت پائی جاتی ہیں استخوان کی تعداد ناک میں اٹہارہ ہیں ایک ان میں سے عظم الوتدی مشابہ خفاش ہے ناک کے اندر اندرونی دیوار بناتی ہے اور عظم الوتدی کے اوپر عظم مشاشی پائی جاتی ہے اور ایک چہوٹی سی استخوان عظم مشاشی کے نیچے عین وسط سے پیدا ہوکر منخرین کے مابین پردہ کے طور پر فاصل ہوتی ہے اور بین المنخرین کی غضروف متوسط کے ساتہ اتصال پکڑ جاتی ہے اور چہہ چہوٹی سی ہڈیاں سفینہ کی شکل پر بین المنخرین کے استخوان متوسط کے پہلو سے پیدا ہوتی ہیں مذکورہ استخوان میں سے تین ہڈیوں کا منہ استخوان مذکور کے ساتہ متصل ہوتا ہے اور اونچی بیٹہہ یکعب فضائی منخرین ہے تاکہ مجری الف کے تنگ ہوجانے سے جانور وغیرہ اشیائے خارجیہ ناک میں داخل نہ ہوسکیں نیز ہوائی خارجیہ کی تیزی رفع ہوجائے اور صلاح ہوکر اندر داخل ہو غشائی مخاطیہ کی تدابیج جسمین اعصاب شامہ بکثرت پائے جاتے ہیں نیز ارتفاع اور انخفاض کے باعث ہوا کے زیادہ داخل ہونے سے قوت شامہ قوی تر ہوجاتی ہے نیز غشائی مخاطیہ میں عروق کی زیادتی سے خون بکثرت داخل ہوتا ہے جس سے ناک کے اندر گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور موسم سرما میں ہوائی مستنشقہ گرم ہوکر ریہ میں داخل ہوتی ہے

اگر اصلاح کے نہ ہونے سے ہوا اپنی اصلی حالت برودت پر داخل ہوتی تو باعث نمونیا کا ہوجاتی اور
موسم گرما میں یا خون کی غلیان حالت میں ترویح کی حاجت زیادہ پائی جاتی ہے پس اس صورت میں
ہوا جو بیرونی کے زیادہ داخل ہونے سے غشائے مخاطیہ سرد ہوجاتا ہے جس سے ہوائے مستنشقہ کے
سرد ہوجانے سے خون کی حرارت فرو ہوجاتی ہے۔ اور فک اعلی کی دونوں استخوان دونوں آنکھ کے
نیچے سے نکل کر ناک کی ترکیب میں شامل ہوجاتی ہیں اور دو چھوٹے مجوف استخوان عظم الجبہ کے باہر
کیطرف سے نکل کر ناک کے طول میں باہم اتصال پکڑتی ہیں جس سے انبوبہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے
اور استخوان مذکورہ طول میں ثلث الف کے قریب قریب ہیں اور انکے جرم پر غضاریف پائی جاتی
ہیں اور دو استخوان تالو کی جانب اسفل سے ہر ایک منخر میں بطور قاعدہ پائے جاتے ہیں اور ہڈیاں
عظم الدمعی (لکریمل) ناک کی ساخت میں شامل ہوگئی ہیں اور ان دونوں استخوان میں ایک ایک
سوراخ ہوتا ہے جس سے آنکھ کی آنسو ناک میں جاتی ہیں الغرض ناک میں سترہ ہڈیاں پائی جاتی ہیں
انمیں سے عظم الوتدی اور عظم المشاشی اور وہ ہڈی جو عظم مشاشی سے نکلکر ناک کے طول میں برابر
ایک ثلث تک پائی جاتی ہے یعنی یہ تینوں ہڈیاں دونوں منخرین میں مشترک ہوتی ہیں اور
سات سات استخوان ہر ایک منخر میں جداگانہ پائی جاتی ہیں ہر ایک منخر میں پانچ کل دس غضروف
پائے جاتے ہیں پانچ بیرونی جانب کی غضاریف میں سے تین بڑی اور دو چھوٹی ہوتی ہیں اور
پانچ اندر کی جانب ہوتی ہیں اور یہ سب ریب شکل کی ہیں اور دونوں منخرین کے وسط طول میں
ایک غضروف پائی جاتی ہے جس سے ناک دو حصہ میں منقسم ہوجاتا ہے اور غضاریف کے اوپر
چھوٹے چھوٹے عضلات بغرض ارتباط بکثرت پائے جاتے ہیں تاکہ مختلف حرکات کے باعث
قبض و بسط با آسانی ہو اور منخرین کے موخر حصہ میں دو سوراخ حلق میں کھلتے ہیں۔ ناک کے اوپر
خارجی جانب تمام ناک پر تنی ہوئی جلد ہے اور جوف الف کے اندرونی سطح پر غشائی بلغمیہ
کا استر لگا ہوتا ہے اور مختلف مقام پر مختلف شکل میں ہوتا ہے چنانچہ نتھنوں کے قریب یہ
جھلی باریک پتلی پھیکے رنگ کی ہوتی ہے جسپر موٹے اور دبیز بال پائے جاتے ہیں ناک کے درمیانی
حصہ میں یہ جھلی دبیز اور گہری سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور اسمیں لعابدار گلٹیاں بکثرت
پائی جاتی ہیں اور ناک کے بالائی حصہ میں جھلی مذکور بھورے رنگ کی دبیز اور گودہ کی مثل

ملایم ہوتی ہے (**عصب شم (الفکٹوری نرو)**) عصب مذکور اعصاب دماغیہ کا
پہلا جوڑا ہے اور دماغ سے نکلتے ہی تین شاخ میں منقسم ہو جاتا ہے ایکی اندرونی شاخ درمیانی
آڑ کے بالائی حصہ میں پھیلتی ہے۔ درمیانی شاخ استخوان مصفاۃ کے مسامدار حصہ سے دو قطار
ہو کر سرایت ہوتی ہے ایک قطار داہنے منخر میں اور دوسری بائیں منخر میں اور کچھ شاخیں
ناک کی چھت میں آخر ہوتی ہیں۔ بیرونی شاخ بالائی اور درمیانی پیچدار ہڈیوں میں جال کی
مانند پھیلتی ہیں اور ناک کے زیرین حصہ میں عصب شم کی کوئی شاخ نہیں جاتی بلکہ اس مقام
پر پانچویں جوڑے کی پہلی شاخ وغیرہ دوسری حس والی شاخوں سے ریشے نکل کر داخل ہوتے ہیں
اور مقدم دماغ سے ایک منسوج عصب نکل کر عظم مشاشی کے بالائی سوراخ سے برآمد ہوتا ہے
اور اسکا ایک فرد داہنے اور دوسرا بائیں منخر میں جاتا ہے اور یہ دونوں فرد امونیا وغیرہ
حادالکیفیت روائح کو ادراک کرتے ہیں غالباً انہیں اعصاب کی خراش سے ناک میں رائی پیاز
وغیرہ تیز اور چرپری چیز کے لگانے سے جلن پیدا ہو جاتی ہے پانچویں جوڑی عصب کے مفلوج
ہونے سے قدرے قلیل حس شامہ ضرور ہی کم ہو جاتی ہے اور اسی زوج کے ریشے دونوں رخساروں
پر لگتے ہیں جو کیفیات چہارگانہ کی اثر کو معلوم کرتے ہیں اسکا ایک ریشہ دانتوں میں آتا ہے
ہوا، بخارات وغیرہ لطیف اشیا سے بو پیدا ہوتی ہے۔ تانبہ وغیرہ بعض سخت اجسام کی رگڑ
سے بھی ایک قسم کی بو پیدا ہوتی غالباً بو پیدا کرنے والے اشیا ہمیشہ بادنسیم (اوکسیجن)
کو جذب کر لیتی ہیں۔ تیزاب گندھک وغیرہ بعض تیزابوں میں بادنسیم کی پوری مقدار کے نہ ہونے
سے بو نہیں آتی۔ نیز ناک میں بادنسیم کی عدم موجودگی سے بو محسوس نہیں ہو سکتی اگر
ناک اور بودار چیز کے مابین کوئی ثقیل غیر مسامدار چیز حائل کیجاے تو بو مطلقاً محسوس نہیں ہوتی
جیساکہ شیشہ میں بند کی ہوئی عطر کی بو ہرگز پیدا نہیں ہوتی اگر خوشبودار چیز کے ذرات
ہوا میں مل جاویں تو بو بکثرت پیدا ہوتی ہے مثلاً ایک حصہ مشک کا ۱۳۰۰۰۰۰ حصہ ہوا میں ملانے
سے بو بکثرت پیدا ہوتی ہے سلفیورس ایسڈ میں بادنسیم کی پورے مقدار کے نہ ہونے سے
بو تیز ہوتی ہے سنکھیا۔ فاسفورس اور لہسن وغیرہ مختلف اقسام اور خاصیتوں کی
اشیا کی بو ایک سی شمار ہوتی ہے۔ روغنات، عطریات وغیرہ مختلف سیال چیزوں

بو مختلف ہوتی ہے خوشبودار اور بدبودار اشیا کا اثر مختلف حیوانات میں مختلف طور پر
ہوتا ہے نیز مختلف انسانوں میں یہ کیفیت مختلف ہوا کرتی ہے مثلاً سڑے ہوئے گوشت کی بو کو
مکھی زیادہ پسند کرتی ہے اور اسی میں انڈے دیتی ہے اور بعض انسان بھی سڑی ہوئی
غذا کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں اور ناک میں برمی تاثیر کے پہونچنے سے لہسن کی مانند بو
پیدا ہوتی ہے تاربجلی کے سرے سے امونیا کی بو پیدا ہوتی ہے نیز اس قسم کی کیفیت رطوبات
بینی میں تغیرات کے واقع ہونے سے پیدا ہوتی ہے بعض اوقات امراض دماغیہ نیز صحیح و سالم
اشخاص میں عارضی طور پر بو کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بہت سی چیزوں کی خاصیت
اور ماہیت حس شامہ سے معلوم ہو سکتی ہے جیسے کریہۃ الرائحہ اشیا کو قابل استعمال نہیں
سمجھا جاتا۔ جن حیوانات کو کھانا بدقت ملتا ہے ان کی قوت شامہ نہایت تیز ہوتی ہے نیز
وحشی آدمیوں کی قوت شامہ بہ نسبت شائستہ لوگوں کے زیادہ قوی ہوتی ہے —

اسباب ذیل کی موجودگی سے بو بخوبی محسوس ہوتی

اول جب استنشاق کی حالت میں ناک کے اندر بودار ذرات کی ہوا کو بزور کھینچا جائے
تو بو بخوبی ظاہر ہوتی ہے **دوم** اگر ناک کی غشائے مخاطیہ میں بودار چیزوں کے ذرات ملجاویں
تو بو پیدا ہو جاتی ہے۔ زکام وغیرہ کی حالت میں غشائے مذکور کے خشک ہو جانے سے بو مطلقاً محسوس
نہیں ہوتی **سوم** عصب شامہ کے اختتام پر بودار چیزوں میں کیمیاوی فعل کے واقع ہو جانے سے
بو پیدا ہو جاتی ہے مگر اثنائے فعل میں بادنسیم کی موجودگی نہایت ضروری ہے تاکہ اوسکی شمولیت
سے کیمیاوی تغیرات پیدا ہوں کیونکہ بادنسیم کی عدم آمیزش سے اکثر بو پیدا نہیں ہوتی —
چہارم ناک کے جوف میں بادنسیم کی موجودگی ضروری ہے ورنہ بو کا محسوس ہونا بالکل مشکل ہے جیسا
کہ ناک میں پانی وغیرہ کسی چیز کی موجودگی سے بو نہیں آتی **پنجم** عصب شم کے ذریعہ اثر اشیا
کا دماغ تک پہونچنا ضروری ہے **مؤلف** کتب طبیہ عربیہ میں ادراک قوت شامہ کی کیفیت
پر دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ذی رائحہ سے ہوا متکیف ہو کر محل احساس تک پہونچتی ہے۔ دوم
یہ کہ ذی رائحہ کے اجزا ہوا میں شامل ہو کر ناک میں داخل ہوتے ہیں اور محل احساس تک
پہونچتے ہیں مگر از روی تحقیق مذہب ثانی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فصل اول فساد شم (ان اوزینیا) اسکو خشم بھی کہا جاتا ہے اکثر عصب
حس کے نقصان سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے۔ یہ مرض دو قسم پر ہے مولودی اور غیر مولودی
مولودی یعنی عصب بلذ کو پیدا نہیں ہوتا یا ضربہ و سقطہ کے واقع ہونے سے عصب شم ٹوٹ
جاتا ہے اکثر غیر مولودی میں آتشک کا باعث ہوتا ہے جس سے عظم مشاشی اپنے مقدار سے گر جاتی
ہے اور عصب بلذ کور کے ریشوں پر دباؤ کے پہونچنے سے وہ مفلوج اور بیکار ہو جاتا ہے اور
روائح کے ادراک میں فتور برپا ہو جاتا ہے کبھی آتشک اور جذام کے سبب استخوان بینی متعفن
اور فاسد ہو جاتی ہے جس سے غشائے مخاطیہ اور اعصاب حاسہ بھی فاسد اور خراب ہو جاتے ہیں
اور ادراک روائح کی قوت حسب اعصاب ناقص یا باطل ہو جاتی ہے اور بواسیر الانف سے بھی راستہ
کے بند ہو جانے سے ہوائے بدلی کا گذر عصب شامہ تک پہونچ نہیں سکتا جس سے قوت شامہ میں
فتور برپا ہو جاتا ہے کبھی زکام میں غشائے مخاطیہ کے زیادہ متورم ہونے سے دونوں منخرین بند
ہو جاتے ہیں اور ہوا کے نہ پہونچنے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے **علاج** اگر مولودی ہو یا
عصب شم کے کٹ جانے سے فساد شم کی شکایت پائی جائے تو معالجہ سے ذرہ بھر بھی فایدہ
ظہور میں نہیں آتا اگر گوشت زاید یا بواسیر الانف کے باعث مرض کا ظہور معلوم ہو تو زاید گوشت
کو قطع کریں بعد ازاں تنقیح سدہ مصفاۃ کیلئے مختلف اقسام کے بخورات اور ذرا قہ محل میں لادین
اور یہ مرکب فایدہ میں عظیم النفع ہے **نسخہ** شونیز۔ زرنیخ سرخ قووبج سب کو مساوی الوزن
لیکر بار یک کریں اور کوزہ تنگ گلے میں داخل کر کے اول شب سے پر کریں اور دہوپ میں خشک
کریں اور اس عمل کو چار مرتبہ کریں بعد ازاں خشک کر کے کوئلہ کی آگ پر قدری قلیل ڈالکر انبوبہ
کے ذریعہ صبح و شام دہونی لیں اور دہونی کے بعد روغن گنجد استنشاق کریں پس چہار روز
کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر مجرب** مشک خالص کافور ہر ایک ۲ ماشہ اقلیمیائی
ذہب ملح اندرانی ہر ایک ۳ قیراط مرزنجوش ہر ایک نخود مر موز قصب الذریرہ گل نسرین قرنفل
ہر ایک درم سب کو باریک کر کے شہد خالص میں امیز کریں اور بطور فتیلہ ناک میں رکھیں
قرنفل سیاہ شونیز کندش مشک جند بیدستر سعد کوفی قرنفل سنبل الطیب زعفران فرد ۱
فرنگا با مجموعا باریک کریں اور ناس لیں فایدہ میں سریع الاثر ہے نزلہ زکام کی صورت میں

شونیز - خردل - شحم حنظل - پودینہ سبکو مساوی الوزن لیکر چہار چند پانی مین جوشدین اور بہاپ لین - مثلاً کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اور باقی علاج زکام عمل مین لاوین - اتشک اور جذام کی صورت مین حسب مناسب تدبیر پر کاربند ہوں **دیگر مجرب** سہاگہ ۳ ڈرام سلی سلک اسڈ ۲ ڈرام گلیسرین ۰۲ انوس سب کو ملا کر بوتل مین بند رکہین اور بوقت ضرورت بقدر ۲ ڈرام کو سوا پاؤ پانی مین حل کر کے نیم گرم کرین اور پچکاری کے طور یا بطور غرغرہ عمل مین لاوین اس سے چھچھڑا (چھوہا) نکلنا بھی موقوف ہوجاتا ہے - بعض اوقات قوت شامہ کے زیادہ تیز ہوجانے سے چیونٹیون کی طرح دور سے اشیا کو مریض معلوم کر سکتا ہے اور محض سونگہنے سے اشخاص کو پہچان لیتا ہے بعض اوقات مختلف قسم کے روائح مریض کو خود بخود محسوس ہوتے رہتے ہیں حالانکہ دراصل کوئی شی موجود نہیں ہوتی - کبھی مریض کو ہمیشہ ایک قسم کی بو خود بخود محسوس ہوا کرتی ہے قوت شامہ کے زایل ہوجانے سے مطلقاً کسی قسم کی بو محسوس ہی نہیں ہوتی - غرض یہ جملہ شکایات دوسری امراض کی شراکت سے پیدا ہوتی ہیں بذات خود کوئی مرض نہیں ہے پس اصل امراض کی دور ہوجانے سے یہ شکایت خود بخود رفع ہوجاتی ہے -

فصل دویم بخر الانف (اوزینا) اکثر اس قسم کا مرض آتشک خنازیری مزاج اور وجع مفاصل کے مریض کو ناک کی ورم اور زکام کے بار بار واقع ہونے سے ہر ایک عمر کے حصہ مین ناک کے اندر خراب قسم کا زخم ہوجاتا ہے بعض اوقات ثورات دہن - ورم زبان - مردار دانت اور زبان کی عدم صفائی پپڑی کا مردار پڑجانا - حلق کی آبلے اور دامیل وغیرہ عوارضات کو لاحق ہونے سے ناک مین سے بدبو آیا کرتی ہے **علامات** زکام کے بار بار ہونے سے ناک کی غشائے مخاطیہ موٹی ہوجاتی ہے جس سے ناک بہری ہوئی معلوم ہوتی ہے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے رقیق القوام کبھی گاڑہی بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے جس سے مریض کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہیں رہتا غشائے مخاطیہ مین زخم کے واقع ہونے سے خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے کبھی سخت کھرنڈ بن جاتا ہی علیحدہ ہونے کی صورت مین سخت منجمد ٹکرہ ملینم کے طور پر خارج ہوتا ہے جسکو پنجابی زبان مین چوہا لگنا

کہا جاتا ہے اور عرصہ دراز تک مرض کے قایم رہنے سے ہتھون کے بیچ کی دیوار زخمی ہو جاتی ہے بعض اوقات
ناک مین کرم بھی پیدا ہو جاتے ہین استخوان بینی کے گل جانے سے بہت سی سوراخ ہو جاتے ہیں
ناک بیٹھ جاتی ہے بدصورتی اور بدوضع پائی جاتی ہے پہلی رطوبت رقیق القوام بعد ازان غلیظ
پھر گہر ندطسنکر خارج ہوتے ہیں خاص پیشانی میں درد کی شکایت رہتی ہے کھانسی زیادہ ستاتی
ہے مرض مذکور کے مدت دراز تک پائے جانے سے بھوک کم لگتی ہے جس سے مریض کمزور اور سست
ہمت ہو جاتا ہے بعض اوقات مرض کی خفیف حالت مین صرف ناک صاف کرتے وقت پتلی
بلغم خون آمیز نکلتی ہے کبھی کبھی چھیچھڑا نکلکر برآمد ہوتا ہے **علامات ممیزہ** سرسری
بیان اور امتحان کر نیسے بخر الانف کی بیماری فوراً تشخیص مین آسکتی ہے ناک اور منہ کے
ملاحظہ سے باسانی مقرر کیجا سکتی ہے جب مٹر کا دانہ - پوہتہ ٹکڑہ استخوان وغیرہ عنیر
جنس شئے منخرین میں داخل ہو کر متعفن ہو جائے یا مسیر اسیری نتھنے بند ہو جاوین تو رطوبت
کے عدم اخراج سے ناک مین بدبو پیدا ہو جاتی ہے جسکی تشخیص سلائی کے داخل کرنے سے
فوراً ہو جاتی ہے بعض دفعہ فاسفٹ - کاربونٹ آف لایم اور مگنیشیا کے جم جانے سے ناک مین
پتھری پیدا ہو جاتی ہے اور دمل بھی نکل آتا ہے جس سے رطوبت ریم آمیز خارج ہوتی ہے
جنکی تشخیص مخصوصہ علامات سے فوراً ہو سکتی ہے **علاج** بغرض سہولت تین اصول پر
بیان کیا جاتا ہے **اول** ناک کو تمام غلیظ بلغم اور عفونت دار پپڑیون سے کامل طور
پر صاف کرین اور اسکی چند تراکیب ہین اول پچکاری مگر پہلے ناک کے پچھلے سوراخ کو کامل
طور پر بند کرکے منہ کے راستہ سانس لین تاکہ تمام پانی دوسرے نتھنے سے خارج ہوتا رہے
بعد ازان ایک اونس نیمگرم پانی مین ایک ڈرام سوڈا یا بائی کاربوناس یا نمک حل کرکے
پچکاری کرین بعد ردی یا لپیری وغیرہ سے ناک کو بخوبی صاف کرین اگر تار بجلی کا ایک سرا
ناک کے اندر داخل کرکے بجلی پیدا کیجاوے تو اس سے تمام چھلکے سوختہ ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہیں
دوم صفائی کے بعد جاذب اور دافع بدبو دار ادویہ کو پچکاری کے طور یا لسوار یا شیاف
تیار کرکے استعمال کرین اور پچکاری کی دوائین یہ ہیں جو ڈاہی پاؤ پانی میں حل کرکے
استعمال کر سکتے ہیں - پرمیگنٹ آف پوٹاس ۲ گرین - کلورائیڈ آف زنک ۲ گرین

سلفٹ آف زنک ۱۵ گرین - کاربالک ایسڈ ایک ڈرام - نائٹریٹ آف سلور ۸ گرین پھٹکری ۱۰ گرین سہاگہ ۸ گرین - کلوریٹ آف پوٹاس ۲ گرین ٹینکچر آیوڈین ۲۰ بوند - بورک ایسڈ ۲ ڈرام - نیفتھال ۸ اگرین - کروسبلی منٹ ۲ گرین - نیفتھال ۲ ڈرام الکحال ۲ اونس مین حل کرکے پچکاری کرین کانڈی سلوشن - روغن تاربین سلوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات کی پچکاری سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور لسوار کی یہ دوائین ہین - ارسٹال - بورک ایسڈ بسمتھ فی بنن - آیوڈو فارم - کافور کو چار پانچ حصہ چاک شکر یا نشاستہ مین ملاکر نسوار کے طور پر استعمال کرین شیافت کی دوائین یہ ہین - بالسم اف پیرو - یا گلیسرین ایک حصہ اور پانی ۳ حصہ یا نیفتھال ایک حصہ پانی ۸ حصہ مین روئی یا کپڑے کی بتی کو تر کرکے ناک مین رکھین ایک حصہ سٹرن آئنٹ منٹ کو ۶ حصہ مرہم سفید مین حل کرکے لگاوین نیز بوقت خواب نتھون مین لگا دیا کرین ع گلیسرین اف گیالک ایسڈ کے لگانے سے بھی فایدہ کمال ہوتا ہے اگر اثنائے استعمال مین ٹنکچر اسٹیل ۱۲ قطرات قدرے پانی ملاکر صبح وشام پلایا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر ناک کے اندر کسی قسم کا زخم پایا جائے تو اوسکو تیزاب شورہ یا کاسٹک نقرہ یا تار بجلی لگاکر جلادین مردار ہڈی کی موجودگی مین نکال دینے کی کوشش کرین اگر معمول زنبور کی گرفت مین مردار ہڈی نہ آسکے تو بالائی لب کو اوپر کیطرف اوٹھاکر تیز چاقو کی نوک سے شگاف دیتے ہوئے ناک کی غضروف اور درمیانی پردہ کو علیحدہ کرکے نکال دینے کی کوشش کرین **سویم** امراض موجودہ کا علاج عام اصول کے مطابق کرین چنانچہ زکام کی صورت مین مریض کو مقوی معدہ اور مقوی دماغ دوائین دین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سرپ اسقیل ۶ ڈرام اروماٹک اسپرٹ ایمونیا ۲ ڈرام لائکوآ مارفیا ہائڈرو کلوراس ایک ڈرام جنیانہ سکس بنٹری ۸ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلادین - خنازیری مزاج آدمی کو ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم اور روغن ماہی مرکبات فولاد - دودہ مکھن - بیضہ مرغ شوربا گوشت وغیرہ مقویات لطیف سریع الہضم غذائین اور دوائین قلیل المقدار مین حسب برداشت مریض کھلادین -

نسخہ ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۳۰ گرین - سائٹریٹ اف ایرن اینڈ امونیا

یہ گریں ٹینگچیر کیچلہ ایک ڈرام خیساندہ کو شیاہ ۸ اونس سب کو ملا کر ایک آونس دن میں ۳ دفعہ دیں

کشتہ فولاد جسکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ بورہ فولاد ۲ تولہ۔ نوشادر ایکتولہ دونوں کو ملا کر کاسہ چینی میں دو چند یا سہ چند لیموں کی رس ڈالکر بہگو دیں اور خشک ہونے تک بعدہ دوبارہ سہ بارہ ڈالیں بعدزاں گہیکوار کی رس میں کہرل کریں اور ۶ اسیرا پلہ جنگلی کی آگ دیں اس سے نہایت سرخ رنگ کا کشتہ تیار ہوتا ہے خوراک ایک سرخ ہمراہ مسکہ صبح شام دیں آتشک کی مرض میں مناسب علاج آتشک کا کریں اور یہ مرکب بالبداہت فایدہ مند ہے

نسخہ سیماب مصطگی۔ عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ سم الفار ۲ ماشہ اول سیماب اور سم الفار کو بعد لیموں کی رس میں کہرل کریں اور ذرات سیماب کے معدوم ہوجانے پر دیگر ادویہ باریک کرکے کہرل کریں اور دانہ مونگ کے برابر حبوب بنا کر ایک حب صبح ایک شام کہانیکو دیں۔ امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں۔

فصل سوم جفاف الانف بخار محرقہ وغیرہ امراض حارہ حادہ میں حرارت شدید کی وجہ سے ناک میں خشکی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے کبھی رطوبات اصلیہ کے فنا ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ تپ دق میں مشاہدہ کیا گیا ہے بعض اوقات ہوای مستنشقہ حرارت سے اسکے منخرین خشک ہو جاتے ہیں **علاج** اصل سبب موجب فنا کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں اور گرمی کی صورت میں تسکین اشربہ مبردہ پلاویں روغنات سرد سے ناک کو چرب رکہیں کافور اور تیز ہوائی سے بچنا سکہا دیں تاکہ آنسو کے آنے سے خشکی کی شکایت رفع ہوجائے اور بخار میں یہ ضماد پیشانی پر لگاویں **نسخہ** مغز کدو مغز تربوز۔ تخم خیارین کاسنی۔ گل بنفشہ ہر ایک ۹ ماشہ سب کو پانی میں پیسکر نیم گرم کرکے استعمال کریں **دیگر مجرب**

مغز استخوان ساق ایک جزو روغن بنفشہ روغن یاسمین روغن بادام ہر ایک ۲ جزو کتیرا گل خطمی ہر ایک ثلث جزو سب کو باریک کرکے حسب دستور قیروطی بنا دیں اور بوقت ضرورت ناک میں لگاویں ہوا وغیرہ گرد وغبار کی بیوست میں باردہ رطبہ روغنات کو ناک میں ڈالیں غذا سریع الہضم اور مرطب کہانیکو دیں۔

فصل چہارم شبورات بینی اس قسم کی پہنسیاں باطن بینی کی اعلے جانب

بخصوصاً کلکتہ اور مرشدآباد وغیرہ بلاد مرطوبہ میں پیدا ہوجاتی ہیں جس سے ناک کی اندرونی سطح سرخ ہوجاتی ہے ناک اور سر میں درد سخت ہوتا ہے اور تمام جسم میں مواد کی سمیت کی منتشر ہوجانے سے بخار بھی ہوجاتا ہے اور علاج کیطرف توجہ کے نہ کرنے سے بعض ہلاک ہوجاتا ہے

علاج مرض کی ابتدا میں مسہل کی ذریعہ معدہ اور امعا کی صفائی کریں تاکہ مواد سمیہ خارج ہوجاویں **نسخہ** آردنز بامو صوف حب النیل ہر ایک ۶ ماشہ غاریقون ۴ ماشہ ہلیلہ زرد ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے عرق گلاب اور عرق گاؤزبان میں قدرے شکر تری داخل کریں اور دوائی مسہلہ کھلاویں بعد ازان حسب طاقت مریض نفام ماؤف پر چند جونکیں لگاویں اور ادویات مصفی خون برابر چند روز تک پلاویں **نسخہ** عناب ولایتی ۶ عدد گل نیلوفر گل بنفشہ کاسنی پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۶ ماشہ آلو بخارا ۹ عدد تمر ہندی ۳ تولہ برگ سنا ۴ ماشہ سب کو بوقت شب بھگو دیں اور صبح کے وقت مال کرکے صاف کریں اور دو تولہ نبات سے شیرین کرکے مریض کو صبح و شام پلاویں اور مقام ماؤف پر خالص کاسٹک نقرہ کی بتی لگاویں بعدہ یہ ضماد تیار کرکے گرما گرم دن میں ۳ دفعہ لگاویں **نسخہ ضماد** تخم کتان ۲ تولہ صبر سقوطری مردار سنگ حلبہ دم الاخوین ہر ایک ۶ ماشہ انجیر ولایتی ۹ عدد سب کو باریک کرکے گھیکوار کی پانی میں تیار کریں اور استعمال میں لاویں اور ورم ہٹ جانے کی صورت میں فوراً نشتر دیں بعد ازان مرہم زنگار لگاویں **مرہم زنگار** زنگار ایک درم تیل گنجدہ درم روغن زرد ۴ درم موم سفید ۴ درم حسب دستور تیار کرکے استعمال کریں تاکہ مواد متعفنہ سے زخم بالکل صاف ہوجائے بعد ازان بعد مندمل مرہم کے استعمال سے زخم کو انگور پر لاویں **مرہم مندمل** مردار سنگ ۱۲ درم سنگ جراحت کتھہ سفید گلنار ہر ایک ۲ درم سنگ بصری توتیائی سبز ہر ایک درم سب کو کوٹ کر حسب ضرورت تیل تلی میں ملاکر مرہم تیار کریں اگر تدابیر مذکورہ سے مواد عفنہ خارج نہوں تو مرہم سیماب کے استعمال کریں **مرہم سیماب** ۴ تولہ سیماب کو ۹ تولہ تیزاب فاروقی میں حل کریں اور سفید ہوجانے کی صورت میں چربی گردہ اچھا تک پگھلا کر داخل کریں اور استعمال میں لاویں۔

فصل پنجم قروح الانف دالسرطیش افدی نوز)

جن اسباب سے دوسرے اعضا مین زخم ہوجاتے ہیں وہی یہان بھی پائے جاتے ہین لیکن ناک کے زخمون مین چند مخصوص اسباب کی موجودگی پیدا ہوجاتی ہے **اول** زکام حاد کی صورت مین ناک کی غشائے مخاطی پھٹ جاتی ہے جس سے قرح پیدا ہوجاتا ہے **دویم** آتشک کے پیدا ہونے سے غشائے مخاطیہ فاسد اور متعفن ہوجاتا ہے کبھی استخوان بینی کے فاسد اور متعفن ہونے سے زخم پڑجاتے ہین **سویم** ناک مین ناصور وسلعہ آکلہ کے پیدا ہوجانے سے ناک کے پوست وگوشت کہایا جاتا ہے زخم پیدا ہوجاتے ہین **چہارم** بیخ منخرین کی قریب قلاع خبیثہ کی مانند زخم پیدا ہوجاتے ہین جس سے خون اور پیپ بکثرت خارج ہوتا ہے **پنجم** جدری خسرہ وغیرہ بثورات کے بگڑجانے سے بھی زخم پیدا ہوجاتے ہیں **علامات** ہرایک موجودہ سبب کے ظہور سے علامات مخصوصہ پیدا ہوجاتے ہیں۔ اگر زکام کے سبب ہو تو زکام کا ہونا ضروری ہے آتشک کی صورت مین آتشک کی موجودگی خود دلالت کررہی ہے علاوہ ازین استخوان مین فساد وتعفن پیدا ہوجاتا ہے آکلہ کے باعث ہو تو دن بدن زخم بڑہتا جاتا ہے اور اسکے ازالہ مین کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور منخرین کے زیرین حصہ پر زخم خود بخود پیدا ہوجاتا ہے خصوصًا موسم سرما مین سرد وخشک ہوا کے چلنے سے زخم پیدا ہوجاتے ہیں **علاج** صفائی کو مقدم رکہین حفظان صحت کے قواعد کی پابندی کرین ضعیف اور قوی زخم کے موافق کاسٹک لفرہ سلوشن تیار کرکے لگادین زکام کے زخمون مین بھی یہی سلوشن فایدہ مین سریع الاثر ہے آتشک کیصورت مین خاص آتشک کا علاج کرین چند انکہ منہ مین جوشش پیدا ہوجائے لیکن استخوان کی بوسیدہ اور متعفن حالت مین منہ کا جوشش مین لانا ہرگز مناسب نہین ہے اس سے زیادہ فساد ہوجاتا ہے بلکہ اسصورت مین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو نقوع سارساپریلا یا انٹی مونی کے ہمراہ دین فایدہ مین عظیم النفع ہے اور ٹنکچر اسٹیل اور کونین کی ساتہہ دینا تقویت انکے واسطے زیادہ ترمفید ہے آکلہ کیصورت مین تیزاب گندہک کاسٹک لفرہ وغیرہ ادویہ اکالہ سے داغ دین تاکہ زخم کا پہیلنا رکجاوے اور گہاؤ پر صبح وشام مرہم سفید لگادین ابتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اگر ناک کے جوف کا درمیانی دومرہڈی کی سطح کے متورم ہونے سے سفید رنگ کا

ادبھار پیدا ہو جائی تو اس صورت مین مریض کو بیہوش کرین بعدزان حلق کے اندر یا باہر
کیطرف زنبور داخل کر کے تمام زائد ساخت کو پکڑ کر پہاڑین یا باہر کھینچ لین اور باقی ماندہ حصہ
کو بجلی یا کاربالک اسڈ یا کاسٹک نقرہ سی جلادین اگر یہ مرض دوبارہ سہ بارہ پیدا ہو جائے
تو حسب مناسب کثرت سے تدارک کرین ۔

فصل ششم رعاف (اپس ٹاکسس) ناک کی غشائے

مخاطیہ سے خون کی جاری ہونے کو نکسیر پھوٹنا کہا جاتا ہے اکثر یہ حالت عہد طفلی اور
عین جوانی مین دموی مزاج کے آدمی کو ذاتی طور پر ہوا کرتا ہی جوش خون کی صورت
مین درد سر ہوتا ہے چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین کبھی مریض سل اور خنازیری مزاج
آدمی کے غشائے مخاطیہ کی شرائین مین ایک قسم کی خراش ہو جاتی ہے جس سے شرائین پہٹ
جاتی ہین اور خون جاری ہو جاتا ہے اور اکثر یہ صورت ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر کے مابین واقع
ہوتی ہے کبھی قبض اور بخار کے اخیر درجہ مین بحران کے طور پر واقع ہوتا ہے کبھی زہریلے
جانور کے کاٹنے سی ناک کی شرائین پہٹ جاتی ہیں اور شرائین سے خون کی شکایت پیدا
ہو جاتی ہی کبھی قلب جگر طحال اور گردہ کی امراض مین دوران خون کی رک جانیسے
نکسیر پھوٹ پڑتا ہی کبھی سن کہولت مین آکلہ دہن وغیرہ خون کی خرابی مین گون کی رینت خراب
اور ڈہیلے ہو جاتے ہیں اور قدری قلیل صدمہ سی سیلان خون کی شکایت ہو جاتی ہے قطع
بواسیر الانف وغیرہ عمل دستکاری مین سیلان خون ہو جاتا ہی کبھی ادرار حیض خون بواسیر
وغیرہ معمولی جریان خون کے بند ہو جانے سے ناک کی رگین پہٹ جاتی مین جس سے نکسیر
کا خون پھوٹ نکلتا ہے غرض نکسیر کا پھوٹنا خواہ کسی سبب سے ہو جب خون بکثرت خارج ہوتا
ہے تو مریض کے ہاتھ دپاؤن سرد ہو جاتے ہیں جسم لاغر چہرہ زرد سپاہی مایل ہو جاتا
ہے اور لحظہ بلحظہ ضعف اور کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ **علامات تشخیصہ**

یہ ایک عام مرض ہے خاص تشخیص کیلیے بیان کرنا چندان ضروری معلوم نہیں ہوتا
مگر بعض اوقات ناک کے پچھلے حصہ سے خون خارج ہو کر حلق مین چلا جاتا ہے بعدزان
کہانسی یا قے کیساتھ باہر آتا ہے پس اس قسم کی صورت مین نفث الدم یا قی الدم

کا اشتباہ ہو سکتا ہے **علاج** اصل سبب جب نفاد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین اس سے نکسیر کا خون خود بخود بند ہو جاتا ہے اگر دماغ مین خون کے اجتماع سے درد سر کی شکایت پائی جاتی آنکھین سرخ کانو نمین مختلف قسم کی آوازین وغیرہ ورشش دماغ کی علامات نمودار ہون تو نکسیر کے روکنے مین احتیاط کرین اگر خون کی زیادہ خارج ہونے سے ضعف کا ہو جائے تو اوسکی بند کرنیکی تدبیر کرین ورنہ نہین۔ اور نہ خون کو یکدم بند کرین بلکہ مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کرین غذا سریع الہضم لطیف کہلا دین اور صادق اشتہا سے کم کہلا دین جس سے مریض کسیقدر کمزور ہو جائے ایسی موقع پر فصد بھی لے سکتے ہین مصفے خون اور سرد ادویہ کے **استعمال** سے خون کے جوش کو کم کرین تمرہندی آلو بخارا کشنا کاسنی کشنیز نیلوفر وغیرہ سرد دوائین پلا دین **دیگر** ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام سرپ آف آرسی ان ۶ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** ٹنکچر سٹیل ۳۰ بوند ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۲۰ بوند اکوا آرنشائی ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام پلا دین۔ **دیگر مجرب** گیالک ایسڈ ۲ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۲ بوند شربت سادہ ۲ ڈرام حنیسانہ ۵ آرنج پیل ۱۰ اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** ٹنکچر اکونائیٹ ۲ بوند لائیکوار امونیا ایسیٹیٹس ایک اونس سب کو ملا کر ایک ڈرام گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دین آرگٹ کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے ناک کی عروق شعریہ سکڑ جاتی ہین جس سے سیلان خون فوراً بند ہو جاتا ہے **نسخہ** اکسٹرا کٹ آف آرگٹ ۴ ڈرام ٹنکچر آرنشیائی ۴ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دنمین ۳ دفعہ دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب المجرب** ٹنکچر اسٹیل ۲ ڈرام لیکوئڈ اکسٹرا کٹ آف آرگٹ ۲ ڈرام اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام انفیوزن کوشیا ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین۔ اور خارجی تدبیر اس طرح پر کرین کہ مریض کو چیت لٹا کر اوسکے دونون ہاتھ کو سیدھا اونچا آسمان کیطرف اوٹھا دین جسمین تا بغل کی سفیدی ظاہر ہو جائے نیز سر و دوشانہ کو جسم کی نسبت قدرے اونچا

م۔ بمخصوص علامات سے بحران کی تشخیص ہو سکتی ہے

اونچا کرین پس اس صورت مین ہاتھونکا خون نیچے کیطرف اوترآتا ہے اور ہاتھ خالی
ہوجاتے ہین پس اس حالت مین طبیعت مدبر بدن خون کو عروق خالیہ کیطرف فوراً لیجاتی
ہے جس سے ناک کیطرف خونکا جانا رک جاتا ہے اور رعاف کی شکایت رفع ہوجاتی
ہے مریض کی پیشانی چند بار اور خاص ناک کی چپت پر کپڑی کی گدی کو سرد پانی مین
بھگوکر رکھیں برف کا رکھنا زیادہ تر فایدہ مند ہے جس نتھنے سے خون جاری ہوجاتا ہے
اوسپر دبا دوالین اکثر اس سے خون بند ہوجاتا ہے۔ **دیگر مجرب** گل ارمنی گل انار
آردجو اقاقیا گلنار سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور برف سے سرد کرکے پیشانی
پر لیپ کرین اور برف سے بار بار سرد کرتے رہین اگر برف کو کوٹ کر مثانہ گوسفند
مین بھرین اور سر کے پیچھے گدی پر باندھین اس سے نکسیر کا خون بہت جلد بند ہوجا
تا ہے شاید اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارد بالفعل کی ملاقات سے نخاع کو ایکقسم
کی اذیت پہونچتی ہے جس سے دماغ بھی قدرے قلیل متاذی ہوجاتا ہے اور دماغ
کی اذیت سے سردی اور لرزہ بدن پر پیدا ہوجاتا ہے اور عروق مین انقباض کے
پیدا ہونے سے خون بند ہوجاتا ہے اگر اس سے خون بند نہو تو ٹنکچر اسٹیل یا کسے
دوسری حابس الدم عرقیات مین روئی یا پارچہ کپڑے کو بھگو کر ناک مین ٹھوس دین اس سے
خون فوراً بند ہوجاتا ہے نیز ٹنکچر اسٹیل بقدر ۵ قطرات پانی مین حل کرکے پندرہ پندرہ
منٹ کے بعد پلاوین۔ روغن تارپین یا پھٹکری ٹنکچر اسٹیل وغیرہ عرقیات قابضہ کو
پانی مین حل کرکے پچکاری کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے کیالگ اسٹریا یٹا نک اسڈ کے
تیز عرق سے پچکاری کرنی فایدہ مین نہایت قوی الاثر ہے اور عین موقع پیہ دوسری ادویات
کے نہ دستیاب ہونیسے صرف نمک کو پانی مین حل کرکے پچکاری کرنا اکثر فایدہ ہوجاتا ہے
اور یہ نفوخ بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کندر نشاستہ دم الاخوین صمغ عربی
مقناطیس سوختہ کافور رسوت گردآسیا گل ارمنی طباشیر بریان سبکو مساوی الوزن لیکر باریک
کرین اور نفوخ کے طور پر استعمال مین لاوین **دیگر پلاستر مجرب** پھٹکری بریان صمغ عربی
گل ارمنی مازو اقاقیا کندر گردآسیا ہر ایک ۳ ماشہ افیون ۱ ماشہ سب کو باریک کرکے

لبطور پلاس کے استعمال کرین **دیگر مجرب** پہٹکری زرنیخ مرکی ہر ایک یکتولہ اقلیمیا نقرہ ۶ ماشہ افیون مازو کافور ہر ایک ۲ ماشہ مائین گلنار ہر ایک تولہ بورہ ارمنی ۴ ماشہ مرچ سیاہ دم الاخوین اقاقیا صمغ عربی ہر ایک ۲ ماشہ سرب سوختہ ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے خمیر کرین اور فتیلہ بنا کر ناک مین رکھین فایدہ بیسیریع الاثر ہے پاؤن اور ٹانگون کو گرم پانی مین رکھنا پنڈلیون یا جگر پر آبلہ انگیز پلیستر لگانا بعض اوقات مفید ہوا کرتا ہے بحران کی صورت مین خون کو بند نکرین البتہ خون کے زیادہ نکل جانے سے اگر ضعف کا احتمال زیادہ پایا جائے تو فوراً خون کو بند کرین اگر ضربہ اور سقطہ کے وقوع سے غشای دماغ کی اور رگ پہٹ جاوین تو اس حالت مین بھی خون کا فی الفور بند کرنا مناسب نہین ہے صرف سرد پانی دماغ پر ڈالنا یا برف رکھنا کافی ہے تاکہ اوسکی سردی سے خون خود بخود بند ہوجائے اور ادویہ مقویہ عروق پلاوین خصوصاً سرپ یا سلفٹ اف ایرن کا پلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے جب خون کی رقت مین خون جاری ہوجائے جس سے کمزوری جسم نحافت طبع اور لاغری بدن ساعت بساعت زیادہ ہوتی جاتی ہو نتھا ورچشم کی اندرونی جانب سفیدی مایل رنگت ہوجائے نبض کی رفتار ضعیف پڑجائے یا مرض سل اور خنازیری مزاج کا مریض ہو تو خون کے بند کرنے مین جلدی کرین اگر امراض قلب گردہ طحال اور کبد کی موجودگی سے زیادتی دوران خون مین روکاوٹ پیدا ہوجائے اور رگون کی پرت ڈہیلے پڑجاوین تو ضعف گردہ ضعف کبد وغیرہ علامات بھی پائی جاتی ہین اور یہ مرض اکثر جوان قریب العہد بلوغ نیز عدم ادرار حیض کی صورت مین عورتون کو ہوجاتا ہے اس صورت مین اصل مرض کا علاج کرین اور نکسیر کے پہوٹنے پر روئی یا کپڑے کے پارچہ کو قابض عرقیات مین بھگو کر ناک کے نتھنے مین ٹہونس دین کبد اور گردہ وغیرہ اعضا کو تقویت دین اور یہ حبوب تقویت جگر کیلئے زیادہ تر فایدہ مند ہین **نسخہ** شورہ قلمی سہاگہ بریان پہٹکری بریان تمک سیخر نمک سنارہ پوست بلیلہ زرد انیسون ہلدی اجواین ہر ایک ۲ تولہ صبر یکتولہ کشتہ فولاد یکتولہ سب کو باریک کرکے رس لیموں مین ۳ دفعہ ادرک کی رس مین ۳ دفعہ اور گہیکوار کی رس مین ۳ دفعہ کہرل کرکے حبوب بمقدار نخود تیار کرین

اور ایک جب صبح ایک شام کہانیکو دین اگر تدابیر مذکورۂ صورت بالا سے آرام کی نمایان نہو تو
مخصوصہ قثاطیر کے سرے پر دوہرا کیا ہوا مضبوط تاگہ باندہ کر ناک کے راستہ حلق تک
لیجاوین اور تاگہ کو زنبور کے ذریعہ سے باہر نکالین اور ناک سے قثاطیر کو خارج کرین
پس اس صورت مین منہ کے تاگہ پر اسفنج کا ٹکڑا یا کپڑے کا پارچہ باندہ کر ناک کے تاگہ کو کھینچیں
تاکہ منخرین کے موخر سوراخ پر ایک قسم کا متکاثف ڈاٹ سا ہوجاتی ہے جس سے خون فوراً بند ہوجاتا ہے یاد
رہے کہ منہ والا تاگہ اسقدر لمبا ہو کہ ناک کے موخر سوراخ تک اسفنج پہنچنے کے بعد بھی منہ
سے باہر نکلا رہے تاکہ نکالنے کے وقت کھینچکر اسفنج کو نکالین **تجربہ مؤلف**
دو مریض کا بیان قابل ذکر ہے - ایک ۱۶ سالہ لڑکا سر کو جھکا کر سبق یاد کر رہا تھا دفعتاً
ناک کے بائین نتھنے سے خون جاری ہوگیا - خانگی تدابیر سے خون کے بند ہونے سے
فقیر مؤلف کو موقع پر بلایا خون کی زیادہ نکل جانے سے رنگ بدن سفید ہوگیا تھا کمزوری
کی صورت مین غشی کے بار بار پڑنے سے لواحقین کی حواس باختہ تھے پس اس نازک
موقع پر معمول طریق عمل سے ذرہ بھر بھی فایدہ ظہور مین نہ آیا آخر بامر لاچاری ٹانک ایسڈ
گیلک ایسڈ - آرگٹ پوڈر کو فرداً فرداً ہلاس کے طور پر استعمال کیا ٹنکچر اسٹیل بقدر
۲۰ بوند پلایا نیز اس سے پچکاری کی جس سے عارضی افاقہ ہوگیا مگر دوسرے روز پھر زور
سے خون آنے لگا کبھی کبھی خون کی قی بھی آیا کرتی تھی جس سے مریض کے ہلاک ہوجانے
کا احتمال زیادہ ہوگیا - اور کسی تدبیر سے کامیابی کی عدم صورت مین دو انچ لمبا
نصف انچ موٹی مستطیل پتھر کو مخالف بازو کے مقام رگ باسلیق پر بذریعہ
ایک پٹی خوب کسکر باندہ دیا جس سے خون کا سیلان فوراً بند ہوگیا اور ۲۴ گھنٹہ کے
بعد کھول دیا اور دوبارہ خون کی شکایت کے نہ ہونے سے مریض بالکل تندرست ہوگیا
دوسرے مریض کا بھی یہی حال تھا اور باسلیق فصد کے لینے سے نتھنوں کا خون فوراً
ہوگیا -

فصل ہفتم آبلہ بینی اس قسم کا دانہ اکثر ظاہر بینی پر جہلی - ملک سندہ مین
بکثرت ہوجاتا ہے ابتدا مین بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بتدریج عرض مین زیادہ ہوجاتا ہے

جب میان سواد سنجا ہوکر پھٹ جاتا ہی تو مواد کے خارج ہونیسے دوبارہ منہ زخم کا بند ہوجاتا ہے پھر دوسری جگہ آبلہ پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ تمام جلد متورم و فاسد اور متعفن ہوجاتی ہے اور علاج کے نہ مفید آنے سے صحت کم حاصل ہوتی ہے برابر مدت دراز تک مرض کی شکایات پائی جاتی ہے جبتک آب و ہوا کی تبدیل نہ کیجاوے صحت کا حاصل ہونا غیر ممکن ہوتا ہے اس مرض کا اصل سبب صرف پانی کی خرابی ہوا کرتی ہے جبتک مخصوصہ شہر کے پانی پینے کو ترک نہ کیا جاوے حصول صحت محال ہے **علاج** بثورات مذکورہ کے نمودار ہوتی ہی شہر سکونتی کو چھوڑکر دوسری شہر مین نقل مکان کرین اگر نقل مکان ناممکن ہو تو اصل کاسٹک نقرہ کو پانی مین حل کرکے بثورات پر لگاوین **دیگر لفوخ** جس سے جراحت خبیثہ کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سعد کوفی۔ زعفران۔ مرمکی۔ مازو۔ پھٹکری۔ زرنیخ سرخ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین بعد ازان ناک کو صاف کرکے لفوخ کے طور پر استعمال مین لائیں درد کی زیادتی مین مرہم افیون کا ضماد کرین اگر مزاج مین دوسری کسی قسم کی شکایت پائی جاوے تو اوسکا دفعیہ حسب مناسب تدابیر سے کرین اور مرہم توتیا جسمین افیون بھی شامل ہو زخم پر لگانا فایدہ مین سریع الاثر ہے مرہم اسٹیٹ آف لڈ اور روغن بکار بالکٹی اشلیوٹ کی مالش بھی زیادہ تر مفید ہے۔

فصل ہشتم گوشت تزایدالالف (لیپ اوما) اسکے معنی ہیں ناک کی کونپل پر شحم کا زیادہ ہوجانا جس سے بینی کے قریب گوشت کے زیادہ ہوجانیسے ناک زیادہ غلیظ ہوجاتا ہے بعض اوقات ناک کی نوک بہت طویل ہوکر نہایت بد وضع اور بدصورت معلوم ہوتی ہے **علاج** امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین جوش خون مین مقام ماؤف پر چند جونکین لگاوین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو گوشت زاید کو نشتر سے کاٹ دین تاکہ بد وضع کا عیب رفع ہوجاوے۔

فصل نہم بواسیرالالف (پالی پس نیزائی) نیزل بمعنے ناک اور پالی بمعنے زیادتی اور پس کے معنے ہین پاؤں۔ چونکہ اس مرض مین غشاے

مخاطیہ ناک کے اندرونی مسّے زیادہ و متعدد جگہ مین پیدا ہوجاتے ہین اور ہر ایک جڑ پاؤن کی طرح قایم اور مضبوط ہوتی ہے اسلئے متقدمین نے تسمیتہ لہ باسم لازمہ کے نام سے موسوم کیا ہے
القحلہ یہ ایک قسم کی چھوٹی سی رسولی ہوتی ہے غشائی مخاطیہ غشائی خانہ دار یعنی اور باریک عروق سے تیار ہوتی ہے اصل مین غشائی مخاطیہ اور عروق کے اندر ایسی داخل ہوجاتی ہے کہ گویا معلوم ہوتا ہے کہ بالائی طبقہ جلد مین ایک قسم کی فزونی پیدا ہوگئی ہے اور مستورات کو بہ نسبت مردونکے یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے اور تین قسم کے مسّے ہوتے ہین اول نہایت نرم پلپلے زرد رنگ بے درد سہل العلاج ہوتے ہین اکثر اگلی منخرین کی برونی دیوار پر پائی جاتے ہین دوم ریشہ دار قدرے سخت سرخ رنگ ہوا کرتے ہین جنمین قدرے قلیل درد بھی ہوتا ہے اور پچھلے منخرون پر ہوتے ہین سوم شدید الصلابت سیاہ رنگ اور دردناک ہوا کرتے ہین ان دونون موخر الذکر اقسام کے علاج مین قدرے دقت ہوتی ہے علامات
اکثر موسم سرما مین مریض زکام کی شکایت کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منخر واحد مین یا دونون منخرین مین کچھ روکاوٹ ہے اور روکاوٹ کو رفع کرنے کیلئے دفعیہ مین تنفس کے ذریعہ مریض بار بار کوشش کرتا ہے جس سے بعض اوقات نکسیر بھی ہوجاتا ہے سوراخون کی کمی بیشی کے مقدار پر تنفس مین دقت ہوتی ہے ناک سے بدبودار رطوبت کے بکثرت خارج ہونے سے قوت شامہ ناقص یا باطل ہوجاتی ہے جسکے سبب سے کسی چیز کی خوشبو اور بدبو مدرک نہین ہوتی آواز مین فتور کے پڑجانے سے بیمار گھگھیا کر بولتا ہے مرض کی خفیف حالت اور سوراخون کی کمی مین ناک کی ہیئت اصلی مین کسی قسم کا تغیر نہین ہوتا مگر مرض کی زیادتی مین منخر چوڑا اور وسیع ہوجاتا ہے ناک کی ہڈی مین بھی وسعت پھیل جاتی ہے جس سے چہرہ بیڈول بدوضع معلوم ہوتا ہے دباؤ کیوجہ سے آنکھ سے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہین کیونکہ صحت کی حالت مین جو زائد آنسو ناک کے مجری سے خارج کرتی تھین اب روکاوٹ کے باعث باہر کیطرف نکلتی ہین جب ناک کے اندرونی سوراخ کو بغور دیکھا جاتا ہے تو مسے بخوبی نظر آتے ہین کبھی طولانی مین مسے اسقدر بڑھ جاتے ہین کہ نتھنے سے باہر نکل آتے ہین۔

درد سر اور بے چینی رہتی ہے اور بسا اوقات کیوس مجری پر دباؤ کے پہونچنے سے قوت شامہ میں بھی فرق پڑ جاتا ہے کبھی دماغ پر دباؤ کے پہونچنے سے علامات دماغیہ نہایت خوفناک پیدا ہو جاتی ہیں۔ **علاج** ابتدا میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں اور غلبہ خون میں ناک پر چند جونکیں لگا دیں اگر چھوٹے اور نرم ہوں تو کروم ایسڈ یا تیزاب شورہ یا برقی بجلی سے مسہ کو جلا دیں تا نگ سد پھٹکری اور سلی سلاک سوڈا کی ناس کریں اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو چند جونکیں لگا دیں عمل دستکاری سے مسونکو خارج کریں اگر سامنے کیطرف سے انگلی یا زنبور یا کشش کا تار مسہ کی جڑ تک پہونچ سکے تو اسی طرف سے مسہ کے نکالنے کی کوشش کریں ورنہ حلق کیطرف سے نکالیں **طریق عمل** مریض کو کرسی پر بٹھلا کر سر کو قدرے نیچے کیطرف جھکا دیں اور جھکنے کی مریض کو ہدایت کریں تا کہ ناک بخوبی نمایاں ہو جائے بعدہ ان سلائی کے ذریعہ مسوں کی گردن اور جڑ کو معلوم کریں یا آلہ انف بیں (اسپیکلم) کو منخر میں داخل کر ملاحظہ کریں کہ مسہ کی جڑ کس مقام پر ہے اور جڑ کے معلوم ہونے پر دندانہ دار زنبور سے پکڑ کر مروڑیں تاکہ جڑ ٹوٹکر اپنی جگہ سے باہر نکل آئے مگر احتیاط رکھیں کہ جڑ کے ساتھ ناک کی وہ ہڈی جسکے ساتھ مسہ کی جڑ چسپاں ہے باہر نہ نکل آوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اگر ناک کے مسے اسقدر بڑے ہوں کہ ناک کے اندر سے نکل نہ سکیں تو بالائی لب کو وسطی خط سے ایک جانب قطع کرکے ناک کی دیوار کے ساتھ ساتھ شگاف لگا دیں اور منخر ناف کو پھیلا کر اخراج مسہ میں کوشش کریں اگر اس سے بھی کافی طور پر کشادگی حاصل نہو تو ایک طرف سے ناک کی ہڈیوں کو بھی علیحدہ کرکے سوراخ کو زیادہ وسیع کریں پس اس صورت میں ایک انگلی گلے میں سے اور دوسری سامنے کی طرف داخل کرکے تمام سقف و فرش اور دیوار ناک کو کامل طور پر ٹٹولیں اور جس جس جگہ پر مسہ کی جڑ معلوم ہوتا جس

کہینچ کر علیحدہ کرین بعض استخوانی سولیان ناک مین نہایت سخت ہوتی ہین جبیراوزار کا کام نہین چل سکتا بعض اوقات ایسے مقام پر ہوا کرتے ہین کہ ناک اوٹھانے کے بغیر بخوبی نظر نہین آتے نہ اونپر کوئی جراحی عمل اطمینان کے ساتھہ کیا جاسکتا ہے پس ایسی صورت مین بالائی لب اوٹھا کر تھیرے سے قطع کرکے علیحدہ کرین اور بیرونی ناک سمیت تمام ساختون کو ہڈیون سے علیحدہ کرکے اوٹھادین اس سے ناک کا اندرونی حصہ دور تک نظر آسکتا ہے چونکہ اس عمل مین خون کا اخراج بکثرت ہوتا ہے لہذا جملہ مسون کو ایک ہی دفعہ مین نہ نکالین بلکہ ہفتہ دو ہفتہ کے وقفہ دیکر ایک ایک کرکے نکالین اور نکال لینے کے بعد حسب ہدایت خون کو بند کرین پھٹکری وغیرہ قابضات ادویہ کو پانی مین حل کرکے پارچہ کا ٹکرہ ترکرین اور منخر مین ٹہونس دین اس سے خون فوراً بند ہوجاتا ہے اور ہوائی خارجی سے زخم بھی محفوظ رہتا ہے **دیگر مجرب** پوست انار مرکی شنان اقصارین پھٹکری مازو سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شہد مین ملاکر فتیلہ کے طور ناک مین داخل کرین اس سے ناک کا خون فوراً بند ہوجاتا ہے جب جملہ مسے یکے بعد دیگرے نکل جائین اور منخر صاف ہوجاوین تو گیالک اسڈ ٹانک اسڈ یا سفوف کمیلہ یا سفوف کتھہ سفید وغیرہ ادویہ مقویہ غشاء مخاطیہ منخر مین ڈالین یا سلوشن اف ٹانک یا عرق شب یمانی پچکاری نال مین کرین اگر تنکچر سماہم الفس بقدر تین قطرات پانی مین شامل کرکے روزانہ دو تین دفعہ پلائین نیز بقدر ۳ قطرات ایک اونس پانی مین حل کرکے منخر مین پچکاری کرین تو زیادہ تر فایدہ مند ہے نیز لین کو منہ پر باوراقا کے طور پر استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے غشائے بلغمیہ کی تقویت سے دوبارہ عود نہین کرتے اگر ناک کے پچھلے منخرین سے ہی مسے خارج نہ ہوسکین تو بحالت مجبوری مریض کو دوائی بیہوشی سنگھا کر تالو کے درمیانی خط پر ناک کے متوازی حلق پر شگاف دین اور باحتیاط تمام نکالین مگر اس عمل مین خطرہ عظیم ہوا کرتا ہے

احتیاط مریض کو ہدایت کیجاوے کہ تندرست نتھنے کو انگلی سے دباکر ہوا زور سے منخر سے ہوا کو خارج کرے اس صورت مین سوراخ بینی کے کھل جانے سے بخوبی نظر آتے ہین پس ایک ڈرام پانی مین ۶ گرین ٹانک اسڈ کو حل کرکے باریک پچکاری مین بہرین اور پچکاری کی نوک سے مسہ کو چھید کر ۱۔۲ قطرات عرق مذکور کو داخل کرین اس سے چند روز مین مسے

سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں اور خشک خون کے لوتھڑی کیطرح نظر آتے ہیں اور کسی قسم کی درد اور
تکلیف کے بغیر مریض انگلیون سے نکال لیتا ہے کبھی جلد کے زیادہ بڑہ جانے سے یا لوتھڑا خون
کے جم جانے سے سوء التنفس معلوم ہوتی ہے پس اول صورت مین دستکاری اور دوسری صورت مین
پچکاری کا استعمال زیادہ تر فایدہ مند ہے -

فصل دہم دیدان الالف (درمیز نیزائی)

درمیز بمعنے کرم یا نیزائی بمعنے ناک ہے یہ مرض بلاد بارده مین بہت کم اور بلاد جاره مین خصوصًا موسم گرما مین زیادہ تر
ہوتا ہے اکثر مستورات بہ نسبت مردون کے زیادہ تر مبتلای مرض ہو جاتی ہیں ابتدا مین
علامت منذره کے طور پر بخر الالف کی شکایت ضروری ہو جاتی ہے کیونکہ بخر الالف مین
قروح کے پیدا ہونے سے ناک بیٹھ جاتی ہے اکثر آتشک اور جذام کے اخیر درجہ مین پیدا
ہو جاتا ہے جس سے رطوبت فاسده بدبودار رقیق القوام سرخ خون آمیز یا سفیدی مائل منخرین
سے جاری رہتی ہے کبھی بروز دندان کے وقت خورد سال بچون کو ناک سے بدبودار رطوبت
جاری ہو جاتی ہے مگر اس حالت مین زخم کا ہونا ضروری نہین ہے **اسباب** ناک سے
بدبودار رطوبت کی جاری ہونے سے ایک قسم کی نیلگون بڑی مکھی خواب کے وقت یا کسی دوسری
حالت مین منخرین مین بیٹھ جاتی ہے اور انڈے دیتی ہے اس امید پر کہ بدبودار جگہ مین بچے
اچھی طرح پرورش پائینگے صرف اسی غرض سے بیٹھا کرتی ہے نہ یہ کہ وہان سے اپنی غذا حاصل
کرے اس مکھی کو انگریزی زبان مین بلو بائل فلائی کہتے ہیں بلو بمعنے نیلگون بائل بمعنے بول
اور فلائی بمعنے مکھی ہے اور لاطین زبان مین اسکو مسکا وامی ٹوریا کہتے ہیں یعنے وہ مکھی جو
انسان کی قے پر بیٹھتی ہے جب مکھی مذکور انڈے دے چکتی ہے تو رطوبت کے ہمراه بہت
سے انڈے خارج ہو جاتے ہیں اور بعض تنفس کے ساتھ اوپر کو چلے جاتے ہیں اور بہت
جلد بچے پیدا ہو جاتے ہیں اور ناک کی جڑ مین دونون ابرو کے درمیان سکونت اختیار کرتے
ہیں مفصل عظم مقدم الراس اور مفاصل ابرو کے گڑھے مین رہتی ہین نیز فک اعلی کے گڑھے
مین جو ناک کے قریب جہان دانت پائے جاتے ہین رہتے ہیں بعد ازان ناک کے زخم
مین بلکہ ناک کے تمام گوشت و پوست مین پہیل جاتے ہیں بدبودار رطوبت سے غذا حاصل

کر کے بہت جلد بڑے ہو جاتے ہیں چنانکہ طول میں نصف انچ عرض میں ۱/۸ حصہ انچ کے برابر ہو جاتے ہیں اگر ان کرموں کو زندہ نکالکر کسی برتن میں رکھا جائے اور پرورش کیلئے گوشت ڈال دیا جائے تو یہی کرم بلو باٹل غلاظ مکھی بنجاتی ہیں علامات پیدا ہونے کرموں کے پہلے بخر الانف کی شکایت ہوجاتی ہے اور کرموں کی تولید میں کھجلی۔ دغدغہ۔ ورم اور درد زیادہ ہوتا ہے منخرین کے موٹا تازہ ہونیسے سرخی اور چمک زیادہ ہو جاتی ہے بدبودار رطوبت بکثرت آتی ہے۔ بھوں۔ رخسارے آنکھیں اور پیشانی بھی متورم ہو جاتی ہے فکین عینین پیشانی اور دماغ میں زوج عصب خامس کی شاخوں کے پھیلے رہنے سے زیادہ درد ہوتا ہے ضربان وتخس کی شکایت بھی زیادہ پای جاتی ہے کیونکہ ناک کے گوشت میں کرموں کی حرکت متواتر اور بار بار ہوا کرتی ہے جس سے اعضای جوارح متاذی ہوتے ہیں اور رفع اذیت کیلئے خون کی آمد بکثرت ہوتی ہے جس سے شرائین میں ضربان اعضا میں تمدد اور اعصاب میں انغماز پیدا ہو کر موجب درد۔ ضربان اور نخس کا ہوتا ہے کرموں کی حرکت کے کم ہونیسے درد میں بھی قدرے تخفیف ہوتی ہے ورم کی زیادتی اور بعض اوقات مختلف مقامات میں سوراخوں کی پیدا ہو جانے سے مریض کی صورت وہیت میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے جس سے اوسکی شناخت بعض مشکل ہو جاتی ہے کبھی کبھی اکا دکا کرم بھی خارج ہوتا رہتا ہے ناک بیٹھ جاتی ہے اور دماغ میں کرموں کے داخل ہو جانے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** مریض کو صاف ستھری ہوادار مکان میں رکھیں کپڑے اور بستر کی صفائی بھی مقدم ہے عطر وغیرہ خوشبودار اشیا کا پاس رکھنا نہایت ضروری ہے اور ناک منہ کو ململ کے باریک کپڑے سے ہمیشہ ڈھانکے رکھیں تاکہ ناک میں مکھی کا گذر نہو اور کپڑے کے دو تہ میں کلوروفارم چھڑک کر مریض کو سنگھاویں اس سے کرم فوراً باہر آجاتے کیونکہ کلوروفارم کی بو سے یہ کرم زیادہ ترمتاذی اور مضطرب ہو کر تازہ ہوا میں باہر نکل آتے ہیں اگر کاربالک ایسڈ کو کپڑے کے دو تہ میں چھڑک کر مریض کو سنگھایا جائے تو کرم کل خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر چالیس حصہ پانی میں ایک حصہ کاربالک ایسڈ حل کر کے بذریعہ پچکاری قدرے قلیل ناک میں پہنچایا جاوے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے اور فدا اسکے

ند وست بتاب ہونے سے کرم ضعیف ناتوان ہو جاتے ہیں آخر بہو کہ کی اضطرابی سی فوراً باہر
نکل آتے ہیں کیونکہ کاربالک کے دافع عفونت اثر سے ناک کی عفونت پاک صاف ہو جاتی ہے
حالانکہ ناک کی بدبودار ہوا کرمون کی زندگی کا باعث ہے اور بدبو کی عدم موجودگی سے
کرمون کو ایک قسم کی ایذا پہونچتی ہے جس سے وہ باہر نکل آتے ہیں۔ اگر ۳ قطرات روغن
تارپین کو ایک اونس پانی مین حل کرکے ناک مین پچکاری کیجاوے تو کلہم کرم مرجاتے ہین
کافور محلول بآب کی پچکاری بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے سفوف کافور کو نفوقاً استعمال
کرنا بھی مفید ہے گو اشیاء کے پانی کی پچکاری سے نیز فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر دس گرین کیلومل
کو نفخ یا عطوس کے طور پر ناک مین داخل کیا جائے یا اوسکی مرہم کو فتیلہ کے طور پر ناک مین رکھا جاوے
تو فایدہ مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے۔ قطران کو سرکہ انگوری مین حل کرکے ناک مین ٹپکانا
اور روغن چیڑ کو سعوط کے طور پر استعمال کرنا عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** افسنتین
برگ شفتالو ہر ایک ۲ ماشہ صبر ۲ ماشہ امر بیل ۳ ماشہ سب کو نیم سیر پانی مین جوشدین بعدازان
صاف کرکے بطور پچکاری عمل مین لاوین **دیگر مجرب** برگ نیم برگ آڑو ہر ایک ایک
دستہ ترب پیاز ہر ایک ایک عدد سب کو باریک کرکے پانی نکالیں بعدازان ۴ دام روغن
گنجد داخل کرکے جوش دین اور اثناء جوش مین قدری موم سفید داخل کرین پھر پگھل جانے
کے بعد آگ سے نیچے اتارین بعدازان دم الاخوین گل ارمنی۔ انزروت سفید سفیدہ کاشغری
ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے شامل کرین اور بوقت ضرورت فتیلہ کے طور پر ناک مین
داخل کرین اس سے کرم مرجاتے ہین اور زخم بھی جلد مندمل ہو جاتا ہے اگر ناک سے خون کا
سیلان زیادہ ہو تو روغن تارپین کا استعمال زیادہ تر فایدہ مند ہے کیونکہ کرم کش
فایدہ کے علاوہ حابس الدم بھی ہے جب کرم موم ہو کر خارج ہو جاوین تو حفظ ما تقدم
کیلئے برابر چند روز تک کاربالک سلوشن سے ناک کو دھویا کرین بعدازان کاربالک
آیل مین روئی بھگو کر منخرین مین ٹھونس دیں اس سے زخم بھی جلد اچھا ہو جاتا ہے نیز
مکھی کے بیٹھنے کی حفاظت ہوتی ہے۔

فصل یازدہم رض الانف (فرکچر افدی نوز)

جب ضربہ وسقطہ وغیرہ صدمہ شدید سے ناک کی ہڈی یا غضروف ٹوٹ جاتی ہے تو ناک کی شریان کی پھٹ جانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے کمزوری کے لاحق ہو جانے سے نبض آہستہ آہستہ چلتی ہے کبھی درد کی شدت سے غشی طاری ہو جاتی ہے جسم سرد تنفس غیر منتظم آتا ہے قوت شامہ کے زایل ہو جانے سے مریض کو خوشبو اور بدبو مین ذرہ بھر بھی تمیز نہیں ہو سکتی ناک کے بیٹھ جانے سے مریض کریہ المنظر معلوم ہوتا ہے **علاج** امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین اگر درد اور ورم مین زیادتی پائی جائے تو حسب طاقت مریض چند جونکین لگا دین خفیف گو خشکی مین سیل مجوف یا انبوبہ ناک مین داخل کرین اور خارج سے ناک کو بہت اصلی پر لا دین بعدزان ماش یا ایک سنگ گل ارمنی عدس صبر اقاقیا مر وغیرہ ادویہ یابس الکیفیت کو بارتنگ کے لعاب مین خمیر کر کے کاغذ کے ذریعہ ناک پر چسپان کرین اور ضربہ شدید مین پارچہ کو سرد پانی مین سرد کر کے ناک پر رکھین یا برف لگا دین تاکہ سیلان خون بند ہو جاوے ورنہ خون کی زیادہ نکل جانے سے احتمال ہے کہ دماغ کے افعال مین فتور پیدا ہو جاوے گا۔ اگر مرض جذام کے سبب ہو تو اصل مرض کا علاج کرین۔

فصل دوازدہم دخول الاشیا الخارجیہ فی الانف

(فارن باڈی ان دی نوز) اکثر بچو نکا قاعدہ ہوا کرتا ہے کہ کھیلتے وقت کوڑی چنا۔ دانہ مکی۔ املی کا بیج۔ گھونگا اور منکہ وغیرہ کوئی خارجی شی ناک مین داخل کر لیتے ہین بعض اوقات جوانو مین بھی اتفاق سے اشیائے خارجیہ داخل انف ہو جاتے ہین جس سے ناک مین کھجلی زیادہ ہوتی ہے چھینکین بھی آتی ہین اور تنفس مین تکلیف ہوتی ہے درد کی شکایت پائی جاتی ہے بیج وغیرہ نباتی اشیا کے پھول جانے سے ورم اور درد مین زیادتی ہو جاتی ہے **علاج** پہلے رطوبات موجودہ سے ناک کو صاف کرین بعدزان مریض کو شعاع شمس کے مقابل بٹھا کر منخرین کو کشادہ کر کے بغور ملاحظہ کرین یا آئینہ کے ذریعہ کمال ہوشیاری سے معائینہ کرین ناک مین خارجی شی معلوم ہونے کے بعد نکالنے مین جلدی نہ کرین شاید شی مدخولہ کے کنارے تیز اور

اور نوکدار ہون اور بے احتیاطی سے مریض کو تکلیف پہونچی - اگر شئے مدخولہ گول ہے نیز اوسپر پیپ اور لیسدار رطوبات چپٹی ہوئی ہین تو زنبور کے پہسل جانیکا احتمال ہے پس سب سے بہتر یہہ ہے پہلے کوکین سلوشن سے غشائے مخاطیہ کو بحس کرین اس امتحان اور نکالنے کے موقع پر کسی قسم کی تکلیف عاید نہیں ہوتی نہ منسا مدار ہڈی کا نقصان ہو سکتا ہے بعد ازان حسب موقع زنبور یا بکسوا یا پیچ وغیرہ کیلئے دوسری مخصر مہہ آلات سے پکڑ کر نکالدین اگر اس سے دلی مطلب حاصل نہو تو سادہ سلائی کی نوک کو خمیدہ کرکے مدخولہ شی کے اوپر سے نیچے کو پہنچا دین اور نہایت آہستگی سے نکالیں مگر اس عمل سے پہلے روغنات کے استعمال سے کامیابی کیصورت نمایان ہو- بعض اوقات عطسہ آور ادویات کے استعمال سے بہی کامیابی ہو جاتی ہے اور معطس ادویہ مین کندش خربق سفید جند بیدستر فلفل گرد نخودل عاقر قرحا زنجبیل سعداللہ نوشادر قرنفل دار چینی شیر مدار وغیرہ اشیا موجودہ کی ناس تیار کرین اور استعمال مین لادین اور چھینک کے آنے پر منخر سالم نیز منہہ کو بند کرین تاکہ چھینک کی قوت سے شئ مدخولہ آسانی باہر نکل آوے - صابون کے پانی کی پچکاری سے بہی شئے مدخولہ باہر نکل آتی ہے اگر اس سے بہی کامیابی حاصل نہو تو دوسرے نتہنے کے اندر سے نیمگرم پانی کی دہار گذارین اور خمدار سلائی کو منہہ کیطرف سے گذار کر مطلب براری کرین اگر ناک کے اندر غیر جنس شئے کی مدت تک رہنے سے قیام پذیر ہو گیا تو بایں کیطرف یا سلائی جانب ناک کو کہولکر حسب دستور نکالین - اگر ناک کے اندر پروانہ یا جونک یا کرم شکم داخل ہو جاتے تو صرف کلوروفارم یا روغن تارپین سنگہا کر ہلاک کردین اور پچکاری کی ذریعہ خارج کرین بعض اوقات ناک کے اندر غیر جنس شئے پر بلغم پیپ وغیرہ فضلات کے جمع ہونے سے پتہری کی شکل بنجاتی ہے پس اسصورت مین پہلے ناک کو خوب صاف کرین تاکہ پتہری کی سطح بہی لیسدار بلغم وغیرہ فضلات سے صاف ہو جائے بعد ازان سلائی کے ذریعہ پتہری کے قیام کو ٹہیک ٹہیک معلوم کرکے زنبور سے پکڑ کر ثابت حالت مین یا پہوڑ کر جسطرح بہ سکون ہو نکالین -

[illegible]

فصل سیزدہم زکام و نزلہ

زکام کتب طبیہ عربیہ مین لکہا ہے کہ جو

مواد حادہ نزلیہ دماغیہ منخرین کیطرف نازل ہوتا ہے اوسکو زکام اور جو مواد دماغیہ حلق کیجانب گرتا ہے اوسکو نزلہ کہتے ہیں کبھی دونون کو نزلہ کہا جاتا ہے مگر یہ قول پیرایہ صحت سے عاری ہے کیونکہ ناک اور حلق کیجانب کوئی ایسا راستہ نہین کہ جس سے مادہ دماغیہ ناک یا حلق کی طرف گرتا ہے اور موجب زکام کا ہو۔ فی الحقیقت غشائے مخاطیہ یعنی اور غشائے بلغمیہ حلق کے ورم کا نام زکام ہے اگر یہ سوزش محض ناک کی جہلی مین محدود رہے تو اوسکو زکام۔ جب حلق کے اندر تک پہیل جائے تو اوسکو نزلہ کہتے ہیں۔ اغشیہ مذکورہ مولد رطوبات ہین جسکو انگریزی زبان مین میوکس ممبرین کہتے ہیں کبھی یہ ورم درجہ حاد کو پہونچ جاتا ہے جسمین سرخی اور سدد بہی پایا جاتا ہے کبھی درجہ حادہ تک پہونچنے سے پہلے ہی زائل ہوجاتا ہے۔ تابعان اطبائے یونان اور پیروان حکمائے عربستان کا قول ہے کہ جبتک ورم مذکور صرف ناک کی جہلی میں پائی جاتی ہے حلق اور صدر کی جانب تجاوز نہین کرتی اوسکو زکام کہا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ صرف اوس رطوبت کی جریان کا نام زکام رکہتے ہیں جو ناک سے جاری ہوتی ہے لیکن قدیمی یونانی زبان مین کٹار (جریان ماءیت) کہتے ہین اور یہ عام ہے خواہ ناک سے رطوبت جاری ہو خواہ آنکہ وغیرہ سے پس اس لحاظ سے زکام اور نزلہ دونون مترادف الفاظ ہین انگریزی زبان مین اسکو کولڈ (سردی لگنا) رائنی نائی ٹس (سوزش انف) کہتے ہین سردی یا ٹہنڈک یا سرد ہوا لگنا بہی کہا جاتا ہے **اسباب** کل جسم یا صرف گردن کے پیچہے سردی کے لگنے سے زکام کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے چنانچہ جب کمزوری کی حالت مین مشقت و تعب کے باعث بدن گرم ہوتا ہے تو دفعتہً سرد ہوا مین چلنے جانے یا گرم حالت مین صرف پاؤن کے دہو ڈالنے سے جلد کی شرایین سکڑ جاتی ہیں اور اس صورت مین اعضائے اندرون کی طرف خون رجوع کرتا ہے اور غشائے مخاطیہ پر خون کے زیادہ اجتماع سے زکام کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے دفعتہً موسم کے تبدل و تغیر سے ہوا کی حرارت اور برودت میں اختلاف واقع ہوجاتا ہے خصوصاً جب ہوا کا میلان گرمی سے سردی کی طرف ہوجائے تو زکام کا عارضہ ضرور ہی ہوجاتا ہے علاوہ ازین اسکے نسیم سرد آنے سے بہی یہ عارضہ ہوجاتا ہے عطسہ کہوکر کہانسنے جیسی مخصوصہ

چند امراض سے بھی ہوجاتا ہے - ایوڈین لیپکا کو نا نیز عرق گلاب اور عطر گلاب کے سونگھنے سے بھی ہوجاتا ہے عموماً یہ مرض کبار اور صغار دونون قسم کے آدمیون کو یکسان لاحق ہوسکتا ہے مگر ضعیف کمزور اور نازک مزاج کے آدمی بے اعتدالی کی وجہ سے زیادہ تر زکام کی مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین خصوصاً آرام طلب اور کمزور آدمی بہ نسبت محنتی اور قوی تنومند آدمیون کی زیادہ تر مبتلائی مرض ہوتے ہیں دماغی محنت کی باعث طالب علم بھی اسمین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں جب بارش کی کثرت دریا کی طغیانی مین ملیریا ہوا کا زور ہوتا ہے تو بخارات مرطوبہ مین باریک باریک کرم بکثرت ہوتے ہیں جس سے بحیرالالف کا مریض مرض زکام مین فوراً مبتلا ہوجاتا ہے تمباکو اور نسوار کا بکثرت استعمال کرنا گرد و غبار آلودہ ہوا مین بود و باش کرنا موجب مرض ہے **علامات** شدت اور خفت درجات ورم کے اعتبار سے زکام شدید اور خفیف ہوتا ہے اکثر ابتدا مین حدوث ورم اور ظہور زکام سے پہلے خفیف سردی ضعف بے چینی اور اعضا شکنی پائی جاتی ہے جسمی اور دماغی محنت کرنے کو جی نہین چاہتا پیشانی کے اندر ناک پر قدرے درد جکڑن اور ثقل سا پایا جاتا ہے سر درد کرتا ہے تمام جسم مین خصوصاً جوڑون مین بھی درد ہوتا ہے کنپٹی بھاری بھاری معلوم ہوتی ہے ابتدا مین ناک کے اندر قدرے خشکی معلوم ہوتی ہے آنکھین بھی سرخی مایل ہوجاتی ہیں ناک کے نتھنون کے بند ہوجانے سے سانس لینا دشوار ہوجاتا ہے بعض اوقات حدت مادہ کے باعث عروق صغار پھٹ جاتے ہین جس سے پانی مخرجہ کے ساتھ قدرے خون بھی مختلط ہوتا ہے پانی کی حدت سے منخرین کے کنارون پر حرارت اور حمرت پیدا ہوجاتی ہے کبھی ناک پر چھوٹے چھوٹے بثورات بھی نکل آتے ہیں اور بتدریج پانی کے غلیظ ہوجانے سے مرض مین خفت پیدا ہوجاتی ہے چندان کہ مریض تندرست ہوجاتا ہے - ورم کی شدت مین چھینکین متواتر بکثرت آتی ہین - ناک سے پانی زیادہ بہتا ہے آنکھوں مین سرخی اور درد چبک کے ساتھ ہوتا ہے نیز آنکھون سے پانی جاری ہوجاتا ہے کیونکہ ناک کی غشائی کے ساتھ ورم مین آنکھون کا غشای بلغمیہ شریک ہوتا ہے رطوبت کی تراوش کے باعث حلق میں کھرکھری پیدا ہوجاتی ہے حلق مین پانی کے ٹپکنے سے کہانسی آتی ہے بعض اوقات ذات الریہ کی

ضـ ۳ اشتہا کے کم ہوجاتی ہے قبض کی شکایت پائی جاتی ہے خفیف سا بخار بھی ہوجاتا ہے ابتدائی علامات کے بعد ناک سے رقیق القوام اور گرم خراشدار پانی جاری ہوجاتا ہے

شکایت پائی جاتی ہے حلق کی غشائی بلغمیہ تک ورم زکامیہ کے سرایت کر جانے سے زبان کی غشائی بلغمیہ بھی متورم ہو جاتی ہے ورم لوزتین کے لاحق ہو جانے سے گلے میں درد ہوتا ہے ذائقہ میں فتور پڑ جاتا ہے گلے میں ورم کے سرایت کر جانے سے آواز بھاری ہو جاتی ہے یا بالکل بیٹھ جاتی ہے گفتگو کرتے وقت درد ہوتا ہے مری میں سوزش کے پھیل جانے سے لقمہ کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے فم معدہ میں بھی درد اور جلن ہوتا ہے یوسٹیکین مجری کے مبتلا ہونے سے کانوں میں سنساہٹ پیدا ہو جاتی ہے قوت سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے کیونکہ یوسٹیکین مجری کی متورم ہو جانے سے کان کے اندر حلق کی ہوا کا جانا رک جاتا ہے جس سے شنوائی کم ہو جاتی ہے گلے میں جب حلق سے ورم اتر کر حنجرہ اور قصبۃ الریہ میں سرایت کر جاتا ہے تو عظام ترقوہ میں جلد کے قریب اس قسم کی خلش ہوتی ہے کہ جیسی تازہ زخم میں ہوا کرتی ہے جس سے مریض بار بار حرکت سعالی کرتا ہے تاکہ اذیت کو رفع کرے جب ورم زکامیہ پھیپھڑہ میں پہنچ جاتا ہے تو اسکو انگریزی میں برانگائٹس حاد سوزش قصبۃ الریہ کہتے ہیں یعنی سرفہ حاد و قوی۔ ورم زکامی کی قوی ہو جانے قدرے بخار بھی ہو جاتا ہے جس کو زکامی بخار سے موسوم کیا جاتا ہے اس صورت میں جسم کی حرارت ۱۰۲ درجہ پر ہو جاتی ہے نبض سریع اور جلد جلد چلتی ہے زبان میلی بھوک زائل اور پیاس زیادہ لگتی ہے پیشاب نہایت سرخ اور مقدار میں کم خارج ہوتا ہے قبض کی شکایت برابر پائی جاتی ہے۔ اکثر شام کے وقت بخار کی شدت ہو جاتی ہے شدت اور زیادہ تکلیف کے باعث رات کو نیند نہیں آتی البتہ نصف رات کی بعد بخار کے کم ہو جانے سے مریض آرام سے سو جاتا ہے اور صبح کے وقت مرض میں قدرے خفت پائی جاتی ہے بعض اوقات رات کے وقت چیت سونے سے خاص گلے پر رطوبت گرتی ہے جس سے صبح کے وقت گلا بھاری ہو جاتا ہے اسہال زیادہ ہوتا ہے اور بلغم کے خارج ہو جانے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ اور مجری الہوا میں رطوبت کے جم جانے سے چھاتی بھاری بھاری معلوم ہوتی ہے جس سے کھانسی کی شدت اور ذات الریہ کا احتمال ہو جاتا ہے زکام کے بار بار عود کرنے سے مریض زیادہ ضعیف ہو جاتا ہے خلیط الغوام بدبودار رطوبت کی خارج ہونے اور عرصہ تک زیادہ کم رہنے

ہوجانے سے بیمار ہمیشہ پژمردہ حال رہتا ہے **انجام** خفیف صورت میں ۴۸ گھنٹے کے بعد خود بخود زایل ہوجاتا ہے یا صرف خفیف معالجہ سے پوری طور پر فایدہ ہوجاتا ہی مرض کی قوی حالت مین درد گلو ۔ درد قصبۃ الریہ ۔ سعفہ ۔ بدامی ذات الریہ وغیرہ خوفناک امراض کے پیدا ہوجانے کا احتمال ہوسکتا ہے موجودہ سل کی صورت مین زکام کے ہوجانے سے مرض سل کو ترقی ہوتی ہے اور بار بار عود کرنے سے طبیعت خراب ہوجاتی ہے **تدابیر حفظ ما تقدم** اکثر نازک مزاج ضعیف القوی اشخاص کو موسمی تغیرات کی برداشت بہت کم ہوا کرتی ہے جس سے وہ سرد و مرطوب ہوا کے جھوکا لگنے سے فوراً مرض زکام مین مبتلا ہوجاتے ہین اس ملک مین عموماً رواج ہی کہ موسم سرما مین تمام رات منہ کو گرم کپڑے سے ڈھانپ کر سویا کرتے ہین اور علے الصبح بیداری کی وقت یا رات کو سوتے ہوئے اتفاقاً چہرہ کے برہنہ ہونے سے دفعتاً سردی لگ جاتی ہے جس سے زکام کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے پس اس صورت مین زکام کی انسدام اسطرح پر ہوسکتی ہے کہ ہمیشہ منہ کو کھلا رکھہ کر سونے کی عادت ڈالی جائے تاکہ سرد ہوا کے لگنے سے چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہوکر تغیرات موسم کی متحمل ہوجائے موسم گرما مین ہمیشہ سرد پانی سے غسل کرین سرد چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے اور تراڑے دین اور سردی مین بھی اس عمل کو شروع رکھین اس سے بھی چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہوجاتی ہے اگر مرطوب جگہ کی رہائش سے متواتر زکام مین مبتلا ہونا پڑے تو کچھ عرصہ کیلئے کسی خشک مقام پر جاکے سکونت اختیار کرین بہر حال مریض کو مکان کی اندر رکھنا سرد و مرطوب ہوا سے بچانا نہایت ضروری ہے اگر غبار و گرد ناک چھینٹے یا تیز اشیاء کے کھانے سے فسادات کی پابندی اور دائمی گلوبند کے استعمال سے زکام کی شکایت معلوم ہو تو حتی الوسع اسباب مذکورہ کے دفعیہ مین کوشش کرین کیونکہ اصل سبب کے دفع کرنے سے مرض خود بخود دفع ہوجاتا ہے **علاج** خفیف حالت مین علاج کی ضرورت چندان پیش نہین آتی عموماً ایک دو روز مین صرف احتیاط اور پرہیز سے خود بخود آرام ہوجاتا ہے چنانچہ شروع مرض مین فاقہ کشی کرنا یا اکل و شرب قلیل مقدار مین کھانا پینا نہایت ہی مفید ہے مریض کو نہایت صاف و ستھرا آرام مین رکھین اور اگر فاقہ کی عدم صورت مین زکام کے شروع آثار پر فوراً معرق شربت

دین مگر دوائی معرق مین مرکب افیون کا شامل کرنا نہایت ضروری ہے **نسخہ** ڈوورس پوڈرا ور انٹی پائرن ہر ایک ۵ گرین دونون کو ملا کر مریض کو دین **دیگر مجرب** لایکوار مارفیا ایک ڈرام لایکوار امونیا اسٹیاس ۲ درام اسپرٹ آف نائیٹرک ایتھر ۱۶ بوند کمفر واٹر ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام دین **دیگر مجرب** کاربونٹ آف امونیا ۲۰ گرین ٹنکچر کمفر ۸۰ بوند اسپرٹ کلوروفارم ۴۰ بوند عرق بادیان ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام دین **دیگر مجرب** کافور ۶ گرین افیون ۴ گرین اجواین خراسانی ایک ماشہ سب کو باریک کرکے ۸ حبوب بنا دین صبح و شام ایک ایک حب کہانیکو دین اس سے پسینہ بکثرت آتا ہے اور زکام کی شکایت رفع ہوجاتی ہے اگر خردل کے جوشاندہ میں مریض کو زانون تک بٹھلا کر پاشویہ کیا جائے اور اثنای پاشویہ میں برانڈی یا قہوہ یا جوشاندہ یا آش جو یا مطبوخ تخم کتان یا آب مطبوخ سبوس گندم گرما گرم پلا کر اور گرم کپڑا دبیز سر سے لپیٹ کر بستر پر لٹا دیا جائے تو اس سے پسینہ بکثرت آنے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** گل بنفشہ ۶ ماشہ عناب ۵ لاینی ۷ عدد سپستان ۱۱ عدد اصل السوس تخم خطمی تخم خبازی گاوزبان پرسیاوشان تخم خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ بہدانہ ۳ ماشہ سب کو ۳ پاؤ پانی مین جوشدین جب نصف رہجاوے تو آگ سے نیچے اوتار کر سرد کرکے صاف کرین بعدازان صمغ عربی کتیرا ہر ایک ماشہ باریک کرکے سر دو کرین نیز ۲ تولہ نبات سے شیرین کرکے گرما گرم ایکتولہ خمیرہ کو کنار کے ہمراہ پلادین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** اصل السوس۔ بادیان۔ گل بنفشہ پرسیاوشان گاوزبان ہر ایک ۴ ماشہ سپستان مویز منقے ہر ایک ۵ عدد دارچینی ۳ ماشہ اگر بلغم اور سردی کی زیادتی معلوم ہو تو بیخ بادیان اور زوفا خشک حسب مناسب اضافہ کرین اور حرارت کی زیادتی مین عناب بہدانہ زیادہ کرکے جوش دین بعدازان صاف کرکے شربت خشخاش سے شیرین کرین اور مریض کو پلادین یا ایکتولہ دیا تو ز کہلادین ایک دو دفعہ کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر ۴ ماشہ نیکوفتہ مرچ سیاہ کو پاؤ بہر پانی مین جوش دیکر صاف کرکے پلایا جائے تو فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر قہوہ مجرب**

جس سی سر درد بلغمی کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زنجبیل گل ہ ادہ ہر ایک ۲ ماشہ کو کنار ۲ عدد
چاء خطائی ایک ماشہ سب کو یاؤ بھر پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور نبات سی شیرین
کرکے گرما گرم پلادین **دیگر غلولہ چاء مجربہ مؤلف** جنکے استعمال سے فایدہ
کثیر ہوتا ہے **نسخہ** چاء خطائی بادیان خطائی پودینہ خشک ہر ایک ۲ تولہ پوست ترنج
۲ تولہ دارچینی قرنفل ایرسا ہر ایک یکتولہ مصطگی رومی میعہ یابسہ ہر ایک ۹ ماشہ فاقلین
۶ ماشہ زعفران ۸ ماشہ جند بیدستر ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے شہد مین بقدر ۳ ماشہ غلولہ
بناوین اور بوقت ضرورت ایک غلولہ گرم پانی مین حل کرکے نبات سی شیرین کرین اور
پلادین **دیگر مجرب** اسپرٹ نائیٹرک ایتھر ڈرام گندبک آملہ سار ۳ گرین پانی ۲ اونس
سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اس سے جلد مرطوب ہوکر سردی بہت جلد
رفع ہو جاتی ہے - **دیگر مجرب** جس سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** وائنیم انٹی مونیل
۲ ڈرام لائیکوار ایمونی اسیٹاس ۱۲ ڈرام لیکوئڈ اکسٹرکٹ آف اپیکیم ۳۰ بوند کمفر واٹر ۷ اونس
سب کو ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** وائین انٹی مونی ۱۰ ڈرام
اسپرٹ ایتھر ۳ ڈرام لعاب کتیرا ۳۱ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین بعض
اشخاص کو افیون کی مرکبات ہرگز موافق نہین آیا کرتے پس اس صورت مین صرف معرقات کا
استعمال کرین خصوصًا یہ مرکب فایدہ مین عظیم المنفع ہے **نسخہ** لائیکوار ایمونیا اسیٹاس
۲ ڈرام اسپرٹ ایتھر نائیٹراس ۸۰ بوند اسپرٹ کلورا فارم ۸۰ بوند کمفر واٹر ۴ اونس سب کو
ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین - ناک کی خشکی اور تنگی مین ناک مین گرم پانی
کی بہاپ لین تاکہ خشکی کے رفع ہو جانے سے ناک کی رطوبت بہنے لگے اور طریق بہاپ
یہ ہے کہ آدہ سیر پانی کو تنگ منہ کے برتن مین جوش دین اور اثنائے جوش مین ۲ ماشہ
کافور کا سفوف شامل کرکے استعمال مین لاوین اگرچہ کافور کی تیزی ناک و گلے کو
ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن تین چار دفعہ کے کرنے سے صرف ایک روز مین ہی زکام اور
نزلہ سے رہائی ہو جاتی ہے اگر دھات کی پلیٹ گرم پر دو سینج افیون ڈالکر ناک سے
دہوان لیا جاوے تو فورًا آرام کی صورت نمایان ہوتی ہے بشرطیکہ زکام کی ابتدا مین عمل کیا جاوے خاص کر وہ زکام

دیگر مجرب لائیکوار ایمونیا فارٹیٹو ایک ڈرام کاربالک ایسڈ ایک ڈرام ریکٹیفائیڈ اسپرٹ ۲ ڈرام پانی ۲۰ ڈرام سب کو ملاکر ایک حصہ نسخ ڈراپین کی ڈبیہ مین صاف روئی رکہہ کر ڈالین اور ۴-۵ بار سونگھا کرین - اگر پانی کے اثنائی جوشش مین کوکنار - اجواین برگ دہتورہ وغیرہ شامل کرکے بہاپ لیجاوی تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر ۲ ماشہ مسکہ مین ۲ ماشہ نیم کی کونپل اور ایک ماشہ تخم ریحان سیاہ ملاکر ناک مین لگایا جائی تو فایدہ مین سریع الاثر ہے

دیگر مجرب گل بنفشہ گل سرخ تخم کاہو گل خطمی اکلیل الملک اسطوخودوس بیخ بادیان بادیان ہر ایک ۲ تولہ خشخاش علیہ بابونہ - تخم نشست ہر ایک تولہ سب کو ملاکر چار سیر پانی مین جوش دین اور حسب دستور بہاپ لین دیگر بخور مجرب کندر میعہ سائلہ قسط شیرین سندروس سب کو مساوی الوزن ایکبار یک کرین اور حبوب بناکر بوقت ضرورت ایک پر رکھکر سر منہ لپیٹ کر بہاپ لین - سرکہ انگوری مین شونیز کو بھگو کر گرم اینٹ پر رکھین اور بہاپ لین نہایت فایدہ مند ہے - کافور برادہ صندل و بابونہ کے بخار استنشاق نیز فایدہ ہوتا ہے دیگر مجرب جس سے ورم حلق اور سرفہ کو نیز فایدہ ہوتا ہے -

نسخہ ۴ اونس کہولتی ہوئی پانی مین ۲۰ بوند ٹنکچر آیوڈین داخل کرکے بذریعہ بوتل گرما گرم بطور تخلخہ استعمال کرین نیز آیوڈین کی شیشی کو ہاتھہ مین پکڑ کر تین تین چار چار منٹ کو وقفہ مین برابر ایک دو گہنٹہ تک مریض کو سنگھا دین یا کوکین سلوشن مین ڈوبی ہوئی روئی کو بھگو کر ناک مین رکھین اور گرم پانی مین بوریٹ اف سوڈیم حل کرکے ناک کو دہو دین گرم دودہ کے بخارات لین یا ایک گرین افیون کی دہونی لینا یا کیاتیج اور دہتورہ کو چرٹ کے طور پر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے - آبزن کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے کیونکہ پانی کی گرمی سی خون کا سیلان جلد کیطرف ہو جاتا ہے جس سے سوزش اور ورم مین تخفیف پیدا ہو جاتی ہے اور رات کے وقت ڈوورس پوڈر دین اور ناک کی اندرونی سطح پر ۵ فیصدی والا کوکین سلوشن برش کے ذریعہ لگا دین اور صبح کو چند گرین کونین پانسکو نا کہلا دین اگر اس سے گلے مین خشکی معلوم ہو یا سوزش کی شکایت پائی جاتی تو ۳ بوند ٹنکچر اکونائیٹ یا ۵ بوند لائیکوار امونیا ایسیٹیس ملا دین یا شوبہ کرین

دافع سوزش دوائیں دیں اس سے ایک ہفتہ میں صورت آرام کی نمایاں ہوجاتی ہے اگر موسم یا ہوا کے تبدل تغیر سے دوبارہ عود کرے تو بسمتہ ۲ ڈرام مارفیا اگرین اور صمغ عربی ایک ڈرام سب کو ملا کر ناس لیں تاکہ غشائے مخاطیہ مضبوط ہوکر صدمات بیرونی سے محفوظ رہے کیونکہ بسمتہ اور مارفیا کی استعمال سے رطوبت خشک ہوجاتی ہے اور صمغ عربی سے اندرونی سطح پر ایک قسم کی تہ پیدا ہوجاتی ہے جس سے بیرونی صدمات کا اثر غشائے بلغمیہ پر پیدا نہیں ہوتا **دیگر مجرب** بسمتہ سب نائیٹراس سے ڈرام کہنہ سفید ۲ ڈرام مارفیا ۲ ڈرام سب کو باریک کرکے بطور ناس استعمال کریں **دیگر نسخہ مجرب** جس سے زکام مزمن کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زعفران کاشیغل کشمیری پتہ ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے ناس لیں **دیگر نسخہ مجرب** دم الاخوین عاقرقرحا پودینہ سمندریں قرنفل ہر ایک ۲ ماشہ کندش برگ کنیر نک چہکنی کشمیری پتہ ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے ادرک کی رس میں کہرل کریں اور خشک کرکے دوبارہ باریک کریں بطور ناس استعمال میں لاویں **دیگر مجرب** تخم ہلیں ۲ ماشہ گہونگچی سفید ۴ ماشہ قرنفل تخم سرس فلفل سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ نوشادر ۱ ماشہ نکچہکنی ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے بطور ناس استعمال کریں **دیگر مجرب** نکچہکنی مشک تر تجبل سبندال دارچینی ہر ایک ۲ ماشہ تنباکو ۲ ڈرام سب کو باریک کرکے ناس لیں **دیگر مجرب** برادہ سہرب ۲ تولہ فلفل سیاہ تولہ دونوں کو بخوبی صلایہ کرکے ایک تولہ خاکستر پاچار پشتی داخل کریں اور شیر اک میں قرص تیار کرکے خشک کریں بعد ازاں دوبارہ سہ بارہ شیر اک داخل کرکے خشک کریں بعد ازاں روغن گاؤ میں بریاں کرکے استعمال میں لاویں اگر اس سے آرام معلوم نہو تو دافع عفونت کہار عرقیات کی پچکاری کریں اور یہ ترکیب فایدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ کاربالک اسڈ ۲ گرین پوٹاس کاربونٹ سوڈا ہر ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس عرق گلاب پاک اونس پانی حسب ضرورت شامل کرکے ناک میں پچکاری کریں اور زکام کی شدت میں سعی و دوا کا استعمال کرنا فایدہ میں سریع الاثر ہے اس صورت میں ۱/۲ حصہ گرین ٹارٹار ایمٹیک کو پانی میں حل کرکے دیں تاکہ غثیان کے پیدا ہونے سے خون کا میلان

سو نیش کیطرف سے کم ہو جائے ۵ گرین سفوف انٹی مونی کمپونڈ یا ۴ گرین اپیکاک یا جیمس پوڈر
کو پانی مین حل کر کے پلا دین اور قے کرا دین اگر ۲ گرین انٹی مونیل اور ۵ گرین ڈوورس پوڈر
کو ملا کر چار چار گھنٹے کے بعد کھلایا جائے تو زیادہ تر مفید ہے اگر ایک ماشہ مین ہیل اور ۵
سرخ نیلا تھوتھہ کو پانی مین حل کر کے استعمال کیا جائے تو قے خوب کھل کر آتی ہے امتلا
اور قبض کی صورت مین اس قسم کا مسہل دین کہ جس سے پانی کیطرح دست آدین **نسخہ**
مگنیشیا سلفاس ۶ ڈرام جوشاندہ سنا ۲ تولہ ٹارٹار ایمیٹک ½ حصہ گرین دین اسمین
دو خاصیتین پائے جاتے ہین اسہال اور غثیان - نیز شام کے وقت ۱ گرین ڈوورس پوڈر اور ۵ گرین
کونین ملا کر کھلا دین تا کہ پسینہ کے آجانے سے راحت حاصل ہو اور مریض کو نیند آجائے
دیگر مجرب تربد رب السوس گلسرخ گل بنفشہ ہر ایک ۱ درم سقمونیا غاریقون ایک
نیم درم سب کو باریک کر کے حبوب بنا دین اور صبح و شام ایک حب کھانے کو دین **دیگر**
شربت انجیر ولایتی ۲۰ عدد عناب ولایتی ۲۰ دانہ سپستان ۵ دانہ پرسیاؤشان
۲۰ درم حب الآس کثیرا ہر ایک ۶ درم تخم خطمی ۴ درم اصل السوس خشخاش ہر ایک ۱۰ درم
جو مقشر ۱۵ درم بنفشہ مربی ۲۰ درم ترنجبین ۲ رطل پاؤ حسب دستور شربت تیار کرین
اور استعمال مین لادین - اگر زکام مین بخار درد سر اور عام کمزوری کی شکایت پائی جائے
تو بقدر ۵ گرین کونین مریض کو کھلا دین نہایت مفید ہے سلی سین کا استعمال بھی مفید
ہے اور نیز اس کے ہمراہ سیلائین ٹنکچر کا استعمال کرین تا کہ دستون کے آجانے سے مرض
مین تخفیف ہو - فیور ٹنکچر اور فیور پوڈر کا استعمال بھی نہایت مفید ہے اور بوقت
خواب ڈوورس پوڈر دین - اور یہ مرکب فائدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** سلی سین
۴۰ گرین سوڈا بائی کاربوناس ڈرام ۱ اسپرٹ ایتھر نائٹراس ۲ ڈرام لائکوار اسٹیٹاس ۲ ڈرام
کمفر واٹر ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین **دیگر مجرب** کاربونیٹ آف
ایمونیا ۵ گرین سوڈا بائی کاربوناس ۵ گرین پوٹاسی کاربوناس ۱۵ گرین سب کو ملا کر ۱۲ اونس
پانی مین حل کرین بعد ازان دوسری گلاس مین سائٹرک ایسڈ ۱۵ گرین کونین ۱۰ گرین
دونون کو ایک اونس پانی مین حل کر کے دونون گلاسون کے عرق کو باہم ملا دین اور

اثنائے جوش مین مریض کو پلا دین **دیگر مجرب** ٹنکچر بلاڈونا ۲۰ بوند لایکوار بار فیا
۲۰ بوند لایکوار امونیا اسیٹاس ۲ ڈرام اسپرٹ کلوروفارم ۸ بوند کمفر واٹر ۴ اونس
سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام مریض کو پلا دین یہ نسخہ زکام اور نزلہ کیلئے
زیادہ تر مفید ہے بخار اور زکام کے لیئے ملٹھ تیلیا کا استعمال بھی فایدہ مین
سریع الاثر ہے لیکن کم مقدار مین کھلانا چاہئی اگر اس سے فایدہ نہو تو زاید
مقدار مین ہرگز نہ دین **دیگر مجرب** جس سے زکام کی شکایت فوراً
رفع ہو جاتی ہے نیز ہون۔ناک اور آنکھون کی درد کو فایدہ ہوتا ہے چھینکین بھی
بند ہوجاتی ہین **نسخہ** سلی سلیٹ آف سوڈا ۱۲ ڈرام سرپ نارنج پیل ۴ ڈرام عرق پودینہ
۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام چار چار گھنٹہ کے بعد دین چندان کہ کانون مین مختلف قسم
کی آوازین آنی شروع ہوجاوین **دیگر مجرب** شورہ قلمی ڈرام سائٹریٹ آف پوٹاس
۲ ڈرام وائین اپیکاک ۲ ڈرام سرپ ٹنکچر اسلا ایک اونس مجموعہ ۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ۴ ڈرام
دو دو گھنٹہ کے بعد دین **دیگر تریاق النزلہ** جسکے استعمال سے کھانسی اور اسہال
کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اسطوخودوس ۵ درم گاؤزبان حب الآس کشنیز ہر ایک
۱۰ درم تخم کاہو ۲۰ درم بذرالبنج کوکنار ہر ایک ۳ درم تخم خشخاش سفید ۴ درم سب کو کچھ عرصہ
تک بھگو کر جوش دین سرد ہونے کے بعد صاف کر کے ۱۰ سیر نبات سے قوام معجون کرین بعدہ ان
برنج کشنیز رب السوس نشاستہ صمغ عربی کتیرا سمو ہر ایک ۶ درم سب کو باریک کر کے آمیز
کرین خوراک ۶ ماشہ **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے دردسر درد دندان وغیرہ عوارضات
زکام کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** تخم ۲ تولہ ۳ تولہ اجوائن خراسانی ۱ تولہ دونون
کو نیم کوفتہ کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی مین جوش دین اور ثلث پانی کے رہجانے پر دست مال کرکے
صاف کرین بعدہ ان مویز منقے کلان بقدر پاؤ بھر داخل کر کے جوش دین چندانکہ تمام
پانی جذب ہو جاوے اور اثنای جوش مین ہلادیا کرین تاکہ جل نہ جاوے بعد خشک
کر کے استعمال مین لاوین **دیگر حبوب نزلہ** افیون بذرالبنج مصطگی کتیرا
صمغ عربی کاہو کہربا گل گاؤزبان خشخاش تخم خیارین گل ارمنی ہر ایک ۹ ماشہ

زعفران ۲۰ ماشہ پوست بیخ لفاح ۴ ماشہ رب السوس ۱۱ ماشہ ریوند چینی ۵ ماشہ سبکو باریک
کرکے کوکنار کے پانی مین حبوب بمقدار دانہ فلفل تیار کرین خوراک ۲ حب صبح وشام
استعمال مین لاوین **دیگر مجرب حبوب شنگرف** زعفران عاقرقرحا
دارچینی قرنفل شنگرف بذرالبنج جوزبوا ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ سبکو باریک کرکے
حبوب بناوین اور استعمال مین لاوین **دیگر حبوب احمدیہ** مجوزہ مجربہ مولف
نسخہ سیماب گوگرد آملہ سار بیش مدبر ہر ایک ۲ ماشہ فلفل دراز فلفل گرد زنجبیل عاقرقرحا
قرنفل بساسہ جوزبوا رب السوس بادیان ہر ایک ۹ ماشہ کبابہ صمغ عربی ہر ایک ۱۲ ماشہ
سب کو باریک کرکے ادرک کی رس مین کھرل کرین اور حبوب بمقدار دانہ موٹھ بنا کر ایک صبح
و ایک حب شام کھلایا کریں **دیگر حبوب دھتورہ** جسے دایم المریض نزلہ
کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** صبر دوا افیون ریوند زعفران تخم دھتورہ مصطگی کتیرا مغز بہیدانہ
ہر ایک ۱۱ ماشہ جوزبوا برگ قنب ہر ایک ۱۰ ماشہ سبکو باریک کرکے آب تربھلہ مین حبوب بمقدار نخود
تیار کرین خوراک ایک حب صبح وشام دین اگر ضعف دماغ کے باعث زکام کی شکایت پائی
جائے تو یہ حریرہ تیار کرکے دین **نسخہ حریرہ** مغز بادام مغز کدو مغز خربزہ برنج کشنیز ہر ایک
۹ ماشہ خشخاش ۱۰ تولہ کتیرا صمغ عربی ہر ایک ۲ ماشہ نشاستہ ۹ ماشہ نبات ۴ تولہ حسب دستور تیار
کرکے بوقت خواب استعمال کرین اور ہوا زدگی کی صورت مین خمیرہ خشخاش مجوزہ مولف
کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ خشخاش** کوکنار صد عدد
کو تخم پھینک کر ۵ سیر پانی مین کچھ عرصہ تک بھگو کر جوش دین بعد ازان دست مال کرکے صاف
کرین اور ۱ سیر نبات سفید داخل کرکے قوام خمیرہ پر لاوین اور قوام کے آخر مین خشخاش
مغز بادام مغز فندق نشاستہ برنج کشنیز دانہ الائچی ہر ایک ۲ تولہ صمغ عربی کتیرا رب السوس
ہر ایک ۱ تولہ باریک کرکے آمیز کرین اور زعفران بقدر ۴ ماشہ گلاب مین گھس کر شامل کرین
تاکہ جملہ خمیرہ رنگین ہوجائے مقوی اور مرطب کے علاوہ منوم بھی ہے **دیگر خمیرہ خشخاش**
کوکنار و خشخاش ہر ایک پاؤ بہمن سفید صندل ساییدہ ۹ ماشہ مصطگی مغز بادام مغز کدو ہر ایک تولہ زعفران
مخلول بہ گلاب ۱ ماشہ پہلے کوکنار کو نیم سیر پانی اور نیم سیر گلاب مین برابر شب روز بھگو کر

جوش دیں تاکہ ثلث رہ جائے بعد ازاں خشخاش سے تھیر نکال کر امیز کریں اور نیم سیر نبات سفید میں
قوام تیار کریں اور اخیر قوام میں دیگر ادویہ ملا کر تیار کریں خوراک ایک تولہ صبح و شام دیں
اگر ضعف دماغ اور کثرت بیماری کے باعث زکام کی شکایت پائی جائے تو یہ سفوف تیار
کر کے استعمال میں لاویں فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ سفوف** برنج کشنیز
خشخاش کاہو مغز بادام مغز کدو ہر ایک تولہ رب السوس بادیان دارچینی پوست ہلیلہ زرد
ہر ایک ۴ ماشہ نبات مساوی الوزن ادویہ سب کو باریک کر کے بقدر ۲ ماشہ استعمال کریں
اگر ناک سے پانی بکثرت بہتا ہے تو دو تین حصہ پانی میں ایک حصہ ہیزی لین ملا کر لگا دیں
حلق کی خشکی میں گلیسرین کا استعمال کریں یا دس حصہ گلیسرین میں ایک حصہ کاربالک
اسڈ یا ٹانک اسڈ شامل کر کے لگا دیں فایدہ میں سریع الاثر ہے سوزش حلق میں ۲ گرین
کاسٹک نقرہ کو ایک اونس پانی میں حل کر کے لگا دیں **دیگر مجرب** ٹنکچر فیری پرکلورائڈ
پوٹاسی کلوراس ہر ایک ۱ ڈرام گلیسرین ۶ ڈرام سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگا دیں اور تین
کی سوزش میں باہر کیطرف ٹنکچر آیوڈین یا آبلہ انگیز پلسٹر لگا دیں تاکہ امالہ کے باعث آرام
ہو جائے نیز مریض کو ہدایت کریں کہ ناک کی جمی ہوئی رطوبت کو زور سے صاف نہ کریں ورنہ
کان کی نازک جھلی پر صدمہ کے زیادہ پہنچنے سے درد گوش ہو جاتا ہے
اور درد گوش کی شکایت میں گلیسرین ایک ڈرام روغن تارپین ٹنکچر اوپیم ہر ایک
۱۵ بوند سب کو ملا کر دو تین قطرات کان میں ڈالیں اس سے درد کو فوراً افاقہ ہو جاتا ہے
چہاتی کی بیماری میں صورت میں تکمید کریں سرسوں کے گرم گرم تیل میں قدرے روغن جمال گوٹہ
ملا کر چہاتی پر مالش کریں تاکہ مقام ماؤف کے مرطوب اور گرم ہونے سے بلغم آسانی
خارج ہو اور اندرونی سوزش کے لیے امالہ کا فایدہ جمالگوٹہ سے ہوتا ہے شوربا گوشت دودھ
روغن ماہی وغیرہ مقوی سریع الہضم جید الکیموس غذا کہانی دیں مرض کے بار بار عود
کرنے میں آب و ہوا کی تبدیلی ضروری ہے **اشتباہ** شفاخانجات کے ملاحظہ تشخیصات
اور روزمرہ کے تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ زکام کی شکایت سے غالباً ہی کوئی شخص خالی
ہو جسکے سبب اسکی کم و بیش شکایت میں ضرور ہی پائی جاتی ہیں اگرچہ ہر ایک شخص پر اسکے

خواب نتائج ظاہر نہیں ہوتے مگر بہت سی ایسی اشخاص ہیں کہ ایک دفعہ کے مبتلا ہونے سے ہمیشہ
کھانسی کی شکایت میں مبتلا پائے جاتے ہیں اگرچہ اصل مرض رفع بھی ہو جائے مگر
غشائے بلغمیہ کے کمزور پائے جانے سے موسم کی ذرہ سی تبدیلی میں دوبارہ سہ بارہ
زکام ہو جاتا ہے غرض دائم المریض ہو کے باعث مرض سل ذات الریہ - ذات الجنب
وغیرہ امراض خوفناک کے پیدا ہو جانے کا احتمال رہتا ہے اور جسقدر اس مرض خبیث کی
بیخ کنی میں لکھا جائے بہت تھوڑا ہے کثیر الوقوع امراض کو روکنا ہمارا عین
فرض ہے لیکن فی زمانہ جیسا زکام کی مرض کا عام زور ہے ویسا اسکے علاج کیطرف
ہم پیشہ اہل طبابت کو مطلقاً خیال نہیں ہے بلکہ ایک معمولی مرض سمجھکر اسکی تشخیص
اور معالجہ میں کماحقہ توجہ نہیں کیجاتی آخر ناکامیابی کی صورت میں بدنامی اٹھانی
پڑتی ہے اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اہل طبابت اصحاب کا کچھ قصور نہیں ہے کیونکہ
ڈاکٹری مروجہ کتب میں مرض زکام کا مشرح طور پر ذکر ہی نہیں ہے پس ڈاکٹر صاحبان
کے معلومات وسیع نہ ہونے سے علاج میں کامیاب نہیں ہوسکتے - علی ہذا القیاس
دیسی حکما کو بھی اسکی ماہیت اور اصلیت پر پورے طور سے واقفیت کے نہ ہونے سے
قابل علاج نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ محاکمہ کی ذیل میں عدم واقفیت کا حال بخوبی
بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اگر کہا جاوے کہ اکثر عام اطبا کے علاج سے زکام کی
شکایت رفع ہو جاتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ زکام کی اصلیت سے
بخوبی واقف ہیں جسکے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بعض اوقات
مرض مذکور چند روز کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے علاج کی ضرورت پیش ہی
نہیں آتی پس اس صورت میں علاج کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہے غرض آج کل
کے طبیب اس قسم کی لیاقت کے پائے جاتے ہیں کہ ناک کے راستہ سے خواہ کسی مکان
کی رطوبت خارج ہو اسکو ضرور ہی زکام کی مرض قرار دینگے حالانکہ زکام کی
شکایت اغشیہ بلغمیہ کی سوزش سے ہوا کرتی ہے خواہ وہ سوزش غشائے مخاطیہ
میں ہو خواہ غشائے بلغمیہ حلق یا پرسٹیکین چیمبر ہی میں پائی جائے

محاکمہ مؤلف مرض زکام کی ابتدا مین لکھا گیا ہے کہ دماغ سے حلق پر مواد نزلہ کے گرنے کا اختلاف ڈاکٹرون اور حکیمو نکے درمیان پایا جاتا ہے مگر چند فواید کے باعث مخالفت مذکورہ کا اعادہ دوبارہ کیا جاتا ہے تاکہ پوری طور پر اختلاف کا اخفا منکشف ہوجائے وہو ہذا حکیمون کا اتفاق اس امر پر ہے کہ مواد نزلہ کا دماغ سے مترشح ہوکر حلق پر گر پڑتا ہے جبکی تیزی اور حدت سے پھیپڑہ بھی زخمی ہوجاتا ہے نیز مترشح کی حالت مین حلق پر گدگدی محسوس ہوتی ہے جس سے نزول مواد کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان اس خیال مذکورۃ الصدر کے بالکل مخالف ہین اور دو اپنی دلایل پیش کرتے ہین کہ مختلف استخوان اور اغشیہ سے دماغ ملفوف ہے نہ کوئی اسمین منفذ ہے جس سے دماغی رطوبات حلق پر گرا کرین اور قصبتہ الریہ مین داخل ہوجاوین حالانکہ سوزش کی صورت مین خود حلق کے غشائے بلغمیہ کی رطوبت بشکل کھنگار باہر نکل جاتی ہے اور قصبتہ الریہ مین ہرگز نہین جاسکتی کیونکہ دونون فریق کا اتفاق اس امر پر ہے کہ ہوائے مستنشقہ کے سوا کوئی چیز قصبتہ الریہ اور پھیپڑہ مین داخل نہین ہوسکتی پہر مسلم اصول پر مخالف قول کی تائید بالکل بیجا معلوم ہوتی ہے حالانکہ قصبتہ الریہ کی سوزش کے خط مواد کی سرایت سے پھیپڑہ مین قرحہ ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اور حلق کی گدگدی سے مواد کے نزول کا تصور کرنا بعید از عقل ہے کیونکہ حلق کی محدود سوزش سے صرف آواز بھاری ہوجاتا ہے سوزش کے مقام سے رطوبت کے خارج ہونے سے گدگدی پیدا ہوتی ہے اور سوزش کی دوسری شکایات بھی ظہور مین آتی ہین مگر دماغ مین کسیطرح کی تکلیف پائی نہین جاتی۔ برخلاف ناک کی غشائے مخاطیہ مین سوزش کے واقع ہونے سے دماغ بھی قرب کے باعث مبتلا ہوجاتا ہے اور حلق مین مطلقاً گدگدی نہین ہوتی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غشائے بلغمیہ حلق کے ساتھ دماغ کو ذرہ بہر بھی تعلق نہین ہے علاوہ ازین خراش کی باعث رطوبات کا اخراج زیادہ ہوتا ہے نہ یہ کہ رطوبات

دماغیہ پگھل کر جاری ہوتے ہیں چنانچہ منہ کی خراش سے غدود لعابیہ کا فعل زیادہ ہو جاتا ہے جس سے تھوک بکثرت پیدا ہوتی ہے آنکھوں کی خراش سے آنسو زیادہ آتے ہیں انتڑیوں کی خراش سے دست آتے ہیں۔

فصل چہاردہم زکام وبائی (انفلوئنزا)

وافدہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ ایک قسم کا وبائی زکام ہے جو بخارات ردیہ اور رطوبت ہوا کی خرابی سے دور دراز ملکوں میں نہایت قلیل عرصہ میں پھیل جاتا ہے کبھی محدودی طور پر چند آدمیوں کے پکڑنے میں اکتفا کرتا ہے اکثر زیادہ تر مسن رسیدہ ضعیف القوی اشخاص بیچارگی مبتلائے مرض ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دماغ حرام مغز۔ اعصاب اور اعصاب مشترکیہ کے ضعیف ہو جانے سے قوی جسمانی کے انتظام اور حرکات بدنی او جملہ افعال کے صدور میں خلل عظیم پیدا ہو جاتا ہے حمی لازمی کی وجہ سے ضعف اور کمزوری بدرجہ کمال ہو جاتی ہے عصب اللسان کی تہییج ہو جانے سے قوت ذائقہ بھی زائل ہو جاتی ہے حکمائے اٹالی کا خیال ہے کہ مرض مذکور کا ظہور ستارہ کی گردش سے ہوا کرتا ہے بدین وجہ اسکو انفلوانزا کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی لغوی معنے تاثیر ستارہ کے ہیں عربی زبان میں اسکو وافدہ کہا جاتا ہے کیونکہ وافدہ کے معنی ہیں کہ ایک قوم کی طرف سے سفارت کے طور پر دوسری قوم کے پاس جانا چونکہ یہ مرض بھی ایک شہر سے دوسرے شہر میں سفر کرتا ہے اور پیغام رسانی کے طور پر انتقال کرتا ہے اسلئے وافدہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور دعویٰ اسکی حجت سے روس کے لوگ اسکو چینی زکام کہتے ہیں اس خیال سے کہ یہ مرض چین سے آیا ہے۔ جرمن اور اٹلی کے باشندگان اسکو روسی زکام کہتے ہیں جلد پھیل جانے کی وجہ سے سپیڈی نک کٹار (وبائی زکام) کہا جاتا ہے ملک انگلستان میں سولہویں صدی عیسوی کے اوسط میں آیا اور ۱۸۹۰ء میں یورپ سے ہندوستان کے اندر قدم رکھا کبھی یہ عارضہ خفیف ہوتا ہے کبھی مہلک ہو جاتا ہے ہر عمر اور ہر جنس کے آدمی کو ستاتا ہے مگر عورتوں اور بچوں کی نسبت مرد۔ جوان اور بوڑھے آدمی اسمیں زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ مرض مذکور کے باعث

زریہ کے مجاری الہواء پیشانی کی تجاویف۔ یوسٹیکین ٹیوب مجری اور مجاری الدموع میں پرش ہوا کرتی ہے لیکن حقیقت میں بخار کی طرح تمام جسم مبتلائے مرض ہوجاتا ہے **اسباب** مرد کا ہونا۔ کمزوری امراض ریہ بڑھاپہ نشیب مرطوب جگہ کی رہایش اسباب سابقہ میں تا ہیں خاص زہریلی کیفیت کی ہوا کا سرایت کرجانا سردی کا لگنا خصوصًا نشیب و مرطوب ممالک میں تبدیل موسم کے وقت نیز اون مواقع پر جہاں آدمیوں کا ہجوم بکثرت پایا جاتا ہے یہ تمام اسباب اصلہ میں سے ہیں ڈاکٹر سالسبری صاحب باشندہ نیویارک اور امریکہ کے چند ڈاکٹر اس امر پر متفق الخیال ہیں کہ اس مرض کا موجب سفید شفاف گول گول نہایت باریک کرم ہوتے ہیں جو پانی کے استعمال اور استنشاق ہوا کے ذریعہ جسم میں سرایت کرجاتے ہیں جنکی نشوونما سے خون خراب اور فاسد ہوجاتا ہے اور خون کے نہ قابل تغذیہ ہونے سے ضعف بدرجہ کمال ہوجاتا ہے نیز خون میں ایک قسم کا خمیر پیدا ہوجاتا ہے جس سے جسم میں حرارت زیادہ پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ خمیر آرد میں حرارت کی موجودگی ضروری ہوتی ہے اور اسکی متعدی ہونیمیں جملہ حکما متفق الرای ہیں اگر ایکدفعہ مرض ہوجائے تو دوبارہ سہ بارہ پیدا ہوجانے کی طرف طبیعت کا میلان رہا کرتا ہے انسان کے علاوہ کتے بلے چڑیا اور گھوڑے وغیرہ جانور بھی اسمیں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اکثر وبائی ہیضہ کی طرح مشرق کی طرف سے شروع ہوکر مغرب کی جانب پھیل جاتا ہے پانچ چھ ہفتہ سے زیادہ کسی جگہ پر قایم نہیں رہتا شروع وبا سے پہلے کچھ عرصہ مکھیاں وغیرہ اس قسم کے جانور بکثرت پیدا ہوجاتے ہیں جنکے پیٹ میں نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے کرم خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں۔ مختلف عوارضات کے لاحق ہونے سے علامات کو تین درجہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ **درجہ اول زکام وبائی** **یا فج** جسم میں مادہ مرض کے موثر ہوجانیکے بعد ایک گھنٹہ سے پانچ دن تک زہر بیکار پڑا رہتا ہے اس اثنا میں مریض سستی الوجود کاہل تو ہوجاتا ہے اعضا شکنی کے پیدا ہونے سے ہاتھ پاؤں ٹوٹتے اور درد کرتے ہیں سردی کے محسوس ہونے سے

خفیف سا بخار لرزہ سے آتا ہے خصوصاً شام کے وقت زیادہ ہوجاتا ہے زکام کی علامات
نمایاں ہوجاتی ہیں چنانچہ ابتدا میں آنکھیں اور ناک خشک ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کے
بعد ناک بہنے لگتا ہے آنکھیں زیادہ سرخ ہوجاتی ہیں آنسو بکثرت آتی ہیں حلق میں
درد جلن اور کھرکھری کے پائے جانے سے خشک کھانسی آتی ہے اور رفتہ رفتہ
تر ہوجاتی ہے چھینکیں زیادہ آتی ہیں دم جلد جلد اور کچھ رکا آتا ہے قوت شامہ میں
فتور پڑجاتا ہے جلد خشک اور گرم محسوس ہوتی ہے روز بروز مریض پست ہمت اور
کمزور ہوجاتا ہے درد سر دوران سر کی شکایت پائی جاتی ہے پیشانی کی کھچاوٹ
سے اذیت زیادہ ہوتی ہے عصب زبان کے مفلوج ہوجانے سے کانوں میں
مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں قوت سامعت میں فرق پڑجاتا ہے اگر بخار کے
سوا کوئی دوسری بیماری شامل حال نہ ہو تو اکثر سات آٹھ روز میں آرام ہوجاتا ہے
کسی طرح کی تکلیف باقی نہیں رہتی **درجہ دویم زکام ورمی**
ابتدا میں وہی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو درجہ اول میں بیان کی ہیں مگر حنجرہ اور نالی
الہوا میں سوزش کے پیدا ہوجانے سے آواز بھاری بھاری ہوتی ہے یا بیٹھ جاتی
ہے خشک کھانسی زیادہ ہوجاتی ہے مگر کچھ عرصہ کے بعد بلغم بکثرت پیدا ہوتا ہے جو
چھینک اور کھانسی کے ذریعہ خارج ہوجاتا ہے مگر طبیعت کے مغلوب ہونے سے جب
تو اتنا مواد خارج نہیں ہوتے تو کمزوری درد سر اعضا شکنی اور بے چینی وغیرہ بد نتائج
ظہور میں آتے ہیں سوزش حنجرہ اور ذات الریہ کی علامات شروع ہوجاتی ہیں دم کشی
اور لعابیت زیادہ ہوجاتی ہے سینہ تنا ہوا اور بھاری معلوم ہوتا ہے نیند نہیں
آتی اشتہائے طعام کے کم لگنے یا بالکل زائل ہوجانے سے ضعف اور کمزوری روز بروز
زیادہ ہوتی جاتی ہے مریض مردہ کی حالت میں نڈھال ہوکر پڑا رہتا ہے پیاس
زیادہ لگتی ہے **درجہ سوئم زکام التہابی** منہ میں درد کے زیادہ ہوجانے
سے جی متلاتا ہی ہوتی ہے اسہال میں مواد کے بکثرت ہوجانے سے خون کے دست آتے ہیں
نکسیر بھی پھوٹ پڑتی ہے اس صورت میں زبان سرخ ہوجاتی ہے لبوں پر بثور ہے

نکل آتی ہیں تیسری چوتھے روز کے بعد پسینہ کم و بیش آنے سے جسم تر بتر ہو جاتا ہے جس سے
پر لتے اٹہا کی سی خاص بو آتی ہے اگر مریض عصبی درد و وجع مفاصل و سوء مجری الہوا
کا معتاد ہو تو اس مرض کی وقوع سے عوارضات مذکورہ نہایت سخت ہو جاتے ہیں سر
کمر اور جوڑوں میں درد بشدت ہوتا ہے اور وقفہ سے ہوتا ہے اکثر صبح کے وقت خفیف
یا بالکل معدوم ہو جاتا ہے اگرچہ حرارت باطنیہ کی زیادتی ہوتی ہے مگر اشیائی باردہ
بالفعل کی استعمال سے تکلیف زیادہ تر ہو جاتی ہے جگر کے فتور سے یرقان کی علامات
نمایاں ہوتی ہیں کبھی درجہ دوم کے عوارضات بھی مریض میں ظاہر ہو جاتے ہیں اگر
زکام وبائیہ کے ایام میں بخار دموی ہیضہ چیچک وغیرہ دوسری امراض وبائیہ پھیلی ہوئی
ہون تو وہ زیادہ مہلک ہو جاتی ہیں نیز زکام وبائیہ کے ایام میں خناق ۔ بثور دہن
کپھیڑے ۔ ورم لوز مین سا شرہ ۔ عام بثورات اور دبامیل بکثرت پیدا ہوتے ہیں کبھی
سرفہ اور کمزوری مدت دراز تک باقی رہجاتی ہے شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا کہ ناک اور
حلق سے سوزش بڑہتی ہوئی مجری الہوا ریہ کی سوزش او رذات الریہ مین تبدیل ہو جاتی
ہے اس حالت میں آرام کا ہونا نہایت محال ہوتا ہے بعض اوقات ہذیان کی شکایت
بھی پائی جاتی ہے **علامات ممیزہ** بعض اوقات عام زکام میں بھی قریباً
اس قسم کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے لیکن زکام وبائیہ کے دفعتہً پھیل جانے سے بہت
سی آدمی مبتلائی مرض ہو جاتے ہیں یا شہر کے شہر اور ملک کے ملک اسکے . . پنجہ میں گرفتار
ہو کر تکلیف اوٹہاتے ہیں کمزوری اور کم طاقتی بدرجہ کمال ہو جاتی ہے نیز بخار
اور دوسری تکالیف بشدت ہوتی ہیں اور ہر ایک موسم میں اس مرض کا ظہور ہو سکتا ہے
مدت مرض اگر کوئی دوسری مرض شامل حال نہو تو چار یا پانچ روز نہایت آٹھ
دس روز میں پسینہ یا اسہال کے ذریعہ مواد کے خارج ہو جانے سے آرام ہو جاتا ہے مگر
قدری کمزوری باقی رہجاتی ہے جو بتدریج وہ بھی رفع ہو جاتی ہے اگر ناک و حلق کی سوزش
تجاوز کر کے ہوائی بار یک مجاری اور مخاط الریہ ذات الجنب اسہال پیچش سرخ
وجع مفاصل اوجاع عصبی اور کہانسی کی موجودگی میں پوری پوری صحت دیر میں

ہوتی ہے بچون بوڑھون اور کمزور آدمیون مین اکثر انجام خراب ہوتا ہے امراض قلب وسوزش کی موجودگی مین بھی نتیجہ خراب نکلتا ہے بعض اوقات مہلک ہوجاتا ہے۔

نتائج آشوب چشم سوزش حنجرہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ سوزش قصبۃ الریہ سوزش تورتین۔ سوزش مری بعض اوقات الات البول اور الات تناسل مین بھی سوزش پھیل جاتی ہے نیز دماغ کے غشیہ مین سوزش کے واقع ہونے سے شکایت ہذیان کی طاری ہوجاتی ہے وجع مفاصل بخار لازمی سرخ باد اسہال حبشی بعض اوقات سل اور دمہ بھی ہوجاتا ہے **حفظ ماتقدم** اگر ایام سرما مین زکام کی طرف طبیعت کا میلان پایا جائے تو خوب تنگ پوشاک نہ پہنین کیونکہ تن کرین حفظ صحت کی پابندی ضروری ہین مقوی غذا سریع الہضم کہلاوین سخت جفاکش محنت سے پرہیز کرین جسمین اتکان پیدا ہو۔ **علاج** مرض کی خفیف حالت مین دوا کی چندان ضرورت نہین ہوتی قوی تومند مریض خودبخود بدون استعمال دوا صحت یاب ہوجاتا ہے صرف مریض کو آرام دینا سردی سے بچانا لطیف اور رقیق غذا کہلانا کافی ہوتا ہے قبض کی صورت مین شام کے وقت صرف ایک ڈرام ہی گرس پودریا کمپونڈ روبرب پل بقدر دو حب دین یا سلفٹ اف سوڈا۔ یا سائیٹریٹ اف مگنیشیا حسب ضرورت مریض کو دین تاکہ قبض کی شکایت رفع ہو جاوے **نسخہ حبوب لوبند** سفوف لوبند چینی ۶ تولہ صبر سقوطری ۴ تولہ سفوف مر ۳ تولہ صابون ۳ تولہ روغن پیپرمنٹ ۴ ماشہ گلیسرین ۲ تولہ شربت نبات ۲ تولہ سب کو ملا کر حبوب بمقدار ۵ گرین بنا دین اور حسب موقع استعمال مین لاوین۔ کافور کا بار بار سونگنا یا اوسکے عرق کو پینا زکام بائی کیلیے بالخاصیت مفید ہے اس سے کرم زکامی ہلاک ہوجاتے ہین چونکہ اس مرض مین مریض زیادہ تر کمزور ہوا کرتا ہے اسلیے ضعف افزا ادویہ کے استعمال سے پرہیز ہونا نہایت ضروری ہے فصد بھی نہ لین بلکہ مریض کی طاقت کو مقویات کے استعمال سے بحال رکھین ہوا کے رخ مریض کو نہ بٹھاوین اور بیٹھے رہنی کی ہدایت کرین چلنے پھرنے کی اجازت نہ دین جلد یا منفث بدنیہ اور لعفانیہ سے باز رکھین اور لباس

اس قسم کا پینا دین کہ جس سے جسم گرم رہے اگر مریض طاقتمند ہو تو شروع میں ہلکا مسہل دیں **نسخہ** سلفیٹ آف مگنیشیا ۴ ڈرام عرق بادیان ایک اونس دونوں کو ملا کر مریض کو پلا دیں **دیگر مجرب** سلفیٹ آف مگنیشیا ایک اونس بائی کاربونیٹ آف سوڈا ایک ڈرام کریم آف ٹارٹار ایک ڈرام لائیکوار امونیا اسیٹیاس ۴ ڈرام نائٹرک ایتھر ۱ ڈرام عرق بادیان ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۲ دفعہ دیں تاکہ قبض کے رفع ہونے سے بخار اتر جائے اگر دستوں کے آنے سے بھی بخار فرو نہ ہو تو نسخہ مذکور میں سے سالٹ کو نکال کر استعمال کریں اور بخار کے اتر جانے پر صبح و شام حبوب کونین کھلا دیں **دیگر مجرب** صبر سقوطری کتیرا۔ رب السوس تخم سرس ہر ایک ۴ ماشہ تربد موصوف ۶ ماشہ سب کو باریک کر کے حبوب بمقدار بیر جنگلی بنا دیں خوراک ایک حب بوقت خواب کھلا دیں۔ دردسر۔ درد معدہ احابہ اسہال۔ بخار عام ضعف اور اعضا شکنی وغیرہ علامات کے شروع میں سلی سین۔ سلی سلیٹس انٹی پائرن انٹی فبرین فنسٹین۔ ڈورس پوڈر اسی ٹیٹ آف امونیا وغیرہ مدرات معرقات اور مسکن اوجاع ادویہ کا استعمال کرنا فایدہ میں سریع الاثر ہے بخار کے دور کرنے میں سلی سلیٹس اف امونیا سلی سین کو رسی ٹیٹ آف امونیا کے ہمراہ استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے اس سے دردوں اور اعضا شکنی بھی رفع ہو جاتی ہے دردسر اور درد معدہ وغیرہ میں انٹی پائرن کا دینا یقیناً فایدہ ہوتا ہے لیکن ادویہ مذکورہ کی عارضی تاثیر پر فریفتہ ہونا اور زکام وبائی کے بدنتائج کیطرف جو پسینہ کے زیادہ آنے سے غایت درجہ کا ضعف ہو جاتا ہے توجہ نکرنا سراسر موجب نقصان ہے بلکہ ابتدا میں عام تحریکات اور تقویت کی طرف خاص توجہ کرنی نہایت ضروری ہے پس اس صورت میں کونین کے استعمال ہمراہ فنسٹین یا اسی ٹیٹ آف پوٹاس اور امونیا کا نوناس یا کلورین اور کلوریٹ اف پوٹاس فایدہ میں بمنزلہ اکسیر ہے۔

نسخہ کونین۔ اور فنسٹین ہر ایک ۴ گرین دونوں کو ملا کر پوڑیہ بنا دیں اور ۴ گھنٹہ کے بعد استعمال کریں **دیگر مجرب** سلفیٹ آف کونین ۴ گرین لائیکوار سٹریکنیا ۴ منیم کاربونیٹ آف امونیا ۴ گرین بائی کاربونیٹ آف پوٹاش

۲۰ گرین پانی ۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دنمین ۳ دفعہ دین - **دیگر مجرب**
۱۲ اونس کی بوتل مین ۳۰ گرین سفوف کلورین آف پوٹاس اور ایک ڈرام اسپرٹ ایتھر نائٹ
نائٹرٹ و کلورک ایسڈ داخل کرکے کاک سے بخوبی بند کرین اور کبھی کبھی ہلا دیا کرین بعد ازان
قدرے پانی ڈال کر بند کرین اور بخوبی ہلاوین تاکہ پانی مین کلورین حل ہوجائے اور
حل ہوجانے کے بعد ۳۶ گرین کونین اور ایک اونس شربت آرنشیا یعنی شامل کرین
اور بوتل کو پانی سے بہر دین خوراک ایک اونس صبح و شام دین پیاس کی صورت مین سرد
کیا ہوا پانی لیمونیڈ سنگترہ وغیرہ مسکن الحرارت عرقیات پلاوین بیقراری درد اور
اعضائی شکنی مین بوقت خواب یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** ڈوورس پوڈر سلی مین
ہر ایک ۴ گرین اسی ٹیٹ آف ایمونیا ۱۲ اونس کمفر واٹر ۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک
اونس بوقت خواب دین اس سے فعل تعریق کے علاوہ نیند بخوبی آتی ہے لیکن افیون کے
دیگر مرکبات دینے مین احتیاط زیادہ کرین الا بوقت ضرورت دی سکتے ہین اور دو تین
روز کی استعمال کی بعد کونین کہلا دین اور غثیان کی صورت مین ایپیکاک بقدر ۲ گرین
پانی مین حل کرکے پلا دین تاکہ کہل کر قے آجائے بعد ازان مرق دوا دین **نسخہ**
عرق لیمو ایک اونس شورہ قلمی ۱ سرخ پانی ۱۶ اونس نبات حسب ضرورت ڈال کر تہوڑا تہوڑا
کرکے پلاوین **دیگر مجرب** لائیکو ایمونیا اسی ٹیٹس ۳ ڈرام نائیٹریٹ ایتھر ۲۰ بوند
کمفر مکسچر ۳ اونس سب کو ملاکر دنمین ۴ دفعہ دین اس سے پسینہ خوب کہل کر آتا ہے -
دیگر مجرب ایک پیالہ آش جو مین ۲ ماشہ شورہ قلمی حل کرکے دو دو گہنٹہ کے
بعد نیم گرم مریض کو دین کمزوری کی صورت مین دودہ زردی بیضہ دین دریای مرغ
وغیرہ ہلکی زود ہضم غذا کہانیکو دین ۲۰ قطرہ ارومانک اسپرٹ ایمونیا کو پانی مین
شامل کرکے پلاوین اور کچہ فاصلہ کے بعد ۲ ڈرام شراب برانڈی پانی مین چند مرتبہ
پلاوین ایک حصہ شراب ہسکی کو دو حصہ پانی مین ملاکر بقدر ۴ ڈرام گہنٹہ گہنٹہ کے
بعد دین پورٹ وائین کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے اگر شراب سی پرہیز ہو تو کاربونیٹ
آف ایمونیا کے ہمراہ عرق پودینہ دو دو گہنٹہ کے بعد دین اور اخیر مرض مین کونین بقدر

۳ گرین دین تشنجی کہانسنے کیلئے صرف پانی کے بخارات صبح وشام لیوین یا امین انیتھر کلوروفام یا کلونایم (شوگران) یا بلاڈونا وغیرہ مخدرادویہ ملاکر بطور بخور استعمال میں لاوین اس سے ناک کی رطوبت بہی کم ہوجاتی ہے **دیگر مجرب** وائنیم اپیکاک ۲ ڈرام سیرپ اف ہیپڈ سس ۳ ڈرام جوشاندہ تخم کتان ۱۶ اونس سب کو ملاکر دنمین ۳ دفعہ دین ۔ **دیگر مجرب** وائنیم اپیکاک ۱/۲ اونس کمپونڈ ٹنکچر اف کمفر ۱ ڈرام ارومائک اسپرٹ امونیا ۲ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دنمین ۴ دفعہ دین اس سے شدید مریضون اور سن آدمیون کو فایدہ مکمال ہوتا ہے **دیگر مجرب** پاؤڈوکا اگرین مارفیا سلفاس ایک گرین پانی ۷ اونس سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام ایک اونس پانی مین آمیز کرکے ۱۵ منٹ کے بعد دین **دیگر مجرب** وائنیم اپیکاک ۲ ڈرام ٹنکچر ہائیوسائیمس ڈرام ارومائک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام قند سفید ۳ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملاکر بقدر ۵ ڈرام دنمین ۴ دفعہ دین **دیگر حبوب مجربہ مؤلف** جسکے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اجواین خراسانی تخم کاہو صمغ عربی زعفران افیون رب السوس کتیرا مرچکی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور بقدر دانہ فلفل حبوب بناکر استعمال کرین **دیگر مجربہ مؤلف** جسکے استعمال سے مریض کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے اور مجری الہوا صاف ہوجاتی ہین **نسخہ** اصل السوس ریشہ خطمی بادیان گاوزبان ہرایک ۶ ماشہ مویز منقی ۷ عدد عناب ۹ عدد سپستان ۱۲ عدد کوکنار ۳ عدد سب کو ملاکر نصف سیر گرم پانی مین برابر دو گہنٹہ تک بہگودین بعد زمان صاف کرکے بقدر ایک اونس ۵ گرین نوشادر شامل کرکے دنمین ۳ دفعہ دین اگر اسمرکب میں انٹی فبرین یا فنسٹین بقدر مناسب ملاکر استعمال کیا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے ۔ اگر سینہ مین کسی قسم کی تکلیف پائی جائے تو رائی میں قدرے سرخ مرچ شامل کرکے بطور ضماد استعمال کرین اور دس پندرہ منٹ کی بعد اوتار دین یا چہاتی پر خشک سینگی لگادین یا تارپین کا تیل لگاکر صرف گرم پانی یا کوکنار کے جوشاندہ مین کپڑا بہگوکر نچوڑین اور گرما گرم تکمید کرین ذات الریہ کی شدت مین امونیا

بارک کلورک ایتھر شراب وغیرہ محرک دوائین استعمال کرین اگر چھاتی مین بلغم کا اجتماع معلوم ہو تو سلفیٹ آف زنک بقدر ۱۰ گرین پانی مین حل کرکے مریض کو پلادین تاکہ مریض کو قے آجائے - اگر قصبتہ الریہ مین سوزش اور ذات الریہ کی شکایت پائی جائے تو یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** وائنم ایپکاک ۴ بوند کاربونیٹ آف ایمونیا ۸ گرین سنگچیر کمفر کمپونڈ ایک ڈرام انفیوزن سنکونا بارک ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۴ دفعہ دین کسیقدر برانڈی بھی دیسکتے ہین اگر جاڑا بخار کی عادت ہو تو دونین دفعہ کونین پلادین درد مفاصل وغیرہ اوجاع جسمی کی شکایت مین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو ۲ گرین کونین کے ہمراہ دین درد سر کیلئے پاشویہ کرین وجع المعدہ کی صورت مین گریگرس پوڈر بقدر ایک ڈرام دین - **نسخہ** سفوف ریوند چینی ۲ تولہ سلفیٹ آف مگنیشیا ۲ تولہ سفوف زنجبیل ایک تولہ سب کو ملا کر ۶۰ گرین سے ایک ڈرام تک دین اس سے ترشی معدہ دور ہو جاتی ہے نیز اس سے معدہ کو تقویت ہوتی ہے اخیر مرض مین ۲ گرین کونین یا اوسکے حبوب استعمال کرین جگر کے فتور فعل مین یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** پوڈو فائلین ۴ گرین اریڈ مین ۱۲ گرین ایکسٹریکٹ ڈنڈیلین ۲۴ گرین سب کو ملا کر حبوب بنادین اور بوقت خواب ایک یا دو حبوب کھانے کو دین اس سے خوب کھل کر اجابت ہو جاتی ہے **دیگر مجرب** اریڈ مین ۴ گرین ایکسٹریکٹ ڈنڈیلین ۲۴ گرین جلیپے مین ۴ گرین سب کو ملا کر ۲۰ حبوب بنادین اور بوقت خواب دو حبوب کھلادین اوجاع عضلات پر مالش کرین **نسخہ مالش** ٹنکچر اوپیم - ارو مانکا سپرٹ آف ایمونیا کمپونڈ سوپ لینی منٹ ہر ایک ۲ ڈرام سب کو ملا کر مقام ماؤف پر مالش کرین اگر کوئی دوسری بیماری شامل حال ہو جائے تو کمزوری کا لحاظ رکھکر حسب مناسب طریق سے اوسکا علاج کرین جب علامات شدیدہ کے رفع ہو جانے سے مریض صحیح وسالم ہو جائے تو بعد مین برابر کچھ عرصہ تک مریض کو سردی سے محفوظ رکھین اغذیہ اودیہ مقویہ کی استعمال کرین تھیل دیر ہضم اور ناموافق

طبع اشتیا پرہیز او رآب ہوا کی تبدیل ضروری ہے اگر زوال مرض کی بعد کمزوری
کی شکایت پائی جائے تو ڈائیلوٹ فاسفورک ایسڈ کو پارک کے جوشاندہ مین
دین یا کوینین کو ٹنکچر اسٹیل کے ہمراہ دین حفظان صحت کی قواعد کی
پابندی کرین۔ ***

فصل پانزدہم عطاس (سنیزنگ) چھینک کا فعل

مثل سرفہ کے ہے مگر اسمین ملایم تالو نیچے کیطرف جھک جاتا ہے جس سے
منہ مین ہوا نہین آسکتی بلکہ ناک کے راہ سے باہر نکل جاتی ہے اعتدال
کی صورت میں چھینک کا آنا موجب صحت جسم ہے کیونکہ اس سے اعصاب
دماغیہ کو تحریک کے ہونے سے افعال دماغیہ قوی ہو جاتے ہیں سر کا بوجھ
اور جسم کی گرانی اس سے دور ہو جاتی ہے اور ازدیاد عطاس کی حالت مین
بہت سی خرابیان ظہور مین آتی ہین چنانچہ اہل حکما کا قول ہے کہ ربما
یہیج العطس عاقاً شدیداً و ربما یبلغ العطس فی الحمیات و ما یشبہہا الی حد
تسقط القوت خصوصاً زکام اور حمیات کی ابتدا میں زیادہ تر خراب ہے۔
کیونکہ اس حالت مین دماغ کیطرف خون کا رجوع زیادہ ہوتا ہے نیز ذات الصدر
اور عادی رعاف کو زیادہ تر ضرر رسان ہے چھینک کی آمد مین پہلے آدمی اندر
کیجانب خوب لمبی سانس لیتا ہے اور چھینک کی موقع پر اندرونی ہوا کو ناک کے
ذریعہ زور سے چھوڑتا ہے جس سے بلغم مخاطیہ وغیرہ خلش کرنے والی اشیائے
موجودہ الف خارج ہو جاتے ہیں اگر ناک اور حنجرہ کے بالائی حصہ پر کسی قسم
کی خراش پیدا ہو تو بھی چھینک آجاتی ہے **اسباب** فلفل گرد یا
تمباکو کنندش۔ خربق سفید وغیرہ ناس کی قسم کی ادویہ کو سونگھنا۔ زکام
آلات التنفس کی امراض باد گولہ۔ کرم امعا وغیرہ امراض معدہ کے باعث
ناک کے اندر خراش کے ہونے سے چھینکین بکثرت آتی ہیں آفتاب کے تیز شعاع
کیطرف دیکھنے اور ناک کے نتھنے مین تنکے کے چڑانے سے چھینکین بکثرت آتی ہیں

دہوئین اور غبار کی خراش سے بہی چہینکین بکثرت آتی ہین **علاج** اول
اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین امتلا
کی صورت مسہل دین قبض کا خیال رکہین بعدہ ان مسکن ادویہ دین کریاڈ
اور آیوڈین کے ابخرات سنگہاوین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ**
سلفیٹ آف مگنیشیا ۹ ڈرام اروماٹک سلفیورک ایسڈ ۱ ڈرام ٹنکچر ہایوسایمس
۲ ڈرام حنیسا مذہ کواشیا ۱۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ
دین اور اس مرکب کے استعمال سے معدہ کی اصلاح کرین **نسخہ** کاربونیٹ
اف ایمونیا ۸ گرین کلورائیڈ آف پوٹاسیم ۹ گرین لاڈنم ۱۲ بوند بجوشاندہ
سنکونا ۱ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین
الاچی دانہ بہاشیر مصطگی مربہ آملہ پودینہ نوشادر کی استعمال سے نیز فایدہ
ہوتا ہے پیرت یا سرد پانی کی سردی پہنچانین بعض اوقات سر پر نیم گرم پانی کی تراڑے
سے بہی فایدہ ہوتا ہے قفائی گردن پر رائی کا پلستر یا لوبری لگائین فیصدی
۴ حصہ کی طاقت والا کوکین سلوشن یا ٹنکچر اکونایٹ وغیرہ مخدر او مسکن
ادویہ کو ناک مین لگاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے سمیتہ ناشیرس ۔ چاکب
اور بہارجنیا ملاکر بطور ناس استعمال کرین اگر چہینک کے موقع پر صرف دہنی ہوی گی
ناک مین ہوس دین تو چہینک کا آنا فوراً بند ہوجاتا ہے کئی دفعہ تجربہ مین آچکا
ہے **دیگر پچکاری** جس سے بار بار چہینک کا آنا فوراً موقوف ہوجاتا ہے
نسخہ ہائیڈروکلوریٹ آف کوکین ۔ اسپرٹ آف کمفر ۔ کاربالک ایسڈ
ہر ایک ایک ڈرام پانی ۲ ڈرام سبکو ملاکر صبح وشام نتہنون مین پچکاری کرین
ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم ۔ کوئنین سنکہیا اور مرغن [illegible]
کا استعمال اخلی طور پر کرین ۔ نزلہ زکام کی صورت مین حسب دستور علاج زکام کرین
کرم امعا کی صورت مین قاتل کرم ادویہ کا استعمال کرین ۔ آلات التنفس
کی امراض مین مرض موجودہ کا علاج کرین ۔ روغن گل روغن بید کو نیم گرم

کرکے ناک مین جکاوین ہاتہہ و پاؤن کی مالش اور انکی انگلیونپر دلک کرین یا ساقین پر حجامت کرین صدغین اور فکین کے عضلات کی مالش سے نیز فایدہ ہوتا ہے افیون کا ہو بہنگ وغیرہ منوم ادویہ کہانیکو دین تا کر مریض کو نیند آجائے اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** رب السوس تولہ کشنیز ۲ تولہ مغز خیارین مغز بادام مغز پستہ مغز نارجیل خولنجان ہر ایک ۲ تولہ کوکنار مع خشخاش ۶ عدد نبات سفید ۲۰ یاؤ سب کو باریک کرکے علی الرسم تیار کرین اور بقدر ۲ تولہ کہانیکو دین دبا قوذا کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور منوم کے طور پہان حبوب کی استعمال کرین فایدہ مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہین **نسخہ** گرین ایو ڈانڈا فت پر کسوری ۲ گرین رب افیون ۶ گرین رب جواین خراسانی ۲۸ گرین سب کو ملا کر ۸ حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب کہانیکو دین مریض کو آرام مین رکہین شوربا گوشت مرغ بٹیر تیتر دودھ ساگو دانہ اراروٹ وغیرہ سریع الہضم جید الکیموس غذا کہانیکو دین حفظ صحت قواعد کی پابندی کرین ثقیل اشیا کے کہانے سے پرہیز کرین ۔

باب چہارم

امراض شفتین ذقن زیز آقذی لپس

مختلف عوارضات کے لحاظ سے ہکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے ،

مقدمہ تشریح لب یہ دو لحمی ٹکڑے ہین جنسے منہ کا جوف باہر کیطرف سے بند رہتا ہے اور انکی ساخت مین جلد ۔ اغشیہ عضلات عروق شعریہ اور وریدہ شرایین ۔ اعصاب سفطا یا اور غدد دخاد نہ پائی جاتی ہین ہر ایک لب کی اندرونی سطح درمیان سی غشائے بلغمیہ کے ذریعہ مسوڑون کے ساتہہ جڑی رہتی ہی سب سے اوپر ظاہر ہیں جلد اور غشائے بلغمیہ پایا جاتا ہے جسکے نیچے غشائے السحاقیہ خاشہ دار ہوتا کہ اسمین عروق شعریہ اور شرایین بکثرت پائی جاتی ہیں لبون مین خون کی آمد و رفت

کے زیادہ ہونے سے اُنکے زخم بہت جلد اچھے ہوجاتے ہیں انکے نیچے عضلات ہوتے ہیں جنمین عصب وجہ خاص زوج سابع و تاسع کے ریشے داخل ہوتے ہیں جسکی وجہ سے حس و حرکت زیادہ ہوسکتے ہیں خصوصاً قوت حس زیادہ پائی جاتی ہے۔

فصل اول تشقق لب اکثر سرد و خشک ہوا کے لگنے سے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں کبھی بعضے معدہ کے اندر ترشی کے پیدا ہونے سے ہونٹون پر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوجاتے ہیں جیساکہ زکام کی حالت میں ناک کے نتھنون پر ثوبات پیدا ہوجاتے ہین کبھی آتشک کی مرض مین ہونٹ پھٹ جاتے ہین **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق علاج کرین اگر ہوای سرد و خشک کا باعث معلوم ہو تو گلیسرین کی مالش کرین یا کافور کو مسکہ مین حل کرکے لگادین کافوری مرہم سے نیز فایدہ ہوجاتا ہے **مرہم کافور** موم سفید ایک مثقال روغن زردہ مثقال دونون کو آگ پر پگھلادین بعدازان سفیدہ کاشغری مردار سنگ ہر ایک مثقال باریک کرکے مخلوط کرین اور آگ سے نیچے اوتار کر قدرے سرد کرین ازان بعد ایک عدد سفیدی بیضہ مرغ اور ۲ ماشہ کافور آمیز کرکے استعمال کیا جاوے اس سے درد بواسیر شقاق مقعد نیز حرق النار کے زخم کو از بس فایدہ مند ہوتا ہے **دیگر مرہم مجربہ مؤلف** موم سفید ۹ ماشہ روغن ۴ تولہ دونون کو آگ پر پگھلا دین بعدازان آگ سے نیچے اوتار کر کتھہ سفید ۲ تولہ کافور ۲ ماشہ باریک کرکے آمیز کرین اور استعمال مین لادین مازو سفیدہ کاشغری نشاستہ کتیرا کو باریک کرکے چربی گردہ اور روغن گل گداختہ مین ملا کر لگانا فایدہ مند ہے اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو فی اونس ۲۰ گرین کی طاقت والی کاسٹک نقرہ سلوشن کو لگادین یا خالص کاسٹک نقرہ یا نیلاتھوتھہ کی بتی دنمین دو دفعہ لگادین بعض اوقات لب زیرین کی وسط حصہ یا دونون لبون کے انتہا کنارہ پر شقاق ظاہر ہوجاتے ہیں جسکو ہندی میں باچھین پھٹ جانا کہتے ہیں پس اسصورت میں بوقت خواب نہایت باریک اور ملایم کپڑے کے ریشے نکال کر لعاب بہدانہ مین تر کرین اور شگافون کی زخم مین بہردین صبح کو خودبخود آرام ہوجاتا ہے۔

فصل دوم اماس لب (انفلامیشن آف دی لپ)

جب ظہور سلعہ طاعن کے باعث لبیت زیرین کے وتر سفید میں ورم ہو جاتا ہے تو فساد کی زیادتی میں بعض اجزا مردار ہو جاتے ہیں اور بعض اجزا سخت متحجر پائے جاتے ہیں خون کے زیادہ جمع ہو جانے سے رنگت سرخ سیاہی مائل ہو جاتی درد کے باعث بیمار مضطرب اور بیچین ہو جاتا ہے بخار کے شدت میں ہذیان کی کیفیت ظاہر ہو جاتی ہے کچھ عرصہ کے بعد تین چار جگہ سے لب پھٹ جاتی ہے جس سے بدبودار میلے رنگ کی پیپ خارج ہوتی ہے غشائے السحاقیہ مردار ہو کر خارج ہو جاتا ہے کبھی بدہضمی کے واقع ہونے سے معدہ میں ترشی پیدا ہو جاتی ہے جس سے لبین متورم اور درد کرتی ہیں لیکن اس قسم کا عارضہ خفیف ہوتا ہے کبھی دانتوں کے نیچلے ہونٹ کی ناگہانی آجانے سے ورم ہو جاتا ہے چوٹ کے لگنے سے نیز ورم کا ظہور ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے دور کرنے میں کوشش کریں امتلا کی صورت میں منضج دیکر مسہل دیں مقام ماؤف پر تکمید کریں تخم کتان کی لوپری باندہیں اور مواد کے پختہ ہونے پر گہرا انشگاف دیں تاکہ مواد کے خارج ہو جانے سے تناؤ رفع ہو جائے بعد ازاں دافع عفونت عرقیات سے دہوئیں اور گوبلا کی لوپری باندہیں اور مردار چیچھڑہ کی خارج ہونے پر مرہم مندملہ کی استعمال سے زخم کو اندمال پر لاویں بخار کا علاج حسب مناسب کریں جونکہ کے استعمال سے قطعی پرہیز کریں اگر آتشک کا سبب معلوم ہو تو مخصوصہ تدابیر عمل میں لاویں دودھ شوربا گوشت وغیرہ سریع الہضم غذا کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ضروری سمجھیں

فصل سوم قروح لب (السریشن آف دی لپ)

اکثر اس قسم کے قروح سیماب کی کثرت استعمال سے مبتلائے آتشک اور خنازیری مزاج کے آدمی کو ہو جاتے ہیں عظم الطحال بھی موجب اس

مرض کا ہے مردار ہونے کی صورت میں بدبو دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے بعض
اوقات مواد کے زیادہ سمیت دار ہونے سے سیلان خون کا احتمال پایا جاتا ہے
علاج مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مصفیٰ خون ادویہ کی استعمال کریں طور کیفیت
کے موجب تدابیر عمل میں لاویں کاربالک سلوشن یا نیم کے پانی سے زخم کو دھویا کریں
مرہم زنگاری یا کوئی اور دوسری تیز اکالہ مرہم لگا کر مواد فاسدہ کو دور کریں ڈایو
ڈایرافت مرکیوری کے لگانے سے بھی فاسد گوشت کے چھچھڑے دور ہو جاتے ہیں سلفیٹ
اف مرکیوری کے لگانے سے گھاؤ کا پھیلنا بند ہو جاتا ہے نیز مردار چھچھڑے علیحدہ
ہو جاتے ہیں اور نئے انگور کے آنے سے زخم جلد تر اچھا ہو جاتا ہے کاسٹک
نقرہ سے داغ دینا بھی مفید ہے بعد ازاں مراہم مندملہ کے استعمال سے زخم کو انگور
پر لاویں اگر بے احتیاطی سے ہونٹ سکڑ کر منہ تنگ ہو جائے تو حسب دستور
دستکاری کریں جیسا کہ معمول احمدیہ میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فصل چہارم سرطان لب (کینسر وما) جب پائپ سے
تمباکو پیا جاتا ہے یا لبوں سے کوئی سخت شے دبائی جاتی ہے یا ہمیشہ دانتوں کی
میل کو کسی خراش دار شے سے رگڑا جاتا ہے تو اکثر اس مرض کا ظہور ہو جاتا ہے
جس کے میں ابتدا میں ایک قسم کا سخت ابھار پیدا ہو جاتا ہے اور پھٹ جانے
کی صورت میں کنارے باہر کی جانب مڑی ہوئی اور زخم ناہموار ہوتا ہے ذرہ سی خراش
سے گوبھی کے پھول کی مانند گھاؤ ہو کر بہت جلد پھیل جاتا ہے زخم کی سطح جلد سے
قدرے اونچی ہوتی ہے جس سے خون آمیز مواد بکثرت خارج ہوتا ہے ترقی کی صورت
میں قرب و جوار کی ساخت نیست و نابود ہو جاتی ہے دانت وغیرہ استخوان باہر
نکل آتے ہیں کبھی دانتوں کے خراب اور بے قاعدہ نکلنے سے زیریں لب کے اندرونی کنارہ
پر سرطان کی شکایت زیادہ تر پائی جاتی ہے تھوک بکثرت آتا ہے غدد جاذبہ کے
متورم ہونے سے درد زیادہ ہوتا ہے مریض کی صحت میں فتور پڑ جاتا ہے اور غذا کے
نہ کھائے جانے سے مریض نہایت کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے جس میں مریض کی ہلاکت

کا خوف پایا جاتا ہے **انجام** ابتدا میں باقاعدہ علاج کرنے سے صورت آرام کی ہو سکتی ہے مگر عام جسم میں سمیت مواد کی سرایت کر جانے سے نتیجہ خراب ظہور میں آتا ہے ۔

علاج جملہ تکالیف میں سے جس قسم کی علامت ظہور میں آوے اوسکو نہایت مناسب طور سے روکیں نیز بمقدار ہیں افیون کھانیکو دیں تاکہ درد میں تسکین ہو مرکبات سم الفار کو نہیں ایمونیا وغیرہ مفرح اور محرک ادویات کے استعمال سے مریض کی جسمی طاقت کو بحال رکھیں خون کی صفائی اور طاقت جسمانی کے لئے یہ مرکب فایدہ میں سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** سنکھیا سفید سیماب ہر ایک ایک تولہ پھٹکری ۴ تولہ سب کو ملا کر برگ تنبول میں بخوبی کھرل کریں تاکہ سیماب کی ذرات دکھائی نہ دیں بعد ازاں کوزہ گلی گل حکمت میں رکھکر ۵ سیر اپلہ جنگلی کی آگ دیں خوراک ۱/۲ حصہ گرین مسکہ میں لپیٹ کر کھانیکو دیں ۔ کمزوری میں چھوٹی رسولی کو شگاف دیکر نکال دیں اگر رسولی کا نکال دینا مشکل معلوم ہو تو معدنی تیزآب کاسٹک نقرہ وغیرہ اکالہ ادویہ سے داغ دیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں نہ ہو تو رسولی کو کاٹ کر مع قدرے تندرست حصہ ہی نکال دیں تاکہ دوبارہ عود نہ کرے بعد ازاں مندملہ مراہم سے زخم کو اندمال پر لاویں اور یہ مرہم اندمال زخم کیلئے فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** رال سفید ۲ تولہ موم سفید ۲ تولہ کافور سپیدہ کاشغری نیلا تھوتھہ مردار سنگ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے ۴ تولہ روغن کنجد میں حل کریں اور آگ سے نیچے اوتار کر کافور ملائیں اور آہنی دستہ سے کھرل کر کے استعمال میں لاویں اندمال زخم کے بعد اگر لبوں کے زیادہ گل سڑ جانے سے بد صورتی پائی جاوے تو اصلاحی عمل سے لب کو درست کریں جسکا طریق عمل معمول احمدیہ میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے ۔

فصل پنجم بیاض لب (دائی ٹی لی گولپ)

اکثر مرض آتشک میں خون کی خرابی سے ہو جاتا ہے بعض اوقات اندمال زخم کے مقام سے پیدا ہو جاتی ہے مواد سپیدی لب کے گوشت و پوست میں سرایت کر جاتی ہے معدہ اور جگر کی سوء مزاجی میں بھی یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے چہرہ کی تروتازگی زایل ہو جاتی ہے مریض

فکرمند اور مضطرب حال رہتا ہے خصوصاً صاحب جمال صورت پسند اصحاب ایسی خیال تشویش رنج
مستغرق رہتے ہین۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش
کرین ابتدا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین خون کی صفائی کرین اگر آیوڈائیڈ آف
مرکیوری بقدر ۲ گرین سکہ مین رکھکر مریض کو استعمال کرایا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر
ہے روغن ماہی ٹنکچر اسٹیل مرکبات فولاد کی استعمال سے خون کی سرخی کو قایم کرین
تاکہ مریض کی طاقت مین فرق نہ آوے اور صفائی خون کیلئے یہ عرق زیادہ ترمفید ہے
نسخہ پوست درخت نیم پوست درخت گولر منڈی بوٹی برگ حنا برگ بکائن
چرایتہ شاہترہ ہرایک ۵ تولہ تر پھلہ ۱۰ تولہ سرپھوکہ ۶ تولہ عناب ولایتی سپستان ایک
۲ تولہ بورہ صندلین بادرنجبویہ ہرایک ۳ تولہ سب کو نیکوفتہ کرکے دو سیر پانی مین رات
بھر بھگودین اور ۴ سیر دودھ گاؤ شامل کرکے حسب دستور ۴ سیر عرق کشید کرین اور
صبح وشام بقدر ۲ تولہ مریض کو پلادین اور مقام سفیدی پر پانچ چاکسو حرمل عاقرقرحا
انجیر ولایتی تخم پنوار تلفل سفید وغیرہ ادویہ محمرہ کو پانی مین حل کرکے بطور ضماد لگاوین
دیگر مجرب ٹانک اسڈ ۴۰ گرین مرہم سفیدا ایک اونس گلیسرین سنڈرام روغن گل
۸ بوند سب کو ملاکر دہمین دو دفعہ مقام ماؤف پر مالش کرین اگر کاسٹک نقرہ سے
مکرر مسکر کر داغ دیا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے نیز غذا کی اصلاح کرین دیگر عام
علاج برص کرین جو معمولاً جدید مین بیان کیا گیا ہے ۔

فصل ششم اختلاج لب

یہ ایک قسم کا اعصابی مرض ہے جسکی اذیت سے
خاص عضو لب مین خفیف تشنج کا عارضہ ہوجاتا ہے اور اذیت عصبکے بہت سی
اسباب ہین چنانچہ جب گردہ اور جلد کے ماؤف ہونے سے فضلات ردیہ خارج نہین
ہوتا تو خون کی عدم صفائی سے عضلات کو صاف عمدہ غذا حاصل نہین ہوتی جس سے لبون
مین مواد غلیظ کی زیادتی ہوجاتی ہے عضلات اور اعصاب کو متضرر ہونے سی اختلاج
کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے تاکہ اس حرکت سی موجودہ خارج ہوجاوین جب تمباکو
اور چاہ کی زیادہ استعمال سے خون انکے سمیتہ مختلط ہوکر دماغ اور نخاع کو ضرر

رسان ہوتے ہیں یا تو اعصاب کے ذریعے سے لبون مین حرکت انقباضی اور انبساطی پیدا ہو جاتی ہے کبھی شکم وغیرہ امراض معدی کے باعث عصب احشائیہ (نیموگیاسٹرک نرو) کو نہایت اذیت پہونچتی ہے اور شراکت اعصابی کے وجہ سے لبون کے عضلات پھڑکنے ہین جگر مین صفرا کے اجتماع سے بھی اختلاج پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ اس صورت مین عام خون کے اندر صفرا کے ملجانے سے عضلات کو خالص غذا پوری پوری حاصل نہین ہوتی۔ **علاج** سب سے پہلے اصل سبب جب یاد کو دریافت کر کے اوسکے دفعیہ مین کوشش کرین معدہ اور جگر کی شراکت مین قی کرا دین **نسخہ مقی** تین اونس پانی مین ۲۰ گرین سلفٹ آف زنک حل کر کے مریض کو پلا دین اور اوپر سے گرم پانی کی امداد کرین تاکہ قے کھل کر آجائے بعد ازان مسہل صفرا دین مدرات پلا دین زان بعد مقوی معدہ اور جگر کی استعمال کرین قبض کا خیال رکھین ضعف گردہ کی صورت مین مدرات دین تمباکو وغیرہ منشیات کی کثرت استعمال سے ہو تو اصل سبب کو قطعی طور پر ترک کرین اگر دفعتاً چھوڑنا مشکل معلوم ہو تو عادت سے قدری کم کر دین کھلی میدانین ہوا خوری کرا دین عروق دماغیہ کی امتلا حالت مین مسہل قوی دین تاکہ پانی کی طرح دست آوین ورنہ . . . . صرع۔ لقوہ اور مالیخولیا کے ظہور کا احتمال ہو سکتا ہے اگر امراض جلدیہ باعث ہو تو تفتیح مسامات مین کوشش کرین اور یہ مرکب تیار کر کے مریض کو پلا دین تاکہ پسینہ کھل کر آجانے سے مرض مین افاقہ ہو **نسخہ** کاربونٹ اف امونیا ۳۰ گرین لائیکوار سوڈا کلورٹیا ایک ڈرام لائیکوار امونیا سا ئیٹراس ایک اونس پانی ۷ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دین اور گرم مکان مین رہائش کرین تاکہ پسینہ بخوبی کھل کر آجائے۔

فصل پنجم تقلص شفتین دونون لبون کے سکڑ جانیسے منہ کا دہانہ چھوٹا ہو جاتا ہے جس سے بدصورتی کی علاوہ کھانے پینے مین از حد تکلیف ہوتی ہے اگر اصل مادہ خلقت مین نقصان پایا جائے تو یہ نقص مولودی پایا جاتا ہے آکلہ

وغیرہ کے سبب سے گہاؤ زیادہ بڑھتا ہے تو عارضی نقص ہوتا ہے زخم کے اپنے قاعدہ اندمال
میں دونوں لبیں سکڑ کر چھوٹی ہو جاتی ہیں جس سے منہ بیڈول معلوم ہوتا ہے کبھی جل جانے
کے باعث اندمال زخم کی صورت میں بے ترتیبی سے ایک لب دوسری سے مل جاتی ہے
اور یہ کیفیت جلنے کے مقدار پر موقوف ہے جلد کبھی ہوتی و بیز چمکدار قدرے اونچی
معلوم ہوتی ہے **علاج** مقام ماؤف کو روغن چنبیلی کی مالش سے نرم کریں
اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں نہو تو رگوں کو بچا کر نشتر سے تقسیم کریں اور
دونوں لبوں کو اپنی اصلی حالت پر لاکر دونوں کے درمیان کپڑے کی تہ رکھیں روغن
یا کاربالک آئل میں تر کر کے رکھیں تاکہ دونوں لبیں ایک دوسری سے جدا رہیں
اور اتصال کے وقت دوبارہ جڑ جانے کا احتمال نہ رہے غذا مقوی لطیف سریع الہضم
جید الکیموس کھائیں اور قبض کا خیال رکھیں ۔ ۔ ۔

فصل ششم بواسیر لب جب قبض دائمی ۔ بدہضمی وغیرہ امراض معدہ
اور کبد کے باعث لبوں کی عروق شعریہ میں خون کے زیادہ جمع ہو جانے سے دوران
خون رک رک کر چلتا ہے تو صرف لب زیریں یا دونوں لبوں پر نیز اونکے آس
پاس چھوٹے چھوٹے دانہ مٹر یا انگور کے موافق جڑدار گول یا طویل اور گوشہ دار
قد و قامت میں مختلف پیدا ہو جاتے ہیں اکثر رنگت میں نیلگوں ہوتے ہیں عموماً
ہر ایک کے اندر ایک شے بدبائی جاتی ہے جس سے ہمیشہ ٹپکتا جاتا ہے مرض آتشک
اور زیادہ سردی کی شدت لگنے سے بھی یہ مسے پیدا ہو جاتے ہیں **علامات**
مسوں کے بڑھ جانے سے بدصورتی کے علاوہ مریض کو کھجلی کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے
کبھی کبھی کھجلاتے کھجلاتے سوج بھی جاتے ہیں درد ہوتا ہے مسے کے پھٹ جانے سے
خون بکثرت خارج ہوتا ہے کمزوری کی وجہ سے مریض ہمیشہ فکرمند اور متردد الحال
رہتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ میں کوشش
کریں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مقویات معدہ اور جگر
کے استعمال سے ان دونوں اعضا کے فعل کو قائم کریں مسوں پر ٹنکچر آیوڈین ادویہ

بنگچر اسٹیل لگاوین درد اور سوزش کی زیادتی مین پانزوپیلی یا شحم بطی گردہ ۲۰ تولہ
افیون ۲ ماشہ سب کو ملاکر مرہم کے طور پر استعمال کرین **دیگر مجرب** یوڈوفارم
ایک ڈرام افیون ۵ اگرین ٹانک ایسڈ ایک ڈرام مرہم سفید سادہ ایک اونس سب کو
ملاکر صبح وشام مسے پر لگاوین **دیگر مجرب** ٹینک ایسڈ کوکینیم ۲ ڈرام
گلیسرین ۲ ڈرام مرہم سفید سادہ ۱۰ اونس سب کو ملاکر صبح وشام لگاوین اگر مرداسنگ
اسفیداج زعفران پھٹکری خبث الحدید وغیرہ کو زردی بیضہ مرغ موم سفید اور
روغن بادام مین حل کرکے استعمال کیا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے نیز اس
طلا کی استعمال سے بواسیر کے مسے خشک ہوکر فوراً پٹ جاتے ہین **نسخہ** لینے منٹ
بلاڈونا یعنی منٹ کلورافارم یعنی منٹ ادیم یعنی منٹ سوپ ہر ایک ڈرام
روغن زیتون ۲ ڈرام سب کو ملاکر دن مین ۳ دفعہ لگاوین اگر اس سے صورت آرام
کی نمایان نہو تو اسمہار نوشادر زنگار آب نادیدہ وغیرہ اکالہ ادویات کے
استعمال سے مسہ کا استیصال کرین مسہ بواسیر کے دور کرنے مین یہ جوہر سریع الاثر
بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** سیماب بجھی سفید نوشادر ہر ایک ۲ تولہ زنگار ایک آب نادیدہ
ہر ایک یکتولہ گندہک زرنیخ زرد ہر ایک ۲ تولہ سب کو ملاکر سرکہ انگوری مین کھرل کرین
تاکہ سیماب کی ذرات نابود ہوجاوین بعد ازان خشک کرکے پانی مین کھرل کرین
اور خشک ہونے کے بعد دو پیالہ تہ بالا مین حسب دستور جوہر حاصل کرین اور استعمال مین
لاوین نیز اصل کا شک نقرہ سے مسہ کو جلانا اور کاربونیٹ آف پوٹاس کی عرق سے
دہونا مسے کے دور کرنے مین نہایت فایدہ مند ہے کاربالک ایسڈ کے لگانے سے
نیز فایدہ ہوتا ہے اگر مسہ کی جڑ پر ایک مضبوط ڈورا باندہکر دوران خون کو روک
دیا جاوے تو مسہ مردار ہوکر خود بخود جھڑ جاتا ہے اگر مسے بڑے ہون تو ایک سوئی
مین دوہرا مضبوط ڈورا پروکر مسہ کی جڑ مین آرپار کرین بعد ازان سوئی کو ڈورا
سے علیحدہ کرکے اپنا ایک سرا دونون طرف کا لیکر باندہ دین اور ڈورون کے
سرون کو مقراض سے کاٹ دین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو

تو نشتر سے قطع کرین بعدزان دم الاخوین انزروت زعفران ماجوپھل وغیرہ قاطع الدم ادویہ سے سیلان خون کو بند کرین کاشتک نقرہ سے جلانا یا سرد پانی کی گدی رکھنا خون کی بندکرنے مین سریع الاثر ہے بعدزان مندمل مراہم کی استعمال سے زخم کو اندمال پر لادین نیز بواسیر معتقد کے موافق تدابیر کرین جسکا ذکر حسب موقع بوضاحت تمام کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی غذا صالح لطیف سریع الھضم کہانے کو دین ۔

فصل ھم تشقق شفتین

جب حاد الکیفیت اشیا کی استعمال سے دونون گوشے دہن کہٹ جاتے ہیں تو درد کی تکلیف سے منہ کہل نہیں سکتا مقام ماؤف سفید سبزی مایل معلوم ہوتا ہے اکثر یہ عارضہ شیرخوار بچہ کو آتشکی مزاج والدین کے مادہ خبیثہ سے عارض ہوجاتا ہے کبہی خون کی جل جانے سے جوان اور بوڑہے بہی مبتلائی مرض ہوجاتے ہین ایک دستر کے مستعمل پانی اور غذا کے کہانے سے جملہ اہل خانہ کو اسکی سمیت سرایت کرجاتی ہے جیسا کہ مرض آتشک مین ہوا کرتا ہے **علاج** اصل سبب جسکا ہو کے ترک کرنے مین کوشش کرین ابتلا کی صورت مین ہہل دین منضج کا خیال رکہین اور خون کی زیادتی مین چند جونکین لگا دین گرم اور شیرین اشیا کی استعمال سے پرہیز کرین تازہ کوسرکہ انگوری مین گہس کر مقام ماؤف پر لگا وین **دیگر مجرب** موم سفید ۲ تولہ روغن گل ۵ تولہ مرداسنگ دم الاخوین ہر ایک ۳ ماشہ سب کو ملا کر حسب دستور قیروطی تیار کرین اور وقتاً فوقتاً وکہنے جگہہ پر لگا وین اگر صرف نیلا تہوتہ دو تین دفعہ پیس کر لگایا جاوے تو بہت جلد فایدہ ظہور مین آتا ہے کاشتک نقرہ سے داغ دینا بہی مفید ہے زنگار کی مرہم بہی فایدہ مند ہے ۔

فصل ھم مقطوع الشفت (ہیولیپ)

اس کو ہندی زبان مین ہونٹ کٹا اور کہنڈو کہا جاتا ہے اکثر اس قسم کی بدصورتی نشو ونما کے فتور سے بالائی لب کے وسط مین مولودی پائی جاتی ہے کبہی ضربہ وسقطہ کے باعث ہونٹ پہٹ جاتے ہیں کبہی بالائی جبڑہ کی ہڈی بہی باہر کو ابہری ہوئی معلوم ہوتی ہے

تالو بھی پھٹ جاتا ہے جس سے ناک منہ اور حلق ایک ہو جاتا ہی بعض اوقات زیرین لب پر بھی شاذونادر اس قسم کی بدصورتی پیدا ہو جاتی ہے **علامات** زمانہ شیرخوارگی میں بچہ کو دودھ چوسنا اور پینا سخت دشوار ہو جاتا ہے کبھی ناممکن حالت میں ہو کہ کے باعث بچہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے زمانہ شباب میں دانت آگے کو نکلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جس سے کھانے پینے میں نہایت تکلیف ہوتی ہے اور لبوں کی عدم موجودگی میں بعض حروف بصد مشکل ادا ہوتے ہیں تالو اور حلق میں شگاف کی پائی جانے سے آواز میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے **علاج** حتی المقدور جس قدر جلدی ہو سکے اس نقص کی اصلاح کرنے میں کوشش کریں اور عمر کا خیال ہرگز نہ کریں بلکہ بچہ تین دانتوں کی عدم موجودگی سے توصل عمدگی کے ساتھ ہو جاتا ہے اگر علی العموم والدین کی عدم توجہ سے ہو کہ کے باعث بچہ ضایع ہو جاتا ہے اگر خفیف نقص کی باعث بچہ بچ بھی جائے تو بدصورتی عمر بھر کے لئے پائی جاتی ہے قبل عمل سے پہلے بچہ کی تندرستی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے عمل کے وقت موروثی آتشک سے بھی بچہ محفوظ پایا جائے بچہ کی مزاج کا بھی خیال رکھنا نہایت ضروری ہی ورنہ تشنج کی عارض ہونے سے احتمال ہلاکت کا ہے **طریق عمل** لب کو زور سے اوپر کیطرف اوٹھا کر لثہ سے علیحدہ کریں بعدازاں لب کے کٹے ہوئے دونوں کناروں کو چاقو سے تراش کر تازہ کریں نیز مسوڑوں سے ملے ہوئے حصہ کو علیحدہ کریں من بعد دونوں تازہ کناروں کو نہایت احتیاط کے ساتھ باہم ملا کر دونوں کو قایم کریں سیلان خون کو دباؤ یا سرد پانی کی استعمال سے بند کریں ازاں بعد درمیانی حصہ میں باریک ٹانکے لگاویں اور عمدہ طور سے سی دیں اور پھر دوسروں کیطرف سے سوئیوں کو کاٹ کر چھوٹا کریں اور انکی نوک پر موم کی گولی لگا دیں تاکہ چبھنے نہ پائیں پھر زخم پر تھوڑی بورک لنٹ اور ایوڈوفارم چھڑک کر گدی کو کاربالک لوشن میں تر کر کے رکھ دیں اور اوپر سے پلاسٹر کی کتریں ایک کان سی دوسری کان تک لگا دیں تاکہ زخم کے کناروں پر کچھ نہ پہونچے اور صفائی کی ساتھ بہت جلد ملجائے اگر جبڑے کی ہڈی ابھری ہوئی معلوم ہو تو زور سے دبا کر یا تالو کو پچھلی طرف سے کاٹ کر

اندر کی جانب کر دیں یہ عمل طفل شیر خوار میں بھی ممکن ہے اور ہڈی کو قطع کر کے نکال دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے ثنایا دانت کی جڑ ہمیشہ کیلئے ضائع ہو جاتی ہے -

باب پنجم

امراض الاسنان (ڈزیزاف دی ٹیتھ)

مختلف کوائف کی لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے - **مقدمہ**

تشریح دندان مختلف سالوں میں منہ کی اندرونی ابتدائی جبلی کی سختا و بہار دان کی استخوان کی مانند چھوٹے چھوٹے دانت عارضی اور دائمی دو سلسلہ میں پیدا ہوتے ہیں اول **عارضی دانت** (ٹمپوریری ٹیتھ) اگرچہ ابتدا میں بچے کے منہ میں بظاہر کوئی دانت یا انکا نشان دکھائی نہیں دیتا اور نہ انگلی کے پھیرنے سے محسوس ہوتا ہے مگر حقیقت میں جبڑوں کی اندر دانتوں کی بنیاد موجود ہوا کرتی ہے متفرق اوقات میں سات ماہ سے لیکر دو برس کی عرصہ تک دانت باہر نکل آتے ہیں اکثر معمول والدین اور موروثی آتشک کے بچے چار یا پانچ ماہ کے اندر دانت نکالتے ہیں (جو خاص امراض ہیں) دو برس تک بھی دانت ظاہر نہیں ہوتے علاوہ ازیں بعض خاندان میں بہت جلد اور بعض میں دیر سے دانت نکلتے ہیں عموماً ساتویں مہینہ کے شروع میں درمیانی زیریں دو ثنایا نکلتے ہیں بعد ان پانچ چھ ہفتہ کے بعد اوپر کے دو ثنایا نکل آتے ہیں نویں مہینہ میں پہلے رباعیات یا دانت ظاہر ہوتے ہیں بارہویں مہینہ میں پہلی طواحن دانت اٹھارویں مہینہ میں انیاب دانت چوبیسویں مہینہ میں اخیر کی طواحن داڑھیں نکل آتی ہیں - اب بروز دندان کی اوقات کو ایک نقشہ میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے - نقشہ مذکور صفحہ ۳۰۳ پر درج کیا ہے -

نقشہ ترتیب دندان

ثنایا

غرض دس اوپر کے اور دس نیچے کے کل تمام
بیس ہوتے ہیں چنانچہ چار ثنایا اٹھہ
رباعیات اور اٹھہ طواحن ہوتے ہیں
اور نوسال کی عمر مین مدامی دانتون کے
بڑہنے سے عارضی دانتون کی جڑون پر دباؤ پڑتا ہے جسسے وہ گر کر مدامی دانت
نکل آتے ہیں بچون میں اینابے کے آٹھہ دانت اور چار عقل داڑہین نہیں ہوتیں سوان
دانتون کی شکل وصورت وغیرہ اوصاف مدامی دانتون کی طرح ہوتے ہیں فرق صرف یہی
ہے کہ اخیر کی داڑہون کے سوا کل دانت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں نیز عارضی دانتون
کی جڑہین ایک دوسری سے علیحدہ پائی جاتی ہیں اور پہلی بالائی ڈاڑہ میں تین ادبھار
ہوتے ہیں دو ادبھار اندر اور ایک باہر ہوا کرتا ہے دوسری بالائی ڈاڑہ میں چار
ادبھار یا پانچ ہوتے ہیں اور پہلی زیرین داڑہ میں بھی چار ادبھار اور اسکی دوسری
میں پانچ ادبھار ہوتے ہیں - دیکھو تصویر نمبر ۹

دندان فک اعلیٰ

تصویر نمبر ۹

دوئیم مدامی دانت

(پرمننٹ ٹیتھ) جب بچہ کے
سبب دودہ کے دانتون کی جڑون کے جذب
ہوجانے سے انکی چہوٹی چہوٹی ٹوپیان
گرجاتی ہیں تو مستقل دانت نمودار ہوجاتے
ہیں اور برابر بڑہاپے تک قایم رہتی ہیں
چہٹے برس کی عمر مین دونون جبڑون کے

دندان فک اسفل

اندر دودہ اور مستقل دونون قسم کے دانت تعداد مین ۴۸ ہوتے ہیں دیکھو تصویر
نمبر ۱۰ صفحہ ۷۰۳ ہم تمام اوصاف کے لحاظ سے دانت کے تین حصے ہوتے ہیں اول تاج
(کراون) ہمیشہ یہ حصہ لثہ کے باہر کھلا اور آزاد رہتا ہے مضغ طحن تلطیخ برید
اجسام کا تعلق اسی کے ساتھہ ہوتا ہے اس حصہ کے اندر مغز اور ہڈی کا باہر خالی مقام ہے

دیکھو تصویر نمبر ۱۰

دندان فک اعلیٰ

دندان فک اسفل

مینا زجاجی (اناملؔ) چڑہا رہتا ہی یہ مینا زجاجی برتن چینی کی روغن کی طرح غلیظ القوام ہوتا ہے انسان کے جملہ اعضا میں سے نہایت سخت ہوتا ہے اور صلابت دندان کے لئے ایک قسم کی کارآمد جزو ہے **دویم گردن دانت (نک)** یہ دانت کا حصہ پتلا اور تنگ لثہ میں پوشیدہ رہتا ہے اسکی اندرونی کہوکہلا حصہ مین مخ بہرا رہتا ہے **سویم جڑ (فینگ)** یہ حصا اکثر شاخدار ہوتا ہی استخوان جبڑہ کے اندرونی کنارہ کے سوراخون مین گڑہا رہتا ہی زیرین دانتون کی جڑہ مین نافی دار اور بالائی دانتون کی جڑ ہیں اپنی اختتام کے قریب شاخدار ہوجاتی ہیں انکے اوپر ایک ریشہ دار جہلی کا غلاف ہوتا ہے جو دانتون کی گردن کے پاس لثہ مین چسپان ہوجاتا ہے اندر کے کہوکہلا جوف مین مخ بہری رہتی ہی مخ کے اوپر ہڈی اور ہڈی کے اوپر ایک قسم کا مصالحہ ہوتا ہے جسکے وسیلہ سے غشا کی چسپیدگی پائی جاتی ہے اور غشائی مذکور جبڑہ کی ہڈی مین ایک سوراخ کے اندر جڑہا رہتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۱۱

ہر ایک دانت کی جڑ کے سری میں ایک نہایت باریک سوراخ پایا جاتا ہی اسی سوراخ مین سی ایک شریان ایک وریدا و ایک عصب دانت کی اندر داخل ہوکہ مخ میں مل جاتا ہے

اور اسی عصب کی موجودگی کے باعث گرمی سردی معلوم ہوجاتی ہے۔ ترشی و شیرین اشیا میں تمیز اسی عصب کے ذریعہ کرسکتے ہیں۔ حسب بعض استخوان۔ لثہ اور عصب متورم ہوجاتا ہے اور ریم کی پیدائش سے لثہ ضعیف و سست ہی اور دانت مثقوب ہوجاتے ہیں تو تناول طعام کے وقت اسمیں ذرات غذائیہ پھنس کر فاسد اور بدبودار ہوجاتے ہیں جس سے دانتوں میں فساد کی صورت نمایاں ہوجاتی ہے اور دانت ہلنے لگتے ہیں آخر کار خود بخود گرپڑتے ہیں اور دستکاری کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ہر ایک دانت کی شکل وصورت اور قد وقامت میں نہایت اختلاف ہوتا ہے چنانچہ ثنایا (انسائی زرشیتھ) سامنے کے کاٹنے والے دانت چار اوپر اور چار نیچے کے جبڑے میں کل آٹھ ہوتے ہیں اور متفرق اوقات میں عارضی دانتوں کے گرجانے سے چھٹی برس کے اندر مستقل دانتوں میں سے پہلا ثنایا دانت پیدا ہوتا ہے ساتویں سال میں درمیانی ثنایا۔ آٹھویں سال میں پہلوے ثنایا ظہور میں آتا ہے اس قسم کے دانت بچپن اور جوانی دونوں حالتوں میں برابر پائے جاتے ہیں جنکا سر قدرے چوڑا پتلا سامنے کی سطح محدب پیچھے کی مقعر کناری تیز دار دار ہوتے ہیں اور انہیں میں اوبھار پائے جاتے ہیں ایک سب سے بڑا بیچ میں اور دو اوبھار دونوں پہلو پر ہوتے ہیں اکثر پہلوے اوبھار دانتوں کی زیادہ استعمال سے گھس جاتے ہیں زیرین دانت سامنے کو اور بالائی دانت پیچھے کی جانب گھسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گردن نہائت مضبوط اسکی پیچھے کیطرف ایک اوبھار ہوتا ہے جڑ صرف ایک دونوں پہلو پر دبی ہوئی کاؤدم شکل کی ہوتی ہے اُن کے بعض پہلو پر نالیاں بھی پائی جاتی ہیں اوپر کے ثنایا بڑے قدرے ترچھے ہوتے ہیں نیچے کے ثنایا چھوٹے اور سیدھے واقع ہیں دانتوں کی بند کرنے کی حالت میں بالائی دانت زیرین دانتوں پر قدرے چڑھ جاتے ہیں چار دانتوں میں سے بیچ کے دو دانت بڑے اور پہلو کے چھوٹے ہوتے ہیں خصوصاً زیرین جبڑے کے پہلوے دانت زیادہ ترچھے ہوتے ہیں رباعیات (کنائن ٹیتھ) پھاڑنیوالے چار دانت ثنایا کے پہلو میں اوپر نیچے ایک ایک واقع ہوتا ہے اور ثنایا کے نسبت بڑے ہوتے اور مضبوط ہوتے ہیں اور بارہو یں سال ظہور میں آتے ہیں سر اگاؤدم درمیان میں صرف گردن کے پیچھے ایک اوبھار ہوتا ہے یہ دانت سامنے

کو محدب اور پیچھے کو مقعر پائے جاتے ہیں جڑ نہائت ونی ہوتی ہے شاخدار۔ پہلو پر گہری
نالیاں پائی جاتی ہیں انیاب و انت رباعی کسپڈ ثنیتیہ) یہ چور کرنیوالے دانت
چار اوپر چار نیچے کل آٹھ دانت ہوتے ہیں رباعیات کے ہر پہلو میں دو دو واقع ہیں
صرف جوانی میں پائے جاتے ہیں اور لڑکپن میں نہیں ہوتے نویں سال میں پہلا
انیاب دسویں سال میں دوسرا انیاب دانت نکلتا ہے سر چوڑا اور چوگوشہ ہوتا ہے
جسپر دو ابھار پائے جاتے ہیں بیرونی ابھار زیادہ تر بڑا ہوتا ہے زیرین انتوں کی
جڑیں نالی دار اور بالائی دانتونکی جڑیں اپنے اختتام کے قریب شاخدار ہوتی ہیں طواحن
دانت (مولر ثلثیہ) یہ پیسنے والی داڑہیں چار بالائی چار زیرین جبڑے میں کل آٹھ ہوتی
ہیں انیاب ؟ انتوں کے ہر پہلو میں دو دو واقع ہیں اور تیرویں سال میں نکلتی ہیں سر میں
قدرے مقعر پایا جاتا ہے کنارے گول چوڑے سے بلندی دار گردن موٹی جڑیں دو سے پانچ
تک شاخدار ہوتی ہیں بالائی داڑہونمیں تین جڑیں دو اندر کیطرف اور ایک باہر کیجانب
بڑی نالی دار ہوتی ہے اور جڑ کے جوف میں مخ پائی جاتی ہے قدرے خمیدگی بھی رکھتی ہیں
اور خمیدگی کیوجہ سے نکالتے وقت ذرا دقت ہوتی ہے اوپر کی داڑہونمیں چار ابھار پائے
جاتے ہیں باہر کے دو ابھار بڑے اور اندرونی دونوں ابھار آپسمیں ملے ہوئے ہوتے
ہیں زیرین داڑہونمیں پانچ ابھار ہوتے ہیں لیکن پانچواں ابھار پچھلے دو ابھاروں
کے درمیان پایا جاتا ہے نیز زیرین داڑہونمیں دو جڑیں اکثر نالیدار اور شاخدار ہوتی
ہیں جنکی شاخ ایک آگے اور ایک پیچھے ہوتی ہے نواجذ داڑہیں دوزدم ثنیتیہ) پانچ
اخیر کی عقل داڑھ اکیسویں برس کی عمر میں برآمد ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس عمر تک
عقل بڑھ سکتی ہے بعض اشخاص میں ۲۵ یا ۲۸ سال میں نکلتی ہیں یہ داڑہیں ہر جبڑہ
میں دو دو کل چار ہوتی ہیں اور اکثر انکے جبڑیں آپسمیں مل کر ایک ہو جاتے ہیں
مگر نوک کے قریب دو شاخہ ہوتی ہے جملہ دانتوں کی قطاریں قریب قریب ہموار اور ملی
ہوئی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب قدرے سلامی ہو جاتی ہیں زیرین
دانتوں کی نسبت بالائی دانت قدرے باہر اور پیچھے کو اس طور پر واقع ہیں کہ

منہ کے بند کرتے وقت بالائی داڑھ کا ہر ایک ابھار اپنے مقابل کے زیرین دانت کی پستی میں سما جاتا ہے ثنایا اور رباعیات دونوں قسم کے دانت لقمہ کو کاٹتے ہیں انیاب اور طواحن دونوں قسم کی داڑھیں لقمہ کو چبا کر تھوک کے ہمراہ لگدی بناتے ہیں۔

پیدائش دندان جب غشائی قشر سے (ایپی تھیلیم) کے گہری پرت میں جلد کے دباؤ سے عمق پیدا ہو جاتا ہے تو اسمیں مادہ حیوانی کے پیدا ہونے سے ایک قسم کے ابھار نمودار ہو جاتے ہیں جنسے عموماً جنین کے چھٹے ہفتے میں دانتوں کا نکلنا شروع ہو جاتا ہے پہلے جبڑے کے ہر پہلو پر غشائے قشری کے دبیز ہو جانے سے ایک نالی بنجاتی ہے بعدزاں نالی مذکور میں علیحدہ علیحدہ مخصوصہ دانت کے لئے دس عمق بنجاتے ہیں اور ہر ایک عمق میں دانت کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے چنانچہ اول نیچے کیطرف سے غشائی قشری بڑھکر دانت کا مینا زجاجی حصہ بنتا ہے دویم جلد کا گہرا پرت اوپر کیطرف بڑھکر ہر ایک دانت کے لئے ابھار بناتا ہے جسمیں رگیں اور اعصاب اور ایک خاص قسم کے کیسے بکثرت پائے جاتے ہیں اور انہیں ابھاروں سے مخصوص بناوٹ (ڈن ٹین) اور استخوانی طبق بنتا ہے اور جملہ کیسوں میں سے بعض کیسے مخ کے اندر پھیل جاتے ہیں اور بعض اسکی سطح پر پھیل کر ایک قسم کا پرت بناتے ہیں جس سے بتدریج طویل ریشے نکل کر ابھار کو گھیر لیتے ہیں اور استخوانی دیواریں بننی شروع ہو جاتی ہیں قریباً ساتویں ہفتہ میں اکثر طواحن کے ابھار۔ آٹھویں ہفتہ میں رباعیات کے ابھار۔ نویں ہفتہ میں ثنایا کے ابھار۔ دسویں ہفتہ میں دودھ اور دوسری داڑھوں کے ابھار بنتے ہیں۔ ہر ایک تھیلی کے اندرونی جانب پر ایک چھوٹی سی ہلالی شکل کی پستی بنجاتی ہے جسمیں مدامی دانتوں کی بنیاد قایم ہوتی ہے اور پستی مذکور میں ڈن ٹین بنجانے سے لہردار ریشے پیدا ہوتے ہیں جو صاف و شفاف غضروف کی مانند ایک قسم کی شی سے گھری رہتی ہیں غضروف میں استخوانی مادہ کے جمع ہونے سے ہر ایک ریشہ کے گرد نالیاں بنجاتی ہیں اور دوسری نالیاں ہیں شامل ہو جاتے ہیں اور دانت کے گودہ کے پاس غضروفی پرت دبیز ہو کر نا شپاتی جوف کی شکل بنجاتا ہے اور ہر ایک جوف کے اندر ابھار پیدا ہو جاتا ہے پس ابھار مذکور میں پہلے ڈن ٹین بعدزاں انیامل پھر استخوانی طبق رسی سیمنٹ

پیدا ہو کر دانت بنجاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کرتا ہے آخر مسوڑوں سے باہر نکل آتا ہے لیکن پیدا ہونے کے کئی مہینوں تک یہ امر وقوع میں نہیں آتا۔ **کیمیائی ترکیب**۔ دانت کی ساخت میں فیصدی ۲۸ حصہ جلاٹین اور باقی اجزا ارضی پائے جاتے ہیں چنانچہ فاسفٹ اف لایم ۶۶٫۷ حصہ۔ فاسفٹ اف مگنیشیا۔ ایضاً دو کہا نیکا ٹک ۰۸ء۱ حصہ کاربونٹ اف لایم ۳۶ر۳ حصہ پایا جاتا ہے **ساخت دندان** ہر ایک دانت کے اندر کل درازی میں ایک جوف ہوتا ہے خصوصاً دانت کے سر میں جوف مذکور وسیع ہوتا ہے اس سے شاخیں نکل کر نیچے کی طرف جڑ میں اور اوپر کی طرف دانتوں کے اُبھار میں پہونچتی ہیں جوف مذکور میں ملایم ریشہ دار رطوبت گودہ اور مخ کی مشابہ بھری رہتی ہے اعصاب اور خون کی رگیں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور مخ مذکور کے بیرونی جانب ایک خاص قسم کی مخصوص بناوٹ (ڈنٹین) پائی جاتی ہے جس میں ہر طرف سے مخ گھیرا رہتا ہے دانت کی جڑ کی طرف گردن تک استخوانی طبق سے اور بالائی جانب نہایت سخت جز مینا زجاجی (انامل) سے ڈنٹین پوشیدہ رہتی ہے اور مینا زجاجی کے اوپر ایک سخت پرت سینک کی مانند پایا جاتا ہے۔ **باریک ساخت دندان**۔ اگر ڈنٹین کو خوردبین کے ذریعہ دیکھا جائے تو مخ کے جوف سے دانت کے گرشیک کی طرف تک برابر پھیلی ہوئیں باریک نالیوں سے بنی ہوئیں لہردار لکیریں پائی جاتی ہیں جن کا قطر ۵۰۰۰/۱ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو تصویر ۱۳۔ صفحہ ۳۰۹ پر

تصویر نمبر ۱۳

اور مجاری مذکورہ مخ کے جوف کے اندر سے گول سوراخوں کے ذریعہ باہر کی جانب بل کھاتی ہوئیں دانت کے سر میں انامل کی طرف اور جڑ میں استخوانی طبق کی جانب تقسیم ہو جاتی ہیں اور مجاری مذکورہ میں دو قسم کے بڑے بڑے خم ہوتے ہیں اول اصلی خم جو عام سمت کیطرف زاویہ قائمہ کی مانند مڑا ہوتا ہے دویم خم کے لہردار مجاری ہوتے ہیں اور مجاری مذکور کے پہلو سے باریک باریک نکل نکل کر لکیروں کے

تصویر نمبر ۱۳ استخوانی طبق

درمیانی بناوٹ میں داخل ہوتے ہیں اور مختلف طور پر نالیوں کا اختتام ہوتا ہے ہر ایک نالی میں ایک ایک ریشہ ہوتا ہے جو نالی کی مانند شاخ در شاخ ہوجاتا ہے نیز ایک جھلی کے غلاف سے ملفوف رہتا ہے نالی کے درمیانی وسعت میں استخوانی مادہ بھرا رہتا ہے بعض دانتوں میں کئے دانت مل کر ایک ہوجاتے ہیں اور اس قسم کے دانت کو دانت مرکب کہا جاتا ہے اکثر انکے جوف علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں بعض اوقات دونوں جوف ملکر ایک ہوجاتے ہیں۔ ہاتھی کے پچھلے دانت اسی قسم کے ہوتے ہیں **محاکمہ مولف** زمانہ قدیم میں خوردبین کی عدم موجودگی کے باعث اعصاب اور رگوں کے دیکھنے سے حکمائے یونانی مجبور تھے جس سے حیرانگی ظاہر کرتے تھے کہ ہڈی میں سردی اور گرمی کا اثر کیونکر محسوس ہوتا ہے اس ناواقفیت کے سبب بعض حکما اس خیال کے پابند تھے کہ دانت ہڈی کے قسم سے نہیں ہیں بلکہ گوشت یا عصب کے قسم سے ہیں زمانہ حال کی تحقیقات کے موجب دانت کے کل اجزا ہڈی کے قسم میں سے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ دانتوں کے اوپر مینا زجاجی چڑھا ہوا ہوتا ہے جو دانت کی بہت مضبوط جزو ہے دانت کے اندر شرائین اور اوردہ کے ذریعہ دوران خون جاری رہتا ہے جوں جوں دانت گھستا جاتا ہے توں توں مخ متحجر ہوکر دانت کی شکل پیدا کرتا ہے حتے کہ تمام مخ سخت ہوکر ہڈی بنجاتا ہے دانت کی جڑ آہستہ آہستہ کمزور ہوکر ہلنا شروع کرتی ہے جس سے بتدریج دانت گرجاتا ہے جیسا کہ بڑھاپے کے دنوں میں مشاہدہ کیا گیا ہے بعض اوقات بے احتیاطی کی صورت میں اکثر لوگوں کے دانت قبل از وقت گرجاتے ہیں یا کمزور ہوکر موجب تکلیف کا ہوتے ہیں **فعل دندان**۔ جب دانتوں کے ذریعہ غذا کو کچلا جاتا ہے تو اس فعل کو چبانا یا ماسٹی کیشن کہا جاتا ہے جب بالائی اور زیرین معلول جبڑے نزد سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں تو ٹوٹنا یا اوپر نیچے

دانتوں کے درمیان لقمہ آکر کٹ جاتا ہے عضلہ ولطنیں (ڈائی گیسٹرک) نیز استخوان زبان کے عضلات سے منہ کا دہانہ کھل جاتا ہے بعد ازاں اوپر کی وجہ سے جبڑا قدرے نیچے کو جھک جاتا ہے نیز عضلات کی حرکت اور امداد سے منہ بند ہو جاتا ہے۔ عضلات صدغی۔ اندرونی عضلات عضدی۔ اور چبانیوالی عضلات دانتوں کو بڑی قوت سے کھینچتے اور دباتے ہیں جس سے لقمہ باریک باریک کٹ کر انیاب و اضراس کے درمیان پہونچکر پِس جاتا ہے کیونکہ عضلات مذکورہ کی کشش سے جبڑے کو ادھر ادھر حرکت ہوتی ہے نیز عضلات مذکورہ دانتوں کو دباتے ہیں عضلہ تحصیلیہ الشفعہ یہ وغیرہ رخسار کے عضلات سے کھانے کے ذرات دانتوں کے درمیان سے باہر نکل نہیں سکتے اور جب تک لقمہ خوب باریک نہ ہو جائے تب تک جوف فم کے اندر اس کو زبان روکی رکھتی ہے اگر اتفاقاً غذا کا کوئی ریزہ دانتوں سے باہر نکل بھی جائے تو اسکو زبان روک کر دانتوں کی طرف دبا دیتی ہے۔ لقمہ میں تھوک کے مل جانے سے ایک قسم کی کیمیاوی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جس سے غذا گدی سی بنجاتی ہے لقمہ منہ میں کھنا اور چبانا دونوں اختیاری فعل ہیں مگر اکثر اوقات چبانیکا فعل بے توجہ اور خیال کے بدوں بھی سرانجام پا سکتا ہے پانچویں جوڑی کا تیسری قسمت تیرہویں جوڑی کے اعصاب سے اس فعل کو بخوبی تحریک ہوتی ہے۔ نیز چبانے اور نگلنے کا مرکز راس النخاع امیڈلا ابلانگیٹا میں واقع ہے کیونکہ اگر راس النخاع کے قریب تک تمام دماغ کو تراش کر علیحدہ کر دیا جائے تو بھی دونوں فعل جاری رہ سکتے ہیں۔ علیحدہ ہونے لقمہ کے بعد زبان کے ذریعہ منہ سے گذر کر حلق تک پہونچتا ہے اور مری کے وسیلہ معدہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فصل اول حفظ صحت دندان۔ اگرچہ ظاہر میں دانت ایک ادنے سی چیز معلوم ہوتے ہیں جن کی عدم موجودگی سے اختلال زندگی کا نہیں ہے جس کی تصدیق شیرخوار بچہ اور شیخوخت میں پائی جاتی ہے مگر زندگی کی حالت میں جملہ اعضا میں سے دانتوں کی ضرورت زیادہ تر ہے کیونکہ جسمانی قوت اور طاقت کا مدار جسقدر دانتوں پر ہے دوسرے کسی اعضا پر نہیں ہے انسان کی زندگی نیز اوس کے عیش وعشرت کا سامان سراسر کھانے پینے پر موقوف ہے غذا کا مزہ گفتگو کی فصاحت صرف دانتوں ہی کے ذریعہ ہے اور ان کی موجودگی سے غذا کے ہضم میں زیادہ مدد ملتی ہے اور انکی عدم موجودگی میں سب چیزیں جواب دیدیتی ہیں چہرہ کی زیبائش جاتی رہتی ہے

بات چیت پورے طور پر نہیں کیجاتی لقمہ کے نہ چبائے جانے سے غذا ہضم نہیں ہوتی نہ کھاتے
وقت لطف آتا ہے جس سے بہت سی امراض شکم پیدا ہو جاتی ہیں اور درد کی شدت سے آدمی
مضطرب حال اور بیقرار ہو جاتا ہے گویا انسان کے جسم میں دانت بمنزلہ چکی کے ہیں جس سے
غذا پس کر قابل ہضم ہو جاتی ہے۔ غیر انہضام کی صورت میں پاخانہ کے راہ غذائے غیر منہضمہ
خارج ہو جاتی ہے۔ غرض خوبصورتی جسمانی طاقت اور فصاحت کلام کے لئے دانتوں کا ہونا
اشد ضروری ہے اور جملہ خداداد نعمتوں میں سے دانتوں کو ایک نعمت عظمیٰ میں سے شمار
کیا جاتا ہے مگر عوام الناس انکی قدر و منزلت مطلقاً نہیں کرتے البتہ تکلیف کی صورت
میں خبرگیری کرتے ہیں مگر فائدہ کے عدم ظہور سے تمام کوششیں رائیگاں جاتی ہیں
اب چند ہدایات، نہایت عمدہ کارآمد تین انتظام میں تحریر کی جاتی ہے جس پر عمل کرنے سے
از بس فائدہ ہوتا ہے **انتظام اوّل**۔ بزور دنداں کے وقت بیچارے شیر خوار بچوں پر
مختلف قسم کی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں اور والدین کی ناواقفی اور محض بے احتیاطی سے اکثر
بچے ملک الموت کے پنجہ میں گرفتار ہو کر رہگرائے عالم جاودانی ہو جاتے ہیں پس اس نازک موقع کا
خیال مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے مختصر طور پر چند امراض کی علامات نیز احتیاط اور
علاج بیان کیا جاتا ہے تاکہ واقفیت کے باعث چھوٹی چھوٹی شکایات میں ظہور علامات مندرہ
کے وقت عوام الناس خود ہی علاج کر لیں اور حفظ ماتقدم کی احتیاط میں آئندہ کی بڑی بڑی
قباحتوں اور مہیب نتائج سے بچہ کو محفوظ رکھیں اور خوردسال میں صرف دانتوں کا
نکلنا ہی موجب تکلیف نہیں بلکہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں اولی علم افعال الاعضا کے
ذریعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خوردسالی میں جسم کا ہر ایک جزو نہایت سرعت کے ساتھ
بالیدگی اختیار کرتا ہے اس صورت میں ہر ایک عضو کو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور مناسب
مقامات پر حسب ضرورت خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے جس سے اکثر امراض ظہور میں آیا کرتی ہیں
اور بروز دنداں کے ایام میں سونے کو سہاگہ ہو جاتا ہے۔ **دوئم** بروز دنداں کے ایام میں
بچہ کی قدرتی خوراک میں تبدیلی ہوا کرتی ہے اور مصنوعی مختلف اغذیہ کا عادی ہونا پڑتا ہے
پس اس تبدیلی کے موقع پر ذرا سی بے احتیاطی کے واقع ہونے سے بخار اسہال ہیضہ

۱ [illegible]

اور قی وغیرہ شکمی امراض میں بچہ کو ضرور ہی مبتلا ہونا پڑتا ہے سوم کمزوری کی حالت میں
بروز دندان کے وقت بچہ کو ازحد تکلیف ہوتی ہے اگرچہ دیگر تکالیف میں قدرے تخفیف
ہی ہو مگر بخار کی شکایت ضرور ہی پیدا ہوجاتی ہے غرض ایام طفولیت میں بروز دندان
کا وقت نہایت خطرناک ہوتا ہے بعض بچوں کی طبیعت زکام کیطرف مائل ہوجاتی ہے آنکھ سے
آنسو اور ناک سے پانی اور چھینکیں بکثرت آتی ہیں لب زبان سرخ ہوجاتی ہے بخار کی حرارت ۱۰۳
سے ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاتی ہے جس میں بچہ نہایت بے چین و پریشان رہتا ہے خواب سے
دفعتہً بچہ چونک پڑتا ہے تشنج کے واقع ہونے سے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں آنکھوں کے ڈھیلے باہر
نکل آتے ہیں بدہضمی کے باعث کبھی دست آتے ہیں کبھی قبض پائی جاتی ہے بدمزہ ڈکاریں بھی
آتے ہیں منہ کے غشائی بلغمیہ میں خراش کے زیادہ پائے جانے سے تھوک بکثرت آتی ہے
جو چیز ہاتھ میں آتی ہے منہ میں ڈال کر چباتا ہے تاکہ خراش میں تخفیف ہو جائے .. بعض اوقات
خون کے خراب ہوجانے سے جسم پر بڑے بڑے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کھانسی۔ ذات الریہ۔
اور ذات الجنب کی شکایت بھی ہوجاتی ہے پس بروز دندان کے ایام میں والدین کا فرض ہے
کہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ معمولی عادت کے خلاف کسی امر کے واقع ہونے پر فوراً تدارک
کریں ورنہ عارضہ کے بڑھ جانے سے صدہا تکالیف کا اٹھانا پڑتا ہے اور موجودہ عارضہ کا تدارک
بعد مشکل ہوسکتا ہے۔ بروز دندان کے ایام میں بچہ کی خوراک میں کسیقدر کمی کریں کثرت اسہال کا
خیال رکھیں قبض نہ ہونے دیں۔ گرم پانی سے غسل کراتے رہیں۔ اسفنج کو سرد پانی میں سرد کر کے
صبح شام سر پر لگا دیں ہمیشہ سر ننگا اور سرد رکھیں۔ دونوں وقت ہواخوری کرا دیں۔ تالو پر روغن بادام
روغن یاسمین کی مالش کریں اگر ناپائیدار دانتوں میں بوسیدگی وغیرہ کوئی مرض پیدا ہوجائے تو اسکی
پرواہ نہ کریں کچھ عرصہ کے بعد دانتوں کے خود بخود گر جانے سے آرام ہوجاویگا۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو
دانت ماؤف کو نکال دیں ورنہ اسکی شرکت سے پائیدار دانت بھی خراب اور سڑے ہوئے پیدا ہوتے
ہیں اور انکی عمدگی اور مضبوطی میں حرج واقع ہوتا ہے اس اثنا میں روزانہ ایک دفعہ کسی عمدہ دوا سے
دانتوں کو صاف کر دیا کریں۔ اس معاملہ میں ماؤتھ واش کی استعمال فائدہ مند سریع الاثر ہے
نسخہ۔ کاربالک اسڈ ۳۰ بوند کریازوٹ ۵ بوند ٹنکچر مر [illegible] ڈرام ٹنکچر [illegible] ڈرام پانی ۱۰۰ اونس

سبکو ملاکر بوتل مین رکھہ دین اور روزانہ ایک ٹوتھ برش یا مسواک کو اسمین بھگو کر دانتونپر
مالش کرین تاکہ دانت صاف اور ستھرے رہین اسکے استعمال سے نہ منہ سے بو آتی ہے
اور نہ کرم لگتا ہے **دیگر منجن دندان** کاربالک ایسڈ ۲۰ بوند صاف کی ہوئی کھریا مٹی
ایک اونس کونائن کیکر ۲ ڈرام کافور ۳ گرین سب کو باریک کرکے صبح و شام استعمال کرین
دیگر منجن مجرب چھالیہ نیم سوختہ ۵ تولہ سنکونا پوڈر ۲ ڈرام کریازوٹ ۲۰ بوند مرمکی
لوبان پوڈر ۲ ڈرام کافور ۳۰ گرین سب کو باریک کرکے بند بوتل مین رکھہ دین غذا کے بعد
پہلے منہ کو پانی سے صاف کرین پھر ان دونون منجنون مین سے کوئی منجن دانتون پر ملکر
پانی سے صاف کرین اُسنے نہ منہ میں بو پائی جاتی ہے نہ دانتونمیں بوسیدگی ہوتی ہے
دیگر مجرب کاربونٹ آف میگنیشیا ۱ حصہ کھریا مٹی ۲ حصہ سلی سلیٹ اف سوڈا ۲ حصہ اسنس
اف ہنل حسب ضرورت سب کو ملاکر حسب موقع دانتون پر مالش کرین کرم خوردہ سوراخ کو پہلے
صاف کرکے بعد ازان اسکی سوراخ میں بھر دین درد مین فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد کی
شدت میں آئل اف کلوز کا لگانا بھی مفید ہے اگر تشنج کی علامات معلوم ہون تو
ایک ہلکا جلاب دین اور دودھ پلانے میں زیادہ تر احتیاط رکھین تاکہ بدہضمی پیدا نہو
اور زکام کی شکایت مین یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ**
ارومائک اسپرٹ آف امونیا وائن اپیکاک ہر ایک ۱ ڈرام ٹنکچر سنکونا گلیسرین
ہر ایک نصف ڈرام کروی واٹر ۱ اونس سب کو ملاکر دن میں ۳ دفعہ دین سردی اور
سرد ہوا سے بچہ کو بچا دین گرم کپڑون سے جسم کو ڈھانک رکھین اگر پانی سے کپڑا بھیگ جائے
تو فوراً اسکو اوتار کر خشک کپڑا پہنا دین اگر بخار کی شکایت پائی جائے تو یہ مرکب
تیار کرکے دین **نسخہ** سلی سلیٹ سوڈا ۲۱ ڈرام لیکوئڈ اکسٹرا کٹ لیکوریس
لائکوار امونیا اسٹیٹاس ہر ایک ۴ ڈرام پانی ۱۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ۳۰ بوند تین تین
گھنٹہ کے بعد دین اگر دانت کے نکلنے مین تکلیف پائی جائے سنجا۔ اور تشنج کی علامات
بھی شروع ہو جاوین تو دانتون کے مقام پر شگاف صلیبی دین اور یہ مرکب تیار
کرکے پلاوین **نسخہ** برومائیڈ اف پوٹاسیم ۶ گرین پوٹاسی سائٹراس

۵ اگر بین سرسپ بیمپل ڈرام پانی ۲۰ اونس ہکو ملا کر بقدر ایک ڈرام دہنمین ۴ دفعہ دین اگر منہ مین زخم
پیدا ہو جاوین تو شہد مین قدرے سہاگہ ملا کر لگا وین اگر دست آتی ہون تو اونکو روکنا
مناسب نہین ہے سارہی چہہ برس کی عمر کے بعد جبڑون کے زیادہ بڑہ جانے سے سامہنی
کے دانتون مین فراخی پیدا ہو جاتی ہے پہلے زیرین جبڑہ کے درمیانی ثنایا پہر پہلو کی
ثنایا بعد ازان بالائی جبڑہ کے درمیانی ثنایا اور کریدامی دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہین
پس والدین کو چاہیے کہ بروز دندان کے ایام مین کبھی کبھی منہ کا معاینہ کر لیا کرین
اگر کوئی دانت پس و پیش نکلتا معلوم ہو تو اوسکو نہایت نرمی اور آہستگی سے برابر چند
روز تک اصلی مقام پر دبا دیا کرین تاکہ اونکا عیب دور ہو جائے جب دودہ کے دانت مقررہ
وقت پر نہ گرین تو اونکو اوکہاڑ دین تاکہ پائیدار دانتون کا ظہور غیر جگہ پر نہ پایا جائے ورنہ
پدامی دانتون مین ہمیشہ کیلئے بدصورتی پائی جاتی ہے بعض دفعات جبڑا کے چہوٹا ہونے
اور اوسکی باہر نکلی ہوئی صورت مین دانت نزدیک نہایت گنجان نکلتے ہین
اور جگہ کے نہ ملنے سے جلد داڑہین پتلی پڑ جاتی ہین پس اس صورت مین جبڑہ کو پلیٹ کے ذریعہ
سے بڑہا دین یا درمیان سے دانت کو اوکہاڑ دین **انتظام دویم دانت کے**
پیدائشی نقص کی اصلاح جب عام قاعدہ کے خلاف بہت سے دانت بے موقع
نکل آئین تو مناسب نہو کہ سب ساتھ ہلا کر درست وضع پر لادین۔ اس طرح پر کہ
پہلے ایک دانت کی بد وضع کو درست کرکے پہر دوسرے تیسرے دانت کی اصلاح
کرین اور یہ عمل دس برس کی عمر کے بعد کرنا زیادہ تر موزون ہے کیونکہ بچون سے عمل
مذکور کو ہدایت کے مطابق کرنا غیر ممکن ہے اور زیادہ عرصہ کے ہو جانے سے چندان
حرج نہین ہے اگر بالائی ثنایا کی وضع پیچہے کی طرف معلوم ہو تو دس برس کی کم عمر مین
درست ہو سکتی ہے اور ایک دفعہ کے درست کر دینے کے بعد نیچے کے ثنایا اوسکو
پیچہے کیطرف جانے نہین دیتے۔ اگر اوپر کے درمیانی ثنایا بہ نسبت اسفل کے پیچہے کیطرف
مایل ہون تو اس صورت مین داڑہون پر ڈٹ پیان چڑہا دین تاکہ چبانے وقت سامنے
کے دانت اوٹہے رہین اور رفتہ اعلی کے محض پچہلے حصہ پر تدریج دباؤ پڑنے

کی وجہ سے خم زیادہ ہو جائے اور بالائے سامنے کے دانت زیرین کی نسبت آگے کو مائل ہو جاویں اگر سامنے کے بالائے دانت باہر کی طرف مائل ہو جاویں تو فک اعلے اندر سونے یا چاندی یا فولاد کی کمانی لگا کر پچھلی طرف میں خفیف دباؤ قائم کریں زیادہ دباؤ میں درد و سوزش کا احتمال ہو سکتا ہے اگر سامنے کے بالائی دانتوں کے کنارے آمنے سامنے یا ترچھے پائے جاویں تو گدی دار زنبور کے ساتھ پھیر کر اصلی وضع پر قائم کریں اور برابر دو مہینہ تک آرام میں رکھیں اس سے دانت درست ہو جاتے ہیں مگر پھیرتے وقت باہر کی طرف ہرگز نہ کھینچیں تاکہ دانت باہر نہ نکل آویں اور یہ عمل گول جڑ کے دانت میں نہایت آسانی سے کیا جاتا ہے چپٹے یا زیادہ جڑ والے دانتوں میں اس عمل کا کرنا ناممکن ہے بعض اوقات انیاب و رباعیات عام قطار سے باہر کو نکل جاتے ہیں اس صورت میں خیال کرنا چنداں ضروری نہیں ہے کیونکہ کچھ عرصہ میں انیاب دانت خود بخود پیچھے کو ہٹ کر صحیح وضع پر قایم ہو جاتے ہیں اگر رباعیات و اضراس کے باعث پیچھے کی طرف نہ ہٹ سکیں تو رباعیات و اضراس کے درمیان کشادہ فاصلہ کرکے انیاب کو پیچھے ہٹا دیں یا انیاب و رداڑھوں میں سے ایک دانت نکال دیں تاکہ دوسروں کے لئے جگہ مل جائے کیونکہ یہ دانت تمام دانتوں کی نسبت زیادہ کار آمد ہوتے ہیں انکے زوال سے سخت وقت اور بدنمائی واقع ہوتی ہے پس انکی درستگی دوسروں کی نسبت زیادہ تر مقدم ہے اگر پہلی اور دوسری داڑھ بے موقع خارج ہو تو اوس کو نکال دینا مناسب ہے کیونکہ تین جڑوں کے ہونے سے انکو خم دینا یا پھیرنا مشکل ہوتا ہے اکثر عقل داڑھ میں بہت قسم کی بدوضعگی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ دوسری اضراس کی گردن کے ساتھ اس کے سری کی ٹکر سے تاکل و تعفنت کی صورت نمایاں ہو جاتی ہے اور دانت کے مغز تک تعفنت کے پائے جانے سے درد سخت ہوتا ہے بعض اوقات جبڑے کے گوشت پر زیادہ دباؤ اور رگڑ سے ورم اور دنبل ہو جاتا ہے کبھی عصب پر دباؤ پڑنے سے درد تشنج کزاز اور بیہوشی وغیرہ ردی علامات نمایاں ہوتے ہیں پس اس صورت میں عقل داڑھ کو فوراً نکال دیں اگر گوشت کے نیچے آجانے سے گرفت میں نہ آسکے تو پہلے داڑھ کو نکال کر عقل داڑھ کو خارج کریں اور عقل داڑھ نکال دینے کے بعد عرصہ کے واسطے

اصلی سوراخ میں قایم کریں اگر کوئی ایک دانت دوسرے دانتوں کی قطار سے الگ ہوکر باعث تکلیف کا ہو تو اوس کو نکال دینا بہتر ہے اگر زاید دانت کے نمودار ہونے سے تکلیف ہو یا ناموزوں معلوم ہو تو اوسکو نکال دیں مگر نکال دینے کے پیشتر اس امر کی تحقیقات باریک سوئی کے ذریعہ کریں کہ زاید دانت کی جڑ کسی دوسرے دانت کے ساتھ پیوست نہو ورنہ زاید دانت کے نکالتے وقت صحیح دانت پر صدمہ کے پہونچنے کا احتمال ہوسکتا ہے اگر قدری قلیل صدمہ پہونچ بھی جائے تو چنداں خیال نہ کریں بعد میں خود بخود وہ دانت قایم ہو جاتا ہے*

انتظام سویم عوارض لاحقہ در ایام بروز دندان - جب ابتدا ہی میں بچہ نحیف البدن ہوتا ہے یا ماں اور دایہ کے دودھ کی عدم دستیابی سے غیر جنس کے دودھ پر پرورش پاتا ہے یا خاریزمی مزاج ہوتا ہے یا آتشک سرطان اور سل وغیرہ موروثی امراض میں مبتلا پایا جاتا ہے تو بروز دندان کے وقت زیادہ تکلیف اوٹھاتا ہے جس سے مسوڑے گرم سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں منہ میں آبلوں اور زخموں کے پڑ جانے سے رخسارے بھی سرخ ہو جاتے ہیں تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے نیند کے نہ آنے سے مزاج تند اور چڑچڑی ہو جاتا ہے بدہضمی کے پیدا ہو جانے سے سبز رنگ کی قے آتی ہے دست بھی پتلے سبزی مائل آتے ہیں خصوصاً موسم گرما میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے زبان میلی ہوکر بالکل بند ہوجاتی ہے خون کے غلیظ القوام ہو جانے سے بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ اکثر آنکھوں کا عارضہ دامنگیر رہتا ہے کبھی آلات البول میں خرابی کے پائے جانے سے پیشاب تکلیف سے آتا ہے کبھی رک بھی جاتا ہے ورد ہوتا ہے بخار کے ہو جانے سے ام الصبیان کی علامات شروع ہو جاتے ہیں اثنائے تشنج میں بچہ کا تمام جسم اکڑ جاتا ہے آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں پلکیں برابر جھپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے چہرہ پھڑکتا ہونٹ ہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سانس تکلیف سے آتا ہے کبھی دم بھی رک جاتا ہے پسینہ سے بدن کے تر بتر ہو جانے سے نبض نہایت کمزور ہو جاتی ہے ہاتھ و پاؤں مارتا ہے ہاتھ کی مٹھی پر انگوٹھے مڑ جاتے ہیں اور یہ حالت برابر چند ساعت یا کئی گھنٹے تک برابر

قایم رہتی ہے بعد ازان بچہ ایک لمبی سانس لیکر بے بس ہوکر پڑا رہتا ہی گویا سویا ہوا معلوم ہوتا ہے **علاج** اگر بلا حظہ کرنے سے مسوڑے سرخ متورم اور دردناک معلوم ہوں تو مسوڑوں کو نشتر سے فوراً اشگاف دین تاکہ مسوڑوں کا تناؤ رفع ہوجائے اور راستہ کے کشادہ ہوجانے سے دانت باسانی نکل آوین - اس عمل سے بڑھ کر دوسری کوئی سہل اور سریع التاثیر تدبیر نہیں ہی اور نشتر دینے سے بچہ کو ذرہ بھر بھی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ آرام پانے سے اوسی وقت بچہ مسکرانے لگتا ہے اور کھیلتا کودتا نظر آتا ہی **طریق عمل** بچہ کے سر کو اپنے دونوں زانوں میں رکھ کر منہ کو گاگ کے ذریعہ سے کھولیں بعد ازان اوپر کے جبڑہ میں قدرے اندر کی طرف مقام دندان پر نشتر پھیر اشگاف دین مقدم دانتون میں بشکل مستقیم موخر دانتوں میں بشکل چلیپہ ✢ حفظ دین قبض کی شکایت میں ملینات کی استعمال سے قبض کو رفع کریں دستوں کی شکایت میں فی الفور بند نہ کرین اگر ضعف کی شکایت زیادہ پائی جائے تو اروماٹک پوڈر آف چاک بسمتہ پوڈر ڈوورس پوڈر قرص طباشیر قابض شربت حب الاس وغیرہ قابض دوائیں دین دیگر مجرب گیالک ایسڈ ۱۰ گرین اروماٹک سلفیورک ایسڈ ایک جز ۴ منم ٹنکچر سینی من ۴ ڈرام پانی ۴ اونس سکو ملا کر بقدر ایک ڈرام چار چار گھنٹہ کے بعد دین اور منہ کے آبلہ پر شہد میں قدری سہاگہ ملا کر لگاویں جلدی امراض میں اس قدر کوشش نکرین کہ وہ بالکل رک جاوین اس صورت میں تشنج کے ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے جب بزور دندان کے بعد بثورات بطور مزمن پائے جاوین تو اون کا معالجہ ضروری ہی حبس البول کی صورت میں بچہ کو گرم پانی میں بٹھا دین اور گرم پانی میں اسفنج کو گرم کرکے کمر و مثانہ پر باندھیں تشنج کی صورت میں بچہ کو گرم پانی میں بٹھلا دین اور سر کو آب سرد یا برف سے سرد رکھیں کپڑے ڈھیلے کردیں قبض میں حقنہ کریں پنڈلیوں اور تلوؤں پر رائی کا پلستر لگا دین بعد ازاں پوٹاسیم وغیرہ مخدر ادویہ کھانے کو دین اور خون کے زیادہ جوش میں صدغین پر چند جونکیں لگا دین اور باقی علاج حسب ظہور علامات عمل میں لاوین ✢

انتظام چہارم بدامی دانت - امراض معدہ میں لعاب دہن زیادہ غلیظ

بعض دفعہ ترشی بھی ہو جاتا ہے اور حمل کی حالت میں عورتوں کے دانت نرم ہو جاتے
ہیں زکام وغیرہ امراض دماغیہ میں بھی دانت کمزور ہو جاتے ہیں پس ہر ایک امر موجب فساد
کو دریافت کر کے اوس کے دفعیہ میں کوشش کریں بعد ازاں روزانہ صبح و شام دانتوں کو
برش یا چوب درخت پیپل یا چوب درخت بڑ یا درخت پیلو کی جڑ سے مسواک کریں
تاکہ دانت صاف رہیں چوب حنظل وغیرہ چوب تلخ کی مسواک بھی فائدہ مند ہے مگر
پتلی اور نرم بالوں کی برش ہو مسواک بھی نرم ہو تاکہ مسوڑوں کو صدمہ نہ پہونچے نیز مسواک
کرتے وقت مسواک کو اوپر نیچے کیا جائے نہ دائیں بائیں طرف نیز اس قسم کی احتیاط
چاہیے کہ مسوڑے رگڑے نہ جاویں اگر مسواک کے عوض گنڈیری کے چھلکے اور درخت
اخروٹ کی چھال (دنداسہ) سے کام لیا جائے تو نرم ہونے کی وجہ سے مسوڑوں کو
کسی قسم کی تکلیف عاید نہیں ہوتی مگر ملتے وقت چھلکا کو اوپر نیچے اور نیچے سے اوپر
کو بھیجا جانا چاہیے اس سے دانتوں کے جوڑوں میں سے میل نکلجاتا ہے اور مسوڑے
بھی محفوظ رہتے ہیں اور یہ فواید مسواک میں نہیں ہیں کیونکہ مسواک دائیں بائیں طرف
چلایا جاتا ہے جس سے دانتوں کے درزوں میں میل جم جاتا ہے اور مسوڑے چھل کر غارت
ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی گردن ننگی ہو جاتی ہے اگر مسواک کے کرنے سے دانتوں سے
خون جاری ہو اور لثہ دامیہ کے ہو جانے کا احتمال پایا جاتا ہے تو مسواک کے عوض انگلیوں
سے رگڑنا مفید ہے اور کیٹری کو زیادہ ترجیح دیجاتی ہے مسی وغیرہ لوہے کے نمک
کی استعمال سے دانت رنگین ہو جاتے ہیں مگر فائدہ کمال ہوتا ہے اور رنگت
بہت جلد دفع ہو سکتی ہے نیز مسی کا نہایت باریک ہونا ضروری ہے ورنہ اوسکے
ذرات بھی وہی نقصان پہونچاتے ہیں جو غذا کے ذرات سے پایا جاتا ہے نیز مسی میں
پھٹکری سماق وغیرہ تیزاب کی اقسام کی چیزیں اور ترشی نہ شامل کریں ورنہ مینا
زجاجی کے اوتر جانے سے دانت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں مگر لثہ دامیہ کی صورت
میں کبھی کبھی پھٹکری مازو مائیں وغیرہ ادویہ قابضہ کو مسوڑوں پر مل دیا کریں

دیگر مجرب — شنگرف ۱۲ ڈرام سہاگہ بریان پھٹکری بریان ہر ایک ۲ ڈرام

سب کو باریک کرکے ڈیڑھ یا دو پاؤ پانی میں حل کریں اور غرغرہ کے طور پر استعمال
میں لاویں فایدہ میں سریع الاثر دیکھا گیا۔ مجرب پھٹکری بریان سہاگہ بریان ہر ایک
یکتولہ نیلا تھوتھہ بریان قرنفل ہر ایک ۹ ماشہ پیپل ماز و سپاری چھالیہ سوختہ ہر ایک
۴ عدد مر اسپند سنگجراحت ۳ ماشہ مجیٹھ عاقرقرحا کتھہ سفید فلفل سیاہ ہر ایک
۶ ماشہ گلنار بیجون ملٹھی فلفل دراز سمنگی زبد البحر سعد کوفی کبابہ قسط ہر ایک تین ماشہ
سب کو باریک کرکے استعمال میں لاویں تاکہ لثہ مضبوط ہو جائے اور کسی قسم کی
تکلیف نہ پیدا ہو۔ بوقت خواب قدرے نمک کو پانی میں حل کرکے کپڑے سے
لثہ کو تر کریں اور دانتوں پر ملیں اور بعد میں غرغرہ کریں کبھی کبھی اس قسم کا
منجن دانتوں پر ملا کریں کہ جس میں کھریا مٹی یا صابون جیسی چیزیں داخل
کی گئی ہوں نیز کوئی خوشبودار دوا بھی شامل ہو تاکہ استعمال کے وقت
مسوڑوں کی تمام رطوبت کو علیحدہ کر دے اور منجن نہایت باریک کیا جائے تاکہ
دانت چھلنے نہ پاویں اگر کوئی دانت کرم خوردہ یا ایمالکم سے بھرا ہوا ہو تو ریشم سے
صاف کریں تاکہ دانت پر صدمہ نہ پہنچے اور غذا کے بعد منہ کو انگلی سے خوب
صاف کر دیا کریں تاکہ غذا کا کوئی ذرہ دانتوں کے جوڑوں میں پھنس کر سڑن پیدا
نہ کرے اگر اس سے پورے طور پر تسلی پیدا نہ ہو تو دانتوں کی درزوں کو خلال
سے صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ غذا کے ذرات نیز تھوک وغیرہ کے
غلیظ اجزا دانتوں میں پھنسے ہوئے مسوڑوں میں چسپیدہ ہو جاتے ہیں اور
کچھ عرصہ کے بعد لعاب دہن کی تاثیر سے خمیر ہو کر ترش ہو جاتے ہیں پس ترشی
اور بدبو کی موجودگی سے آہستہ آہستہ دانت گلنے لگتے ہیں اور دانتوں کا
مینا اُترجاتی جوہر ضائع ہو جاتا ہے اور مسوڑوں کے ہٹ جانے سے دانتوں
کی جڑیں ننگی ہو جاتی ہیں اور روز بروز ذرات غذا کے اتصال سے خرابی غذا کو
کو کافی مدد ملتی ہے اور زور دکی وجہ سے مریض ہمیشہ مضمحل رہتا ہے اور شیرین
اشیا کی کثرت استعمال سے بھی دانت خراب ہو جاتے ہیں اگرچہ شیرینی

بذات خود دانتوں پر کوئی برا اثر پیدا نہیں کرتی مگر معدہ میں شیرین اشیا کا سرکہ بنجاتا ہے اور سرکہ سے دانت خراب ہوجاتے ہیں اگر شیرین چیز کے ذرات ایک رات بھر دانتوں میں رہ جاویں تو زیادہ تر نقصان پہونچاتے ہیں خواب کے وقت پان یا اور کوئی چیز منہ میں رکھکر خواب کرنا مناسب نہیں ہے نیز بیقاعدہ غذا کے استعمال سے پرہیز کریں تاکہ بدہضمی پیدا نہو مرغن غذا کی کثرت بھی منع ہے۔لیموں۔املی۔اچور وغیرہ ترشی اشیا کی استعمال سے بھی پرہیز کریں تاکہ دانت کند نہ ہوجاویں اگر ترش اشیا اور تیزآبوں کا استعمال کرنا ضروری ہو تو بعد میں کاربونٹ آف سوڈا وغیرہ کھار دویہ کو بطور غرغرہ استعمال کریں نیم گرم پانی کا غرغرہ بھی مفید ہے بادام۔سپاری۔اخروٹ وغیرہ سخت اشیا کو دانت سے توڑنا گرم چاء کے بعد سرد پانی کا پینا یا اسکے برعکس عمل کرنا۔غذا کے بعد شراب کی استعمال گندنا خام۔خربا۔جوزہندی وغیرہ بالخاصیت مضر اشیا دندان سے پرہیز کریں برف اور زیادہ سرد پانی سے بھی دانت خراب اور ضعیف ہوجاتے ہیں ان جملہ امور مضر دندان سے پرہیز کرنی ضروری ہے۔

فصل دویم نفقت الاسنان (ذکر وسس اقدی ٹوتھیہ) جب دانتوں کے جرم میں رطوبت حادہ ردی الکیفیت نافذ ہوکر متعفن ہوجاتی ہے نیز جب دانتوں کے درزوں میں غذا کے ریزے پھنس کر متعفن ہوجاتے ہیں تو تمام دانت یا اوس کا کوئی جزو خراب ہوجاتا ہے جس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مردار ہوکر علیحدہ ہوجاتے ہیں دانتوں کی ساخت کے خراب ہوجانے سے رنگت سیاہ ہوجاتی ہے کبھی خنازیری مزاج۔کمزور آدمی اور امراض آتشک میں سیماب کی زیادہ استعمال سے دانت بتدریج بھر جاتے ہیں ورم لثہ۔سوزش دہان سے بھی بباعث مردار ہوکر گلجاتے ہیں درد زیادہ ہوتا ہے دانت کی جڑ کے زیادہ ہل جانے سے سوڑے سوج جاتے ہیں مواد کے پیدا ہوجانے سے درد زیادہ ہوتا ہے پھوٹ جانے کی صورت میں ناسور ہوجاتا ہے جس سے مریض کو مدت دراز تک تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے کبھی اجزائے دندان کی ماسک ولاذق رطوبت کے فانی ہوجانے سے دانت ریزہ ریزہ

سو کر ضائع ہو جاتے ہیں جیسا کہ ناقہین اور مشائخ میں مشاہدہ کیا گیا ہے۔ **علاج** حسب سبب موجب فساد عمل میں لادیں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں بعدہٗ ان ادویہ عاقرقرحا سعد کوفی پھٹکری نوسادر دارچینی نمک ہندی ہلیلہ زرد مائیں وغیرہ ادویہ مجلی دندان کو باریک کر کے شہد میں ملا دیں اور صبح و شام دانتوں پر ملیں بوسیدگی کی صورت میں دانتوں کے سوراخ میں سکہ مصطگی قدرے افیون اور کافور شامل کر کے داخل سوراخ کریں اس سے درد کو بھی تسکین ہو جاتی ہے اور مانع تاکل بھی ہے لیکن پہلے سوراخ کو مواد فاسد سے پاک و صاف کرنا شرط ہے تاکل کی کمی میں حتی الوسع تمام مردار حصہ کو کھرچ کر یا سوہان سے تراش کر دانت کو صاف کریں اور باقی حصہ کو کاربالک ایسڈ یا کریازوٹ سے داغ دیں اگر سوراخ کی گہرائی دانت کی مخ تک پہنچ جائے تو اس میں چاندی یا سونا وغیرہ مناسب دھات کو بھر دیں اگر درد کی شکایت پائی جائے تو کوکین۔ کاربالک ایسڈ کریازوٹ۔ ایوڈوفارم۔ کلورل کمفر وغیرہ مسکن اوجاع ادویہ کو مقام ماؤف پر لگا دیں اور درد کے موقوف ہونے کے بعد سوراخ کی بھرتی کریں اگر مواد کے اجتماع سے صورت دنبل کی نمایاں ہو تو فلوس خیار شنبر کو دودھ میں حل کر کے غرغرہ کریں پختہ ہونے کی صورت میں شگاف دے کر مواد موجودہ کو خارج کریں ناسور کی صورت میں دانت ماؤف کو نکال دیں۔

فصل سوم کسر وخلع دندان (فریکچر اینڈ ڈسلوکیشن آف دی ٹوتھ)

جب منہ پر مکی۔ گھونسا اور لات کے لگنے سے یا منہ کے بل گرنے سے دانت ٹوٹ جاتا ہے تو بیچ میں جڑ کے رہ جانے سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے کبھی اپنی جگہ سے نکل کر غیر مقام پر چلا جاتا ہے جس سے مریض کو کھانے پینے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے **علاج** اگر ترچھی طور پہ دانت کے ٹوٹنے سے کنارے کھردرے اور ناہموار ہو جاویں تو ریتی کے ذریعہ صاف کریں اگر سطح کے نازک ہو جانے سے سردی گرمی شکر پرچ وغیرہ کی برداشت نہ ہو سکے تو کاربالک ایسڈ کریازوٹ۔ کلورافارم سنکھیا نیلا تھوتھہ وغیرہ مسکن الوجع اور اکالہ ادویہ سے داغ دیں تاکہ درد رفع ہو جائے

اگر چھوٹے ٹکڑے کے ٹوٹ جانے سے سطح ہموار اور ہجیں باقی رہجاوے تو علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے اگر محض درمیان سے دانت ٹوٹ گیا ہے اور کوئی ٹکڑا علیحدہ نہیں ہوا تو چند روز آرام دینے سے اتصال ہوجاتا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شکستہ حصہ کی بجائے مصنوعی سرا چڑھا دیں اور دانت کے مصنوعی سر کا قیام مختلف طریق پر ہوتا ہے چنانچہ قدیمی طریق یہ ہے کہ مصنوعی سرے کو نکوزی لکڑی یا کیل کے ساتھ قایم کرتے ہیں۔ نیا طریق یہ ہے کہ ایک پلٹینم کی نلکی داخل کرکے اوسکے گرد امیلگم بھر کر قایم کرتے ہیں از ان بعد نئے سر کو سونے کے کیل سے جڑ دیتے ہیں بعض چینی کے سرے ہوتے ہیں جس کی زیرین سطح پر جوف اور پچھلے کنارہ کے قریب مثلث سوراخ ہوتا ہے جڑ کے سوراخ میں دانہ دار پن داخل کرکے امیلگم کے ساتھ قایم کرتے ہیں اور سر کے جوف میں بھی امیلگم بھر کر بچے اوبھرے ہوئے حصہ پر خوب دبا کر جڑ دیتے ہیں مگر اس صورت میں جڑ کا بالکل صحیح و سالم اور مضبوط و سیدھا ہونا شرط ہے نیز مریض تندرست قوی آتشک اور خنازیری مزاج سے مبرا ہو اور یہ عمل محض سامنے کے بالائی چھ دانتوں پر کیا جاتا ہے نیز مصنوعی سر چڑھانے سے پیشتر دانت کے تمام مغز کو جلا دینا اور صاف کرنا ضروری ہے طریق عمل سنکھیا ایک حصہ گرین مارفیا ۱/۲ حصہ گرین کریازوٹ ۲ بوند سب کو ملا کر جوف میں بھر دیں بعد ازاں جاذب کی ٹوپی چڑھا کر کتا یا پارچہ یا لاکھ کے ساتھ قایم کریں اس سے تمام مغز ایک دو روز میں مردار ہو جاتا ہے بعض اوقات اس ترکیب سے ایک دو گھنٹہ تک خفیف درد ہوتا ہے اگر ایک دفعہ کے عمل سے تمام مغز زایل نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ عمل کریں اور تمام مغز کو صاف کرنے کے بعد جڑ کی غار کو قدرے کشادہ کریں اگر دانت کا سر قدرے قلیل باقی رہجاوے تو اوسکو کاٹ کر سطح لثہ کے برابر ہموار کریں سوزش کی صورت میں دانت ماؤف کو نکال دیں اور پھٹکری کے غرغرہ سے خون کو بند کریں اگر ضرب سقطہ کے باعث دانت اپنی جگہ سے اوکھڑ گیا ہو تو ٹھیک وضع پر رکھ کر کچھ عرصہ تک آرام دیں تاکہ دانت قایم ہو جاوے بشرطیکہ جڑ سے اور مسوڑوں کو زیادہ نقصان نہ پہونچا ہو۔ یا جگہ پر بٹھا کر قریب کے دانت سے بذریعہ تاگہ باندھ دیں۔ اگر

بالکل اوکھڑ جاوے تو تازہ ۔ ہیں خون کو صاف کرکے دانت کو قایم کریں اس سے کچھ عرصہ کے بعد دانت خود بخود مضبوط ہوجاتا ہے عدم قیام کی صورت میں دانت کو نکال کر مصنوعی دانت لگا دیں بعد زاں پھٹکری بریان مازو سوختہ وغیرہ ادویہ قابضہ کی استعمال سے دانتوں کو تقویت دیں کبھی کبھی پھٹکری نوسادر خرق سیاہ وغیرہ محلل اورام ادویہ کی استعمال سے مادہ موجودہ کو تحلیل کریں یہ سنون فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** سعد کوفی دارچینی مائیں ہر ایک ۳ درم پھٹکری ۲ درم فلفل کرد نوسادر ہر ایک درم دم الاخوین کلنار ہر ایک ۴ درم ہلیلہ زرد نمک ہندی ہر ایک ۵ درم عاقرقرحا ۸ درم زر نیادہ اور م سب کو باریک کرکے شہد میں خمیر کریں اور اینٹ پر رکھ کر گرم تنور میں داخل کرکے بریان کریں اور باریک کرکے عمل میں لا دیں غذا لطیف سریع الہضم کھانے کو دیں ❖

فصل چہارم وجع الاسنان (اوڈن ٹلجیا)

دانتوں کی عصبی درد کو نیورلجیا یا شبیہہ کہا جاتا ہے ان ہر دو تکالیف میں تفاوت کیفیت اور سبب کا تفاوت ہے اگر دانت کی خاص ساخت میں کرم لگ جائے یا دانت کی بیخ یا اوسکے غشا میں ورم ہو جائے تو اوس کو عام درد کہا جاتا ہے برعکس اسکے اگر درد کے اسباب دانت کے باہر ہوں تو اوسکو عصبی درد کہا جاتا ہے دانتوں کا عام درد ایک جگہ پہ محدود لگاتار رہتا ہے نیز خراب دانت کے نکال دینے پر فوراً بند ہو جاتا ہے لیکن عصبی درد کے عدم محدود ہونے پر دانت کے نکال دینے سے رفع نہیں ہو سکتا نیز وقفہ اور دورہ سے ہوا کرتا ہے اسباب اوڈن ٹلجیا۔ ترش چیزوں کی زیادہ استعمال نیز حموضت معدہ کے باعث بیخ دندان میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے درد دندان پیدا ہو جاتا ہے کبھی سوء مزاج کے باعث دانتوں کی مغز بین ورم پیدا ہو جاتا ہے جس سے برابر درد کی شکایت پائی جاتی ہے شیرین اشیا کے زیادہ استعمال سے بھی درد دندان پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے اکثر ورم لثہ اور سیلان لثہ کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کرم دندان تعفنت الاسنان بھی موجب درد کا ہو جاتا ہے کیونکہ

تناول طعام کے وقت اکثر غذا کا ٹکڑا اور گوشت کا چھیچھڑا دانت کی غار میں داخل ہو کر
متعفن ہو جاتا ہے جو موجب درد کا ہے نیز منہ سے بدبو آتی ہے عصبی اوجاع میں
برف وغیرہ بالفعل سرد اشیا اور سرد ہوا کے لگنے سے درد کی شکایت ہو جاتی ہے
جیسا کہ روعصابیہ وغیرہ عصبی اوجاع کی شکایت بالفعل سردی کی سرایت سے ہوا کرتی
ہے اکثر مستورات حاملہ اور عصبی مزاج کے آدمی کو بھی نوبت کے طور پر درد کی شکایت
ہوا کرتی ہے وجع مفاصل تعفن کا زہریلہ مادہ بھی موجب درد ہے **علامات**
بارد بالفعل اشیا کے لگنے یا ترش و شیریں اشیا کے استعمال سے یا معدہ میں ترشی کے
پیدا ہونے سے جو درد پیدا ہوتا ہے ہر ایک سبب کے مقدم ظہور سے بخوبی تشخیص ہو
سکتی ہے جو درد سرد ہوا کے لگنے سے ہوتا ہے وہ فی الحقیقت لثہ کا خفیف ورم
ہوتا ہے مگر اس میں پیپ پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ سرد ہوا کے لگنے سے صدغین خفیف
سا ورم ہو جاتا ہے اور پیپ کی موجودگی سے صدا ہوتا ہے جو درد مغز استخوان دندان
کی متورم ہونے سے ہوتا ہے اور سپر ورم لثہ اور درد لثہ کی موجودگی دال ہوتی ہے
کرم خوردہ دانت کی موجودگی بھی ظاہر ہے **علاج** جملہ تکالیف کا تدارک اصل سبب
و سبب فساد کے مطابق کریں مریض کا منہ کھلوا کر روشنی کے مقابل دانتوں کا ملاحظہ
بغور تمام کریں اگر کوئی دانت گرا ہوا نیلگوں خضر آلودہ فرسودہ یا شکستہ معلوم ہو اور
خاص دانت کے مرکز میں درد معلوم ہو یا کسی دانت کی مصنوعی بھرتی یا ٹوپی یا دانت
کے سرے نشاسپ ہو جاتا ہے سوزش کی شکایت پائی جاتی یا دانت کی جڑ پودی
اور جنبش کرے تو ان تمام صورتوں میں دانت کا نکال دینا ہی مناسب ہے
علاج بے فائدہ متصور نہیں ہے اگر مغز استخوان دندان کی متورم ہونے سے درد
کی شکائت پائی جائی تو جوش مندہ کو کنار اور عنب الثعلب وغیرہ فلفل اور بادام کا غرغرہ
کریں نمک سبوس گندم وغیرہ کی تکمید خاص رخسار پر فائدہ کرتا ہے ٹنکچر ٹانک سٹر اور
باگی فار منٹ اف پوٹاس کو مجموعاً یا فرداً پانی میں حل کر کے غرغرہ کرنا بھی فائدہ مند
ہے دیگر **مجرب** فلفل سیاہ ۳ ماشہ عاقرقرحا ۳ ماشہ بادہ برنگ ۳ ماشہ سب کو نیم کوفتہ کرکے

نرم نرم مالش کریں اور لعاب دہن کو نکالیں ورم کی زیادتی اور بعاد کی موجودگی سبب خاص لثہ بیخ دندان کے قریب شگاف دے کر مواد موجودہ کو خارج کریں اور رفع درد کے بعد لثہ کی تقویت میں وہی تدبیر عمل میں لادیں جو استرخائی لثہ میں بیان کئے جا چکے اور یہ مرکب بھی تقویت لثہ کے لئے فائدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ پھٹکری بریان مائین دم الاخوین کہتہ سفید برادہ آہن پوست درخت مولسری ہر ایک ۲۴ ڈرام ہیرا کسیس پوست انار پوست بیلہ چوب چینی ہر ایک درم نیلہ تھوتہ بریان ۲ درم سب کو باریک کر کے استعمال میں لادیں فائدہ میں سریع الاثر ہے حزن کی زیادتی میں خاص مقام لثہ پر چند جونکیں لگادیں چار رگ کا فصد لیں۔ اگر دانتوں کے جسم زجاجی کے زائل ہو جانے سے دانتوں کی استخوان مکشوف ہو جائے تو اس حالت میں کسی ذرہ سی چیز کے لگ جانے سے درد دندان عارض ہو جاتا ہے اگرچہ اس صورت میں علاج دندان اخراج دندان ہی موزوں ہے مگر پھر بھی حتی المقدور کوئی دوسری تدبیر کریں اور دانت کو نہ نکالیں بہتر تدبیر یہ ہے کہ احمل کا شک نقرہ کو دانت ماؤف پر لگادیں اس سے درد فوراً موقوف ہو جاتا ہے اگر دانتوں کی درزوں میں غیر جنس کے داخل ہونے سے تکلیف پیدا ہو تو اس کو خلال کے ذریعہ نکال دیں ورنہ انکے متعفن ہونے سے دانت کے اندرونی گودہ میں خارش اور سوزش کے پیدا ہونے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اگر ناسور کی صورت میں دانت کا عصب اور خود دانت بھی مردار ہو جائے تو خارجی اشیا کی طرح دانت بیکار شمار رہتا ہے اور درد کی شکایت برابر پائی جاتی ہے اس صورت میں دانت مردہ کو نکال دینا ہی مناسب ہے اگر دانت کرم خوردہ میں سوراخ پایا جائے تو سوراخ کو علل و الائش اور رطوبت فاسدہ سے بخوبی صاف کریں بعدازاں سلائی کے سرے پر روئی لپیٹ کر سوراخ کو صاف اور خشک کریں پھر نیا پنبہ سلائی پر لپیٹ کر تیزاب مونیا یا کریازوٹ میں تر کر کے باحتیاط تمام سوراخ میں داخل کریں اس سے بہت جلد درد زائل ہو جاتا ہے۔ اثنای استعمال میں گوشت لثہ وغیرہ مقام پر اس کے اثر پہنچنے کی احتیاط رکھیں لثہ ورم کے ہو جانے سے درد کی شکایت زیادہ ہو جاتی ہے بنفرہ ای آلودہ

دوا رکھتے وقت مریض کو ہدایت کریں کہ اندر کیطرف سانس نہ لے ورنہ غشائی بلغمیہ تک اسکے اثر کی سرایت سے احتمال ورم کا ہے دیگر مجرب عاقرقرحا ۴ ڈرام کافور ۳ ڈرام افیون ایک ڈرام سب کو نیمکوفتہ کرکے برابر سات روز تک ۶ اونس ہائی پروف اسپرٹ میں بھگو کر صاف کریں بعد ازاں روغن قرنفل ۱۰ ڈرام شامل کرکے دانت کی خالی میں لگادیں فائدہ میں سریع الاثر ہے دیگر مجرب آیسنس پپرمنٹ تھال اسی ٹیٹ اف . فیا ہرایک ۱۰ گرین کوکین ۵ گرین سب کو ملا کر روغن قرنفل میں لغدی تیار کریں اور کرم خوردہ دانت میں رکھ دیں تسکین درد کے لئے بنظیر ہے دیگر مجرب المجرب سریا زوٹ لاڈنم روغن قرنفل اسپرٹ کلورا فارم۔ اسپرٹ کمفر ٹنکچر آیوڈین سب کو مساوی الوزن لیکر روئی کے پھویہ سے دانت کے سوراخ میں لگادیں تسکین درد کے لیے بینظیر اکسیر ہے اگر ۳ ماشہ کافور کو ایک تولہ تیزاب میں حل کرکے کرم خوردہ دانت میں لگایا جائے تو درد میں فوراً تسکین ہوتی ہے دیگر مجرب سیکنی فائیڈ اسپرٹ ۱ تولہ کافور ۴ تولہ افیون ۳ ماشہ روغن قرنفل ۸ بوند سب کو ملا کر لگادیں۔ دیگر مجرب کافور اور افیون مساوی الوزن کو سرکہ انگوری میں حل کرکے لگادیں تسکین درد کے لیئے سریع الاثر ہے دیگر مجرب ٹنکچر اوپیم ۳۰ بوند کلورا فارم ۶ بوند دونوں کو ملا کر بذریعہ روئی دانت کے سوراخ میں لگادیں دیگر مجرب کافور ۴ ڈرام کلورا فارم ایک ڈرام ارومائک اسپرٹ اف امیونیا ۳۰ بوند سب کو ملا کر روئی کے ذریعہ سوراخ میں رکھیں۔ دیگر مجرب کریا زوٹ ایک ڈرام اسپرٹ اف کمفر ۴ ڈرام لاڈنم ایک ڈرام سب کو ملا کر دانت پر لگادیں کاربالک ایسڈ کے لگانے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں اول اس سے زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے دوئم اس سے سوراخ کا اندرونی عصب بیکار ہو جاتا ہے جس سے بیمار کو خارجی ہوا کے لگنے سے اذیت نہیں ہوتی۔ دیگر غرغرہ مجرب اسپند۔ عاقرقرحا۔ پھٹکری سمہ بائو برنگ ہرایک ۱ ماشہ برگ چنبیلی تولہ سب کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیں نصف رہجانے پر صاف کرکے غرغرہ کریں دیگر مجرب سہاگہ بریاں ۳ ماشہ

افیون ۱ ماشہ دو نو کو ملا کر غلو لہ بنا دیں اور کرم خوردہ دانت کے سوراخ میں رکھ دیں اس سے درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اگر تقتبہ کے قایم رہنے سے بار دیگر درد عود کرے اور دانت کے نکال دینے کی ضرورت پیش آوے تو ایسے موقع پر اس قسم کی تدبیر کریں کہ جس سے دانت نکالا نہ جاوے اور نہ درد دوبارہ عود کرے اور وہ یہ ہے کہ سیماب ور برادہ نقرہ باہم یکذات کر کے دانت کے گڑھے میں بھر دیں اگر طلا اور نقرہ یکذات کیا ہوا بھر دیں تو زیادہ تر موزون ہے اور دو روز تک کوئی سخت چیز نہ کھاویں اگر شیرین اشیا کی کثرت استعمال سے درد کی شکایت ظہور میں آئے تو مسہل دیں سوڈا، مگنیشیا کھلاویں تا کہ قند وغیرہ سے جو ترشی پیدا ہوئی ہے وہ معدوم ہو جاوے نیز سوڈا کاربوناس یا کاربونٹ اف پوٹاس بقدر ۲۵ گرین کو ایک اونس پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں۔ اور یہ مرکب تیار کر کے پلا دیں نسخہ کاربونٹ اف پوٹاسیم ۳۰ گرین نائٹریٹ اف پوٹاسیم ۴۸ گرین پانی ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس غذا کے بعد دیں ترشی معدہ کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ اشیائے بارد بالفعل کی استعمال۔ ترشی اور شیرین اشیا وغیرہ اختیاری اسباب سے حتی المقدور پرہیز کریں جو درد برف کی استعمال سے پیدا ہو وہ تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زایل ہو جاتا ہے۔ اگر سرد ہوا کے لگنے سے درد شروع ہو تو سعوف نمک یا سبوس گندم یا ریت و مٹی کو گرم کر کے رخسار پر تکمید کریں اور بافتہ لثہ کی ورم میں پختہ ہونے پر نشتر سے انشگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں اور عدم پختگی کی صورت میں بھی چند قطرات خون کے خارج ہونے سے فائدہ ہو جاتا ہے کیونکہ سردی کے باعث خون کا اجتماع زیادہ ہو کر موجب ورم کا ہوتا ہے پس خون زاید کے خارج ہونے سے ورم برطرف ہو جاتا ہے اور درد میں افاقہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے اخراج خون کے بعد جوشاندہ کوکنار یا ٹنکچر مر کو گرم پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں فائدہ میں سریع الاثر ہے اور یہ سنون بھی فائدہ مند ہے نسخہ سنون ...

زنجبیل مرچ سیاہ نیلا تھوتھو بریان زیرہ سپید کتھ سفید پھٹکری بریان نمک لاہوری عاقرقرحا مائیں پوست درخت سرس سنگ جراحت ہر ایک ۶ ماشہ سپاری چھالیہ ۲ عدد مازوہ ۴ عدد سب کو باریک کرکے صبح وشام دانتوں پر مالش کریں فوتی عصبی دردیں مارفیا کی پچکاری زیر جلد کریں روغن قرنفل یا پودینہ ۔ کوکین کاربانک اسڈ ۔ ایوڈوفارم کریازوٹ کلورل کمفر وغیرہ دانتوں پر لگاویں ۔ لائکوار امونیا اور ٹنکچر اوپیم دونوں مساوی الوزن لیکر صرف لثہ پر لگادیں کونین مرکبات سم الفار جیلسی میم نوسادر اتی پیرین وغیرہ دافع نوبت ادویہ کو داخلی طور پر استعمال کریں اور یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ سلفیٹ آف کونین ۳۰ گرین نایٹرو کلورک سولیوشن اف آرنگ ۲ ڈرام ۔ اروماٹک سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام سرپ اف جنجر ۱۳ اونس پانی ۸ ۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام غذا کے بعد دیں دیگر مجرب کونین ۱۶ گرین سکاخور ایک گرین فرائی شکونا ادکا عیڈ ۲۰ گرین بائی کاربونٹ اف سوڈا ۱۰ گرین سفوف سرخ مرچ نصف گرین سب کو باریک کریں اور ۷ پوڑیہ بنادیں اور صبح وشام ایک پوڑیہ کھانے کو دیں وجع مفاصل اور نقرس کی سمیت میں میوریٹ اف امیونیا ۔ کلوریٹ اف امیونیا مرکبات سورنجان وغیرہ کھانیکو دیں اس مرکب کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے نسخہ نوسادر ۲ ڈرام شربت انسنت معمول ۴ تولہ مرکب عنیسانڈہ خطیانہ پاؤ بھر سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح شام دیں اگر عصبی درد دندان میں مقامی اور داخلی تدابیر سے آرام نہ پایا جائے تو مجبوراً عصب ماؤف کو کھینچیں یا ایک دو انگشت کی مقدار کاٹ دیں کبھی دانت کے گرد بھی ورم خفیف کے واقع ہونے سے بہت کم درد ہوتا ہے جو صرف منہ کے صاف اور دافع عفونت دوا کے غرغرہ کرنے اور مریض ضعیف کو آرام میں رکھنے سے فائدہ کمال ہوتا ہے اگر سوزش مزمن کے باعث درد مزمن یادتی ہو تو دانت ماؤف کو نکال دیں اگر ورم کے سبب دانت کا گودہ مردار ہو جائے تو گو درد کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے مگر دانت سیاہ اور کمزور ہو کر ہلنے لگتا ہے

جسکو بالعلاج جاری لکالنا پڑتا ہے اگر گودہ کی سوزش سے دانت ہیں کریدہ لگ جائے تو ہوائے خارجی کے داخل ہونے سے خاص دانت کا گودہ پیپ میں تبدیل ہو کر باہر نکل آتا ہے پس اس صورت میں سم الفار - کار بالک اسڈ وغیرہ دوائی اکالہ سے جلا دیں یا خارج ہونے گودہ کے بیشتر سوراخ کو بند کریں تاکہ بیرونی ہوا کے درخل ہونے سے گودہ ندکورہ تعفن سے محفوظ رہے اور فائدہ کے نہونے سے دانت ماؤف کو نکال دین کبھی دانت کے گودہ کی تبدیل چونہ میں ہو جاتی ہے اور دانت کے زیادہ ہلنے سے سخت درد ہوتا ہے پس اس صورت میں دانت کو نکال دینا بہتر ہے بعض اوقات آتشک خنازیری مزاج درجع مفاصل سیماب اور آیوڈین کی سمیت سے دانت کا غشاء التظم متورم ہو جاتا ہے یہ غشاء جبڑے کے سوراخ سے دانت کی جڑ تک ملفوف ہوتا ہے پس اس صورت میں اصل موجب فساد دفعیہ سے اکثر آرام ہو جاتا ہے جونک لگانا نشتر سے خون نکالنا آکیہ دیکر تا شکر اکونا بیٹ کوکین شنگیچر ایوڈین وغیرہ ادویہ کے استعمال سے سوزش اور درد کو رفع کرنا مفید ہوتا ہے کبھی مواد کے اجتماع سے دمیل پیدا ہو جاتا ہے جسکا مواد دانتوں کے نیچے نیچے پھیلتا ہوا جبڑے کے اندرونی طرف کبھی باہر کبھی زیرین کبھی بالا کبھی ناک کے اندر کھلتا ہے اور درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے پس اس صورت میں فوراً شگافت دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں اگر اس سے آرام نہو تو دانت کو نکال دین تاکہ اخراج مواد کے واسطے راستہ ہو جائے اگرچہ اوزاروں کے ساتھ دانت نکالنے کا طریق عمل معمول اجمیہ میں بوضاحت تمام بیان ہی اعادہ کرنا محض طوالت مین داخل ہے مگر انگلیوں سے دانت کا نکالنا ملک جیپان میں زیادہ تر رائج ہے جسکا بیان کرنا فایدہ سے خالی نہیں ہے کیونکہ قلع دندان کے وقت زنبور کے دیکھنے سے عموماً مریض ہراسان ہو جاتا ہے جسمین احتمال نقصان کا ہے اور اس نئے طریق سے دانت نکالنا حکیم و مریض دونوں کے لئے مفید ہے لیکن یہ قاعدہ زیادہ ترمشق پر موقوف ہے چنانچہ سب سے پہلے نرم چوب کے تختہ میں مختلف قسم کے دانت نصب کئے جاوین اور طالب مشق کو ہدایت کیجاوے کہ تا بہ مکی انگلیوں سے نکالنے کی کوشش کرے اور کچھ عرصہ کے بعد کامیاب ہونے پر سخت چوب کے تختہ پر ورزہ مشق ملی

سے دانت نصب کرکے برابر کچھ عرصہ تک مشق کرتا رہے غرض اسی طرح متواتر سخت سے سخت چوب
میں دانت پہنساکر خوب مہارت پیدا کرے تاکہ اس قسم کی ریاضت سے ہاتھہ کی انگلیاں مضبوط
اور زور آور ہو جاتی ہیں پس اس صورت میں انگلیوں سے دانتوں کو نکال لینا چنداں مشکل
معلوم نہیں ہوتا **فایدہ جلیلہ** بعض اشخاص کے عروق دموی کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ
خفیف رگڑ اور شگاف سے خون بہت ہی زیادہ خارج ہوتا ہے اور بعد مشکل بند ہوتا ہے
خصوصًا دانت اوکہاڑنے کی بعد جریان خون نہایت سخت ہوتا ہے اور نہ بند ہونیکی صورت
مین احتمال ہلاکت کا ہوجاتا ہے پس احتمال مذکور کی صورت میں جب کبھی کسی مریض کا دانت
نکالنا منظور ہو تو اوس سے پہلے دریافت کیا جائے کہ زخم ہوجانے کے وقت یا نکسیر کے پہوٹنے
پر خون کسقدر خارج ہوتا ہے اور کتنی دیر مین بند ہوتا ہے جب اس قسم کا مریض دموی المزاج
معلوم ہو تو اوسکے دانت نکالنے کا ارادہ ہرگز نہ کیا جائے تاوقتیکہ برابر چند روز تک آئرن گٹ
تیزآب گندہک اسی ٹیٹ اف لڈ مرکبات فولاد کے استعمال سے خون غلیظ القوام کیا جائے اگر
دانت نکال لینے کے بعد اتفاقًا معمولی طور پر خون جاری ہوجائے تو آب سرد یا نیم گرم پانی
یا پہٹکری کی پانی کا غرغرہ کافی ہے اگر اس سے مطلب براری نہو تو ٹنکچر اسٹیل گیا لک اسڈ
ٹانک اسڈ ٹارٹارک اسڈ سایٹرک اسڈ اسی ٹیٹ اف لڈ او پہٹکری کے سلوشن مین مناسب
رفادہ بہگوکر دانت کے اوکہاڑی ہوئی مقام میں بخوبی ٹہوس دین اور جبڑی کو پٹی سے خوب
کس کر باندہیں برابر دو تین روز تک مریض کو باآرام لٹائی رکہیں شراب گرم مصالحہ سرخ مرچ
اور ترشی سے پرہیز کرین تیزآب گندہک کے لگانے سے نیز فایدہ ہوتا ہے

اگر دانت نکالنے کی موقع پر مقام لثہ پر ذرا تہ زیر جلد کے طور اس مرکب کو استعمال کیا جائے تو
لثہ کے حس ہوجانے سے عمل جراحی باسانی ہوجاتا ہے **نسخہ** ۲ گرین ہایڈرو کلوریٹ
آف کوکین کو ۲ ڈرام عرق کافور مین حل کرکے بقدر ۱۰ بوند دانت ماؤف کے لثہ
مین زیر جلد پچکاری کرین اس سے مقام بالکل بے حس ہوجاتا ہے

فصل پنجم حکۃ الاسنان جب مختلف قسم کا ردی الکیفیت پانی پیا جاتا ہے
یا حریف ناسخ اغذیہ کہائی جاتی ہے تو اوسکی قدر سے قلیل تاثیر دانتوں میں سرایت

کر جاتی ہے اور حارش کی پیدا ہونے سے مریض ہمیشہ دانتوں کو باہم پیستا اور اشیا کو چباتا رہتا ہے **علاج** اس سبب فساد کو روکیں مبتلا کی صورت میں صبر اور ایارج سے مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں اور یہ مطبوخ برابر چند روز تک پلاویں **نسخہ** افتیمون ۴ ماشہ عناب ۵ لا ہی۔ آلو بخارا ہر ایک عدد ہلیلہ زرد شاہترہ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور نبات سے شیریں کر کے پلاویں عرق گلاب اور سرکہ انگوری میں بیج کرفس بھگو کر غرغرہ کریں اور سفیدی بیضہ کی مالش سے فایدہ ہوتا ہے اور ماء الشعیر کے استعمال بھی فایدہ میں سریع الاثر ہے اگر کافور کو ایتھر میں حل کر کے لگایا جائے تو نیز فایدہ ہوتا ہے اور یہ سنون بھی فایدہ مند ہے **نسخہ** مائیں پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک تولہ۔ گندھک آملہ سار پھٹکری بریاں کافور ہر ایک ماشہ فلفل کرد ہر اکسیر عاقرقرحا نیلا تھوتھہ بریاں ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے بطور سنون صبح و شام استعمال کریں۔

فصل ششم تحرک الاسنان۔ جب دانتوں کی گرد لوح کے مسوڑے منجذب ہو جاتے ہیں تو دانت ڈھیلے اور کمزور ہو کر حرکت کرنے لگتے ہیں بڑھاپے میں نکل پڑتے ہیں پس اس قدرتی فعل کو روکنا بعد مشکل معلوم ہوتا ہے البتہ دانتوں کو چباتے رہنا مسوڑوں پر مالش کرنا۔ دانتوں کو صاف رکھنا اور ان پر کاہی نہ لگنے دینا وغیرہ تدابیر سے دانت صحیح و سالم مدت دراز تک رہ سکتے ہیں اگر دانتوں کو مسوڑے چھوڑ دیں اور دانت ہلتے معلوم ہوں تو ادویہ مقویہ سنونا اور مضمضۃً استعمال میں لاویں اگر دانتوں کی جڑ پر نمبیں کاہی کے ذرات پائی جاویں تو وہی اوتار دیں حتیٰ کہ تندرست سطح نکل آوے ٹنکچر مرکی ۲۰ بوند پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں اگر مریض کو شراب سے نفرت ہو تو صرف مرکی کو پانی میں حل کر کے استعمال کریں **دیگر مجرب** شب یمانی ۱۵ اگرین سہاگہ ۳۰ گرین مرکی ۱۰ گرین سب کو باریک کر کے ۱۳ اونس پانی میں حل کر کے غرغرہ کرادیں از بس مفید ہے اس سے دانت مضبوط اور مستحکم ہو جاتے ہیں **دیگر مجرب** پھٹکری بریاں سہاگہ بریاں کتھ سفید

تشریح اور تحقیقات سے کرم کا ثبوت بالکل پایا نہیں جاتا اور اصل حقیقت سبب فساد
مرض کا یہ ہے کہ جب حیوانی اور نباتی اغذیہ کے ریزے دانتوں کی درزوں میں پھنس جاتی ہیں
اور صاف نہیں کی جاتے تو منہ کی لعاب اور غذا سے مل کر سڑ اند میں ہو جاتے ہیں جس سے
منہ میں ایک قسم کا تیزاب پیدا ہو جاتا ہے جو دانتوں کیلئے موجب خرابی کا ہے سیماب
کی کثرت استعمال سے یا سیماب یا پارہ منجن کی مالش سے دانت کھردرے اور بدنما ہو جاتے
ہیں مگر فساد زیری مزاج کے دانت بھی مستعد سڑاند کے پائے جاتے ہیں دانتوں کی ساخت
میں کمائی کی سرایت اور آلات الہضم کی خرابی بھی موجب فساد ہے دانتوں کی بے موقع
اوپر نیچے نکلنے سے دانت باہم رگڑ کھاتے ہیں جس سے دانتوں کی ساخت بتدریج بگڑ جاتی ہے
نیز دانتوں کی ساخت نہایت ملایم ہو جاتی ہے رنگت میں کم و بیش تبدیلی ہو جاتی ہے
آخر کار دانت کی بیرونی حصہ پر کھوکھلا پن کی شروع ہو جانے سے بتدریج دانت کی جڑ تک
سڑاند کی سرایت ہو جاتی ہے اور کرم خوردگی کی کیفیت جسقدر زیادہ ہوتی جاتی ہے
اوسی کو مطابق گڑھا بڑھتا جاتا ہے جسکے ہمراہ ورم لثہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے مغز
استخوان دندان کے اندر ورم کے ہو جانے سے بھی درد ہوتا ہے ترش اشیاء کے کھانے اور
لگانے سے بھی درد شدید ہوتا ہے حموضت معدہ اور شیرین اشیا کے زیادہ استعمال
بھی موجب فساد دندان ہے اگر ابتدا حالت میں مرض مذکور کو روک نہ دیا جائے تو عصب
تک مرض کی سرائیت کے کر جانے سے سخت درد ہونے لگتا ہے جس سے مریض بیقرار اور
مضطرب حال ہو جاتا ہے کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے سوزش کی ترقی اور ورم مغز
دندان میں ورم لثہ اور جبڑی پر دمبل ہو جاتا ہے جب دانت میں سڑاند کی کیفیت دور
دراز تک پہنچ جاتی ہے تو عصب کو ایذا پانے سے درد زیادہ خوفناک ہو جاتا ہے کبھی
درد یکایک بند ہو جاتا ہے بعض وقت درد کی وقت تمام چہرہ پر درد کی شکایت پائی جائے
گرم اشیا سے زیادہ تکلیف معلوم ہو اور کوئی خاص دانت مرض میں مبتلا ہو کر معلوم
نہو تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دانت کی عصب میں حس موجود ہے جبکی سوزش سے
درد ہو رہا ہے **علاج** تنقیہ ترش اشیا اور بارود بالفعل وغیرہ اختیاری

اسباب کی استعمال ہوحتے المقدور پرہیز کرین مسہل دین تاکہ معدہ کی ترشی رفع ہوجائے
۵ اگرین سوڈا کاربوناس یا پوٹاس کو ایک اونس پانی مین حل کرکے غرغرہ کرین جو
درد برف کی استعمال سے ہوتا ہے تہوڑی دیر کے بعد خود بخود زایل ہوجاتا ہی ترش اشیا
کی دردین ضرس کے موافق علاج کرین حموضت معدہ کی صورت مین سوڈا مگنیشیا وغیرہ مقوی
اور دافع ترشی استعمال مین لادین جو درد سرد ہوا کے لگنے سے ہوتا ہے وہ سبوس
گندم کی تکمید سی رفع ہوجاتا ہے ورم کی صورت مین لثہ پر شگاف دین تاکہ خون کی خارج
ہونے سے اجتماع الدم مین کمی پائی جائی اور اس ہی درد مین بہی تخفیف ہوجاتی ہے
اور خون نکل جانے کے بعد گرم پانی مین چند قطرات ٹنکچر اوپیم یا ٹنکچر مر شامل کرکے غرغرہ کرین
ورم مغز دندان کی صورت مین تکمید کرین مواد کی موجودگی مین بیخ دندان کے قریب لثہ
مین شگاف دین مواد کے خارج ہوجانے سے درد کو فوراً آرام ہوجاتا ہی اگر ناسور کی صورت
مین عصب اور دانت خراب وبیکار ہوجائے تو دانت ماؤف کو نکال دینا بہتر ہے اگر
جسم زجاجی کی دور ہوجانے سے دانتون کے استخوان تنگی ہوجائے اور گوشت کی کم ہوجانسے
قدرے قلیل بہی ننگی ہوجائے تو اس صورت مین ذرہ سی چیز کے لگنے سے درد شروع ہوجاتا
ہے پس اس موقع پر دانت ماؤف پر خالص کاسٹک لفترہ لگا دین چند دفعہ کی استعمال سے
درد مین تخفیف ہوجاتی ہے جس دانت مین سوراخ ہوجاتا ہی اوسکا درست کرنا
غیر ممکن ہوتا ہے البتہ درد کی تسکین اور سرایت مین رکاوٹ ضروری ہی بعض اوقات
سوزش کی روکاوٹ کیلئے خود طبیعت ہی عصب کو سخت اور سُست کر دیتی ہی جس سے
سوزش رک جاتی ہی مگر فعل طبیعت کی ہمیشہ نہ قایم رہنے سے عصب کو بحِس کرنا پڑتا ہی
یا دانت کو نکال دیا جاتا ہے اگر عصب کو بحِس کرنا مدنظر ہو تو کریازوٹ یا
اسٹرانگ کاربالک اسڈ یا تیزآب امونیا مین ذرہ سی روئی بہگو کر دانت کی غار
مین رکہ دین اور اوپر سی روئی کا پہویا چندرس یا مصطگی یا لوبان کے عرق
مین تر کرکے رکہ دین اور بیمار کو ہدایت کرین کہ اندر کیطرف سانس نہ لے
ورنہ غشائے ملتحمہ تک اثر کے پہونچنے سے ورم ہوجاتا ہے روغن قرنفل

پیپر منٹ آئل کا لگانا بھی مفید ہے انکے استعمال سے عصب دندان حس ہو جاتا ہی درد مین فوراً تسکین ہوتی ہے مگر پہلے ثقبہ کو ریزہ طعام رطوبت فاسدہ سے صاف کرین پھر سلائی کے سری پر خشک روئی لپیٹ کر ثقبہ کو خشک کرین۔ کاربالک ایسڈ کے لگانے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے اور عصب اندرونی ثقبہ کے ریشے بیکار ہو جاتے ہیں جسکی سبب خارجی ہوا کے لگنے سے بیمار کو اذیت مطلقاً نہین ہوتی۔ **دیگر مجرب** روغن قرنفل کریازوٹ ہر ایک ۱۰ بوند مصطگی رومی۔ موم سفید ہر ایک ڈرام سب کو ملا کر دانت کی غار مین بھر دین ج نگمپر اکونایٹ کی لگانے سے بھی فایدہ ہوتا ہے مگر اسمین احتیاط زیادہ درکار ہے کیونکہ سمیت کی وجہ سے اسکا استعمال کرنا خطرناک ہے **دیگر مجرب** سہاگہ نوشادر عاقرقرحا نراج ہر ایک ۲ ماشہ افیون انگوزہ ہر ایک یکماشہ سب کو باریک کرکے شہد مین ملا دین اور غلولہ بنا کر دانت کی کڑھی مین رکھدین **دیگر مجرب** ایوڈوفارم ایک ڈرام کاربالک اسڈ کچھ بوند پیپرمنٹ آئل ۱۰ بوند سبکو ملا کر قدرے گلیسرین مین ملا کر لگدی بنا دین اور حسب مقدار غار غلولہ بنا کر گڑھی مین رکھدین **دیگر مجرب** اجواین خراسانی عاقرقرحا باؤبڑنگ کافور کتھا کو کمیلا۔ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے بخوف بنا دین اور حسب موقع استعمال میں لا دین —

دیگر منجن مسکن الوجع مصطگی سپر اسپس تخم بین بہل زنجبیل سنگ جراحت سہاگہ سرمہ سفید ہر ایک یکتولہ مرچ سیاہ کتھ سفید ناگرموتھ ہر ایک ۲ تولہ سب کو باریک کرکے بوقت خواب دانتون پر ملین اور منہ سے پانی نکال دین بعد ازان گرم پانی سے غرغرہ کرین فایدہ مین عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** کافور ۲۰ تولہ افیون ۱۲ ماشہ دونون کو باریک کرکے ۲۰ تولہ شراب مین آمیز کرین اور بوقت ضرورت دانتون پر لگا دین اگر مسکن ادویہ کے استعمال سے فایدہ معلوم نہو تو دانت کے خراب حصہ کو تراش کر دانت کے ملایم حصہ کو بالکل نکال دین بعد ازان غار کو کسی دھات سے بھر دین اور یہ ترکیب عصب کی حس کے زایل کرنے پر فایدہ مند ہے کیونکہ گرمی اور سردی کی تاثیر کے معلوم ہونے پر دانت کا بھرنا کچھ فایدہ نہیں دیتا البتہ اس صورت مین کٹاپارچا اور چونہ کے مرکب سے بھرنا زیادہ تر مفید ہے چونہ کا مرکب پہلے نرم ہوتا ہے پھر سخت ہو جاتا ہے کٹاپارچا گو بہت سخت نہین ہوتا مگر

برس دو برس تک برابر رہسکتا ہی اکثر سونا چاندی اور ٹین سے بھی دانت کی غار بہر دی
جاتی ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ دہاتو نمین سے کسی دہات مین بحالت سرد مناسب مقدار مین
سیماب ملا یا جاوی اور گرم کرکے بھی ملایا جاتا ہے سیماب کی زیادہ مقدار سے مصالحہ
نرم ہوجاتا ہی - پہلی ترکیب زیادہ تر مروج ہے اس سے غار بخوبی بہر جاتا ہے مگر تمام ذرات
کے باہم نہ وصل ہونے سے پانی کا اثر برابر ہوجاتا ہی - دوسری صورت مین جملہ ذرات بخوبی
وصل ہوجاتے ہیں مگر غار اچھی طرح نہین بہرتا غرض کسی ترکیب سے دانت کو بہرا جاوے
مگر بہرتے وقت اس بات کا خیال کیا جائے کہ دہات کو ذرہ ذرہ کرکے اچھی طرح بہر دین تاکہ
پانی کا اثر سرایت نہ کرسکے جب شدت سوزش کے باعث سوجہے سے بچ جاوین سوجن چہرہ
تک پہیل جائے تو اس صورت مین بعض شخص ہوجاتا ہی جس سے درد کو خود بخود آرام ہوجاتا ہی
اور ورم کیلیے شنگہیر اور ٹینا لگا دین اگر دانت کے نیچے پیپ پڑجائے تو دانت یا [illegible] کو
نکال دین بعض اوقات خراب دانت کی جڑ پر تراش کیے ہوئے یا استخوان مین رسولی کے وقوع
یا [illegible] سخت ہوجانے سے دانت اور لثہ مین درد عصبی ہوا کرتا ہے خصوصًا ایام حمل مین
اس قسم کا درد زیادہ ہوتا ہے جسکی ٹیس برابر چہرہ تک پہیل جاتی ہی اور کان کی صورت
مین زیادہ تر شدید ہوتا ہے اور ظاہر مین دانتون کی اندر کسی قسم کی خرابی معلوم نہین
ہوتی پس علاج کے موقع پر اصل سبب کے موافق تدارک کرین مسہل دین قبض نہ ہونے دین
کونین سنکہیا وغیرہ دافع نوبت دوا کہانیکو دین شراب کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے
جب سوزش وغیرہ عوارضات کی وجہ سے گوشت لثہ کم ہوجائے اور دانتون کی جڑ نمایان
ہوجاتی تو اس صورت مین دانت خود بخود گر جاتے ہیں اگر دانت اور لثہ کے زیادہ فسادسے
دانت کا نکالنا ضروری سمجھا جائے تو زنبور کے ذریعہ قلع کرین جسکا طریق عمل معمول احمدیہ
مین بوضاحت تمام بیان ہو دوا کے ساتھہ دانت کو نکالنا مناسب نہین کیونکہ دوا
سے غشاء مخاطیہ کو سخت اذیت پہونچتی ہے ٭

فصل ششم صریر الاسنان فی النوم دانتون کا کچکچانا
کوئی اصلی مرض نہین بلکہ چند دیگر امراض کی ایک علامت ہے اور اکثر یہ مرض بچون

کو بحالت کرم شکم عارض ہوجاتا ہے بدہضمی ریاح علیظہ کی تولید وغیرہ امراض شکمی
میں نیز بروز دندان کے وقت بچے مبتلاء مرض ہوجاتے ہیں غشاء دماغ کی ورم اجتماع
الدماء فی الراس اور چہرہ کی چہوٹاپن ہونے سے بہی یہ عارضہ ہوجاتا ہے کبہی بچون مین اسکی
عادت پڑجاتی ہے جس سے وہی عادت کے پورا کرنے میں مجبور ہوجاتے ہیں **علاج** سب سے
اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کرین امتلاکی
صورت میں مسہل دین قبض کا خیال رکہیں بعد ازان مقوی معدہ ہاضمہ غذا دوا میں استعمال
میں لاوین بادیان شبت سیاہ ریخیوں کو جوشاندہ کرکے پلاوین **دیگر مجرب**
پوست ترنج سیاہ دانہ الاچی سفید زیرہ سفید سنبل الطیب بادیان زنجبیل ہر ایک
دو ماشہ سبکو باریک کرکے آدہ پاؤ نبات سے شیرین کرین اور معجون کے طور پر استعمال
کرین روغن قسط روغن زنبق روغن سوسن کی مالش گردن پر کرین غذا گوشت
آب نخود وغیرہ مقویات کہانیکو دین اور بوقت خواب کہانیکو کم دین +

فصل پنجم ضرس الاسنان

دانتون کا کہٹا ہونا ایک حالت ہے
جو ترشی کی استعمال سے عارض ہوتی ہے اکثر ترش زمخت اور بعض اشیاء کے کہانے پینے
سے کبہی قی حامض کے آنے سے عارضہ مذکور کی شکایت پائی جاتی ہے معدہ مین اخلاط
حامضہ کی موجودگی بہی موجب ضرس کا ہے جس سے اکثر آروغ ترش آتے ہیں اور منہ سے
پانی بکثرت بہتا ہے **علاج** حموضات کے استعمال سے پرہیز کرین اور دانتون کی کند
حالت مین نمک لاہوری کو شہد خالص یا زردی بیضہ میں ملاکر دانتون پر مالش کرین
نان گندم کا گودہ یا گرما گرم کباب کی مالش بہی مفید ہے روغن بنفشہ روغن بادام
روغن زنبق روغن زیتون کی مالش بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے برگ حماض کو چباکر
اوسکے گودہ کو دانتون پر ملنا نیز مفید ہے خرفہ خشخاش پودینہ مصطگی نارجیل
مغز بادام پستہ مغز چلغوزہ مغز فندق وغیرہ کو کوٹ کر دانتون پر ملین مرض کی
دوری میں نہایت فایدہ مند ہے شیر تازہ کا غرغرہ بہی مفید ہے دوسری صفت یہ کہ
حتی المقدور اس قسم کی قے سے پرہیز کرین حب ایارج کی استعمال سے معدہ کی صفائی

ایک بڑا غدود پایا جاتا ہے جس سے کئی مجاری پیدا ہوتے ہیں اور ان سب میں سے ایک بڑا مجری رخسار کے اندر میں سے منہ میں جاکر انیاب میں منتہی ہوتا ہے اور غدود مذکورہ کی مخصوصہ رطوبت منہ کی طرف گرتی ہے یہی سبب ہے کہ جب انسان غذا کہانی شروع کرتا ہے تو پہلے لقمہ کے چبانے وقت نک اعلے میں درد معلوم ہوتا ہے اور دو تین لقمہ کہانے جانے کے بعد درد موقوف ہوجاتا ہے کیونکہ مضغ طعام کی حالت میں غدود مذکورہ اپنی خاص رطوبت کو مجری کے ذریعہ منہ میں گرا دیتا ہے اور مجری کے خالی ہوجانے سے درد موقوف ہوجاتا ہے پھر رطوبت کے زیادہ جمع ہوجانے سے امتلا اور تمدد محسوس ہوتا ہے جو موجب درد کا ہے اور یہی رطوبت وسخ الاسنان کی موجب ہے چونکہ یہ رطوبت دونوں نواجذ کے قریب زیادہ موجود ہوتی ہے اسلئے انہیں وسخ کی شکایت بہی زیادہ پائی جاتی ہے وسخ کا اصل مادہ فاسفٹ اف لائیم (چونہ) ہوتا ہے جو غدود مذکورہ کی رطوبت میں موجود ہوتا ہے اور چونہ کا مادہ غدود میں خون سے حاصل ہوتا ہے کبھی مادہ مذکور بقدر زیادہ ہوجاتا ہے کہ مسوڑوں کا گوشت بہی کم و ناقص ہوجاتا ہے دانتوں کی جڑیں ننگی ہوجاتی ہیں جس سے دانت متحرک ہوکر گرپڑتے ہیں **علاج** سب سے پہلے مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کریں اگر مناسب معلوم ہو تو چہارہ رگ کا فصد لیں مسواک کا استعمال رکھیں رات کے وقت روغن مصطگی سے دانتوں کو چرب کریں زنگار وغیرہ ادویہ جالیہ کو شہد میں ملاکر دانتوں پر ملیں **دیگر منجن جالیہ** زبد البحر صدف سوختہ شاخ گوزن سوختہ نمک اندرانی شب یمانی توتیا سب کو مساوی الوزن لیکر بہ یک دیگر پیس کر حسب دستور استعمال میں لاویں - **دیگر مجرب** آبگینہ سفال ظروف چینی زاج پوست بادام سوختہ پوست بیضہ مرغ سوختہ نمک اندرانی کر سنہ ہر ایک ہماشہ سبکو باریک کرکے دانتوں پر ملیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں نہو تو ناخن گیر کے ذریعہ دانتوں سے چہڑا لویں بعدازاں نمک کی مالش کریں تاکہ بار دیگر پیدا نہو -- سرخ سنوف سہاگہ کو ۳ تولہ پانی میں حل کرکے مضمضہ کریں اس سے غشاء مخاطیہ لثہ کو بہی کمال فائیدہ ہوتا ہے -

باب امراض لثہ

جسکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے **مقدمہ تشریح لثہ**
یہ تین اغشیہ سے مرکب ہے سب سے اوپر غشای بلغمیہ ہے جو دکھائی دیتا ہے اسکی نیچے
غشاے الحاقیہ خانہ دار ہے جسمین اوردہ شرائین اور عصب زوج خامس دماغیہ کے
ریشے پائی جاتے ہیں اور اسی عصب کے ریشے حس کا ذریعہ ہوتے ہیں اور ان دونون غشاکے
نیچے وہ غشای ریشہ دار پایا جاتا ہے جو جمیع عظام بدن پر محیط ہے۔

فصل اول استرخائے لثہ جب سیماب کی زیادہ استعمال سے جوش دہن پیدا
ہوجاتا ہے تو لثہ میں ایک قسم کا ضعف اور استرخا پیدا ہوجاتا ہے آتشک ملیریا
ہوا ردی الکیفیت جسسے بخار لرزہ پیدا ہوجاتا ہے موجب اس مرض کا ہے خون کی رقت
اور اسکی خرابی سے بھی لثہ مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے سوء مزاج بارد کے عارض ہونے
سے لثہ مین ورم پیدا ہوجاتا ہے جسسے استرخا کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے جب کسی
خاص دانت مین فساد کے لاحق ہونے سے ورم لثہ ہوجاتا ہے تو استرخائے لثہ کی شکایت
پائی جاتی ہے وجع دندان بھی موجب مرض ہے **علامات** استرخا جو سیماب کی
سمیت سے ہوتا ہے اوسپر جوش دہن آتشک سے ہو تو آتشک کی موجودگی ملیریا وغیرہ
فساد ہوا سے ہو تو تپ لرزہ کا ظہور اگر فساد خون اور ورم لثہ کے باعث ہو تو خون کی
خرابی اور عام ورم کی موجودگی پائی جاتی ہے دانت کے گرہلی کا موجب معلوم ہو یا کسے
خاص دانت کے دور کرنیسے ورم لثہ کا باعث پایا جائے تو ہر ایک سبب کی موجودگی
سے اصلیت مرض بآسانی تشخیص ہوسکتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق
تدارک کرین خون کی خرابی مین مسہل دیں مصفی خون ادویہ استعمال مین لاوین
اشد ضرورت مین چار رگ کا فصد بھی کہہ سکتے ہیں بعد ازان قوابض مثل مجفقہ وغیرہ

محرک الاسنان میں جو درج کی گئی ہیں مضمضۃً اور سنوناً عمل مین لاوین نائیٹر سلور
سلوشن - یا عرق پھٹکری یا ٹنکچر اسٹیل کو پانی مین شامل کرکے غرغرہ کرین - بیل گری
کو پانی مین گھسکر غرغرہ کرین یا اسکو چباوین نہایت فایدہ مند ہے اگر پھٹکری اور
ریگی دونون کو مساوی الوزن لیکر لثہ پر مالش کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے
دیگر جفت بلوط گلنار حب الاس برگ حنا سنبل الطیب فقاح اذخر سب کو حسب ضرورت
لیکر پانی مین جوش دین اور غرغرہ کے طور پر استعمال مین لاوین **دیگر مجرب مؤلف**
پھٹکری فلفل گرد عاقرقرحا مصطگی ہر ایک ۳ ماشہ مایئں فوفل سوختہ ہلیلہ سوختہ کتھہ
خراسان بریان مازو ہر ایک ۶ ماشہ اقاقیا گلنار ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے
بطور سنون استعمال کرین *

فصل دویم ورم لثہ (جنجی وائیٹس) کمزور خنازیری مزاج کے مسوڑے
ذرہ سی تغیر مزاج کے باعث سوج جاتے ہین خصوصاً نواجذ کے نکلنے سے اور بروز دندان
کے وقت لثہ مین سوزش ہوجاتی ہے سیماب کی کثرت استعمال بھی موجب مرض ہے
جس سے مسوڑے سوج کر سرخ ہوجاتے ہین خراش کی وجہ سے بدبودار رال منہ سے بکثرت بہتی
ہے اور شدت تکلیف کے باعث بخار ہوجاتا ہے غذا کی بخوبی نہ چبائے جانے سے آلات ہضم
مین فتور پیدا ہوجاتا ہے بدہضمی کے باعث دست پیچش سے آتے ہین لعابدار تھیلی
کی سوزش سے چہرہ بھی متورم اور سرخ معلوم ہوتا ہے مواد کی سمیت سے مریض مین کم وبیش
غنودگی پائی جاتی ہے کبھی مرض کی شدت سے مریض تلف ہوجاتا ہے **علاج** حسب
ظہور علامات تدارک کرین ہاضمہ کی اصلاح معدہ اور امعا کی تقویت مین کوشش کرین
گردن اور صدغین پر روغن گل کی مالش کرین اگر بروز دندان کے باعث مسوڑے سوج
جاوین تو حسب دستور شگاف دین جسکا طریق عمل معمول احمدیہ مین بیان کیا گیا ہے
اگر سوزش زیادہ معلوم ہو تو صدغین پر چند جونکین لگا دین اگر گوشتخورہ کی کیفیت
معلوم ہو تو پہلے چہار رگ کی فصد لیکر تیزاب گندہک سے جلا دین یا کاسٹک نقرہ
لگا دین اسی سے صورت اندمال کی فوراً نمایان ہوتی ہے اور یہ مرکب بھی فایدہ مین عظیم النفع

نسخہ زنگار رعاقرقرحا نیلا تھوتھہ ہر ایک ۴ ماشہ گلنار اقاقیا کتھہ سفید ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے مقام لثہ پر لگادین **دیگر مجرب** پھٹکری نوشادر صدف سوختہ نیلا تھوتھہ بریان زنگار کتھہ سفید سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شہد مین ملاکر مسوڑدن پر ملین + **دیگر مجرب** پوست مغیلان ۴ تولہ سنگ جراحت کتھہ سفید سپاری چھالیہ ہر ایک یکتولہ زبد البحر صدف سوختہ پھٹکری - مازو - دم الاخوین - گلنار ہر ایک ۶ ماشہ فلفل سیاہ زنجبیل زاج نوشادر زنگار ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے حسب ضرورت لثہ پر لگادین **دیگر مجرب** ٹنکچر مرہا ۴ ڈرام ٹانک اسڈ ۱۲ گرین لوڈی کلون ۱۲ ڈرام سب کو ملا کر مقام ورم لثہ پر لگادین +

فصل سویم دمبل لثہ (گم بائیل)

جب مرض آتشک اور خنازیری مزاج کے اشخاص کو خاص لثہ مین سوزش ہوجاتی ہے تو مسوڑے سوج جاتے ہیں سرخی اور سوجن کی وجہ سے رخساری بھی اماسیدہ ہوجاتے ہین کبھی مرض دندان میں بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے سوجن کی زیادتی سے منہ کہل نہیں سکتا بعض وقت زیرین جبڑے کی سوزش گردن تک سرایت کرجاتی ہے شدت درد کی وجہ سے تپ بھی زیادہ ہوتی ہے بخار بھی ہوجاتا ہے مواد کی عدم تحلیل مین پختہ ہوجاتا ہے گوشت مین پھوٹ جاتا ہے یا گال کو چھید کر باہر نکل آتا ہے جبڑے کی مردار ہوجانے سے دانت ہلنے لگتے ہیں آخر ناسور کی ہوجانے سے مریض کو تکلیف مدت العمر رہتی ہے اور بالائی جبڑے پر سوزش کے ہونے سے صدغین بھی سوج جاتی ہیں جسکا اکثر نتیجہ خراب ہوتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے موافق علاج کرین اگر مرض آتشک کے سبب ہو تو مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کرین قبض کا خیال رہے مصفی خون دوائین استعمال مین لادین **نسخہ مسہل** شنگرف مدبر سہاگہ زنجبیل ہر ایک ۱ درم مغز جمالگوٹہ مدبر ۲ درم سب کو باریک کرکے لیمو کی رس مین کھرل کرین اور حب بمقدار نخود تیار کرکے استعمال مین لادین مسہل کے بعد یہ حب کھانیکو دین **نسخہ** شنگرف مدبر زنگار ہر ایک ۲ ماشہ خرمہرہ زرد سوختہ ۲ عدد سپاری چھالیہ سوختہ ایک عدد مردار سنگ نیلا تھوتھہ بریان آک

ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے اجقدر ایک سرخ مسکہ مین کہہ کر مریض کو کہلا دین اور خون کی زیادتی مین لثہ پر چند جونکین لگا دین تحمید کرین فلوس خیار شنبر کو دودہ مین حل کرکے گرم گرم غرغرکرین سخت ہونے کی صورت مین شگاف دیکر مواد کو خارج کیجیے اور نشتر کا زخم خودبخود مندمل ہو جاتا ہے علاج کی چندان ضرورت نہین ہے خنازیری مزاج مین مقویات دین دانت کی خرابی معلوم ہو تو اوسکے نکالنے مین کوشش کرین ناسور کی صورت مین دانت ماؤف کا نکالنا نہایت ضروری ہے جس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اگر نکالنے دانت کے بعد بھی ناسور کی شکایت باقی رہجائے تو کشتہ سنکہیا مندرجہ سرطان لب کو بذریعہ فتیلہ صرف ایکدفعہ ناسور مین داخل کرین اس سے ناسور کی نالی زیادہ کہل جاتی ہے اور مواد ردیہ کے دور ہونے کے چند روز مین صورت آرام کی نمایان ہوتی ہے ✦

فصل چہارم لثہ دامیہ مسوڑون سے خون کا جاری ہونا اکثر گوشتخورہ اور خون کی کمزوری سے پیدا کرتا ہے جب لثہ مین ورم خفیف کے پیدا ہو جانے سے مسوڑے ملایم ہو جاتے ہیں تو بیمار کو لثہ مین قدری درد معلوم ہوتا ہے مسواک کرتے وقت دانتون کو زور سے ملنے اور انگلی مارنے سے عروق صغار پہٹ جاتے ہیں اور مسوڑون سے خون جاری ہو جاتا ہے کبھی دانتون پر چونہ کی تہ وغیرہ سخت شئی کی جم جانے سے اوتارتے وقت لثہ مین ورم ہو جاتا ہے خون جاری ہوتا ہے ورم کے دور ہونے سے خون بھی بند ہو جاتا ہے بعض اوقات خرابی خون کی باعث سوڑون سے اسقدر خون جاری ہو جاتا ہے کہ مریض کی ہلاک ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے - **علاج** قلت و رقت خون کی صورت مین غذا کی اصلاح نہایت مقدم ہے گوشت بیضہ دودہ روغن زرد مکہن موسمی میوجات وغیرہ خوشگوار سریع الہضم غذا بکثرت استعمال کرین ہاضمہ کے ضعف مین اغذیہ مذکورہ کے ہمراہ ہائیڈرو کلورک ایسڈ پیپسین وغیرہ دوائین دین خراش معدہ اور دوامی قبض کا خیال رکہین تجربہ سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ جوان آدمی کے خون میں قریباً ۳۰ گرین کی مقدار فولاد ہوا کرتا ہے خون کی رقت و قلت مین صرف ۸ گرین کی کمی پائی جاتی ہے جو ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد کی استعمال سے عوض معاوضہ پورا ہوسکتا ہے نیز کونین وغیرہ

مناسب ادویہ کی استعمال سے معدہ وامعا کی تقویت کریں۔ اگر گوشت خورہ کے باعث ہو تو اوسکا علاج حسب مناسب ادویہ سے کریں۔ ورم اور لثہ کی ملائمت میں قابض مقوی لثہ ادویہ کو استعمال میں لاویں۔ شب یمانی یا سنگجراحت کو پانی میں شامل کرکے غرغرہ کریں مازو گلشنیز خرفہ برگ مورد وغیرہ قابض ادویہ کے غرغرہ سے نیز فایدہ ہوا کرتا ہے **دیگر مجرب** فوفل بریان پوست بادام سوختہ ہر ایک ایک تولہ سماق سنگجراحت ہر ایک ۲ ماشہ پوست ایا سعد کوفی مصطگی دم الاخوین۔ دانہ الاچی ہر ایک ۲ ماشہ گل سرخ۔ مازو ہر ایک ۴ ماشہ توتیا بریان ۱۰ ماشہ سب کو باریک کرکے بطور سنون استعمال میں لاویں مضبوطی اور سیلان خون کیلئے بے نظیر ہے **دیگر مجرب** پھٹکری بریان زاج سرخ گزانج نمک لاہوری ہر ایک ۲ ماشہ گلنار پوست مغیلان زبد البحر۔ کتھ سفید ابہل جستہ جامن۔ پوست درخت کچنال ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے لثہ پر لگا دیں جریان خون کے بند کرنے میں بے عدیل ہے **دیگر مجرب** زرنیخ سرخ۔ تورد۔ لونہ پھٹکری۔ نمک لاہوری سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور ایک انگوری میں قرص تیار کرکے آگ دیں بعدہ ان باریک کرکے استعمال میں لاویں۔

دیگر مجرب سہاگہ بریان رال سفید۔ پھٹکری بریان ہر ایک ایک تولہ قرنفل ۱ ماشہ تخم بیل مازو ۲ عدد فلفل سیاہ کتھ پیڑیہ سنگجراحت۔ نمک لاہوری ہیرا سیس ہر ایک ۲ ماشہ تخم گل سرخ گلنار شورہ قلمی فلفل دراز۔ زنجبیل مصطگی۔ زبد البحر سعد دانہ الاچی ہر ایک ایک تولہ سب کو باریک کرکے لثہ پر لگا دیں **دیگر مجرب** عاقرقرحا مائیں۔ بیخ کنیر۔ مازو۔ کندر۔ کباب چینی۔ فوفل۔ سہاگہ بریان ہر ایک ۳ ماشہ کف دریا۔ پھٹکری صدف سوختہ مصطگی نیلا تھوتھہ بریان ہر ایک ۱ ماشہ شاخ گوزن سوختہ بادبرنگ اجوائن خراسانی ہر ایک ۴ ماشہ کافور ۲ سرخ سب کو باریک کرکے بطور سنون استعمال کریں۔ اگر فساد خون کی سبب ہو تو پہلے مسہل کے ذریعہ معدہ وامعا کو صاف کریں مصفی خون دوائیں استعمال میں لاویں اگر مناسب معلوم ہو تو چہار رگ کا فصد لیں بعدہ ان سنگجراحت بقدر ۱۲ بوند پانی میں شامل کرکے ہر جینہ

ایک استعمال میں لاویں اس سے خون اور عروق دونوں کو فائدہ ہوتا ہے خون بھی
صاف ہو جاتا ہے

فصل ہفتم آکلہ لثہ (اسکروی) اکثر خشک سالی اور دریا کے سفر میں عرصہ دراز تک تازہ پھل اور سبزیات کے نہ کھانے سے گوشتخورہ کا مرض ہو جاتا ہے خون میں سرخ ذرات اور نمکین اجزا کے کم ہو جانے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے مگر البیومن (سفیدی بیضہ) کی زیادتی ہوتی ہے خون میں لزوجت دار مادہ بڑھ جاتا ہے مسوڑوں کی ساخت اور عضلاتی ریشوں کے درمیان گرنے سے مسوڑے کمزور سوجے ہوئے متخلخل نرم پلپلے نیلگوں ہو جاتے ہیں خودبخود یا خفیف رگڑ سے خون جاری ہو جاتا ہے گوشت لثہ کے گل جانے سے زخم پڑ جاتے ہیں دانت ہلنے لگ جاتے ہیں کبھی گر پڑتے ہیں غشاء العظم میں رطوبات مذکورہ کے اجتماع سے غدود سوج جاتی ہیں جلد کے نیچے خون کے خارج ہونے سے سرخ و سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں رنگ سیکاسست سیسہ کے مشابہ ہو جاتا ہے مریض کی جلد کا رنگ زردی یا سبزی مائل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بخار اور یرقان میں عرصہ دراز تک مریض مبتلا رہ چکا ہے آنکھیں سفید شفاف نظر آتی ہیں بعض اوقات مسوڑوں کے زیادہ بڑھ جانے سے دانت پوشیدہ ہو جاتے ہیں چہرہ متشنج جلد خشک اور کرخت سانس کھچا ہوا معلوم ہوتا ہے عام کمزوری کے باعث پنڈلیوں کے عضلات سکڑ کر سخت درد کرتے ہیں ران اور ٹانگیں سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہیں منہ سے بدبو آتی ہے سیماب سیسہ کے زہریلے تاثیر وغیرہ امراض میں اگر اشتباہ پیدا ہو جائے تو مقابلہ کی علامات سے تشخیص بآسانی ہو سکتی ہے **علاج** مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کریں قبض کا خیال رکھیں لیموں۔ سنگترہ۔ آلو۔ سیب ناسپاتی انبہ گاجر شلغم مولی۔ آڑو۔ انگور والبہ وغیرہ تازہ پھل اور سبز ترکاری بکثرت کھانے کو دیں اگر تازہ پھل اور سبز ترکاری میسر نہ آسکے تو سائٹرک ایسڈ لائیم جوس کا استعمال بکثرت کریں دودھ زیادہ پلائیں کلوریٹ آف پوٹاشیم اور پھٹکری کے پانی سے غرغرہ کریں تاکہ لثہ کو تقویت حاصل

ہونے سے خون کا سیلان بند ہو جائے گلو ریت [illegible] کا غرغرہ سے
مسوڑھوں کی بدبو دور کریں کثرت لعاب اور سیلان خون [illegible] کی
پچکاری زیر جلد کریں اور ارگٹ کھانے کو دیں گوشت [illegible]
قطعی پرہیز کریں [illegible] تیزاب [illegible] یا کشتہ اقرد سے [illegible]
ہونے پر کونین [illegible] اور سم الفار وغیرہ مقویات کھلا [illegible] مقدمہ امراض
اللسان۔ مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا
جاتا ہے مقدمہ تشریح زبان۔ یہ ایک عضلاتی آلہ ہے جس سے ہر ایک چیز کا
ذائقہ محسوس ہوتا ہے اسکی حرکت سے نوالہ کے چبانے نگلنے اور گفتگو کرنے
میں مدد ملتی ہے استخوان لامی کے ہمراہ عضلات کے ذریعہ سے زبان مضبوط
اور مربوط ہوتی ہے اسکی جڑ نیچے کیطرف مائل ہوتی ہے نوک پتلی ہوتی ہے نیچے
کی سطح لجام اللسان سے بندھی رہتی ہے زبان کا اندرونی حصہ منہ کی زیرین حصہ سے
جڑا رہتا ہے عضلات اللسان کے بعض حصے گرد نول کی استخوان سے مربوط ہوتے ہیں
نوک۔ پہلو اور بالائی سطح آزاد ہوتی ہے زبان کی ترکیب اغشیہ۔ لحم۔ شرائین۔ اوردہ
اور اعصاب سے ہوتی ہے ان سب کے اوپر ایک غشائی بلغمیہ منڈھا ہوا ہوتا ہے اسکی
نیچے غشائی نمانہ دار پایا جاتا ہے بعد میں نرم اور ملائم گوشت کا عضلہ ہوتا ہے جسمیں
محدود حصہ سے کے چھوٹے چھوٹے ابھار بکثرت پائے جاتے ہیں اور ابھار مذکور زبان
کی ابتدا پر نہایت صغیر اور زبان کے اخیر پر زیادہ کبیر شکل حرف ح پائے جاتے ہیں
ہر ایک ابھار مدور الہیت تشیب میں محدود رہتا ہے علاوہ ازیں مخروطی شکل کے
ابھار تعداد میں ۱۴۰ سے ۲۰۰ تک زبان کی کل سطح پر خصوصاً نوک کے قریب زیادہ
پائے جاتے ہیں نیچے سے تنگ اوپر سے کشادہ اور گول ہوتے ہیں انمیں ذائقہ کی
گندیاں (ڈنگھے) شامل ہوتی ہیں نیز زبان کی بالائی سطح پر مخروطی شکل کے ابھاروں
کی قطاریں بکثرت پائی جاتی ہیں اور قطاریں مذکورہ زبان کے پچھلے حصہ پر بقاعدہ درمیان
میں ترچھی اور سامنے کو آڑی ہوتی ہیں زبان کے ہر حصہ پر اور کبھی سادہ ابھار

ہوتے ہیں زبان بعض عضلاتی ریشے اورکھار و نمیں داخل ہوتے ہیں جنمیں عروق اور عصاب کی شاخوں کے حلقے پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازین شگوفہ کی شکل پر ذائقہ کے تکمے گنا بھی پائے جاتے ہیں احدان تکمون ہیں دو قسم کی بناوٹ پائی جاتی ہے ایک لمبے چھوٹے کیسوں سے بنی ہے جو ایک دوسری کو مثل ورقوں کے ڈھانکے ہوتے ہیں دوسرا درمیانی مغز لمبے نلکے کی شکل کے کیسوں سے بنا ہے اور ہر ایک کیسہ سے دو قسم کے نکال نکلتے ہیں اول رو تھلے مثل بال کے لمبے ہوتے ہیں جنکے باریک باریک سوراخ زبان کی آزاد سطح پر کھلتے ہیں دویم گھری جو بعض عصبے ریشوں کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ زبان میں تین قسم کے اعصاب پائے جاتے ہیں اول عصب تحت اللسان جس میں صرف حرکت پائی جاتی ہے دویم عصب لسان البلعومی اور یہ زبان کے پچھلے حصہ میں پھیلتا ہے اور اسمیں حس ذائقہ پائی جاتی ہے سویم عصب ذائقۃ اللسان اور یہ زبان کی نوک پر پھیلا ہوا ہوتا ہے جسمیں عام حس پائی جاتی ہے اسی سے حس ذائقہ پیدا ہوتی ہے بعض حکما کا قول ہے کہ ساتویں جوڑی عصب کی شاخ زبان میں داخل ہوتی ہے اور اسی میں حس ذائقہ پائی جاتی ہے اگر شاخ مذکور کو اوپر سے کاٹ دیا جائے تو زبان کے پچھلے حصہ کا حس ذائقہ زایل ہو جاتا ہے غرض زوج خامس۔ زوج ثامن۔ زوج تاسع کے اعصابی ریشے زبان میں آتے ہیں۔ عصب زوج تاسع کے ریشے زبان کے یمین و یسار عضلہ میں آتے ہیں اور زبان میں حرکت پیدا کرتے ہیں زوج خامس۔ اور زوج ثامن کے اعصاب سے زبان میں حس پائی جاتی ہے لیکن زوج خامس کے عصبی ریشے حار و بارد کی کیفیت۔ صلب و لین کی حقیقت ترش و شیرین اشیا کی ماہیت معلوم کرتے ہیں خصوصاً زبان کی نوک میں حس بکثرت ہوتی ہے۔ زوج ثامن کی عصبی شاخیں تلخ اشیا کے ذائقہ کو ادراک کرتی ہیں اور اسکی شاخیں اخیر زبان پر زیادہ مفروش ہونے کی وجہ سے تلخ اشیا کا ذائقہ زبان کے آخیر حصہ پر بکثرت ہوا کرتا ہے اور زبان کی نوک پر تلخ اشیا کا ذائقہ کم معلوم ہوتا ہے اور حجری العلوی عصاب کے ذریعہ قوت امتیاز پیدا ہوتی ہے دماغ کے چوتھے بطن

کی خاکی بناوٹ سے جملہ اعصاب نکل کر زبان کی بڑی عذودی ابھاروں میں داخل ہوتے
ہیں زبان کے علاوہ نرم تالو ۔ لوزتین لہات اور حلقوم کے بالائی حصہ میں بھی حس ذائقہ
پائی جاتی ہے کیونکہ مقامات مذکورہ میں لسان البلوم عصب کی ریشے پھیلتے ہیں ۔ غیر
محلل اشیاء سے کسی قسم کا ذائقہ معلوم نہیں ہوتا ہے جبتک کہ وہ منہ کے لعاب میں
حل نہ ہو جاویں منہ اور تالو کے خشک ہونے سے کسی چیز کا ذائقہ مطلقاً معلوم نہیں ہوتا
ذائقہ دار چیز خواہ کیسی ہی رقیق اور پتلی ہو جنکی قلمیں محلل اشیا میں بند سکتی ہیں بہ نسبت
قالودہ تما چیزوں کی جنکی قلمیں بندہ نہیں سکتی ذائقہ میں زیادہ قوی ہوتی ہے ۔ حس
ذائقہ کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ ذائقہ پیدا کرنے والی اشیا کے ذرات عصب ذائقہ
کے اختتام پر اتصال پاویں اور مقام مذکور پر غالباً کیمیاوی فعل کے پیدا ہونے سے حس
ذائقہ پیدا ہوتا ہے جن اشیا میں کیمیاوی فعل کی طاقت زیادہ ہوتی ہے اون کا ذائقہ
بھی تیز ہوتا ہے ۔ تلخ اور شیریں اشیا کا ذائقہ منہ میں دیر تک قائم رہتا ہے ترش اشیا کا
ذائقہ بہت جلد زائل ہو جاتا ہے اگر شیریں اشیا وغیرہ مقدار میں زیادہ اور متواتر کھائی
جاویں تو اون کا اثر مطلقاً معلوم نہیں ہوتا مگر ہر مرتبہ میں ذائقہ کیطرف توجہ کرنے
سے تھوڑا سا ذائقہ بھی قوی الاثر معلوم ہوتا ہے علاوہ ازیں اور بہت سی محرک
کیمیاوی اشیا سے بھی حس ذائقہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ زبان پر سرد ہوا کی لہر کے لگنے سے
ذائقہ نمکین اور زبان کی پشت پر ایک قطرہ پانی کے لگانے سے ذائقہ تلخ معلوم ہوتا
ہے اگر زبان کے پچھلے حصہ پر بجلی کا تار لگایا جائے تو ذائقہ ترش اور تالو میں ذائقہ نمکین
معلوم ہوتا ہے بعض اوقات بخار کی حالت میں لعاب دہن کے اندر عارضی کیفیت
کیمیاوی کے پیدا ہونے سے ذائقہ بدل جاتا ہے کبھی زبان میں اجتماع خون کے وقت
نیز خفقان وغیرہ عصبی اور دماغی امراض میں تغیرات کے واقع ہونے سے عارضی ذائقہ پیدا
ہو جاتا ہے یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ صرف ۔ ترش ۔ شیریں ۔ نمکین اور تلخ چار چیزوں کا
ذائقہ معلوم ہوتا ہے بعض عضلات کی حرکت سے زبان نیچے اور سامنے کو نکل آتی
ہے اور بعض عضلات کی حرکت سے اوپر اور نیچے کو کھچ جاتی ہے ۔ جملہ عضلات کی متفق

حرکت سے درمیان سے زبان دب جاتی ہے اور کنارے اونچے ہو جاتے ہیں اور زبان پیالہ نما معلوم ہوتی ہے جسمیں لقمہ رکھا رہتا ہے۔ لبوں کے بند رہنے سے کہلا باہر نکل نہیں سکتا۔ عضلہ البرتیہ اللسانیہ کی حرکت سے زبان پیچھے کو کھچ جاتی ہے اور دوسری وسعت کے پیدا ہونے سے لقمہ باسانی اوتر جاتا ہے۔ **غدود البزاق** زبان کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی تھوک کی گلٹیاں پائی جاتی ہیں جو وزن میں ایک ڈرام تک ہوتی ہیں ہر ایک غدود کا نیچری زبان کے زیرین سطح کے قریب منہ میں کہلتا ہے۔ بڑی گلٹیوں کا پھیلاؤ چھوٹے چھوٹے دانتوں کی مانند ہوتا ہے جنکے اندر بیضوی شکل کے کیسے ہوتے ہیں اور غشاء سے ملفوف پائے جاتے ہیں ہر بار یک باریک عروق کا جال پایا جاتا ہے۔ ہر ایک کیسہ کے اندر دانہ دار رطوبت بھری رہتی ہے اور بہت سے نقاط بھی پائے جاتے ہیں بعض اوقات ہر ایک نقطہ سے باریک نازک ریشے شروع ہو کر مختلف کیسوں کے درمیان پہونچتے ہیں درحقیقت یہ ریشے باریک نالیاں ہوتی ہیں جو بڑی نالیوں تک پہونچتی ہیں چہرہ کی شرائین اور باطنی حصہ جبڑا کی باریک باریک شاخیں غدود البزاق میں بکثرت آتی ہیں غدود میں رطوبت کی موجودہ حالت پر رگوں کا خون منحصر ہوتا ہے۔ انہیں اعصاب شرکی کے ریشے اور پانچویں ساتویں جوڑی عصب کی شاخیں بکثرت پائی جاتی ہیں علاوہ ازیں اور بہت سی گلٹیاں غدود البزاق کی مشابہ منہ کے اندر ہوتی ہیں البتہ مقدار میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں چنانچہ غدود لب غدود رخسارہ غدود تالو اور لوزتین وغیرہ سے بلغمی رطوبت مترشح ہو کر تھوک کے ہمراہ شامل ہو جاتی ہے۔ بزاق ایک قسم کی رقیق و شفاف رطوبت ہے جسکے اندر بلغمی ذرات اور خاص قسم کے کیسے پائے جاتے ہیں یہ دانے خون کے سفید دانوں کے مشابہ ہوتے ہیں انہیں حرکت کی قوت بھی پائی جاتی ہے وزن مخصوص بزاق ۱۰۰۲ سے ۱۰۰۸ تک ہوتا ہے روزانہ اخراج بزاق نصف سے ۱۔ سیر تک ہے تاہم مگر اسکی کمی بیشی غذا کی کیفیت پر موقوف ہے چنانچہ ثقیل غذا کے استعمال سے بکثرت خارج ہوتا ہے اور رقیق غذا میں بہت کم نکلتا ہے اگر تھوک کا امتحان کیمیاوی کیجئے

کیا جاوے تو اسمیں پانی ۹۹ حصہ حیوانی اشیاء ⅕ حصہ اور ٹائی ای لین ½ حصہ پائے جاتے ہیں۔ البیومن۔ گلابیو لین۔ میوکوسین۔ اور چربی بھی ہوتی ہے تھوک میں فیصدی ⅕ حصہ نمک بھی پایا جاتا ہے جس سے کھارا پن کی کیفیت معلوم ہوتی ہے خصوصاً کلورا ئیڈ آف پوٹاسیم۔ کلورا ئیڈ آف سوڈیم۔ فاسفیٹ آف سوڈا فاسفیٹ آف لایم۔ مگنیشیا۔ فولاد۔ قدرے سلفیٹ آف سوڈا وغیرہ نمکیات کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ اگر تھوک کو خالص شراب میں ملایا جاوے تو ٹائی ای لین تہ نشین ہو جاتا ہے اگر فاسفیٹ آف لایم کو تھوک میں ملا کر پانی سے دھویا جاوے تو اس ترکیب سے بھی ٹائی ای لین علیحدہ ہو جاتا ہے حقیقت میں ٹائی ای لین ایک قسم کی البیومن ہے کی اسکی ایک حصہ میں ۲۰۰۰ حصہ نشاستہ کے اجزا شکر انگوری میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اسکی تاثیر خام نشاستہ کی نسبت پختہ پر زیادہ ہوتی ہے اسکی تاثیر خفیف کھاری رطوبت میں بھی بخوبی ہوتی ہے بشرطیکہ رطوبت مذکورہ کی حرارت جسمی حرارت کے موافق ہو غدود البزاق کی رطوبت میں قدرے تفاوت ہوا کرتی ہے چنانچہ غدود نکفیہ کی رطوبت بہ نسبت دیگر غدود کے رقیق القوام ہوتی ہے خاص زبان کی گلٹیوں کی رطوبت غلیظ القوام ہوتی ہے غدود فک اسفل کی مقدار رطوبت کھانے کے قسم پر موقوف ہے چنانچہ خوش ذائقہ غذا سے زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے اور بد ذائقہ غذا میں کم نکلتی ہے عاقرقرحا۔ فلفل سیاہ وغیرہ حرارت دار اشیا کے چبانے سے تھوک زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر لقمہ کے چباتے وقت دیر تک حرکت دیجائے اور لقمہ کو بھی بخوبی چبایا جائے تو رطوبت اور بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے اعصاب شرکی کی خراش سے شرائین سکڑ جاتی ہیں جس سے غلیظ القوام رطوبت پیدا ہوتی ہے مگر قلیل المقدار ہوا کرتی ہے البتہ ساتویں جوڑی عصب کی خراش سے شرائین کشادہ ہو جاتی ہیں جس سے پتلی تھوک کی مقدار زیادہ پیدا ہوتی ہے اور لقمہ کی عدم موجودگی میں زبان کا فعل بند رہتا ہے بلکہ تھوک کی پیدائش بھی کم ہوتی ہے دل سے وہ بڑے شریان نکل کر حلق کی یمین و یسار دونوں جانب نیز سر کی طرف اوپر کو جاتی ہیں

ان دونوں شرائین میں سے ایک ایک شاخ نکل کر ہر ایک رخسار میں آتی ہے پھر
یمین و یسار کے رخسار کے شرائین میں سے ایک ایک شاخ نکل کر زبان میں آتی ہے
بعد ازاں زبان میں دونوں شرائین کے شاخوں میں سے وریدین پیدا ہو کر دو وریدیں
نمودار ہوتی ہیں اور باہر نکل کر ورید کبیر دماغی کے ساتھ متصل ہو کر قلب میں پہنچ جاتی
ہے **فوائد بزاق** جب لقمہ چباتے وقت تھوک میں مل جاتا ہے تو ملایم لگدی سا
بنجاتا ہے جس سے بہت جلد باسانی معدہ میں اتر جاتا ہے تھوک کے ملنے سے ذایقہ
بھی بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ گوند شکر نمک اور البیومن وغیرہ محلل اشیا اسمیں بخوبی
حل ہو جاتی ہیں نیز تھوک کے ذریعہ غذا کے نشاستہ اجزا شکر انگوری میں تبدیل ہو جاتے
ہیں تغیر منہ سے شروع ہو کر برابر معدہ تک ہوتا ہے نیز ابی کیفیت میں غذا کے بدل جانے
سے فعل مذکور موقوف ہو جاتا ہے مگر غذا کے زیادہ ترش ہو جانے سے فعل مذکور
فوراً بند ہو جاتا ہے **تجربہ مولف** جب بدن کے کسی حصہ پر چاقو وغیرہ خفیف جراحت
پہونچتا ہے تو چوسنے اور لعاب دہن کے لگانے سے درد میں آفاقہ ہو جاتا ہے
اور بار بار چوسنے سے زخم بھی اچھا ہو جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ زبان
کے لعاب میں مرہم کی خاصیت بھی حاصل ہے اکثر مرغبازوں کو دیکھا جاتا ہے کہ
لڑائی کے بعد اپنی مجروح مرغوں کو کچھ دیر تک چوسا کرتے ہیں جس سے وہ مرغ
بہت جلد تندرست ہو کر پھر لڑنے کے قابل ہو جاتا ہے نیز چوسنے سے درد میں تخفیف
ہو جاتی ہے جو زبان اور لعاب زبان کا خاصہ ہے اس خاصہ سے کتے بلی وغیرہ
حیوانات بھی بخوبی واقف ہیں کہ اونکو جب کہیں زخم ہو جاتا ہے تو اُس مقام کو بار بار چاٹتے
ہیں جس سے زخم سڑنے نہیں پاتا نیز جلدی مندمل ہو جاتا ہے اور جس زخم پر زبان
پہونچ نہیں سکتی اکثر وہ زخم متعفن ہو جاتا ہے اور اندمال ہوتے ہیں نہیں آتا۔

فصل اول۔ الاستدلال فی الامراض من اللسان زبان کے ملاحظہ سے
مرض کا انجام دوران خون کے حالات عصبی اور عضلاتی نظام کی کیفیت وغیرہ بہت
امور متعلقہ امراض کی تشخیص پر خاطر خواہ مدد ملتی ہے اگرچہ زبان کے ذریعہ سے

تمام رطوبات جسمانی کی واقفیت ہوجاتی ہے مگر خصوصاً غشائے لعابی کے ارتباط سے
آلات الہضم کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے چنانچہ اگر زبان چکنی زرد سرخی مائل
نرم اور چمکیلی معلوم ہو تو یہ صحت کی علامت ہے بعض اوقات صبح کے وقت زبان پر سفید
ملایم پتلی میل کی تہ جمی ہوئی نظر آتی ہے۔ بیماری کی حالت میں زبان کی کیفیت مختلف
ہوجاتی ہے چنانچہ قلیل الدم۔ ورم طحال اور امراض گردہ وغیرہ امراض مزمنہ میں
زبان چوڑی موٹے کنارے ناہموار رنگت میں پھیکی زردی مائل ہوتی ہے پس
اس صورت میں عمل دستکاری اور سیماب کے استعمال سے سخت پرہیز ہے اور مرکبات
فولاد کے استعمال سے فایدہ کمال ہوتا ہے ذیابیطس میں زبان صاف و خشک اور چکدار
ہوتی ہے۔ سوزش زبان چیچک۔ سرخ باد اور آتشک میں زبان کا حجم بڑھ جاتا ہے
خصوصاً آتشک میں زبان کی زیرین سطح اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے زخم اور دراڑیں
پڑجاتی ہیں خاصکر سیماب کے استعمال سے منہ کا ذائقہ کسیلا ہوجاتا ہے منہ کے آجانے
سے زبان سوج جاتی ہے سفید رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں بخار کی ابتداء
زکام شدید اور وجع مفاصل میں گاڑھی سفید رنگ کی رطوبت زبان پر جم جاتی ہے
بخار کی شدت اور دیگر امراض حادہ میں زبان خشک سیاہ اور میلی جھلسی ہوئی معلوم ہوتی
ہے کبھی عام بخار میں زبان کی سطح پر ایک قسم کی ملایم بلغمی تہ جم جاتی ہے بخار محرقہ اور تپ
وبائیہ کی ردی حالت میں علامات بالا کے علاوہ زبان نکلتے وقت تھرتھراتی ہے پاسخانہ
بدبودار آتا ہے مریض صاف گفتگو نہیں کرسکتا نیز عصبی امراض میں زبان تھرتھراتی
ہے سرخ بخار میں زبان بالکل سفید ہوجاتی ہے جس پر سرخ رنگ کے دانے پائے
جاتے ہیں اور خون میں سمیت کی سرائیت سے زبان بھوری سیاہی مائل ہوجاتی ہے
وسوء مزاج۔ حلق معدہ اور امعا وغیرہ اندرونی اعضا کی سوزش سے زبان سرخ
و خشک اور پھیکی ہوجاتی ہے تکلیف تنفس امراض شش اور قلب میں زبان کی
رنگت اودی نیلگون ہوتی ہے سل کے اخیر درجہ اور اعضای باطنی کی مزمن
مہلک امراض میں زبان پر چھالے پڑجاتے ہیں تنفس خراب بدبودار برامد ہوتا ہے

یرقان سرخ وفکر غم اورنا امیدی کی حالت میں زبان کا ذائقہ تلخ ہوجاتا ہے۔ بدہضمی قبض وغیرہ خرابی معدہ میں زبان بھوری اور ذائقہ ترش ہوجاتا ہے پس اس حالت میں قے اور مسہل کی استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ جگر کی امراض میں زبان زرد ہوجاتی ہے۔ فتور عقل خلل دماغ۔ لقوہ اور فالج میں نکالتے وقت زبان تھوڑا تھوڑا اندر اور باہر کیطرف ہوجاتی ہے اور جانب ماؤف میں جھکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے گفتگو کرتے وقت لکنت پیدا ہوجاتی ہے پس اس صورت میں مریض کو آرام میں رکھنا زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے شرابخوروں کی زبان پر گھری گھری شگاف پڑجاتے ہیں اور بولتے وقت زبان تھرتھراتی ہے اگر بیماری کی حالت میں زبان سے بڑے بڑے چھلکے علیحدہ ہوکر زبان سرخ اور ہموار ہوجائے تو صحت کامل جلد میں ہوتی ہے بلکہ بیماری کے دوبارہ عود کرآنیکا احتمال پایا جاتا ہے اگر زبان کے میلاپن اور خشک ہوجانے کے بعد تراوت اور نمی آجائے تو علامت نیک ہے اگر زبان کی سطح سیاہ اور چمکدار معلوم ہو تو اکثر انجام خراب ظہور میں آتا ہے۔

فصل دویم ورم لسان (گلاسائٹیس) گلاس کے معنے زبان اور ائٹس کے معنے ورم ہے جب زبان کی عضلانی ریشوں کے درمیان رطوبت پیدا ہوجاتی ہے تو اس سے زبان متورم ہوجاتی ہے جب کوئی خراش دار شے زبان پر لگتی ہے یا شہد کی کھاتے وقت مکھی ڈنگ مارتی ہے تو گھاؤ کے طور پر سوزش ظہور میں آتی ہے گرم غذا کا کھانا چوٹ لگنا بھی باعث ورم ہے کبھی معدہ وامعا کی خرابی سے بھی ورم ہوجاتا ہے اور آتشک کی مرض میں سیماب کی کثرت استعمال سے زبان متورم ہوجاتی ہے چیچک بخار محرقہ وغیرہ شدید امراض میں ظہور ورم ہوجاتا ہے سائیوڈین۔ تیز وشور اور شیریں اشیا کی زیادہ استعمال بھی اس مرض کا موجب ہوتا ہے جب خراب وزاید دانت یا حقہ کی نالی سے خراش ہوتی ہے تو مزمن طور پر زبان سوج جاتی ہے جس سے بدبودار رال بکثرت آتی ہے زبان کے زیادہ متورم ہوجانے سے گفتگو اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے تنفس کی آمد ورفت میں نہایت دقت ہوتی ہے زبان باہر نکل آتی ہے کناروں پر دانتوں کے نشان پائے جاتے ہیں ساخت ملایم پھیکی اور اوپر سے سیاہ ہوتی ہے

درد کے باعث بخار بھی ہو جاتا ہے کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے گلے کی وریدوں پر دباؤ
کے پڑنے سے چہرہ بھی نیلگون اور آماسیدہ ہو جاتا ہے دماغ تک سوزش کی سرایت کر جانے سے
غنودگی زیادہ رہتی ہے اور گہاؤ کے پڑ جانے سے پیپ بدبودار خارج ہوتی ہے صرف بالائی
سطح کے منتفخ ہونے سے غشاء زبان سخت صاف خشک اور چمکدار نظر آتا ہے مزمن صورت میں
زبان سخت ہو جاتی ہے **مدت** اکثر ایک ہفتہ کبھی زیادہ بھی ہو اکرتی ہے **علاج**
اصل سبب جو ہو اسکے ازالہ میں کوشش کریں ورم شدید کی حالت میں چار پانچ جونکیں
لگا دیں یا چاقو کے ساتھ شگاف دیکر خون کو کم کریں نمکین مسہل سے معدہ اور امعاء کو صاف
کریں اگر دوائی کی استعمال میں دقت معلوم ہو تو مناسب حقنہ کریں گشنیز۔ اکلیل الملک یا بونہ
حب السمنہ - خلوس خیار شنبر وغیرہ کو پانی میں جوش دیکر غرغرہ کریں ۔ ۲ گرین
کاسٹک لعقرہ سلوشن کے لگانے سے نیز فایدہ ہوتا ہے - پھٹکڑی پسنا ہوتو ہتہ - کتہ سفید
اور ٹنکچرم گلاب کے غرغرہ سے نیز فایدہ ہو جاتا ہے کو کنار کی تکمید کریں گردن پر رائی کا پلستر
لگا دیں یا آیوڈین کا طلا کریں تاکہ باہر کیطرف خون کا رجوع ہو سکے کالی ہوشی صورت
میں سلوشن امونیا لگا دیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایان ہو نیز سوجن کی زیادتی پائی
جائے تو طوالت میں دونوں جانب چند گہری ملینے بچھنے لگا دیں خفیف صورت میں صدغین
پر جونکیں لگا دیں برف چوسیں مسہل دیں اگر خراب دانت کی باعث ہو تو خراب دانت
کو نکالدیں تنفس بند ہوتا معلوم ہو تو عمل شقبہ قصبۃ الریہ کریں اگر دبیل کی صورت پیدا
ہو جائے تو فوراً شگاف دیکر مواد کو خارج کریں۔ صورت مزمن میں اصل سبب کو دور کریں
شدت ورم کے دور ہو جانے پر خشک پھٹکڑی قسمتہ۔ کلوریٹ اف پوٹاس یا سہاگہ
چھڑکنا نہایت فایدہ مند ہے ضعف کی صورت میں کونین فولاد - ارد مانک اسپرٹ امونیا
برابر کچھ مدت تک استعمال کرانے جاوین غذا ماء الشعیر ساگو دانہ اراروٹ دودھ شوربا یخنی
گوشت بیضہ نیمبرشت وغیرہ محرک مقوی الاجزا کہانیکو دیں اگر غذا کہائی نہ جائے تو حقنہ
کریں تاکہ مریض کی طاقت بحال رہے +

فصل سویم سرطان لسان دکنسر فدی ٹنگ اسکی دو قسم ہیں **اول** زبان کی نوک یا اوسکے کنارہ کی غشاء بلغمیہ پر نمودار ہوا کرتا ہے اس قسم کی رسولی خاص جلد کی بالائی طبقہ پر نمایان ہوتی ہے اور اپی تیل اوما کے نام سے موسوم ہے اور زبان مین زیادہ تر یہی قسم پیدا ہوتا ہے اور بتدریج زیادہ ہوتا جاتا ہے جب غشاء بلغمیہ پہٹ جاتا ہے تو اسمین زخم ہو جاتے ہیں جنکی صورت زخم آتشک کی مشابہ ہوتی ہے مگر علاج کیوقت نیز دیگر علامات ممیزہ کے باعث دونون مین فرق بخوبی کیا جاتا ہے کیونکہ آتشک کے زخمون مین آتشک کے علاج سے صورت آرام کی نمایان ہو جاتی ہے نیز زخم کی شکل بیضوی یا مستطیل پائی جاتی ہے درد بالکل نہین ہوتا نہ مردار ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے زبان کی حرکت رکاوٹ کے نہ ہونے سے گفتگو مین کسی قسم کی خرابی پائی نہین جاتی اور سرطان کا مرض لوہا چلانے کے بغیر رفع نہین ہوتا نیز زبان کی ناصل ایک پہلو پر گول شکل کا زخم ہوتا ہے جس سے بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے جسکی وجہ سے گرد نواح کی ساخت گلتی جاتی ہے اور زبان کی عدم حرکت سے آواز بند ہی اور بھاری ہو جاتی ہے —

قسم دویم خاص زبان کی گوشت مین ہوتا ہے اصل مین یہی سرطان کا قسم ہوتا ہے جسکو ہندی مین کنکر بیل کہا جاتا ہے ابتدا حالت مین گوشت زبان کی اندر سختی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ سختی اوبہر کر بہت جلد پھیل جاتی ہے اور اسمین دانتون کی خراش سے زخم بھی ہو جاتے ہیں بدبو کے زیادہ باعث جاتے سے مریض مجلس مین بیٹھنے کے قابل نہین رہتا مقامی علامات کے علاوہ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے فک اسفل کی غدودین متورم ہو جاتی ہین کہانا پینا اور بولنا دشوار ہو جاتا ہے بعض اوقات شریان کی گل سڑ جانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے **علاج** حتی المقدور بہت جلد کل زبان یا اوسکا صرف ماؤف حصہ حسب مناسب قطع کرین جسکا طریق عمل معمول جراحت مین بوضاحت تمام بیان ہو مگر لازم ہے کہ غدود فک اسفل کے متورم ہونیسے پہلی قطع بریدکا عمل کیا جائے ورنہ بعد مین قابل علاج نہین ہے اور نہ قطع کرنا مفید ہوا کرتا ہے

سیلان خون کی صورت میں برف جوسین قابضات لگاوین اور قطع کرنے کے بعد باقی ماندہ مشکوک ساخت کو نیز اب شورہ یا کروناک اسڈ یا کلورائڈ آف زنک یا کاسٹک نقرہ سے جلاوین یا اکالہ ادویہ کے استعمال سے گوشت مردار اور فاسد کو نکال دین جب ترقی کی صورت مین قرب وجوار کی ساخت مین مواد مفسدہ کی سرائیت ہو جائے تو عمل جراحی کے ناکارآمد ہونیسے یہ مرض لاعلاج سمجھا جاتا ہے پس اسصورت مین افیون کو نائیم برومائیڈ آف پوٹاسیم۔ کلورافارم وغیرہ مسکن اوجاع اور منوم ادویہ کے استعمال سے تکلیف رفع کرین یا مارفیا کی پچکاری زیرجلد کرین تاکہ درد مین تخفیف پائی جائے دودہ شوربا گوشت انجو وغیرہ مقوی دوا۔ اور غذا کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین ؛

فصل چہارم شقاق اللسان (فشر افدی ٹنگ) اکثر فتور

معدہ امعا اور مرض آتشک کے سبب زبان پہٹ جاتی ہے چند تیز اشیاء کا استعمال بہی موجب مرض ہے اس قسم کے شقوق گہرے او پتلے دو قسم کے ہوتے ہین جس سے مریض کو از حد تکلیف ہوتی ہے خصوصًا نیز ترش اور شور اشیاء کے کہانے سے ازبس دقت ہوتی ہے۔ **علاج** معدہ اور امعا کے فعل کو درست کرین بہدانہ اصل السوس اور اسبغول کا لعاب پلاوین قبض نہونے دین پہٹی ہوئی جگہ پر نیلا تہوتہا یا کاسٹک نقرہ لگاوین کو کنار کشنیز۔ رسوت کے خیسانده میں قدرے پٹکری مل کرکے غرغرہ کرین گلیسرین کے لگانے سے نیز فائدہ ہو جاتا ہے۔ تیز و نمکین چیزون کے استعمال سے پرہیز کرین آتشک کی مرض مین خاص علاج آتشک کا کرین خون کی زیادتی مین کانون کے نیچے چند جونکیں لگاوین چہاررگ کا فصد لیں ؛

دیگر مجرب کاربالک اسڈ ۲۴ گرین ٹنکچرایوڈین گلیسرین ہر ایک ۲۔ ڈرام سبکو ملاکر مقام شقاق پر لگاوین فائدہ میں سریع الاثر ہے ؛

فصل پنجم قروح لسان السریشن افدی ٹنگ

السر بمعنی زخم ہے جس سے پانی او پیپ جاری ہوا کرے بہت سے اسباب

ہیں چنانچہ آتشک کی تیز سمیت سے خون خراب و فاسد ہو جاتا ہے جس سے زبان پر پھنسیاں یا چھالے یا گوٹریاں یا زخم ہو جاتے ہیں یا محض ورم ہو جاتا ہے یا زبان پھٹ جاتی ہے سیماب کی کثرت استعمال سے بھی پھٹ جاتی ہے جب تاکل و تکسر الاسنان کے باعث بعض اجزائی نہ جاجیہ شکستہ ہو جاتے ہیں تو دانت کے اکثر اجزا تیز ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ زبان کے ساتھ مس کرنے سے زبان زخمی ہو جاتی ہے اکثر یہ حالت طاعن پر عارض ہوتی ہے جو زیادہ عرصہ جیتے ہیں کیونکہ ان کے ٹوٹ جانے کے بعد قدرے قلیل حصہ داڑھ کا باقی رہجاتا ہے اور رگڑ کے باعث زبان کی کنارے پھٹ جاتے ہیں ہر چند انسان کوشش کرتا ہے کہ ٹوٹی ہوئی حصہ کی رگڑ سے زبان کو بچاوے مگر کبھی کبھی بے اختیار رگڑی جاتی ہے اور زبان کی حفاظت پر قادر نہیں ہو سکتا معدہ کی ترشی اور بدہضمی سے بھی زبان پھٹ جاتی ہے لیکن اس صورت میں بھی زبان کی کنارے ہی زخمی ہو جاتے ہیں جب ان کی متفرق مقامات پر چنبل و داد کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے تو پہلے سرخی نمودار ہوتی ہے بعد ازاں چھلکے اترنے لگتے ہیں بتدریج زبان بھی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے جس سے زبان پھٹ جاتی ہے کبھی جلدی جلدی کھاتی وقت یا مرض مرگی کی نوبت میں پہنچنے کے موقع پر زبان پھٹ جاتی ہے **علامات**

آتشک کی صورتمیں علیت مرض آتشک کا مقدم ہونا ضروری ہے دانتوں کی خرابی میں بعض اجزای دندان کا ٹوٹ جانا اور بعض کا بحالت کجی اور تیزی باقی رہجانا خود دلالت کرتا ہے ترشی معدہ کی صورت میں ہاضمہ کی خرابی ترش آروغوں کا آنا اور دوسری اسباب مرض کی عدم موجودگی شاہد حال ہوتا ہے چنبل میں زبان سخت اور قاصر ہو جاتی ہے مقام ماؤف سفید پایا جاتا ہے اور سفیدی کے کنارے دانہ دار ہوتے ہیں اور سفیدی کے دور ہو جانے سے نیچے سے سرخ خطوط نمودار ہو جاتے ہیں اور زخموں کی درد سے مریض بیچین مضطرب حال پایا جاتا ہے تنفس سے بدبو آتی ہے کمزوری کی صورت میں زخم پھیل کر آکلہ

کی قسم ہوجاتے ہین گہاؤ کے گہرا ہونے سے گرد و نواح کی غدودین بہی متورم ہوجاتی ہین
علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین آتشک کی
صورت مین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۵ سے ۱۰ گرین تک ہمراہ سارسا پریلا یا نقوع اننت مول
برابر کچہ عرصہ تک نہین چار دفعہ پلاوین اور زخمون پر فی اونس ۱۰ گرین کاسٹک سلوشن
لگادین اگر شگاف گہرے ہون تو خالص کاسٹک نقرہ یا نیلا تہوتہہ لگادین ٹنکچر مرکی
ایک حصہ کو دس حصہ پانی مین حل کرکے غرغرہ کرین۔ سہاگہ باریک کرکے شہد مین ملادین
اور مقام ماؤف پر لگاوین فائدہ مین قوی الاثر ہے فساد ہاضمہ کی شکایت مین معدہ جگر اور
امعا کی طرف خاص توجہ کرین قبض کا خیال رکہین پل سیاہی کمپونڈ ۱۰ گرین دنمین چار دفعہ
دین تاکہ اجابت نرم آئے یا سفوف جلیپ کمپونڈ ۲۰ سے ۴۰ گرین تک چار چار گہنٹہ کے بعد
دین تاکہ کہل کر اجابت آجائے لبمتہ۔ کونین اور سم الفار کے استعمال سے ہاضمہ کو درست کرین
بادیان۔ پودینہ۔ نمک لاہوری دارچینی۔ فلفل گرد۔ الاچی دانہ وغیرہ مقوی معدہ دوائین
کہانیکو دین معدہ کی ترشی مین ۱۰ سے ۱۵ گرین تک کاربونیٹ اف پوٹاس پانی مین حل
کرکے غذا سے ایک دو گہنٹہ بعد ایک بار کہلاوین اگر غذا وغیرہ کہانے کی عادت دو دفعہ
ہو تو اسی وزن اور مقدار مین صبح و شام بعد غذا کہلاوین یا روبرب ۵ گرین سوڈا کاربونا س
۱۰ گرین۔ یا مگنیشیا اور روبرب کو باہم ملاکر غذا سے دو گہنٹہ بعد کہلاوین مریض کی عام صحت اور
طاقت کو حفظ صحت کی قواعد کی پابندی سے قایم رکہیں۔ دانتو کی خراب حالت مین دانت
ماؤف کو نکال دیں یا اوسکے تیز اجزا کو جو زبان کو ضرر رسان ہین باریک ریتی سے صاف کرین
چنبل کے عارضہ مین ۱/۲۰ گرین اسٹرکنیا کو روٹی کے گودہ میں یا ملائی مین گولی بناکر دنمین
چار دفعہ دین نیز دو تین قطرات عرق سم الفار کو سادہ پانی مین شامل کرکے غذا کے بعد
صبح و شام دین اگر سنکھیا کی علامات زہریلہ نمایان ہون تو چند روز تک موقوف کرکے دوبارہ
کہلاوین اور علامات ردیہ یہ ہین آنکہونمیں سرخی ہوجاتی ہے درد سر رہتا ہے زکام کی
شکایت پائی جاتی ہے گردہ اور مثانہ مین سوزش کے پائے جانے سے پیشاب
نہایت سرخ آتا ہے کبہی دست بہی لگ جاتے ہین سم الفار کی ترکیب استعمال یوں دائیڈ

اف پوٹاسیم اور سارسا پریلا یا انٹمنٹ مول مریض کو پلاتے ہیں اور علامات ہم الغار گے
زائل ہونے پر دوبارہ عرق مذکور کی استعمال کریں بعض اوقات زخموں کے بعد زبان
کے کنارے یا اوسکی زیرین سطح دوسرے اعضائے کے ساتھہ پیوست ہو جاتی ہے
کبھی یہ اتصال پیدائشی بھی ہوتا ہے پس اس صورت میں اگر صرف جھلی ہو تو چاقو یا
مقراض کے ساتھہ قطع کردیں اگر زخموں کے بعد زاید وصل پایا جائے تو ریشمی دہاگہ
کے ساتھہ باندھکر روزانہ کہینچ دیا کریں اس سے بتدریج زائید وصل قطع ہوسکتا ہے
اور زاردن نپیے قطع بریدکرنا تکلیف مین داخل ہے۔

فصل ششم حرقت لسان اکثر تیز وشور اور تلخ وشیرین اشیا کی کثرت
استعمال سے زبان مین سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی معدہ کی حرارت
اور سوء ہضمی سے بہی اس قسم کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے حمیات حادہ اور ورم جانبیہ
میں بہی حرقت ہوجاتی ہے تقدیم سبب کی موجودگی سے مرض کی تشخیص بخوبی ہوسکتی
ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے موافق علاج کریں مرض
معدہ مین مسہل وبن قبض کا خیال رکہیں بعدزان شیرہ مغز تربوز۔ تخم خیارین۔ مغز
کدو۔ مغز بادام۔ کاہو وغیرہ سرد مرطب اشیا کا استعمال کریں اسپغول ۔ آلو بخارا
تمرہندی۔ ہیلیلہ زرد۔ اور عناب کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے۔ آب کاہو کشنیز
بارتنگ اسبغول بہدانہ وغیرہ عصارات سرد مرطبہ کو بطور غرغرہ استعمال کریں۔
اگر حمیات اور ورم کے باعث ہو تو کاسنی اور عنب الثعلب کے شیرہ میں اشبہ اور روغن
بادام شامل کرکے پلاویں عرق کافور یا دودہ مین فلوس خیار شنبر حل کرکے غرغرہ
کریں

فصل ہفتم حکتہ اللسان جب فساد بلغمیہ اور سوء ہضمی وغیرہ امراض
حادہ میں خون کی حدت وحدت و حرقت لذع غلیظ اخلاط کی سرایت سے زبان پر خارش کی شکایت
پیدا ہوجاتی ہے تو کہجلاتے کہجلاتے زبان سرخ ہوجاتی ہے کھجلانے پر مریض زیادہ
حریص ہوتا ہے البتہ گرم پانی کی استعمال سے قدرے آرام معلوم ہوتا ہے ؛

علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں فساد ہاضمہ کی صورت میں مسہل کے استعمال سے جسم کو صاف کریں قبض کا خیال رکھیں مطبوخ افیمون۔ ہلیلہ بلیلہ آملہ کے خیساندہ میں سکنجبین شامل کر کے مریض کو پلا دیں سرکہ انگوری میں حب الآس اور قند سے عاقر قرحا داخل کر کے کچھ عرصہ تک پانی میں بھگو رکھیں بعد ازاں صاف کر کے بطور غرغرہ استعمال میں لا دیں بلیلہ زرد کا منہ میں رکھ کر چبانا فائدہ میں قوی الاثر ہے۔

فصل ششم جفاف اللسان یہ حالت فی الحقیقت کوئی مرض نہیں ہے بلکہ دوسری امراض کی ایک معتبر علامت ہے جو اکثر حمیات میں جوش خون کے باعث ظہور میں آتی ہے کیونکہ حمیات میں گرمی کی زیادتی سے خون کا دوران عروق میں تیز ہو جاتا ہے اور خون کے نہ قرار پکڑنے سے غشائے بلغمیہ میں رطوبت کم پیدا ہوتی ہے کیونکہ جوش کی کمی میں خون کی رفتار دھیمی ہو جاتی ہے جس سے غشائے بلغمیہ میں رطوبت بکثرت پیدا ہوتی ہے حقہ۔ پان۔ تمباکو اور شراب کی کثرت استعمال وغیرہ منشیات کی مدامی خواہش نیز زیادہ نفس کی باعث زبان کی سطح بہت موٹی۔ سخت اور کھردری ہو جاتی ہے شراب کے نشہ میں خصوصاً اوتار کے وقت زیادہ خشک ہو جاتی ہے کبھی عظم اللسان میں جب زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے تو خارجی ہوا کے لگنے سے خشک ہو جاتی ہے۔ گرم اور خشک ہوا کے لگنے سے اور پینے کے زیادہ آنے سے غیر شکم کی گرمی اور اسہال کی زیادتی میں زبان خشک ہو جاتی ہے خواہ یہ اسہال مسہل کے ذریعہ ہوں یا ہیضہ وغیرہ کی مرض کے باعث ہوں کیونکہ اس صورت میں خون کی مائیت کے خارج ہو جانے سے خون غلیظ ہو جاتا ہے جس سے زبان خشک ہوتی ہے اور اس مرض میں زیادہ تر مرد مبتلا ہوتے ہیں۔ **علاج** اصل سبب موجب کے مطابق علاج کریں عام علاج یہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو زبان کو مرطوب رکھیں آب نولی و ماشہ بہدانہ ۹ ماشہ دونوں ملا کر پوٹلی بنا دیں اور شربت نبات میں بھگو کر بار بار چوسیں مغز بادام مغز کدو مغز تربوز تخم خیارین خرفہ کا ہو ہر ایک ۷ ماشہ سب کو ملا کر ضماد بنا لو فرمیں شیرہ نکالیں اور مضمضہ کریں گرم خشک ہوا کی صورت میں نبات کوزہ اور کتیرا ملا کر منہ میں رکھیں

ر وغن بادام سے زبان کو چرب کہنا نیز مفید ہے **دیگر** تمر ہندی ۴ تولہ آلو بخارا ۷ عدد
کشنیز گل نیلوفر کاسنی نیمکوفتہ ہر ایک ۴ ماشہ گل بنفشہ ۶ ماشہ سب کو بہگو کر صاف
کرین جرعہ جرعہ کر کے بار بار پلاوین اگر ہاضمہ کی خرابی سے زبان مین خشکی پائی جائے تو معدہ
کی اصلاح کرین اگر زیادہ خشکی کے باعث زبان پر چہوٹا سا کہرنڈ پہنچادے تو شروع مین اوسکو
قطع کر کے دور کر سکتے ہین سختی تک پہیل جانے پر مرض لا علاج ہو جاتا ہے اس صورت مین
تیزابون سے جلانا یا چاقون سے کہرچنا یا کہرنڈ کو قطع کرنا بالکل لاحاصل ہے البتہ نیمگرم پانی مین
سہاگہ یا کلوریٹ آف پوٹاس یا پہٹکڑی کو حل کر کے غرغرہ کرنا خراش کی شدت اور
بے چینی کو اکثر فایدہ ہوتا ہے مرکبات سیماب۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور سم الفار
کا استعمال داخلی طور پر کرین۔

فصل نہم استرخائے لسان

جب زیادہ سردی کے لگنے۔ بارش مین بہیگنے۔ دماغ
کے فتور۔ راس النخاع کی ملائمیت یا راس النخاع مین سیلان خون ہو جاتا ہے تو عصب
زوج خامس اور زوج سابع کمزور اور ضعیف ہو جاتے ہین اور پوری طور پر اپنی معمولی کام کے
نہ کرنے سے زبان بیکار ہو جاتی ہے کبہی لگام زبان کے زیادہ بڑہجانے سے زبان کی
نوک نیچے کو لٹک پڑتی ہے اکثر یہ حالت اطفال نومولود مین مشاہدہ کی جاتی ہے اس حالت
مین بچہ پستان کو منہ مین لیکر دودہ نہین پی سکتا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بچہ توتلا
ہوگا اور زبان کی لگام کا بڑہنا کبہی اسقدر زیادہ ہو جاتا ہے کہ بچہ پستان کو دبانے اور دودہ
پینے سے مجبور ہو جاتا ہے کبہی ایسا کم ہوتا ہے کہ جبتک بچہ بڑا نہو اور دانت نہ نکالے
نیز بولتے وقت زبان کچہ نہ نکالے معلوم نہیں ہو سکتا یہ مرض کبہی دماغ کے ماؤف ہو جانے کے خلقی
ہوتا ہے اور یہ لاعلاج ہوا کرتا ہے کبہی عام یا خاص فالج کے سبب ہوتا ہے جسمین
جوان مرد بہ نسبت عورتون کی زیادہ مبتلا ہوتے ہین **علامات** اکثر اس مرض کا ظہور
بتدریج ہوتا ہے کبہی دفعتہ پایا جاتا ہے عام فالج کی حالت مین فالج کا مقدم ہونا ضروری
ہوتا ہے مبداء عصب زوج خامس کی ملائمیت مین عقل و حواس خمسہ صحیح و سالم ہوا کرتے
ہین زبان بہی بوجہ ہوتی ہے لیکن تکلم اور گفتگو بخوبی نہین ہو سکتی حروف مخرجہ کے

پوری طور پر نہ خارج ہونے سے مریض ہنہنا کر بولتا ہے فالج عام کے برخلاف کہ اوسمین زبان
کمزور ہوا کرتی ہے منہ سے رال بکثرت آیا کرتے ہین غذا کے چبانے مین نہایت دقت ہوتی ہے زبان
کے کامل مفلوج ہونے مین زبان کا باہر نکالنا بصد مشکل ہوجاتا ہے دانتون کے قریب ہونے
سے زبان کے کنارہ پر دانتون کے نشانات بخوبی نمایان ہوتے ہین کھانا پینا ناک کے راہ باہر نکل
آتا ہے اور سیٹی بھی نہین بجائی جاتی غشاے بلغمیہ کی زیادتی مین تیندوا کی موجودگی شاہد
حال ہوتی ہے **علاج** عام فالج مین حسب قوائد معمولہ تدارک کرین فالج خاص مین حفظان
صحت کی قواعد کی پابندی سے مریض کی صحت کو قایم رکھین حتی المقدور غذا کا انتظام پورے
طور پر کرین ملایم و لطیف غذا کا لقمہ چہوٹا چہوٹا بنا کر دین اور ہر لقمہ کے ساتھ سر پیچھے
کو جہکا کر قدرے پانی منہ مین ڈالین تاکہ مری سے غذا بسہولت نیچے اوتر جائے جب نگلنے
کی طاقت بالکل جاتی رہے تو معدہ مین ایک بڑی نلی داخل کر کے دودہ وغیرہ معدہ مین
پہونچا دین کونین کے ساتھ آب آہن دین آتشک کی صورت مین آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دین
تیندوا کی صورت مین لجام زبان کے زاید حصہ کو باحتیاط تمام مقراض کے ساتھ کاٹ دین
اور کاٹتے وقت زبان کو اوپر اوٹھا کر غور سے ملاحظہ کرین اور شریان کے موقع کو بچا کر مقراض
کا رخ نیچے کیطرف کر کے تیندوا کو کاٹین تاکہ شریان و ورید قطع سے محفوظ رہے کیونکہ زبان
کی جڑ مین شریان و ورید پائی جاتی ہین جنکی کٹ جانے سے احتمال ہلاکت کا ہے **مؤلف**
دیسی جراحون کا طریق عمل ہمین معلوم نہین ہے کہ وہ تیندوا کو کس اوزار سے کاٹتے ہین
البتہ یہ کہہ سکتے ہین کہ اس عمل کیلئے ڈاکٹرون کے پاس ایک قسم کی خاص مقراض ہوتی
ہے جسکے دونون سرون پر دال نخود کی مثل ایک ابہار زاید حصہ ہوتا ہے۔

فصل دہم بطوء الکلام کوئی بچہ بہت جلد بولنے لگ جاتا ہے کوئی دیر مین کلام
کرنے کے قابل ہوتا ہے چنانچہ کئی سال تک بات چیت نہین کرسکتا یہ نقص اکثر
زبان کی فتور سے ہوا کرتا ہے اگر زبان مین کسی قسم کا فتور نہ پایا جائے تو اس صورت
مین قوت ضعف دماغ کا تسلیم کرنا پڑتا ہے **علاج** اصل سبب کو دریافت
کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین زبان کے فتور مین حسب اسباب تدارک کرین

حفظان صحت کے قواعد کی پابندی سے صحت جسمانی کو بحال رکھیں ضعف دماغ میں مقویات دماغ دیں مغز بادام کو شہد خالص میں آلودہ کر کے صبح و شام کھانیکو دیں اور یہ مرکب بہت فائدہ میں قوی الاثر ہے چند روزہ کے استعمال سے دماغ زیادہ تر قوی اور طاقت ور ہوجاتا ہے اور بچہ بتدریج کلام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے **نسخہ** ڈائیلیوٹ فاسفورک ایسڈ ڈیڑھ ڈرام ٹنکچر نکس وامیکا ایک ڈرام ٹنکچر سنکونا ۲ ڈرام عرق بادیان ۱۱ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں خوردسال بچے کو بقدر ایک ڈرام استعمال کرادیں۔ **دیگر مجرب** ریڈیوسڈ ایرن ۸ گرین وسیسرین اف رنگ گرین ایسٹرکنیا ایک گرین اکسٹراکٹ ربانی ۲ گرین سب کو ملاکر ۲۴ حبوب بنا دیں اور غذا کے بعد دن میں ۳ دفعہ دیں خوردسال بچہ کو ½ حصہ حب کا والدہ کے شیر میں حل کرکے دیں **دیگر معجون** جس سے دماغ میں طاقت کلام میں صحت ذہن میں ذکاوت پیدا ہوتی ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ہر ایک ۳ تولہ بادیان اسطوخودوس گاؤزبان اصل السوس ہر ایک تولہ سنبل الطیب تولہ پوست نارنگی ۲ تولہ مویز منقی ۴ تولہ عناب ۵ دانے سپستان ہر ایک ۲ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے حسب مناسب مقدار پانی میں شب و روز بھگو دیں بعد ازاں صاف کرکے برابر کچھ عرصہ تک رکھ دیں تاکہ تلچھٹ تہ نشین ہوجائے بعد صاف پانی کو تیار رکھیں شہد میں پاؤ نبات سفید تین پاؤ شامل کرکے قوام معجون تیار کریں ازاں بعد مفصل ذیل ادویہ کو داخل کرکے تیار کریں۔ بریج کشنیز مغز بادام ہر ایک ۱۲ تولہ دار چینی عود ہندی گل گاؤزبان۔ دانہ الائچی۔ طباشیر ہر ایک تولہ مغز نارجیل مغز چلغوزہ۔ چوب چینی ہر ایک ۲ تولہ مغز خیارین مغز تربوز مغز پستہ مغز پنبہ دانہ مغز فندق تغلب مصری ہر ایک ۲ تولہ سب کو باریک کریں اور زردی بیضہ مرغ ۱۲ عدد بلشاستہ ۲ تولہ کو روغن زرد یا ڈبہ میں بریان کرکے آمیز کریں خوراک بقدر ۲ تولہ صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال میں لاویں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں

فصل بارہویم لکنت کلام (سٹامرنگ) ثقل و عقد اللسان

کے نام سے بھی مشہور ہے ہکلا ہونا فی الحقیقت عصبی مرکز کی بدنظمی ہے اور رفتہ رفتہ

وخفت سبب کے باعث قوت تکلم میں بطلان یا نقصان ظہور میں آتا ہے کبھی بدن کے عام فالج
سے زبان بھی مفلوج ہوجاتی ہے جس سے مطلب کے ادا کرتے وقت کلام میں تغیر واقع
ہوتا ہے کبھی کثرت استفراغات اور مجففات اشیا کی کثرت استعمال سے عضلہ محرک لسان
میں تشنج ہوجاتا ہے کبھی سرسام کی عارضہ میں دماغ کی ساخت نرم ہوجاتی ہے۔
اور عصب محرک لسان میں فتور کے واقع ہونے سے لکنت کے عارضہ کی شکایت
پیدا ہوجاتی ہے کبھی تندوا کی موجودگی سے زبان کھچی رہتی ہے اور کلام
کے وقت حسب دلخواہ پورے طور پر حرکت نہیں کرسکتے **علامات** ہکلا
آدمی بعض حروف کو مکرر سہ کرر کرنے کے بغیر باہر نکال نہیں سکتا علی الخصوص
لکنت کا اثر ر۔ س۔ ت۔ لام۔ م۔ ن۔ و وغیرہ حروف بعض وکالنو ننش
پر زیادہ پڑتا ہے جس سے جھٹکے کے ساتھ رک رک کر حروف نکلتے ہیں فالج کی صورت
میں ظہور علامات فالج مقدم ہوتا ہے تشنج کی صورت میں لب زبان اور رخسار کے عارضہ کے سبب
متشنج پائے جاتے ہیں چہرہ کے عضلات میں بار بار حرکت ہوتی ہے جیسا کہ
اختلاج معہ تشنج میں ہوا کرتا ہے دماغ کے ملایم ہونے میں جو سرسام کا عارضہ شاہد
حال ہوا کرتا ہے نقص لسان کے علاوہ عقل میں کمزوری پایا جاتا ہے بلکہ جنون
کی کیفیت مریض کے چہرہ پر نمایان ہوتی ہے خود پسندی اور خودنمائی میں
مبتلا ہوتا ہے اس صورت میں مریض اپنے آپ کو بادشاہ رنگ زمین یا
صاحب اقتدار اور دولتمند خیال کرتا ہے مگر جسم میں کمزوری کے آثار نمایان
ہوتے ہیں چہرہ کے عضلات بھی ضعیف پائے جاتے ہیں تندوا کی صورت میں
زبان کو چاک اور کوتاہ ہوا کرتی ہے اور فک اسفل کے زیرین عضا کے ساتھ
زبان کی نوک کے چسپیدہ ہونے سے فک اعلیٰ کیطرف بلند نہیں ہوسکتی
علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں عموماً اس قسم کا عیب
اکثر اپنی تلفظ کیطرف خوب غور و توجہ کرلینے اور اسکی صحت میں کوشش
کرنے نیز آہستہ آہستہ بولنے سے رفع ہوجاتا ہے خاص تجربہ مؤلف

کا ذاتی تجربہ ہے کہ ہکلے آدمی کو نصیحت کیجا دے کہ کلام کرتے وقت ہر بات کی پہلے لفظ ہر وغیرہ کوئی ایسا آسان لفظ منہ سے زور کے ساتھ نکالے جس سے ہوا اندرونی منہ سے باہر نکل جائے بعدازان اپنی مطلب کو بیان کرے اس مشق سے کچھ عرصہ کے بعد زبان رواں ہوجاتی ہے اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب ہکلا آدمی آہستہ آہستہ کانا پھوسی کے طور پر باتین کرتا ہے تو زبان مین کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہین ہوتی پس اس بنیاد پر مریض لکنت کو برابر دس روز تک کلام کرنے سے بالکل منع کیا جائے تاکہ آواز کے آلات کو قدرے آرام ملے اور نئی تبدیلی کے واسطے تیار ہوجاوین بعدازان مریض کو ہدایت کیجاوے کہ برابر دس روز تک چپکے چپکے کانا پھوسی کے طور پر صرف مطلب کی بات چیت کیا کرے پھر برابر پندرہ روز تک آہستہ آہستہ آواز کو بڑھا کر معمولی گفتگو کی حد تک لایا جائے فالج کی صورت مین علاج فالج کا تدارک کرین ایارج فیقرا سے جسم خلط نمک وغیرہ کے استعمال سے تنقیہ بدن کرین اور زبان کی جانبی رگون سے قدرے فصد لین اور ٹھوڑی کے نیچے حجامت کرین معجون فلاسفہ کیا کھلاوین اور عاقرقرحا نیز زنجبیل فلفل نوشادر لونہ خردل عاقرقرحا پوست بیخ کبر وغیرہ ملطفات اور مقطعات بلغم دواؤن سے مضمضہ کرین **دیگر مضمضہ** جس سے ثقل زبان اور لکنت لسان کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** خردل نوشادر زنجبیل عاقرقرحا صعتر فلفل سیاہ شونیز نمک ہندی سبکو مساوی الوزن لیکر جوش دین اور حسب دستور غرغرہ کرین **دیگر مجرب** زنجبیل عاقرقرحا۔ دارچینی ہر ایک ۳ ماشہ وج خردل۔ قرنفل ہر ایک ۲ ماشہ مویزج دار فلفل۔ فلفلمویہ ہر ایک ۱۰ ماشہ سب کو جوش دیکر غرغرہ کرین **دیگر لعوق مجرب** فلفل دراز۔ فلفل سیاہ۔ نوشادر۔ دارچینی۔ خردل عاقرقرحا۔ سہاگہ صعتر بورہ ارمنی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور دوچند شہد مین داخل کرکے صبح وشام زبان پر مالش کرین جو زبلوا منہ مین رکھنا بالخاصیت مفید ہے تشنج کی صورت مین علاج تشنج کرین مگر اس قسم مین ادویات کے ساتھ علاج کرنا چندان مفید نہین ہے بلکہ عصب محرک لسان کے قطع کرلینے سے اس قسم کا تشنج رفع ہوسکتا ہے کیونکہ یہ اوس عصب کی شاخ کا مرض ہے

جو نخاع سے نکل کر دماغ میں گئی ہے اور وہان سے اوتر کر زبان مین منتشر ہو گئی ہے دونون زوابد فک اسفل کے زیرین مقام پر جو گلے کے اوپر اور نرم گوشت کے قریب ہین نشتر سے قطع کرین خشکی کی صورت میں روغن بادام اور روغن زرد بکثرت استعمال کرین مغز بادام کو شہد مین آلودہ کر کے کھلا دین دوسری تدابیر مبردہ مرطبہ عمل مین لادین لعاب بہدانہ اسبغول کو نبات سے شیرین کر کے پلا دین - تمدد کی صورت مین غشائے بلغمیہ کو قطع کرین اور طریق عمل قطع **معمول احمدیہ** میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے - دماغ کی ملائمیت اور خلقی لکنت دونون علاج کے قابل نہیں ہیں البتہ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی اور مقوی ادویہ اغذیہ کے استعمال سے عام صحت جسم کو بحال رکھین اور جسم کی تقویت مین کوشش کرین +

فصل دوازدہم عظم اللسان رہائی پر ٹروفی آف ٹنگ

بعض اوقات زبان کی سطح اسقدر ہو جاتی ہے کہ منہ مین اوسکا سمانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ زیادتی حجم کے باعث منہ سے باہر نکل آتی ہے اسی لحاظ سے اوسکو ادلاع بھی کہا جاتا ہے ادلاع بمعنے باہر نکلنا - ہائپر بمعنے زیادتی - ٹروفی بمعنے مقدار - اور ٹنگ بمعنے زبان کے ہیں اسکی تین صورتین ہیں **اول** غذا کے زیادہ پہونچنے سے زبان کے گوشت کی مقدار زیادہ بڑھ جاتی ہے جیسا کہ ورم بے حسی مین ہوا کرتا ہے بعض اوقات گوشت کے زیادہ بڑھ جانے سے زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے **علاج** ادویات کے استعمال سے زبان کی اصلاح غیر ممکن ہے بلکہ زاید گوشت کو نشتر سے قطع کر دین تاکہ حجم کے کم ہو جانے سے زبان منہ مین چلی جائے **طریق عمل** سوئی کے ذریعہ پہلے کئی جگہ پر تاگا پرو دین بعد ازان تاگا کے سامنے سے کچھ جگہ چھوڑ کر زاید گوشت کو کاٹ دین اور قطع کے بعد تانکے کو کبھی کبھی ہلا دیا کرین تاکہ کاٹا ہوا زخم بہت جلد اچھا ہو جائے **دوم** جسکی صورت مین زبان متورم ہو کر باہر نکل آتی ہے اور اکثر سیماب کی کثرت استعمال سے ہوا کرتا ہے جس سے لعاب دہن اور رال بکثرت خارج ہوتا ہے بات چیت کرنی اور کھانا پینا دشوار ہو جاتا ہے بلکہ سانس بھی مشکل سے لیا جاتا ہے گلے پر دباؤ کے ڈالنے کے بغیر مریض

اندر کو ورم نہین پہنچ سکتا **علاج** زبان کی خطوط مستقیم متوسط کو چھوڑ کر نشتر سے
باریک شگاف دین جو طول مین خط مستقیم کے برابر ہو مگر عمق مین کسیقدر زیادہ ہو
تاکہ غشاے بلغمیہ کی تہ تک پہونچ جائے اس ترکیب سے خون کے خارج ہو جانے سے دو تین روز
مین ورم زیادہ [illegible] استعمال مین پوست ہلیلہ زرد بلیلہ آملہ سوچرس کو کنار شاہترہ سب کو مساوی
الوزن لیکر جوش دین اور صاف کر کے قدرے روغن بید انجیر اور شیر گاو داخل کر کے
برابر چند روز تک غرغرہ کرین - **دیگر مجرب** پوست مغیلان پوست بیخ ببیر پوست
درخت تمر ہندی پوست درخت کچنال سب کو مساوی الوزن لیکر جوش دین اور بطور
مضمضہ استعمال کرین [illegible] پھٹکری نیلا تھوتھہ سکتہ سفید وغیرہ قابض ادویہ کی غرغرہ
[illegible] باندھکر اسفنج پٹی سے قایم کرنا بھی فایدہ مند ہے -
[illegible] دبیل کی شکایت پائی جاتی ہے تو زبان کا حجم زیادہ [illegible] جاتا ہے
[illegible] کے سبب سے [illegible] عضلیہ کے منجذب ہونے سے بھی زبان کا حجم زیادہ
[illegible] زبان باہر نکل آتی ہے کبھی تھوڑی سی باہر نکل کر آویزان ہو جاتی
ہے اس [illegible] کھانے پینے اور تنفس مین از حد تکلیف ہوا کرتی ہے **علاج** جب
[illegible] ابتدائی صورت مین تھوڑی کے نیچے چند جونکین
لگاوین [illegible] زبان کی فصد لین قبض کا خیال رکھین معدہ وامعا کو مسہل کے ذریعہ
صاف کرین - نوشادر فلفل سیاہ دار فلفل عاقرقرحا زنجبیل نمک لاہوری شورہ قلمی سب کو
مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور دو تین دو دفعہ زبان پر ملین از بس مفید ہے
پوست ہلیلہ زرد تمر ہندی عناب لائچی سپستان وغیرہ مصفی خون دوائین بھگو کر
پلاوین اسبغول کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر ان تدابیر سے صورت فایدہ کی نمایان
نہو تو زبان مین نشتر دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین تاکہ مواد کے خارج ہو جانے سے ورم
تحلیل ہو جائے +

فصل سیزدہم ضفدع (رانیولا) یہ ایک قسم کی صلابت وزیادتی
ہے جو زبان کے نیچے دونون طرف ظاہر ہوا کرتی ہے کبھی زبان کے نیچے صرف ایک ہی

طرف پائی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غشائے بلغمیہ کے اندر گویا غلیظ پانی بھرا ہوا ہے
اور پانی مذکور بہت غلیظ لزوجیت دار ہوتا ہے چونکہ رنگت اور پیلاپن چھوٹے مینڈک
کے ہم مشابہ ہوتا ہے اسلئے اس نام سے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ ران کے معنی ہیں مینڈک
اور یولا کے معنے ہیں چھوٹا اور اس ورم کا اصل سبب یہہ ہے کہ تھوڑی کے اندر زبان
دو غدود ہیں مولد رضاب دہن ہوتی ہیں جس سے لعاب دہن حسب موقع منہ میں آیا کرتا
ہے مجاری غدود کی بند حالت میں رفتہ رفتہ مجاری میں پانی جمع ہوجاتا ہے اور مجاری کو وسیع
اور عظیم ہوجاتے ہیں اور غدود مذکورہ کے عظیم الحجم ہونے سے کھانے پینے اور کلام کرنے میں
زیادہ تر تکلیف اور دقت پیش آتی ہے **علاج** ابتدا صورت میں مسہل کے ذریعہ معدہ اور
امعا کو صاف کریں قبض نہونے دیں محلل اورام اور مرخی ادویات کے جوشاندہ سے غرغرہ
کریں تاکہ مجاری غدود حسب دستور کھل جاویں۔ **نسخہ غرغرہ** پودینہ تخم کتان عنب الثعلب
ہر ایک تو ماشہ انجیر ولایتی ۷ دانہ فلوس خیارشنبر یکتولہ سب کو ملا کر نصف سیر شیر گاؤ
میں حسب دستور جوش دیں اور استعمال میں لاویں اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایاں
نہو تو نشتر سے شگاف دیکر مواد غلیظ موجودہ کو خارج کریں بعد ازاں غار کے اندر چہار طرف
کرو بلک اسد لگاویں یا پانچ فیصدے ایوڈین سلوشن میں روئی تر کرکے بھر دیں زخم پر کاسٹک
نقرہ لگاویں تاکہ زخم کے غار کی دیواریں متورم ہوکر باہم ملجاویں اور رطوبت لزوجت دار
کی موجودگی سے باہم چسپان ہوکر مندمل ہوجاویں اگر سوراخ بہت جلد بند ہوگئے تو دوبارہ
کافی سوراخ کرکے حسب دستور بالا تدارک کریں بعض اوقات کافی شگاف دینی سے بھی
تمام غار خود بخود مندمل ہوجاتا ہے۔ **دیگر مجرب** سازو مرکی ہر ایک چار ماشہ نوشادر
تراج سوختہ زنگار سہاگہ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے زخم پر لگاویں اگر کاسٹک نقرہ
وغیرہ اکالہ ادویہ کی عدم استعمال سے زخم بند نہو تو دہانہ زخم کے وسیع ہوجانے سے غدود کا
پانی ہمیشہ اوسے راستہ سے جاری رہتا ہے اور غدود کا اصلی دہانہ مسدود ہوجاتا ہے اسی
طریق پر رطوبت کے جاری رہنے سے کچھ کمی ہو اگرچہ صحت نہیں ہوجاتی تو مرض کے دوبارہ
عود کا احتمال ہوا کرتا ہے کاسٹک وغیرہ ادویہ کی استعمال کے بعد اگر زخم مندمل ہوجاتا ہے

صورت میں دوبارہ عود مرض کا احتمال رفع ہوجاتا ہے۔

فصل چہاردہم خیلان لسان (ٹیومس افدی ٹنگ)

یہ ایک قسم کا مولودی مرض ہے جب جلدی عروق کسی وجہ سے زیادہ وسیع ہوجاتے ہیں تو جلد کے نیچے ہوتے ہیں جب اس مرض کے ابھار ناہموار جلد سے قدرے اونچے عظیم اور بلند پیدا ہوجاتے ہیں تو ایک قسم کی اذیت پیدا ہوتی ہے۔ **علاج** کاسٹک نقرہ لگاویں اگر ابھار ابھری ہوئی معلوم ہوں تو سوزن کے ذریعہ چند اطراف میں تاگا ڈالکر اوسکی جڑ کو تنگ کریں تاکہ غذا کے دمیسر آنے سے ابھار خود بخود ساقط ہوجاویں اور عام خیلان کے علاج کو مدنظر رکھیں۔

فصل پانزدہم بواسیر لسان (مگٹا)

یہ ایک قسم کا مسہ ہوتا ہے کبھی زبان کی نوک پر کبھی اوسکے اطراف پر کبھی خاص زبان کے وسط میں ظاہر ہوتا ہے رنگت میں تانبہ کے ہم رنگ ہوتا ہے اور اسکی وسط میں چند خطوط ہوتے ہیں جس سے اوسکا شگافتہ ہونا ظاہر ہوتا ہے اکثر یہ مسے عام جسمانی مسوں کی طرح ہوتے ہیں بعض اوقات زبان کے متفرق اور متعدد مقامات پر ہر ایک قسم کے ابھار مشابہ مسہ بواسیر ظاہر ہوتے ہیں جنکی صورت مدور یا مثلث وغیرہ مختلف شکل کی ہوتی ہے کبھی زبان کے غشائی بلغمیہ پر چھوٹے چھوٹے دانے ساگو دانہ پختہ کے ہم رنگ دکھائی دیتے ہیں اس مریض کو سخت اذیت ہوتی ہے اکثر آتشک کی مرض میں خون کی خرابی کے باعث ہوجاتے ہیں۔ **علاج** مسہل کے بعد تصفیہ خون کی تدبیر کریں **نسخہ** سیماب گندھک آملہ سار سہاگہ مرچ سیاہ ہر ایک تین سرخ زنجبیل ڈیڑہ ماشہ مغز جمالگوٹہ مدبر تین ماشہ سبکو کوٹ کر باریک سفوف بناویں اور بقدر چار ماشہ کہانیکو دیویں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر چار گرین ہمراہ سارساپریلا یا انتنت مول کے نقوع کے ساتھ دیں **دیگر مجرب** رسکپور ڈیڑہ ماشہ۔ ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ڈیڑہ ڈرام دونوں کو ملاکر ۲۱ حبوب بناویں اور بلاناغہ ایک حب روزانہ کہانیکو دیں **دیگر مجرب** تین ماشہ سیماب کو دو دام قند سیاہ میں ملاکر خوب کوٹیں یکذات ہوجانے پر تا گھوا سبز کے پانی میں برابر چار پہر کھرل کریں اور حبوب بناکر صبح اور شام کہانیکو دیں مسہ پر کاسٹک نقرہ یا نیلا تھوتہ

لگاوین اس سے مسے دور ہوجاتے ہین اگر مرض عود کرے تو مصفی خون کی استعمال زیادہ کرین
فائدہ جلیلہ حس ذائقہ کا نہایت تیز ہوجانا یا حس ذائقہ کا معدوم ہوجانا یا ذائقہ کا فاسد ہوجانا یا مختلف اقسام
مین ذائقہ کا خود بخود محسوس ہونا غرض یہہ چارون قسم کے اقسام دوسری امراض
کے ضمن مین ظاہر ہوا کرتے ہین پس اصل مرض کے علاج سے انکی اصلاح خود بخود ہوجاتی ہے

باب ہشتم امراض الفم مختلف کوائف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول
مین بیان کیا جاتا ہے۔ **مقدمہ تشریح حنک** اس سے منہ کے جوف کی چھت
بنتی ہے صلب اور رخو دو حصہ مین منقسم ہے **حنک صلب** اس کے سامنے دونون
... جانب مسوڑے اور دانت ہوا کرتے ہین پیچھے کی طرف نرم تالو سے اتصال رکھتا ہے لعاب
دار جھلی سے جوف حنک ملفوف رہتا ہے درمیانے خط کے چوگرد کی غشا موٹی نگت مین
پہیکی اور شکن دار ہوتی ہے جو پیچھے جاکر چکنی اور باریک ہوجاتی ہے اسمیں غدود حنکیہ
بکثرت پائی جاتی ہین۔ **حنک رخو**۔ جوف دہن کے درمیان مین ناکمل طور پر حائل
رہتا ہے عروق۔ اعصاب عضلاتی ریشے۔ غشائی لعابی اور غدودون سے بنتا ہے۔
سامنے سے مقعر پیچھے سے محدب اور غشائی مخاطیہ انف سے ملفوف ہوتا ہے درمیان
مین سلائی اور دونون جانب بعموم سے علاقہ رکھتا ہے اسکے سامنے درمیانی آزاد حصہ
پر عضلہ و لہات کا تعلق پایا جاتا ہے جسکے دونون جانب دو دو محرابی ستون پائے جاتے ہین
اور درمیانی مثلث فاصلہ مین لوزتین سکونت رکھتے ہین ؛

فصل اول ورم حنک مرض آتشک میں حار الکیفیت خون کی زیادتی۔ جوز مندے
اور شیرین اشیا کی کثرت استعمال سے تالو سوج جاتا ہے سوزش کی زیادتی سے
سرخی پہیل جاتی ہے حلق مین خراش و سرسراہٹ ہوتی ہے گفتگو کرتے اور نگلتے
وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے تنفس کی آمد و رفت میں دقت پائی جاتی ہے درد
و ورم کی شدت سے قدرے بخار بھی ہوجاتا ہے بے چینی کی وجہ سے نیند بعض اوقات کی
شاذ و نادر مواد کی موجودگی سے دبل بھی ہوجاتا ہے کبھی عالم شباب مین استسقائی
مزاج اور مواد کی موجودگی سے حنک کی طرف مواد ردیہ کے نازل ہونے سے۔

خصوصاً ورم تالو مین کبھی سخت تالو مین دمبل پھوٹ جاتا ہے اور سوراخ سا پیدا ہوجاتا ہے اور تلفظ کے بخوبی نہ ادا ہونے سے مریض کی آواز غنہ ہوجاتی ہے کھانی ہوئی اشیاء ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین مواد حادہ کی انصباب صورت مین مسہل دین۔ قبض کا خیال رکھین آتشک کی صورت مین حسب دستور اصل مرض کا تدارک کرین مصفی خون دوائین استعمال مین لاوین **نسخہ** گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ ہلیلہ زرد۔ ہر ایک چھ ماشہ۔ گل سرخ چار ماشہ عناب ولائیتی شاہترہ عدد سپستان گیارہ عدد۔ ملوخیہ چار ماشہ نبات سفید چار تولہ۔ سبکو بھگو کر صاف کرین اور استعمال مین لاوین سوزش کی ابتدا مین مسکن الوجع اور دافع سوزش ادویہ کو غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین۔ **نسخہ** کشنیز۔ عنب الثعلب۔ بابونہ۔ گل بنفشہ۔ تخم مرو ہر ایک چھ ماشہ سبکو ملاکر مطبوخ کرین بعد ازان دو تولہ فلوس خیار شنبر داخل کر کے حل کرین اور قدرے صندل سفید سا ئیدہ کر کے شامل کرین اور غرغرہ کے طور عمل مین لاوین بہدانہ اور اسبغول منہ مین رکھیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو مواد کی موجودگی مین شگاف دیکر پیپ کو خارج کرین اور مقام زخم پر یہ سفوف چھڑکیں **نسخہ**۔ کتھہ سفید مردار سنگ سنگ جراحت سفیدہ کاشغری۔ دم الاخوین۔ فوفل سوختہ۔ خرمہرہ سوختہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور عمل مین لاوین۔ فائدہ کی عدم صورت مین اگر تالو مین سوراخ کے ہوجانیکا احتمال پایا جائے تو برابر چند روز تک دنمین ایک دفعہ تیل اتھوتہہ یا کاسٹک نقرہ کی بتی لگاوین اور اوپر سے سفوف بالا چھڑکین اس سے بہت جلد صورت آرام کی نمایا ہوتی ہے اگر اتفاق سے تالو مین سوراخ پیدا ہوچکا تو روز مرہ کاسٹک نقرہ سے جلادین تاکہ زخم کے تازہ ہونے سے زاید انکور پیدا ہو اگر اس سے فایدہ معلوم نہو تو مخصوصہ آلات کی استعمال سے سوراخ کو بند کرین اگر نقص عضلاتی حصہ تالو در پیدا ہو تو دو سال عمر سے بیشتر عمل کرنا مناسب نہین ہے بعد مین کوا کو زنبور مین مضبوط پکڑ کر سوراخ کے کنارے چھیل دین بعد ازان ٹانکے

لگا کر کنارون کو ٹہیک باہم ملادین اگر ٹانکوین زیادہ کھچاوٹ پائی جائے تو شگاف کے متوازی دونون جانب دو شگاف دیکر ڈھیلا کرین استخوانی حصہ تالو کے دریدہ مین پانچ سال کی عمر سے پیشتر کوئی عمل نہ کرین بعد میں کنارونکی جھلی اور غشاء العظم کو قدرے کہرچ کر ٹانکون کے ذریعہ دونون لب کو برابر ملادین مقوی اور عمدہ غذا کہانیکو دین اور اٹھارہ روز کے بعد ٹانکے نکال دین اگر جوان عمر مین تالو کے شگاف کی شکایت پائی جائے تو سونے یا ولکے نائٹ کا مصنوعی تالو لگادین اور عضلاتی حصہ کا تالو ربڑ کا تیار کر کے لگادین ؛

فصل دوم بخر فم بدبوئے دہن اور گندہ دہنی کے بہت سے اسباب ہین —

اول فاقہ کشی اور بدہضمی کی صورت مین خصوصًا روغن زرد اور تیل کی کثرت استعمال سے غذا معدہ مین متعفن ہوجاتی ہے جس سے ترش اور بدبودار ڈکارین آتی ہین معدہ میں گرمی پائی جاتی ہے ایکقسم کی جلن اور اذیت معلوم ہوتی ہے قی اور اسہال بہی جاری ہوجاتے ہین فاقہ کشی کی صورت مین کہانا کہانے کے بعد منہ کی بدبو رفع ہوجاتی ہے۔ **دوم** شیرین اشیا کی زیادہ استعمال سے بہی بخر کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے جسکی تشخیص متقدم سبب سے بخوبی ہوسکتی ہے **سوم** خلقی ہوتا ہے جیساکہ بعض لوگونکو بدبودار پسینہ ہمیشہ آیا کرتا ہے یہ قسم ابتدائی ولادت سے اخیر عمر تک پایا جاتا ہے۔ **چہارم** سیماب رسکپور کے کہانے سے جوش دہن کی حالت مین بخر کا عارضہ پایا جاتا ہے جسپر منہ کا آنا گواہی دیتا ہے **پنجم** لثہ کے زخم اور اونکے متعفن ہونے سے نیز حلق اور گلے کے متعفن زخمون سے اور خراب گہاؤ سے منہ کے اندر بدبو پیدا ہوجاتی ہے غشائی بلغمیہ کے فاسد و متعفن ہوجانے سے بدبو زیادہ پائی جاتی ہے مرض آتشک مین ناک کی استخوان کے خراب و متعفن ہوجانے سے بدبو کی شکایت پائی جاتی ہے زخم لثہ زخم گلو یا زخم زبان و حلق نیز ناک کی ہڈی کے متعفن ہو نے سے بخوبی شہادت ملتی ہے کبہی زخم مری مرض سرطان معدہ وغیرہ سے بہی

تخبر پیدا ہو جاتا ہے جسکی تشخیص ورم مری اور صلابت معدہ سے بخوبی ہو سکتی ہے علاوہ ازین مقام ورم پر درد ہوتا ہے کہانے پینے مین زیادہ دقت ہوتی ہے دانتون کے ...... فساد مین بھی منہ سے بدبو آتی ہے پہنپڑہ کے زخم خصوصًا دق وسل کے اخیر درجہ مین منہ سے سخت بدبو آتی ہے جس سے فساد خون کی علامات لاغری اندام زردی رنگ اور روز بروز ضعف و ناتوانی کی شکایت پائی جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین فاقہ کشی کی حالت مین غذا لطیف مقوی الاجزا کہانیکو دین۔ حلویات اور حریرجات خوب مرغن کرکے کہلاوین اشتہائے طعام کے وقت قدرے قلیل غذا کا کہالینا نہایت ضروری ہے بدہضمی مین مقوی معدہ اور دافع بدہضمی دوائین استعمال مین لاوین اور یہ جبوب فایدہ مین سریع الاثر ہین نسخہ مشک خالص ایک ماشہ۔ مصطکی۔ قرنفل ہر ایک چار ماشہ عود ہندی۔ کباب چینی۔ فلفل سفید ہر ایک آٹھہ ماشہ۔ دار فلفل بابونہ۔ ہر ایک تولہ غنچہ گل انار تین ماشہ سبکو باریک کرکے گہیکوار کے رسمین کہرل کرین اور حبوب بقدر نخود تیار کرکے صبح وشام کہانیکو دین **دیگر حبوب طیب النکہت** مشک خالص کافور ہر ایک ۲ دانگ۔ نوفل۔ عاقرقرحا۔ دارچینی خولنجان۔ قرنفل۔ جوزبوا۔ الاچی دانہ۔ ہر ایک دو درم سبکو باریک کرکے رب سیب مین حبوب بناوین اور استعمال کرین۔ **دیگر مجرب**۔ سک طباشیر صندل سفید گل سرخ۔ ہلیلہ زرد نوفل کبابہ۔ گل ارمنی۔ کتیرا قرنفل۔ سعد کوفی۔ انیسون کشنیز سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور غذا کے بعد بقدر ایک ماشہ کہانیکو دین اگر شیرین اشیا کی کثرت تناول سے ہو تو حلو چیزون کا کہانا ترک کردین مسہل کی استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کرین جو حق دہن کی صورت مین بیمار کو میدان کی کشادہ ہوا مین رکہین پہٹکری اور بارک کو پانی مین حل کرکے غرغرہ کرادین۔ **دیگر مجرب** پہٹکری بریان کو نصف سیر عرق گلاب مین حل کرکے غرغرہ کرین ہڈی کی خرابی اور دانت کے فساد مین استخوان بوسیدہ اور دانت خراب کو نکال

دین بعدازان زخم کا علاج حسب دستور کرین اگر دانت کا نکالنا غیر ممکن ہو تو کریازوٹ
کاربالک ایسڈ وغیرہ مسکن اوجاع دوائین دانتون پر لگا دین یا کاربالک سلوشن کا مضمضہ
کرین مگر بہرحال قلع بہتر ہے **دیگر مسمی مجرب** جسکے استعمال سے فائدہ کمال ہوتا ہے
نسخہ پھٹکری بریان کہنہ سفید برادہ آہن پوست بلیلہ پوست درخت مولسری ہر یک
تین درم ہیرا کسیس چوب چینی ہر ایک درم پوست انار سفید درم زغال کیکر ہموزن ادویہ
سب کو باریک کرکے استعمال مین لاوین نہایت مفید ہے زخم کی صورت مین باحتیاط تمام
کاسٹک نقرہ لگا دین اور خاص علاج بھی کرین جو امراض حلق مین تحریر کیا جاویگا انشاءاللہ تعالے
دیگر مجرب جس سے طیب دہن کے علاوہ درد دندان کو نیز فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
سنگ سپیدہ ہیرا کسیس تخم نیل زنجبیل بریان سنگ جراحت بریان سہاگہ بریان سنگ
نمک سندہ ہر ایک ایک دام فلفل گرد کشنیز بریان کتھہ سفید زیرہ بریان ہر ایک ۲ دام
ناگرموتہہ چار دام سب کو باریک کرکے دانتون پر مالش کرین نیز مجرہ وغیرہ کرین پان کہانا نیز
مفید ہے۔ **دیگر مجرب**۔ اسرب دار فلفل قرنفل ہر ایک ۲ تولہ سبکو ملا کر ہاون دستہ
مین خوب کوٹین تاکہ سب کشتہ ہو جائے بعدازان دانتون پر مالش کرین سرطان معدہ
کی صورت مین بخر کا رفع کرنا غیر ممکن ہے زخم ریہ کی صورت مین علاج سل کرین مولودی
بخر میں علاج سے چندان فائدہ نہیں ہوتا مگر پہر بھی صاف و ستہرا رکہنا مسواک کرنا
نہایت مفید ہے

فصل چہارم قلاع (اسٹومیٹائی ٹیس)

یہ ایک قسم کی سوزش
دہان ہے جسمین بچے جوان اور بوڑہے مبتلا ہو جاتے ہین اب مختلف کوائف کے لحاظ
سے چار قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول** اس قسم کا مرض زیادہ تر بچون کو ہوا کرتا
ہے جو شیر مادر کے سوا کسی دوسرے جانور کا دودہ پیا کرتے ہین یا روغنی اجزا چیزین کہاتے ہین
نو ماہ کی عمر سے بیشتر کمزور بچے نیز آتشکی مزاج کی اولاد اکثر اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے
حفظان صحت کے قواعد کی عدم پابندی بھی موجب اس مرض کا ہے اکثر یہ عارضہ بدہضمی
سوزش معدہ سرخ باد اور بروز دندان کے وقت ہو جاتا ہے نیز بحرقہ اسکارلٹ فیور

ملیریا ہوا۔ اور سیماب کی سمیت سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے اگرچہ بظاہر یہ قلاع دہن محسوس ہوتا ہے
لیکن فی الحقیقت معدہ امعا اور مقعد تک سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے کیونکہ
منہ سے لیکر برابر مقعد تک غشائے بلغمیہ یکساں ایک ہی ہے خرابی و فساد خون کی سبب
جوان اور بوڑھے آدمی بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں ابتدا میں منہ کے اندر صرف خشکی سی معلوم
ہوتی ہے بعد ازاں منہ سے رال بکثرت بہتے ہیں غشائے بلغمیہ متورم اور سوجا ہوا معلوم
ہوتا ہے رخسار و نیز اندرونی سطح زبان کی نوک اور کناروں پر نیز لب اور [illegible]
چھوٹے چھوٹے سفید باریک چھالے اور داو بہار ظاہر ہو جاتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد بثورات
مذکورہ پھوٹ کر گول کٹی ہوئی صاف سرخ زخم بنجاتے ہیں منہ میں گرمی اور جلن زیادہ معلوم
ہوتی ہے درد زیادہ ہوتا ہے جسکی تکلیف سے بچہ زیادہ روتا اور چلاتا ہے درد کی زیادتی سے
ماں کا دودھ پیا نہیں جاتا اور نہ ماں کا پستان منہ میں لے سکتا ہے اگر دودھ کو نچوڑ کر منہ
میں ڈالا جاتا تو بھی بصد مشکل بچہ پی سکتا ہے جھنجناہٹ ہوتی ہے بدبو آتی ہے معدہ کے متورم
ہوجانے سے دودھ بھی ہضم نہیں ہو سکتا بلکہ پیتے ہی قے ہو جاتی ہے یا دستوں کی راہ نکل
جاتا ہے ذائقہ خراب زبان میلی بھوک زائل اور نفخ شکم کی شکایت اکثر پائی جاتی ہے
کبھی قبض پایا جاتا ہے جب حلق معدہ اور امعائے صغار تک مرض کی سرایت ہوجاتی
ہے تو بیخوابی کے باعث بیچینی زیادہ ہوجاتی ہے خفیف سا بخار بھی ہوجاتا ہے
تکلیف کی شدت سے کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے بزور رو ندان کی حالت میں تشنج بھی
ہوجاتا ہے اگر علاج میں تساہل اور تغافل کیجاوے تو مریض زیادہ ضعف اور کمزوری کے
باعث ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں قواعد
حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھیں آب وہوا کی تبدیلی بھی ضروری ہے صاف ہوادار
مکان میں مریض کی رہائش کریں شیرخوار بچہ کی والدہ کو ہدایت کریں کہ وقت مقررہ
پر بچہ کو دودھ پلا دیں صبح وشام قدرے قلیل آب آہک پلا دیا کرے تاکہ معدہ میں ترشی
پیدا نہو۔ رفع حموضت معدہ کے لئے نائیڈریٹ جیرائی کم کریشیا لم کریں سوڈا آہستہ کریں سکو ملاکر
آہستہ پرہیز بنا دیں اور دن میں چار دفعہ دیں زیادہ عمر اور قوت کے موافق ۔۔۔

اور نقاہت جسمانی کے باعث مبتلا ہو جاوین تو کونین ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد روغن
ماہی کلوریٹ اف پوٹاسس ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ وغیرہ کے استعمال سے استعمال سے بحالی
صحت اور طاقت جسمانی کو قایم کرنی چاہئی بیضہ خام وغیرہ لطیف سریع الہضم غذا کہانیکو
دین حفظان صحت کے اصول کی پابندی کرنی چاہئی جب معدہ اور امعا کی زخمی حالت مین اسہال
جاری ہو جاوین تو ایک ڈرام ٹنکچر روبرب کو ایک اونس عرق بادیان مین حل کرکے دین
ٹنکچر روبرب یا مگنیشیا سوڈا یا گرے پوڈر کے ہمراہ پانی مین حل کرکے دینا فائیدہ مین حکم
اکسیر کا رکہتا ہے جوان معتدل جثہ کے لئے دس سے بیس گرین تک دین اس سے قبض
رفع ہو جاتی ہے اگر اسہال کی زیادہ ضرورت ہے تو ایک سے ایک ڈرام تک دن میں چار دفعہ
دین جب سن رسیدہ آدمی کو مرض قلاع کی صورت مین زحیر کی شکایت پائی جاوے تو ۲ گرین
او ۳ گرین لسبہ کی پوڑیہ بناکر صبح وشام کہانیکو دین یا کلورائیڈ اف پوٹاس کو بقدر
۱۰ گرین پانی مین حل کرکے دنمیں ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** کاسٹک نقرہ ½ حصہ گرین
کو روٹی کے گودہ میں لپیٹ کر خلو معدہ کے وقت کہلا دین تاکہ کاسٹک نقرہ کی تاثیر معدہ
کی غشاہی بلغمیہ پر پہونچ جاوے مگر غذائے استعمال مین نمک کے کہانے سے پرہیز کرین
ورنہ کاسٹک نقرہ کی تاثیر زائل ہو جاتی ہے اور دافع عفونت عرقیات سے صاف
کرنے کے بعد کلوریٹ اوف پوٹاسیم اور بورک اسڈ کو گلیسرین میں حل کرکے متواتر دو
دو گہنٹہ کے بعد زخموں پر لگاوین کاربونٹ اف سوڈیم یا گلیسرین اف بورکس کے
ہلکے سلوشن سے غرغرہ کرنا قوی الاثر ہے اگر غرغرہ نہ کیا جائے تو پہریری کے ذریعہ
لگا دین ۱۵ گرین کاسٹک نقرہ کو یا ۱۰ گرین نیلا تہوتہہ یا سلفٹ اف زنک کو
یا ایک گرین دارچکنہ کو ایک اونس پانی مین حل کرکے منہ کے زخموں اور چہالوں
پر لگا دین ایک حصہ آیوڈوفارم اور دو حصہ ٹانک اسڈ کو ملا کر لگانا فائیدہ مین
سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** پھٹکری نیلا تہوتہہ شورہ قلمی سب کو مساوی الوزن
لیکر باریک کوٹ کر پہلا دین بعد ازان فتیلہ بناکر حسب موقع زخموں اور چہالوں پر لگاوین
فائیدہ مین عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** طباشیر کتھہ سفید کشنیز سوختہ ہر ایک

چار ماشہ مغز کنول گٹہ نو عدد گلنار دم الاخوین ہر ایک تین ماشہ زردی گلاب کا فور
چار ماشہ نیلا تھوتھہ تین ماشہ فلوس خیار شنبر دو تولہ سبکو ڈیڑھ پاؤ پانی مین بھگو کر صاف
کرین اور بطور غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین **دیگر مجرب** پہلے آبلون کو برگ بید انجیر یا برگ
توری سے ملین تاکہ آبلے پہوٹ جاوین بعدہ ان زخمون پر یہ دوا چہڑک دین۔ طباشیر کہتہ
سفید کباب چینی۔ سنگ جراحت الاچی کلان شورہ قلمی سبکو مساوی الوزن لیکر باریک پیسکے
او عمل مین لاوین **دیگر مجرب** زرد چوب پوست انار گلنار سماق ہر ایک چھہ ماشہ
مازو چار ماشہ پہٹکری تین ماشہ سب کو باریک کرکے استعمال کرین اگر زبان مین خشک
اور خراش زیادہ پائی جائے تو خیسانده کتان یا کانجی کے پانی سے جوف دہن کو دہووین ؛
دیگر مجرب اسبغول نو ماشہ بہدانہ چار ماشہ دونون کو ملا کر پوٹلی بناوین اور پانی
مین تر کرکے بار بار منہہ مین پہیرین اور رال کی کثرت مین پہٹکری کو پانی مین حل کرکے غرغرہ
کرین **مولف** کتب طبیہ عربیہ مین مرض قلاع کے واسطے فصد کا لینا یا چہار رگ
کا خون نکالنا ضروری سمجہا گیا ہے حالانکہ اس مرض مین خون کا نکالنا ہرگز مناسب
نہین ہے کیونکہ اس سے خون زیادہ کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے **قسم دویم** اس قسم
مین بڑی بڑی ابہری ہوئی سفید زردی مائل متفرق آبلے زبان مسوڑہون لبون
رخسارون اور تالو پر پیدا ہو کر بہت جلد پہیل جاتے ہین اور مذکورہ آبلون کی تہ مین دبی
ہوئی ہوتی ہین انکے ٹوٹ جانے پر تہوڑی سی لیسدار رطوبت نکلتی ہے پہہ مین اور تہلے زخم
بن جاتے ہین اور اکثر بزور دندان کے وقت بچونکو ہو جاتا ہے کبہی کمزوری کی کیوجہ
سے مسن سن رسیدہ آدمی بہی مبتلائے مرض ہو جاتے ہین خرابی ہاضمہ کے باعث
منہہ کی چہوٹی چہوٹی گلٹیان بہی متورم ہو جاتی ہین گفتگو کرنے مین بلع طعام بلکہ دودہ
کے پینے مین بہی درد کیوجہ سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے منہہ سے بدبودار رال بکثرت
خارج ہوتی ہے خفیف بخار کے ہو جانے سے بیچینی کمال کے باعث مریض مضطرب حال
پایا جاتا ہے بدہضمی کی موجودگی سے زبان میلی پائی جاتی ہے کبہی قی اور دست بہی
جاری ہو جاتے ہین اس قسم کو یونانی زبان مین اقتہی کہا جاتا ہے۔ **علاج** اصل

سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین معدہ اور امعا کو
مسہل کے ذریعہ صاف کرین قبض کا خیال رکہین مصفی خون او دیات کے استعمال
سے خون کو صاف کرین بائی کاربونیٹ اف سوڈا یا گریگریس پوڈر کہلاوین دیگر مجرب
عناب ولائیتی سات عدد تمر ہندی تین تولہ بہدانہ تین ماشہ نیلوفر کاسنی گل بنفشہ برگ
حنا ہلیلہ زرد ہر ایک چہہ ماشہ سبکو پانی مین بہگو کر صاف کرین بعدازان زہر مہرہ سائیدہ
داخل کرکے متواتر چند روز تک پلاوین آتشجو کا پلانا بہی مفید ہی نیز دافع ترشی
ادویات کی استعمال کرین کلوریٹ اف پوٹاسیم بقدر چار گرین پانی مین حل کرکے پلاوین نیز اسکے
عرق و زخمون پر لگاوین چار ماشہ سہاگہ کو دو تولہ شہد مین شامل کرکے آبلون پر لگاوین
دس گرین کی طاقت والی عرق کاسٹک نقرہ سے بہی کمال فایدہ ہوتا ہی اول قسم کی مندرجہ عرقیات
کے لگانے سے بہی نیز فایدہ ہوتا ہی۔ **دیگر ذرور مجرب** جس سے جوش دہن بچہ کو زیادہ
فایدہ ہوتا ہی نسخہ کا فور ایک سرخ سرمہ سفید کشنیز کا کرنگی زیرہ سفید گل سرخ گلنار
تخم کاہو اصل السوس ہر ایک ماشہ کہتہ سفید تین ماشہ مغز کنول گٹہ نو عدد الایچی دانہ
طباشیر دو ماشہ سبکو باریک کرکے مقام آبلہ پر لگاوین حفظان صحت کے قواعد کی پابندی
کرین ❊ **قسم سویم تہرش** یہ قسم نہایت چہوندار ہوتا ہی جس سے والدہ
کے بہٹنون پر بہی مرض کے دہبے ظاہر ہو جاتے ہین بہت چہوٹے کمزور بچون کو فتوح
ناضمہ نیز سخت وشدید امراض کے بعد اور خاص قسم کے بخارونمیں نہایت باریک
نباتی اور حیوانی مواد کی تہ منہ کے اندر پیدا ہو جاتی ہی ایام جوانی مین سل وغیرہ
مزمن امراض مین بہی مرض کی شکایت پائی جاتی ہی۔ **علامات** ناضمہ کی خرابی
اور معدہ کی ترشی مین غشائی بلغمیہ دہن کے مبتلا ہونے سے لبے رخسارہ کے اندر لثہ تالو
زبان کے کنارون اور پوزیشن پر سفید رنگ مخروطی شکل کے اونچی اونچی سرخی مائل
دہبے نکل آتے ہیں جب بہت سی دہبے آپس مین مل جاتے ہین تو بہورے رنگ کے
پپرت ہو جاتے ہین خوردبین کے ملاحظہ سے دہبونمیں ایک قسم کی نباتی حیوانی
کائی پائی جاتی ہی علاج کے نکرنے سے کائی مذکور کے اجسام سفید برروز بڑہتے جاتے ہیں و

اور انکے دور ہو جانے سے مرض فوراً دور ہو جاتا ہے بعض وقات مری کے ذریعہ مرض کی
سرایت معدہ تک قصبۃ الریہ کے ذریعہ مرض کی سرایت مجری الہوا تک ہو جاتی ہے جس سے
قی و دست آتے ہیں بلغمی کھانسی ستاتی ہے بیمار کے زیادہ کمزور ہو جانے پر دبہون کے
مقام پر خراب قسم کے زخم پڑ جاتے ہیں منہ سے رال بکثرت بہتا ہے درد کی تکلیف سے
غذا کھائی نہیں جاتی آخرالامر فاقہ کشی کے باعث مریض کمزور اور ضعیف القوی
ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** ہاضمہ کی خرابی اور اسہال کا تدارک مناسب طور پر کرین
قسم اول کے موافق جسمی اصلاح کرین سہاگہ کو پانی میں حل کرکے بچہ کا منہ اور والدہ کا پستان
بار بار دہویا کرین بعدزان بیس گرین کی طاقت والہ کاسٹک سلوشن خاص دبہون پر صبح و
شام لگاوین سہاگہ کو گلیسرین میں حل کرکے زخمون پر لگانا فایدہ میں عظیم النفع ہے ؛
دیگر مجرب طباشیر الاچی سفید کاہو زردی گلاب گل ارمنی ہر ایک چار ماشہ زہر مہرہ
سائیدہ شیاف مامیثا کافور ہر ایک دو ماشہ سبکو باریک کرکے استعمال میں لاوین
دیگر مجرب کریانروٹ بروما یڈہ سوڈا کو گلیسرین میں ملاکر لگاوین یا پانی میں حل کرکے
غرغرہ کرین - **دیگر مجرب** رسوت گلنار اصل السوس مقشر ہر ایک چھ ماشہ کنول گٹہ
نوعدد کتھہ سفید کافور طباشیر ہر ایک چار ماشہ سبکو باریک کرکے ذرور کے طور پر استعمال
کرین **دیگر مجرب** کلوریٹ اف پوٹاسیم یا ہائپو سلفائٹ اف سوڈیم کو پانی میں حل کرکے
غرغرہ کے طور پر استعمال میں لاوین **دیگر مجرب** گل سرخ گلنار دانہ الاچی خورد
کتھہ سفید کباب چینی اصل السوس مقشر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرلیں نیز قدرے
کافور ملاکر استعمال میں لاوین - **دیگر مجرب** پوست بلیلہ آملہ ہلیلہ زرد موچرس
کوکنار پوست مغیلان پوست درخت تمرہندی پوست درخت کچنال مائین
رسوت سبکو مساوی الوزن لیکر پانی میں جوش دین بعدزان صاف کرکے قدرے
روغن زرد شامل کرین اور استعمال میں لاوین اگر ۱۲ اونس پانی میں ۲ درام
سولیوشن اف کلوریٹ اف سوڈا کو شامل کرکے غرغرہ کیا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر
ہے اگر خراب دانت کے تیز کنارہ سے سوزش کی شکایت پائی جائے تو اسکو

کہوج دین یا نائٹرک اسڈ یا کار بالک اسڈ وغیرہ کے استعمال سی کند کرین کثرت حقہ پینے اور حیرٹ نوشی سی منع کرین خورد و نوش کی بے اعتدالی مین حسب مناسب اصلاح کرین قبض کیصورت مین سگنیشیا۔ جلب۔ گلقند۔ ہلیلہ۔ فلوس خیارشنبر دین بعد ازان صبر یخبیل اجوائین کی استعمال سی امعا کو تقویت دین معدہ کے فتور مین بسمتہ اور کہاری ادویہ دین بعدازان ڈہائی پاؤ اسپنجو ڈیڑہ ڈرام سوڈا بائی کاربونائس ۲ ڈرام سہاگہ حل کر کے غرغرہ کرین دیگر مجرب ڈہائی پاؤ پانی مین ایک ڈرام کلوریٹ اف پوٹس دو ڈرام بورک اسڈ یا چار گرین پوٹاسی چپر ہیگناس حل کر کے غرغرہ کرین بعدازان گلیسرین اف بورک اسڈ یا سفوف پہٹکری لگاوین **قسم چہارم نوما** یہ ایک قسم کا اکلہ ہی جب آٹہ برس کی کم عمر مین بچہ زیادہ کمزور ہو جاتا ہی تو اس قسم کی شدید سوزش مین مبتلا ہوجاتا ہے ابتدا مین زیرین ثنایا کے مسوڑہے متورم ہو جاتے ہین اور بتدریج کل لثہ پر سوزش کی پہیل جانے سی چہوٹے چہوٹے زخم ہو جاتے ہین احتباع خون کے باعث لثہ کا گوشت سرخ رنگ اور اسفنجی شکل مین ہوجاتا ہے اور ذرہ سی دبانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہی بعدازان مسوڑہے کہلکر غذا کی مائل ہو جاتے ہین دانتوں کی جڑین ننگی ہو جاتی ہین آخر کار دانت گرجاتے ہین رفتہ رفتہ لب و رخسار اور زبان کیطرف پرنا ہو ار زخم ہو جاتے ہین۔۔۔۔۔ گال اور زبان سخت سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہی جنپر سفید یا خاکی مایل رنگ کے داغ پائے جاتے ہین اور بتدریج داغوں کے پہیل جانے سے تمام گال لبین اور زبان زخمی ہوجاتی ہی بعض وقات زخم کے زیادہ پہیل جانے سے گال مین سوراخ ہو جاتے ہین جبڑون تک سوزش کے پہیل جانے سے جبڑے کی ہڈیان منودار ہو جاتی ہین گال کلہم مردار ہو جاتی ہے بدبودار رال خون آمیز بکثرت خارج ہوتی ہی منہ مین گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے کہانے پینے مین تکلیف ہوتی ہی فک اسفل کی غدودین متورم ہو جاتی ہین درد کی زیادتی سی روز بروز ضعف بڑہتا جاتا قسم اول کی نسبت یہ قسم زیادہ تر شدید ہوتا ہے جسمی علامات کم و بیش نمایان ہوا کرتی ہین۔

علاج خاص متعفن اور سڑے ہوے مقام کو کاسٹک نقرہ یا تیزاب شورہ سے جلا دین۔

بعد ازان آدہہ اونس پانی مین ۵ گرین کلورائیڈ اف زنک کو حل کرکے پچکاری کرین **دیگر مجرب** ڈہائی پاؤ پانی مین ۲ ڈرام ڈائیلوٹ ہائڈرو کلورک ایسڈ یا پرمینگنیٹ اف پوٹاسس بقدر ۲ ڈرام حل کرکے پچکاری کرین۔ **دیگر مجرب** جس سے قلاع خبیثہ غانغرینا کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** پھٹکری سفید مازو عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ نیلا تہوتہ قلقطار ہر ایک چار ماشہ سبکو باریک کرکے مقام ماؤف پر مالش کرین ٭

دیگر مجرب نرلج سفید ۲ ماشہ مردار سنگ کہتہ ہندی ہر ایک دو ماشہ طباشیر سفید تین ماشہ سب کو باریک کرکے مقام ماؤف پر لگاوین اور منہ کو ڈہیلا کرکے لعاب دہن کو خارج کرین بعد ازان صاف کرکے اس مرکب کا غرغرہ کرین **نسخہ** برگ چنبیلی برگ حنا برگ بہنگی ہر ایک دو تولہ کشنیز تولہ کوکنا دچار عدد سپاری دو عدد عاقرقرحا ۲ ماشہ سبکو ڈیڑہ پاؤ پانی مین بہگوکر صاف کرین اور بوقت استعمال کہتہ سفید کافور ہر ایک چار ماشہ باریک کرکے سرد اور کرین اور عمل میں لاوین **دیگر مجرب** سہاگہ تین ماشہ پھٹکری کتہ سفید ہر ایک چھ ماشہ جملہ کو سفوف کرکے زخمون پر لگاوین بدبو اور رال کے رفع کرنے مین سریع الاثر ہے۔ **دیگر مجرب** سہاگہ ایک ڈرام گلیسرین دو ڈرام عرق گلاب چار اونس سبکو ملاکر زخمون پر لگاوین اگر مریض بچہ ہو تو کلوریٹ اف پوٹاش ۵ گرین کمپونڈ ٹنکچر اف سنکونا دو ڈرام دونون کو ملاکر روزانہ دو تین دفعہ دین اگر اس سے بہوک بند ہوجائے دوران سر پیدا ہو پیاس زیادہ پائی جائے اور پیشاب مین البیومن معلوم ہو تو اسکے استعمال کو فوراً موقوف کرین۔ اگر سیماب کی کثرت استعمال سے منہ آجائے تو مریض کو سفیدی و زردی بیضہ بکثرت کہلا دین کلوریٹ اف پوٹاسیم ۳۰ گرین سے ایک ڈرام تک دین افیون اور بلاڈونا کی مقدار بہی حسب مناسب دیجا سکتی ہیں جس سے ورم لثہ کثرت لعاب دہن ورم زبان اور ورم گلو کے لئے فایدہ ہو سریع الاثر ہے ڈہائی پاؤ پانی میں دو ڈرام پھٹکری یا ۲۰ گرین نیلا تہوتہ یا ایک اونس ٹنکچر ایوڈین یا ۳۰ گرین ہائپو سلفائٹ اف سوڈا حل کرکے غرغرہ کرین تاکہ منہ صاف اور خشک رہے ٭

فصل نہم آکلتہ الفم (گنگرم اورس) جب نہایت درجہ کی کمزوری کسی قسم کے زہریلہ مواد رخسارہ میں سرایت کرجاتے ہیں تو سخت قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہے اور منہ کو نہایت سرعت کے ساتھ گلاتا جاتا ہے عمدہ غذا کے نہ میسر آنے میلے کچیلے رہنے منشیات کی کثرت استعمال اور موجودگی ورم طحال کے باعث بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے بعض اوقات چیچک اور خسرہ وغیرہ سخت امراض کے بعد بھی ہوجاتا ہے سیماب کے اشتائی استعمال مین بے احتیاطی ملیریا ہوا کی سمیت بھی موجب مرض ہے **علامات** ابتدا میں رخسارہ کے ایک طرف سخت سوجن رنگت میں سرخ محدود سوجے معلوم شروع ہوجاتی ہے جس سے رخسار کی غشائی المحاقیہ سخت ور تنی ہوئی چمکدار معلوم ہوتی ہے کچھ عرصہ کے بعد خاکی مائل بہ نیلگون بعدہ سیاہ ہوجاتی ہے جس پر ایک آبلہ پیدا ہوجاتا ہے اور آبلہ کے پھوٹ جانے سے مردار زخم بن جاتا ہے اور بتدریج زخم مذکور وسیع اور عمیق ہوتا جاتا ہے آرام ہونے کی حالت مین سوزش محدود کے ہوجانے سے ناسور بنجاتا ہے لیکن ترقی مرض مین سرانڈ اور مردار ہونیکی کیفیت کے پھیل جانے سے ایک جانب کا تمام رخسارہ۔ لثہ۔ ہونٹ اور زبان وغیرہ سب کے سب سوزش مین مبتلا ہوجاتے ہین دانت ہل کر گر جاتے ہیں چہرہ اور تھوک کی کلشات پھول جاتی ہیں جبڑہ کی ہڈی بھی گل جاتی ہے جس سے بدبو دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے گلے ہوئے پھیپھڑے ہی رطوبت مین پائی جاتی ہے اگر اس حالت میں بھی آرام ہوجائے تو ہمیشہ کے لئے بدصورتی پائی جاتی ہے کمزوری کے روز بروز زیادہ پائے جانے سے جسم کی جلد پھیکی ہاتھ پاؤن سرد نبض نرم و باریک اور سریع الحرکت چلتی ہے بخار بالکل نہیں ہوتا مگر خفیف سی حرارت جسم پر پائی جاتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے نہ زخم میں درد ہوتا ہے غذا کی خواہش برابر قائم رہتی ہے اخیر مرض میں اسہال ہچکی اور سیلان خون کے ہونے سے ہذیان اور غنودگی کی حالت غالب ہوجاتی ہے اور اسی مین مریض نہایت نڈھال ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے

علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین صفائی
وغیرہ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی نہایت ضروری سمجھین قبض کی صورت مین
حقنہ کرین بدبودار لعاب کو پیٹ مین جانے نہ دین مقوی غذا اور دوا کے استعمال
سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں امونیا برانڈی ٹنکچر کونین اسٹرکنیا معدنی تیزاب
مقوی مفرح دوائین دین نسخہ سلفیٹ اف کونین ۲۵ گرین ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۲ ڈرام
کلوریٹ اف پوٹاس ڈرام گلیسرین ۶ ڈرام پانی ۱۰ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین
تین دفعہ ...... دین دودہ شوربا وغیرہ غذائی رقیق سریع الہضم کہانیکو دین افاقہ کی
صورت مین روغن ماہی کہلا دین گو مرض کی ابتدا مین رخسارہ کے اندر صرف آبلہ نمودار ہو
تو فورًا تیزاب شورہ سے جلا کر دائی پاؤڈر یا ۱۰ گرین پرمنگنیٹ اف پوٹاس کو حل کرکے
متواتر غرغرہ کرین اگر مرض مین ترقی معلوم ہو تو تمام ورم خوردہ مقام کے گرد خالص
کاربالک ایسڈ کی پچکاری زیر جلد کرین تاکہ مرض کا پہیلاؤ رک جائے اگر اس سے صورت
فائدہ کی نمایان نہو تو مریض کو کلوروفارم سنگہا کر بیہوش کرین بعد ازان تمام فاسد
ساخت کو چاقو سے قطع کرکے دور کرین اور بغرض مزید احتیاط تمام مشتبہ حصہ کو
تیزاب شورہ یا زنک کلورائیڈ یا تیزاب نمک سے کامل طور پر جلا دین **دیگر مجرب**
زرنیخ - فلافیون - نیلا تھوتھہ - زنگار - ایک آب ندیدہ - نوشادر سب کو مساوی
الوزن لیکر باریک کرین اور سرکہ انگوری مین پیسکر لئی کے طور پر بناکر مقام ماؤف
پر باحتیاط تمام لگا دین اور اوپر سے کوئلہ کی پوٹلی ہی باندہین اور دن مین چار پانچ دفعہ
بدلین تاکہ زخم صاف ہوجائے بعد مین ایک پاؤ پانی مین تین گرین پرمیگنیٹ اف پوٹاش
یا دو ڈرام کاربالک ایسڈ شامل کرکے غرغرہ کرین کانڈیز سلوشن کلورین کاربوٹ
اف گلیسرین کو لگا کر اوپر سے کوئلہ کی پوٹلی باندہنا بہی فائدہ مین سریع الاثر ہی کلورائیڈ
اف زنک سلوشن یا ایکوا سوڈی کلوریٹی کی استعمال سے بہی فائدہ کمال ہوتا ہے
پیاس کی صورت مین ماء الشعیر پلا دین کلوریٹ اف پوٹاسیم کے پلانے سے نیز
فائدہ ہوتا ہے سوڈا سلفاس بہی دے سکتے ہین رفع درد کے لئے افیون کی پوری

خوراک دین مگر بچونیں زیادہ احتیاط درکار ہے ؛

فصل ششم ورم غدود مولدہ رضاب دہن (پیروٹائی ٹِس)

یہ غدود لعابیہ دہن تین ہیں ہر ایک غدود چھوٹی چھوٹی بہت سی غددودوں سے مرکب ہے اول غدود نکفیہ (پیرا ٹیڈ گلینڈ) اور یہ رخسار کے دونوں جانب کان کے قریب نیچے اور سامنے ہوا کرتی ہے پیرا بمعنی قریب اوٹس بمعنی گوش ہے اور دوسری دونوں غددو سے بہت بڑی ہوتی ہے وزن میں سوا تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہوا کرتی ہے اسکی سامنی کی سطح نشیب دار پائی جاتی ہے جسمیں فک اسفل استخوان کا کونہ رہتا ہے اس غدود میں رگیں اور اعصاب بکثرت آتے ہیں گال کے اندرونی سطح میں اول ضرس کے قریب ایک مجری کبیر کے ذریعہ اپنی موجودہ رطوبت کو خارج کرتی ہیں دوسری دوئم غددد فک اسفل (سب میگزیلری گلینڈ) سب بمعنی زیرین مگزلری بمعنی فک اور گلینڈ بمعنی غدود ہے اور یہ غدود اصل میں جو فک اسفل کے ہر ایک کنارے کے نیچے دائیں بائیں ایک ایک پائی جاتی ہے اسکے دونوں پہلو میں زبان کے نیچے ایک ایک مجری پایا جاتا ہے جسکے ذریعہ اسکی موجودہ رطوبت منہ میں آیا کرتی ہے۔ سوئم غدد لسان ......

(سب لنگوئیل گلینڈ) ...... سب بمعنی تحت لنگوئیل بمعنی زبان یہ غدود بھی تعداد میں دو ہیں زبان کے نیچے ٹھوڑی کے اندر فک اسفل کے متصل پر پائی جاتی ہیں۔ اپنی خاص مجاری کے ذریعہ رطوبت موجودہ کو زبان کی سرے تک زیریں پر پہونچاتی ہے اور اسکی مجاری صغار تعداد میں آہستہ ۱۲ سے ۲۰ تک ہوتے ہیں غرض یہ جملہ غدودیں منہ میں رطوبات پہونچاتی ہیں پہلی اور دوسری غدود میں صرف ایک ہی مجری کبیر ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں غدود کی مخصوصہ رطوبات دور فاصلہ پر جایا کرتی تھی جس سے ضرورت پیش آئی کہ اونکے مجری کبیر اور طویل ہونا چاہئیں تاکہ انہیں سے رطوبت جاری ہوکر دور فاصلہ پر پہونچ سکے تیسری غدود کی موجودہ رطوبت پاس پاس ہی منصب ہوا کرتی ہے اور یہ فعل مجاری صغار سے ہی پورا ہو جاتا ہے مجری کبیر کی ضرورت ہرگز نہیں ہوتی مذکورۃ الصدر مجموعی غددون کا نام غدود لعابیہ (سلائیوری گلینڈ)

لاطینی زبان مین سالائیوا یعنی لعاب و دو غدد لعاب دہن ہی چونکہ یہ غدد دین مولد لعاب دہن ہین اسلئے اسی نام سے موسوم کی گئی ہین غدد دو تکفیہ کے متورم ہو جانے کو ورم خلف الاذن (پیروٹائی ٹس) کہا جاتا ہے ہندی زبان مین کن پیڑے انگریزی مین ممپس کہتے ہین اور امراض گوش مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہی ....

فصل ہفتم کثرت بزاق (سالیویشن)

صحت کی حالت مین تہوک کی مقدار سوا یا ڈیڑہ پاؤ تک ہوتی ہے لیکن مرض کی حالت مین تہوک کی مقدار برابر چار سیر تک بڑہ جا سکتی ہے اکثر اطفال کو بروز دندان کے وقت تہوک زیادہ آتی ہی مرکبات سیماب اور آیوڈین کی کثرت استعمال بہی موجب مرض ہے گلے کی سوزش اور ورم مین پیر اور رطوبات کے بند ہو جانے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے خواب کی استغراق حالت مین بہی ادرار کے موقوف ہو جانے سے بہی مرض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سرسام لقوہ۔ فالج - دیوانگی - اور اختناق الرحم وغیرہ جیسے امراض دماغیہ مین بہی یہ عارضہ ہو جاتا ہے بیہوشی کی حالت مین بہی سیلان دہن کی شکایت پائی جاتی ہے بڑہاپے مین بہی یہ حالت ہو جاتی ہے کرم شکم وغیرہ معدہ اور امعا کی خرش بہی موجب مرض ہے لیکن اس صورت مین اکثر رطوبت کا سیلان بوقت خواب ہوا کرتا ہے حاملہ عورتون مین بہی اس مرض کا ظہور ہوا کرتا ہے پس لثہ اور زبان کی سوزش مین دباتے وقت خون نکلتا ہی درد ہوتا ہی قلاع کی صورت مین درد زیادہ ہوتا ہے۔ سیماب کی سمیت مین مسوڑون پر سرخ لکیر پڑ جاتی ہی ذائقہ کسیلا ہو جاتا ہی ہاضمہ کے فتور سے لاغری اور کمزوری بدرجہ کمال پائی جاتی ہی بعض اوقات رال کی کثرت سیلان سے نیند نہیں آتی مریض ہمیشہ تہوکتا رہتا ہی **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر ایام حمل مین سیلان دہن کی شکایت پائی جائے تو برومائیڈ اف پوٹاسیم - بلاڈونا اور رفیوڑ کا استعمال کرانا فائدہ مین عظیم النفع ہی اگر منہ کے اندر کسی قسم کی سوزش یا آبلوں کی موجودگی سے ہو تو ڈہائی پاؤ پانی مین ۵ گرین پرمیگنٹ اف پوٹاسس کو حل کرکے غرغرہ کرائین بورک ایسڈ یا کلوریٹ اف پوٹاسیم یا ٹانک

اسڈ وغیرہ کو گلسرین میں حل کر کے متواتر منہ میں لگاوین۔ **دیگر مجرب** پوست مغیلان پوست کنار جنگلی پوست درخت ابہ شاخ و ماک غنچہ نابہ کو مساوی الوزن لیکر پانی میں جوش دین بعدہٗ اسے صاف کر کے قدرے نیلا تھوتہہ اور پھٹکری شامل کر کے غرغرہ کرین اگر کرم خوردہ دانت کے باعث ہو تو حسب قواعد تدارک کرین (نشانی) اور داخلی استعمال کیلئے کلورائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اسکے استعمال سے کثرت لعاب مین کمی اور کمی لعاب مین کثرت یعنی لعاب مین اعتدال پا یا جاتا ہے اگر سیماب پوٹاسیم ایوڈائیڈ اور تمباکو وغیرہ منشیات کی کثرت استعمال سے معلوم ہو تو اشیائی مذکورہ کی استعمال کو فوراً ترک کرین بعدہٗ عام اصول کے مطابق قادر ہر مناسبہ سے تدارک کرین اگر دماغ شمش معدہ اور امعاء وغیرہ احشاء اندرونی کے فتور سے سیلان لعاب دہن معلوم ہو تو افیون بلاڈونا۔ اسٹرویا پوٹاسیم برومائیڈ وغیرہ مخدرات ادویہ کا استعمال فائدہ میں عظیم النفع ہے امتلا کی صورت میں مسہل دین قبض کا خیال رکھین اور قوت ہاضمہ کی اصلاح کرین **نسخہ**۔ انیسون نانخواہ مصطگی دارچینی۔ زنجبیل الاچی دانہ بسباسہ عود ہندی قرنفل بادیان سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور دو چند شہد مین معجون تیار کر کے بقدر ۶ ماشہ صبح و شام کہانیکو دین۔ جوارش مصطگی وغیرہ مقوی معدہ دوائین استعمال مین لاوین پھٹکری مائی نانخواہ مائیں۔ پوست درخت مغیلان پوست کچنال سلفیٹ اف زنک ٹانک اسڈ کلوریٹ اف پوٹاس وغیرہ مجفف اور دیگر قیاس تدہ سے غرغرہ کرین۔

باب نہم امراض حلق مختلف کوائف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔ **مقدمہ تشریح لہات** (یو ولا) یہ ایک لحمی عضو مخروطی شکل مین مثل تالو چوڑا حلق کے درمیان دونون لوزتین کے درمیان عمودی طور پر واقع ہے کنارے سے ہر طرف سے ازاد ہوتے ہین جسکی بناوٹ غشائی بلغمیہ اور عضلات کے بعض ریشون سے ہوتی ہے حنجرہ کے اوپر حلق کے غشائی بلغمیہ سے متعلق ہوتا ہے اسکے دونون جانب دو ستون ہوتے ہین۔ ستون مقدم لہات سے شروع ہو کر نیچے اور

سامنے کیطرف بیخ زبان کی بغل مین آخر ہوتا ہی ستون موخر یہ بنسبت مقدم
کے ذرہ طویل ہوتا ہی۔ لہات کی بغل سے شروع ہوکر نیچے اور پیچھے کیجانب ہوتا ہوا
حلقوم کے باہر ختم ہوجاتا ہی ان دونون ستون کے مابین ایک مثلث شکل
کا فاصلہ ہوتا ہے جسمین لوزتین سکونت رکہتے ہین۔ فوایدکو اہتزاز ستحرک
ہونے سے ایک قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے حنجرہ حلقوم اور ازدراد
وغیرہ اعضاء رطوب رہتے ہیں اور منفذ الف کے لیئے ایک قسم کا کیواڑ ہے ازدراد
طعام کے وقت غذا کو ناک کیطرف جانے نہین دیتا جیسا کہ مخروق ملبہی اور غلصمہ دونون
ازدراد کے وقت ماکول و مشروف اشیا کو قصبۃ الریہ کیجانب جانے نہیں دیتین غرض حلوق
مین غذا کے واسطے تین مجارے ہین اول ناک کا موخر سوراخ دویم قصبۃ الریہ کا سوراخ
سویم منفذ مری پس ازدراد طعام کے وقت مجاری ثلثہ میں سے حسب دستور بالا دو مجاری
بند ہوجاتے ہیں صرف مجری مری کے کہلے رہتی سے معدہ کیطرف غذا لامحالا داخل ہوجاتی
ہے بعض اوقات غیر معمولی اشکال کے واقع ہونے سے اسکے افعال مین کم و بیش
فتور واقع ہو جاتا ہے صحت موجودہ خراب ہوجاتی ہے تکلیف زیادہ ہوتی ہے
مولف کتب طبیہ عربیہ میں لکہا ہے کہ لہات کے ذریعہ سے ہوا صاف ہوکر بتدریج
پہیپڑہ مین داخل ہوتی ہے ورنہ ہوائے مستنشقہ کے یکبارگی داخل ہونے سے شش
کے لیئے سراسر موجب نقصان ہے پس افعال الاعضا کی بموجب یہ مقولہ سراسر
غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اصل مین تنفس کا فعل ناک سے صادر ہوتا ہی جیسا
کہ غذا کے ازدراد کا فعل منہ سے شروع ہوا کرتا ہے کوا کو ناک کے فعل سے ذرہ بہی
دخل نہیں ہے اگر فعل مذکور مین کچہہ دخل رکہتا ہو۔ تو لازم تہا کہ موخر منفذ انف کی
اوپر یا اسکے ایک طرف پایا جاتا حالانکہ اسکے برخلاف حنک اور حنجرہ کے اوپر
ہوتا ہے جسکو ہوائے مستنشقہ کے ساتہہ ذرہ بہی تعلق نہیں ہے۔ **حلق** روس فضا
سے مراد ہے جسمین کو سامنے کا منفذ حنجرہ مجری مین موخر انف کے دونون منفذ اور مجری بین
یوسٹیکین کے دونون منفذ پائے جاتے ہین اور انتہا مین صرف مری کا منفذ ہوتا ہی

یعنے حلق مین کلہم سات سوراخ پائے جاتے ہیں اور حلق کی فضا کی شکل قندیل کے موافق ہوتی ہے
.... وسیع و فراخ حصہ اوپر کیطرف ہوتا ہے ضیق و تنگ حصہ
زیرین جانب ہوتا ہے طوالت ۴٫ انچ لہات سے شروع ہو کر انتہائے ترقوہ تک پایا جاتا ہے

غدود حلق و زبان گائیٹر

لاٹن مین گائیٹر کا لفظ گلہ سے ماخوذ ہے جسکے معنے
حلق کے ہیں اور غدود دمویہ کے اقسام مین سے ہے جسکو انگریزی زبان میں بلڈ گلنڈ عربی
میں درقی کہا جاتا ہے بلڈ بمعنے خون گلنڈ بمعنے غدود کے ہیں اور غدود مذکورہ طحال اور کلاہ گردہ
کی مثل ہوتے ہین جسمین اکثر خون صاف اور پیدا ہوتا ہے انکی اصل فعل کی حقیقت ابتک پایۂ ثبوت
کو نہیں پہونچی صرف اسی قدر معلوم ہوا ہے کہ خون کے پیدا کرنے اور اسکی صفائی مین قدرے قلیل
دخل رکھتی ہیں اسی لحاظ کے باعث انکا نام غدود دمویہ (بلڈ گلنڈ) سے موسوم کیا گیا ہے
یہہ تعداد مین تین غدودین ہیں اور حلق کے خارجی جانب پائی جاتی ہے جہان حنجرہ کا قدر
قلیل ارتفاع پایا جاتا ہے اور قصبہ مین بھی مقام مخرج حرف غین معجمہ کا ہے اور اس سے قدرے
نیچے کیطرف اسطرح پائی جاتی ہیں کہ ایک ایک قصبہ کی جانب یمین و یسار اور تیسری
دونون کے وسط مین اتصال رکھتی ہے اور انکی مجموعی صورت حرف ھ کی مشابہ ہے
اور جانبی غدود طول مین بقدر ۲ انچ عرض میں چوتھائی انچ پائی جاتی ہیں مگر دائیں
طرف کی غدود بہ نسبت بائیں کی قدرے طویل ہوتی ہے اور غدود متوسط کو انگریزی
زبان مین استہمس کہا جاتا ہے اور استہمس اوس شئے کو کہا جاتا ہے جو دو مقامون یا
دو چیزون کے درمیان اتصالی واسطہ رکھتی ہو جیسا کہ سر اور بدن کی درمیان اتصالی واسطہ
گردن کا ہوتا ہے اور اس متوسط غدود کا نام غدود درقی دہنا رائڈ گلنڈ ہے اور شخص اجسام
کبیر و صغیر کے لحاظ سے غدود ثلثہ کا وزن ایک سے دو اونس تک ہوتا ہے نیز مردون مین
بہ نسبت عورتون کے بڑی ہوتی ہین اور دختران قریب البلوغ مین قرب ایام حیض
کے وقت زیادہ بڑھ جاتی ہین اور یہ غدود بہت سی چھوٹی چھوٹی غدودون سے بنتی ہین
اور غشائی خانہ دار کے ذریعہ کلہم چھوٹی غدودین باہم اتصال رکھتی ہیں اور غدود ثلثہ
مثل خریطہ کی غشائی خانہ دار سے ملفوف ہوتی ہین شریان عظیم کی دو شاخیں

گردن کے دونون جانب مین لیسا رمین سے جو متصاعد ہوتے ہیں اونمین سے ایک شاخ
تغذیہ دماغ کے واسطے دماغ میں داخل ہو جاتی ہے اور شریان کی ایک شاخ تغذیہ بدن کے
واسطے ہاتھون مین جاتی ہے اور شرائین مذکورہ مین سے دو شاخین غدود حلق مین
داخل ہو کر شاخ در شاخ ہو جاتی ہیں بعدزان ایک دوسری کے ساتھ متصل ہو جانے
کے باعث صورت شبکیہ کی پیدا ہو جاتی ہے پہر شبکیہ مین سے باریک باریک شاخین
عروق شعریہ کی مانند نکل کر غشائی خانہ دار کے ہمراہ غدود صغار مین داخل ہوتی ہیں کبھی
شریان عظیم کی شاخون مین سے ایک شاخ قصبۃ الریہ کے مقابل اکثر غدود متوسط مین داخل ہوتی
ہے کبھی دوسری شرائین میں سے ایک شاخ نکل کر متوسط غدود مین ایک شاخ داخل ہوتی
ہے غرض غدود حلق مین تین شرائین کا داخل ہونا ثابت ہوتا ہے اور شرائین مذکورہ
مین سے غدودون کی دونون جانب پر وریدین پیدا ہو کر شاخ در شاخ ہوتی ہوئیں ایک
دوسرے کے ساتھ اتصال پیدا کرتی ہیں جس سے شبکیہ وریدی بنجاتا ہے اور غدود جاذبہ
بہی بکثرت پائی جاتی ہین جن سے خون کی مائیت وغیرہ کدورتین منجذب ہو کر مجری الصدر
مین شامل ہو جاتی ہین عصب احشائیہ (نیوگیاسٹک) اور عصب شرکیہ کے ریشے
بہی غدود مذکورہ مین داخل ہوتے ہیں ....

فصل اول عظم اللہات (ہائی پوٹروفی اف یو ویلا) پنجابی زبان

مین گہنڈی کا بڑہجانا کہا جاتا ہے موروثی آتشک کے باعث حلق مین بثورات کے پیدا ہونے
سے اس مرض کی شکایت فوراً ہو جاتی ہے سرد ہوا کے لگنے یا حلق مین کسی سخت چیز کے
کچھ عرصہ تک پڑے رہنے سے لہات بڑہ جاتا ہے جیسا کہ اکثر خوردسال بچے کہیلتے وقت والدہ
کی غفلت سے کوئی سخت چیز منہ مین ڈال لیتے ہیں اور دانتون کے نہ ہونے سے چبا نہین سکتے
اور حلق مین کچھ عرصہ تک پڑے رہنے سے موجب عظم لہات کا ہو جاتی ہے نیز زکام کی مرض
مین حلق پر ناک کی رطوبت کی گرنے سے ایک قسم کی خراش پیدا ہو جاتی ہے اور گہنڈی کے
بڑہجانے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے نیز والدہ کے ترش غذا کہانے سے بچہ گہنڈی
کے بڑہجانے مین مبتلا ہو جاتا ہے بچون اور جوانون دونون مین مرض کا وقوعہ برابر پایا

جاتا ہے جس سے متواتر خشک کہانسی آتی ہے اور کہانستے وقت چہرہ سرخ ہو جاتا ہے حلق مین خراش کے ہونے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے خصوصاً خوردسال بچون مین زیادہ لیٹے رہنے کے باعث دم بند ہو جانیکا احتمال زیادہ ہوتا ہے دم خراٹہ سی لیا جاتا ہے جوانون مین صرف خشک کہانسی کو آنے سے گلے مین رکاوٹ معلوم ہوتی ہے **علاج** جب کوئی مریض بچہ کہانسی مین مبتلا ہو کر زیر علاج ہو تو پہلے بچہ کا منہ کہول کر ملاحظہ کیا جائے تاکہ لہات کی کیفیت معلوم ہو جائے اور پہاتی کا نیز امتحان کیا جائے جب معلوم ہو جائے کہ لہات بڑہ گئی ہے تو امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اصل سبب جنبا دکو دریافت کرکے اوسکے موافق تدارک کرین اور یہ مرکب تیار کرکے لگا دین صورت فایدہ کی فوراً نمایان ہوتی ہے **نسخہ** ٹنکچر آیوڈین ایک حصہ کونین سلوشن پانچ فیصدی والہ ۲ حصہ گلیسرین ۸ حصہ سب کو ملا کر برش کے ذریعہ خاص لہات پر لگا دین اس سے تہوڑے عرصہ مین لہات اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے **دیگر مجرب** جس سے بہت جلد صورت فائدہ کی نمایان ہوتی ہے **نسخہ** گیا لاک سنڈ گنار پہٹکری بریان کباب چینی سہاگہ سب کو مساوی الوزن لیکر بار یک کرین کہنچہ میل یا انگلی یا برش کی ذریعہ کوا پر لگا دین ایک دو دفعہ کے استعمال سے کوا اسکر اپنی اصلی حالت پر ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** سوا سیر پانی مین ۵ تولہ پوست بیخ انار کو جوش دین نصف سیر جلنے پر صاف کرین اور ۳ ماشہ پہٹکری حل کر کے بطور غرغرہ استعمال مین لا دین روغن تارپین اور گلیسرین دونون کو مساوی الوزن لیکر لگانا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو لہات کی سطح پر باریک سوزن سے چہوٹے چہوٹے چند سوراخ کرین تاکہ قدری خون خارج ہو جائے بعدازان کلوڈین لگا دین۔

فصل دوم ورم لہات (ایوولائٹس) جب حدوث نزلہ کے باعث خصوصاً گرم اشیاء کی استعمال سے تمزد اور ضعیف آدمی کا کوا متورم ہو کر نیچے کو لٹک آتا ہے تو حلق مین سرسراہٹ کے پیدا ہونے سے کہانسی کی شکایت ہو جاتی ہے خون مین صفرا کی امیزش سے بہی ورم ہو جاتا ہے درد اور ضربان کی زیادتی سے کہانا پینا بمشکل ہوتا ہے زبان کا ذائقہ بدل جاتا ہے مقام ماؤف کی رنگت مین تغیر

تغیر آجاتا ہے اور دیگر علامات بھی ظہور میں آتی ہیں **علاج** اصل سبب یعنی فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں بعد ازان اوسکے موافق تدارک کریں خون کی زیادتی میں گلے پر چند جونکیں لگاوین نیز شیرہ تخم کاہو مغز کدو مغز خیارین عیس لعاب بہدانہ لعاب اسپغول شربت عناب اور شربت توت شامل کرکے مریض کو پلاوین ماء الشعیر کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے قرص کا فور یا قرص طباشیر منہ میں رکھیں اور اس مرکب کو غرغرہ کے طور پر عمل میں لاوین **نسخہ** گزمازج اقاقیا حب الاس سماق کشنیز لیجئے اِن سبکو مساوی الوزن لیکر جوش دین اور کچھ عرصہ کے بعد صاف کرکے استعمال کرین امتلا کی صورت میں مسہل دین قبض کا خیال رکھیں اور اس مرکب کو تیار کرکے مقام ورم پر لگاوین **نسخہ** صمغ عربی کتیرا شکر گلنار ہر ایک ۴ ماشہ انزروت مازو ہر ایک ۲ ماشہ کافور ایک ماشہ سب کو باریک کرکے شیرہ عنب الثعلب میں حل کرین اور چمچہ میں رکھکر دونین بتین چار دفعہ کوے کو اوٹھا دین اور یہ مرکب بھی فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** شادنج معتول برادہ ورد ہر ایک ۲ ماشہ گل مختوم گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ عشب یمانی ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے عصارہ انار شیرین میں لت کرین اور کوا پر لگاوین اگر صلابیت کی زیادتی سے درد بشدت پایا جائے تو اس مرکب کو غرغرہ کے طور پر عمل میں لاوین **نسخہ** عنب الثعلب کشنیزہ تخم خطمی تخم کتان اصل السوس گل بنفشہ ہر ایک ۱ ماشہ سبوس گندم شگوفہ اذخر ہر ایک یکتولہ بہدانہ بیخ سوسن ہر ایک ۴ ماشہ سبکو پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ کے بعد صاف کرین اور غرغرہ کے طور پر عمل میں لاوین بعد ازان یہ مرکب تیار کرکے کوا پر لگاوین **نسخہ** انگوزہ پھٹکری نوشادر ہر ایک ۲ ماشہ زاج قسط ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کرکے میل چمچہ کے ذریعہ لہات کو اوٹھا دین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو فی اونس ۲۰ گرین والہ کاسٹک نیترہ سلوشن لگاوین **دیگر مجرب** گلیسرین ایک ڈرام ٹنکچر اسٹیل ۲ بوند دو لون کو ملا کر روئی کے پھوہا یا پر برش کے ساتھ لگاوین اگر اس سے بھی فایدہ کی صورت

نمایان نہو تو منہ کو پہلا کر کوے کی نوک کو زنبور سے پکڑ کر مقراض سے قطع کرین

فصل سوئم استرخائی لہات (ایلانگیشن اف دی یوولا)

حلق کی سوزش مزمن اور اوسکے غشائے بلغمیہ کے ڈہیلے ہو جانے سے لہات مسترخی ہو کر نیچے کو لٹک پڑتی ہے اس صورت مین غشائے بلغمیہ کے علاوہ دیگر اعضائے حلق بہی ضعیف ہو جاتے ہین زکام و نزلہ کی صورت مین غشائے بلغمیہ کے متورم ہونے سے حلق کے اعضائے ضعیف ہو جاتے ہین جسکو ابن استرخا کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے عام کمزوری جسم کے ہو جانے سے گلے مین سرسراہٹ ہوتی ہے کہانسی زیادہ ستاتی ہے خصوصاً چیت لیٹنے کی حالت مین زیادہ ہوتی ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے **علاج** امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین ٹنکچر سٹیل یا پھٹکری محلول در آب یا کاسمک (کاسٹک) کو پانی مین حل کرکے کو ابر لگا دین ہیچ شربۂ کے ٹنکچر یا اوسکے طبوخ سے غرغرہ کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے اس ہی لہات کی قدرے متورم ہو جانے سے ادمین خون کا رجوع بکثرت ہوتا ہے جس سے ضعف لہات رفع ہو جاتا ہے نیز عضلات کے ریشو مین قوت کے آجانے سے صحت ہو جاتی ہے اگر ان سے صورت آرام کی نمایان نہو تو لہات کا ایک ٹکڑا مقراض سے قطع کرین مگر قطع کے وقت اس بات کا لحاظ رکہین کہ فقط اسیقدر کاٹی جاوے کہ جس سے زبان اور حنجرہ پر لہات کا لگنا بند پایا جائے لہات کی تمام کاٹے جانے سے مریض غنغنہ ہو جاتا ہے اور قطع کے بعد مقوی ادویہ کے استعمال سے کمزوری کو رفع کرین۔

فصل چہارم خشونت حلق

جب زکام حارہ کی پیدائش یا تناول اشیائے قابضہ اور یابس کے استعمال سے حلق خشک ہو جاتا ہی تو چہرہ پر پژمردگی کے آثار نمایان ہو جاتے ہین کبہی حلق مین دخان و گرد و غبار کے داخل ہونے سے بہی حلق خشک اور درشت ہو جاتا ہے ہر ایک سبب کے تقدم سے تشخیص مرض بخوبی ہو سکتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو موافق تدارک کرین اگر زکام کے باعث ہو تو زکام کی اصلاح کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین لعاب بہدانہ لعاب اسبغول مین شربت بنفشہ اور بید مشک شامل کرکے تخم ریحان آدہ بار تنگ کے ہمراہ پلا دین

اور یہ حبوب تیار کر کے منہ میں رکھیں **نسخہ** صمغ عربی کتیرا رب السوس نشاستہ ہر ایک ۴ ماشہ مغز بادام مغز کدو مغز تربوز نبات کوزہ ہر ایک ۶ تولہ باریک کر کے بہدانہ کے لعاب میں حبوب بنا دیں اور منہ میں رکھیں **دیگر مجرب** خشخاش سفید مغز بادام ہر ایک ۱۰ درم نشاستہ کتیرا صمغ عربی ہر ایک ۴ درم مغز کدو مغز تربوز مغز پنبہ دانہ رب السوس ہر ایک ۳ درم سب کو باریک کر کے لعاب بہدانہ اور شربت سطوخودوس میں حل کریں اور لعوق کے طور پر استعمال میں لاویں لعوق بادام کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور حرارت میں [illegible] شامل کر کے پلاویں خمیرہ بنفشہ کی استعمال بھی فایدہ میں بہت الاثر ہے [illegible] دودھ کے ساتھ کھانا فایدہ میں عظیم النفع ہے

فصل ۸ تخم حرقت حلق جب قوت کی حدت اور صفرا کی تیزی سے حلق میں جلن پیدا ہو جاتی ہے تو ہمیشہ ایک قسم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات تھوک بھی بکثرت آتا ہے اور علامات غصہ جیسے کے ظہور سے تشخیص مرض آسانی ہو سکتی ہے **علاج** امتلا کی صورت میں مسہل دینے جس کا خیال رہے بعد ازاں حسب رنگت فصد لیں تو اکثر مبرد جیسے کہ لعوب سپستان تجویز کریں **نسخہ** گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی شاہترہ ہر ایک ۶ ماشہ عناب آلو بخارا ہر ایک ۹ عدد سپستان ۱۵ عدد تمر ہندی ۳ تولہ سب کو ۱ پاؤ پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ کے بعد صاف کریں اور شربت شیریں کر کے برابر چند روز تک پلاویں قبض کی شکایت میں برگ سنا بقدر ۳ ماشہ بھی شامل کریں اور صفائی جسم کے بعد شربت عناب یا شربت انار وغیرہ شربت معدل مزاج استعمال میں لاویں لعاب بہدانہ لعاب اسپغول ماء القرع اور ماء الشعیر کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور یہ مرکب بطور غرغرہ استعمال میں لاویں **نسخہ** گلنار کشنیز خشک ہر ایک ۶ ماشہ کوکنار ۳ عدد رسوت ۱ تولہ سب کو بھگو کر استعمال میں لاویں **دیگر مجرب** کوکنار ۵ عدد گلنار کزمازج عنب الثعلب برگ حنا بزر البنج تخم کاہو حب الآس ہر ایک ۶ ماشہ رسوت ۱ تولہ سب کو ۱ پاؤ پانی میں برابر کچھ عرصہ تک بھگو کر صاف کریں اور غرغرہ کے طور پر استعمال میں لاویں گوشت وغیرہ اغذیہ حارہ و اشیای حریفہ مالحہ کے استعمال سے

قطعی پرہیز کرین

فصل ہشتم ورم حلق (فرینجائیٹس) مختلف کیفیت کے لحاظ سے جاد اور مزمنہ دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول ورم حاد حلق (اکیوٹ فرینجائیٹس)** سرد و مرطوب ہوا کے لگنے زیادہ بولنے۔ اور حلق مین گرد و غبار و دخان کی چلے جانے سے حلق کی غشائے بلغمیہ متورم ہوجاتی ہے خون کی فتور اور خراشدار اشیاء کے کہانے سے بہی ورم ہوجاتا ہے ایک دفعہ کے ہونے سے خفیف سبباب کی موجودگی سے دوبارہ سہ بارہ بہی پیدا ہوجاتا ہے اکثر ضعیف القوی اشخاص کو جوانی مین ہوجاتا ہے جسمین سردی اور لرزہ کی ساتھہ بخار ہوجاتا ہے تمام جسم مین سستی اور کاہل الوجودی پائی جاتی ہے اگر حلق کی شرائین سے کوا بہی ورم مین مبتلا ہوجائے تو غیر جنس شئی کی طرح حلق مین گرانی اور درد ہوتا ہے منہ خشک ہوتا جاتا ہے غذا کا نگلنا دشوار ہوجاتا ہے مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے مگر درد کی وجہ سے نگلا نہین جاتا گلے مین کہرکہری کے واقع ہونے سے کہانسی لشدت ہوتی ہے بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے کبہی حنجرہ تک ورم کے سرائیت کرجانے سے آواز بہاری ہوجاتی ہے کبہی آواز بالکل بیٹھہ جاتی ہے یوسٹیکین نلی مین ورم کے سرائیت کر جانے سے بہرہ پن کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے کانون مین درد بہی ہوتا ہے غشائے بلغمیہ موٹی اور سرخ دکہلائی دیتی ہے زبان میلی اور منہ کا ذائقہ خراب اور تنفس کی ہوا بدبودار اور متعفن ہوتی ہے **علاج** ابتدائی شروع مین مریض کو ہدایت کرین کہ بند مکان مین رہائش کرین اور ہوا کے جہونکون سی سخت پرہیز کرین قبض اور بد ہضمی کی شکایت ہو تو میگنیشیا سلفاس یا سوڈا سلفاس یا سیڈلٹز پوڈر وغیرہ کی استعمال سے معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کی متواتر شکایت مین کیلومل اور اکسٹرا کٹ ہائیوسائمس کو فی حب دو دو گرین داخل کرکے روزانہ بوقت خواب کہلادین بعدازان ۵ گرین ڈورس پوڈر اور ۵ گرین انٹی پائرین دونون کو ملاکر دو پوڑیہ بنادین اور صبح و شام کہانیکو دین تاکہ پسینہ کے آنے سے بخار رفع ہوجائے **دیگر مجرب** کلورایڈ آف پوٹاسیم ڈرام

بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۲ ڈرام مجاریونیٹ آف امونیا ۲۰ گرین پانی ۶ اونس سب کو ملاکر علیحدہ
بوتل مین بند رکہین بعدہ ۲۰ گرین کونین اور دو ڈرام سائیٹرک ایسڈ کو ۶ آونس پانی مین حل کرکے
علیحدہ بوتل مین بند کرین اور بوقت ضرورت دونون بوتلون مین سے ایک ایک اونس لیکر ملا دین
اور جوش کی حالت مین مریض کو پلادین نیز چاء مین دال چینی اور الاچی خورد ملاکر پلادین فایدہ
مین سریع الاثر ہے اگر ورم کی زیادتی مین آواز بیٹھ جائے نیز حلق مین غلیظ البیدار بلغم چپکی ہوئی
معلوم ہو تو یہ مرکب تیار کرکے غرغرہ کے طور پر استعمال کرین **نسخہ** بائی کاربونیٹ
سوڈا ۲ ڈرام گلیسرین اف بورکس ایک اونس کلورایڈ اف پوٹاسیم ۲ ڈرام ٹنکچر کیپسی کیم ۲ ڈرام
عرق گلاب ۲۰ اونس سب کو باہم ملا دین - اگر ورم کی شدت سے غرغرہ کرنا محال ہو تو اس
مرکب کا فوارہ حلق مین پہونچا دین **نسخہ** بائی کاربونیٹ اف سوڈا ۱۵ گرین نمک لاہوری
۲۰ گرین افیون نصف گرین پانی ایک اونس سب کو ملاکر بار بار فوارہ سے عمل کرین اگر ایک اونس
گلاب مین ۱۶ گرین کوکین کو حل کرکے حلق مین لگایا جائے تو تسکین کیلئے نہایت سریع الاثر
فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** جس سے ورم کی حدت اور زخمون کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے
نسخہ کلورایڈ اف پوٹاسیم ایک ڈرام ٹنکچر فیری پرکلورایڈ ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس
سب کو ملاکر مقام ورم پر لگادین سولیوشن اف پرکلورایڈ اف مرکیوری کے غرغرہ سے نیز فایدہ
ہوتا ہے اور ضعف کی زیادتی مین کونین اور مرکبات فولاد کہانیکو دین دودہ شوربا یخنی اراروٹ
ساگو دانہ اشجو حریرہ وغیرہ رقیق سریع الہضم اور مقوی غذا دین **قسم دوم ورم حلق**
مزمن (کرانک فیرنجائٹس) اکثر معالجہ کی بے احتیاطی مین حاد قسم مزمن مین تبدیل
ہو جاتی ہے کبھی مرض سل - اتشک تقرس فساد خون - شراب خوری اور بدہضمی وغیرہ امراض کی
شراکت سے مرض کی شکایت پائی جاتی ہے جس سے قسم حاد کی علامات نمایان ہوتی ہین مگر نہایت
خفیف پائی جاتی ہین خون آمیز بلغم خارج ہوتا ہے کبھی بلغم کے زیادہ غلیظ القوام ہونے سے صبح کو
وقت خارج کرنے مین دقت ہوتی ہے جس سے طبیعت قے کرنے پر امادہ ہو جاتی ہے غشائے بلغمیہ
حلق کے متورم ہو جانے سے باریک باریک رگین خون سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین کبھی حلق کی
سطح پر چہوٹی چہوٹی سخت پہنسیان پیدا ہو جاتی ہین اور بہت سی پہنسیون کے اجتماع سے

ایک وبہار سا بجتا ہے جسمیں سانس کے وقت غلیظ بلغم کے جمع ہو جانے سے زرد سبزی مایل کہرکہڑ بجاتا ہے خشکی اور چبھن کی باعث مریض کو تکلیف ہوتی ہے کبھی حلق صاف چمکیلا اور خشک ہوتا ہے کہرکہری کی وجہ سے کہانسی زیادہ ستاتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے عسیر العلاج اور دیر پا ہونے کے باعث حنجرہ مین بہی ورم کی سرایت ہو جاتی ہے جس سے آواز بالکل معدوم پائی جاتی ہے تالوا در لوزتین کے متورم ہو جانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور غذا کے نہ کہائی جانے سے جسم مین روز بروز ضعف زیادہ ہوتا جاتا ہے **علاج** مریض کی عام صحت اور طاقت کا خیال رکہنا سب سے مقدم ہے اگر معدہ کی مزمن سوزش سی ہو تو مریض کی غذا اور عادات کی اصلاح مناسب ادویہ سے کرین جیسا کہ ورم معدہ میں بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے شراب مسالجات اور تمباکو اور ہر قسم کی گرم و ثقیل غذاؤن کی کثرت استعمال سے پرہیز کرین مدامی قبض کی صورت مین اسپکاک اور صبر کی حبوب بوقت خواب روزانہ استعمال کرین روغن ماہی - ایوڈائیڈ آف ایرن - کونین - سٹر کنیا - ہائپو فاسفٹ آف لائیم کا استعمال فایدہ مین سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بہی فایدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** روغن ماہی ۲ اونس سرپ آف ہائپو فاسفٹ آف لائیم ۸ اونس کریازوٹ ۱۰ ڈرام ایو کی لپٹس آیل ۲ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** سرپ فیری ایوڈائیڈ ۲ ڈرام سلفٹ آف کونین ۴ گرین ڈائلیوٹ ایسڈ سٹر کنیا ۴ بوند پانی ۳ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اور ایک اونس پانی مین ۵ سے ۱۰ گرین تک کاسٹک نقرہ حل کر کے مقام ورم پر لگا دین فایدہ مین عظیم النفع ہے نوشادر اور گایا کم کی قرص منہ مین رکہین اس سے بلغم غلیظ باسانی خارج ہوتا ہے کہانسی اور خراش میں تخفیف ہو جاتی ہے اگر ورم کے دیرینہ ہونے سے حلق میں زاید انگور پیدا ہو جاوے تو ایک اونس پانی میں ایک ڈرام کاسٹک نقرہ یا کاربالک ایسڈ یا آیوڈین حل کر کے لگا دین اس سے زاید انگور کلہم زایل ہو جاتا ہے اور بہت جلد صحت حاصل ہوتی ہے

فصل ہفتم بثور حلق جب کوئی آدمی عادت کے بغیر پان پر چونہ اور کتھہ زیادہ لگا کر کہاتا ہے تو اوسکی حدت سے منہ کے علاوہ حلق کی غشا ریے بلغمی بھی چہل جاتی ہے خصوصاً آتشکی مزاج میں چہوٹے چہوٹے بثور نکل آتے ہیں بعض اوقات قرحہ بہی ہو جاتا ہے کبھی شدید مواد کی حدت سے مری اور قصبۃ الریہ بہی مبتلائی مرض ہو جاتا ہے درد کی شدت

اور حرقت سی تکلیف زیادہ ہوتی ہے خصوصاً ترش تیز اور بالخصوص ترش اشیا کے کہانے سے
از بس دقت ہوتی ہے حنجرہ اور قصبۃ الریہ کے مبتلا ہونے سے خشک کہانسی زیادہ ستاتی
ہے آواز بہاری ہوجاتا ہے خصوصاً گرد و غبار اور دہوان وغیرہ خراش دار اشیا کے داخل ہونے
سے درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے کبھی گرم و تیز چیزون کے کہانے سے خون و صفرا مین
حدت پیدا ہوجاتی ہے جس سے حلق مین مختلف قسم کی پہنسیان نکل آتی ہین **علاج** اصل سبب
موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے موافق تدارک کرین خون کے غلبہ مین چہار رگ کا فصد لین
گلے پر چند جونکین لگادین بعد ازان آشجو وغیرہ مصفی خون اور سرد اشیاء کی استعمال
کرین **نسخہ** اسپغول ۹ ماشہ بہدانہ ۴ ماشہ دونون کو پانی مین بہگو کر لعاب نکالین اور
شربت عناب سی شیرین کر کے پلادین **دیگر مجرب** کتیرا - رب السوس - طباشیر - شکر تیغال
الاچی دانہ ہر ایک ۲ ماشہ مغز خیارین مغز تربوز مغز کدو خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ نشاستہ
۹ ماشہ سب کو باریک کر کے لعاب بہدانہ مین اقراص تیار کرین اور منہ مین رکہین اور چوسین
فایدہ مین سریع الاثر ہے اور یہ سفوف نفوخ کے طور پر عمل مین لادین **نسخہ** شادنج
عدسی مغسول گل ارمنی سرطان سوختہ لسد سوختہ کافور ہر ایک ۳ ماشہ مازو سوختہ گلنار
نشاستہ تخم گلاب کوڑی زرد سوختہ ہر ایک ماشہ سب کو باریک کر کے استعمال کرین
روغن گل اور روغن کتان مین زردی بیضہ مرغ داخل کر کے جرعہ جرعہ کر کے مریض کو پلادین
اور مرہم کافوری کو زردی بیضہ مرغ مین حل کر کے حلق مین چکانا فایدہ مین سریع الاثر ہے
اور یہ مرکب تیار کر کے غرغرہ کے طور پر استعمال کرین از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
کوکنار ۳ عدد برگ حنا پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی آملہ بلیلہ ہلیلہ سیاہ کشنیز
ہر ایک ۶ ماشہ رسوت تولہ سب کو نصف سیر پانی مین کچہ عرصہ تک بہگو کر صاف کرین
اور عمل مین لادین **دیگر غرغرہ مجرب** برگ چنبلی پوست کنار دشتی پوست کیکر
پوست درخت سرس پوست درخت گولر ہر ایک ۲ تولہ عنب الثعلب سوتا بیش ہر ایک
ایک تولہ سب کو نصف سیر پانی مین بہگو کر صاف کرین اور عمل مین لادین اگر آتشک کی باعث
ہو تو مسہل و بین قبض کا خیال رکہین اور دیگر تدابیر آتشک عمل مین لاوین اور حریر جات

مین زردی بیضۂ مرغ حل کرکے مریض کو پلاوین نان گوشت اور شیائی بشیرین سترش مالحہ حریفہ اور محشنہ سے پرہیز کرین +

فصل ہشتم دبیلۂ حلق (ریٹرو فیرنجیل ایبسس)

ناگہانی ضربہ وصدمہ کے وقوع سے فقرات عنق اور حلقوم کی غضروفات کی امراض میں حلقوم اور سپریرا عضلہ کے مابین اور غشائی خانہ دار مین دبیلۂ پیدا ہوجاتا ہے عام کمزوری مین چیچک خسرہ وغیرہ حادہ امراض کی بعد نیز خنازیری مزاج اور زہریلہ مواد آتشک کی سرایت حلق کی پچھلی غدود جاذبہ مین سوزش واقع ہوجاتی ہے بے احتیاطی کی صورت مین پیپ کے پڑجانے سے دبیلۂ ہوجاتا ہے علامات کی کمی وبیشی کا ظہور مریض کی طبیعت اور آدمی کی صحت پر موقوف ہے ابتدا مین جی متلاتا اور قے ہوجاتی ہے حلق مین درد کے ہونے سے تنفس اور بلع مین کمال بتکلیف ہوتی ہے اخیر مین سیال چیز بھی بصد دقت نگلی جاتی ہے بلکہ ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے سر سیدھا قدرے پیچھے کو جھکا ہوا رہتا ہے گردن کا میلان کیطرف نہین ہوسکتا نہ کروٹ بدلی جاتی ہے نہ منہ کھل سکتا ہے آواز بھاری ہوجاتی ہے بخار کی شدت سے تشنج بار بار ہوتا ہے غنودگی اور ہذیان بھی ہوجاتا ہے غضروف نکبی پر دباؤ کے پڑنے سے یا دبیل کے خود بخود پھوٹکر حنجرہ مین پیپ کے داخل ہوجانے سے دم بند ہوجاتا ہے جس سے مریض آناً فاناً راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر منہ کو پھاڑکر دیکھا جائے تو بیچ زبان کے پیچھے ٹھیک درمیانی خط پر او بچائی اور ابھار معلوم ہوتا ہے جسکے دبانے سے درد زیادہ پایا جاتا ہے مریض بچین اور بے آرام رہتا ہے **علاج** مریض کو باآرام بستر پر لٹائی رکھین قبض نہ ہونے دین ابتدا مین مقام ماؤف کی بیرونی جانب گلی پر چند جونکین لگانے کے بعد زرا محلل اورام ادویہ کا ضماد کرین منہ مین گرم پانی کی بھاپ دین کلوریٹ آف پوٹاسیم کو پانی مین حل کرکے غرغرہ کرین طبیعت کے موافق حسبی علاج کرین مقویات کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت آرام کی نمایان نہو اور دبیل مین ریم کی موجودگی معلوم ہو تو مریض کو ایک کرسی پر روشنی کے مقابل بٹھاکر مددگار کے ذریعہ سر کو مضبوطی سے قایم کرین اسکے بعد مریض کے منہ کو کھولکر انگلی شہادت سے

زبان کو نیچے دبا دین تاکہ ذبن بخوبی نمایان ہوجائے پھر ایک لمبی نشتر پر کپڑے کا لتہ اس ترکیب سے لپیٹین کہ نشتر کی نوک صرف کہلی رہے پس نوک نشتر سے ذبل پر شگاف دیکر مریض کا سر سامنے کو فوراً جہکا دین تاکہ حنجرہ کے اندر مواد داخل ہوجائے ازان بعد گلے پر لوپری باندہین اور زخم کا علاج حسب دستور عمل مین لاوین۔

فصل نہم خناق (ٹانسلائی ٹس) عربی مین خناق کے لغوی معنے ہیں گلا کو گہوٹنا اور اصطلاح اطبا مین امتناع تنفس اور بالغ ازدراد ہے یا ان دونون فعل کا متعسر ہوتا ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول خناق حاد (اکیوٹ ٹانسلائی ٹس) جس مین اعضائے حلق کا ورم ہے جسکے اسباب سابقہ مین سی جوانی۔ کمزوری۔ آتشک کے مواد کی موجودگی نیز پہلے مرض مذکور کا ہونا۔ اسباب اصلیہ بہت ہیں **اول** سردی اور گرمی کی حالت مین سرد ہوا کے لگنے سے بہیگنے یا مرطوب لباس کی پہننے سرد پانی کے پینے اور تیز چیزون کے نگلنے سے دونون لوزتین متورم ہوجاتے ہیں اور ورم کی زیادہ بڑہ جانے سے دونون لوزتین باہم ملتصق ہوجاتے ہین جس سے ہوا کی آمد تنفس اور ازدراد کا فعل ممتنع یا متعسر ہوجاتا ہے **دویم** جب حصبہ کی مرض مین خون خراب ہوجاتا ہے تو لہات۔ غلصمہ اور لوزتین وغیرہ حلق کے تمام زوایہ متورم ہوجاتے ہیں اور کسی کو دوسرے پر سبقت نہین ہے اس قسم کی ورم کو ذبحہ کہا جاتا ہے اور اسکا ذکر علیحدہ فصل مین آئیگا **سویم** سنجار سخ (اسکارلیٹینا) کے تیز اور حادہ مواد کی موجودگی سے حلق کے اعضا متورم ہوجاتے ہیں **چہارم** خناق وبائی (ڈفتھریا) کے پیدا ہونے سے حلق مین ورم ہوجاتا ہے اور ایک دفعہ کے پیدا ہونے سے بار بار عود کرتا ہے **پنجم** کن پیڑی کی ورم کے باعث ہی خناق ہوجاتا ہے اور یہ اکثر خورد سال اطفال کو ہوتا ہے جس سے ازدراد کا فعل مشکل سے پورا ہوتا ہے **ششم** جب فقرات عنق اور ظہر کے غشائے مستبطن مین ورم ہوجاتا ہے تو مواد موجودہ کا پہلاؤ برابر لہات کے نیچے تک ہوجاتا ہے جس سے مریض خیال کرتا ہے کہ فقرات عنق مین سے کوئی فقرہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے اور لہات کی قریب آکر ٹہر گیا ہے جس سے ازدراد اور تنفس مین دشواری

ہوجاتی ہے ہفتم جب موجودہ دبیل حلق کی ورم کی زیادتی سے زبان سوج کر منہ سے باہر نکل آتی ہے تو دلاع لسان کی علامات نمایان ہوتی ہین منہ سے پانی بکثرت آتا ہے آب برابر جاری رہتا ہے اور مریض کا منہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے تاکہ تازہ ہوا کو اندر کیطرف کھینچے اور اس حالت کو اصطلاح اطبا مین خناق کلبی کہا جاتا ہے مولفات کتب طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ جب عنق کی فقرات مین سے کوئی فقرہ اوتر کر لہات کے نیچے آجاتا ہے توخناق کلبی پیدا ہوجاتا ہے مگر اس قسم کی تشخیص سراسر فاحش غلطی مین داخل ہے ورنہ ممکن نہین ہے کہ گردن کا فقرہ اولے اپنی جگہ سے نکل کر سامنے آجائے اور بیمار زندہ رہے کیونکہ ظاہر ہے کہ عنق اور ظہر کے فقرات مین سے ہر ایک فقرہ کا اتصال نخاع کے ساتھ ہوتا ہے اور ٹوٹنے اور شکستہ ہونے نخاع کے بغیر فقرہ اولے مین انخلال کا ہونا غیر ممکن ہے اور نخاع کے منقطع ہوجانے پر زندگی کا قیام محال ہے اور یہ غلطی متقدمین اور متاخرین دونون فریق مین پائی جاتی ہے کیونکہ فاضل سمرقندی کا اعتقاد ہے کہ فقرہ اولے عنق کے انخلاع سے خناق کلبی پیدا ہوجاتا ہے اور اسی کے موافق علامات ومعالجات کا بیان کیا ہے حالانکہ انخلاع فقرات کے بیان مین شیخ قانون صاف تحریر کرتے ہین کہ الفقار اذا انخلع التام قتل لامحالۃ والغیر التام ایضًا اذا زال زوالًا کلیًا اوان کان دون التام فہو مہلک وکانہ لامحالۃ بضغطہ النخاع ضغطًا قویًا ان سامح ولم تہلک فان کانت الفقرۃ الاولی من العنق وبالیہا عدم الحیوان المتنفس ومات فی الحال لان عصب التنفس ینضغط فلا یفعل فعلہ فقط یعنے جب کوئی فقرہ پورے طور پر اپنی جگہ سے اوکھڑ جاتا ہے تو ہلاکت لامحالہ وقوع مین آتی ہے اور جب قدرے قلیل ہل جائے اور زوال تام کی حد کو نہ پہونچے تو بھی مہلک ہے کیونکہ اس صورت مین نخاع پر برا بھاری دباؤ پہونچتا ہے اگرچہ پورا پورا انخلاع نہ پایا جائے اگر عنق کے پہلے اور دوسری فقرہ مین صورت انخلاع کی واقع ہوجاتی تو فوراً موت کا وقوع ہوجاتا ہے کیونکہ دباؤ کے باعث تنفس کا عصب اپنا مخصوص فعل پورا پورا نہین کرسکتا۔ پس اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل سمرقندی وغیرہ کو سخت غلطی پیش آئی ہے کہ وہ زوال فقرہ اولی کو سبب

خناق قرار دیتے ہیں اور تشریح کے مطابق صحیح وہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ اس قسم
خناق کا سبب جھلی کے دبل کی موجودہ ریم ہے جو لہات کے نیچے جمع ہوجاتی ہے ۔
بالجملہ جب اسباب کی زیادتی اور کمی کے لحاظ سے اعضای حلق کی ورم کیلئے کئی درجات
پائے جاتے ہیں تو جبتک ورم بہت زیادہ نہو جائے تنفس میں امتناع اور متعسر کی صورت
پیش نہین آتی مگر تہوڑی سی ورم مین بہی ازدراد مین دشواری ہوجاتی ہے کیونکہ ازدراد
غذا کے لئے یہ جملہ اعضا معاونت مین شریک ہوتے ہیں اور انکی اعانت کی حاجت تنفس
مین ہرگز نہین ہوتی دویم وجہ یہ ہے کہ جب غذا کہائی جاتی ہے تو اوسکی غلظت سے اعضائے
متورمہ مین قدرے خراش اور انغماز پیدا ہوجاتا ہے جس سے اعضائے مذکورہ متاذی ہوجاتے ہیں
ہوا کے برخلاف کہ تنفس کی حالت مین ہوا کی کثیفیت سے خراش پیدا نہین ہوتا جب کوئی بارد
بالفعل شئے کہائی جاتی ہے تو اعضای مخصوصہ مین اجتماع اور انقباض کی باعث سخت اذیت
ہوتی ہے شئے حار کے برخلاف کہ اوسکے استعمال سے استرخا پیدا ہوجاتا ہے مگر جب لوزتین
متورم ہوکر باہم التصاق پیدا کرلیتے ہیں تو نسیم کی آمدورفت کی رستہ میں انسداد کے
واقع ہونے سے تنفس مین بہی دقت و دشواری ہوجاتی ہے **علامات** لرزہ سے بخار ہوجاتا
ہے قدرے گرمی معلوم ہوتی ہے پیٹھ اور ہاتھ و پاؤن مین درد ہوتا ہے نبض ممتلی متراکم الحرکت
چلتی ہے حلق مین خشکی جلن اور درد ہمیشہ رہتا ہے خصوصًا ازدراد کے وقت درد زیادہ
ہوتا ہے اور گلی میں سوئی چبہتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اگر ورم زیادہ نہو تو فقط حلق کے اندر
درد محسوس ہوتا ہے مگر ورم کی زیادتی مین گلے کے اندر اور باہر دونون طرف درد
پایا جاتا ہے خصوصًا نگلتے اور تکلم کرتے وقت درد زیادہ ہوتا ہے حلق کی سطح سرخ معلوم
ہوتی ہے لوزتین زیادہ تر سرخ اور پہولے ہوئے معلوم ہوتے ہین چنبر زرد دھبودی رنگ کی
رطوبت چپٹی ہوئی ہوتی ہے زبان میلی اور منہ سے لیب ادرال بکثرت خارج ہوتا ہے
سیال چیز ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے اور ترقی ورم کی صورت مین نگلنے اور تکلم کرتے
وقت سخت تکلیف ہوتی ہے دم لینا بہی دشوار ہوجاتا ہے مریض بہن بہنا کر بولتا ہے
یوستی کین جہری پردہ بافک کے پڑنے سے کانون مین ٹیسین اور سماعت مین فرق پڑجاتا ہے

بخار کے زیادہ ہو جانے سے اعضا شکنی بدرجہ کمال ہوتی ہے ابتدا میں صرف ایک لوزہ مین
ورم ہوتا ہے کچھ عرصہ کے بعد دوسرا لوزہ بھی حجم میں بڑھ جاتا ہے اور دونوں کے مکان اتصال پر
بار بار رگڑ کے پائے جانے سے زخم ہو جاتا ہے زیادہ ورم کے باعث حلق کا جوف مسدود
ہو جاتا ہے بعض اوقات لہات بھی بڑھ کر ایک طرف کی لوزہ سے جٹ جاتی ہے غدد ولعابیہ
بھی سوج جاتے ہیں مواد کی زیادہ اجتماع سے دُبل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے قبض زیادہ پایا
جاتا ہے بھوک نہ ایل اور پیاس بشدت ہوتی ہے پیشاب مقدار مین بہت کم خارج ہوتا ہے
مدت مرض تین چار روز کے اندر باقاعدہ اصلاح سے سوزش گھٹ جاتی ہے
اور ایک ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے مگر نورتین قدر سی قلیل ہوئے پائے جاتے ہیں دُبل
کی صورت مین مدت مرض بڑھ جاتی ہے دُبل کے پھوٹ جانے پر بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے
بعض اوقات مرض مزمن بھی ہو جاتا ہے **علاج** مریض کو بآرام لٹائے رکھین رقیق لطیف
کثیر الغذا زود ہضم کھانے کو دین خفیف صورت مین زکام کے موافق تدارک کرین اور خون کا
اخراج ہرگز نہ کرین ورنہ کمزوری کے زیادہ ہو جانے سے ورم کی زیادتی کا احتمال ہو سکتا ہے
البتہ شروع مرض مین مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کا خیال رکھین بعد ازان
سنگچر اکونائیٹ کا استعمال کرین جس سے مرض کی زیادتی رک جاتی ہے اور دُبل پیدا ہو کر
پیپ پڑ جاتی ہے خصوصاً اس مرکب کا استعمال کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ**
سنگچر اکونائیٹ ایک بوند سلائکوار امونیا اسٹیاس ۲۰ بوند پانی ۴ ڈرام سب کو ملا کر ۵ سے ۱۰ سال
کی عمر کے بچہ کو دین دس سے پندرہ سال کی عمر تک خوراک کا وزن دوچند کرین اور ۱۵ سال
سے زاید عمر مین خوراک کا وزن سہ چند کرین اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد اکونائیٹ کی استعمال سے
ہورہ پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا پس اس صورت مین برف کا چوسنا اور بخار جاحلق پر لگانا
[illegible] اگر اس صورت آرام کی نمایان نہو تو نشتر طویل سے خاص مقام
ورم پر خفیف پچھنے لگا دین تاکہ قدرے قلیل خون خارج ہو جائے اس سے مرض کی ترقی رک جاتی
ہے بعد ازان زخمون پر کوکین سلوشن فی صدی ۴ گرین کی طاقت والہ تیار کر کے لگا دین
تاکہ درد اور سوزش ظہور مین نہ آئے درد کی زیادتی مین خاص نورتین کے اندر کوکین سلوشن

پچکاری زیر جلد کرین اگر ابتدا مرض مین ۲ گرین اپیکاک کو نیم گرم پانی مین حل کرکے پلاوین اور حسب دستور قے کراوین تو فایدہ مین سریع الاثر ہے کیونکہ قے کرنے سے قلب ضعیف ہوجاتا ہے اور دوران خون سست اور خون کی جوش مین کمی واقع ہوجاتی ہے قے سے بخار بہی فرو ہوجاتا ہے ان دونون صورتون مین حلق کیطرف خون کے کم جانے سے مرض زائل ہوجاتا ہے اگر لوزتین کے زیادہ پہول جانے سے دم رکتا ہوا معلوم ہو تو بہی قے کے کرنے سے کمال فایدہ ہوتا ہے اور حالت غیر مینہ مین گوائیکم کا استعمال کرنا سب سے اعلے درجہ پر مفید ثابت ہوا ہے گوائیکم ٹنکچر بقدر ایک اونس چار چار گہنٹہ کے بعد پلاوین اور دو ڈرام ٹنکچر گوائیکم کو پاؤ بہر دودہ مین شامل کرکے غرغرہ کرین اور کچہ دیر کے بعد نگل جاوین چنانچہ کہ دست آنے شروع ہوجاوین اور مسہل کی غرض پر یہ مرکب بہی برابر چند روز تک استعمال کراوین تاکہ جوش خون رفع ہوجائے **نسخہ** مگنیشیا سلفاس ایک اونس کو تین گرین پانی ۱۲ اونس شربت عناب ۴ تولہ سب کو ملا کر ۴ خوراک کرین اور دنمین ۲ دفعہ دین **دیگر مجرب** فلوس خیار شنبر ۹ تولہ شیر خشت ۲ تولہ شکر تری ۲ تولہ تینون اشیا کو تین پاؤ دودہ مین حل کرین اور پلاوین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت فایدہ کی معلوم نہو تو کنار کے جوشاندہ یا گرم پانی کی بہاپ منہ مین پہونچاوین اور مریض کو ہدایت کرین کہ بہاپ کو اندر کی طرف کہینچے تاکہ رخاوت عضلات حلق کے باعث آرام کی صورت حاصل ہو گرم پانی مین منہر وائن - کافور - یوکے لپٹس آیل - کاربالک اسڈ وغیرہ دافع عفونت ادویات کو شامل کرکے بہاپ لینا فایدہ مین سریع الاثر ہے گرما گرم فلالین یا روئی کے ٹکڑا کو ساتہ تکمید کرنا بعد مین گرم گرم پچہوڑ کر گلے پر باندہنا نہایت عمدہ فایدہ دیکہتا ہے اور گرما گرم بار بار لوبری باندہین اور اس ضماد کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل بنفشہ گل خیرو عنب الثعلب - اکلیل الملک - بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ کو کنار ۶ عدد روغن گل ۲ تولہ موم سفید ایک تولہ حسب دستور تیار کرکے گرما گرم گلے پر باندہین تحلیل ورم مین نہایت فایدہ مند ہے - نیز ایک مٹھی بہرائی کو بیس سیر پانی مین جوش دیکر خوب ملین بعد ازان صاف کرکے کسی کہلے برتن مین ڈالکر مریض کے پاؤن کو برابر برابر رانون تک کہین اور

مالش کرین چندانکہ پنڈلی اور پاؤن کا رنگ سرخ ہو جائے اس سے پاؤن کیطرف خون کے رجوع کرنے سے لوزتین کی ورم مین تخفیف ہو جاتی ہے مگر پانی کی گرمی مریض کی برداشت کے موافق ہو سہاگہ یا کافور یا کاربالک ایسڈ سلوشن کے گرم گرم غرغرہ سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور دودھ مین ہموزن پانی ملا کر غرغرہ کرنا نیز مفید ہے **دیگر مجرب حکیم سلطان خلف الرشید الحکیم حکیم محمد خان** تنگجر اویپم ۲ ڈرام تنگجر بلاڈونا ۴ ڈرام المیفر واٹر ۸ اونس سب کو ملا کر گرم کر کے غرغرہ کرین **دیگر مجرب** گل سرخ۔ عنب الثعلب۔ بابونہ۔ رسوت حلبہ ہر ایک یکتولہ شہتوت برگ سنبالو ہر ایک ایک مٹھی فلوس خیار شنبر ۴ تولہ سب کو نیم سیر پانی مین جوش دین جب چہارم حصہ رہجائے تو صاف کر کے دن مین چار دفعہ غرغرہ کرین۔ کوناین۔ افیون اور بلاڈونا کو پانی مین حل کر کے حلق مین بذریعہ آلہ پہونچاوین **دیگر غرغرہ مجرب** تخم کتان۔ اکلیل الملک ہر ایک ۲ درم کتیرا ۵ درم فلوس خیار شنبر ۱۰ درم اصل السوس حلبہ تخم مرو خشخاس ہر ایک ۲ درم سب کو حسب دستور پانی مین جوش دین اور عمل مین لاوین بیس گرین کی طاقت والہ کاسٹک سلوشن موئین قلم سے مقام ورم پر لگا دین بعد مین سہاگہ ایک درم کو شہد مین حل کر کے مریض کو چٹاوین اگر وجع مفاصل کے ضمن مین ورم لوزتین کی شکایت پائی جائے تو ۵ اگرین سلی سلیٹ اف سوڈا دن مین ۳ دفعہ دین چندان کہ صورت آرام کی نمایان ہو اور یہ مرکب بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سلی سلیٹ اف سوڈا ۱۰ گرین کاربونٹ اف امونیا ۳ گرین شربت صندل ۴ ڈرام پانی ایک اونس سب کو ملا کر دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے فوراً آرام ہو جاتا ہے **نسخہ** سلی سیلٹ اف سوڈا ۴۰ گرین تنگچر ارنشیای ۲ بوند پانی ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** گل بنفشہ گل نیلوفر۔ بلیلہ زرد۔ کاسنی ہر ایک ۷ ماشہ عناب ولایتی ۹ عدد برگ سنا ۴ ماشہ سب کو پانی مین بھگو کر کچھ عرصہ کے بعد صاف کرین اور ۲ تولہ نبات سے شیرین کر کے پلا دین اگر مرض کی ابتدا مین ۲ گرین انٹی فبرین ہر ایک دو دو گہنٹہ وقت تک کہلایا جائے تو درد سر اور ورم کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے بعض اشخاص کی عادت ہو جاتی ہے کہ

گلے پر تھوڑی سی سردی کی لگنے یا کسی قسم کی بدپرہیزی کی واقع ہونے سے نورتین آسے دن سوج جاتے ہیں اور پے درپے مرض کے واقع ہونے سے مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اگر اس صورت میں نورتین کی ورم پر روغن جما لگوٹہ بقدر نصف بوند روئی کے ذریعہ لگایا جائے تو دو تین روز کے استعمال سے ورم بالکل رفع ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مرض دوبارہ عود نہیں کرتا۔ ورم کی زیادتی میں مواد کے پڑنے سے پہلے زیرین جبڑے کی زاویہ کے قریب مقام اوبھار کو معلوم کر کے چند جونکیں لگا دیں اس سے بھی مرض رک جاتا ہے باہر کیطرف رائی کا پلستر لگانا بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے اگر ورم نورتین کے عادی کو حفظ ما تقدم کے طور پر یہ مرکب استعمال کرایا جائے تو عادات دور ہو جاتی ہے **نسخہ** سپرٹ آئیل ۲ بوند کاربالک ایسڈ ۲ ڈرام ٹنکچر فائڈ اسپرٹ ۲ اونس سب کو ملاکر بند بوتل میں رکھیں اور بوقت ضرورت نصف سیر گرم پانی میں ۱۰ قطرات شامل کر کے صبح و شام غرغرہ کریں اور بخار کی زیادتی میں فیور مکسچر کا استعمال کرا دیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** شورہ قلمی ۲ ڈرام بائی کاربونٹ اف پوٹاس ۱۰ ڈرام ٹنکچر سنکونا ۱ اونس ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام کمفر واٹر ۲ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد بقدر ایک اونس دیں اس سے بخار فوراً فرو ہو جاتا ہے اور کمزوری کی صورت میں انڈے دودھ پلا دیں اگر منہ کے ذریعہ پیا نہ جائے تو ارارو ٹ کو شوربائی گوشت میں حل کر کے حقنہ کریں ایمونیا سنکونا کونین معدنی تیزاب کی استعمال سے کمزوری کو رفع کریں۔

دیگر ٹانک مکسچر مجربہ حکیم سلطان محمد خلف الرشید اخویم حکیم محمد خان صاحب جنت مقام

سلفٹ اف کونین ۲ گرین ارومانک سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام ٹنکچر لوبولائی ۲ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں اگر ریم کی موجودگی معلوم ہو جائے تو محلل اور ادویہ کو بطور غرغرہ استعمال کریں تاکہ دنبل خود بخود پھوٹ جائے ورنہ اندرونی جانب شریان کا خیال رکھ کر نشتر سے خفیف شگاف دیں بعد ازاں دودھ میں گرم پانی ملا کر بار بار غرغرہ کرا دیں اور زخم کا علاج حسب دستور کریں اگر ورم نورتین کے سبب حلق میں غشائے کاذب ظاہر ہو جائے تو ٹنکچر اسٹیل کو گلے میں لگا دیں نیز ٹنکچر اسٹیل میں قدرے

کوئنین حل کرکے پلادین اگر ورم کے زیادہ بڑھجانے سے کھانا پینا بند ہوجائے اور دم مشکل سے آئے تو عمل جراحی کرین خفیف حالت مین ٹنکچر آئوڈین ڈرام گلیسرین ۲ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملاکر غرغرہ کراوین نیز مرہم آئوڈین یا آئوڈائیڈ اف لڈ کی مالش فک اسفل کے زاویہ کے قریب کرین مقام ورم پر گلیسرین اف ٹانک اسڈ کو لگانا بھی مفید ہے بہرا پن و دم کشی اور عسر البلع کی صورت مین زائد حصہ کو نشتر سے قطع کرین اور حسب دستور جریان خون کو بند کرین **بعض اوقات** ورم کے بغیر لوزتین بڑھ جاتے ہیں اور دباؤ کی زیادتی مین دونون لوزتین باہم ملجاتے ہیں یا ملنے کے قریب ہوجاتے ہین جس سے ازدراد غذا اور تنفس مین دشواری ہوجاتی ہے درد اور بخار کی شکایت مطلقاً نہین ہوتی البتہ آواز بھاری ہوجاتا ہے جب زیادتی اور بھی بڑھجاتی ہے تو ازدراد و تنفس کی مانع ہوجاتی ہے اور ملاحظہ کرنے سے وسط حلق مین دونون لوزتین بڑھی ہوئی دکھلائی دیتی ہین اس صورت مین تھوڑی سی سردی کی لگنے سے لوزتین وغیرہ اعضائے حلق متورم ہوجاتے ہیں گلا دکھنے لگتا ہے کیونکہ سابقہ مواد کے اجتماع سے لوزتین پہلے ہی سے ضعیف ہوا کرتے ہیں اور ذرہ سے خفیف سبب سے مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں اکثر سن طفولیت مین اس قسم کے بار بار لاحق ہونے سے بچہ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور بلوغ کے بعد عادت مذکور خود بخود دفع ہوجاتی ہے خنازیری مزاج کے بچے بھی زیادہ مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں والدین کی وراثت بھی موجب مرض ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعاء کو صاف کرین بعدازان ۲۰ گرین کاشک فقرہ کو ایک اونس پانی مین حل کرکے مقام ماؤف پر لگاوین ٹنکچر اسٹیل کا لگانا بھی مفید ہے نیز شب یمانی محلول بآب سے غرغرہ کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے روغن ماہی کوئنین ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مقوی ادویات کی استعمال سے مریض کی طاقت کو قایم کرین **دیگر عرق مجرب** جسکے استعمال سے مریض کو بالخصوص خنازیری مزاج کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ہائپوسلفٹ اف سوڈا ۲ گرین عنبر سفید ہر ایک ۸ اونس سب کو حسب دستور تیار کرکے بقدر ایک اونس دو مرتبہ دین اگر اس صورت فایدہ کی صورت نمایان نہو تو لوزتین کو آلہ ٹانسل

گلوٹین سے قطع کرین ٹانسل گلوٹین ایک آلہ ہے جو خاص غدتین کی قطع مین استعمال
کیا جاتا ہے کبھی آتشک کی سمیت سے بھی اعضائے حلق مین ورم ہو جاتا ہے اور یہ دو
قسم پر ہے اول وہ ہے کہ ابتدا مین صرف قضیب یا فرج پر زخم ہو جاتا ہے جس سے غدود
اربیہ متورم ہو جاتی ہین کبھی دنبل کے ہو جانے سے مواد پیدا ہو جاتے ہیں اور پیپ کے
خارج ہو جانے سے آتشک کا فساد رفع ہو جاتا ہے دوم اعضائے تناسل پر زخم کے واقع ہونے
سے تمام جسم کا خون خراب ہو جاتا ہے اور سمیت خون کے باعث رفتہ رفتہ اعضائے
حلق مین ورم ہو جاتا ہے اور عموماً یہ حالت فساد خون کی چھ ہفتہ بعد عارض ہوتی ہے
جس سے لوزتین و لہات و غلصمہ و غشائے بلغمیہ وغیرہ سب کے سب متورم ہو جاتے ہیں ورم کی زیادتی
مین ازدراد طعام دشوار ہو جاتا ہے حنجرہ اور قصبۃ الریہ تک سمیت کے پہونچ جانے سے فعل
تنفس بھی دشوار ہو جاتا ہے آتشک کے وجود پر علامات خود ہی دلالت کرتے ہیں اور دریافت
کرلینے پر بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آتشک موجود ہے یا ہو چکا ہے **علاج** حسب درجات
آتشک قواعد علاج عمل مین لاوین اگر گلے مین ورم اور بثور موجود ہون تو ایک اونس
پانی مین ۱۰ گرین کاسٹک نقرہ حل کرکے موئین قلم کے ساتھ خاص مقام ورم اور بثور
پر لگاوین زخم خفیف کیلئے بھی مفید ہے نیلا تھوتھہ کی قلم سے چھو کرنا بھی مفید ہے
اگر زخم عمیق اور گہرے ہون تو اصل کاسٹک نقرہ کی قلم کو نہایت چابکدستی سے جلاوین
بعدازان ایک اونس پانی مین ۴ گرین پرمینگنیٹ آف پوٹاس حل کرکے بار بار غرغرہ کراوین
دیگر مجرب پھٹکری سوختہ ہر ایک ۶ ماشہ کشنیز تولہ ترپھلہ ۲ تولہ نیلا تھوتھہ ۳ ماشہ
سب کو نصف سیر پانی مین حل کرکے کچھ عرصہ کے بعد صاف کرین اور بطور مضمضہ استعمال
کرین **تدبیر سہولت ازدراد** چونکہ اس مرض مین خواب کے بعد ازدراد مین
سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے لازم ہے کہ خواب سے پہلے ایک چھوٹا چمچہ روغن کنجد
یا روغن بادام وغیرہ منہ مین داخل کرکے ادھر ادھر پھیرین تاکہ رطوبات دہن مین مخلوط
بثور اور جروح پر دہنیت کی تاثیر ہو جاوے بعدازان آہستہ آہستہ نگل جاوین اور
خواب کرین اس سے خواب کے وقت اندرونی اور بیرونی زخم ہوا کے لگنے سے خشک

نہین ہوتے بلکہ نرم اور مرطوب ہاتی ہین اور ازدرادو مین دشواری پیدا نہین ہوتی اور یہ بہی خیال رکہین کہ روغن سرسون وغیرہ کی استعمال سے خراش پیدا ہوجاتا ہے **قسم دوم خناق مزمن (کرانک ٹانسلائی ٹس)** یہ اکثر حاد قسم سے ہوکر تا ہے آتشک دیرینہ بدہضمی خنازیری مزاج بہی اسکا باعث ہی کبھی نوجوان خنازیری مزاج کو شروع ہی سے ہوجاتا ہے جسسے تونزیتن اسقدر بڑہ جاتے ہیں کہ مجری حلق بالکل بند ہوجاتا ہے گلٹیان سخت اور ناہموار ہوجاتی ہین آواز بہاری اور قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے نگلنے اور سانس لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات مرض نہایت خفیف ہوتا ہے اور تکلیف کے نہ ہونے سے مریض کو مطلقا خبر بہی نہین ہوتی **علاج** آتشک کیصورت مین علاج مخصوصہ آتشک کرین قوت ہاضمہ کو درست رکہین خنازیری مزاج مین روغن ماہی وغیرہ مقوی دوائین اور غذائین کہانیکو دین اور جائے ماؤف پر خالص کاشک نقرہ لگادین یا ایک اونس پانی مین ۲۰ گرین کاسٹک نقرہ کو حل کرکے موئین قلم سے لگادین اور گلیسرین اف ٹانک اسڈ یا نائٹریٹ آف مرکیوری۔ آیوڈائیڈ آف ایرن وغیرہ مرکبات فولاد کہانیکو دین اور یہ مرکب تیار کرکے بطور غرغرہ استعمال مین لاوین **نسخہ** ٹانک اسڈ ۱۰ گرین ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۴ ڈرام کمفر مکسچر ۱۸ اونس سب کو ملاکر عمل مین لاوین اور کبھی کبھی باہر کیطرف چند جونکین یا چہوٹا سا پلستر لگادین آیوڈائیڈ اف مرکیوری یا ٹنکچر ایوڈین یا مرہم آیوڈین کی مالش کرین ختم کے ہوجانے سے آتشک کا مادہ تصور کرنا چاہئے اور علاج حسب مناسب کرین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو داغ دین یا نشتر سے کاٹ دین اور خنازیری مزاج مین حسب مناسب علاج کرین آب وہوا کی تبدیلی نہایت مناسب ہے بیمار کو گرم کپڑے پہنائے رکہین اگرچہ یہ مرض آہستہ آہستہ سرایت کرتا ہے مگر تاہم اگر روکا نہ جاوے تو ناک حنجرہ اور حلق تک نے ختم پھیل جاتا ہے

فصل دہم ڈپتہریہ ایک قسم کی سوزش ہے جو حلق اور اوسکے عضلات مین

واقع ہوجاتی ہے اور خناق کے اقسام تین شمار کیجاتی ہے حاد اور مزمن دو قسم پر ہوا کرتی ہے **قسم اول سوزش حاد حلق** یہ مرض اکثر جوان آدمی کو ہوجاتا ہے جو جسم مفلسی یا عیاشی کی باعث کمزور اور نحیف الجسم ہوجاتا ہے بخار سرخ اور آتشک کے سمیت کے سبب بھی ہوجاتا ہے سرد ہوا کے لگنی شراب وغیرہ گرم وخراشدار اشیاء کے کہانے اور کاٹنا مچھلی کی اٹک جانے سے بھی مرض کی شکایت ہوجاتی ہے جب قرب وجوار کی سوزش حلق تک پہیل جاتی ہے تو بھی ظہور مرض ہوجاتا ہے وبائی طور پر بھی اکثر آدمی مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں جسکے سبب جسم کی حرارت ۱۰۴ درجہ پر اور نبض کی حرکات ۱۲۰ ضربات تک پائی جاتی ہین بخار رعشہ کے ساتھہ آتا ہے بعض اوقات ہذیان بھی ہوجاتا ہے نرم تالو کے عضلات متورم ہوجاتے ہیں حلق خشک اور درد کرنے لگتا ہے جسکے سبب غذا کے نگلنے میں ازحد تکلیف ہوتی ہے بلکہ شدید حالت میں ناک کے راہ باہر نکل آتی ہے اور بولنے میں زیادہ تکلیف کے واقع ہونے سے مریض غنغنہ اور ناک میں بولتا ہے اور لہات کے زیادہ بڑہ جانے سے گلے میں سرسراہٹ ہوتی ہے جسکے سبب مریض کہو کہو کرکے کہانستا ہے آواز کے پیدا کرنیوالی رباطات تک سوزش کے پہیل جانے سے آواز بہاری اور ثقیل ہوجاتی ہے یوسٹیکین مجری کے ذریعہ کان تک سوزش کو سرائیت کرجانے سے وجع الاذن سے مریض بیچین ہوجاتا ہے قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے تاوقتیکہ کان کا پردہ پہٹ کر خارج نہو تکلیف برابر قایم رہتی ہے بعض اوقات حلق مین سرخ باد کے واقع ہوجانے سے چند ہی گہنٹہ مین تمام حلق سوج جاتا ہے نگلنے اور استنشاق تنفس مین ازحد دقت ہوجاتی ہے خصوصًا رات کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے زبان میل ذایقہ خراب پایا جاتا ہے غشائے بلغمیہ کے متعفن ہونے سے منہ سے بدبو آتی ہے **تشریح غیر طبعی** مقام ماؤف کی غشای بلغمیہ متورم چمکدار خشک سرخ سیاہی مائل نظر آتی ہے کچہ عرصہ کے بعد اوسپر ایک بہ سی تہ جم جاتی ہے بعض اوقات ایک نئی جہلی پیدا ہوجاتی ہے اگر اس جہلی کو علیحدہ کیا جائے

تو اسکے نیچے سے ابھرا پھیلا ہوا زخم نمایاں ہو جاتا ہے مقام ماؤف کے سوا حلقوم
کے دوسرے غشائی بلغمیہ بھی سوزش مین مبتلا ہو کر سرخ اور سخت ہو جاتی ہین لوز تین
بھی بڑہی ہوئی معلوم ہوتے ہین انجام باقاعدہ علاج سے دس بارہ روز مین
آرام ہو جاتا ہے بے احتیاطی کی صورت مین دبیل ہو جاتا ہے جسمین عرصہ دراز تک
تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے حالت حاد مین تکلیف تنفس کے باعث مریض ہلاک ہو جاتا
ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کر کے اوسکے دفعیہ مین کوشش کرین
اور گلے پر گرم یا گرم پوری باندہین اور یہ ضماد بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ**
ریوند چینی ۔ زیرہ سیاہ ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ فلفل گرد ۔ گل ملتانی ۔ حلبہ سبکو مساوی الوزن
لیکر باریک کرین اور تب سنو ر پانی مین لت کر کے مقام ماؤف پر لگادین ۔
تمام سبوس گندم وغیرہ خشک اشیا کی تجدید کرین گرم پانی کی بہاپ مریض کے
منہ مین پہونچادین **دیگر بخور** برگ خبازی کشنیز گل خطمی گل بنفشہ ۔ اکلیل الملک
عنب الثعلب پوست درخت نیم ہر ایک ایک تولہ سب کو ملا کر ایک سیر پانی مین جوش دین
جب بخارات پیدا ہون تو ٹونٹی دار خانچی لوٹہ کے ساتہ بہاپ لین تا کہ حلق کی سوزش
کم ہو جائے کلوریٹ آف پوٹاس اور برانڈی سے غرغرہ کرین **دیگر مجرب** عنب الثعلب
کشنیز حب الاس برگ توت ہر ایک تولہ بہدانہ ہم ماشہ کوکنار ۲ عدد سوت پٹکری
ہر ایک ہ ماشہ سب کو نیم سیر پانی مین جوش دین اور کچھ عرصہ کے بعد صاف کر کے گرما
گرم بطور غرغرہ استعمال کرین لادین بر جنے کے جوشا ندہ سے بھی فایدہ ہوتا ہے اور
مسکن القلب دوا بین کہانیکو دین **نسخہ** پوٹاسی سائٹراس ٹنکچر کا لچیکم ہر ایک
۲ ڈرام ٹنکچر دہتورہ ایک ڈرام جینا نڈہ ڈبجی ٹیلس ۲ اونس عرق پودینہ ۱۸ اونس سب کو
ملا کر بقدر ایک اونس ہر تین ۲ دفعہ دین اور ایک اونس پانی مین ۲۰ گرین کاسٹک نقرہ
کو حل کر کے زخمون پر لگادین اور درم کی زیادتی مین مقام ورم پر سینگی لگا کر قدرے
قلیل خون خارج کرین دبیل کی صورت مین شگاف دیکر مواد جمع شدہ کو خارج کرین آتشک کی صورت
مین علاج آتشک کرین **قسم دویم سوزش مزمن حلق** آتشک کی موجودگی

میں اکثر سوزش حاد کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کبھی حلق میں معدہ و امعا کی سوزش مزمن سرائیت
کر جاتی ہے جو اختلاط کیا کرنے والے اصحاب نیز شراب خوار اسمیں زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں
تمباکو کی زیادہ استعمال بھی موجب مرض ہے استرخائی لہات سے بھی ہو جاتا ہے جس سے نگلنے
تناول غذا کے وقت خفیف سا درد معلوم ہوتا ہے لوزتین پر جما ہوا بلغم کھانسی کے
ساتھ خارج ہوتا ہے دیگر حاد کی علامات کلیۃً پائی جاتی ہیں مگر خفیف ہونے کے باعث
درد کی شکایت چندان معلوم نہیں ہوتی اور نہ بخار ہوتا ہے بعض اوقات زخم آتشک
کے اندمال سے مری وغیرہ مجاری قدرتے تنگ سکڑ جاتے ہیں جس سے نگلنے اور تنفس میں تکلیف
ہوتی ہے **تشریح غیر طبعی** غشای بلغمیہ دبیز سیاہی مائل خشک اور چکدار
معلوم ہوتا ہے جسپر پیچیدہ وریدیں اور بلغم کی جمی ہوئی تہ پائی جاتی ہے ملایم
تالو اور لہات پر نسیجات دانے نکل آتے ہیں جنکے پھٹنے سے اوتھلے زخم بنجاتے
ہیں اور حلق کی پچھلی دیوار ناہموار ہو جاتی ہے جسپر خشک کھرنڈ دکھائی دیتا ہے
کبھی حلق کی پچھلی دیوار پر لہات چپٹ جاتا ہے اور آتشک کے زخم موجود ہوتے ہیں
علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں تکمید کریں مقام ماؤف پر
لوپری باندھیں معدہ و امعا کی سوزش میں بہدانہ ریشہ خطمی اصل السوس کا لعاب
پلاویں اسنجو دیں اور مریض کو ہدایت کریں کہ زیادہ بات چیت نہ کیا کرے
شراب اور تمباکو وغیرہ منشیات کی صورت میں غذاے مخصوصہ استعمال میں لاویں
قبض کا خیال رکھیں سلفیٹ آف زنک ایسی ٹیٹ آف لیڈ ٹانک ایسڈ کاسٹک نقرہ
پھٹکڑی مازو گلنار وغیرہ ادویات قابضہ کا عرق لگاویں **دیگر مجرب**
ایوڈین ۱ گرین ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ۳ گرین ریکٹی فاید سپرٹ ایک اونس
سب کو ملا کر برش کی ذریعہ مقام ماؤف پر لگا دیں آتشک کے زخموں پر کیالومل
چھڑکیں سکڑی ہوئی مجاری پر اوتھلا شگاف دیکر کشادہ کریں مقوی دوا اور غذا
کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں آب و ہوا کی تبدیل
کرادیں ؛

فصل دہم خناق وبائی (ڈفتھیریا)

ڈفتھیریا کے لغوی معنی جلد اور غشا کے ہیں مگر اصطلاح اطبا میں حلق کی اوس چھوت دار متعدی وبائی ورم پر اطلاق کیا جاتا ہے جس سے حلق مری قصبۃ الریہ وغیرہ اعضا کی متورمہ غشائے بلغمیہ پر ایک قسم کی جلد جدید سفید التحاقی کاذب فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات رطوبت سمیہ کی سرایت آنکھ۔ کان۔ ناک سبین۔ پوست تناسلیہ مجری مین بھی ہو جاتی ہے کبھی مقعد معائے مستقیم اور مستورات کے اندام نہانی بھی مبتلائی مرض ہو جاتے ہین فک اسفل کی غدود جاذبہ لعاب اور جوف قلب میں خون کا لزوجت دار لوتھڑا پایا جاتا ہے کبھی گردن کی غدود جاذبہ اور پھیپھڑہ مین بھی خون کا اجتماع ہو جاتا ہے **اسباب** خاص قسم کی وبائی سمیت اور متعدی مرض ہے جو اکثر گرم ممالک اور گرم موسم مین پیدا ہوتا ہے اسمین زیادہ تر کم عمر لڑکے اور وہ لوگ مبتلائی مرض ہو جاتے ہین جو ایک دفعہ مرض مذکور کے پنجہ مین گرفتار ہو چکے ہون لکان محنت اور کمزوری بھی باعث مرض ہے کاذب جھلی مین مادہ مرض کی موجودگی سے مقام ماوف کی رطوبت جہان لگتی ہے وہان بھی التحاقی جھلی پیدا ہو جاتی ہے مرض مذکور کی سمیت تنفس کے راہ خارج ہو جاتی ہے اور سمیت کا اثر عرصہ دراز تک بیمار کے مکان اور اسباب مین پایا جاتا ہے جس سے مرض کا بڑا اثر تیمارداروں اور طبیبون کو بہت جلد ہو جاتا ہے اور کامل صحت کے زمانہ تک مرض مذکور کی چھوت کا احتمال پایا جاتا ہے بعض اطبا کی رائے ہے کہ مرض مذکور کے باعث جسم کی بافت اور عروق جاذبہ مین ایک قسم کے نہایت چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہو جاتے ہین بعض کی رائے مین بنائی کائی کا قسم ہوتا ہے **علامات**

ابتدا مین آہستہ آہستہ اور بے معلوم طور پر علامتین شروع ہوتی ہین چنانچہ پہلے مریض سست الوجود کمزور طبیعت اور پست ہمت ہو جاتا ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے دست آتے ہین دردسر دوران سر غنودگی اور خفیف سی سردی معلوم ہوتی ہے اشتہائی طعام زائل گردن سخت اکڑی ہوئی ہوتی ہے لوزتین متورم سرخ سیاہی مائل نظر آتے ہین غدود فک اسفل کے متورم ہونے سے درد زیادہ ہوتا ہے جب حلق کے دوسرے حصون مین سوزش پھیل جاتی ہے تو نگلنے مین نہایت دقت ہوتی ہے اگر اس صورت مین مواد

تحلیل ہو جاویں تو مریض جلد تر اچھا ہو جاتا ہے ورنہ مرض کی ترقی پکڑ جانے سے لہاتا لوزتین حرم
تالو وغیرہ اعضائی مبتلا مرض ہو جاتے ہیں جسکے پچھلے حصہ پر خاکی رنگ کے لفاظ اور دہبے
نظر آتے ہیں آخر رطوبت کے ترشح جمنے سے ایک سفید زردی مایل غشا ئے بلغمیہ سے خوب
جمی ہوئی دبیز جہلی بنجاتی ہے اور سڑن کے پیدا ہو جانے سے سیاہی مایل ہو جاتی
اور اوکہاڑنے سے چند ہی گھنٹہ مین دوبارہ ویسی ہی کاذب جہلی پیدا ہو جاتی ہے البتہ
خود بخود اوتر جانے سے دوبارہ پیدا نہین ہوتی اگر پیدا ہو تو بہی نہایت پتلی اور کمزور ہوتی
ہے اور خود بخود اوترتے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے
غشائی بلغمیہ مین زخم پڑجاتے ہیں اور بتدریج صورت آرام کی نمایان ہوتی ہے لبعض دفعہ
زخم نہین ہی ہوتے کبھی جہلی مذکور سامنے کیطرف بڑہکر رخسارہ ناک لثہ مری حنجرہ اور
مجری ہوا تک پہنچ جاتی ہے **جسمی علامات** ابتدا مین اکثر خفیف ہوا کرتی ہین حرارت
تکان اور کمزوری ہوتی ہے کچھ عرصہ کے بعد بے چینی اور نقاہت بدن کمال ہو جاتی ہے
جلد گرم وخشک یا سرد اور پسینہ سے تر بتر ہوتی ہے نبض کی حرکت بھی مختلف پائی جاتی ہے
مگر نقاہت کی زیادتی سے نبض اکثر متواتر چلتی ہے زبان نہایت صاف یا قدری میلی ہوتی
ہے لوزتین پہولے ہوئے اودی رنگ نظر آتے ہیں منہ سے بدبودار رال بکثرت بہتی ہے ناک وحلق
سے خون آتا ہے حنجرہ کے مبتلا ہونے سے آواز بہاری یا بیٹھ جاتی ہے دم لینے مین از حد
تکلیف ہوتی ہے جس سے دم خراٹہ سے لیا جاتا ہے کبھی مریض کی کوشش سے نرخرہ زخمی ہو کر
پہوٹ جاتا ہے چہرہ اور آنکھین اوبھر آتی ہین سینہ اوٹہتا بیٹھتا معلوم ہوتا ہے ناک
کی غشائی مخاطیہ سوج جاتی ہے جس سے پتلی بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے مریض
کا تمام کمرہ بدبودار ہو جاتا ہے گردن کی غدود جاذبہ بڑہجاتی ہین اور جلد پر سرخ رنگ
کے دہبے نکل آتے ہین مریض نہایت نڈہال ہو کر بستر بیہوشی پر پڑا رہتا ہے قلب
کی حرکت کم ہو جانے سے چہرہ کا رنگ پہیکا پڑجاتا ہے نبض نہایت باریک چلتی ہے
اور ہذیان کی صورت مین مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے کبھی حلق سے سیلان خون بکثرت
دفعۃً یا بتدریج ہوتا ہے جس سے کمزوری کے باعث مریض فوراً مرجاتا ہے اگر اتفاقاً

آرام بھی ہو جائی تو زیادہ عرصہ مین چلنے پھرنے کے قابل ہوجاتا ہے کیونکہ عرصہ دراز تک قلت
خون کی علامات پائی جاتی ہیں بعض دفعہ عضلات حلق مین جریان اور سموم کے بڑھ جانے سے
عضلات مذکورہ مفلوج ہوجاتے ہین جس سے نگلنے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ سیال
اشیا کے پیتے وقت ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے لقمہ کی رکاوٹ سے دم گھٹ کر مریض
کے مرجانے کا احتمال ہوجاتا ہے اور یہ کیفیت کئی مہینوں قایم رہتی ہے جس سے مریض غنغنہ
بولتا ہے بعض اوقات گردن سینہ اور پھیپھڑہ کے عضلات بھی بتدریج مفلوج ہوجاتے ہین جس سے سر
سیدہا نہین ہوسکتا اور چلا پھرا نہین جاتا بعض اوقات ٹانگوں مین بھی فتور پڑ جاتا ہے کبھی
عضلات العین کے سقاوچ ہوجانے سے قوت ابصارت مین فرق پڑجاتا ہے اور محدب چشمہ
کے لگانے سے فایدہ ہوا کرتا ہے اور مختلف مقامات مین عصبی درد کی شکایت پائی جاتی
ہے **علامات مخصوصہ** خفیف صورت مین حلق کے اندر قدرے قلیل سوجن ہوجاتی
ہے اور رطوبت سمیہ کے پیدا ہونے سے حلق اسفل کی غدودین بھی پھول کر درد کرنے لگتی ہین
خفیف بخار ہوجاتا ہے پس اس صورت مین مریض بہت جلد صحت یاب ہوجاتا ہے اور انجام بخیر
ہوا کرتا ہے مگر مرض کی شدت مین ناک کی غشائی بلغمیہ کے مبتلا ہونے سے بدبودار رطوبت
پیپ کی مانند ناک سے بہنی شروع ہوجاتی ہے حلق سرخ متورم حلق اسفل کی غدودین پھولی ہوئی
نظر آتی ہین بخار شدت سے ہوجاتا ہے جب حلق اور حنجرہ مین مرض کا انتقال ہوجاتا ہے تو
اکثر صورت کی تمامان ہوتی ہے جب لہات لوزتین وغیرہ اعضائے متعلقہ حلقوم سخت متورم
ہوجاتے ہیں تو گلے کی غدودین بھی سوج جاتی ہیں بعض اوقات پیپ بھی پڑجاتی ہے
بخار نہایت شدت سے ہوا کرتا ہے بعدزان بارا سے ۴۸ گھنٹہ کے مابین اعضائی ماؤف
پہ دبیز غشائے جبلی پیدا ہوجاتی ہے اور کھانسی کے زور سے جبلی مذکور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج
ہوتی ہے پیشاب کا رنگ سرخ ہوتا ہے جس مین البیومن (زردی بیضہ) بکثرت پایا جاتا ہے
جس سے گردون مین خون کا اجتماع اور خفیف ورم کا ہونا ثابت ہوتا ہے اور وقفہ سے
البیومن کی شکایت ہوا کرتی ہے عموماً چہرہ زرد رہتی ہے کبھی صحت کے بعد بھی چند
ہفتہ تک رہتی ہے جب خاص حنجرہ اور قصبۃ الریہ سے مرض کی ابتدا ہوتی ہے تو مخصوصہ

علامات کا ظہور نہایت شدت سے ہوا کرتا ہے کہانسی زیادہ ستاتی ہے ذات الریہ اور سکتہ کے
ہوجانیکا احتمال پایا جاتا ہے حنجرہ مین زخم اور سوراخ ہوجاتے ہیں دل کے لحمی ریشے حربی یا
موم میں بدلجاتے ہیں جس سے دل کی حرکت دھیمی ہوجاتی ہے نبض نہایت کمزور سریع الحرکت
اور غیر منتظم چلتی ہے ضعف کی زیادتی سے جسم کا رنگ پیلا زردی مایل ہوجاتا ہے مریض پست
ہمت اور نڈھال ہوجاتا ہے بعض مسوڑھون اور زبان پر بھورے رنگ کی تہ جم جاتی ہے
گلے کی گلٹیان سوج جاتی ہیں بدبودار زخم پیدا ہوجاتے ہین تنفس سے نہایت بدبو آیا کرتی ہے
آخر ردی علامات کے ظہور سے مریض ہذیان کی حالت مین راہی ملک عدم ہوتا ہے الغرض ردی حالت
مین ناک حلق قصبۃ الریہ اور جسم کے دیگر حصون سے بھی خون جاری ہوجاتا ہے پتی یا خسرہ کے
مشابہ جلد پر طرح طرح کے بثورات نکل آتے ہیں بہتیرے بھی مرض مین مبتلا ہوکر مفلوج ہوجاتا ہے چونکہ
بخار سرخ کے ساتھ مرض زیر بحث کو زیادہ مشابہت ہوا کرتی ہے اسلیے چند مخصوصہ علامات کا بیان
کرنا ضروری ہے تاکہ موقع تشخیص مرض پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **علامات ممیزہ**
بخار سرخ صرف ایک دفعہ ہوا کرتا ہے اور بار دیگر عود نہین کرتا اگر دوسری دفعہ ہو بھی جاوے
تو چندان شدید نہین ہوتا اور نہ حنجرہ مین سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے نہ اسمین فالج کا خوف
ہوتا ہے البتہ البیومن زیادہ آیا کرتا ہے نیز درد مفاصل کی شکایت پائی جاتی ہے خناق وبائی مین
ایک دفعہ کے واقع ہونے سے بار بار شدت سے عود کرتا ہے خصوصاً حنجرہ ضرور ہی مبتلائی مرض ہوجاتا
ہے جسکا نتیجہ اکثر فالج ہوا کرتا ہے **مدت مرض** عموماً دوسے چودہ روز تک رہتی ہے مگر دیگر
امراض کی شمولیت سے عرصہ زیادہ بھی ہوسکتا ہے زہریلہ مواد مخصوصہ اکثر دو سے چار روز تک
بعض دفعہ صرف ۲۴ گھنٹہ تک کبھی آٹھ روز یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک بیکار رہسکتا ہے پانچوین
روز مین فاسد جھلی علیحدہ ہونی شروع ہوتی ہے اور ساتوین روز مین صاف ہوجاتی ہے —
انجام اکثر خراب ہوا کرتا ہے خصوصاً کم سن لڑکو نمین مقامی سبب اور سخت ہمیت کے صدمہ
سے ۲۴ گھنٹے کے اندر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر پانچوین یا چھٹے روز مین مریض کو آرام بھی
ہوجائے تو حنجرہ مین سوزش کے پھیل جانے سے ہی مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر اس سے بھی مریض
بچ جائے تو فتور قلب اور کمزوری کی وجہ سے پھر بھی بیبادہ موت آموجود ہوتا ہے ہذیان اور غنودگی

وقت تنفس تکبیر کا پہوٹنا نبض کا بطی یا سریع الحرکت چلنا حبس البول یا اسمیں مادہ
البیومن کا پایا جانا وغیرہ علامات ردیہ کا ظہور خطرناک ہوا کرتا ہے **علاج** مریض کو
کو ۸۰ درجہ کے حرارت دار مکان مین صاف وستہرہ بستر پر آرام سے لٹا رکہیں مناسب
موقع پر کمرہ کی ہوا کو تیزاب گندھک کی گیس یا کاربالک ایسڈ کی استعمال سے صاف
کرین امتلا کی صورت مین خفیف مسہل دین تاکہ معدہ اور امعا صاف ہو جاوین۔
نسخہ۔ ایرہ ترید نو ماشہ کتیرا دو ماشہ مغز بادام نو عدد گلقند تین تولہ حسب دستور
حبوب بنا کر عرق گلاب کے ہمراہ کہلاوین قبض کا خیال رکہیں **نسخہ** سقمونیا ۸ گرین ڈیا
کیلاویل دس گرین کمپونڈ اکسٹراکٹ اف کالوسنتہ ۸ گرین روغن زیرہ حسب ضرورت
سب کو ملا کر حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال
مین لاوین کیلاویل جلاپ برگ سنا مگنیشیا سلفاس اور سیلائین مکسچر وغیرہ کی
استعمال سے نیز تنقیہ کی صفائی ہو سکتی ہے نیز مدرات اور معرقات ادویات کی استعمال
سے خون کو صاف کرین **نسخہ** سائٹریٹ اف پوٹاسیم ۲ ڈرام لائیکوار امونیا ایسیٹیٹ
۲ اونس ارومانک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام ٹنکچر ایکونائٹ ۲۴ بوند پانی ۸ اونس
سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلا دین اس سے ذات الریہ کو نیز فائدہ
ہوتا ہے۔ **دیگر سفوف مدر بول**۔ مغز خیارین۔ مغز خربزہ ہر ایک
۵ درم۔ لعاب شیرہ۔ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درم تخم کرفس بادیان انیسون
ہر ایک دو درم۔ گل سرخ زرشک ہر ایک چار درم۔ ریوند چینی ایک مثقال سب کو
باریک کر کے بقدر دو درم بوقت خواب ہمراہ سکنجبین استعمال کرین اگر جریان خون
یا پیشاب مین البیومن کی شکایت پائی جاتی تو مدرات کا استعمال ہرگز نہ کرین اسقدر
مین مقام کمر پر رائی کا پلستر یا اللحم کتان کی لوپری باندہین اور یہ دوا پینے کو دین
نسخہ کونیم ۲ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۴ بوند ٹنکچر اسٹیل ایک ڈرام خیساندہ
کلمبا چار اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام دین **دیگر مجرب** آیوڈائڈ
اف پوٹاسیم ۱۲ گرین کلوریٹ اف پوٹاسیم ۱۲۰ گرین ٹنکچر اسٹیل ایک ڈرام پانی

پار اونس میں ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلا دیں اس سے پہلے سائنائیڈ آف
مرکیوری ۱/۵ سے ۱/۲ حصہ گرین تک استعمال کیا جائے تو فائدہ میں سریع الاثر ہے
جب شروع مرض میں ہی سوزش حلق کی علامات معلوم ہوں تو تمام منہ اور حلق
کو مانع عفونت عرقیات سے کامل طور پر صاف رکھیں اس سے مرض کا پھیلنا موقوف
ہو جاتا ہے نہ زہریلے مواد کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اس صورت میں کسی دوسری
تدبیر کی ضرورت پیش نہیں آتی اگر مریض بچہ ہو تو اسکے جسم کو ہاتھوں سمیت چادر
میں لپیٹ لیں تاکہ عمل کے وقت حرج نہ ہو۔ پھر اسکے منہ کو کھولکر کاگ یا لکڑی کی گدی
داڑھوں میں پھنسا دیں اور ناک کو شکی میں پکڑ کر مانع عفونت عرق کی دھار منہ اور
حلق کی چاروں طرف پہونچا دیں یا پچکاری و شیشہ کو لا کر نالی کے ذریعہ حلق تک
پہونچا دیں تاکہ خراب جھلی خود بخود اوتر جائے زبردستی سے اوتارنا مناسب نہیں
ہے مانع عفونت کے لئے یہ مرکب فائدہ میں نہایت سریع الاثر ہے۔ **نسخہ** بورک ایسڈ
۲ ڈرام سہاگہ دو ڈرام کلوریٹ آف پوٹاسیم ایک ڈرام گلیسرین چار اونس تیز گرم پانی
ایک اونس سب کو ملا کر غرغرہ کریں **دیگر مجرب** سوڈا بائی کاربوناس ۲ ڈرام
سہاگہ دو ڈرام دونوں کو ڈھائی پاؤ تیز گرم پانی میں حل کرکے غرغرہ کریں مرکری
سلوشن اور کاربالک سلوشن کے استعمال سے نیز فائدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ**
مرکری سلوشن ایک حصہ ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ کو پانچ ہزار حصہ گرم
پانی میں حل کرکے استعمال کریں **نسخہ کاربالک سلوشن** ایک حصہ
کاربالک ایسڈ کو ۸۰ حصہ گرم پانی میں حل کرکے غرغرہ کریں پاؤ بھر عرق گلاب میں
ایک ڈرام عرق سیسہ (گلارڈس سلوشن) ملا کر غرغرہ کریں برف کا چوسنا
بھی فائدہ مند ہے ٹنکچر اسٹیل یا روغن تارپین کو ہم وزن گلیسرین میں
ملا کر پچکاری کے ذریعہ کاذب جھلی پر لگانا بھی فائدہ مند ہے۔ **دیگر مجرب**
ٹنکچر اسٹیل ایک اونس پانی ۷ اونس دونوں کو ملا کر مقام ماؤف پر لگا دیں
دیگر مجرب کوکنار عنب الثعلب گلنار ہر ایک یک تولہ کشنیز ۱ تولہ سعتر

کلوریٹ اف پوٹاسیم بقدر ایک ڈرام کو ڈھائی پاؤ پانی مین حل کرکے مریض کو پلا دین **نسخہ برانڈی مکسچر** ڈھائی چھٹانک پانی مین بیضہ کی سفیدی معہ زردی شامل کرکے بخوبی پھینٹین بعد ازان ۱۰ چھٹانک برانڈی نمبر قدرے نبات الاچی خورد اور ایک چائے کا چمچہ داخل کرکے مریض کو پلا دین چند روز کے استعمال سے مریض کمزور کو فوراً طاقت آجاتی ہے **دیگر مجرب** جس سے مریض بچہ کو زلس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ایک چھٹانک پانی مین ایک انڈا کی سفیدی معہ زردی شامل کرکے پھینٹین بعد ازان ۱۵ بوند شراب برانڈی داخل کرکے نبات سے شیرین کرین اور پانچ برس کی عمر کے بچہ کو پلا دین **دیگر مجرب** ٹنکچر فیری پرکلورائڈ ۲ ڈرام سلفٹ اف کوئنین ۱۲ گرین پوٹاسی کلوراس ۳۶ گرین آب لیمون ۶ ڈرام اکوا کلوروفارم ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۴ دفعہ دین **دیگر مجرب** سوڈا بنزواس ۲۰ گرین شربت نگنرہ ۶ ڈرام عرق بادیان ۱۶ اونس سب کو ملا کر دن مین ۴ دفعہ دین غشائے مخاطیہ کی سوزش مین ناس کرین حنجرہ کے متبلا ہونے مین مقیات کا استعمال کرین **نسخہ مقی** اپیکاکیوانا کاربونٹ اف امونیا ہر ایک ۲ گرین ٹنکچر لیونڈر کمپونڈ ایک ڈرام پانی ۲ اونس سب کو ملا کر مریض کو پلا دین اوپر سے گرم پانی پلا کر مدد کرین تاکہ کہن کر قے آجائے اگر اس سے تنفس کی دقت پورے طور پر رفع نہو کلوروفارم یا ایتھر سنگھا دین سلفٹ آف زنک یا نمک کو پانی مین حل کرکے یا جوشاندہ گل بابونہ یا نیلا تھوتھہ کو پانی مین حل کرین اور مریض کو پلا کر قے کرا دین اور مریض کو اس قسم کے چھوٹے کمرہ مین رکھین کہ جسمین کاربالک ایسڈ یا یوکلپٹس آئیل یا کافور یا گریا زوت وغیرہ دافع عفونت ادویہ کی بہاپ سی پر ہوا اور چھوٹے کمرہ کی عدم موجودگی مین مریض کی چارپائی کے چہار طرف پردہ لگا کر ناک کے قریب بہاپ پہونچاتے رہین اور گردن پر ٹنکچر الوڈین کا طلا کرین فایدہ کے عدم صورت مین اگر تنفس مین دقت اور تکلیف زیادہ پائی جائے تو بچون مین عمل تقبہ قصبۃ الریہ (ٹریکیاٹمی) اور جوانو مین عمل تقبہ حنجرہ (لیرنگاٹمی) کرین جیسا کہ **معمول احمدیہ** مین طریق عمل بیان کیا گیا فالج کی صورت مین مریض کو آرام سے رکھین کونین فولاد مرکبات کچلہ روغن ماہی مرکبات زنک وغیرہ مقوی دوائین کہلا دین **نسخہ** اکسٹراکٹ اف نکس ومیکا ۲ گرین سلفٹ اف ایرن

ہم گرین کپونڈ اور دبرب پل ہم گرین سبکو ملاکر حبوب بناوین اور بقدر ایک حب صبح و شام کہانیکو دین حبوب کچلہ حبوب سبش حبوب سیماب وغیرہ مندرجہ فالج استعمال مین لاوین اسٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کہوپلی بستر اور بجلی کا استعمال مقام مفلوج پر کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے جب مریض رو بصحت لاوے تو رفع کمزوری کیلئے آب ہوا کی تبدیل کراوین دود ہ شوربا گوشت انڈہ مرغ نیمبرشت وغیرہ مقویات کی استعمال کراوین ماء اللحم سادہ یا مرکب کا استعمال بہی مفید ہے

فصل دوازدہم غرق الماء (ڈراوننگ)

دو طریق سی پانی مین ڈوبا جاتا ہے **اوّل** جب کوئی شخص ضربہ وسقطہ وغیرہ کے صدمہ شدید سے بیہوش ہوکر غشی کی حالت مین چاہ یا حوض یا چشمہ مین گر پڑتا ہے تو اس قسم کا غریق برابر بیس منٹ تک زندہ رہسکتا ہے کیونکہ غشی کی حالت مین قلب کی حرکت پہلی ہی سی بند ہوجاتی ہے معدہ خون نہ دماغ کی طرف جاتا ہے اور نہ دل و پہیپڑہ مین جمع ہوتا ہے بلکہ ردی اور خراب خون کی سمیت سی جملہ انسجہ ریشیہ کو بہت کم ضرر پہونچتا ہے جس سے انسان کچہ عرصہ تک زندہ رہسکتا ہے **دوئم** جب حواس خمسہ اور ادراک کی صحیح وسالم حالتمین خودکشی کی نیت پر انسان خود بخود پانی مین ڈوب جاتا ہے یا لڑکے حوض کے کنارہ پر کہیلتے کہیلتے پانی مین گر کر ڈوب جاتے ہین یا اتفاقیہ طور پر غوطہ لگاتے وقت یا کسی دوسری شخص کے دہکا دینے سی غرق ہوجاتے ہین تو اس قسم کا غریق برابر نصف گہنٹہ تک زندہ رہسکتا ہے اگر اس عرصہ مین اجراء تنفس کی تدبیر کیجاوی تو زندگی کی امید ہوسکتی ہے اور عرصہ مذکور کے بعد زیست کے امید منقطع ہوجاتی ہے بلکہ نصف گہنٹہ کے بعد بہی پانچ منٹ تک زیست کی امید ہوسکتی ہے بعدزان جون جون وقت زیادہ گزرتا جاتا ہے زندگی کی امید کم ہوتی جاتی ہے اور اس امر کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ غریق کیون ہلاک ہوجاتا ہے جسکا اصل سبب یہ ہے کہ غریق کے اندر ہوائی خارجی کا داخل نہ ہونا اور خون کی موجودہ غلاظت کا ہوا کی ذریعہ خارج نہونا موجب ہلاکت ہے کیونکہ بادخانیہ (کاربانک ایسڈ گیس) اور ہوائی گوگرد دونون جسم اشیاء عفنہ مین ہو پیدا ہوکر وریدی خون مین آمیز ہوجایا کرلیتے ہین جسکی امیزش سے

خون زہریلہ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین دماغ کو غذا صالحہ کے نہ پہنچنے سے دماغی فعل بند ہوجاتا ہے نیز پھیپڑہ مین خون کی اجتماع سے داہنی بطن قلب کا بھی وریدی خون سے بھر جاتا ہے پس داہنی بطن قلب کی امتلائی صورت مین نہ دماغ کا وریدی خون داہنی بطن قلب مین داخل ہوسکتا ہے اور نہ جگر معدہ - امعا اور اطراف کا وریدی خون معدہ کے قلب کے بطن مذکور مین جاتا ہے غرض دوران خون کی رک جانے سے رفتہ رفتہ دل کی حرکت بالکل بند ہوجاتی ہے اور پھیپڑہ کی حرکت انبساطی اور انقباضی کے بند ہوجانے سے تنفس کی حرکت بھی موقوف ہوجاتی ہے اور فعل تنفس کے ساقط ہوجانے سے غریق ہلاک ہوجاتا ہے —

علامات چہرہ پھولا ہوا تلوے سفید جھریدار اور باقی جسم کی جلد سکڑی ہوئی مثل بطخ کی دکھلائی دیتی ہے ناخون مین مٹی یا ریت پائی جاتی ہے ناک اور منہ سے کف دار رطوبت خارج ہوتی ہے تالاب کی کائی اور گھاس بھی جسم پر پایا جاتا ہے اور مدت دراز تک ڈوبے رہنے سے مقعبہ الریہ مشتبرا ور معدہ مین پانی بھر جاتا ہے اور بدن کی کھال ادھڑ جاتی ہے **علاج** مذکورہ الصدر بیان سے صاف معلوم ہوگیا ہے کہ غریق کی جسم پر تازہ ہوا کے نہ لگنے سے خون غلیظ ہوجاتا ہے اور دوران خون بند ہوجاتا ہے جب غریق کو پانی سے نکال کر ہوا مین رکھ دیا جاتا ہے تو ناک اور منہ کے رستہ بیرونی ہوا نرخرہ مین گزرتی ہوئی پھیپڑہ کے مسامات پر پہونچ جاتی ہے جس سے سینہ کشادہ ہوجاتا ہے مجاری الہوا اور ہوائی ہتیلیون کی وسیع ہوجانے سے پھیپڑہ زیادہ تر کھل جاتا ہے پس اس صورت مین پھیپڑہ کی مسامات سے ہوائی بیرونی گزر کر ہوائی ہتیلیون مین باریک رگون کی قریب پہونچ جاتی ہے جس سے خون مین ایک قسم کی تحریک اور جوش پیدا ہوجاتا ہے اور اصطلاح اطبا مین یہی حرارت غریزی ہے اور اثنای جوش مین خون کی سرخ ذرات باد نسیم (اوکسیجن) کو ہوا مین سے جذب کر لیتے ہیں اور فاسد اجزاء خانیہ (کاربانک ایسڈ گاس) خون مین سے نکل کر ہوا مین آجاتے ہیں سینہ اور پھیپڑہ کے سکڑنے سے باہر نکل جاتے ہیں اور خون اپنی اصلی حرکت کی موافق دورہ کرنا شروع کرتا ہے پس جب اوصاف مذکورہ مین کسی قسم کی روکاوٹ وقوع مین آتی ہے تو مختلف طریق سے پھیپڑہ کو کشادہ اور سکیڑا جاتا ہے تاکہ بیرونی ہوا داخل اور اندرونی زہریلہ ہوا خارج ہوجائے - پس بر الصدر

کے موافق جب غریق کو پانی سے باہر نکالا جائے تو فوراً دہوپ مین پانی کے کنارہ پر جنازہ اور
کھلی ہوا مین رکہین اور مجمع خلائق نہ ہونے دین تاکہ اوسکے بدن کو تازہ ہوا بخوبی مس کرے
اور بہیگی ہوئی کپڑے جو اونکے جسم سے اتار کر بدن کو خشک کپڑے سے مل کر خوب خشک کرین بعدازان کمبل
یا گرم لباس پہناوین آنکہہ ناک منہ اور چہرہ کو خوب صاف کرین اور زبان کو باہر نکالکر انگلیون سے
حلق و فم و بخوبی صاف کرین اگر کوئی دم آتا معلوم ہو تو مریض کے ہاتہہ و پاؤن پر زور زور مالش کرین
بغل ران شکم اور پاؤن کے تلوون پر گرم بوتلون کی تکمید کرین یا تمام بدن پر گرم پانی بہا کر
گرم کمبل سے لپیٹ دین اگر ممکن ہو تو عصب احشائیہ (فرینک نرو) پر بجلی لگاوین ایمونیا لگہا
... ایتہر اور ایمونیا کی پچکاری زیر جلد کرین مریض کے قریب آگ سلگاوین تاکہ جسم مین
حرارت کے پیدا ہونے سے خون کا انجماد رفع ہو جائے اور دوران خون اپنی اصلی حالت پر جاری
ہو نیز زبان کو زور سے پکڑ کر باہر کھینچین اور جب تک تنفس کا فعل پوری طور پر جاری نہو جائے
زبان کو باہر کیطرف کہینچے رکہین اگر کوئی دم آتا معلوم نہو تو مریض کو بائین پہلو پر لٹا کر
اوندہا کرین تاکہ چہاتی اور پیٹ پر دباؤ کے پڑنے سے اندر کی فاسد ہوا خارج ہو جائے
پہر کروٹ کو پلٹ کر چیت کرین تاکہ قدرتی لچک کے باعث سینہ اور پیٹہ کے کشادہ ہونے
سے بیرونی ہوا بکثرت داخل ہو جائے اور اس اولٹ پلٹ کی ترکیب کو فی منٹ بارہ دفعہ
کرین اگر مریض کو اولٹا لٹا کر سینہ اور شکم کے مقام اتصال پر دونون ہاتہون کو نیچے لیجا کر اوٹہا
دین اور چند بار جہٹکے دین تو نیز سینہ اور شکم کا پانی خارج ہو جاتا ہے — **دیگر طریق**

عمل غریق کو اوندہا لٹا کر پشت دست چپ کو پیشانی کے نیچے رکہہ دین تاکہ منہ زمین کے
ساتہہ نہ لگے اور شکم کے نیچے دبیز کپڑے کی گدی یا کوئی اور جسامت دار شئی رکہین تاکہ
سر بہ نسبت دہڑ کے نیچا ہو جائے بعدازان پشت اور پہلو پر دباؤ پہونچا کر شکم کا موجودہ پانی
ناک اور منہ کے راستہ سے باہر نکالین بعدازان چیت لٹا کر سینہ کے نیچے وہی گدی رکہہ کر
سینہ کو اونچا کرین تاکہ سر و گردن اور پیٹ کے اطراف کشیدہ ہو جاوین بعد مریض
کے بازو کو مددگار کے ذریعہ خوب زور سے پکڑ کر سر کیطرف لیجاوین اور دونون رانون کے
اوپر خود معالج دو زانون بیٹہہ کر دونون ہتہیلیون کو سینہ کے زیرین حصہ پر اس ترکیب سے رکہے

سکے کہ انگوٹھا کوڑی پر رہے بعد ازان تمام جسم کا بوجھ دونون ہتھیلیون پر ڈالکر برابر دو تین
سکنڈ تک سینہ کو دبائے تاکہ سینہ کے سکڑ جانے سے اندر کی خراب ہوا باہر نکل جائے اور پھر
فوراً دباؤ کو اوٹھالے تاکہ اپنی لچک سے سینہ خود بخود کشادہ ہو جائے اور بیرونی ہوا اندر مین
داخل ہو اس ترکیب کو فی منٹ دس دفعہ کرین حتی کہ مریض کو خود بخود دم آنا شروع ہو۔
دیگر طریق عمل ۔ مریض کی ناک کا ایک سوراخ اور منہ ہاتھ سے بند کر کے ناک کے دوسرے
کھلے سوراخ مین زور سے پھونکین اور پھونکتے وقت عظم مثلث کے ابھرے ہوئے مقام پر جسکو
کنٹھ سری کہا جاتا ہے حلق کو دبا دین تاکہ مری کے دب جانے سے منفوخہ ہوا معدہ مین
نہ جاوے صرف قصبۃ الریہ کے رستہ سے پھیپھڑہ مین داخل ہو جائے یا مریض کے ناک یا حنجرہ تک
ربڑ کی نلکی گزار کر چھوٹی دھونکنی کے ذریعہ فی منٹ پندرہ سولہ دفعہ آہستہ آہستہ پھونکین
تاکہ قصبۃ الریہ کی چھوٹی چھوٹی باریک شاخین پھٹ نہ جاوین اور پھونکنے کے بعد ہر دفعہ
سینہ کی اضلاع اور شکم کے عضلات کو دبا کر اندر کی ہوا کو باہر نکالین تاکہ اسکے ہمراہ سینہ
کی موجودہ خراب ہوا بھی باہر نکل جائے اور اس ترکیب کو برابر ۱۵ منٹ تک جاری رکھین تاکہ
فعل تنفس خود بخود جاری ہو جائے ۔ **دیگر طریق عمل** مریض کو میز یا تختے پر لٹا کر سر کو
نیچے کیطرف رکھین اور شکم کو آہستہ آہستہ دبا کر معدہ کے تمام پانی کو خارج کرین بعد ازان
مریض کو پیٹھ پر لٹا کر سر کو جسم سے ذرہ اونچا رکھین اور پسلیون کو نیچے سے اوپر کو پیٹ
دبا دین اور اس عمل کو برابر تین چار لمحہ تک جاری رکھین بعض وحشی جاہل اقوام کا یہ بھی
طریقہ ہے کہ غریق کو پانی سے نکالکر اولٹا کر کے درخت کے ساتھ پاؤن کو باندھ دیتے ہین
اور برابر چند لمحہ تک نیچے ہلاتے ہین یہ بھی ایک قسم کا مصنوعی تنفس ہے جس سے اکثر غریق
کو ہوش آجاتی ہے **دیگر طریق عمل** جس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اور صرف غریق
کے لئے مخصوص ہے اور وہ یہ ہے کہ مریض کو پیٹھ پر لٹا دین سر اور سینہ کو قدرے اونچا
کرین بعد ازان دونون بازو کو کہنیون کے قریب سے پکڑ کر اوپر کیطرف سر کے قریب لیجاوین
تاکہ سینہ کی کشادگی سے خارجی ہوا بکثرت داخل ہو پھر دو سکنڈ کے وقفہ سے بازو کو
چھاتی اور پیٹ کی پسلیون پر بخوبی دباو پچکا دین اور اس قسم کی حرکت برابر جاری

چار گھنٹہ تک جلد جلد دیتی جاوین تاکہ چھاتی اور پھیپھڑے کے کھل جانے سے ہوائی خارجی داخل ہو جائے اور دبا ہوے
خراب فاسد دخانیہ ہوا خارج ہو جائے اس سے اکثر غریق ہوش مین آجاتا ہے لیکن اثنائے عمل مین امونیا
سنگھاوین یا برگ تمباکو۔ کندش ریٹھہ وغیرہ ادویہ معطسہ کا ہلاس کرین اور حلق مین مرغ کا پر
داخل کر کے سرسراہٹ کرین تاکہ چھینکون کے آنے سے مریض کو ہوش آجائے اس سے بخود بخود دم آنے لگتا ہے
لیکن ضعف دماغ کی وجہ سے چند ہی سانس لینے کے بعد دم بند ہو جاتا ہے اگر ایسا ظہور مین آئے
تو مصنوعی تنفس کی تراکیب مین سے کوئی ترکیب دوبارہ عمل مین لاوین اور جبتک تنفس کی
آمد و رفت کامل طور پر درست نہ ہو جائے برابر عمل مذکور کرتے جاوین۔ اور اجرائے تنفس کے
بعد اس قسم کی تدبیر کرین کہ جس سے دوران خون کا اجرا قائم ہو جائے اور جسم مین گرمی پائی
جائے اور وہ یہ ہے کہ مریض کو گرم پانی مین برابر گلے تک پانچ منٹ بٹھاوین بعد ازان جسم
کو کپڑے سے خوب ملکر خشک کرین بعد ازان کمبل یا فلالین وغیرہ گرم کپڑے مین لپیٹ دین
اور منہ پر سرد پانی کے چھینٹے دین ہاتھ و پاؤن اور پنڈلیون کو نیچے سے اوپر کی طرف زور سے
مالش کرین نیز فم معدہ۔ بغل۔ ران۔ اور پاؤن کے تلوے پر گرم توتاون یا ریت یا اینٹون
کی تکمید کرین شانہ کے نیچے اور چھاتی پر رائی کی پٹی لگاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے جب
مریض کو نگلنے کی طاقت ہو جائے تو گرم چاء کافی پلاوین یا کم مقدار مین دوائین شراب
یا شراب برانڈی دین تاکہ بیمار کو نیند آجائے۔ حریرجات۔ شوربائے گوشت۔ انڈا نیمبرشت
ماء اللحم وغیرہ زود ہضم سیال غذا کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین۔ اسپرٹ
امونیا وغیرہ محرک مفرح ادویہ کے استعمال بھی مفید ہے اگر مریض کھا نہ سکے تو حقنہ کے ذریعہ
داخل شکم کرین اور مریض کو کمال احتیاط اور آرام سے رکھین ورنہ فساد کے دوبارہ پیدا
ہونے سے پھیپھڑے کے متورم ہونیکا احتمال ہے اگر ذات الریہ کی شکایت پائی جائے تو حسب
دستور علاج کرین ورم کبد و رحم کی حالت مین مصنوعی عمل کو نہایت احتیاط سے کرین ورنہ
اعضائے مذکورہ کے پھٹ جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ نوزائیدہ بچہ پر نہایت آہستگی سے سادہ
طور پر دباؤ پہونچانا کفایت کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچہ کو ایک ہاتھ پر چت لٹا کر دوسرے
ہاتھ سے سینہ کو دباوین اور چھوڑین چنانچہ بچہ خود بخود سانس لینا شروع کر دے۔

بعدہ ان گرم کپڑون مین لپیٹ کے رکھیں دوا اُن خون اور حرارت غریزی کو اصلی حالت پر لاوین -

فایدہ تکملہ مچھلیون مین نفس کی آمد و رفت کا طریقہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ منہ کے اندر
پانی داخل ہوکر گردن کی طرف گنگیون (گلپھڑی) کی سطح سے گذرتا ہوا خارج ہوتا ہے چونکہ
گلپھڑون مین خون کی باریک رگین بکثرت ہوا کرتی ہیں اسلئے پانی مین سے تمام باد نسیم کو
خون کے ذرات جذب کرلیتے ہیں اور خون کی موجودہ فاسدہ وخانیہ اجزا پانی کے ساتھ خارج
ہوجاتی ہیں

فصل سیزدہم مخنوق (ہینگنگ) اگر اتفاقیہ طور پر جھولا جھولتے وقت
پھانسی لگ جاتی ہے یا بیہوشی کی حالت مین گلے کو اندر رسی یا کپڑا پھنس جاتا ہے
یا چند اشخاص ملکر کسی شخص کے گلے مین پھندا لٹکا دیتے ہیں یا خودکشی کے ارادہ پر کوئی
آدمی خود بخود پھانسی لگا لیتا ہے تو گردن کے فقرات مین صورت خلع کی پیدا ہوجاتی ہے
یا گردن کی فقرات ٹوٹ جاتے ہیں نیز قصبۃ الریہ کی کریون مین شکستگی پیدا ہوجاتی ہے جس سے
حبل الورید وغیرہ عروق عنق دب جاتے ہیں اور پیٹرہ ہوا سے پرہو کر لپیٹ جاتا ہے گردن
کی جلد سرخ اور متورم نیز آنکھیں سرخ اور آنکھون کا ڈھیلا باہر نکل آتا ہے چہرہ نیلگون اور
اماسیدہ ہوجاتا ہے جس سے آدمی دم بند ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے لاش کے امتحان سے گردن
کے اوپر نیم شفاف ناہموار نشانات پائے جاتے ہیں جلد کی غلافہ دار جھلی مین خون منجمد ہوجاتا
ہے دل و شش وغیرہ جسم کی جملہ وریدین خون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں زبان متورم
منہ سے باہر نکلی ہوئی اور دانتون کے درمیان دبی ہوئی پائی جاتی ہے ناک و منہ سے کف دار
خون آمیز رطوبت نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہے انگلیان سکڑی ہوئین نیلگون ہوتی ہیں اگر
بچہ کے منہ مین خاک روئی وغیرہ خارجی اشیا دیکر مار دیا جائے تو اوسکے نشانات خود بخود
نمایان ہوجاتے ہیں اگر منہ ناک بند کرکے ہلاک کیا جائے تو ناک پر خون کے نشانات اور
بیٹھہ چپٹی ہوئی بخوبی معلوم ہوتی ہے پھیپڑے کی ہوا دار ہتھیلیان اور عروق شعریہ کی پھٹ جانے
سے چہرہ پھول جاتا ہے لیکن اس قسم کی علامات نوزائیدہ بچہ پر کم نمایان ہوتی ہین

علاج اگر اس قسم کی واقعہ سے فوراً اطلاع ہوجائے مثلاً مخنوق کو بھی قدرے قلیل سانس آتا ہو

تو ہی کو فوراً گلے سے کاٹ دیں اور منہ کی موجودہ خارجی اشیا کو نکال کر منہ کو صاف کریں سر کو چھاتی کے برابر رکھکر منہ اور سینہ پر پانی چھڑکیں پاؤں کے تلوؤں پر رائی کی پٹی لگا دیں یا صرف سنگیاں کھچوائیں تنفس کی صورت میں حقنہ کریں دایا فرغما شکم کے مقام پر نیز گدی پر برابر تین چار لحظہ تک تار بجلی لگا دیں اور اٹھائیں جیسا کہ مریض کو ہوش آ جائے اگر اس سے چنداں فایدہ معلوم نہ ہو تو مریض کو فرش پر چت لٹا کر سر کو قدرے اونچا کریں اور مصنوعی تنفس کی عمل سے سانس کو جاری کریں جیسا کہ غریق الماء میں بیان کیا گیا ہے اور ہوش کے آجانے پر مریض کو حریرجات دیں شوربا یا گوشت انڈے کی زردی اور روغن بادام کھلا دیں اگر کھانے کی طاقت نہو تو حقنہ کے ذریعہ شکم میں داخل کریں اور گلے کی زخموں کا علاج حسب دستور کریں نیز گلے کو فلالین سے گرم رکھیں برف کے استعمال سے پیاس کو رفع کریں اگر بچہ ہو تو حامل اپنے منہ کو بچہ کے منہ اور ناک سے ملا کر سانس داخل کرے اور چھاتی کو دبائے تاکہ داخلی خراب دخانیہ ہوا باہر نکل جائے۔

فصل چہاردہم تعلق العلق بحلق

جب کوئی شخص تالاب یا کنوئں کا مشتبہ پانی بھولے سے پی لیتا ہے تو اوسکی ساتھ چھوٹی سی جونک حلق یا مری یا معدہ کے کسی حصہ پر چمٹ جاتی ہے کبھی قدرتاً قصبۃ الریہ میں چسپیدہ ہو جاتی ہے بعض اوقات تالو کے راستے سے ناک میں آ جاتی ہے جس سے اپنی عادت کے موافق خون نکال کر پینا شروع کر دیتی ہے اور نفث الدم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جب چسپیدہ مقام پر اذیت کے پائے جانے سے غم و کرب اور قلق عارض ہو جاتا ہے اور حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے خون کی پینے سے جسقدر جونک موٹی ہوتی ہے اوسی کے موافق تکلیف زیادہ ہوتی ہے تھوک کے ہمراہ بھی قدرے قلیل خون آتا ہے اگر حلق میں جونک کی چسپیدگی پائی جائے تو روشنی کے مقابل منہ کو کھولنے سے نظر آتی ہے مری اور معدہ میں جونک کی چسپیدگی نظر نہیں آتی البتہ غذا اور پانی کی پینے وقت تکلیف ہوتی ہے معدہ کی شدت پائی جاتی ہے بعض اوقات پانی کا نیچے جانا بھی مشکل ہو جاتا ہے جب قصبۃ الریہ میں آویزاں ہو جاتی ہے تو بار بار کھانسی کے آنے سے مریض کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے نیز بحۃ الصوت کی شکایت عارض ہو جاتی ہے اگر ناک میں ہو تو مجری الانف کے

الندااد اور رعاف کی برابر جاری رہنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے **مؤلف** کتب طبیہ عربیہ
میں تحریر ہے کہ بعض اوقات معدہ میں جونک داخل ہو کر معدہ کی سطح سے چمٹ جاتی ہے اور
خون پی کر زیادہ بڑی ہو جاتی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ رطوبات معدہ سے جونک کا دیر تک زندہ
رہنا غیر ممکن ہے بلکہ معدہ میں وارد ہوتی ہے فوراً ہلاک ہو جاتی ہے **علاج** نمک کو سرکہ
انگوری میں حل کر کے غرغرہ کریں نیز زاج پیاز نمک شیشلہ اور نوشادر کے پانی کی بھاپ لیں تا
جونک مضمحل و ضعیف ہو کر خود بخود باہر نکل آوے **نسخہ** نمک تمباکو نانخواہ فلفل سیاہ سب کو
مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور نفوخ کے طور پر عمل میں لا دیں اگر خود بخود نہ نکل سکے تو
موچنہ سے پکڑ کر قدرے جنبش کریں تا کہ اپنی تعلق کو چھوڑ دے بعد ازاں موچنہ سے پکڑ کر آہستگی
نکال دیں اور یہ عمل اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جونک کی موجودگی دہن اور حلق میں
نمایاں ہو اگر مری اور معدہ میں چلی گئی معلوم ہو تو آب نمکین کو گرم کر کے پلا دیں تا کہ جونک
مضمحل و ضعیف ہو جائے اور قے کے ہمراہ جانے سے جونک باہر نکل آوے **دیگر مجرب** باوبڑنگ کابلی
شونیز ہر ایک ۶ ماشہ خردل ۱ تولہ نمک لاہوری اور نوشادر ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے آب پیاز اور
سرکہ انگوری ہر ایک ۱ تولہ میں حل کریں اور جرعہ جرعہ کر کے پلا دیں اور کچھ عرصہ کے بعد سلفیٹ
آف زنک بقدر ۵ گرین پانی میں حل کر کے پلا دیں اور بعد میں گرم پانی کی مدد دیں تا کہ کھل کر
قے آجائے اگر جونک معدہ میں موجود ہو تو مسہل سے نیز فائدہ ہوتا ہے اگر ناک میں جونک کی موجودگی
معلوم ہو تو سرکہ انگوری میں شونیز اور خربق حل کر کے تسعیط کریں اور معطس ادویہ کی ناس لیں
اگر بعد میں نفث الدم کی شکایت پائی جائے تو حابس الدم ادویہ کے ساتھ غرغرہ کریں نیز کھانیکو
دیں **نسخہ** پوست انار گلنار صمغ عربی نشاستہ کتیرا طباشیر ہر ایک یکتولہ شادنج
دم الاخوین مازو ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک کر کے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ شربت کوکنار کھانیکو دیں
دیگر مجرب جس سے نفث الدم کو فوراً فائدہ ہو جاتا ہے **نسخہ** ہیمٹری ۹۰ گرین سلفیٹ
آف کونین ۴۸ گرین ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام سکنجبین لیموں ایک اونس پانی ۸ اونس
سب کو ملا کر بقدر ایک اونس قدرے پانی ملا کر دن میں ۳ دفعہ دیں اکثر اس قسم کا نفث خود بخود
بند ہو جاتا ہے علاج کی ضرورت چنداں پیش نہیں آتی۔

فصل یازدہم تشبت الشوکۃ والعظم وغیرہ فی الحلق

(فارڈنبی باڈیز) اگر لقمہ کلان یا استخوان یا مچھلی کا کانٹا حلق کے کسی مقام پر اٹک جاتا ہے یا کوئی گول ثقیل شی منہ مین رکہی ہوئی سانس لیتے یا ہنستے وقت حلق مین چلی جاتی ہے تو مختلف علامات ظہور مین آتی ہیں مریض کو اندخال شئی کے بعد جالینے مین کہانے پینے مین زیادہ تکلیف ہوتی ہے **علاج** شئی مدخولہ کی سختی اور نرمی کے لحاظ پر مختلف قسم کی تدابیر عمل مین لائی جاتی ہین اگر اس قسم کا کوئی مریض زیر علاج ہو تو پہلے اسکو کرسی پر بٹھلا کر سر پیچھے کیطرف کرین اور منہ کو اچھی طرح کہولین اور ملاحظہ کرین یا انگلی کے ذریعہ شئی مدخولہ کو دریافت کرین اگر ہڈی یا گوشت کا ٹکڑا حلق کے مقام پر اٹکا ہوا معلوم ہو تو ٹہری زنبور سے پکڑکر کہینچ لین یا فورسپس وتر کو دوتہ کر کے حلق مین داخل کرین اور غیر جنس شئی کو پہنسا کر باہر کہینچ لین اگر مری مین ٹکڑا گوشت یا لقمہ ثقیل یا کوئی نرم چیز اٹک جائے اور نظر مین نہ آوے تو آلہ نمبر ا کو داخل کر کے معدہ مین اوتار دین۔

دیکھو تصویر نمبر ۱۵

یا پانی وغیرہ سیال اشیا کے بڑی بڑی گہونٹون سے اوسکو معدہ مین اوتار دین اگر غیر جنس شئی سخت نوکدار یا کانٹا وغیرہ کوئی خراشدار چیز ہو تو لمبی ٹہری سلائی کو کام مین لاوین یا آلہ مذکور کے پتلے سرے پر ریشم کا پہندا بنا کر حلق مین داخل کرین اور غیر جنس کو پہنسا کر باہر نکالین یا انجبر خشک کو تاگے مین باندہ کر شہد مین آلودہ کرین اور نگلا دین جب وہ کانٹا کے مقام سے گزر جائے تو تاگے کو اوپر کہینچ لین اس سے اٹکی ہوئی شئی باہر نکل آتی ہے یا اسفنج کا ٹکڑا مضبوط تاگے مین پرو کر اور شہد مین آلودہ کر کے نگلوا دین جب اٹکی ہوئی مقام سے گزر جائے تو تھوڑے پانی پلاوین تاکہ اسفنج پہول جائے بعد ازان زور سے کہینچ لین تاکہ اوسکے ہمراہ اشیائے مسدودہ باہر نکل آتی ہے اور یہ دونون تدبیرین کانٹا ہڈی وغیرہ کے لئے سود مند ہیں اس سے لقمہ خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ لقمہ ثقیلہ تمام حلق کو سدا ہوتے

تمام جگہ رک جاتی ہے اور یہ دونوں چیزیں محل احتباس سے گز نہیں سکتیں پس اس صورت میں عمدہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کو قے کرادیں تاکہ دونوں اشیا باہر نکل آویں یا آلہ خاص سوئے پر وبینک کو حلق میں داخل کرکے دونوں کو توڑ کر معدہ میں گرادیں یاد رہے کہ مچھلی کا کانٹا وغیرہ نوکدار شئے کو کھینچکر نکالنا حلق میں زخم کے ہوجانے کا احتمال ہے اور نیز مریض بہت مدت دراز تک خیال کرتا ہے کہ ہنوز کانٹا حلق میں باقی ہے کبھی کانٹا بہت باریک ہوتا ہے اور آلہ پروبینک کے لگانے سے دب کر وہیں رہجاتا ہے اس صورت میں سرکہ میں پانی ملاکر تھوڑا تھوڑا کرکے پے در پے پلاویں یکبارگی پلانا چنداں مفید نہیں ہے اس سے غشائی بلغمیہ ملائم ہوجاتا ہے اور بلغم کے پیدا ہونے سے کانٹا نکل آتا ہے یا سرکہ سے کانٹا نرم ہوکر منجذب ہوجاتا ہے اگر سوزن پیکان وغیرہ لوہے کے قسم سے کوئی شئے گلے میں پھنس جاوے تو یہ مرکب تیار کرکے استعمال میں لاویں **نسخہ** نانخواہ دارچینی ہر ایک یکتولہ سنگ مقناطیس مرداسنگ ہر ایک ۲ ماشہ نوشادر ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے دوچند سرکہ انگوری میں حل کریں اور بقدر ۲ ماشہ تین ۳ دفعہ حلق میں چکائیں بعدازاں چرب نوالہ کھانیکو دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مقی دوا کے استعمال سے قے کرادیں تاکہ غیر جنس شئے بآسانی خارج ہوجاوے اگر غیر جنس معدہ میں چلی جاوے تو لعاب بہیدانہ لعاب اسپغول بکتان لعاب حلبہ وغیرہ لعاب دار لزوجی اشیا اور حریرجات اور غذائے مرغن کھلاویں بعدازاں ملینات کا استعمال کرادیں تاکہ غیر جنس شئے فضلہ میں آمیز ہوکر بآسانی خارج ہوجاوے.............

انتہاء المنة للہ کہ کتاب تکمیل البحرین کا دوسرا حصہ ختم ہوا اب تیسرے حصہ کی تکمیل و تتمیم میں کوشش کیجاتی ہے - ماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

تمت بالخیر

اشتہار مفید کتب طبیہ قابل انعام

مندرجہ ذیل کتب زبدۃ الحکما ڈاکٹر حکیم احمد علیخان کی تصنیف سے چھپی ہوئین فروخت کیلئے کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور میں موجود ہین بڑی خوشی کا مقام ہے کہ یہ اپنی ہر دلعزیزی اور عام پسندی کی وجہ سے بہت جلد ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں انکی عام شہرت یقین دلا رہی ہے کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ مین کل جلدین فروخت ہو جائینگی علم دوست قدر شناس ناظرین ہر ایک نئی تحقیقات کی اشاعت کے ہر وقت مشتاق اور چشم براہ ہیں ثانی طبع ثانی کا منتظر رہنا پڑیگا اور یہ انتظار مشتاق دلون کو بیقرار کردیگا جو صاحب انتظار کی تکلیف برداشت نہین کرنا چاہتے انکو لازم ہے کہ جلد جلد درخواستین بھیجکر انکے مطالعہ سے اپنی آنکھون کو نور اور دلکو سرور پہونچائین +

معمد حیات یہ طرز معاشرت کی اہم کتاب ہے کہ حفظ صحت کے متعلق مفصل شرح کافی طور پر بحث کیگئی ہے اس کتاب کی مندرجہ مفید مضامین کی تحریر بیان باعث طوالت ہے صرف مختصر الکیفیت پر اکتفا کیا جاتا ہے چنانچہ ۴۲۴ صفحہ کی کتاب کے دیباچہ مقدمہ اور دس مقالہ مین ہوا پانی سکونت پانی غذا لباس ورزش یا نفس خواب فصول اسلعہ وغیرہ امور مفیدہ کو بالترتیب اس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ جس سے طبابت پیشہ کیلئے دستور العمل تبدیلیون کے واسطے استاد صاحب ارشاد اور عوام الناس کے لئے محافظ جان معلوم ہوتا ہے آخر مین ہیضہ اور امراض وبائیہ کا ذکر نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے کسی دقیقہ کو فروگذاشت نہ کرنیسے ہندوستانیون کی قیام صحت کیلئے بیمثل تو بمنزلہ اکسیر ہے مسایل بقاعدہ طرز بیان عام فہم خوش اسلوب کے لحاظ سے یہ کتاب اپنی نظیر نہیں رکھتی اسکی کارگر اور موثر تدابیر پر عمل کرنیسے نہ زیادہ روپیہ صرف ہوتا ہے نہ دقت نہایت سلیس اردو عبارت ہونے سے بچے عورتین اور دہقانی لوگ بھی بخوبی سمجھکر تندرستی کی قدر کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین اس کتاب کے مطالعہ سے کسی قسم کی بیماری پیدا نہین ہوتی ہمیشہ تندرستی اور توانائی کے باعث جاتے ہیں انسان عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے بڑہاپے مین جوانی کا کام دیتا ہے اس علم کے قواعد کی پابندی سے اہل یورپ کے چہرے بچہ بوڑہے تک شگفتہ تازہ بارونق معلوم ہوتے ہیں اور زندگی کے ایام نہایت عیش و عشرت سے بسر کرتے ہیں قواعد مذکورہ کی عدم پابندی سے اہل ہند لوگون کے چہرے بادشاہ سے فقیر تک اور چھوٹے سے بڑے تک پژمردہ کملائے ہوئے بے رونق اور ہمیشہ خراب نتایج کے ظہور سے مختلف امراض کے پنجہ مین مبتلا پائے جاتے ہین جس سے عیش زندگی تلخ اور لطف زیست منغص ہو جاتا ہے خصوصاً ایام وبائیہ مین بن آئی بکثرت مرتے ہیں مضامین کی خوبی کے مقابلہ مین محصولڈاک قیمت صرف عصہ ۱۲/ کچھ حیثیت نہین رکھتے -

قرابادین احمدیہ یہ وہ ذخیرہ مجربات اور خزینہ معلومات کی شرح مفید کتاب ہے جسکی ضرورت پبلک میں حد سے زیادہ تھی کیونکہ ہندوستان میں بعض لوگ انگریزی دواؤں کو مفید خیال کرتے ہیں اور بعض لوگ بالکل نفرت کرتے ہیں اور دیسی ادویہ زیادہ اس سے جبتک ڈاکٹر اور یونانی طبیب ایک دوسرے کے طریق عمل سے پوری پوری واقفیت پیدا نکریں پبلک کی ضرورت ہرگز پوری نہیں کر سکتے اگرچہ اب اپنے ہنر کی گرم بازاری کیلئے دونوں صاحبان ایک دوسرے کی ادویات کو استعمال کرنے کے خواہشمند ہیں مگر اسباب واقفیت کی عدم موجودگی سے مجبور ہیں پس اس صورت میں یہ کتاب ہر ایک لایق کی لئے زیادہ مفید موزون ہے اسکی موجودگی میں کسی دوسری قرابادین کی ضرورت نہیں رہتی خواہ انگریزی ہو خواہ یونانی دوا سازی کی اصول اس پیرایہ میں بیان ہوئی ہیں کہ انگریزی اوزار کی عدم موجودگی میں ماہر دوا ساز ٹوٹے پھوٹے ٹھیکروں میں انگریزی جیسی دواؤں کی گولیاں تیار کر سکتا ہے ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی بیان کیا ہے پہلے ہندی پھر عربی فارسی انگریزی اور لاطینی نام دیا ہے ابتدا میں ہر ایک دوا کے فوائد استعمال خوراک وغیرہ مفید مطلب ہونے کو مختصر انظم میں ادا کرکے بعد میں بالتشریح نثر میں واندکو کے مرکبات کا ذکر بحالت ماہیت قرابادین استعمال خوراک علاج زہر وشناخت قیمتائی ہے اور ہر ایک کب کی ذیل میں نامی گرامی ڈاکٹروں اور حکیموں کی چیدہ چیدہ نہایت سریع الاثر مجربات اور اپنی مجربہ صدہا کشتجات وغیرہ نسخجات جو عمل میں تیر بہدف ہیں دئی ہیں جس سے کتاب کلہم قابل قدر اور لایق داد ہو گئی ہے ہر ایک کب کی قیمت بھی درج ہے انگریزی مصطلحات کو اپنی زبان کے سہل عام فہم الفاظ میں بدلدیا ہے جس سے کم علم طبیب بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے اکثر دواؤں اور ادویہ کی ترکیبین یا تصویر اور پیڑوں کی تصویرین بھی دی ہیں تاکہ دوا کی تشخیص میں کسی قسم کی دقت پیدا نہو نیز تمہید میں خطوط معالجات عنبری ریلی وغیرہ اطبا کے سینہ بسینہ اسرار مخفیہ کو ظاہر کیا ہے تاکہ کوئی شخص استفادہ سے محروم نہ رہجائے صاف و سلیس عبارت کے باعث ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی صرف مطالعہ کرکے ڈاکٹری و یونانی میں کمال حاصل کر سکتا ہے حجم کتاب اور خوبی مضامین کے مقابلہ میں قیمت بالکل ہیچ ہے حصہ اول ہے حصہ دوم حصہ سوم و چہارم ہے

تکمیل البحرین فن حکمت اور طبابت میں نئی طرز کی عدیم الجواب انگریزی یونانی کا گلدستہ مفید مطالب اولی الباب حکمیہ میں بے نظیر کتاب ہے تحقیقات جدیدہ تدقیقات قدیمہ میں قابل قدر ہے ابتدا میں تاریخ طبابت اور فرائض اطبا تحریر کئے گئی ہیں جسکی مطالعہ سے طب کی ترقی اور دوکانداری کی گرم بازاری کا ڈہنگ سمجھ میں آجاتا ہے بعدازاں کلیات اور جملہ امراض بیان کئے گئے ہیں اور انکی ذیل میں اس قسم کی امور ضروری بیان کئی ہیں کہ جنکے ذہن نشین کرنے سے صرف ملاحظہ ہی سے مرض کی کیفیت کلہم معلوم ہو سکتی ہے جس سے علاج و تشخیص امراض میں غلطی کا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا اگرچہ حکمائے عرب نے بھی طب کا عملی و علمی حصہ بیان کیا ہے مگر اسمیں اور اسمیں زمین آسمان کا فرق ہے نبض و قارورہ پر یونانیوں نے بڑا زور دیا ہے مگر نہایت پیچیدہ اور مہمل ہے

باعث اصل معاوفت ہوجاتا ہے تکمیل البحرین بر آلہ تشخیص نبض کی تصویر دی گئی ہے جسکے کلائی پر لگانے سے نبض کے کیفیات صحیح طور پر مستحج ہوتے ہیں اور مستحرجہ کیفیات خود بخود کاغذ پر رقم ہوجاتے ہیں کیمیائی عمل کے ذریعہ قارورہ کا حال بھی بیان کیا ہے جس سے ہر ایک شخص با آسانی صحیح نتیجہ نکالکر اصلی مدعا پر پہونچ جاتا ہے مقیاس الحرارت اور نقشہ حرارت تغیری کا بیان دیسی اطبا کے لئے نہایت عمدہ دستور العمل ہے بعد میں ہر ایک بیماری کا نام عربی انگریزی لاطین اور گریک زبان میں دیا ہے اسکے بعد مرض کی اصل کیفیت تشخیص مرض اسباب علامات خاصہ عامہ علامات فارقہ المرضین المتشابہین بابام مدت مرض تحریر کیا ہے جس سے مرض کے حسن قبح اور مدت مرض پر بخوبی آگاہی ہوجاتی ہے نیز نتائج اور حفظ ما تقدم بعدہ تینوں طبوں کی موافق علاج کیا ہے یعنی نہایت عمدہ کار آمد اصول و مخفیہ صدریہ مجربات کی تحریر کرنے میں ذرہ بھر بھی دریغ نہیں کیا گیا ہر ایک عضو کی بیماری کے بیان کرنے سے پہلی اوسکی مختصر تشریح مگر بسر مطلب خیز اور افعال الاعضا کا بیان کیا گیا ہے اکثر یونانیوں و ڈاکٹروں کے مقام اختلاف محاکمہ کے طور پر بالتفصیل ذکر کیا ہے جس سے مصنف صاحب کی قوت تحریری جاجھ موشگافی اور وسیع معلومات کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے کیونکہ جبتک جانبین کے علم میں کمال مہارت پیدا ہو محاکمہ کرنا غیر ممکن ہے اور مہارت میں بھی ہر ایک مالع کا کام نہیں ہے نیز حکمائے عرب کی اتباع پر سر سے پاؤں تک ترتیب وار امراض کا بیان ہے بعض اس قسم کی بیماریاں کا ذکر ہے کہ جنکا کتب جدیدہ میں نام تک نہیں ہے یا حکمائے عرب نے خفیف سمجھکر اونکی طرف صرف اشارہ کردیا ہے حالانکہ فی الواقع وہ ایک بڑی شدید مرض ہے غرض زیادہ تر وسیع معلومات اور عمدہ معالجات کی باعث یہ کتاب اسم بامسمیٰ ہے بڑی ضخیم ہونے کی باعث چند حصص میں ختم ہوگی بالفعل صرف دو حصے ختم ہوئے ہیں جنکی قیمت منفعت کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے قیمت حصہ اول ۱۲/۲ حصہ دویم ۲ روپیہ

کتاب اسرار التصوف علم تصوف میں اس قسم کی کوئی مستند بے نظیر کتاب آجتک تصنیف نہیں ہوئی جسمیں جزوی و کلی جمیع مسائل تصوف نیز اسرار مخفیہ صدریہ ظاہر کئے گئے ہوں جو سالہا سال کی خدمت کے بعد راسخ الاعتقاد مریدان کو اہل مشایخ تلقین کیا کرتے ہیں تمام مسائل مندرجہ کتاب آیت حدیث اقوال منظوم و منثور اولیاء اللہ سے مستند کئے گئے ہیں اور مشایخ کبار کے اشعار جابجا اسطرح اندراج کئے ہیں کہ گویا جواہرات جڑ دئے ہیں ہر ایک مسئلہ کی ضمن میں معرفت کے ہزارہا نکات عجیبہ و حقیقت کی سیکڑوں دقایق غریبہ درج ہیں اس قابل قدر مفید مطلب کتاب کے صرف مطالعہ سے چند کی نسبت حاصل ہوتی ہے دل پر رقت اور وجد کی حالت طاری ہوجاتی ہے مطالعہ کرتے وقت جی نہیں چاہتا کہ کتاب کو ہاتھ سے چھوڑ دیا جائے اسکا ہر ایک لفظ نکتہ عرفان ہے ہر ایک حرف بلی جان ہے آئینہ شریعت و لب لباب معرفت ہے سراسر عشق و محبت کا بیان اور راز و نیاز کی داستان ہے صوفیان صافی کیش جان نثار ہیں جگر کباب سوختہ محبت سے جان خریدار ہیں یا لکان طریقت کیلئے نعم الرفیق گرمیان دیرینت

کے لئے چراغ راہ تحقیق ہی غرض ہر ایک فقرہ معجزہ مسیحائی سی کچھ کم نہین ہی اس قسم کی سمندر بے پیدا کنار کو کوزہ میں بند کرنا
انسانی طاقت سے باہر ہے یہ چشمہ فیض الہی صرف امداد الہی کا کرشمہ ہے جو مصنف صاحب کی ذات مجمع الصفات کے ذریعہ ظہور میں
آیا ہے زیادہ تر خوبی کی قابل یہ بات ہے کہ سہل تر اردو عبارت کے باعث کم علم لوگ بھی اس سے بخوبی مستفید ہو سکتے ہیں
عاشقان الہی پر لازم ہے کہ اسکو اپنا ہادی و رہنما سمجھیں تاکہ بہت جلد قرب الہی حاصل ہو قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱ محصول ڈاک ذمہ خریدار

کتاب مشیر النساء یہ مفید عام مستند کتاب فن قابلہ میں بے نظیر اور لاثانی ہے جسکے ہر ایک فقرہ مین نکات عجیبہ اور
قواعد مفیدہ کوٹ کوٹ کر بھری ہیں انسان کی اصلیت کے معلوم کرنیکا نہایت عمدہ ذریعہ ہے ابتدا میں تشریح اعضائے مخصوصہ
زنان بعدہ مین کیفیت افعال جنین استقرار حمل تغیرات مادہ جنین حمل توام - علامات حمل تشکیل حاملہ مین نر و مادہ کی شناخت نیز
لڑکی لڑکا کی پیدایش خوبصورت تابعدار فرمانبردار کرنے کی تدابیر حمل و مرض مین امتیاز حمل کے متعلق ہدایات اسقاط حمل
میں احتیاط - مانع حمل وغیرہ امور ضروریہ کا بیان بوضاحت ہے ازان بعد ایام حمل مین متوقعہ امراض کا بیان مع علاج اسکے بعد
علامات جنین کا ذکر ہے جسمین علامات قرب وضع حمل - دردزہ طریق ولادت - زچہ خانہ کی تجویز مین چند ہدایات جو کہ ضروریات
مین انتظام عسر ولادت کا تدارک فن قابلہ کے متعلق عملیات جس سے زچہ بچہ دونوں یا ایک دوسری کی جان کو ہلاکت سے محفوظ
رکھا جاتا ہے - ذراقہ تبلیغ الدم کا طریق استعمال امراض زچہ وغیرہ امور ضروریہ کا بیان نہایت سلیس و عام فہم عبارت
مین کیا گیا ہے جس سے کم علم آدمی بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے نقشہ جات اموات کے ملاحظہ سے جو عورتوں و بچوں کا
بکثرت ضایع ہونا معلوم ہوتا ہے وہ صرف فن قابلہ کی عدم واقفیت کا باعث ہے اگر حمل کی حالت مین حسب قواعد مجوزہ حکما
عورت حاملہ کی احتیاط کیجاوے تو کسی قسم کا نقصان عاید نہیں ہو سکتا - گویا سلسلہ نسل کے بڑہانے اور خانہ آبادی
کے لحاظ سے اس بے نظیر کتاب کے قواعد کی واقفیت ہر ایک فرد بشر کیلئے نہایت ضروری ہے استفادہ کثیرہ و حجم کے مقابلہ
مین قیمت بالکل ہیچ ہے یعنی صرف ۸ محصول ڈاک **کتاب مشیر الاطفال** یہ بے نظیر عدیم المثال کتاب جو ہر ایک صاحب
اولاد کا فرض ہے ورنہ درخت بے ثمر کی طرح دنیا مین بسر کرنا کامیابی کا باعث ہے اسکی مفیدہ مضامین کو تحریر مین لانا باعث طوالت ہے اس موقع
پر صرف اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہے چنانچہ ولادت کے بعد عمل قطع ناف و اعضا کی اصلاح مصنوعی تنفس کی تدابیر صفائی امعا
اور عام صفائی کا ذکر مقررہ وقت پر پلانیکا غذا کی تجویز جس پر قیام صحت بچہ کی تندرستی کا مدار ہے شیر مادر کی عدم استعمال مین
دایہ کی تجویز جانوروں کے شیر کا استعمال سیر شدہ و تدہن کے وقت غذا کا انتظام وغیرہ احتیاط فطام شیر کا بیان - لباس پہنانا
رہایش مکان ہوا خوری اور خواب کے قواعد نیلو بہانی کی قباحت محافظت بچہ ادویات مخصوصہ تاثیر کی دواؤن کا بیان مخصوصہ امراض
کے اسباب علامات علاج جسمین قسم کی مجربات مجرب بچہ صدریہ کو تحریر کیا ہے بعدہ مین علم کی طرف ترغیب طریق تعلیم درجہ بدرجہ حکما کی تقریظات

طرز معاشرت کے موافق تعلیم بالفظی و کتوبی تعلیم کے طریق بچہ کی میلان طبع کا خیال رواج رسم کی اصلاح اسکی بعد تہذیب و تربیت فضائل کلام الٰہی حرص قناعت کفایت شعاری فضول خرچی خیرات ہمدردی باہمی اتحاد رحم دلی ظلم غصہ غضب محبت تکبر سستی دروغ گوئی - دیانت داری چغل خوری - مہمان نوازی مسکی دوستی دشمنی دستکاری سلوک با ملازم اداب کلام قرضہ اور اسکی برائی وغیرہ مو ضروریہ کا بیان ہے بعد ازان بچوں کی شادی فوائد اور فضول رسوم کی اصلاح زنان مرد کی صحت کا مقابلہ طرفین کے خاندان کا لحاظ وغیرہ قواعد ضروریہ کی پابندی کو بوضاحت تمام عام فہم اردو عبارت میں بیان کیا ہے غرض طرز بیان اور مضامین کی خوبی کے مقابلہ مین مبلغ ہے قیمت بالکل ہیچ معلوم ہوتے ہیں -

رسالہ فصد فصد کی باب میں جملہ امراض کیواسطے بے نظیر ہے اور فوائد کثیرہ پر محتوی ہے جس خوبی اور خوش اسلوبی سے لکھا گیا ہے آجتک کوئی یونانی اور ڈاکٹری کتاب ایسی حاوی امور مفیدہ مین تصنیف نہین ہوئی اخیر میں حسب موقع تشریح اوردہ اور تصویرین بھی لگئی ہیں جو نہکی رگ کے فوائد بھی بوضاحت تمام بیان کئے گئے ہیں ادویہ مفردہ و مرکبہ مسکن ہیجان خون کا بیان ہے جو قائم مقام فصد کے ہیں قیمت معہ محصول ۹ر

کتاب معمول احمدیہ یہ طبی کتاب خصوصاً فن جراحی کی متعلق نہایت مشرح اور مکمل کتاب تین حصہ منقسم ہے اول حصہ مین عام امراض دویم حصہ مین سر سے سینہ تک کی امراض سویم حصہ مین سینہ سے پاؤن تک کی بیماریون کا بیان نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے غرض تحقیق مسایل طبیہ مین نہایت مشرح ہے فضول زوائد سے مبرا ہے ڈاکٹری - یونانی اور ویدک کے مطابق علاج کرنے میں لاثانی ہے موقع علاج پر حسب موقع تصویرین بھی دیگئی ہیں تاکہ عام فہم ہونے میں کسی قسم کی کسر باقی نہ رہجائے ہر ایک مرض کی متعلق ہر سہ طبابت کے نہایت سریع التاثیر مستند سہل الوصول مجربہ مخفیہ صدریہ نسخجات کو درج کیا ہے تینون طب کی باہم تطبیق اور ایک دوسرے کی بالمقابل مصطلحات کو درج کیا گیا ہے مغلق اور غیر مانوس الفاظ بالکل ترک کئے گئے ہیں اور ہر ایک اعضا کے امراض کے پہلے حسب ضرورت تشریح اور منافع الاعضا کا بیان خاطرخواہ کیا ہے تحقیق جراحی کی علاوہ علاج الامراض بھی بیان ہوا ہے تاکہ معالج کیوقت خطا کاری سے عامل محفوظ رہے آنکھ - کان صدر مثانہ اور امراض مخصوصہ مردان اور زنان کا بیان نہایت مفصل طور پر کیا گیا ہے علامات فارقہ کی بیان کرنے سے تشخیص مرض مین ذرہ بھر بھی دقت پیش نہین آتی نیز نتایج کے بیان سے ہر ایک مرض کا حسن و قبح بخوبی معلوم ہوجاتا ہے تحقیق مسایل طبیہ اور جراحیہ کے لحاظ سے مبتدیون کیلئے مستقل درسی کتاب اور منتہیون کیواسطے عمدہ دستور العمل ہے جسمین دیسی طبا کی اسرار مخفیہ صدریہ اور ڈاکٹری فن کی نوایجاد اصول و قواعد عام فہم سلیس اردو عبارت مین بیان کیا گیا ہے اسکی مطالعہ سے عام لوگ بھی پوری پوری طبیب حاذق اور اچھے خاصے ڈاکٹر بن سکتے ہیں حجم کتاب قریباً ۹۲۰ صفحہ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سویم عہ محصول ڈاک ذمہ خریدار - فقط

رسالہ استیصال طاعون وبائی طاعون ایک ایسی سخت خوفناک مہلک عسیر العلاج

موذی بیماری ہے جسکے وقوع سے ہزارہا جانین تلف ہوجاتی ہیں مرض کیا ہے ایک قہر الہی ہے اور
اسکی مہلک تر سے ہر ایک فرد و بشر پریشان اور ہراسان ہے گورنمنٹ عالیہ بھی نہایت تکلیف و تشویش میں ہے
اس موذی مرض میں زیادہ تر وہی طبیعت بد پرہیز اور کمزور ضعیف القوی آدمی مبتلا ہوتے ہیں شدید
علامات کی ظہور سے تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہیں قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی انتشار وبا کا خاص سبب
ہے کیونکہ مذکورۃ الصدر کی وجہ سے انجرات ردیہ موجودہ کا زہریلا اثر جسم میں فوراً سرایت کرجاتا ہے بلکہ
ظہور وبا ترقی مواد اور کرم وبائیہ کی نشو و نما کیلئے اس قسم کے لوگ زیادہ تر مستعد پائے جاتے ہیں صرف
ذرہ سی تحریک درکار ہوا کرتی ہے فی الحقیقت جبتک مرض طاعون کی اصل ماہیت سے بیخبری ہے اور حفظان صحت
کے قواعد کی پابندی سے بے پرواہی ہے اسکی مہلک پنجہ سے رہائی بعید از مشکل ہے جب سال گذشتہ میں مرض طاعون
کا زور و شور خاص لاہور اور اسکے گرد نواح کے اندر حد سے زیادہ بڑھ گیا تو خلق خدا کے حواس باختہ ہونے پر میدان
قیامت کیطرح نفسی نفسی کی نعری چاروں طرف سے بلند ہونے لگی کم حوصلہ اشخاص گھبرا اٹھے وہ دوکانیں بند کر
گھروں کو تالے لگا کر اور خویش و اقارب نعشوں کو بے گور و کفن چھوڑ کر جدہر کسی کا سینگ سمایا بھاگ نکلا شہر کی
ویرانی اور آبادی کی صورت [illegible] اٹھانا مشکل ہوگیا بھائی بند کی الفت برادری و قوم کی ہمدردی
کا سلسلہ ٹوٹ گیا ڈاکٹروں اور حکیموں نے بھی اپنے منصبی فرائض کو بالائے رکھدیا پس ایسی نازک موقع پر عام اعلان
دیا گیا کہ ہر ایک مریض کی خبرگیری بلا فیس کیجاویگی جس سے شب و روز ہزار ہا مریضوں کی آمد و رفت شروع
ہوگئی اور سب کے سب شفایاب ہوتے گئے شاید فیصدی چار پانچ مریض ناکامیاب بھی ہونگے وہ بھی کسی بد احتیاطی
کا باعث ہے پس اس قسم کی جلتی آگ میں اپنی جان عزیز کو جان بوجھ کر ڈالنا جوانمردی میں داخل
نہیں ہے بلکہ ساتھ چھوٹی سی بڑی جانور کا مقابلہ سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے اس قسم کی جوانمردی
اور دلیری [illegible] رسالہ استیصال طاعون کے قواعد کی پابندی اور پلیگ ٹیبچر کو استعمال کا باعث تھا ورنہ میری
جیسے ہزاروں قوی حوصلہ اس دار فانی سے چلتے ہوئے نظر آئے یہ رسالہ مجموعی تحقیقات کا ذخیرہ ہے جسکے مطالعہ
سے اس مرض کی اصل ماہیت تاریخی حالات اسباب موجب ظہور مرض کرم وبائیہ اور بخارات ردیہ کی
دوران سرایت کا اندازہ کوارنٹائین کی فوائد اور نقصانات بخوبی معلوم ہوجاتے ہیں اقسام اور انجام
مرض تغیرہ عوارضات متعلقہ طاعون کا بیان نیز عام ہدایات متعلقہ لباس و رہائش ہوا اور سکونتی مکانات

کے متعلق امور ضروریہ کا اظہار خاطر خواہ کیا گیا ہے مثلاً منگار ریض وغیرہ حفظان صحت کی ضروری قواعد بیان کئی ہین
جنکی پابندی سے مرض طاعون کا سوسیتہ ہی نہیں ہوتا اگر ان قواعد کو عام طبیہ شائع کیا جائے تو وبائی مذکور کی بیخکنی ہندوستان سے
بخوبی ہوسکتی ہے یعنی ڈاکٹری یونانی اور ویدک تینوں طبابتوں کی اصول ۔ ۔ ۔ ۔ پیرایک مرض کی تکلیف وہ کا علاج
نیز اپنی ذاتی مجربات مجربہ مخفیہ نسخجات کا اندراج کیا ہے جو تاثیر اور زرا حسین اکسیر کا حکم رکھتے ہیں محنت شاقہ کی مقابلہ مین بغرض
رفاہ عام قیمت بالکل کم صرف موازی ۹ ر

اشتہار ادویات مجربہ سریع التاثیر موجودہ کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور

انکے علاوہ ہر ایک شاقہ مرض کی دوا مجربہ فرمایش کرنے پر تیار کرکے بھیجی جا سکتی ہے ۔

پلیگ کا مسیحا اس مرکب میں اس قسم کی اجزا شامل کئے گئے ہیں جو مرض طاعون کے مقابلہ کرنے میں سکندری
کے ہم پلہ ہیں جس سے کرم وبائیہ اور نجاسات سمیہ بالکل پامال اور بے اثر ہوجاتے ہیں علامات کلفہ موجودہ جسم کی تبدیلی
فوراً علامات حسنہ میں ہوجاتی ہے اور انجام بخیر ظہور میں آتا ہے اگر حفظ ماتقدم کے طور پر ایام وبا میں روزانہ استعمال
کیا جائے تو ہوائی سمیہ وبائیہ کا اثر جسم پر ذرہ بھر بھی نہیں ہوتا قوائی نفسانیہ اور صحت جسمانیہ کو قائم رکھنے والا صاحب
استعمال کو مسیحا مرض مذکور کا مقابلہ بخوبی کرسکتا ہے بغرض رفاہ عام قیمت بالکل کم ہے تاکہ غریب امیر ہر ایک درجہ کا
آدمی استعمال کرسکے قیمت فی شیشی صغیر قیمت تین شیشی ۱۲ قیمت چھ شیشی مبلغ قیمت فی درجن

روغن عنبر یہ عجیب و غریب لطیف عجیب الخواص روغن خوشبو کی استعمال کرنے والوں اور بالوں کو بالنے والوں کے واسطے تیار کیا گیا ہے
جو اپنی ہر دلعزیزی و عام پسندی کے سبب بار دفعہ تصحیح کیا ہے سریع التاثیر مقوی اجزا کی وجہ سے لاثانی عالی خاص و ساد و امرا کی عشرت کا
اساس ہے چونکہ قلیل القیمت کثیر المنفعت ہے ہاتھوں ہاتھ بکتا جاتا ہے رہنے نہیں پاتا جنہوں نے ایک دفعہ اسکا استعمال کیا ہے وہ ہمیں دوسری
دفعہ اس کا شائق رہا اسکے فوائد عظیم ہیں ہر ایک شخص کو ہر ایک موسم میں موافق آتا ہے آجتک کوئی روغن اس تاثیر کا ایجاد نہیں ہوا
جو خوشبو میں عطریات پر سبقت رکھتا ہے ایکدفعہ لگانے سے ہفتہ بھر تک خوشبو قائم رہتی ہے اور لطف یہ ہے کہ بال چکنے نہیں اسکی استعمال سے
رنگ رخسار سرخ ہوتا ہے قوت دماغ تقویت بصر و حفظ کیلئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے کثرت مطالعہ کتب یا بدنی کام کرنے سے جو دماغ اور بصارت میں
ضعف آجاتا ہے اسکو رفع کرتا ہے نزلہ زکام وغیرہ امراض دماغ کا اندیشہ سے اس کا استعمال کرنیوالا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے طاقت
اعصابی کو قائم رکھنے کیلئے بڑا مفید ہے ناخون ضعیف آدمیوں کے بال جو ناخوش امراض کے باعث گرنے لگتے ہیں یہ ان کی جڑوں
کو مضبوط کرتا ہے اور اکھڑے ہوئے بال جلد پیدا کرتا ہے سیاہ بالوں کو نہ تو سفید ہونے دیتا قیمت فی سیر
للعہ محصولڈاک علاوہ پھر آدہ سیر کم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں تعمیل درجہ ہوگی +